أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

بفضلِ رحمانی و امدادِ یزدانی کتاب مستطاب موسومہ بہ

مواہبِ رحمانیہ

فی فوائد و فیوضات حضرات ثلاثہ دامانیہ

کی جلدِ اول

التجلیات القدوسیہ

مؤلفہ

عارفِ صمدانی غوثِ زمانی حضرت الحاج خواجہ محمد اسمعیل صاحب سراجی مجددی

سجادہ نشین دربار عالیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

ناشر و طابع

مکتبہ سراجیہ مجددیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان، صوبہ سرحد (پاکستان)

www.maktabah.org

www.maktabah.org

www.maktabah.org

www.maktabah.org

الفقیر حبیب الرحمٰن گبول طاہری بخشی غفاری نقشبندی

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

بہ فضلِ رحمانی و امدادِ یزدانی کتاب مستطاب موسومہ بہ

مَوَاھِبِ رَحمانِیّہ

فی فوائد و فیوضات حضرات ثلاثہ دامانیہ

کی جلد اوّل

التجلیات اللدوسیہ

مؤلفہ

عارفِ صمدانی غوثِ زمانی حضرت الحاج خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب سراجی مجددی

سجادہ نشین دربارِ عالیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

ناشر و طابع

مکتبہ سراجیہ مجددیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان صوبہ سرحد (پاکستان)

www.maktabah.org

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب ——— مواہب رحمانیہ فی فوائد و فیوضات حضرات ثلاثہ دامانیہ۔

مؤلف ——— تصنیف منیف حضرت خواجہ علامہ الحاج مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح سراجی مجددی مدظلہ۔

صفحات، سائز ——— ۲۳×۳۶/۱۶ ۳۱۲ صفحات

کتابت ——— میاں عبید اللہ نوشہرہ ورکاں (گوجرانوالہ)

طبع اوّل ——— ۱۴۰۶ھ بمطابق ۱۹۸۵ء

مطبع ——— کاروان پریس، دربار مارکیٹ، لاہور

قیمت ——— Price Rs.50/-

ملنے کا پتہ

مکتبہ سراجیہ مجددیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ، موسیٰ زئی شریف

ضلع ڈیرہ اسماعیل خان (صوبہ سرحد)

پاکستان

www.maktabah.org

فہرست

۱- تشکر ۱

۱- انتباہ - ۲

۲- باب اوّل (خطبہ کتاب) ۵

۳- مقدّمہ - ۶

۴- باب اول - التجلیات الدوستیہ کے فصول کی فہرست - ۲۰

◎ الباب الاولی — باب اوّل کی فصل اوّل ۲۲

۵ - آپ کے جملہ حالات، سِن ولادت، تعلیم و تعلّم، خلافت عظمیٰ پر سرفراز ہونے، آپ سے سلسلہ عالیہ کے رشد و ارشاد اور رونق و تزیین فرمانے کا بیان آپ قدس سرّہٗ کی زبانی -

۶- بارگاہ مرشد میں رسائی اور خلافت عظمیٰ طریقہ عالیہ نقشبندیہ پر سرفراز ہونے کا بیان - ۳۰

۷- ضمیمہ فصل اوّل - ۴۸

◎ الفصل الثانی من الباب الاول — باب اول کی دوسری فصل ۵۴

۸- خانقاھات ثلاثہ کی تعمیر کے بیان میں اور خانقاہ کی تعریف - ۵۴

۹- ضروری تعریف ملکِ دامان یا علاقہ دامان ۵۶

۱۰- لفظ کڑی کی تعریف - ۵۹/

۱۱- اسماء گرامی خلفاء عظام (مجمل) ۶۲

۱۲- ذکر بنائے خانقاہ شریف نمبر ۳ - خانقاہ عرش اشتباہ موسیٰ زئی شریف - ۶۵

۱۳ ناگزیر تحریر - ۶۸

www.maktabah.org

۱۴۔ حضرت حاجی صاحب قبلہ کے پیرو مرشد حضرت شاہ احمد سعید دہلوی ثم مدنی قدس سرہما کی داستان ہجرت بسوئے حرمین شریفین زاد اللہ شرفاً و تعظیماً۔ ۷۰
۱۵۔ ضمیمہ فصل الاوّل و فصل الثانی۔ ۸۸
۱۶۔ اظہارِ ضروری۔ ۹۰
۱۷۔ فیوضات پیرو مرشد حضرت شاہ احمد سعید صاحب قبلہ قدس سرہٗ۔ ۹۲
◎ باب اول کی تیسری فصل ۱۰۱
۱۸۔ حضرت خواجہ حاجی صاحب قدس سرہٗ کے ملفوظاتِ شریفہ۔ یعنی زبان مبارک سے نکلے ہوئے جواہر پارے۔ ۱۰۱
۱۹۔ التقدیمات فی حقیقۃ الکشف والکرامات۔ ۱۷۷
۲۰۔ کراماتِ شریفہ اور مکشوفات منیفہ کے بیان میں۔ ۱۸۵
◎ باب اوّل کی چوتھی فصل ۱۹۲
۲۱۔ مکتوباتِ شریفہ اور اسماء گرامی خلفاء عظام کے بیان میں۔ ۱۹۲
◎ باب اول کی پانچویں فصل ۲۹۲
۲۲۔ آں حضور کی طویل علالت شریف میں حضور حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان جی صاحب کو خلعت خلافت مرحمت فرما کر اپنا سجادہ نشین بنانے اور اپنے مریدین و منتسبین کو ان کے حوالے کرنے اور ان کو اس بارے پوری پوری نصیحتیں اور تاکیدیں کرنے اور آنحضور انور کے وصایائے شریفہ وصال شریف اور تجہیز و تکفین و تدفین کے بیان میں۔ ۲۹۲
۲۳۔ قطعات تاریخ سالِ ولادت اور سالِ وصال پُرملال کے بیان میں۔ ۳۰۱
۲۴۔ شجرہ طیبہ منظومہ بزبانِ اُردو و بزبانِ فارسی ۳۰۵

www.maktabah.org

حمدُ لِلّٰہ ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
بعد مدّت زِ پسِ پردۂ تقدیر پدید

تشکّر

کتاب ھذا التجلیاتُ الدّوستیّہ کی طباعت کے جملہ مصارف سردار عنایت اللہ خان صاحب میاں خیل، ایس ڈی او۔ سکنہ سراج منزل، موسیٰ زئی شریف (ضلع ڈیرہ اسماعیل خان) نے برداشت کئے ہیں اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ عظیم بطفیل حضرات خواجگان عالیشان رضی اللہ عنہم اجمعین موصوف کو دونوں جہانوں میں سرفراز و ممتاز و کامیاب و کامران رکھے اور جزائے خیر سے نوازے۔ آمین ثم آمین!

www.maktabah.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتباہ

واضح رہے کہ زیر نظر کتاب جس کا نام صواھب رحمانیہ فی فوائد وفیوضات حضرات ثلاثہ دامانیہ ہے۔ ایک مقدمہ اور تین بابوں پر مشتمل ہے اور آخر میں ایک خاتمہ مرتب کیا گیا ہے۔

باب اول میں حاجی الحرمین الشریفین العلامۃ بسنۃ سید الکونین، سلطان العاشقین، محبوب المحبوبین، سید المجذوبین، سند السالکین، امام العارفین، مصدر الکرامات الظاہرۃ، معدن البرکات الباہرۃ قطب زمان غوث اوان، مظہر جمال الحق، برھان جلال اللہ الباری، حضرت خواجہ حاجی مولانا دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری دامانی قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارھم الاقدس کے حالات اور سوانح حیات از ولادت شریف تا وصال منیف درج ہیں جس کا نام نامی اور کتاب کا اسم گرامی مواھب رحمانیہ فی التجلیات القدسیہ

www.maktabah.org

حصہ اول رکھا گیا ہے ۔ جو حضور قدس اللہ روحہٗ کی لاکھوں خوبیوں ، اور حضورؒ کے منہ مبارک سے نکلے ہوئے جواہر پاروں کا مجموعہ ہے ۔ جس پر یہ شعر اردو صادق آتا ہے ؎

میرے آقا، میرے داتا، میرے مرشد، میرے حضرت
جہاں کی خوبیوں ، اور حُسن کے مظہر اتم تم ہو

سُبحان اللہ !

امید وار ہوں کہ اللہ کریم و رحیم اس دُرِّ گراں مایہ کتاب

التجلّیات الدّوستیہ

کے فیوضات اور فوائد و برکات بلا نہایت سے پہلے اس عاجز کو اور پھر جملہ مریدین اور منسلکین طریقہ عالیہ کو بلکہ جملہ خلق اللہ کو مستفیض اور منور فرماتے ۔ آمین ثم آمین !

شعر فارسی ؎ چشم دارم کہ دہی اشکِ مرا حسن قبول
اے کہ در ساختہ قطرۂ بارانی را

باب دوم میں زبدۃ الفقہاء والمحدثین، عمدۃ العلماء والمتقین، صاحب المقامات الاحمدیہ مصدر الکرامات الجلیۃ، الفانی فی اللہ، والباقی باللہ، قیوم زمان، محبوبِ رحمٰن، پیر دستگیر حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب قبلہ دامانی قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس کے حالات زندگی اور سن ولادت تا وصال شریف جو کہ وہ بھی پانچ فصلوں پر منقسم ہے مفصل بیان ہے ۔ جس کا نام کمالات عثمانیہ رکھا گیا ہے ۔

www.maktabah.org

باب سویم میں عمدۃ السالکین، زبدۃ العارفین، ناشر سُنن سید المرسلین وسیلۃ الغرباء والمساکین، حاجی الحرمین الشریفین، حضرت خواجہ حاجی مولانا مُحمّد سراج الطریقۃ، والحقیقۃ والدین، خواجہ حضرت حاجی محمد سراج الدّین صاحب قبلہ دامانی قدس اللہ روحہ کے حالات زندگی، سن ولادت اور تعلیم و تعلّم، اور کثرت رشد وارشاد اور اپنے والد ماجد کی زندگی ہی میں درجہ قطبیت پر سرفراز ہونے۔ اور ایک بڑا قافلہ حج بیت اللہ الحرام کو ساتھ لے جانے، اور دخولِ روضۂ مطہرہ گنبد خضرا میں حضور رحمۃ للعلمین صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے بلانے اور جملہ حالات کے بیان میں اور آخر میں خاتمۂ کتاب مواہب رحمانیہ درج ہے۔

فقیر الراجی الی رحمۃ رب الجلیل
فقیر محمّد اسمٰعیل سراجی
مجددی نقشبندی غفر اللہ لہ
ولاٰبائہ الکرام ولمشائخنا العظام
قدس اللہ اسرارھم ط

www.maktabah.org

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ شَهِدَتِ الْمُكَوَّنَاتُ
بِوَحْدَانِيَّتِهٖ ؛ وَلَانَتِ الْمَصْنُوْعَاتُ لِعَظْمَتِهٖ ؛ وَ
خَضَعَتِ الْجَبَابِرَةُ لِعِزَّتِهٖ ؛ وَيُرَبِّیْ كُلَّ
حَيٍّ بِنِعْمَتِهٖ ؛ وَالْاَشْبَاحُ عَلٰى بِسَاطِ خِدْمَتِهٖ
وَاقِفَةٌ ؛ وَالْاَرْوَاحُ عَلٰى سُرَادِقِ مُحَبَّتِهٖ
عَاكِفَةٌ ؛ وَالْقُلُوْبُ مِنَ الْمَصْدُوْدِهٖ خَائِفَةٌ ؛
وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ بِكَأْسِ مُحَبَّتِهٖ دِهَاقًا ؛
فَازْدَادُوْا اِلٰى لِقَائِهٖ اِشْتِيَاقًا ؛ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى
حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَرْكَزِ دَائِرَةِ الْوُجُوْدِ ؛
وَدَائِرَةِ مَرْكَزِ الشُّهُوْدِ ؛ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
نُجُوْمِ الْهِدَايَةِ عِنْدَ هُجُوْمِ الْغَوَايَةِ ؛ مِلْاَ
الْمَلَوَيْنِ ؛ وَ مَدَى النَّشْأَتَيْنِ ؕ

اَمَّا بَعْدُ !

www.maktabah.org

مقدمہ

احسان و تصوّف اور تعلق باللہ کی اہمیت قرآن اور احادیث کے دلائل سے مدلّل کرنے کے بیان میں

تصوف

تصوف جوکہ ہدایت باری تعالےٰ کے مدارج ثلاثہ کے درجہ علیا وعظمٰی سے عبارت ہے جس کو زبان مبارک رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں احسان کا نام دیا گیا ہے عبدیت کاملہ کا انتہائی عروج اور ترقی کا بلند ترین مقام ہے۔ اس مقام عالی میں عبد کامل کا ایمان اور عرفانِ کامل شک وشبہ سے بالاتر ہوتا ہے، کیونکہ ایسا سعادت مند انسان فرد فرید اور ولی کامل و صاحب مشاہدہ ہوتا ہے۔ اس کی قلبی بصیرت ہر چیز کو نفس الامری کی صورت میں دیکھتی ہے۔ باری تعالےٰ جل شانہٗ کا عرفان اور مشاہدہ بھی اس کو وجدانی اور قلبی بصیرت سے حاصل ہوتا ہے، جان اور پہچان میں بہت فرق ہے۔ ایسے عرفان کا نتیجہ محبت ہوتی ہے اور محبت کا نتیجہ معیت مطلقہ ہے جو عبدیتِ کاملہ کی عظمت اور شرافت کی برہان اور دلیل ہے۔ ایسی معیت مطلقہ اُن چار منعم علیھم

www.maktabah.org

جماعتوں میں سے اس تیسری جماعت کی معیت مطلقہ میں شمار ہوتی ہے۔ جس کو باری تعالیٰ جل شانہٗ نے اس آیت کریمہ اُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ الیٰ آخرہٖ میں بیان فرمایا ہے۔

مُفَسِّرِیْن شہداء سے مراد وہ حضرات مجاہدین لیتے ہیں، جو معرکہ ہائے جہاد میں کفار کے ہاتھوں جان بحق ہو کر شہادت کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن امام فخر الدین رازیؒ اور شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی فتاویٰ عزیزیہ میں شہداء سے مراد صرف وہ مجاہدین نہیں لیتے، جو بارگاہ قدس میں جان کا نذرانہ پیش کرتے ہیں، بلکہ ان کی مُراد شہداء سے وہ حضرات اولیاء اللہ تعالےٰ بھی ہیں۔ جو وساوس ماسوی اللہ اور خطرات غیر سے یکسر خالی ہو کر ہمہ تن بارگاہ رب العزت میں حضوری سے باریاب ہوتے ہیں اور ان کو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کا وہ بلند مقام حاصل ہوتا ہے جس کو مقام رضاء و جمعیت و حضور سے (اصطلاح تصوف میں) تعبیر کیا گیا ہے، کیونکہ حضور مولےٰ میں جان دینا تو آسان کام ہے۔ دل کو اللہ کریم کے مشاہدہ میں فنا کرنا بے حد مشکل اور سخت ترین کام ہے۔ تو معلوم ہوا کہ شہداً سے مراد ارباب ولایت و مشاہدہ ہیں، اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ خداوند کریم کے برگزیدہ بندے حصول فیض کے وسائط اور نجات ابدی کے وسائل ہیں۔ جیسا کہ فقیر پہلے تحریر کر آیا ہے کہ معیت مطلقہ سے ہی انسان عبد کامل بنتا ہے اور عبدیت کاملہ سے وہ اپنے شیخ کی جنس بن جاتا ہے اور شیخ کے حلقے میں بیٹھنے سے شیخ کی توجہات قاہرہ کے ذریعے وہ اپنے شیخ کے رنگ میں رنگا جاتا ہے۔

www.maktabah.org

خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب المتمکن بسجادہ الرشد والارشاد خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسٰی زئی شریف کی خدمت میں حاضر ہوا، تو حضور نے فرمایا: شب و روز کی محنت شاقہ اور مسلسل جہد و کوشش کے ذریعے تم نے جو علامہ کی امتیازی ڈگری حاصل کی ہے تو تمھاری صحت پر بے حد اثر پڑا ہے۔ بہتر ہوگا کہ یہ موسم گرما بمقام موہڑہ شریف مضافات مری میں جا کر گذارو، جہاں پر کہ تمھارے چچا حضرت محمد علاؤ الدین صاحب اس وقت بمعہ بال بچوں کے اقامت پذیر ہیں۔ وہاں جا کر آب و ہوا تبدیل کرو اور ان دو۲ مہینوں میں دو کتابوں مجموعہ[1] فوائد عثمانیہؒ اور مجموعہ فوائد سراجیہؒ کا ترجمہ بھی کرو۔ ان ہر دو مجموعات کے سلیس اردو میں ترجمے کا کام تمھارے سپرد کرتا ہوں، تاکہ یہ معلوم کروں کہ تم نے علامہ کی امتیازی ڈگری حاصل کر کے کہاں تک قابلیت حاصل کی ہے۔ اس طویل مسافرت میں چچا محمد حزب اللہ صاحب کو تمھارا رفیق سفر بناتا ہوں، کیونکہ چچا صاحب تمھارے مذاق کے عین مطابق ہیں۔

چونکہ جون اور جولائی کا مہینہ تھا۔ ان ایام میں گرمی شدید تھی، ہم جلدی سے روانہ ہو کر اپنے چچا صاحب حضرت محمد علاؤ الدین صاحبؒ کے ہاں موہڑہ شریف کی پُر لطف فضا میں جا کر قیام پذیر ہوئے۔ امتثالاً لِلْاَمْرِ الشَّرِیْف۔ پس بحمد اللہ و منتہ کہ دو ماہ کے قلیل عرصہ میں شب و روز کی مسلسل کوشش اور محنت سے چھ ساڑھے چھ سو صفحات کا (ایک مجموعہ) اردو ترجمہ مجموعہ فوائد عثمانیہؒ شریف اور مجموعہ فوائد سراجیہؒ شریف کا فقیر نے پایۂ تکمیل کو پہنچایا۔

جب دو ماہ کی مسافرت کے بعد فقیر اپنے والد ماجد قدس اللہ روحہ کے حضور بمقام دریا خان واپس حاضر ہوا تو ترجمہ مذکورہ حضور والا کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور قبلہ

---

[1] مجموعہ فوائد عثمانیہ اور مجموعہ فوائد سراجیہ دونوں کتابیں فارسی زبان میں تھیں۔

www.maktabah.org

بناءً علیہ فقیر سال ۱۹۲۶ء میں دس سال کی عمر میں جامعہ عباسیہ بہاول پور میں داخل ہوا۔ جامعہ عباسیہ ایک خالص اسلامی اور دینی درس گاہ تھی۔ جس کی بنیاد نواب آف بہاولپور سر صادق محمدؒ خاں خامس عباسی نے سال ۱۹۲۵ء میں ڈالی تھی جس میں کہ ابتدا سے لے کر انتہا تک جملہ علوم و فنون کی تعلیم دی جاتی تھی۔ علم فقہ اصول تفسیر اور حدیث کے علاوہ منطق، ریاضی اور فلسفہ کی اعلیٰ تعلیم بھی دی جاتی تھی۔ بڑے قابل اساتذہ پنجاب اور ہندوستان کے اس میں تعینات تھے۔ حضرت مولانا مولوی غلام محمد صاحب گھوٹوی شیخ الجامعہ تھے۔ جو صدر مدرس کے درجہ پر تعینات تھے اس جامعہ میں ساری دینی تعلیم کے لیے تین ۳ درجے تھے۔ مولوی فاضل اور علامہ اور مولوی عالم۔ علامہ کے تین سال، مولوی فاضل کے تین سال اور مولوی عالم کے چار سال مقرر کیے گئے تھے۔ گویا کہ سارا نصاب دس سال میں پایہ تکمیل کو پہنچایا جاتا تھا۔

فقیر نے مولوی فاضل تک جب نصاب تعلیم جامعہ مذکورہ کا پورا کر لیا، تو پھر علامہ کی امتیازی ڈگری حاصل کرنے کے لیے تین ۳ سال اور جامعہ میں گذارے۔ اور سال ۱۹۳۶ء میں فقیر نے جامعہ سے فارغ ہونے کے بعد دو سال حضرت شیخ الحدیث و التفسیر مولانا حسین علی صاحب مرحوم بمقام واں بھچراں کے پاس گذارے! اور اس زمانہ میں فقیر نے دوبار ترجمۂ قرآن کریم کے علاوہ، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد کامل، اور بخاری شریف بعض مواضع سے حضرت الشیخ موصوف کے پاس دوبارہ پڑھیں جب علوم و فنون کی کتابوں سے مکمل فراغت حاصل کر لی، تو بمقام دریا خاں ضلع میانوالی میں اپنے شیخ و والدی ماجدی شیخی و اماھی المعرض عن ما سو اللہ الھادی الی اللہ و وسیلتنا الی اللہ العلیم حضرت

www.maktabah.org

نے مختلف مقامات سے مطالعہ فرمایا۔ دوران مطالعہ آپ کے چہرہ سے بشاشت اور خوشی کے آثار نمودار ہوتے رہے۔ حضور نے درازئ عمر، عمل صالح اور بخت واقبال کی دعاؤں سے نوازا۔ اس کے بعد آپ نے کاتب کو منگوایا اور کاپی نویسی کرائی۔ تقریباً دو تہائی حصّہ کی کاپی نویسی بھی ہوگئی، اور چند ایک اجزاء طباعت کے لیے مالکان مطبع کے سپرد بھی کئے گئے۔ اور چند اجزاء کی طباعت بھی ہوگئی۔ چونکہ حضور قبلہ کا مزاج قلندرانہ تھا۔ طباعت کی جانب سے توجہ پھیر لی اور یہ کام معرض التوا میں چلا گیا۔

اِسی سال ماہ اکتوبر میں حضرت الشیخ مولانا حسین علی صاحب دریاخان میں آنحضور کی ملاقات کے لیے تشریف لائے تو فقیر سے پوچھا کہ آپ جو تحصیلِ علم سے فارغ ہو کر آئے ہیں تو طالب علم کے لیے ظاہری اور باطنی تربیت کی خاطر بیعت کرنا بہت ضروری ہے۔ کیا آپ نے اپنے حضرت سے بیعت کی ہے یا نہیں؟ فقیر نے عرض کی، نہیں قبلہ! ابھی تک فقیر بیعت نہیں ہوا۔ لہٰذا فقیر کو وضوء تازہ کرنے کا حکم دیا۔ حسب الحکم فقیر وضو کر کے حضرت الشیخ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو فقیر کو ساتھ لے کر حضور حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور دریاخان والے بنگلے کے مشرقی کمرے سے باہر والے تھلے پر تشریف فرما تھے۔ اور حضور کے سامنے فقیر کو بٹھا کر حضور کی خدمت میں عرض کی؛ حضور! صاحب زادے صاحب کو بیعت فرماؤ۔

حضور قبلہ نے اس بے نوا فقیر کو بیعت فرمایا، اور فقیر کے قلب پر انگشت شہادت رکھ کر تین بار ذکر اسم ذات "اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ" کی تلقین فرمائی اور فقیر کو فرمایا کہ ہر وقت اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اپنے قلب پر بزبان خیال اللہ اللہ اللہ کرتے رہا کرو۔ اور پھر دعا کے واسطے ہاتھ کھڑے کئے۔ بوقت بیعت حضرت خواجہ محمد علاؤالدین صاحب

www.maktabah.org

(مرحوم) فقیر کے چچا صاحب بھی موجود تھے۔ تینوں حضرات نے فقیر کے واسطے دعا مانگی۔

وہ نقشۂ مبارک جس کو عرصہ دراز گذر گیا ہے۔ ابھی تک آنکھوں سے دور نہیں ہوا۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ۔

جب حضور حضرت قبلہ نے اس عاجز کو بیعت فرمایا اور دعا فرمائی۔ تو حضرت الشیخ مولانا حسین علی صاحب قدس اللہ روحہٗ فقیر کو کمرہ کے اندر لے گئے۔ اور وہیں اپنے سینئہ مبارک سے پیراہن اٹھا کر لطائف سبعہ عالم امر کے از لطیفۂ قلب تا لطیفۂ اخفیٰ اور عالم خلق کے لطائف لطیفۂ نفس اور عناصر اربعہ تا سلطان الاذکار جس کو لطیفۂ قالبیہ کہتے ہیں ہر ایک پر انگلی رکھ کر سمجھائے اور اسیطرح دن اور راتیں ذکر و شغل میں گذرتے رہے۔

ولایت کبریٰ تک کا سلوک طریقہ مجددیہؒ فقیر نے اپنے حضرت قدس اللہ سرہٗ سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اور باقی ماندہ سلوک کے لیے فقیر نے حضرت الشیخ مولانا حسین علی صاحبؒ سے رجوع کیا۔ اور کتاب ہدایت الطالبین اور دیگر رسائل تصوف و سلوک سلاسل اربعہ کے مولانا موصوف سے سبقاً پڑھے۔ اور جملہ مقامات سلوک مجددیہؒ میں حضرت الشیخ مولانا موصوف قدس سرہٗ سے توجہات حاصل کر کے تا دائرۂ لاتعین، یعنے سلوک سلسلہ عالیہ مجددیہؒ کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ بفضلہٖ وکرمہٖ۔

چنانچہ حضرت الشیخ مولانا موصوف نے اس فقیر کے حق میں اجازت نامۂ خلافت بھی تحریر فرمایا۔ اجازت نامہ کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں:

اجزت الطرائق کلّها لحضرت محمد اسمٰعیل
کما اجازنی شیخی و امامی سیدی محمد عثمان
قدس اللہ روحہٗ ... الخ

www.maktabah.org

اما بعد۔ مورخہ ۱۱ر فروری ۱۹۵۷ء کو۔

الفانی فی اللہ والمُعرض عن ما سو اللہ الھادی الی اللہ وسیلتنا الی اللہ العلیم حضرۃ خواجہ **حافظ محمد ابراھیم صاحب قلندر غریب** النواز ووالدی ماجدی وشیخی و امامی قدسنا اللہ بسرہ السّامی بندآء آیۂ کریمہ یاأیتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربك راضیۃ مرضیۃ۔ داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اس دارفانی سے اس گل گلزار جاودانی کو کوچ فرما گئے اور ہم بے چاروں کو درد ہجراں و فراق میں تڑپتا چھوڑ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضور اپنے زمانۂ زندگی کے آخری ایام میں اپنی ساری ذمہ داریاں اس فقیر کے سپرد فرما گئے اور ساتھ ہی اپنے وصال کے ایک سال قبل **اجازت نامۂ خلافت** مطلقہ برائے **سلاسل ہشتگانہ** اور **خانقاہات ثلاثہ** (خانقاہ شریف موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان خانقاہ شریف سون سکیسر خانقاہ شریف لوڑگئی واقع مضافات قندھار) کی تولیت مع سپردگی کتب خانہ شریف (یعنی **تسبیح خانہ شریف** جو حضرات ثلاثہ کی مسند نشینی کا مبارک مقام ہے) یہ سب اس فقیر کو اجازت نامہ میں تحریر فرما کر اپنے خلیفۂ اجل و اکمل حضرت قاضی مولانا **عبدالجلیل صاحب انگوی** مرحوم کے ذریعے سے اپنے دستخط مبارک سے مزّین فرما کر اور قاضی صاحب موصوف کے دستخط بھی کرا کر فقیر کو مرحمت فرما گئے۔ یہ اجازت نامہ معہ تولیت نامہ آں حضور کے چہلم شریف و

www.maktabah.org

عرس شریف کے موقعہ پر مجمع کثیر خلفائے عظام اور علماء کرام اور مریدین خاص وعام کو حضرت قاضی مولانا عبد الجلیل صاحب مرحوم ومغفور نے پڑھ کر سنایا۔

یہ امانت سعادت مقدّسہ جو حضرات خواجگان عالی شانان قدس اللہ اسرارہم العالیہ کے طفیل بوسیلہ سیدی ومرشدی ووالدیم بزرگوار قدس اللہ تعالےٰ روحہٗ اس ناچیز کو ملی۔ تو یہ امانت وسعادت، وہ امانت مبارکہ ہے کہ جس سے عہدہ برآ ہونا محض تائیدِ ربّانی سے ہی ہوسکتا ہے اس کی نزاکت ولطافت وغیرہ کا اولین تقاضا یہ ہے کہ صاحب سجادہ کم ازکم مجذوب سالک یا سالک مجذوب ضرور ہو۔ مگر اس عاجز وہیچمدان میں دونوں مفقود تھیں۔ گویا

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی

اب آبروئے شیوۂ اہل نظر نہیں

سجادگی نہ مادی ورثہ ہے اور نہ بازیچۂ اطفال۔ درحقیقت یہ رسالت پناہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا وہ جوہری اور حقیقی ورثہ ہے۔ جس پر مکمل انسانیت کی تعمیر اور تشکیل کی دارو مدار ہے۔ اس وقت اگرچہ فقیر اپنے اندر طاقت اور قابلیت اس امر کی نہ پاتا تھا۔ مگر تواضع اور انکساری کی بنار پر امتثال امر کرتے ہوئے، جملہ فرائضِ خدمت اور سجادگی کے لوازمات کی ادائیگی میں ہمہ تن مصروف ہوگیا۔ اور انشاء اللہ تعمیل امر بجالاتے ہوئے فرمان حضرۃ والاقدس اللہ روحہٗ وافاضنا اللہ فتوحہٗ پر تادمِ والپسیں مصروف اور کاربند رہوں گا۔ چونکہ ؎

نیا ورم از خانہ چیزے نخست

ہر آں چیز دادی، ومن چیز تست

www.maktabah.org

حضور سیدی و مرشدی والدم بزرگوار قدس اللہ تعالےٰ روحہٗ کے دردِ ہجراں اور فراق کے صدمۂ جانکاہ سے جب کچھ سنبھلا، تو جو جو فرائض حضور حضرت قدس اللہ روحہٗ اس فقیر کے ذمہ چھوڑ گئے تھے۔ وہ ایک ایک کر کے یاد آئے۔ ان میں اولین فریضہ جو توجہ کا مستحق تھا، وہ یہی مجموعہ تھا جس کی اشاعت اور فیصلہ خود آں حضرت رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ فرما گئے تھے۔ حتّٰی کہ اس کی دو تہائی کاپی نویسی بھی ہوگئی تھی اور مطبع کے حوالہ بھی فرما گئے تھے۔ مگر چونکہ مزاج قلندرانہ تھا۔ وہ طباعت معرضِ التوا میں چلی گئی۔ (جس کا بیان پہلے آچکا ہے)

اب جو اس فقیر کو ازسرِ نو مجموعہ مذکورہ کی اشاعت کا خیال پیدا ہوا تو معاً یہ خیال بھی آیا کہ مذکورۃ الصدر مجموعہ میں ایک کمی بھی ہے۔ جس کی تلافی بے حد ضروری ہے اور وہ یہ کہ قطب الواصلین غوث السالکین حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین و المغربین جامع العلمین وسیلتنا الی اللہ الاحد الصمد الباری حضرۃ خواجہ حاجی مولانا دوست محمدؐ صاحب قبلہ قندھاری قدسنا اللہ تعالےٰ باسرارہٖ وافاضنا اللہ من فیوضاتہٖ و برکاتہٖ کے مناقب اس مجموعہ مذکورہ میں نہیں تھے اور ایسے تذکارِ جلیل کے نہ ہونے سے یہ گلدستہ فیوضات اور خزینہ تجلیات حضراۃ دامانیہ اس فقیر کو نامکمل نظر آیا۔ چنانچہ فقیر مجموعہ فوائد دوستیہؐ کی تحریر و ترتیب کی جانب متوجہ ہوا۔ اس سلسلہ میں اس عاجز کے پیشِ نظر حضرت حاجی صاحب قبلہ قدس سرہٗ کے حالات مبارکہ میں دو مجموعے تھے۔ ایک وہ مجموعہ جس کو حضرت سیدنا و مرشدنا قطب زمان غوث اوان محبوب رحمان وسیلتنا الی اللہ الغفران حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب دامانی قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس کے اشارے سے حضرت مولانا رحیم بخش صاحب

www.maktabah.org

اجمیری اور مولانا معز الدّین صاحب کھوہی بہارہ رحمہما اللہ تعالےٰ نے آپ قبلہ کے مناقب میں فارسی زبان میں تیار کیا تھا۔ جو صرف ملفوظات شریفہ پر مشتمل تھا۔ اور دوسرا وہ مجموعہ جس کو حضرت مولانا محمّد عادل صاحب کاکڑہی رحمہ اللہ تعالےٰ نے مرتب فرمایا تھا۔ یہ مجموعہ جس کا نام **فضائل الباری** ہے۔ منتخب ملفوظات کا گلدستہ بھی ہے۔ اور جس میں حضرت حاجی صاحب قبلۂ انام اور کعبۂ خاص و عام کے مکمل حالات زندگی (پیدائش مبارک سے لے کر تا رحلت شریف سب حالات وغیرہ) درج ہیں۔ اور یہ مجموعہ ایک مکمل مناقب کی شکل اختیار کر گیا ہے جس کا نام **فوائد دوستیہ** رکھا گیا ہے۔

فلہٰذا اس کا ترجمہ کر کے سابقہ دو مجموعوں کے ساتھ باضافہ و حذف شامل کیا گیا ہے جس کا نام **مواہب رحمانیہ فی مناقب حضراۃ ثلاثہ دامانیہ** قرار پایا ہے۔ اور یہ نام مبارک میرے پیر و مرشد والدم بزگوار قدس اللہ روحہٗ کا رکھا ہوا ہے۔ جس سے فقیر بے مایہ اُمید وار ہے کہ اسم بامسمّیٰ ہو کر فیض اندوزان سلسلہ عالیہ کے لیے باعث ہزار برکات و فیوضات ثابت ہوگا۔

حضرت خواجۂ خواجگان، پیر پیراں، مرہم ناسور دل ہائے دردمنداں، سلطانِ بخارا و سمرقند، حضور حضرت مولانا الشیخ سید بہاؤ الدین محمّد نقشبند مشکل کشا بخاری قدس اللہ تعالیٰ روحہٗ و افاض علینا فتوحہٗ فرماتے ہیں:

"طریقہ ما انعکاسی است، و طریقہ ما انصباغی است"

اس طریقہ میں مرید اپنے پیر و مرشد مبارک کی جب جنس بن جاتا ہے تو بطریق مجالست اپنے شیخ کے حلقہ میں بیٹھ کر اس کی توجہ کا مرکز بن جاتا ہے۔

جیسا کہ حضرت امام ربّانی، قیوم صمدانی مجدد پاک منوّر الف ثانی قدسنا اللہ تعالےٰ

www.maktabah.org

بسرہ السامی نے اپنے ایک مرید شیخ عبدالحمید صاحب بنگالیؒ کو آداب مریدین کے ضمن میں تحریر فرمایا ہے۔ اور مجانست کے متعلق یہ مندرجہ ذیل اشعار لکھے ہیں ؎

معجزہ از بہر قہر دشمن است
بوئے جنسیت پئے دل بُردن است
باعث ایماں نباشد معجزات
بوئے جنسیّت کند جذب صفات

جذبِ صفات کے لیے جنسیّت یا بوئے جنسیّت بے حد ضروری ہے جب مجانست پیدا ہو جاتی ہے تو شیخ اپنے مریدوں کو دو طریقوں سے فیض یاب کرتا ہے۔

ایک طریقہ تو یہ ہے کہ شیخ طالبانِ فیض کو اپنے حلقہ میں بٹھا کر توجہ دیتا ہے۔ اور ہر طالب حسب استعداد اپنے شیخ کے باطن سے اکتساب فیض کرتا ہے (یعنے فیض حاصل کرتا ہے۔)

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جو طالبانِ فیض بوجہ بُعد مسافت (اپنے شیخ کی صحبت میں حاضری سے معذور ہوتے ہیں، تو ان کو شیخ اپنی غائبانہ توجہ سے سرفراز فرماتے ہیں یا اپنے مکتوبات شریفہ سے نوازتے ہیں کہ **المکاتیبات نصف الملاقات**۔

اس طرح سے طالبان فیض اپنے اپنے مشائخ کرام کی صحبت وغیرہ سے فیضان الٰہیہ سے مالامال ہو کر خلعت **خلافت** سے سرفراز ہو کر آگے فیاض جہاں بنتے ہیں۔

غرض یہ ہے کہ یہ سلسلۂ عالیہ **سلسلۃ الذھب** ہے (یعنی سونے کی زنجیر یا لڑی) اس سلسلۂ عالیہ میں شریعت مقدسہ ومطہرہ کو **میزان عدل** کے طور پر مقرر کیا گیا ہے۔ یعنے شریعت کی پابندی کو تصوف کی اساس اولین اور غایۃ الغایۃ قرار دیا گیا ہے جیسا کہ

www.maktabah.org

حضور حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب عروۃ الوثقیٰ قدس اللہ روحہٗ نے اپنے ایک مکتوب شریف میں تحریر فرمایا ہے کہ کمالاتِ اولیاء اللہ تعالےٰ ظاہر شریعت مبارک کا نتیجہ ہیں اور کمالات انبیاء باطن شریعت مبارک کا ثمرہ :

بحمد اللہ تعالیٰ آپ اس صحیفہ منیفہ میں ہر جگہ استقامت شریعت اور اتباع سنت کی ترغیب، اور ولایت و کمالات ولایت کو پابندئ شریعت مطہرہ کا نتیجہ ہونا ملاحظہ فرمائیں گے۔

قبل ازیں فقیر نے سلسلہ عالیہ کی تحریر اور اشاعت کے سلسلے میں ایک رسالہ بنام سلسلہ سراجیہ دربار عالیہ کے متوسلین کی خاطر شائع کرا کر احباب خاص و عام میں تقسیم کر دیا ہے۔ اس رسالہ میں فقیر نے اپنے مرشد کے رابطہ اور تصور پکڑنے کا طریقہ اور فاتحہ دینے و توسل کرنے کا طریقہ۔ اور یومیہ ضروری وظائف۔ اور مراقبات کی نیتیں اور ہر مقام کا ثمرہ درج کئے ہیں (واضح طور پر لکھ دیتے ہیں) لیکن یہ مجموعہ جو زیر نظر ہے اپنی جامعیت اور افادیت کے اعتبار سے بڑا اہم اور جلیل القدر ہے۔ اس کی ترتیب اور تزئین میں فقیر کی اور فقیر کے احباب کی کوششیں سر فہرست ہیں۔ جن کے اسماء گرامی یہ ہیں :

عالم بے بدل حضرت مولانا محمد اسلم صاحب کوڑ ڈھوی و حضرت خلیفہ صاحب جان محمد خان صاحب بلوچ نقشبندی مجددیؒ (جان جانان) ڈیروی اور حضرت والا مرتبت صاحبزادہ صاحب محمد اکبر صاحب قریشی پپلانوی سلمہم ربہم و اوصلہم الی غایۃ ما یتمنوھم، ان کی مسلسل اور شبانہ روز کاوشوں سے یہ مجموعہ بصد گہر آرائی اور بہزار جلوہ پیرائی ناظرین و متوسلین باتمکین کے سامنے یہ فقیر بے نوا پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ الحمد للہ رب العلمین !

www.maktabah.org

ہماری ناچیز کوشش کو قبول فرما کر اس کا فائدہ عام فرمائے اور اس عاجز اور یارانِ طریقت عزیزان مذکورۃ الصدر کی طرف سے اس مجموعہ شریف کو باقیات الصالحات گردانے۔ آمین ثم وثم۔ ؎

مُور بے مایہ ہوس داشت کہ در کعبہ رسد
دست در پائے کبوتر زد و ناگاہ رسید

خدائے برتر و بے ہمتا

اس فقیر کو اور جملہ برادران طریقت کو اس مجموعۂ گراں مایہ کے فیوضات و برکات کے صدقے ان محرمان بارگاہ قدس کی غلامی اور ان کے مقاماتِ عالیہ سے بہرہ کامل[1] نصیب فرماتے ہوئے خاتمہ بالخیر و باایمان سلامت مرحمت فرمائے۔ اور بعد از مرگ ان کی کچہری شریف و منیف میں شامل و داخل فرما کر ان کی رفاقت منیف میں حضور سرور دو عالم و رحمت مجسم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے دربار دُرّر بار، ہزار جاں نثار میں (دائمی) حاضری نصیب فرمائے۔ آمین یارب العلمین۔

ع ویرحم اللہ عبداً قال اٰمینا!

اب یہ کوشش کتنی کامیاب ہے اس کا فیصلہ اہلِ انصاف کی نظر مبرا از اعتساف پر موقوف ہے ؎

صُورت گرِ نقاش چین! رَو صُورتِ یارم ببیں
یا صورت کش اِین چنین! یا ترک کن صُورت گری

---

[1] حصہ کامل

www.maktabah.org

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ سَعْيًا مَشْكُوْرًا وَعَمَلًا مَقْبُوْلًا وَ
دُعَاءً مُّسْتَجَابًا - اٰمِين !

تمت المقدمه

الراجی الی رحمة رب الجليل
فقير محمد اسمٰعیل سراجی مجددی نقشبندی
غفرالله له ولاٰبآئه الکرام ولمشائخه العظام
قدس الله اسرارهم

(آستان عالیه خانقاه احمدیه سعیدیه
موسیٰ زئی شریف
من مضافات ڈیره اسماعیل خان)

www.maktabah.org

باب اوّل التجلیات الدُوستیہ

ذات قدسی صفات، معدن اسرار الٰہی، مخزن انوار نا متناہی، حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین، جامع عِلمین وسیلتنا الی اللہ الصمد الاحد الباری حضرت خواجہ حاجی مولانا دوست محمدؒ صاحب قبلہ قندھاری قدسنا اللہ تعالےٰ بسرہ الاقدس کے حالات از ولادت شریف تا وصال شریف کے بیان میں۔

(یہ جو کہ پانچ فصول پر مشتمل ہے):

فصل اوّل: حضور حضرت حاجی صاحب قبلہ قدس اللہ تعالےٰ روحہٗ کے خاندانی حالات۔

سن ولادت، حصول علم، طلب شیخ میں دور دراز ملکوں کا سفر، اور اپنے پیر و مرشد سے بیعت، اور تکمیل سلوک سلاسل ثمانیہ حاصل کر کے خلعت خلافت سے مشرف ہو کر مسندِ رشد و ارشاد پر بیٹھ کر فیاض جہاں بننے کے بیان میں۔

فصل دوم: مرجع خلائق بن کر خانقاہات ثلاثہ تعمیر کرنے کے

www.maktabah.org

بیان میں۔

فصل سوم : آپ کے ملفوظات شریفہ اور آپ کے کرامات شریفہ اور مکشوفات منیفہ کے بیان میں (یعنے **آپ کی زبان فیض ترجمان کے جواہر ریزے**)

فصل چہارم : آپ کے (**قربان جاؤں**) مکاتیب شریف، اور خلفائے منیف کے بیان میں۔

فصل پنجم : آپ (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کی طویل علالت میں اپنے ارادتمندوں اور منسلکین و محبین کو بدستور اپنے توجہات سے مشرف فرمانے، اور **وصیت نامہ** لکھ کر جملہ خلفاء کرام میں سے خلیفۂ نامدار و کامگار خلیفۂ اجل و اکمل حضرت خواجہ حاجی مولانا **محمد عثمان صاحب** کو خلعتِ خلافت و نیابت سے سرفراز فرما کر اپنی مسند رشد و ارشاد پر بٹھانے اور آپ (**قدس اللہ روحہ و افاضنا اللہ فتوحہ**) کے وصال شریف و تجہیز و تکفین و تدفین کے بیان میں۔

www.maktabah.org

الباب الاولیٰ

باب اوّل کی
فصل اوّل

(حضور قبلہ حضرت حاجی صاحب غریب النواز قدس اللہ روحہٗ) سن ولادت، حصولِ علم، اور طلب شیخ کے لیے دور دراز ملکوں کا سفر، اور اپنے پیر و مرشد سے بیعت، اور مکمل سلوکِ سلاسل ثمانیہ حاصل کر کے خلعت خلافت و اجازت سے مشرف ہو کر مسند رشد و ارشاد پر بیٹھ کر فیاض جہاں بننے کے بیان میں۔

حضرت حاجی صاحب قدس اللہ سرّہٗ انوند ملّا علی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند تھے۔ جو یوسف زئی درّانی افغان قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ قبیلہ ولایت قندھار کے مضافات میں آباد تھا (آپؒ فرماتے تھے) میرے ماموں صاحبان اور بھائی بہنیں بکثرت تھے۔ مگر حاکم لایزال جل شانہٗ نے بجز فقیر کے سب کو اپنے پاس بلا لیا، اور یہ سب اللہ تعالےٰ کو پیارے ہو گئے۔

آں جناب کی ولادت باسعادت **۱۲۱۶ھ** میں قندھار کے قریب اپنے

www.maktabah.org

آبائی گاؤں میں ہوئی۔ جب ہوش سنبھالا تو تحصیلِ علم کا شوق دامنگیر ہوا۔ قرآن مجید پڑھ کر عربی اور فارسی زبان میں دینی تعلیم کا آغاز فرمایا۔ ابھی ظاہری علوم سے فراغت حاصل نہ کرپائے تھے کہ عرفانِ الٰہی کا جذبہ موج زن ہوا آپ فرمایا کرتے :[1] "ایامِ جوانی میں ایک روز ہم سن طلباء کے گروہ کے ساتھ بابا ولیؒ[2] قدس سرہ کی زیارت کو جارہے تھے کہ ناگاہ ہمارا گذر ایک پریشان حال مجذوب درویش پر ہوا، جو راستہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور طلبہ کے گروہ میں سے ہر ایک کے ساتھ کوئی نہ کوئی بات یا اشارہ فرمارہے تھے۔ جب میری باری آئی تو مجذوب موصوف نے فرمایا:"

"یہ طالب علم بڑا صاحب کمال اور صاحب حال اولیاء اللہ میں سے ہوگا اور ولی کامل بنے گا، کیونکہ اس کی پیشانی میں اسرارِ معرفت جلوہ گر ہیں۔"

اس مزار شریف کی زیارت کے بعد فقیر طلباء کے گروہ کے ساتھ واپس قیام گاہ پر پہنچا، تو اپنی تعلیم میں مصروف رہا اور اسیطرح دن اور راتیں گزرتی گئیں۔ اور فقیر کو گاہ بگاہ یہ خیال دل میں آجایا کرتا کہ اس مجذوب درویش کی جو منجملہ اولیاء اللہ میں سے تھا، بات تو خالی نہ جائے گی۔ ایک نہ ایک دن ضرور اپنا رنگ دکھائے گی، کیونکہ كُلُّ أَمْرٍ مَرْهُونٌ بِأَوْقَاتِهَا کے تحت علم الٰہی میں ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے۔

جب قندھار کا آب و دانہ جو میرے مقدر میں تھا، اختتام پذیر ہوا تو میں عازم سفر ہوا اور قریہ بقریہ مختلف منزلیں طے کرتا ہوا حرمین شریفین زادھما اللہ

---

[1] : یہاں سے آگے سب حضرت قبلہ حاجی صاحبؒ کے اپنے فرمودات ہیں۔ ۱۲

[2] : بابا ولیؒ جن کا مزار مبارک قندھار میں مشہور و معروف زیارت گاہ ہے۔

www.maktabah.org

تعظیم و تکریماً پہنچا اور کئی سال فقیر یہاں قیام پذیر رہا اور حج مبارک بھی کرتا رہا۔ اور بیت اللہ شریف سے مشرف ہونے اور حج مبارک سے فیض یاب ہونے کے بعد فقیر مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہتا اور والی گنبد خضرا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت شریف اور جوار منیف سے مشرف رہتا، اور ان ہی ایام میں مسجد نبوی مبارک میں علم ظاہری بھی پڑھتا رہتا۔

فقیر بظاہر تو مواجہہ شریف سے بھی مشرف ہوتا رہا۔ اور نمازیں بھی مسجد نبوی شریف میں باجماعت ادا کرتا رہا۔ اور اسباق بھی اپنے استاد سے پڑھتا رہا، مگر قلبی بے قراری سے دماغی سکون میسر نہ تھا۔ اچانک ایک رات کو اسباق کے مطالعہ کے وقت حضور مجدد مائۃ الثالث والعشر نائب خیر البشر خلیفہ خدا مُروّج شریعت مصطفےٰ الشاہ عبداللہ المعروف شاہ غلام علی شاہ صاحب دہلوی قدس اللہ روحہٗ وافاض علینا فتوحہٗ کی زیارت شریف کا شوق دل میں اس قدر موجزن ہوا۔ اور دیدار فیض آثار حضرت شاہ صاحب موصوف نے فقیر کو اس قدر بے قرار کیا کہ ایک روز سارا دن بڑی بے قراری میں گذارا کہ کبھی مسجد نبوی شریف کے ایک گوشہ میں اور کبھی دوسرے گوشہ میں جا کھڑا ہوتا، اور کبھی مسجد شریف کے اندر اور کبھی باہر آتا۔ جیسے آنکھیں کسی کے انتظار میں یا کسی کی تلاش میں سرگرداں ہوں اور بار بار یہ شعر گنگناتا رہتا ہے

کجائی اے پدر! آخر کجائی
زحالم بے خبر زینسان چرائی

آخر فقیر حرمین شریفین سے چل کر واپس قندھار اپنی منزل مقصود پر پہنچا۔ اور پھر وہاں سے غزنی اور کابل کے راستے سے پشاور پہنچا، تو حضرت حضور شاہ صاحبؒ قبلہ موصوف علیہ الرحمۃ اللہ تعالیٰ کے وصال پر ملال کی خبر سنی۔ اس خبر سے بے اندازہ غم واندوہ

www.maktabah.org

اور گریہ طاری ہوا۔ اور بحالتِ گریہ وزاری فقیر واپس قندھار آیا۔ اور علم ظاہری کے حصول میں شریک ہوا۔

اچانک ایک دو ایسے واقعے پیش آئے جس کی وجہ سے علم ظاہری سے دل سرد ہوا۔ پہلا واقعہ یہ پیش آیا کہ ایک فاجر شخص نے ایک فاحشہ عورت سے برملا ناجائز تعلقات قائم کر لئے۔ جس پر ان کی قوم والوں نے ان فاسق فاسقہ کو بغیر اقامتہ بیّنہ اور ثبوت شرعی کے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ جب اس واقعہ کی خبر اس علاقے کے علماء اور طلباء کو پہنچی، تو انھوں نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ حکام وقت اور قضا قاضی کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے کیوں نہ ہم قاتلین سے فائدہ اٹھائیں۔

ایک لشکر طلباء کا تیار ہوا اور انھوں نے اس گاؤں کو معہ قاتلین خوب لوٹا اور ان کے مکانات کو نذرِ آتش کیا۔ اور کافی مقدار میں حرام مال کو مزے سے لے کر بانٹنے لگے اور خوش خوش اس حرام کو کھانے لگے۔

دوسرا واقعہ یہ پیش آیا کہ ایک طالب علم نے بغیر اجازت مالکان ان کی ایک گائے کا ایک بازو کاٹ ڈالا۔ اور وہ گائے چیختی چلاتی سُرین کے بل بیٹھ گئی، تو اسے ذبح کر کے حرام گوشت کو خوشی خوشی اور مزے سے لے کر کھانے لگے۔

تو ان ہر دو واقعات سے فقیر دہشت زدہ ہو کر خشیتِ الٰہی سے کانپنے لگا۔ اور فقیر نے دل میں کہا: آہ صد آہ! اور تُف صد تُف ہو ایسے علم پر جس سے نیک عمل حاصل نہ ہو اور جس سے خشیتِ الٰہی دل میں موجزن نہ ہو۔ ایسے علم سے جاہل رہنا بہتر ہے، چنانچہ فقیر نے علم ظاہری حاصل نہ کرنے کی قسم کھائی اور فقیر آہ و زاری کرتا ہوا قندھار سے شہر کابل کو روانہ ہوا اور کابل پہنچ کر قسم کا کفارہ ادا کر کے پھر علم ظاہری میں مشغول ہوا، مگر باطن میں فقیر بے حد پریشان تھا۔ اسی اثناء

www.maktabah.org

میں فقیر کے سینہ میں ایسا درد اٹھا کہ فقیر بے ہوش ہوگیا۔ لوگوں کے قول کے مطابق فقیر تیرہ[۱۳] دن بے ہوش رہا۔ آخر اللہ کریم نے اس بے ہوشی سے فقیر کو شفاء دی۔ مگر کئی دنوں کے بعد فقیر پھر بے ہوش ہوگیا۔ یہ بے ہوشی مسلسل بارہ[۱۲] دن رہی۔ اس کے بعد پھر فقیر ہوش میں آیا۔ ان بے ہوشیوں میں لوگ میرے متعلق مختلف الخیال تھے۔ کوئی کہتا: اسے تپ محرقہ ہے، اور کوئی کہتا، اس کو آسیب جن ہے۔ ان بے ہوشیوں کے بعد فقیر کو پریشانیوں اور وسوسوں نے یعنی **اضطرابات اور تشویشات** نے اس قدر آگھیرا کہ نہ دن کو آرام اور نہ رات کو سکون ہوتا۔ ہر وقت روتا رہتا اور ہائے ہائے کرتا۔ دریں اثناء معاً رحمتِ عالم، سید ولد آدم، شفیع المذنبین، حضور حضرت رحمۃ للعلمین صلے اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت اور الفت کا جذبہ اس قدر دل میں موجزن ہوا کہ دنیا و مافیہا بھول گئی۔ بجز حضور **رحمۃ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم** کے رُخ منور اور سراپا زیبا کے کچھ اور نظر نہ آتا تھا۔ شعر ؎

در و دیوار چو آئینہ شد از کثرت شوق
ہر کجا مینگرم روئے ترا می بینم

اسی حالتِ بے قراری میں ایک رات قوّالوں سے حضور حضرت **غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی** قدس سرّہٗ کی توصیف سنی، تو دیوانہ وار اور بے قرار ہو کر قوّالوں کے گرد گھومتا رہا۔ اور جناب حضرت غوث پاکؓ کی نیاز میں نذرانہ بھی قوّالوں کو دیا۔

اس رات میں یہ ہوا کہ فقیر نے خواب دیکھا کہ **غوث الاعظم صاحب** قادری ٹوپی زیب سر کیئے ہوئے ہوا میں تشریف لائے۔ اور جب فقیر کے پاس آئے تو اتر پڑے۔ اور اپنی ٹوپی اتار کر فقیر کے سر پر رکھی اور ارشاد فرمایا: "تم میرے **خلیفہ** ہو۔" جب فقیر نیند سے

www.maktabah.org

بیدار ہوا، تو مجھے اُن جناب کی زیارت کا بے حد شوق دامن گیر ہوا۔ اسی کمال اشتیاق آہ و فغاں اور جذبے نے فقیر کو ایسا آن گھیرا کہ فقیر کی برداشت سے باہر تھا۔

ایک رات کسی مسجد میں وتر کی نماز ادا کر رہا تھا کہ اچانک سرود کی آواز کہیں سے میرے کانوں میں آئی۔ اور میں یکایک بے ہوش ہوگیا، اور میرے ہوش و حواس گم ہو گئے۔ فقیر کسی وقت ہوش میں آیا، تو فوت شدہ نمازیں پھر ادا کیں۔

ان تمام حالات کی وجہ حضور حضرت **غوث الاعظم صاحب**ؒ کے روضہ معلیٰ پر حاضری اور اس مرقد مقدس کی زیارت ہی تھی۔ جو اس قدر بے قرار و بے آرام کئے ہوئی تھی۔

شعر ؎

جس جا بھی سراپے پہ نظر جائے ہے اس کے
آئے ہے جی میں یہیں عمر بسر ہو

فقیر اس قدر بے تاب تھا کہ سرود یا قوال کی آواز کا میرے کانوں میں پڑنا ہوتا، اور میں بے ہوش ہو جاتا۔ اور یہ حالت روز بروز ترقی پذیر ہوتی گئی کہ اچانک **رحمت الٰہیہ** نمودار ہوئی۔ اور فقیر کو ایک شیخ زمانہ کی بارگاہ میں کشاں کشاں لے گئی۔ شیخ **موصوف** کی صحبت سے فقیر کے وہ باطنی اشواق اور اذواق یکسر اضطرابات اور تشویشات کے ساتھ تبدیل ہو گئے۔ آخر ان بے چینیوں اور اضطرابات نے فقیر کو حضور حضرت غوث الاعظم **شیخ عبد القادر جیلانی**ؒ کے دربار میں حاضر کیا۔ اور فقیر نے یہ سوچ کر کہ یہاں پر میرے درد کا مداوا ہوگا، حضور کی مرقد اطہر پر فاتحہ پڑھ کر اور رُو رُو کر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: "اے میرے مولا! میری تکلیف اور میرے اضطرابات و بے چینیاں دور فرما"۔ **مگر ہر چند** زاریوں اور فریادوں سے فقیر کے اضطرابات میں اور اضافہ ہوتا گیا۔ اور بارگاہِ الٰہی

www.maktabah.org

میں ابھی فقیر کی مشکلات اور پریشانیوں کے دور ہونے کا کہ کل امر مرهون باوقاتہا کے مطابق وقت نہیں آیا تھا۔ اور بار بار یہ شعر زبان پر جاری ہو جاتا کہ ؎

جانم بلب رسید کجائی بیا بیا
وقت است گر بہ پرسشم آئی بیا بیا

چند روز بغداد شریف قیام کرنے کے بعد جب اس جاں گداز کیفیت نے فقیر کو چین سے بیٹھنے نہ دیا، تو بامر مجبوری فقیر کردستان کے شہر سلیمانیہ پہنچا۔ یہاں قیام کے زمانہ میں کسی شخص نے فقیر کو شیخ عبداللہ ہراتیؒ کی بزرگی کا حال سنایا، کہ وہ بزرگ کامل ہیں۔ ان کا تذکرۂ بزرگی زبان زد خاص و عام ہے اور میں بعجلت تمام شہر سلیمانیہ سے رخت سفر باندھ کر ہرات پہنچا اور حضرت شیخ موصوف کی خدمت میں تین ماہ گذارے۔ مگر اضطرابات باطنی میں روز بروز اور لمحہ بلمحہ شدت اور اضافہ پیدا ہوتا گیا۔ بالآخر شیخ موصوف کی خدمت میں فقیر نے اپنی زبوں حالی اور خستہ دلی کا اظہار کیا، تو شیخ موصوف نے ارشاد فرمایا، تم حضرت شاہ ابوسعید صاحب دہلویؒ کی خدمت میں حاضری دو۔ انشاء اللہ تعالےٰ وہاں تمہیں سکون نصیب ہوگا۔

(واضح ہو کہ مولانا شیخ عبداللہ ہراتیؒ، حضرت مولانا شیخ خالد کردی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے اجل خلفاء میں سے تھے۔ اور مولانا خالد کردیؒ حضور حضرت عبداللہ شاہ المشہور غلام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ ارشد و اعلیٰ تھے۔)

لیکن دہلی کا سفر کوئی اتنا آسان سفر نہیں تھا کہ فوراً اٹھ کھڑا ہوتا، اور دل سے فیصلہ کرنا بھی باقی تھا۔ لہٰذا اس تذبذب میں دوبارہ بغداد شریف کا رخ کیا اور شیخ محمد جدیدؒ کی خدمت میں (کہ یہ بھی مولانا خالد صاحب کردیؒ کے خلفاء میں سے تھے) کچھ

www.maktabah.org

دن قیام پذیر رہا اور پھر بصرہ چلا گیا، اور بصرہ میں مولانا محمد حسین دوسری رح کی خدمت میں مسلسل سات ماہ رہا، یہ حضرت ہر لحاظ سے عالم اکمل، محدث، حافظِ قرآن، متورع اور صاحب آثار تھے۔ ان کے ہاں علم حدیث کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا اور صحاح ستّہ کا دورہ ان سے پڑھا۔ ان کے دورہ میں کم از کم پانچ ہزار طلبۂ حدیث شریک ہوتے تھے۔ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

دورۂ حدیث مبارک سے فارغ ہو کر سند قاضئ شہر جناب شیخ محمد عثمانی سے حاصل کی۔

فالحمد للہ علی ذٰلک حمدًا کثیرا طیبًا مبارکًا فیہ۔

پھر وہاں سے براستہ خشکی متعدد شہروں سے گذرتا ہوا، قریہ بقریہ بزرگوں کی زیارات شریفہ سے مشرف ہوتا ہوا بالآخر قلات نصیر خاںؔ پہنچا (یہ شہر ہندوستان کے مغرب میں واقع ہے) یہاں پر اس سابقہ اضطراب انگیز کیفیت نے پھر جوش مارا۔ اور فقیر نے پھر بارگاہِ الٰہی میں رو رو کر بہ نہایت عجز و نیاز و تضرع عرض کی: اے میرے مولا کریم! میری مشکل حل فرما، کیونکہ میرا بیڑا غموم و ہموم کی گرداب میں ڈوبا جا رہا ہے؛ اور ساتھ ہی متعدد استخارے بھی کئے، جن میں متعدد بشارات آمیز خواب بھی دیکھے، مگر تسلی نہ ہوئی۔

آخر مصمم ارادہ کر لیا کہ وسیلتنا الی اللہ المجید جناب حضرت شاہ ابو سعید رح احمدی دہلوی قدس سرہ کی خدمت میں حاضری دوں، ممکن ہے وہاں پر میرے غم کا علاج ہو۔

فقیر نے آخر یہاں قلات سے براہِ سمندر براستہ بمبئی، دہلی شریف جانے کا قصد کیا۔ جب بمبئی پہنچا، تو معلوم ہوا کہ جناب شاہ ابو سعید صاحب رح سفر حج کے ارادہ سے یہاں تشریف

لے: قلات نصیر خاں سے مراد ریاست قلات ہے۔ جو پاکستان میں صوبہ بلوچستان کا ایک مشہور شہر ہے۔

www.maktabah.org

لائے ہوئے ہیں۔ یہ خبر سن کر فقیر بے حد مسرور ہوا۔ اور فوراً قبلہ حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا، اور بیعت کی درخواست کی۔ اس سے پہلے، باوجود حرمین شریفین کی حاضریوں اور بغداد شریف کی زیارت، اور اوطان بعیدہ کے سفر و مسافرت میں متعدد مشائخ سے ملنے کے باوجود فقیر نے کسی بھی شیخ سے بیعت نہیں کی تھی۔ چونکہ فقیر کی قسمت میں حضرت شاہ صاحب سے بیعت کرنا لکھا تھا۔ اس لیے آپ کی خدمت میں بیعت کی بابت عرض کرنے پر شاہ صاحبؒ نے منظوری فرمائی اور فقیر کو بیعت فرمایا۔ فقیر نے ایک دن موقعہ پاکر از اول تا آخر اپنی ساری سرگزشت خدمت میں عرض کی۔ جس کو سن کر ارشاد فرمایا کہ تمھاری باطنی گشائش کے لیے وقت درکار ہے۔ میں حج پر جا رہا ہوں اور میرے روح کی تمام تر لطافتیں سرزمین حجاز کی طرف مرکوز ہیں۔ لہٰذا اس قلبی تسکین کے لیے تم دہلی جاکر میرے فرزند شاہ احمد سعید کی صحبت اختیار کرو۔ اور ان سے اکتسابِ فیض کرو۔ یا پھر میرے حج سے واپسی تک یہاں بمبئی میں ٹھہرے رہو۔ اور واپسی کے انتظار میں وقت گذارو۔

بارگاہ مرشد میں رسائی

جناب قبلہ حاجی دوست محمدؒ صاحب قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہیں:

"میں نے دہلی جانے کو ترجیح دی کہ حضرت شاہ احمد سعید صاحب قدس سرہٗ کی خدمت میں رہنا بہتر ہوگا، کیونکہ بمبئی ایک ایسا شہر تھا۔ اول یہ کہ اس میں فقیر کی شناسائی نہیں تھی۔ دوم یہ کہ بمبئی کی گرمی جو اُس وقت تھی، فقیر کے لیے ناقابل برداشت تھی۔ چنانچہ

www.maktabah.org

فقیر دہلی کو روانہ ہوا۔

بشارات عالیہ دوران سفر دہلی

(آپؒ نے حضرت حاجی صاحب قدس سرہ نے فرمایا؛) کہ آپؒ نے سفر کے دوران ایک رات خواب دیکھا کہ حضرت شاہ احمد سعید صاحبؒ اس فقیر کو فرما رہے ہیں: "شما ماذونِ ما ہستید" یعنے تم ہمارے خلیفہ ہو۔ صبح بیدار ہوا، تو دل نے دہلی کی جانب ایک عجیب اور شدید قسم کی کشش محسوس کی۔ الغرض، دہلی پہنچ گیا۔ خانقاہ معلّٰی مظہریہ میں داخل ہوتے ہی جونہی شیخ طریقت مقبول بارگاہ سبحان، حافظِ قرآن، وسیلتنا الی اللہ المجید حضرت شاہ احمد سعید صاحب دہلوی ثم مدنی قدسنا اللہ تعالٰے باسرارہٖ و افاضنا من فیوضاتہٖ کی جبین انور اور رُخ زیبا پر نظر کا پڑنا ہی تھا کہ فقیر کے ہر درد کا مداوا ہوگیا۔ اور دل کو تمام سابقہ غموم وہموم سے خلاصی نصیب ہوئی اور[1] بے اختیار یہ شعر زبان پر جاری ہوا؛ ؎

خداوند قدوس کا لاکھ لاکھ شکر اور حمد بجا لایا۔ اور خوش و خرم ہو کر ذکر الٰہی میں مشغول ہوا۔ یہاں تک کہ حضرت قبلہ و کعبہ غوث آوان، قطب زماں، محبوب رحمان، وسیلتنا الی

منم کہ دیدہ بدیدار دوست کردم باز
چہ شکر گویمت اے کارساز بندہ نواز

---

[1]: اور فرط مسرت سے فقیر قدم بوس ہوا۔ فقیر کو دلی سکون نصیب ہوا کہ فقیر نے اپنی منزل مقصود پالی ہے۔ فقیر نے اس وقت دو عدد تسبیح اور ایک عدد رومال اور ایک روپیہ نقد آنحضور کی خدمت میں بطور نذرانہ بھی پیش کیا۔

www.maktabah.org

اللہ الوحید حضرت شاہ ابوسعید صاحب قدس اللہ روحہٗ کی حج شریف سے مراجعت کے وقت شہر ٹونک میں وصال کر جانے کی خبر ملی۔ وصال پُر ملال کی خبر کیا تھی۔ بس ایک کوہ غم والم تھا۔ جو فجاءۃً ہمارے سروں پر آگرا۔ ایک محشر کا نمونہ تھا کہ ہر طرف احباب محبین اور عقیدت مند مخلصین اور خلفاء کرام روتے اور آہ و بکا کرتے نظر آ رہے تھے۔ چند دنوں کے بعد فقیر نے پھر حضرت قبلہ محبوب رحمان، قطب زمان، حافظ قرآن، وسیلتنا الی اللہ المجید حضرت شاہ احمد سعید صاحب[۱] قدس سرہ سے تجدید بیعت کر لی۔"

برکات اور کمالات، انوارات و تجلیات، کشفیات، و اظہارات، آنحضرت قبلہ قدس اللہ روحہٗ و افاض علینا فتوحہٗ کے نورانی سینے مبارک سے اس فقیر بے مایہ پر وارد ہونے شروع ہو گئے۔

چنانچہ ایک دفعہ فقیر مراقبے میں بیٹھے ہوئے دیکھتا ہے کہ حضرت قبلہ پیر و مرشد فقیر کو خوشخبری دے کر فرما رہے ہیں: "میں اپنے عطر دان سے تم کو عطر لگا رہا ہوں۔"

تو مگو ما را بہ آں شہ بار نیست
بر کریماں کارہا دشوار نیست

آں حضور قبلہ قدس اللہ روحہٗ کی اس خاکسار پر اس قدر نظر شفقت تھی کہ سبق پڑھاتے وقت اس فقیر کو ہی مخاطب فرماتے۔

پھر ایک بار آنحضور قدس اللہ روحہ نے ارشاد فرما کر بشارت دی کہ میں اور تو

---

[۱] حضرت شاہ احمد سعید صاحب کا سلسلہ نسب حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سے اس طرح سے جا ملتا ہے کہ حضرت شاہ احمد سعید بن حضرت شاہ ابوسعید بن حضرت صفی القدر بن حضرت عزیز القدر بن حضرت شاہ عیسیٰ بن حضرت خواجہ شیخ سیف الدین صاحب بن حضرت خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ صاحب بن حضرت امام ربانی مجدد و منور الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

www.maktabah.org

اور میرے تینوں فرزند ایک ہی دستر خواں پر کھانا کھا رہے ہیں (فالحمد للہ علی ذالک کہ مولا کریم نے ایسا ہی ظاہر فرمایا جیسا کہ آپ کا ارشاد مبارک تھا۔)

آں حضور ایک بار شیرینی تقسیم فرما رہے تھے کہ بعض کو کم اور بعض کو زیادہ عنایت فرما رہے تھے کہ احقر کے دل میں یہ خطرہ گذرا کہ حضرت یہ فرق کیوں فرما رہے ہیں، تو فوراً حضرات کرام قدسنا اللہ تعالٰے باسرارھم العالیہ کی نسبت فقیر کے باطن سے غائب ہوگئی۔ اور فقیر سمجھ گیا کہ یہ اپنے شیخ قدس اللہ سرہ پر نکتہ چینی کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ فقیر بہت رویا۔ اور جناب مولا کریم کی بارگاہ میں اپنی خطا کی معافی چاہی۔ اور لاحول ولا قوۃ الاّ باللہ پڑھی۔ اور اس سوءِ ادبی وگستاخی سے تائب ہوا۔ اور واپس اپنی نسبت گم گشتہ کے باطن میں آجانے کی بابت رو رو کر بے حد دعائیں مانگیں۔ فالحمد للہ کہ بسیار کوشش کے بعد نسبت شریفہ پھر عود کر آئی۔ اور اپنے حضرت شیخ کے رابطے سے جملہ مشائخ سلسلہ عالیہ "سلسلۃ الذھب المجددیہ النقشبندیہ" کے ساتھ رابطہ قائم ہوا۔ فالشکر لہ والمنّۃ لہ۔

پورے ایک سال دو ماہ پانچ دن فقیر نے اپنے پیر و مرشد امام طریقت وہادیٔ گم رہاں بوادیٔ غوایت، قدس اللہ روحہٗ کی صحبت شریف سے مستفید ہوتا رہا۔ اس قلیل مدت میں حضور والا نے اس بے مایہ کو سلوک سلاسل اربعہ طے کرایا۔ اور کمال وتکمیل التکمیل تک فقیر کو پہنچایا۔ اور ساتھ ہی ان تمام طرق مشہورہ اربعہ نقشبندیہؒ، قادریہؒ، چشتیہؒ، سہروردیہ بلکہ سلاسل ہشتگانہ یعنے چہار سلسلہ مزید قلندریہؒ، کبرویہؒ، مداریہ، شطاریہؒ میں (جو کہ یہ سب طرق صوفیائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے متعلق ہیں) اجازت نامہ خلافت لکھ کر سرفراز فرمایا۔ اور فقیر بے نوا کو خلافت اعلیٰ سے نوازا! یہ اجازت نامہ

www.maktabah.org

بالتفصیل اگلے صفحات میں تحریر ہے۔

رخصت فرماتے وقت ایک دستار اور ایک قمیص اور ایک کلاہ مبارک، بھی بطور تبرک عنایت فرماتے۔ شکراً للہ العلی العظیم۔

(ہاں یہ اجازت نامہ آں حضور قدس سرہٗ نے اپنے دست مبارک سے ہی لکھ کر مرحمت فرمایا۔)

پھر فقیر کو افغانستان کے سوداگروں کے ساتھ رفیق بنا کر رخصت فرمایا۔

رخصت فرماتے وقت خانقاہ مظہریہؒ سے باہر تک آنحضورؒ تشریف لے آئے۔" فقیر اور اہلِ قافلہ کے واسطے تا دیر دعا مانگی۔ دعا کے بعد ملّا جلال قوم اچکزئی میر قافلہ کو فرمایا:

"حاجی صاحب تمہارے ساتھ ہیں گویا فقیر تمہارے ساتھ ہے"

"اور ایک دنیا ان سے منتفع ہو گی" آں حضرت قبلہ نے یہ الفاظ مبارک تین بار تکرار فرمائے"

حضرت قبلہ حاجی صاحبؒ ارشاد فرماتے ہیں: "جس پڑاو پر ہمارا قافلہ پہنچتا۔ وہیں پر لوگ ادھر ادھر سے فقیر پر اکٹھے ہو جاتے۔ کوئی کہتا: مُرید کرو۔ کوئی کہتا: دم کرو۔ کوئی کہتا: تعویذ دو۔ اور فقیر سوچتا کہ اس سے پہلے تو فقیر کا یہ حال نہ تھا، اور نہ کسی نے اس سے سے پہلے فقیر کے ساتھ ایسا معاملہ کیا تھا۔"

یہ سب میرے آقا اور میرے مرشد کریم کی نظرات اور توجہات شریفہ کے تاثرات ہیں کہ دوست محمد فقیر سے پیر اور مرشد بن گیا۔

رُباعی

www.maktabah.org

ہیچ آہن خود بخود تیغ نشد
ہیچ چیزے خود بخود چیزے نشد
مولوی ہرگز نشد مولائے روم
تا غلامِ شمس تبریزیؒ نشد

چند سال افغانستان میں فقیر نے گذارے تو بے اختیار آقائی ولی نعمی حضرت پیرو مرشد کی محبت سے فقیر بے قرار ہوا تو پھر دوبارہ دہلی شریف کا رخ کیا جب دوسری بار حاضر خدمت ہو کر قدم بوس ہوا، تو پھر از سر نو ہر ہر مقام پر بالتفصیل، مقاماتِ عالیہ سلوک نقشبندیہ مجدّدیہ پر علیحدہ علیحدہ توجہات مبارکہ حاصل کیں۔ اسی حال میں چند ماہ آں حضورؒ کی خدمت میں گذارے۔ اور مزید توجہات حاصل کرتا رہا۔ پھر آنحضور قدس سرّہٗ نے فقیر کو دوسرا اجازت نامہ مطلقہ (ثانی) اپنے دستِ مبارک سے لکھ کر عنایت فرمایا۔

عبارت اجازت نامہ اوّل	ترجمہ اُردو
بسم اللہ الرحمن الرحیم	بسم اللہ الرحمن الرحیم
بعد حمد و صلوٰۃ فقیر	بعد از حمد اور صلوات درود نا محمود پاک
احمد سعید مجدّدی	کے فقیر احمد سعید جو نسباً اور طریقۃً دونو
نسباً و طریقۃً کان اللہ	مجددی ہے۔ جملہ برادران طریقت کی

www.maktabah.org

لہٗ، واضح مینماید کہ صلاحیت و کمالات مرتبت حاجی الحرمین الشریفین ملّا حاجی حضرت دوست محمدؒ وفقہ اللّٰہ لما یحب و یرضیٰ۔ نزد ایں لاشیٔ برائے کسبِ باطن آمدہ و زیادہ از یک سال نزد فقیر اقامت ورزیدہ دریں مدت بلطائف عشرہ ایشاں بطریق طفرہ توجہ نمودہ شد۔ حمداً للّٰہِ سبحانہ کہ ببرکت پیران کبار در ہر مقام چاشنی آں چشیدند۔ و آثار و انوار ہر لطیفہ دریافتند و امارت فنا و بقا در خود مشاہدہ نمودند لہٰذا ایشاں را اجازت تعلیم طریقہ نقشبندیہؒ، مجددیہؒ و قادریہؒ

خدمات جلیلہ میں واضح کرنا چاہتا ہے کہ "میرے بھائی صلاحیت و کمالات مرتبت حاجی الحرمین الشریفین حضرت مولانا حاجی دوست محمدؒ صاحب قندھاری اللہ کریم ان کو مزید بر مزید نیک کاموں کی توفیق عنایت فرمائے۔

اس لاشیٔ احمد سعید نقشبندی مجددی کے پاس آکر داخل طریقہ شریفہ ہوئے۔ اور ایک سال سے زیادہ عرصہ فقیر کی صحبت میں توجہات لیتے رہے اول فقیر نے ان کے لطائف عشرہ پر بطریق طفرہ توجہ کی اور پھر دوسری بار ہر ہر مقام ولایات ثلاثہ (ولایت صغریٰ و کبریٰ و علیا) میں سے ان کو توجہ قاہرہ سے نوازا گیا۔ اور فی الفور اُن اُن مقامات شریفہ کے آثار اور انوار ان پر چھا گئے۔ اور وہ ان میں مستغرق اور رنگیں ہو گئے۔ اور ان مقامات کی کمال لذت ملی اور ان کی چاشنیوں سے سیراب ہوئے۔ اور ہر لطیفہ کے انوار اور آثار انھوں

www.maktabah.org

وچشتیہ و سہروردیہ دادم
اللہ تعالےٰ درعمر ایشاں
برکت نماید۔ و موجب ترویج
طریقہ شریفہ فرماید۔

و شرط الاجازۃ

الاستقامۃ علی الشریعۃ
و اتباع السنّۃ و
الاجتناب عن البدعۃ
و دوام الذکر والشغل
مع اللہ تعالی سبحانہ
والاعراض عن الخلق
و الایاس عنھم و
الرجاء من اللہ تعالیٰ
بصبر و توکل و قناعۃ
و رضاء و تسلیم
بسر
بُرند۔

ے

شعر

نے خود بھی دیکھے۔ اور ان کی فنا اور بقا دونو
اُن کو حاصل ہوئی اور اُن کی لذتوں سے
مخمور مسرور ہوئے۔ فالحمد للہ۔
لہٰذا فقیر ان کو طریقہ نقشبندیہ، قادریہ،
چشتیہ، سہروردیہ کی اپنے مریدوں کو
تعلیم دینے کی اجازت دیتا ہے۔ اللہ کریم
ان کی عمر میں بے حد برکت رکھے اور ان کو
موجب ترویج طریقہ شریفہ بنائے۔

اور اجازت کی شرط شریعت مطہرہ
پر کمال استقامت اور سنّت سنّیہ علےٰ
صاحبہا الف الف صلوٰۃ وتحیہ کی کمال
پابندی اور بدعت سے پرہیز ہے۔
دوام ذکر اور شغل مع اللہ سبحانہٗ اور
لوگوں سے منہ موڑنا، اُن کے ساتھ فضول
مجالس نہ کرنا اور یہ سمجھنا کہ یہ لوگ سب ماسوی اللہ ہیں
اور مجھے کچھ بھی نہیں دے سکتے ان سے
بالکل نا اُمید رہنا، اور سب بھروسہ اور رجا
امید اللہ قادر ذوالجلال سے رکھنی۔ اور
صبر، رضا، قناعت، تسلیم و توکل

www.maktabah.org

شعر ؎

تومباش اصلاً وکمال اینست وبس
پس درو گم شو وصال اینست وبس

فقط

کو اپنا شیوہ بنانا۔ یہ سب اجازت و خلافت کی شرطیں ہیں۔
کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎ شعر

تو نہ ہو اصلاً کمال ہے اتنا
یکسر اسی میں گم ہو وصال ہے اتنا

فقط

عبارت اجازت نامہ مطلقہ (ثانی) (بزبان عربی)	ترجمہ اُردو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ
الحمد للہ رب العٰلمین،
والصلوٰۃ والسلام علٰی
خاتم النبیین و اٰلہٖ و
اصحابہ اجمعینؕ
یقول الفقیر احمد سعید
المجدّدی کان اللہ لہ
عوضًا عن کل شیٔ ان الاخ
الصّالح المستقیم و

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ
سب صفتیں اس اللہ پاک کے لیے ہیں
جو سارے جہانوں کا رب ہے۔
اور درود وسلام ہو اس ذات پاک پر
جو خاتم النبیین ہیں اور رحمۃ للعٰلمین ہیں
اور درود وسلام ان کے آلِ اطہار اور
اصحاب ذوی الاقتدار پر ہو۔

امّا بعد

فقیر احمد سعید مجددی سب مریدوں

www.maktabah.org

الاعز الارشد الصميم
حاجي الحرمين الشريفين
وجامع العلمين مولانا
دوست محمد سلمه
الله سبحانه واجعله
لذاته محبا واماما
في مخلوقه وهاديا
مهديا لمصنوعاته
لما اخذ الطريقة و
اشتغل بالاذكار والمراقبات
وتوجهت اليه في
جميع المقامات الطريقة
النقشبندية المجددية
والقادرية والچشتية
والسهروردية والكبروية
وغيرها فصار مجمع
البحار معدن الانوار۔
فاجزت له اجازة
مطلقة

اور دوستوں پر واضح کرتا ہے کہ میرے
بھائی نیک بخت اور بزرگ حاجی الحرمین
الشریفین وجامع العلمین خواجہ حاجی
دوست محمد صاحب نے (خداوند کریم
ان کو اپنی ذات پاک کے لیے خاص
بنائے۔ آمین) جب طریقہ شریفہ
میں اس فقیر سے بیعت کی تو اس
طریقہ انیقہ کے اذکار اور مراقبات
میں مشغول ہو گئے۔ فقیر نے ان کو
جملہ مقامات طریقوں نقشبندیہ مجددیہ
اور طریقہ قادریہ وچشتیہ وسہروردیہ
اور کبرویہ میں ان کو مفصل توجہات
دیئے۔

پس بفضلہ تعالےٰ وہ مجمع البحار اور
معدن الانوار بن گئے۔

تو فقیر نے ان کو سب طریقوں کی
اجازت دی ہے تاکہ آگے وہ اپنے
مریدین کو بیعت دیں اور ان کے دلوں
کو اپنے زبردست توجہات سے رنگین اور

www.maktabah.org

لارشاد الطلاب و
القاء السکینۃ و
الحضور فی قلوب الاخیار
و اخذ البیعۃ المسنونۃ
من طالب الطرق المذکورۃ
فھو خلیفتی
و یدہٗ کیدی
فطوبیٰ لمن اقتدی
بہٖ قال اللہ تعالیٰ ان
الذین یبایعونک
یبایعون اللہ ید
اللہ فوق ایدیھم ط
و صلی اللہ تعالیٰ
علیٰ خیر خلقہٖ
سیدنا محمد و
الہٖ و اصحابہ
اجمعین ط
فقط

منور بنائیں۔
وہ میرے خلیفے ہیں۔ اور ان کا ہاتھ گویا
میرا ہاتھ ہے خوشی ہو ان لوگوں کے لیے
جو ان کی پیروی کریں اللہ تعالیٰ قرآن کریم
میں فرماتے ہیں۔
ان الذین یبایعونک فانما
یبایعون اللہ ید اللہ
فوق ایدیھم۔

ترجمہ: اے میرے محبوب! جو لوگ
آپ کی بیعت کرتے ہیں۔ وہ حقیقت
میں میری بیعت کرتے ہیں۔ میرا ہاتھ
(یعنی اللہ کا ہاتھ) ان کے ہاتھوں
پر ہے۔ فقط

و صلی اللہ تعالیٰ
علیٰ خیر خلقہٖ محمد
و الہٖ و اصحابہ
اجمعین ط

www.maktabah.org

جب حضرت قبلہ وکعبہ حاجی صاحب قدسنا اللہ تعالیٰ بسرّہ الاقدس خلعت خلافت و نیابت سے مشرف ہو کر وطن مالوف میں رشد وارشاد اور ترویج طریقۂ علیہ نقشبندیہ مجددیہ پر مصروف ہوئے، تو حضرت والاجناب حضرت شاہ صاحبؒ اپنے دست مبارک سے لکھے ہوئے نام ہائے گرامی سے فیض یاب اور سرفراز فرماتے رہے (جیسا کہ مشہور ہے کہ المکتوبات نصف الملاقات) نیز حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ پر اپنے مربّی پیر و مرشد قبلہ حضرت شاہ صاحب قدس اللہ روحہ، کی وہ خصوصی اور امتیازی نظرِ عنایت تھی۔ جو آنحضرت قبلہ حاجی صاحب قدس اللہ روحہٗ کے علاوہ کسی اور مجاز اور خلیفہ پر نہ تھی۔ یہ امانت اور خلافت کا مبارک رشتہ مابین الشیخ والمرید ایسا انوکھا تھا کہ اس حالت پر امیر خسرو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ شعر کماحقہٗ صادق آتا ہے ؎

من تو شدم تو من شدی
من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں
من دیگرم تو دیگری

اس شعر کی معنوی کیفیت اور حالت کی صراحت قبلہ حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ کے اجازت نامۂ مطلقہ سے بھی نمایاں ہے کہ خلیفتی یدہٗ کیدی۔

کتاب مقاماتِ احمدیہؒ سعیدیہؒ جو حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ کے

www.maktabah.org

فرزند اصغر حضرت مولانا شاہ محمدؒ مظہر صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے آں حضور جناب قبلہ شاہ احمد سعید صاحب قدس اللہ روحہٗ کے مناقب میں تصنیف فرمائی ہے اور جس میں از ابتدا تا آخر آں حضور قبلہ موصوفؒ کے "حالات تا نہایتِ مقامات، و ملفوظات شریفہ، کرامات اور مکشوفاتِ منیفہ درج کئے ہیں۔ وہاں پر ساتھ ہی خلفائے کرام کا ذکر بھی فرمایا ہے"۔

ان خلفاء کرام کے ذکر میں حضرت صاحبزادہ صاحبؒ نے حضرت حاجی صاحب قبلہ قدس سرہٗ کے متعلق ایک علیحدہ باب باندھا ہے۔ اور حضرت حاجی دوست محمدؒ صاحب (قندھاری) قدس اللہ روحہٗ کے مستقل حالات اور تعریفیہ جملوں میں مفصل ذکر فرمایا ہے۔ الفاظ یوں ہیں:

"باب دہم دربیان احوال خلیفۂ جلیل القدر حضرت حاجی الحرمین الشریفین مولانا حاجی دوست محمدؒ صاحب قندھاری سلمہ اللہ تعالےٰ و ابقاہ و اوصلہ اللہ تعالےٰ الیٰ غایۃ ما یتمناہ"

اس باب میں جو کچھ حضور حضرت حاجی صاحبؒ کے متعلق ان کے پیر و مرشد حضرت شاہ صاحب قبلہ نور اللہ تعالےٰ مضجعہٗ المنیف و قبرہ الشریف کی زبان فیض ترجمان سے اپنے پیارے خلیفے حضرت حاجی صاحب قبلہؒ کے متعلق جو جو ارشادات ہوئے۔ وہ سب حضرت صاحبزادہ حضرت شاہ محمدؒ مظہر صاحبؒ نے ذکر فرمائے ہیں۔ اس کتاب مناقب و مقامات احمدیہ سعیدیہؒ کا بعینہٖ ترجمہ عربی زبان میں استنبول (ترکیہ) کے احباب اور خلفاء مریدین نے چھپوا کر شائع کیا ہے۔

www.maktabah.org

جزاھم اللہ تعالیٰ خیرا عنا وعن سائر الخلفاء والمریدین المنسلکین فی الطریقۃ الاحمدیۃ السعیدیۃ۔ اٰمین ثم اٰمین یارب العٰلمین ویرحم اللہ عبدا قال اٰمینا

خلفائے کرام کے مذکور میں آپ حضرت حاجی صاحبؒ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ صاحب شاہ محمد مظہر صاحبؒ رقمطراز ہیں:

"جب آپ (حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ) موجودہ افغانستان میں وارد ہوئے تو آپ کو اپنے پیر و مرشد کی توجہات شریفہ کی بدولت افغانستان میں اس قدر قبولیت عامہ نصیب ہوئی کہ آپؒ مرجع خلائق بن گئے۔ ایک ہی دن میں چارسو سے زائد لوگ دیوانہ وار مور و ملخ کی طرح آپ پر پلٹ پڑے۔ جن میں متبحر علماء اور فضلاء بھی شامل تھے۔ یہاں تک کہ خانقاہوں کے سجادہ نشینان بھی آپؒ سے توجہات لینے لگے۔ عامۃ الناس کی تعداد تو شمار سے باہر تھی۔

حضرت شاہ صاحب قبلہ قدس سرہٗ نے افغانستان کے سجادہ نشینوں کو حضرت حاجی صاحب قبلہؒ سے فیوضات اور توجہات لینے کے بارہ بہت سے مکاتیب شریفہ تحریر فرمائے۔ اور ان میں ان کو تاکید بھی فرمائی۔ ایک[۱] دو[۲] نمونے پیش خدمت ہیں:

ایک مکتوب شریف

اصل مکتوب (فارسی)	ترجمہ اُردو
کہ دراں دیار از خلفاء مجددیہ	کہ اس ملک میں خلفاء حضرت مجددؒ سے

www.maktabah.org

حاجی دوست محمدؐ صاحب قیام میدارند و اوشان از فیوضات و مقامات حضرت مجدد الف ثانیؒ قدس اللہ سرہٗ حصہ وافر میدارند و ایشان از انوار مجددیہ رنگین و مالامال اند۔ وجود ایشان دراں دیار کبریت احمر است ہر کہ در صحبت توجہات ایشان برسد۔ انشاء اللہ از فیوضات و انوار مجددیہؒ حصہ وافر حاصل کند۔ و ہرگز محروم نماند۔ شمایان بروید۔ واز ایشان در ہمہ مقامات مجددیہؒ توجہات حاصل کنید۔

ایک خلیفہ اکمل بلکہ مکمل رہتا ہے جو بفضلہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے فیوضات اور مقامات کا نمونہ ہیں۔ اور خدا واحد قدوس نے ان کو انوار مجددیہؒ سے رنگین اور مالامال بنایا ہوا ہے ان کی صحبت سنگ پارس ہے۔ جو بھی ان کی صحبت شریف میں پہنچے گا وہ انشاء اللہ فیوضات و انوار حضرت مجدد علیہ الرحمۃ ان کے سینۂ اطہر سے کامل حاصل کرے گا۔ بفضلہ تعالےٰ آپ ان کے پاس جائیں اور مقامات عالیہ حضرت مجددؒ صاحب میں ان سے توجہات حاصل کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ ہرگز محروم نہ رہیں گے۔

خاندانِ مجددیہؒ کے جتنے صاحبزادگان اور متوسلین جو کابل اور قندھار میں رہتے تھے۔ ان کو حضرت حاجی صاحب قبلہ سے اکتساب فیوضات اور توجہات کے بارہ میں بار بار تاکیدی مکاتیب شریفہ بھیجتے رہے۔ خاص کر خاں ملا خان کو جو کہ امیر شیر علی خان والئ حکومت افغانستان کے دست راست تھے۔ ان سب کو بار بار تاکیدی مکاتیب شریفہ لکھے اور ساتھ ہی تعریفی کلمات اور القابات عالیہ

www.maktabah.org

کے ساتھ حضرت حاجی صاحب قدس اللہ روحہٗ کے حق میں لکھ کر ان کو بھیجتے رہے جن میں ایک اور مکتوب مبارک جو کہ خاں ملا خاں صاحب کو لکھا ہے، جو معارف و حکم سے بھرپور ہے، پیش ہے:

ترجمہ اُردو	مکتوب فارسی
حضرت حاجی صاحب کا وجود شریف اس ملک کے لیے غنیمت اور ان کی صحبت کبریت احمر ہے۔ جو ان کی صحبت شریف میں پہنچے گا۔ اور ان سے باطنی فیوضات کے لیے ان سے توجہ لے گا۔ اس کو حضرت مجددؒ الف ثانیؒ کے مقامات اور ولایات سے کامل حصہ نصیب ہوگا۔ اور وہ ہرگز محروم نہ ہوگا، کیونکہ اس طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں تو محرومی نام کو بھی نہیں، جیسا کہ ع	وجود حضرت حاجی صاحب دراں دیار غنیمت است وصحبت ایشاں کبریت احمر۔ ہر کہ در صحبت ایشاں برسد و استفادہ کند۔ انشاء اللہ تعالےٰ از مقامات و ولایات و معارف حضرت مجدد پاکؒ حظ وافر حاصل کند۔ و محروم ہرگز نمیماند۔

لوہے نے مقناطیس کو سونا بنا دیا

ان تصریحات سے پتہ چلتا ہے کہ ما بین المُرشِدُ والمُستَرشِدُ شفقت اور رافت، و اخلاص اور فدائیت کا ایسا مضبوط اور لطیف تر رشتہ تھا جس کا

www.maktabah.org

حضرت شاہ صاحب قبلہؒ کے خلفاء کرام میں سے کوئی دوسرا مستحق نہ تھا۔ اور نہ ہی کوئی ایسے رابطے کا اور پروانہ وار وارفتگی کا حال تھا۔ جناب حضرت شاہ صاحب قبلہؒ کی توجہ اور عنایت حضرت حاجی صاحب قبلہؒ پر نمایاں تھی اللہ تعالٰی نے یہ حصہ حضرت حاجی صاحب قبلہ کو نصیب فرمایا تھا۔ اور اسی طرح حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ کو اپنے پیر و مرشد سے وہ محبت اور وارفتگی تھی وہ کسی دوسرے میں نہ تھی۔ محبت کا یہ عالم تھا کہ اپنے پیر و مرشد صاحب کا جوتا مبارک اٹھا کر اپنے چہرہ مبارک پر پھیرتے رہتے۔ اور بے ساختہ روتے رہتے۔

اور کیف و سرور کے عالم میں بے ساختہ یہ شعر پڑھا کرتے ؎

بچہ تسکین دہم دیدہ و دل را کہ مدام
دل ترا میطلبد دیدہ ترا میخواہد

یہ احوالات تھے صحبت شریف کے دوران ایک سال چار ماہ پانچ روز جناب حضرت شاہ صاحبؒ کی خدمت میں رہنے کے۔

مگر اجازت ناموں سے سرفراز ہو کر موجودہ افغانستان میں بدوران تبلیغ یہ حال تھا کہ اپنے پیر و مرشدؒ کے حالات اور خیریت سے آگاہ رہنے اور اپنے حالات و کیفیات سے خبر دینے کے لیے مسلسل خطوط شریف روانہ کرتے رہتے اور ہر سال بہت سی زر نقد اور میوہ جات اور قالینیں علاوہ از بیش بہا کپڑے بطور نذر روانہ فرماتے رہتے۔

افغانستان سے جو جو مخلصان دہلی کو حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ کی زیارت کے لیے آتے، تو ان کے ہمراہ دو صد سے کم و بیش روپیہ کلدار فوراً بھیج دیا کرتے۔

www.maktabah.org

اور کوشش کرتے کہ اپنے پاس کچھ نہ رہے، کیونکہ یہ سب کچھ اپنے پیر و مرشد کا مال سمجھتے۔

یہاں تک کہ جب ۱۲۷۲ھ میں حضور حضرت شاہ صاحب قبلہ قدس سرہٗ نے حرمین شریفین کو ہجرت فرمائی تو وہاں مدینہ منورہ کی طرف حاجیوں کے ہاتھ بیش بہا تحفے تحائف از قسم نقدی وغیرہ مسلسل بھیجتے رہا کرتے۔ اور یہ سلسلہ حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ نے اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ صاحب قدس اللہ روحہٗ کی زندگی تک مسلسل قائم رکھا۔ جیساکہ اپنے مکاتیب گرامیہ میں ان وقتاً فوقتاً مرسولہ اشیاء وغیرہ کا ذکر فرمایا ہے۔ جو اشیاء وغیرہ آپ نے (حضرت حاجی صاحبؒ) اپنے پیر و مرشد قبلہ کی خدمت میں بھجوائیں۔ ان کا ذکر واضح صورت پر، کتاب مکتوبات حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ میں ملاحظہ فرمائیں۔

فافهم وطالع فيه

تمت الفصل الاول

ويليه الفصل الثانی

بعون الملك الوهاب.

www.maktabah.org

ضمیمہ فصل اوّل

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

قبلہ حضرت حاجی صاحب خواجہ حاجی دوست محمدؐ صاحب قندھاری قدس سرہٗ کی ولادت باسعادت ۱۲۱۶ھ کو مضافات قندھار، اپنے آبائی گاؤں ارغسان یوسفزئی میں ہوئی۔ بچپن میں ہی آپ حضور کے تمام خویش و اقارب اللہ تعالےٰ کو پیارے ہو گئے۔ جب آپؒ کی عمر مبارک بارہ ۱۲ سال کو پہنچی، تو آپ علم ظاہری کی خاطر ماوراء النّہر، بغداد، حرمین الشریفین کی جانب روانہ ہوئے۔ تو دوران تعلیم وہاں حرمین الشریفین میں ہی آپ کو علمِ باطنی کے حصول کا شوق پیدا ہوا۔ حرمین پاک سے آپ واپس قندھار تشریف لائے۔ یہاں پر کسی نے آپ کو حضرت عبد اللہ شاہ المعروف غلام علی شاہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے رشد و ہدایت کا حال بیان کیا، تو اس مدعا کے لیے آپ افغانستان سے ہندوستان کی طرف چل پڑے۔ جب پشاور پہنچے تو وہاں پر آپ کو خبر ہوئی کہ جناب حضرت قبلہ غلام علی شاہ صاحب دہلوی اس

www.maktabah.org

دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ یہ ۱۲۲۴ھ تھا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)
آپؒ جناب پشاور سے پھر بادل نخواستہ کابل آ گئے۔ کچھ عرصہ کابل میں تعلیم ظاہری کو جاری رکھا۔ اسی اثناء میں آپؒ بیمار ہوئے اور بیماری کے دوران ایک دفعہ بے ہوشی نے اس قدر غلبہ کیا کہ آپ مسلسل تیرہ ۱۳ دن تک بے ہوش رہے۔ اور پھر افاقہ ہونے پر کچھ ہوش و بیداری ہوئی، تو دوسری بار پھر بے ہوش ہو گئے۔ یہ بے ہوشی اس قدر طویل تھی کہ سولہ دن کے بعد ہوش میں آئے۔ اور اس دورہ کے بعد آپؒ آہستہ آہستہ روبصحت ہوئے، لیکن موت کا خیال اس قدر دامن گیر ہوا کہ شاید کسی وقت بھی میری موت واقع ہو سکتی ہے اور میں بغیر کسی پیشوا اور مرشد کا دامن پکڑے مر نہ جاؤں۔ چنانچہ اسی خیال میں طلب شیخ میں آپ نے کابل، قندھار اور ہرات کا چپہ چپہ چھان مارا۔ پھر مملکت ایران میں سے ہوتے ہوئے بغداد شریف پہنچے۔ اور مشائخ بلاد مذکورہ کی زیارات سے مستفید اور مستفیض ہونے کی غرض اور تمنا اس قدر زیادہ تھی کہ آپ نے پھر عراق اور بصرہ کے شہروں میں تلاش شیخ اور طلب خداوند تعالےٰ کا جہد جاری رکھا۔ ہر ایک شیخ کے پاس ہفتہ ہفتہ دو دو ہفتے تک قیام فرماتے رہے حتیٰ کہ دوبارہ آپؒ حرمین پاک پہنچ کر حج مبارک کی نعمت سے فیض یاب ہوئے۔ فریضہ حج ادا کرنے کے بعد آپؒ پھر بصرہ تشریف لائے۔ یہاں پر آپ نے علوم حدیث، فقہ، تفسیر قرآن کی سندات حاصل کیں۔ یہاں سے ترکستان، روم اور کردستان کے ملکوں میں آئے۔ گویا جہاں جہاں پر مشائخ کرام کی خبر ملی۔ ان کی خدمت میں حاضری دیتے رہے۔ بالآخر شہر سلیمانیہ میں شیخ عبداللہ صاحب ہراتی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور مسلسل شیخ موصوف کی خدمت میں ایک ماہ رہے۔ اور شیخؒ کے حلقوں اور ذکر و توجہ اور مراقبات میں باقاعدہ شرکت

www.maktabah.org

کرتے رہے۔ مگر اضطرابات اور تشویشات قلبیہ سے چھٹکارا نہ ملا۔ ایک دن موقعہ ملا، تو شیخ موصوف نے حالات قلبیہ کے بارہ میں آپ سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا: جنابِ والا! بندہ کو اضطرابات اور تشویشات قلبیہؒ نے اس قدر گھیرا ہوا ہے کہ کسی صورت میں خلاصی نہیں ہو رہی۔ شیخ موصوف نے جب آپ کا سارا حال معلوم کیا، تو متوجہ ہوئے۔ اور بعد از توجہ دُعا فرمانے لگے کہ مجھے واقعہ میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو نسبت باطنی حضرت شاہ ابو سعید احمدی اور حضرت شاہ احمد سعید احمدی صاحبان دہلوی سے ملتی ہے۔ اور میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ دہلی تشریف لے جائیں اور ان سے کسب نسبت باطنی کریں۔ چنانچہ آپ کردستان (موجودہ سلطنت ہائے عراق و ایران) کے شہر سلیمانیہ سے ریاست قلات پہنچے۔ اور قلات سے برلب سمندر بمبئی پہنچے۔ یہاں پر حضرت شاہ ابو سعید صاحب رحمہ اللہ حرمین کو بارادۂ حج جانے کی خاطر ان دنوں بمبئی میں قیام پذیر تھے۔ آپ حضور نے جونہی حضرت شاہ ابو سعید صاحبؒ کی بمبئی میں قیام کی خبر سنی، تو سامان ایک مسجد میں رکھ کر حضرت شاہ صاحب موصوف کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور بعد از قدم بوسی ان کی بیعت کر لی۔ یہ آپ کی پہلی بیعت تھی۔ قبلہ شاہ صاحب موصوف جب حج مبارک کو بمبئی سے روانہ ہونے لگے، تو حضرت حاجی صاحب قبلہ کو اپنے فرزند اکبر حضرت شاہ احمد سعید صاحب قبلہ کے پاس دہلی حاضر ہونے کی تلقین کی۔ اور اپنی مراجعت تک ان سے توجہات حاصل کرنے کا مشورہ دیا۔ چونکہ بمبئی میں ان دنوں سخت گرمی تھی۔ لہٰذا آپؒ توکلاً علی اللہ بمبئی سے پیدل روانہ ہو پڑے۔ اور حضرت شاہ احمد سعید صاحب کی خدمت میں دہلی آپہنچے۔ اور حضرت شاہ صاحب موصوف

www.maktabah.org

کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد آں جناب قبلہ حاجی صاحب خود فرماتے ہیں "کہ جونہی میری نظر حضرت شاہ صاحب کے رُخ انور پر پڑی، تو میرے سارے اضطرابات اور تشویشات قلبی یکسر ختم ہو گئے۔ اور ایک عجیب قسم کا سکون و اطمینان میسّر ہوا اور خداوند تعالےٰ کا شکر بجالایا۔ ؎

؎ بڑی مشکل سے دل کی بیقراری کو قرار آیا

آپ حضرت شاہ احمد سعید صاحب کے حلقۂ توجہات میں مسلسل شریک ہو کر فیوضات و برکات سے مالامال ہوتے رہے۔ اور حضرت قبلہ شاہ ابوسعید صاحب کی حج مبارک سے واپسی مراجعت کی انتظار بھی فرماتے رہے کہ ناگاہ یہ خبر پہنچی کہ حضرت شاہ ابوسعید صاحبؒ حج سے واپس تشریف لائے تو دہلی کی طرف آتے ہوئے صاحب موصوف کا ریاست ٹونک میں وصال ہو گیا۔ یہ ۱۲۵۰ھ کا سال تھا۔

یہ خبر پہنچتے ہی حضرت شاہ احمد سعید صاحب بمعہ قافلۂ احباب ریاست ٹونک چلے آئے۔ تو حاجی صاحب بھی ہمراہ تھے۔ یہاں سے حضرت قبلہ شاہ ابوسعید رحمہ اللہ کا تابوت شریف لیکر شاہ احمد سعید صاحبؒ بمعہ قافلہ واپس دہلی آن پہنچے۔ تدفین، خیرات اور فاتحہ خوانی کی رسومات ختم ہونے کے کچھ روز بعد آپ قبلہ حاجی صاحب نے حضرت شاہ احمد سعید صاحب سے تجدید بیعت کی اس وقت آپ کی عمر چونتیس ۳۴ برس تھی۔

بیعت کے بعد صرف ایک سال، دو ماہ، پانچ دن کی قلیل مدت میں اپنے پیرومرشد حضرت شاہ احمد سعید صاحب قدس سرہٗ کی مسلسل توجہات شریفہ سے آپ حاجی صاحب قبلہ جملہ مقامات معرفت اور سلوک سلاسل ثمانیہ طے فرما کر

www.maktabah.org

خلعتِ خلافت سے سرفراز ہوگئے۔ اور آپ کو حضرت شاہ صاحب نے سلاسلِ ثمانیہ میں اجازت فرما کر قطبِ زمانہ کی بشارت فرمائی۔ اور آپ کو تبلیغ دین کے لیے افغانستان روانہ فرمایا۔

اور قوم میمن، شادی زئی، ناصر پٹھانوں کے سردار کے ساتھ آپ کو روانہ فرما کر فرمایا: "حاجی صاحب گوہر نایاب ہیں۔ ان کی قدر اور تعظیم کرنا۔ حاجی صاحب کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے"۔

اس کے بعد آپؒ حضور میمن اور شادی زئی قوم کے ساتھ زندگی بھر اکٹھے رہے۔ آپ ان افغانوں کی کرڑیوں کے ساتھ سردیوں کے دوران افغانستان میں رہتے۔ اور سردیوں میں (ہندوستان میں)، یہاں ملک داماں کو تشریف لے آتے۔ اور جب سردیوں کے موسم ملک داماں پہنچ آتے، تو اپنے مرشد حضرت شاہ احمد سعید صاحبؒ کی خدمت میں دہلی ضرور حاضری دیتے اور زیارت فیض بشارت اور مزید توجہات شریفہ سے مشرف ہوتے۔ اور اسی طرح کرڑی، شادی زئی پٹھانوں کے ساتھ رحلة الشتّاء و الصّیف فرماتے رہے۔ اور سردیوں کے ایّام داماں میں۔ گرمیوں کا موسم افغانستان میں گذارتے رہے۔ اور مخلوقِ خدا کو اپنے فیوضات بلا نہایات سے رنگین اور مالا مال فرماتے رہے۔ جیسا کہ اپنے پیر و مرشد نے آپ کو قطبیت کی بشارت دی تھی۔ بعینہٖ اسی طرح آپ حضور کے درجات قرب اور مقامات ولایت اس قدر بلند تھے کہ خواجہ خضر علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام، آپ کے ہم نشین تھے۔ اور مدام۔ بلکہ جب بھی آپ کو کوئی ایسا مرحلہ مشکل پیش آیا، تو خواجہ

www.maktabah.org

خضر علیہ السلام آپ کی تسلّی اور مشورہ کے لیے حاضر ہو جاتے۔

فسبحانہ و تعالیٰ شانہ یعزّ
من یشاء و یصلہ الی مدارج
القرب والعزۃ واللّٰہ ذو الفضل
العظیمط

تمت الضمیمہ

www.maktabah.org

الفصل الثانی من الباب الاول

باب اوّل کی دوسری فصل

خانقاہات ثلاثہ کی تعمیر کے بیان میں

(اور خانقاہ کی تعریف)

جب حضور حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ دہلی سے اپنے وطن مالوف ولایت قندھار کی طرف مراجعت فرما ہوئے، تو آثار ولایت باکرامت کے ظہور راستہ میں ہی شروع ہو گئے اور مرجع خلائق بن گئے۔ خلائق کا انبوہ اور کثرت زائرین و ذاکرین حضور قدس سرہٗ کے پاس روحانی استفادہ کے لیے آتے تھے۔ ان عقیدت مندوں کی رہائش کے لیے ایک ایسی جگہ کا ہونا ضروری تھا۔ جہاں پر کہ زائرین اور مریدین وغیرہ وقت بے وقت قیام کر سکیں۔ ایسی جگہ کو اصطلاح تصوف میں خانقاہ کہتے ہیں۔

گویا، خانقاہ ایک ایسی چار دیواری کا نام ہے جس میں ذاکرین و درویشاں، اور طالبان خدا کی رہائش کے لیے چند حجرے ہوں اور عبادتِ الٰہیہ کے لیے ایک مسجد شریف اور صحبت شیخ کے لیے ایک تسبیح خانہ یعنے وہ خلوت خانہ کہ جس میں طالبانِ خدا آ کر ذکرِ الٰہی کی دولت سے سرفراز ہوں اور مرشد یا شیخ سے بیعت ہونے کی

www.maktabah.org

سعادت حاصل کرتے ہوں یا توجہاتِ باطنی لینے سے شرف یاب ہوتے ہوں، تو ایسے مجموعۂ مکانات کو خانقاہ کہتے ہیں۔ اور اس عمارت کی تعمیر شیخ وقت کے لیے بہت ضروری ہے۔

پہلی خانقاہ کی تعمیر

یہ خانقاہ افغانستان میں یعنی علاقۂ قندھار میں ناوۂ ترکیاں کے مقام پر مریدین اور مستفیدین نے آپ حضور قدس سرہٗ کو تیار کر دی۔ جس میں حضور نے کم و بیش سات آٹھ سال گذارے۔ مگر آپ حضور اس جگہ سے بالآخر یوں دل برداشتہ ہو گئے کہ یہ قوم ترکی جرائم پیشہ تھی۔ کوشش بلیغ کے باوجود جب یہ قوم اپنی جاہلانہ روش مثلاً، چوری، ڈکیتی وغیرہ جیسی عادات رذیلہ سے باز نہ آئی۔

تو انھوں نے کسی دوسری جگہ کو اپنی قیام گاہ بنانے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ تو آپ نے دوسری خانقاہ کی تعمیر کی طرف اپنی توجہ مبذول فرمائی۔

دوسری خانقاہ کی تعمیر

جب آں حضور کی اس کبیدہ خاطری اور دل برداشتگی کا علم علاقۂ غنڈان (مضافات قندھار) کے رئیس ملا عبدالحق صاحب کو ہوا تو رئیس موصوف نے ان کے دوسرے عزیز حاجی محمد صدیق نے بہ نہایت الحاح وزاری و بہ فراوانیٔ اشتیاق و خلوص حاضر ہو کر اپنے علاقہ غنڈان میں خانقاہ تیار کرنے کی اجازت چاہی۔

www.maktabah.org

آں حضور نے جب ان ہر دو کا بے حد اخلاص اور کمال شوق ملاحظہ فرمایا، توآپ نے ان کے اصرار بلانہایت کو دیکھتے ہوئے اجازت مرحمت فرمائی، تو چند ہی دنوں میں علاقۂ غنڈاں کے مقام و موضع لوڑگئی پر ان ہر دو صاحبان کی کوشش و ہمت سے ایک خانقاہ تیار ہوگئی۔ جس میں درویشان و طالبانِ راہِ حق و زائرین و مریدین کے قیام کرنے کے لیے سات آٹھ حجرے، اور ایک حویلیٔ حرم سرا، اور مزید پانچ چھ کمرے وغیرہ اہالیانِ متعلقہ خانہ کے لیے و مستورات ذاکرات کے لیے، اور لنگر خانہ و تسبیح خانہ کے لیے بنوائے۔ جب یہ خانقاہ بمعہ جملہ لوازمات مکمل ہوگئی، تو حضور حضرت حاجی صاحب قبلہ نے ۱۲۵۵ھ میں اس خانقاہ میں نزول اجلال فرمایا، اس لیے اس خانقاہ کا نام خانقاہ لوڑگئی مشہور ہوگیا۔

ضروری تعارف

ملکِ دامان یا علاقۂ دامان

اُس ٹکڑۂ ارض کا نام ہے جو کہ کوہِ سلیمان کے دامن میں واقع ہے۔ اس کا حدود اربعہ یہ ہے: شمالاً درہ گومل اور جنوباً درّہ بولان سے کچھ جنوب تک اور غرباً سلسلۂ حدود کوہ سلیمان ہے اور شرقاً حدود دریائے سندھ ہے۔

آں جناب حاجی صاحب کا دامنِ کوہ میں (یعنے علاقۂ دامان ملحقہ ڈیرہ اسماعیل خان) میں رونق افروز ہو کر یہاں کے لوگوں کو شرفیاب فرمانے کا اصل قصّہ یوں ہے کہ آپ حضور ہر سال سردیوں میں افغانستان سے قافلۂ قوم ناصر پٹھانوں کے ہمراہ اس علاقہ میں تشریف لے آتے۔ اور تا اختتام موسم سرما یہاں قیام پذیر رہتے۔ اور دورانِ قیام اپنے

www.maktabah.org

پیر و مرشد جناب شاہ احمد سعید صاحب قبلہ کے حضور دہلی میں بھی ضرور حاضر ہوتے۔
اجازت اور خلافت کے چند سال بعد جب **آپ** اپنے شیخ کی خدمت میں موجود
ہی بیٹھے تھے کہ قوم **ناصر پٹھان** میں سے **میمن قوم ناصر** بھی معہ اپنے چند اشخاص
کے حضرت قبلہ شاہ صاحب کی خدمت میں زیارت کے لیے حاضر ہوئے۔ اس **میمن مذکور**
نے رخصت کے وقت اپنے مرشد جناب شاہ صاحب کی خدمت میں عرض کی:
حضور! براہ نوازش اپنے خلفاء نامدار میں سے ایک **خلیفہ** ہم کو عنایت فرمائیں تاکہ
ہم لوگ بھی اس کے حلقہ میں بیٹھ کر **اللہ اللہ** کے ذکر کرنے کا طریقہ سیکھیں
ہم جان و مال سے اس کی خدمت کرنے میں دریغ نہ کریں گے۔ اور ان سے دین بھی
سیکھیں گے اور اس کی صحبت شریف میں بیٹھ کر فیض یاب بھی ہوں گے۔ چنانچہ حضور
حضرت شاہ صاحب قبلہ نے حضرت حاجی صاحب کی طرف
توجہ مبذول فرماتے ہوئے فرمایا: فقیر کا دل چاہتا ہے کہ **حاجی صاحب** آپ کو میں
ان ناصروں کا رفیق بناتا ہوں۔ آپ ان کی رفاقت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے منظور فرمائیں۔ اور
ان کو اپنی صحبت شریف میں بٹھا کر ان کو اپنی توجہات سے نوازیں۔ ان کو ذکر الٰہی جل شانہٗ
کی تلقین فرمائیں۔ اور اپنی ہمہ تن کوشش فرمائیں۔ تاکہ اللہ کریم ان سب **اہلِ قریہ اقوام**
میمن و شادی زئی کو آپ کی صحبت شریف کی بدولت دیندار اور پرہیزگار بنائے۔
کیا **آپ کو منظور** ہے؟ حضرت قبلہ حاجی صاحب نے اپنے پیر و مرشد قدس سرہٗ
کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کیا اور عرض کیا کہ جو حضور کا حکم ہے وہ اس فقیر کو منظور ہے۔
مگر آں جناب بھی فقیر کے لیے اور اس قوم کے لیے اپنی قلبی توجہات اور دعاؤں سے
مشرف فرماتے رہا کریں کہ اللہ کریم اول تو اس عاجز کو اپنے پیر و مرشد قلبی و روحی فداہٗ

www.maktabah.org

کے احکام بجالانے کی توفیق عنایت فرماوے۔ اور دوسرا اس قوم کو اوامر و مناہی کے بجالانے کی۔ اور عباداتِ الٰہیہ یعنے ذکر و فکر و مراقبہ کی توفیق عطا فرماوے کہ یہ سب کچھ حضور ہی کی دعاؤں اور غائبانہ توجہات شریف کی بدولت میسر ہو سکے گا۔ گویا کہ حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ نے اپنے پیرو مرشد کا حکم بجان و دل قبول فرمایا۔

اس کے بعد حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ نے میمن ناصر کا ہاتھ حضرت حاجی صاحب قبلہ کے ہاتھ میں دیا، اور فرمایا:

"میمن! حضرت حاجی صاحب تمھارے ساتھ ہیں، گویا فقیر تمھارے ساتھ ہے حضرت حاجی صاحب کا وجود اکسیر ہے جو تانبے کو سونا بناتا ہے۔ ان کو اچھی طرح سنبھال کر رکھنا۔ اور ان کے وجود مسعود کو اپنے لئے اور اپنی ساری قوم کے لیے غنیمت اور نعمت عظمیٰ سمجھنا۔ اور جس قدر ان کی خدمت کرو گے اور ان کی صحبت شریف میں رہو گے۔ اتنا فیض تم اور تمھاری قوم حاصل کرے گی۔ حاجی صاحب نہایت اچھے شخص ہیں ایک خلق خدا ان سے فیضیاب ہو گی۔ اور جو بھی حاجی صاحب کی صحبت شریف میں بیٹھا رہے گا۔ وہ ہرگز محروم نہ رہے گا۔ حاجی صاحب کو خداوندکریم نے کمالاتِ علیاء سے سرفراز فرمایا ہے۔ اور حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ روحہٗ کے مقامات اور انوارات سے ان کو رنگین فرمایا ہے۔ زہے نصیب اس شخص کے جو ان کی صحبت شریف میں بیٹھے گا۔ ؎

آہن چون بپارس آشنا شد
آنہم بصورت طلا شد

اس کے بعد حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ حضرت حاجی صاحب قبلہ اور میمن

www.maktabah.org

مُریداوراس کے رفقار کے ساتھ اپنی خانقاہ شریف سے باہر تک تشریف لے آئے۔ اور حضرت حاجی صاحب قبلہ کے لیے اور اس قافلہ ہمراہیاں کے لیے دیر تک دعا فرماتے رہے۔ اور دعا سے فارغ ہو کر پہلے حضرت حاجی صاحب سے بہت دیر تک بغل گیر ہو ہو کر رخصت فرمایا۔ اور پھر میمن اور ان کے سب رفقاء کے ساتھ بغل گیر ہو ہو کر رخصت فرمایا۔ اور اس طرح یہ قافلہ دہلی سے افغانستان کو روانہ ہوا۔

لفظ کڑی

کڑی ان چند گھروں کو کہتے ہیں، جو اپنے اتفاق سے اکٹھے ہو کر ایک جگہ رہا کرتے ہیں۔ اور ہر گھر کا کنبہ اپنے اپنے شامیانہ اور خیمہ میں علیحدہ رہتا ہے۔ اور یہ افراد کڑی تجارت کرتے ہیں۔ ہر کڑی کے افراد اکثر خانہ بدوش اور کوچیدہ رہتے ہیں۔ ان کی زندگی کا یہ معمول ہوتا ہے کہ موسم سرما میں افغانستان سے ہو کر یہاں پر کسی گرم یا معتدل مقام پر آکر ڈیرا ڈالتے ہیں۔ اور موسم گرما میں واپس افغانستان چلے آتے ہیں۔ ان پٹھان افراد کو پونده کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ پونده کے نام سے مشہور اور منسوب ہیں۔ لہٰذا ان چند ایک افراد کے گھرانوں کو کڑی پٹھانان کہا جاتا ہے۔

جب میمن ناصر کی معیت میں آپ قبلہ قدس سرہٗ بصورت ایک مختصر سے قافلے کے افغانستان پہنچے، تو میمن کی کڑی والوں نے پہلے پہل تو حضور کی اپنی قوم میں شادی کر دی۔ کیونکہ ان کو فکر تھی کہ اگر حضور متاہل نہ ہوئے۔ تو ہم کو چھوڑ کر کہیں اور نہ چلے جائیں۔ اس لیے سب کام سے پہلے آپ کی شادی کر دی۔ اور بعد میں

www.maktabah.org

حضور کے لیے پانچ چھ شامیانے بنوائے۔ یعنے ایک نماز باجماعت پڑھنے کے لیے دوسرا آپ کے گھر کے لیے، تیسرا آنحضور کے خلوت خانہ کے لیے اور دو تین شامیانے مزید حاجی صاحب قبلہ کے زائرین اور واردین کے لیے۔ اور درویشان اور طالبانِ حق کے لیے تاکہ جو بھی آئے۔ اس کی رہائش کے لیے آسانی ہو۔ اس کے بعد گویا حضرت حاجی صاحب قبلہ اس کڑی کا حصہ بن گئے۔ اور اس کڑی کے لوگ بھی گرمیوں اور سردیوں میں آنحضور کے ساتھ اکٹھے رہتے۔ گرمیوں کے موسم میں حضور کی خانقاہ لوڑ گئی، بمصافات قندھار پُربہار رہتے۔ اور سردیوں کے موسم میں علاقہ دامان پر موضع چودھواں میں شہر مذکور سے جانب غرب کوہ سلیمان کے نیچے دامن میں آں حضور اپنے شامیانے لگاتے۔ اور چھ سات ماہ بمعہ افراد کڑی کے یہاں رونق افروز رہتے۔ گویا یہاں کی رہائش آں حضور کی ایک عارضی خانقاہ بن جاتی اور مخلوق خدا فیضیاب ہوتی رہتی۔

آنحضور قدس سرہٗ جب افغانستان سے کوچ کر کے یہاں علاقہ دامان میں تشریف لاتے۔ تو یہ اہل قریہ یعنی کڑی شادی زئی، میمن وغیرہ سب آپ قبلہ کے ساتھ آتے تھے، کیونکہ چند لوگ پہلے بیعت ہو چکے تھے۔ "اور چند ایک لوگ جن کو کہ جناب شاہ صاحب قبلہ نے حضرت حاجی صاحب کے سپرد فرمایا تھا" یہ لوگ بھی دوبارہ بیعت کر چکنے کے بعد ہر وقت آنحضور کے ساتھ رہتے۔ اور بڑی باقاعدگی کے ساتھ حلقہ و نماز اور ذکر مراقبہ اکٹھا ادا کر کے مستفید و مستفیض ہوتے۔ علاوہ ازیں بدوران سفر از افغانستان تا ایں علاقہ دامان ہر پڑاؤ پر ارد گرد کے لوگ گروہ در گروہ جمع ہو کر بیعت ہوتے۔ اور دعائیں کراتے اور فیض یاب ہوتے۔

www.maktabah.org

لہٰذا آنحضور قبلہ اس عارضی خانقاہ پر قیام کے دوران بغرض زیارت مبارکہ ہر سال اپنے پیرو مرشد حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ بمقام دہلی شریف چلے جاتے۔ اور جناب غوث صمدانی امام ربانی حضرت مجدد پاک منور الف ثانی قدس اللہ روحہٗ بمقام سرہند شریف چلے آتے۔ دونوں زیارتوں سے شرفیاب ہو کر واپس تشریف لاتے۔ ان عرصات سفر میں افغانستان کی سخت سردی اور برفباری کے ایام بھی گذر جاتے اور پھر آنحضور قبلہ کا واپس افغانستان کو تشریف لے جانے کا راستہ کوہ سلیمان میں سے براستہ ژاوہ اور غربی مغل کوٹ تھا۔ جو کہ کوہِ شین غر کے شمالی جانب واقع ہے۔ چونکہ ان پڑاؤں اور راستوں کے اردگرد کے عام لوگ بیعت ہو گئے تھے۔ علاوہ اس کے یہاں کے اکثر علماء کا ایک مجمع بھی داخل طریقہ ہو چکا تھا جن میں سے فاضل اجل مولوی محمد عادل صاحب قوم کاکڑ اور مولانا مولوی مُلّا قطار صاحب قوم شیرانی سرفہرست تھے۔

آنحضور قدس سرہٗ کا یہاں علاقہ دامان میں سردیوں کے دوران تشریف لانا باران رحمت کے مانند تھا۔ اس علاقہ کے کوہ و دمن صد رشک گلستان بن جاتے۔ ذکر و عرفان الٰہی جل شانہٗ کی بہاریں آجاتیں۔ کتنے خوش نصیب اور سعادت مند تھے۔ وہ لوگ جو آنحضرت قبلہ قدس سرہٗ کے فیضان روحانی سے السابقون الاوّلون کے مصداق بنے۔ اور جن کی وجہ سے علاقہ دامان اور متحدہ ہندوستان کا گوشہ گوشہ اور قریہ قریہ حلاوت ایمان و ایقان سے فیض یاب و بہرہ ور ہوا۔ اس وقت دین اسلام میں ایک نئی زندگی اور بہار تھی۔ اور مختلف اضلاع کے علاقوں والے ممتاز علماء کرام اور چیدہ چیدہ

www.maktabah.org

فضلاءِ عظام و دیگر ارباب علم و اخوند زادگان حلقۂ ارادت میں داخل ہو کر لذت یاب ہوئے۔ اور آنحضور قبلہ کی توجہات نظرات شریفہ کی بدولت یہ سب حضرات اعلیٰ مقامات اور معارف حضرت مجدد پاک الف ثانی قدس سرہٗ السامی پر فائز ہو کر اسرار باطن و فیوضات الٰہیہ عزوجل کے مخزن بن گئے۔ اور ہر ایک خلعت خلافت سے اور اجازتِ ہشت سلاسل سے مشرف ہو کر فیاض جہاں بنا۔

اسماء گرامی خلفاء عظام

۱۔ جناب مولانا بالفضل اولانا مولوی فتح محمد صاحب سکنہ چودھوان

۲۔ جناب قاضی ملّا عبد الغفار صاحب سکنہ درابن

۳۔ جناب قاضی ملّا عبد الرحیم صاحب سکنہ درابن

۴۔ جناب مولوی ملّا ہیبت صاحب[ا] سکنہ ژوب قوم ہریپال

۵۔ جناب مولوی ملّا میر ملک صاحب سکنہ ژوب قوم شیرانی

۶۔ جناب مولوی ملّا محمد عادل صاحب سکنہ ژوب قوم کاکڑ

۷۔ جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سکنہ کڑی شموزئی قوم استرانی

۸۔ جناب قاضی و مولوی ملّا میر واعظ صاحب سکنہ بنوں

۹۔ جناب مولوی غلام حسن صاحب ملقب بہ میاں جی صاحب سکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خان

[ا]: ملا ہیبت صاحب مذکور سادات النسب تھے۔ اور کوہ سلیمان کے غرب میں کوہ شین غر کے رہنے والے تھے۔

www.maktabah.org

۱۰۔ جناب مولوی و حافظ محمد یار صاحب سکنہ پیلاں قوم اعوان

۱۱۔ جناب باباصاحب میاں احمد صاحب سکنہ انگہ ضلع سرگودھا قوم اعوان

۱۲۔ جناب قبلہ سید لعل شاہ صاحب سکنہ شہر وندہ شاہ بلاول قوم سید بخاری۔

علاوہ ازیں بہت سارے لوگ طریقہ شریفہ میں داخل ہو گئے۔ یہ اصحاب اور احباب و عام مریدان طریقہ شریفہ میں داخل ہو کر حضرت قبلہ حاجی صاحب قدس سرہٗ کے حلقۂ ذکر اور مراقبہ میں اور توجہات شریف و نسبت و مقامات کے حصول میں ایسے مشغول ہوتے کہ یہ سب حضرات آپؒ کی نظرات شریفہ کی بدولت اعلیٰ مقامات پر اور معارف حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ السامی پر فائز ہو کر اسرار باطنی اور فیوضاتِ الٰہیہ کے مخزن بن گئے اور ان میں سے اکثر خلعت خلافت اور اجازت طرق ہشت سلاسل (نقشبندیہ مجددیہؒ، قادریہ چشتیہؒ، سہروردیہؒ، شطاریہؒ، مداریہؒ، کبرویہؒ، قلندریہؒ) سے مشرف ہو کر فیاض جہاں بنے۔ اور اسی طرح جیسے جیسے حضورؒ والا کا فیض عام ہوتا گیا، توں توں لوگوں کا رجوع بڑھتا چلا گیا۔ اور فوج در فوج اکثر لوگ طریقہ شریفہ میں داخل ہوتے گئے۔ اور آں حضور والا کی توجہات شریف و حلقہ مبارک کی تاثیرات سے لوگ مدہوش و مستغرق رہنے لگے۔ اور اطراف و اکناف کے عام مسلمانان اکتساب و فیوضات باطنی کے سلسلہ میں اور دین حق سیکھنے کی غرض سے خدمتِ شریف میں حاضر ہونے لگے۔ جب مریدین کا سلسلہ بڑھنے لگا، اور ان کی کثرت حد سے بڑھ گئی تو انبوہ خلق کے آگے وہ شامیانے قلیل اور تنگ محسوس ہوئے۔

www.maktabah.org

تو آں حضور قدس سرہٗ کے موسم سرما کو گذارنے کے لیے علاقۂ داماں کے احباب کو حضور کے واسطے ایک خانقاہ بنانے کی ضرورت ہوئی۔ اور یہ احساس شدت پکڑ گیا کہ جو لوگ محض اللہ تعالےٰ کا نام سیکھنے کی خاطر آئیں۔ اور آنحضور قدس سرہٗ کی توجہات شریفہ سے مشرف ہونے کی خاطر حلقہ اور خدمت میں حاضر ہوویں، تو وہ لوگ آرام سے رہیں۔ اور فارغ البال ہو کر اللہ تعالےٰ کا نام مبارک سیکھ سکیں۔ اور سکون قلب حاصل کر سکیں۔

www.maktabah.org

ذکر بنائے خانقاہ شریف نمبر۳

خانقاہ عرش اشتباہ موسیٰ زئی شریف

چونکہ پہلے ذکر آچکا ہے کہ آنحضور قبلہ حاجی صاحب قدس سرہٗ موسم سرما گذارنے کے لیے شہر چودھواں کے غرب میں پہاڑ کے دامن میں (علاقہ دامان) اپنی کڑی قوم شادی زئی کے ساتھ شامیانوں میں رہتے تھے۔ جب کثرت اور انبوہ خلائق کے سبب گذارہ تنگ ہوگیا، تو نزدیکی ساکنان عالمانؒ قاضیان وخوانین کو جو داخل سلسلہ اور طریقہ ہو گئے تھے، ایک خانقاہ بنانے کا دل میں خیال پیدا ہوا۔

چودھواں شہر کی دو بڑی شخصیتوں خان غلام نبی خان صاحب اور قاضی شہر مولانا مولوی فتح محمد صاحب نے آپس میں ایک دوسرے سے اپنے دلی ارادہ کا اظہار کیا۔ اور صلاح کی کہ شہر چودھواں میں حضور حاجی صاحب کے لیے ایک خانقاہ بنائیں اور کلاچی کے بڑے خان نورنگ خان گنڈہ پور کا ارادہ تھا کہ کلاچی میں آنحضور قبلہ کے لیے ایک خانقاہ بنائیں گے۔ مگر یہ نصیبہ ازلی ہوتا ہے کہ جس کے حصہ میں

www.maktabah.org

کوئی سعادت آتی ہے ، اللہ کریم اس کو نیک کام سونپتا ہے ۔

چنانچہ ان ہر سہ صاحبان سے پہلے (یعنی نورنگ خان صاحب گنڈہ پور سکنہ کلاچی اور غلام نبی خان صاحب و جناب مولوی فتح محمد صاحب سکنائے شہر بچودھواں) خان میر عالم خان قوم تاجوخیل نے باہیما، وسعی جناب قاضی صاحبان ساکنان درابن قاضی عبد الغفار صاحب اور قاضی عبد الرحیم صاحب شہر موسیٰ زئی شریف میں ایک خانقاہ بنانا شروع ہی کر دی۔ یہ ایام موسم گرما کے تھے۔ اور آں حضور قبلہ بمعہ جملہ درویشاں اور اہلِ خانہ و تمام افراد کڑی قوم شادی زئی افغانستان کو تشریف لے گئے تھے۔ اور جب حضرت قبلہ قدس سرہٗ موسم خریف میں بمعہ کڑی افغاناں واپس افغانستان سے علاقہ دامان کو تشریف آوری فرما رہے تھے تو آنحضور قبلہ کی آمد آمد سے پہلے ہی خانصاحب میر عالم خان رئیس قوم میانخیل نے مسلسل محنت اور مشقت کر کے موسم گرما کے ختم ہونے سے پہلے ، خانقاہ تیار کر ہی لی تھی۔ اور یہ خانقاہ شریف مندرجہ ذیل تفصیل کی صورت میں مکمل ہو گئی تھی:

١ - وسیع اور کشادہ چار دیواری اور درمیان میں ایک بڑا دروازہ ۔

٢ - دو عدد بڑے کشادہ کمرے برائے رہائش حرم محترم بمعہ حویلی ۔

٣ - ایک کشادہ دالان (کمرہ ہوادار) برائے خواتین پردہ نشین

٤ - ایک تسبیح خانہ شریف برائے محفل ختم و حلقہ شریف

٥ - ایک مسجد شریف فراخ جس میں چار پانچ صفیں بڑی نمازیوں کی آسودگی سے سما سکیں۔

٦ - تین عدد کمرے برائے خاص و عام طالبانِ خداوند تعالیٰ کی

www.maktabah.org

رہائش کے لیے۔

۷۔ دو۲ عدد بڑے کمرے برائے رہائش خاص خلفاء و علماء

۸۔ ایک اصطبل برائے اسپان

۹۔ ایک عدد کمرہ برائے گھاس و بھوسہ وغیرہ

۱۰۔ ایک عدد کمرہ فالتو مگر نہایت ہی صاف اور ستھرا۔ ضرورت خاص کے لیے۔

تلک عشرۃ کاملۃ

سبحان اللہ و بحمدہٖ سبحان اللہ العظیم و بحمدہٖ

کہ اس خانقاہ شریف کی تعمیر خداوند کریم نے خان صاحب میر عالم خان صاحب رئیس اعظم موسیٰ زئی شریف کے حصہ میں اپنے قلم تقدیر سے لکھی تھی ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اس خانقاہ شریف کے سن تعمیر میں اگرچہ کچھ اختلاف ہے مگر حقیقت میں مختلف روایات حضرت قدس سرہٗ کو اکٹھا کرنے سے جو آخر نتیجہ سن تعمیر معلوم ہوتا ہے وہ ۱۲۶۶ھ ہے۔

www.maktabah.org

ناگزیر تحریر

جب متحدہ ہند میں ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۸۵۷ء میں ملت اسلامیہ نے غیرت ایمانی اور حمیت اسلامی کی بنا پر غیر ملکی کفار انگریز کے تسلط اور استیلاء کے خلاف جنگ آزادی مجاہدانہ اور سرفروشانہ جذبہ سے لڑی۔

تو اس میں حضور حضرت حاجی صاحب کے پیر و مرشد جناب حضرت شاہ احمد سعید صاحب دہلوی قبلہ قدس سرہٗ کی ملّی خدمات سرفہرست تھیں۔ منجملہ ان میں سے فتویٰ جہاد کا دینا، اور اس پر سب سے پہلے اپنے دستخط ثبت فرمانا، پھر یہ کہ سب سے پہلے یہ تصدیق کرنا، کہ شرعی نقطۂ نظر سے یہ ٹھیک جہاد اسلامی ہے۔ یہ جرأت مندانہ اقدام سب سے پہلے حضرت شاہ صاحب کے حصہ میں آیا۔ حالانکہ اس وقت مقبوضہ اور نئے غلام ہندوستان میں یہ حضور شاہ صاحب کا کام گویا ایک قسم سے اپنی جان پر کھیل جانے کے مترادف تھا۔

آپؒ کا یہ تاریخی امتیاز تھا کہ دستخط کرنے والوں میں سب سے پہلے آنجناب ہی نے دستخط فرمائے پھر دوسرے علماء کرام نے دستخط فرمائے۔" اس تاریخی جہاد میں آپ قدس اللہ روحہٗ کی یہ مساعیٔ جمیلہ ایک تاریخی حقیقت ہے۔ لیکن جس کو کچھ خود غرض اور پردہ فگن مؤرخین نے تاریخی کتابوں میں، جو انھوں نے جہادِ آزادی پر لکھیں ہیں آنحضورؒ کا نام تک بھی نہیں لیا۔ لیکن واضح کیا جاتا ہے کہ اس تاریخی خیانت کا پردہ چاک کر دوں۔ اس لیے یہاں پر یہ اظہار کیا جاتا ہے کہ اس

www.maktabah.org

کتاب کو پڑھنے والوں پر بخوبی عیاں ہو جاوے کہ ہمارے حضرات مجددیہ قدس اللہ ارواحہم نے کس قدر تکلیفیں اور مصیبتیں اٹھا کر دین مبارک کی خدمت کی ہے۔ اور کس درجہ تک سلسلۂ رشد و ہدایت کو قائم اور برقرار رکھا۔

تو اس مسلح جہاد اور جنگ آزادی میں ناکامی کے بعد برصغیر کے مسلمانوں پر جو آفت ٹوٹی وہ عروس البلاد بغداد کی بربادی سے کچھ کم تو نہ تھی۔ فرق صرف یہ ہے کہ تاریخ دہلی کو کوئی سعدی شیرازیؒ نہ ملا۔ جو ہندوستان کی اس جنگ آزادی کا مرثیہ لکھتا۔ اور جب انگریزوں نے اپنا تسلط جمالیا، تو انگریزوں کے اولیں ہدف ہمارے حضرت شاہ صاحب قبلہ قدس سرہٗ بنے۔

ان ایام میں یعنے جنگ آزادی میں ناکامی کے بعد آپ قدس اللہ روحہٗ نے دہلی ہی میں قیام فرمایا۔ چار ماہ کے بعد اپنی خانقاہ شریف (موسومہ بہ خانقاہ حضرت شاہ غلام علی شاہ صاحبؒ) کو چھوڑ کر حرمین شریفین زادہما اللہ تکریماً و تعظیماً، کو ہجرت فرمائی۔

www.maktabah.org

حضرت حاجی صاحب قبلہؒ کے پیر و مرشد
حضرت شاہ احمد سعید دہلوی ثم مدنی کی
داستان ہجرت شریف بسوئے

حرمین شریفین

معاملہ کچھ عجیب طرح کا ہوا کہ جب بوقت عصر کسی اپنے ہمدرد اور خیر خواہ نے حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ کو یہ خبر دی کہ آج حکومت انگریز نے آپ کا حکم گرفتاری صادر کیا ہے اور علاوہ اس کے آپ کی خانقاہ اور آپ کے جملہ مکانات ضبط ہو جائیں گے۔ اور رات کے بارہ۱۲ بجے آپ کے گرد انگریزی سپاہ کا محاصرہ ہو جائے گا، اور آپ محصور ہو جائیں گے۔ پھر آپؒ اور آپ کا جملہ اہلِ خانہ پکڑا جائے گا۔ آپ مہربانی فرما کر اپنی اور اپنے اہلِ خانہ کی رہائی کا انتظام فرمائیں۔ تو آں جناب نے بمجرد اس خبر کے سننے کے بمشیت ایزدی جل شانہٗ، وقت مذکورہ سے پہلے خانقاہ شریف کو چھوڑ دینے کا منصوبہ بنایا تا وقتیکہ آپ پر انگریزی سپاہ کے رسالہ اور گارڈ کا محاصرہ ہو۔

چنانچہ آنحضور قدس سرہٗ بوقت عشا بعد از نماز بمعہ جملہ درویشاں کرام اور صاحبزادگان عالی مقام اور خلفاء عظام و اہل خانہ کے رات کے اندھیرے میں **توکلاً علیٰ اللہ تعالیٰ** اپنی خانقاہ دہلی شریف سے کوچ فرما ہوئے۔ (بحوالہ کتاب مقامات احمد سعیدیہ) جو افراد متعلقین آنحضور قدس سرہٗ کے اہل خانہ کے علاوہ تھے وہ تقریباً ایک سو تھے۔ یہ سب قافلہ دہلی سے اندھیرے کے اندر نکل پڑا۔ اور وہاں سے

www.maktabah.org

اور وہاں سے عازم موسیٰ زئی شریف ہوا۔ تاکہ آنحضور قبلہ اپنے خلیفہ اجل و اکمل حضرت حاجی صاحب مولانا حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری قدس اللہ سرہٗ وافاضنا اللہ فتوحہٗ کے پاس پہنچ کر اور چند روز وہاں پر قیام فرمائیں۔ اور پھر اگلے سفر کا یعنے حرمین شریفین کو تشریف لے جانے کا مکمل منصوبہ بنائیں۔

پس اس مبارک مقام یعنے خانقاہ حضرت شاہ غلام علی شاہ صاحب سے اندھیری رات میں یہ اللہ والوں کا مختصر سا قافلہ روانہ ہوا۔ یہ وہ مقام ہے جس میں ہزاروں لاکھوں تشنگانِ باطن نے اس سرچشمۂ فیض سے اپنے روح و قلب کو اور جسم و جاں کو انوار و مقامات حضرت مجدد پاک الف ثانی قدس اللہ روحہٗ سے رنگین بنا کر اپنی پیاس بجھائی تھی۔ کیسا اور کیا وہ وقت ہو گا کہ جب یہ سب خدا والے دہلی چھوڑ کر راہئ ملک داماں ہوئے ہوں گے۔

اور پھر منصوبہ یوں بنا کہ براستہ لاہور چلیں اور وہاں سے جھنگ اور خوشاب پھر وہاں سے ڈیرہ اسماعیل خاں پہنچیں۔ لہٰذا بے زاد و راحلہ یہ قافلہ مشتاقانِ دین و اسلام اور عاشقانِ بالیقین و ایمان توکل خداوند تعالےٰ کر کے لاہور جانے والی سڑک پر روانہ ہوا، اور ساری رات چلتا رہا۔ جب سپیدئ صبح اچھی طرح ہو چکی، تو ایک مناسب مقام راستہ پر آیا یہاں پر کچھ رہائشی مکانات موجود تھے اور ایک تالاب پانی کا بھی تھا۔ عموماً یہ مقام مسافروں کے پڑاؤ کے کام آتا تھا۔ یہ قافلۂ للّٰہی نماز فجر ادا کرنے کی غرض سے، اور وضو تازہ کرنے کے لیے اس تالاب پر فروکش ہوا۔

یہاں تک تو ابتدائی حال ہجرت کا بیان کیا گیا ہے۔

اُدھر انگریز سپاہ نے کیا کیا کہ جس نے ۱۲ بجے شب آنحضور قدس

www.maktabah.org

سرہٗ کے گرد محاصرہ کرنا تھا۔ اس کا بھی کچھ حال بیان کیا جاتا ہے۔

انگریزی سپاہ جب آئی تو خانقاہ مبارک (مشہور خانقاہ مظہریہؒ دہلی) کو بالکل خالی پایا، تو اس دستۂ فوج نے واپس جاکر اپنے بڑے افسر یعنے کمانڈر کو خبر کی خانقاہ تو بالکل خالی پڑی ہوئی ہے۔ اور سالم احاطۂ مکانات سنسان ہے۔ کوئی فرد بشر نظر نہیں آتا۔ اب کیا حکم ہے؟ چنانچہ انگریز افسر نے حکم دیا کہ ایک رسالہ افغانی جو کہ انگریزوں کا بڑا معتمد رسالہ تھا، اور جس کا رسالہ دار میجر خان بہادر نورنگ خان قوم گنڈہ پور تھا۔ اور یہ رسالہ کوئی ساٹھ سواروں پر مشتمل تھا۔ انگریز افسر نے ان کو حکم دیا کہ حضرت شاہ صاحب قبلہ کے تعاقب میں یہ رسالہ فوراً روانہ ہووے۔ اور جہاں بھی مطلوبہ شخصیتیں ان کو ملیں۔ یہ رسالہ ان کو پکڑ کر واپس لے آئے۔ لہٰذا یہ رسالہ معہ نورنگ خاں رسالدار رات ڈھلے آنحضور شاہ صاحب قبلہ قدس سرہٗ کے تعاقب میں پکڑنے کے لیے روانہ ہوا۔ جب یہ رسالہ تڑکے صبح کے وقت اس تالاب پر پہنچا، جہاں پر کہ مسافروں کے لیے رہائشی مکانات بنے ہوئے تھے۔ تو یہ ایسا وقت تھا کہ حضور حضرت شاہ صاحب قبلہ نماز پڑھ کر مراقبے میں مشغول تھے۔ اور جمیع خلفاء، و خدام وغیرہم آپؒ کے ساتھ مراقبے میں مشغول بلکہ خداوند کریم میں محو اور مستغرق تھے۔ اور قبلہ شاہ صاحب قدس سرہٗ کی توجہ شریف سے تمام درویشان عظام پر اس قدر محویت اور استغراق طاری تھا کہ ان سب کو انگریز سپاہ کے رسالہ کی آمد کا اور گھوڑوں کے سموں کی آواز تک کا پتہ نہ لگ سکا۔

نورنگ خان رسالدار نے معہ اپنے رسالے کے اس قافلہ کے اردگرد محاصرہ کرلیا چونکہ یہ مسلمان رسالہ تھا۔ اور رسالدار بھی مسلمان تھا۔ انھوں نے اپنی اسلامی حمیت کے

www.maktabah.org

سبب سے ایسی حالت میں جب کہ شاہ صاحب معہ تمام قافلۂ خدا پرست کے بصورت مراقبہ یادِ الٰہی جل شانہٗ میں مصروف تھے۔ ان پر ہاتھ ڈالنا اور ان کو پکڑنا مناسب نہ سمجھا۔ اور اس انتظار میں کھڑے رہے کہ حضرت قبلہ مراقبہ سے فارغ ہوں اور ہم ان کو پکڑیں۔ اچانک رسالدار میجر نورنگ خاں کے دل میں خداوند کریم نے یہ خیال ڈالا کہ شاید یہ حضرت شاہ صاحب وہ شاہ صاحب نہ ہوں، جو میرے مرشد و پیر حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری قدس سرہٗ کے پیر و مرشد ہیں، کیونکہ نورنگ خاں رسالدار جناب حاجی صاحب قبلہ کے مخلص مریدوں میں سے تھا۔ (جیسا کہ اس کا صفحات گذشتہ میں ذکر آچکا ہے۔ کہ یہ شخص اپنے مرشد کے لیے ایک خانقاہ شریف بنانے کا بھی ارادہ رکھتا تھا) تو بس اچانک اس خیالِ پاک کا نورنگ خان کے دل میں ظاہر ہونا ہی تھا کہ اس نے ان محاصرہ کرنے والے تمام گھڑسوار سپاہیوں سے پشتو میں پوچھا: اے میرے افغانی بھائیو! کچھ تم اس شاہ صاحب کے متعلق جانتے ہو کہ یہ کون شاہ صاحب ہیں۔ کیا۔ وہ تو نہیں؟ جو میرے مرشد حضرت حاجی دوست محمدؒ صاحب قندھاری قبلہ کے پیر ہیں۔ چنانچہ ایک سپاہی جو کہ شاید باخبر تھا۔ اس نے دور سے اور گھوڑے پر سواری کی حالت میں آواز دی اور بولا: رسالدار صاحب! یہ وہی حضرت شاہ صاحب ہیں۔ اور دہلی والے شاہ صاحب مشہور ہیں اور یہی حاجی دوست محمد صاحب قندھاری کے پیر و مرشد ہیں۔ بس اس سپاہی کا یہ کہنا ہی تھا کہ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کی برکتِ عصمت و وجاہت سے اور تائید غیبی سے نورنگ خان پر اس روز سے جذبہ طاری ہوا کہ نورنگ خان بے اختیار ہو کر گھوڑے سے نیچے آگرا۔ اور عالم محویت میں وہاں زمین پر تڑپنے لگا۔

www.maktabah.org

جونہی رسالدار میجر کو دیگر سپاہیوں نے تڑپتا دیکھا کہ میجر صاحب بے اختیاری کے عالم میں کبھی ادھر گرتا ہے اور کبھی دوسرے پہلو پر جا گرتا ہے۔ تو اس کی یہ لوٹ پوٹ حالت کو دیکھ کر سب سپاہی اپنے گھوڑوں سے اتر کر رسالدار کے پاس پہنچے۔ اور چند ایک سپاہیوں نے اپنے رسالدار صاحب کو قابو کیا اور تھامے رکھا۔ کچھ لحظہ نورنگ خاں بیہوش رہا اور اس پر محویت طاری رہی۔ جب کچھ وقت کے بعد یہ کیفیت ختم ہوئی۔ تو پھر نورنگ خان اپنے گھوڑے پر سوار نہ ہوا۔ اور جناب حضرت شاہ صاحب قبلہ کے ادب میں وہاں زمین پر ہی بیٹھا رہا۔ نورنگ خاں کو اپنے کپڑوں کا بھی خیال نہ رہا۔ جو کہ بوقتِ جذبہ مٹی میں خراب اور گرد آلود ہو چکے تھے۔ دوسری طرف یہ ہوا کہ جذبہ کی ہاؤ ہُو کے اثنا میں حضرت شاہ صاحب قدس اللہ روحہٗ بھی مراقبے سے بیدار ہو گئے۔

اور اپنے دیرینہ معمول کے مطابق بعد از اختتامِ مراقبہ دعا مانگی اور حضرت شاہ صاحب قبلہ نے دعا سے فارغ ہونے کے بعد جونہی اپنا رُخِ انور حلقۂ درویشاں کی طرف پھیرا۔ اور اپنے چہرہ مبارک کو چادر سے آشکار کیا، تو اتنے میں نورنگ خان رسالدار کی آنکھیں بھی حضرت شاہ صاحب قبلہ کی نگاہوں سے دوچار ہوئیں تو رسالدار نے بیٹھی ہوئی جگہ سے اٹھ کر حضور حضرت شاہ صاحب کی گود میں اپنا سر رکھ لیا۔ اور اس پر دوبارہ جذبہ طاری ہو گیا اور بہت دیر تک جناب شاہ صاحب کی گود میں تڑپتا رہا اور آں حضور رسالدار کو تھامے رہے۔ یہ حالتِ مجذوبی جس وقت ختم ہوئی اور رسالدار ہوش میں آئے تو فوراً حضرت شاہ صاحب قدس اللہ روحہٗ کے قدم بوس ہوئے۔ اسی صورت میں نورنگ خان رسالدار آنحضور کے آگے دیر تک ہچکیاں بھر کے روتا رہا اور دست بوسی

www.maktabah.org

بھی کرتا رہا۔ بالآخر جب اس کو مکمل سکون آیا، تو باادب ہو کر عرض کی، حضور قبلہ! آپ یہ فرمائیں کہ کیسے دہلی سے اکیلے ہو کر اس افراتفری کے عالم میں آپ نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ اور اب ارادہ مبارک کہاں جانے کا ہے تو حضرت شاہ صاحب قبلہ نے فرمایا؛ میں تو موسیٰ زئی جا رہا ہوں۔ اور اپنے بھائی صاحب حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کے خلیفے اکمل واجل حاجی دوست محمد صاحب قندھاری کے ہاں کچھ روز قیام کرنے کا ارادہ ہے۔

بیت — لذت فقر و فقیری بس ترا
باوجود سلطنت سرمایۂ دیگر مخواہ

قبلہ حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ کا یہ فرمان سنانا تھا کہ تیسری مرتبہ پھر رسالدار پر جذبی کیفیت اس زور سے طاری ہوئی کہ قصہ بیان ترجمانی سے قاصر ہے۔ آخر الامر مابین المرشد والمسترشد اس مرحلے سے گزرنے کے کافی دیر بعد رسالدار میجر مذکور نے ہوش آجانے کے بعد دست بستہ ہو کر اور بڑے مؤدب لہجے میں عرض کی کہ حضور! آپ کا اس زمانۂ شورش اور افراتفری کے دور میں اس طرح اکیلی صورت میں کسی سرکاری انتظام کے بغیر اس سفر پر جانا خطرہ سے خالی نہیں؛ جناب والا! مہربانی فرما کر اسی پڑاؤ پر تشریف فرما رہیں۔ اور بندہ بمعہ چند سواروں کے واپس دہلی جا کر آں حضور کے لیے باقاعدہ سرکاری پروانہ برائے انتظام راستہ اور بندوبست خرچ خوراک سرکاری کر کے واپس آج یا کل حضور کے پاس پہنچ جائے گا۔ یہ پڑاؤ آنحضور کے لیے بہتر جگہ ہے۔ اور رہائش کے لیے آسودہ مقام ہے، کیونکہ یہاں پانی کی بھی بہتات ہے اور کھلی فضا میسر ہے۔ اس لیے مہربانی فرما کر ایک دو دن بندہ کے واپس آنے تک یہاں

www.maktabah.org

قیام فرمائیں۔ رسالدار صاحب مذکور کی یہ رائے حضور حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ کو کو پسند آئی۔ اور آنحضور نے رسالدار صاحب کی انتظار میں دو دن اس پہلے ہی پڑاؤ پر قیام فرمایا۔ چنانچہ رسالدار معہ اپنے چند سپاہیوں کے واپس دہلی کو روانہ ہوا۔ اور وہاں پہنچ کر اس نے متعلقہ حکام سے آنحضور کے لیے رہداری، اور خرچ خوراک سرکاری کا پختہ پروانہ لے کر پھر معہ بیس تیس سوار مزید محافظین دستے کی صورت میں ہمراہ لاکر تیسرے روز واپس حضور کی خدمت میں آن پہنچا۔ اور پھر آنحضور کو دہلی سے لاہور آنے والی سڑک پر روانہ کر کے خود رخصت کا طالب ہوا۔ حضور حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ بمعہ دستہ محافظین سرکاری کے جب لاہور پہنچے، تو لاہور سے اپنے اجل و اکمل خلیفے حضرت خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری قدس سرہٗ کو مکتوب شریف بھیجا۔ (یہ مکتوب، کتاب موسومہ مکتوبات حضرت حاجی دوست محمدؐ صاحب قندھاری میں نمبر ۱۵۵ پر درج ہے۔) جس کا متن یہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی حاجی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ از فقیر احمد سعید بعد از سلام مسنون مطالعہ فرمائید۔ فقیر فردا بتاریخ دہم ربیع الثانی از لاہور بطرف ڈیرہ اسمٰعیل خان روانہ خواہم شد انشاء اللہ تعالےٰ تا شاہ پور گاڑیھا کردہ۔ لازم کہ پانزدہ شتر دوازدہ ازاں معہ کجاوہ و ۳ برائے اسباب بزودی بشاہ پور روانہ فرمایند۔ تا ازاں جا بر شتران سوار شدہ نیائیم باقی حالات عند الملاقات۔ واضح خواہد شد۔

والسّلام

www.maktabah.org

یہاں تک تو حال حضور حضرت شاہ صاحب قبلہ کے قافلے کا۔ زیر انتظامات سرکاری ازاں رسالدار صاحب نورنگ خاں گنڈہ پور۔ اس پڑاؤ مذکورہ سے لے کر لاہور تک پہنچنے کا تو آپ کو معلوم ہوگیا۔ اب آگے کچھ حال حضرت حاجی صاحب قبلہ قدس سرہٗ کا سنیں، کہ وہ دو یوم جناب حاجی صاحب قبلہ پر کیسے گذرے تھے (کہ جب اچانک حضور حضرت شاہ صاحب کو کسی ہمدرد و مخلص کے ذریعے خبر ملی تھی کہ آنجناب کو بحکم سرکار انگریز بارہ ۱۲ بجے رات محصور کر لیا جائے گا۔ اور تمام خانقاہ ضبط ہو جائے گی۔ یہ خبر سن کر قبلہ شاہ صاحب کا وقت معین سے پہلے پہلے معہ قافلہ خویش کے سفر ہجرت کے لیے نکل کھڑا ہونا۔ اور پھر پڑاؤ مذکورہ تک پہنچ جانا۔ اور یہاں پڑاؤ پر رسالہ سپاہیاں انگریز کا پہنچ آنا)، تو قبلہ حضرت حاجی صاحب کے آئینہ قلب پر یہ تمام حالات انعکاس پذیر ہو رہے تھے۔ لہٰذا ان دو ۲ دنوں میں حضرت حاجی صاحب قبلہ نے احباب و خدام کے ساتھ مکالمہ اور مصاحبہ ترک کر دیا۔ فجر کے ذکر اور مراقبہ کے بعد آپ مسجد سے باہر تشریف لاتے، تو سیدھے تسبیح خانہ میں داخل ہو کر اندر سے دروازہ کو بند کر کے اپنے روزانہ معمول کے برعکس تادیر وہاں تسبیح خانہ میں فروکش رہتے۔ گویا ایک خاموشی اور سکون نے آنجناب کو گھیر رکھا تھا۔ اور چہرۂ مبارک کا رنگ بالکل تغیّر پذیر ہو گیا تھا۔ بشاشت اور انبساط کی بجائے ایک گونہ پژمردگی اور پریشانی چہرہ اقدس پر چھائی ہوئی تھی۔ زائرین اور واردین کی خبر گیری نہ فرماتے۔ اور اپنے خلفاء عظام سے ہم کلام نہ ہوتے۔ تمام لواحقین آنجناب کا یہ حال دیکھ کر بے حد مغموم تھے۔ ساری خانقاہ پر ایک قسم کی سراسیمگی چھائی ہوئی تھی۔ حضرت حاجی صاحب قبلہ پر یہ حالت اس وقت تک قائم رہی جب تک آپ کے مرید رسالدار نورنگ خان گنڈہ پور نے

www.maktabah.org

اپنے آپ کو ربقہ غلامی میں پیش نہ کیا کیونکہ آنجناب حاجی صاحب قدس سرہٗ کو اپنے پیر و مرشد قبلہ شاہ صاحب کی تکلیف اور غربت کی حالت کا عکس مسلسل قلب شریف پر نظر آرہا تھا۔ جس کا برداشت کرنا آپ کے لیے بے حد مشکل اور باعث اضطراب تھا۔ دوسری طرف اپنے مرید کے دین و ایمان کا غم و خوف کہ وہ ایک بڑے امتحان میں پھنس گیا تھا کہ سرکار انگریزی کے حکم سے حضور شاہ صاحب قدس سرہٗ (جو اس کے پیر و مرشد کے شیخ و مربّی تھے) کے پکڑنے کے لیے بمعہ رسالۂ افغانی دہلی سے روانہ ہو چلا تھا۔ تو یہ دونوں حالتیں حضور حاجی صاحب قبلہ کے قلب شریف پر جب انعکاس پذیر تھیں۔ تو ایسے میں حضور کو سکون کہاں ملتا اور اطمینان کیسے میسر ہوتا۔ بس ایسی ہی حالت میں اچانک ایک وقت آنجناب حضرت حاجی صاحب قبلہ کی زبان درخشان سے تسبیح خانہ کے اندر اپنے خلفاء کرام و دراویش عظام اور زائرین عالی مقام کی موجودگی میں بزبان فارسی یہ کلام صادر ہوئی:

"کہ نورنگ خان بہ یک عمل جنتی شد"

یعنے نورنگ خان نے سرکار انگریزی کی نوکری میں رہ کر سرکار کی امداد کرتے ہوئے جو اپنا ایمان قبل ازیں ہار اتھا۔ وہ حضور حضرت شاہ صاحب قبلہ میرے پیر و مرشد کی خدمت کرنے پر واپس جیت لیا۔ اور اس کے بدلہ میں جنت کا بھی مستحق ہو گیا۔ اس کے بعد حضور حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ کا چہرۂ مبارک ہشاش بشاش ہو گیا۔ اور بسبب خوشی کے چہرہ مبارک چمکنے لگا۔ واضح ہو کہ جونہی مکتوب شریف منجانب حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ موسیٰ زئی شریف پہنچا۔ تو آنجناب قبلہ حاجی صاحب نے پندرہ اونٹ منجملہ بارہ اونٹ معہ کجاووں کے اور تین اونٹ مزید اسباب و سامان

www.maktabah.org

برداری کے واسطے حسب فرمان مبارک جناب شاہ صاحب قدس سرہٗ بمقام شاہ پور روانہ کر دیئے۔ اور خود آنحضرت قبلہ پیر و مرشد شاہ صاحب قدس سرہٗ کے قدوم میمنت لزوم کی انتظار میں ڈیرہ اسمٰعیل خان تشریف لے گئے۔ اور حضور حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ کی آمد تک معہ جملہ خلفائے کرام اور دراویش کرام اور بہت سارے زائرین خاص و عام کے ڈیرہ میں ٹھہرے رہے۔ ان اشخاص کی تعداد سینکڑوں میں تھی۔ جب حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ ڈیرہ میں اپنے حرم شریف اور صاحبزادگان عالی قدر و جملہ درویشان کرام و خلفاء خاص و عام کے ساتھ ڈیرہ میں تشریف لائے، تو حضرت حاجی صاحب قبلہ نے بصد احترام و احتشام موسیٰ زئی شریف تشریف لے چلنے کی بابت عرض کی۔ جس کی پذیرائی ہوئی۔ اور آنحضور شاہ صاحب قدس سرہٗ نے معہ جملہ قافلہ کے خانقاہ شریف موسیٰ زئی شریف تشریف لاکر خانقاہ موسیٰ زئی شریف کو شرفیاب فرمایا۔ حضور قبلہ حاجی صاحب قدس اللہ روحہٗ نے اپنے حرم محترم کو حرم سرائے سے نکال کر ایک علیحدہ خیمہ لگا کر اس میں ٹھہرایا۔ اور اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ کے حرم محترم اور صاحبزادگان کرام کو اپنے حرم سرا میں ٹھہرا کر آسودہ کیا۔

اور حضرت پیر و مرشد قبلہ شاہ صاحب کی آمد کی خبر سن کر حضرت حاجی صاحب کے اکثر مریدین افغانستان و کوہِ سلیمان اور علاقہ داماں و سرحد، بنوں، کوہاٹ و پشاور اور صوبہ پنجاب کے رہنے والے مریدین کا اس قدر ہجوم ہوا کرتا کہ روزانہ پندرہ بیس دُنبے اور ایک دو بیل ذبح ہو جایا کرتے تب جا کر لنگر شریف کا کام پورا ہوتا حضرت قبلہ شاہ صاحب قدس اللہ روحہٗ نے خانقاہ شریف موسیٰ زئی شریف میں کل اٹھارہ یوم قیام فرمایا۔ قبلہ حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ کا موسیٰ زئی شریف میں

www.maktabah.org

تشریف لاکر رونق افروز ہونے کے چند روز بعد حضرت حاجی صاحب قبلہ نے اپنی خانقاہ موسیٰ زئی شریف اور مبلغ چھ ہزار روپے نقد حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ کی خدمت میں نذرانہ و نیاز پیش کرتے ہوئے دست بستہ عرض کی "کہ حضور! براہ کرم یہ نذرانہ اور یہ خانقاہ شریف بمعہ اثاثہ منظور فرمائیں۔ اور یہاں خانقاہ شریف موسیٰ زئی شریف میں قیام فرمائیں۔ تاکہ ہم سب ساری عمر غلامی اور نیاز مندی میں بسر کریں۔ اور حضور کی توجہات شریفہ سے مزید اپنے باطن کو منور فرمائیں" جب حضرت حاجی صاحب قبلہ نے اپنی عرض گذاشت کو پورا کیا۔ تو حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ نے فرمایا کہ حاجی صاحب آپکی طیب خاطر اور طبیعت کی خوشی کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔

فقیر کو آں محب کا نذرانہ اور خانقاہ شریف دونوں منظور ہیں، لیکن یہ رقم تو آپ کی خاطر بطور ہدیہ قبول کرتا ہوں۔ مگر یہ خانقاہ شریف معہ خانقاہ شریف دہلی دونوں آں محب کو ہبہ کرتا ہوں۔ یہ دونوں خانقاہیں میری ہیں۔ اور آپ ان کے متولی ہیں۔ خاص کر خانقاہ شریف مظہریہ دہلی شریف والی کا انتظام بطریق احسن سرانجام دیں۔ کیونکہ وہی خانقاہ میری زندگانی کا ثمرہ ہے۔ آپ خود وہاں تشریف لے جاکر رہیں یا اپنے کسی معتمد علیہ خلیفہ صاحب کو وہاں بھیجیں کہ اس خانقاہ کا سارا کام معہ دو وقتکے حلقے اور ذکر و مراقبہ حسب معمول حضرات عظام اور خانقاہ شریف مظہریہ کی بوجہ احسن دیکھ بھال کرے۔ اور ساتھ ہی اپنے سارے مریدین ہند و سندھ و خراسان کو بھی آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ کہ جو بھی میرے مریدوں سے آپ کے پاس آئے آپ اس کو اپنی کامل توجہات سے مشرف فرما دیں۔ فقیر کی چونکہ

www.maktabah.org

مدت دراز سے حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً و کرامۃً کی خاک کو اپنا سرمہ چشم بنانے کی آرزو رہی ہے اور وہاں کا قیام بھی کہ بقیہ زندگی وہیں جا کر بسر کروں یہاں تک کہ موت بھی وہیں آجائے۔ اور جنت البقیع میں میری مزار بنے اب مشیّت ایزدی انشاء اللہ فقیر کے شامل حال ہو رہی ہے۔ اور فقیر کو یثرب و بطحا کی خاک پاک کو اپنا سرمۂ چشم بنانے کے لیے رحمتِ الٰہی جل شانہٗ کشاں کشاں لیے جا رہی ہے۔ حضور حضرت قبلہ شاہ صاحب قدس سرہٗ نے اس بابت اپنے دست مبارک سے یہ چند سطور وصیت نامہ کی صورت میں تحریر فرما کر حضرت حاجی صاحب قبلہ کے حوالے فرما دیں۔ جو بعینہٖ آئندہ صفحہ پر یہ سطور درج ہیں۔

قارئین کرام! حضور حضرت شاہ صاحب کے وصیت نامے اور تولیت نامے کو جو اپنے دستخط خاص سے لکھ کر اور مزین مہر فرما کر حضرت حاجی صاحب قبلہ کو دیا۔ ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

(جس کا متن بعینہٖ درج ذیل ہے۔)

آخری وصیت نامہ و تولیت نامہ ازاں قبلہ شاہ صاحب قدس سرہٗ (فارسی)

(فارسی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ افضل الحمد واجلہ واعلاہ کما یلیق

(اردو)

ساری صفتیں اور حمد اعلیٰ و اکمل اور اجل اللہ پاک و برتر کی ذات پاک کے شایان

www.maktabah.org

بجناب قدسہ تعالیٰ والصلوٰۃ والسلام علی سید الوریٰ کما ینبغی ویحری وعلی الہ التُّقی واصحابہ النّقیٰ۔ امابعد

باعث تحریر ایں سطور اینکہ از مدت آرزوے زیارت حرمین شریفین (زادھما اللہ شرفاً وکرامۃ) در دل بود، حالاً ارادۂ الٰہی سبحانہ، باآں منضم گردیدہ، ونیت طواف آنجا راسخ شد، و متوجہ آں حدود معہ اہل و عیال شدیم اللہ تعالیٰ از کرم خویش باآنجا برساند،

لہٰذا مرقوم میسازم بمریدان خود کہ در ہندوستان وخراسان سکونت میدارند، کہ بجائے من مقبول

ہیں اور اسی ذات پاک کے لیے خاص ہیں۔ اور اللہ پاک و برتر کی جناب عالی سے جملہ رحمتیں اور سلام اس کے محبوب پر نازل ہوں جو دونوں جہاں کے سردار ہیں اور اس کے آل واصحاب پر۔

بعد از حمد وصلوٰۃ، ان سطور کی تحریر کا باعث یہ ہے کہ دل مدت سے حرمین شریفین کی زیارت فیض بشارت کے لیے آرزومند رہتا تھا چنانچہ بمقتضائی ارادۂ الٰہی جل شانہ، اب فقیر نے بمعہ اہل وعیال اور سب بال بچوں کے اُن دیار شریفہ اور حدود مبارکہ پر پہنچ کر زیارت شریفہ سے مشرف ہونے کا مصمم ارادہ کرلیا ہے۔ اللہ کریم ورحیم بخیریت اُنھی دیار شریفہ کو بخیریت پہنچاتے۔

لہٰذا یہ سطور اس باب میں تحریر کی جاتیں ہیں کہ جس قدر میرے مرید ہند سندھ اور خراسان (موجودہ افغانستان) میں ہوں۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ

www.maktabah.org

بارگاہ احد حاجی دوست محمدؐ
صاحب کہ خلیفۂ من اند،
بجائے من دانند و توجہات
از ایشاں گرفتہ باشد۔ و
هو خليفتي ، يده
يدي ، و مقبوله مقبولي
فطوبى لمن اقتدى به،
فهو خليفتي على
الاطلاق ، باي يامركم
فعليكم بامتثاله
ولا يجوز العدول عن حكمه ؕ
اللهم اجعله هاديا و
مهديا. واهد به الناس
طرّ على سبيل الدوام و
الاستمرار وزد في عمره ورشده
وصلاحه وفلاحه يا رب
العلمين ؕ بجاه سيد المرسلين
وصلى الله عليه وسلم وعلى
اله واصحابه اجمعين۔

مقبول بارگاہ احد حاجی دوست محمد
صاحب کو میرے قائم مقام جانیں۔
اور ان سب کو لازم ہے کہ حاجی صاحب
موصوف سے باطنی توجہات حاصل کریں۔
یہ میرے خلیفہ ہیں اور ان کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے
اور ان کا منظور و مقبول، میرا منظور و مقبول
ہے۔ وہ میرے جانشین اور خلیفۂ
مطلق ہیں، جو بھی حکم فرمائیں، اس کو بجا
لائیں اور ان کے حکم کی خلاف ورزی
العیاذ باللہ سارے مشائخ سلسلہ
کی خلاف ورزی ہے۔
خداوند کریم محفوظ رکھے۔ اے میرے
مولا! اور میرے اللہ!! ان کو ہادی اور
ہدایت یافتہ بنا اور ان کو ہدایت کا
ذریعہ بنا۔ اور سب خلق اللہ کو بالدوام و
الاستمرار ان کے ذریعے ہدایت فرما۔ اور
ان کی عمر، رشد، صلاح اور فلاح میں زیادتی
مرحمت فرما۔
بطفیل سید الکونین رحمت اللعالمین درود

www.maktabah.org

ویرحم الله عبدًا قال امینا۔ والسلام اولاً وآخراً۔

آمین یا رب العلمین۔

وسلام ہوں۔ آپ پر اور آپ کے آل کرام اور اصحاب عظام پر اللہ کریم رحیم رحم فرما ان سب پر جو آمین کہیں والسلام اول و آخر۔

www.maktabah.org

حضرت شاہ صاحب قبلہ قدس سرہ نے حضرت حاجی صاحب قبلہ کو اپنی ضمنیّت کبریٰ سے بھی مخصوص فرمایا تھا۔ جیسا کہ اس اجازت نامے کے آخر میں حضور شاہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز نے بدیں الفاظ تحریر فرمایا ہے کہ ادخلتہ فی ضمنی کما ادخلنی شیخی و امامی و مرشدی الشاہ عبد اللہ المعروف بشاہ غلام علی شاہ صاحب دھلوی قدس اللہ تعالی روحہ وافاض علینا فتوحہ۔

فقط

حضرت شاہ صاحب نے اپنی خانقاہ اور تسبیح خانہ خاص اور محل سرائے واقع خانقاہ مظہریہ معہ جملہ مکانات متعلقہ خود حضرت حاجی صاحب قبلہ کے حوالہ فرما کر سپرد کیے۔ اور خود رخصت حرمین شریفین ہوئے۔ اس روز سے اس خانقاہ موسیٰ زئی شریف کا نام، خانقاہ احمدیہ سعیدیہ تجویز فرما کر رکھا گیا۔ سن بنار خانقاہ موسیٰ زئی شریف ۱۲۶۶ ہجری ہے۔ اور پھر اس کا صحیح نام اس وقت تجویز کیا گیا۔ جب حضرت صاحب قبلہ

www.maktabah.org

شاہ احمد سعید صاحب قدس اللہ سرہٗ کی جس سن میں ہجرت ہوئی۔ جو ۱۲۷۳ھ ہے۔
لہٰذا آج بھی خانقاہ موسیٰ زئی شریف کے تسبیح خانہ کے دروازہ کے اوپر والا کتبہ
سنگِ مرمر دیکھا جاوے تو اس پر یہی الفاظ کندہ (نقش شدہ) نظر آئیں گے۔

خانقاہ احمدیہ سعیدیہ

موسیٰ زئی شریف۔

۱۲۷۴۔۔۔۷۳ ہجری

بروایت مندرجہ کتاب مقامات احمدیہ سعیدیہ حضور حضرت شاہ صاحب
قدس سرہٗ کے لیے حضرت حاجی صاحب قبلہ نے کشتیوں کا انتظام فرمایا۔ اور پھر حضرت
شاہ صاحب قبلہ بذریعہ سواری کشتیوں کے بندرگاہ بمبئی پہنچے۔ اور وہاں سے بذریعہ
دخانی جہاز میں سمندر کے راستے راہی حرمین شریفین ہوئے۔ حضرت قبلہ حاجی صاحب نے
اپنے پیر و مرشد کی وصیت کے مطابق اپنے معتمد خلیفے اور اجل مجاز و نائب مناب حضرت
مولانا رحیم بخش اجمیری صاحب[1] کو دہلی شریف کی خانقاہ مظہریہ کی جانشینی اور
جاروب کشی سپرد فرمائی۔ اور ساتھ ہی زائرین اور واردین کی خدمت میں مخلصین
طالبانِ مولا عزّ وجلّ کو توجہ کرنے اور ذکر وقفہ حلقہ وغیرہ کا شغل بھی ان کے ذمہ فرمایا۔
چنانچہ حضرت مولانائے موصوف نے تادم واپسیں اس امتثال الامر شریف کو
نہایت خوبی اور باحسن طریقہ سرانجام فرمایا۔ یہاں تک کہ بہ ندائے حق یا ایتھا

---

[1] حضرت حاجی صاحب کے اجل خلیفہ میں سے ہیں اور ان کا تذکرہ تفصیلاً خلفاء کے ذکر جلیل میں ملاحظہ کریں۔

www.maktabah.org

النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضية مرضية۔ حضرت مولانا رحیم بخش صاحب اجمیری کا وصال شریف بھی ۱۲۸۳ھ میں وہیں دہلی میں ہوا۔ اور ان کا مزار مبارک (مزارات مبارکہ حضرات میرزا مظہر جانجاناں صاحب شہید قدس سرہٗ اور حضرت شاہ غلام علی شاہ صاحب قدس سرہٗ کے جنگلے کے باہر حضرت میرزا صاحبؒ کی پائنتی ہیں بنا۔ اور مولانا صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ حضور قبلہ میرزا صاحب قدس سرہٗ کے قدموں میں مدفون ہوئے۔

روح اللہ تعالیٰ روحہ وارواحھم وافاضنا اللہ تعالیٰ فتوحھم فقط خیر نمط

تمت الفصل الثانی بعونہٖ تعالیٰ

« ویلیہ الفصل الثالث »

www.maktabah.org

ضمیمہ فصل الاوّل

وفصل الثانی

خانقاہ شریف دہلی میں ایک سال ۲ ماہ پانچ دن قیام کے دوران حضور حضرت حاجی صاحب قبلہ نے اخذ طریقہ شریفہ کے بعد مقامات سلوک مجددیہؒ کے طے کرنے کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کتابیں بھی اپنے پیرو مرشد حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ سے پڑھیں۔ صحیح بخاری شریف، صحیح مسلم شریف، مؤطا امام مالک، ترمذی شریف مکتوبات امام ہمام حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ روحہ، کنز الہدایات انہار اربعہ اور ہدایت الطالبین۔

فصل اول میں قبل ازیں تحریر ہو چکا ہے کہ حضور حضرت حاجی صاحب نے بصرہ میں سات ماہ قیام کے زمانے حضرت مولانا محمد حسین صاحب دوسری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے صحاح ستّہ مکمل پڑھی۔ اور مولوی صاحب موصوف کے دورۂ حدیث میں شریک رہے۔ سندِ حدیث قاضی شہر شیخ محمد عمانی بصری سے حاصل کرنے کے بعد پھر شیخ محمد محدّث اورنگ آبادی سے بخاری شریف پڑھی۔ اور ۱۳ بارہ علمِ حدیث اپنے پیرو مرشد حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ سے مفصل پڑھا۔ حضرت شاہ احمد سعید

www.maktabah.org

صاحب قدس سرّہ العزیز، ہندوستان کے مسلّم مشاہیر محدثین میں شمار ہوتے تھے۔ اور متحدّہ ہند کے تمام علماء حدیث کی اسانید میں آں جناب والا کا نام نامی و اسم گرامی مذکور ہے۔ بالخصوص سلسلۂ سند شاہ ولی اللّٰہی میں مشاہیر مشائخ میں محبوب شمار ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے قبلہ شاہ صاحب جامع الشریعۃ والطریقۃ تھے۔

اور حضرت قبلہ حاجی صاحب قدس سرہٗ اپنے پیر و مرشد و مربی حضرت شاہ صاحب قبلہ کی جانب سے حَاجِیُ الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْن، مَقْبُوْلِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْن، جَامِعُ الْعِلْمَیْن کے القاب جمیلہ وجلیلہ سے مشرف ہوتے۔

فالحمد للہ اولاً و اٰخراً۔

www.maktabah.org

اظہارِ ضروری

مخفی نہ رہے کہ یہ کتاب جو آپ کے زیرِ نظر ہے، تو اس کا اوّلاً جب مسودہ ترتیب دیا گیا، تو میرے محترم مولوی محمد اسلم صاحب (علاقہ سون سکیسر ضلع سرگودھا) سلمہم ربہم کی ہمت اور کوشش سے یہ سب مواد اکٹھا ہوا۔ جنھوں نے اکثر ملفوظات انتخاباً کتاب فضائل الباری (فی مناقب و ملفوظات و مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری، قبلہ قدس سرہٗ) جس کو خلفاء اجل و اکمل مولانا حضرت محمد عادل صاحب اور مولانا حضرت رحیم بخش صاحب نے مرتب کیا تھا، سے لیئے۔ اور کچھ حالات کتاب "مقامات احمدیہ سعیدیہ" سے لیے۔ اس کتاب مقامات کو حضرت صاحبزادہ صاحب حافظ محمد مظہر صاحب خلف الرشید حضرت قبلہ شاہ احمد سعید صاحب قدس سرہٗ نے مرتب کیا تھا، ۔ تو فقیر نے اس مسودہ کتاب مذکورہ حاضرہ کو کمی بیشی کے ساتھ درست کر کے مکمل کیا۔ علاوہ ازیں جو جو حالات فقیر نے ازاں جناب حضرت مولانا حسین علی صاحب خلیفۂ اجل حضرات کبار قدس اللہ ارواحہم سے اور اپنے عم مکرم حضرت خواجہ محمد علاؤ الدین صاحب سے سماعاً

www.maktabah.org

سنتے تھے۔ اور وہ حالات محفوظ بہ حافظہ فقیر رہے ہیں۔ ان حالات کو بھی اس کتاب کے صفحات پر لایا گیا ہے۔

یہ کتاب آپ کے سامنے ہے۔ اور آپ کے زیر مطالعہ ہے۔ فجزا ناللہ سبحانہٗ احسن الجزاء وحسن الخاتمۃ بافضل الذکر

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ

فقط خیر نمط

www.maktabah.org

فیوضات پیر و مرشد حضرت شاہ احمد سعید صاحب قبلہ قدس سرہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

حضور قبلہ کلاں حضرت شاہ احمد سعید صاحب قدس اللہ روحہٗ ہجرت کی نیت فرما کر حرمین شریفین جانے کے لیے جب دہلی سے خانقاہ موسیٰ زئی شریف پہنچے، تو قبلہ شاہ صاحب قدس سرہٗ موسیٰ زئی شریف کی خانقاہ مبارک پر اٹھارہ ۱۸ روز رونق افروز رہے تھے۔ اس قیام کے دوران حضرت شاہ صاحب قبلہ قدس سرہٗ کی زبان فیض ترجمان سے جو جو فیض اور محبت بھرے ارشادات صادر ہوتے رہے اُن ارشادات اور کلمات مبارک کو حضرت مولانا رحیم بخش صاحب اجمیری اور حضرت مولانا محمد عادل صاحب قوم کاکڑ ژوبی قلمبند فرماتے رہے۔ مولانا صاحبان نے کتاب فضائل الباری میں ان ملفوظات مبارکہ کو فیض الجاری کے نام سے موسوم کیا ہے۔ لہٰذا چند ایک یہ محبت بھرے ارشادات جو منبع فیوضات و برکات ہیں درج ذیل ہیں۔ ملاحظہ فرمادیں۔

www.maktabah.org

فیض اوّل

حضرت مولانا رحیم بخش صاحب اجمیری فرماتے ہیں:

ایک روز ہمارے پیرومرشد حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ نے قیمتی قبائیں، بیش بہا لباس بطور نذرانہ جب حضرت کلاں قدس اللہ روحہ، کی خدمت میں پیش فرمائے، تو آں ذات والاصفات حضرت شاہ صاحب قبلہ کی زبان درفشاں سے یہ الفاظ نکلے:

"حاجی صاحب! اللہ تعالےٰ آپ کو جنتی لباس پہنائے گا۔"

فیض دویم

خلیفۂ خاص وشاگرد ارشد قبلہ حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ العزیز خود نقل فرماتے ہیں: آں حضرت فیض درجت میرے پیرومرشد قدس سرہٗ نے اس فقیر کو مخاطب کرکے فرمایا:

"ہمارا خاص ارادہ صرف حرمین شریفین جانے کا تھا لیکن محض آپ کی ملاقات کے لیے اس راستے سے آیا ہوں، کیونکہ آپ کی محبت مجھ پر بہت غالب ہے، جس کی وجہ سے یہ راستہ اختیار کیا ہے۔"

فیض سوئم

حضرت مولانا رحیم بخش اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت کلاں قدس اللہ روحہ، نے ہمارے پیرومرشد قبلہ حاجی صاحب قدس سرہٗ کو فرمایا:

www.maktabah.org

"حاجی صاحب! یہ زندگانی دنیا چند روزہ ہے۔ اور فقیر کی جدائی بھی چند روزہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ! چند دنوں کے بعد بہشت میں اکٹھے ہوں گے"

فیض چہارم

جناب حضرت ملّا عثمان جی (حضرت خواجہ و خلیفہ حاجی محمد عثمان صاحب قدس سرہٗ) و ملّا نظام الدین صاحب اور مولوی رحیم بخش صاحبان رحمۃ اللہ تعالے علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ حضرت کلاں جناب شاہ صاحب قدس اللہ روحہ نے ہمارے پیرومرشد قبلہ حاجی صاحب قدس سرہٗ کو فرمایا:

"حق تبارک و تعالے آپ سے راضی ہو۔ فقیر آپ سے راضی ہے"

اور ساتھ ہی ساتھ فرمایا:

"حدیث شریف علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل، کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح بنی اسرائیل میں انبیاء بہت گذرے ہیں۔ اسی طرح ہمارے حضور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی امت کے علماء سے مراد پیران طریقت ہیں، جو لوگوں کو اللہ پاک کی جانب بلاتے ہیں۔ اور اللہ اللہ اللہ سکھاتے ہیں۔ اور شریعت و سنت پر لوگوں کو کاربند رکھتے ہیں۔ تو واضح ہوا کہ جس پیر کے مرید زیادہ ہونگے وہ بنی اسرائیل کے نبی کے درجہ میں ہوگا۔ شکر ہے! اللہ پاک کا کہ آپ کی ذات عالی صفات سے طریقہ عالیہ نقشبندیہ، مجددیہ بکثرت شائع ہوا۔ اور آپ کے مرید بھی زیادہ ہیں۔

اللھم زد فزد ثم زد فزد۔"

www.maktabah.org

فیض پنجم

حضرت ملّا میر واعظ صاحبؒ (خلیفہ حضرت قبلہ حاجی صاحب قدس سرہٗ) نے فرمایا کہ قیام موسیٰ زئی شریف کے دوران جناب حضرت کلاں قبلہ شاہ صاحب قدس سرہٗ نے ایک روز فرمایا:

"حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ ان کی محبت فقیر کے ساتھ زیادہ ہے، لیکن فقیر کہتا ہے کہ میری محبت حاجی صاحب کی محبت سے زیادہ ہے۔ جو مجھ کو حرمین شریفین جانے کے لیے اس راستے پر لے آئی ہے۔"

فیض ششم

جناب ملّا نظام الدین صاحب اور مولوی رحیم بخش صاحب فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت کلاں قدس سرہٗ نے ہمارے پیرو مرشد حضرت حاجی صاحب قبلہ قدس سرہٗ کو فرمایا:

"حاجی صاحب! تم جہاں بھی بیٹھے رہو، میرے دل کے قریب ہو اور ہر وقت اور ہر زماں آپ کی جگہ میرے دل میں ہے۔ سبحان اللہ و بحمدہٖ سبحان اللہ العظیم و بحمدہٖ ط

فیض ہفتم

حضرت مولانا محمد عثمان جی اور مولانا رحیم بخش صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم

www.maktabah.org

فرماتے ہیں کہ حضرت کلاں قدس اللہ روحہٗ نے فرمایا:

"اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ" جو ارباب سلوک نے فرمایا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جب فقر کمال کو پہنچتا ہے، تو احتیاج ختم ہو جاتی ہے یعنی استغناعن الخلق بدرجہ کمال حاصل ہو جاتا ہے۔ اور فقیر کو کسی قسم کی احتیاجی نہیں رہتی، کیونکہ وہ متخلق بہ صفاتِ الٰہیہ عزّوجلّ ہو جاتا ہے۔ اور فقیر سالک جب ولآیت کبریٰ اور ولآیت علیا، طے کر لیتا ہے، تو اس کے قلب اور نفس بلکہ لطائف خمسہ عالم امر بالاکمال و التکمیل مزکّٰی و مصفّٰی ہو جاتے ہیں۔ تو اس وقت فقیر متخلق باخلاق الٰہیہ جلّ شانہٗ ہو جاتا ہے۔ اور صفات الٰہیہ جل شانہٗ میں فانی ہو کر بقار باللہ تعالیٰ کا درجہ حاصل کر لیتا ہے جیساکہ حدیث شریف میں تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ آیا ہے۔

فیض ہشتم

ملّا نظام الدین صاحب اور مولوی رحیم بخش صاحب سے منقول ہے کہ حضرت کلاں قدس سرہٗ نے فرمایا:

"مرید اپنے پیر و مرشد کو دوسرے تمام پیران عظام پر فوقیت دیوے۔ اگر پیر کے

www.maktabah.org

وصال کے بعد پیر کا اگر کوئی جانشین ہو تو اس کو بھی پیر جیسا ہی جانے — نیز فرمایا: —
اگر مرید کو اپنے پیر کے حق میں کوئی خطرہ (وسوسہ) پیش آئے، تو توبہ اور استغفار پڑھ کر اس خطرہ کو دفع کرلے۔ اگر اس حیلہ سے بھی مرید کا دل صاف نہ ہو تو اپنے پیر کی خدمت میں اپنے خطرے (ناگوار خیالات) کو پیش کرے۔ اور اگر پھر بھی دل صاف نہ ہو، تو اپنے شیخ سے تجدید بیعت کرکے اس سے توجہ حاصل کرے۔ تو اپنے شیخ کی توجہ مبارک سے انشاءاللہ تعالےٰ مرید کا دل صاف ہو جائے گا۔"

فیض نہم

حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب اور مولانا مولوی حضرت رحیم بخش صاحب نے فرمایا کہ حضرت کلاں قدس اللہ سرہ نے فرمایا:
"لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے (اس طریقہ نقشبندیہ مجددیہ) میں ریاضت اور مجاہدہ نہیں ہے۔ حالانکہ لوگوں کے ساتھ مشغول رہنا، اور لوگوں کی امداد کرنا۔ اور لوگوں کے ساتھ گھل مل کر رہنا۔ یہ ریاضت نہیں تو اور کیا ہے۔ اس سے سخت ریاضت اور کونسی ہو سکتی ہے — اس موقعہ پر حضرت حاجی صاحب قبلہ قدس سرہ نے عرض کی کہ حضور! بیماری کے سبب فقیر سے تو یہ ریاضت نہیں ہو سکتی، لیکن خواہش مند ضرور ہوں۔ تو حضرت کلاں قدس اللہ روحہ نے فرمایا: — "حاجی صاحب! آپ کو (اب ایسی) ریاضت کی ضرورت نہیں ہے کیا آپ اس منزل سے آگے گذر گئے ہیں۔

فیض دہم

بروایت حضرت مولانا رحیم بخش صاحب اجمیری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ۔ جب حضرت

www.maktabah.org

کلاں قدس اللہ روحہ، نے حضرت حاجی صاحب قبلہ قدس سرہٗ کو اجازت عامہ عطا فرمائی۔ اور دہلی شریف کی خانقاہ وغیرہ کا متولّی بھی بنایا۔ تو حضرت حاجی صاحب قبلہ نے حضرت کلاں قدس اللہ روحہ، کی خدمت میں بتاشے پیش کیئے اور تجدید بیعت بھی فرمائی۔ پھر عرض کی کہ حضور! فقیر تو آں جناب کے مریدوں کا بھی ادب کرتا ہے تو اب جب کہ آں حضور نے فقیر کو اجازت عامہ مرحمت فرمائی ہے تو حیران ہوں کہ اندریں صورت آں جناب کے مریدوں کو کس طرح توجہ دے سکوں گا۔ اور کہ فقیر اس قابل بھی نہیں؟ تو حضرت کلاں قدس اللہ روحہ، نے فرمایا:

"حاجی صاحب! اللہ پاک نے آپ کو اس لائق بنایا ہے تو تب ہی تو فقیر نے آپ کو اجازت عامہ دی ہے۔ اور پھر اب جب کہ فقیر آپ کو کہہ رہا ہے، تو آپ توجہ کیوں نہیں دیں گے، کیونکہ تعمیل امرِ شیخ ادب شیخ سے بالاتر ہے! اور اَلطَّرِیْقَۃُ کُلُّہٗ اَدَبٌ"

فیض یازدہم

براویت حضرت مولانا رحیم بخش صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ، حضرت کلاں قدس اللہ روحہ، نے حضرت حاجی صاحب قبلہ کو بوقت الوداع اور رخصت کے ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں فرمایا:

"ہمارے پیچھے یہ ختم شریف روزانہ پڑھا کرو: اول و آخر درود شریف ایک ایکسو بار اور درمیان میں یَا سَلَامُ ہزار بار" تاکہ اللہ کریم ہم کو حرمین شریفین — (زادھما اللہ شرفًا و کرامۃ) خیریت سے پہنچائے۔ اور سارا سفر بالخیر و

www.maktabah.org

السلامه انجام پائے ۔"

فیض دوازدہم

جناب ملّا عبدالحی نقل کرتے ہیں (رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ) کہ حضرت کلاں قدس اللہ روحہٗ جب خانقاہ موسےٰ زئی شریف میں رونق افروز تھے، تو ایک دن فرمانے لگے:

"یہ مکان نور سے بھرپور ہیں، کیونکہ ان کا مالک نور سے بھرپور ہے"۔ پھر ساتھ ہی فرمایا کہ "اب ہم سے توجہ لینے کی ان کو ضرورت نہیں ہے"۔

فیض سیزدہم

براویت جناب مولوی رحیم بخش صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ، کہ حضرت قبلہ پیر و مرشد جناب حاجی صاحب قدس سرہٗ نے ملّا سید نور اخوندزادہ کے ایک خواب کی تعبیر بیان کرنے کے بعد فرمایا: میں خود تو اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھتا۔ مگر میرے پیر و مرشد حضرت شاہ صاحب قدسنا اللہ تعالےٰ بسرہ الاقدس، جو نائب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ انھوں نے بندہ کو اپنا نائب مناب بنایا۔ اور اجازت عطا فرماکر روانہ فرمایا۔ خدا جانتا ہے کہ فقیر رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا نائب ہے۔ چاہے دشمنوں کا یہ حال ہے۔ مگر انشاء اللہ تعالےٰ فقیر کے سب دشمن دفع ہو جاویں گے۔ اس لیے کہ جب میں نے اپنے حضرت پیر و مرشد قبلہ کی خدمت میں اپنے مخالفین اور معاندین کا ذکر کیا، تو آپ فرمانے لگے "کہ اور بھی ہوں"۔ حضور کا مطلب، اس جملے سے یہ تھا کہ دشمن زیادہ بھی ہو جائیں تو کوئی خوف نہیں ہے۔

www.maktabah.org

ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست

(یعنی اللہ تعالےٰ مہربان ہے۔ اور اس کی مہربانی قائم ہے۔ پھر دشمن کچھ نہیں کرسکتا۔ اور دشمن کا کچھ خوف نہیں ہے۔)

(ختم ملفوظات شریفہ حضرت کلاں قدس اللہ سرّہٗ)

فقط

ختم ملفوظات شریف موسومہ ''الفیض الجاری''

www.maktabah.org

تیسری فصل

حضرت خواجہ حاجی صاحب قبلہ قدس سرّہٗ کے ملفوظات شریفہ

یعنی زبان مبارک سے نکلے ہوئے جواہر پارے

ملفوظ اوّل (۱)

سید طیب شاہ صاحب کو ارشاد فرمایا کہ اس طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں **خلوت** در انجمن ہے۔ اور بس۔ سید موصوف نے عرض کی کہ قبلہ! مجھے کھانا تھوڑا کھانے کا امر فرمائیں۔ فرمایا: یہ طریقہ کم خوردنی ارباب ریاضت اور مجاہدہ کا ہے۔ اس طریقہ انیقہ نقشبندیہ میں خوب پیٹ بھر کر کھاؤ۔ اور اسے ذکر اسم ذات مبارک سے ہضم کرو۔ یہ گوشہ نشینی کم خوروفی، ریاضت، مجاہدہ طریقہ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ شریفہ میں ضروری ہیں۔ اس طریقہ شریفہ نقشبندیہ میں شریعت کے مطابق عمل، اور بدعات ناپسندیدہ سے پرہیز اور اپنے مرشد سے رابطہ و محبت اور خدمت علی الدوام کرنی شرط اولین ہے، کیونکہ یہ طریقہ عالیہ حضرت سیدنا صدیق اکبر (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) سے شروع ہوتا ہے۔ جن کی شان میں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **ما فضل ابی بکر بکثرت الصوم ولا بکثرۃ الصلوۃ ولکن بشیٔ وُقِّرَ فی قلبہٖ** یعنے حضرت سیدنا ابی بکر الصدیق کی فضیلت تمام مسلمین پر اس لیے ہے کہ ان کو تصدیق قلبی اور رابطہ و محبت حضور رسول اللہ صلے اللہ

www.maktabah.org

علیہ والہٖ وسلم ان کے گہرائی قلب میں جاگزین تھی۔ جس سے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو افضل المؤمنین کا درجہ عطا ہوا۔

ملفوظ دوئم (۲)

فرمایا: "انسان عبارت انس سے ہے۔ محبت اور انس جس میں نہیں۔ وہ حیوان ہے، چونکہ انسان میں محبت اور انس فطرتاً ودیعت کی گئی ہے۔ اسی لیے تو اس کو انسان کہتے ہیں بمعنی انس کرنے والا۔" پھر فرمایا: "ہمارے طلباء تو بہت ہیں۔ مگر جو شہرت اور قبولیت ملا امان اللہ ہراتی کو حاصل ہوئی۔ اور کسی کو میسّر نہیں۔ طریقہ نقشبندیہ عجیب طریقہ ہے، کہ مریدوں کا کام بغیر صحبت شیخ غائبانہ توجہ سے بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ حق تعالے نے ہمیں قوی جذبہ سے نوازا ہے جیسا کہ انبیاء و مرسلین اور اولیاء کاملین کو نوازا ہے۔ (علیہم الصلوٰۃ والسلام رحمۃ اللہ تعالے علیہم اجمعین) لیکن کیا کیا جائے کہ معاندین کے عناد سے فقیر کا دل سرد ہو گیا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کو اس لیے نوح (نوحہ گر) کہتے ہیں کہ ان کو وعظ کرتے وقت لوگ مارتے۔ اور وہ نوحہ کرتے۔ یعنے فریاد کرتے یہانتک کہ جب وہ ایک وعظ میں بہت دل تنگ ہوئے تو بارگاہِ رب العزّت میں عرض کی کہ رب انی دعوت قومی لیلاً و نہاراً ط فلم یزدھم دعاءیٔ الا فراراً ط پھر ایک بار یہاں تک ان سے دل تنگ ہو کر دعا کی اور عرض کی:

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا ط

ترجمہ: (اے میرے رب! ایک بھی کافر روئے زمین پر نہ چھوڑ۔ سب کو

www.maktabah.org

ہلاک اور تباہ کر۔)

پھر ملّا عثمان غنی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: "خراسان (موجودہ افغانستان) سے واپسی پر اثنائے راہ میں حقائق و معارف کا میں نے ذکر کیا تو اخوند زادہ مذکور نے معیت اور اقربیت باری تعالےٰ جل شانہٗ کے متعلق مجھ سے استفسار کیا کہ کیا حق تعالےٰ کی معیت ہمارے ساتھ ثابت ہے۔ میں نے کہا کہ کیوں نہیں، اللہ تعالےٰ خود فرماتے ہیں کہ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ (یعنے ہم شہ رگ سے بھی ان کے زیادہ نزدیک ہیں) اور کہ عناصر اربعہ، پانی، آگ، ہوا اور مٹی۔ ان چاروں کی معیت ہمارے ساتھ ثابت ہے۔ نیز نفس اور عالم امر کے لطائف خمسہ کی معیّت بھی۔ مگر ہم ان کی معیت کو نہیں جانتے۔ اور روح جوان سب سے لطیف تر ہے، اس کی معیت کو ہم کس طرح پا سکتے ہیں۔ تو حق تعالےٰ کی ذات مبارک جو کہ بے چون و بے چگوں اور بے مثل و بے مثال ہے اور بے زمان و بے مکان ہے تو اسکے قرب و احاطہ اور معیت کا ہم کس طرح ادراک کر سکتے ہیں۔ یہ بیان سن کر اخوند زادہ موصوف بڑا فکر مند ہوا۔ اور اس بیان اور علم پر حیران ہو کر طریقہ شریفہ میں داخل ہو گیا۔

ملفوظ سوئم (۳)

بروز ہفتہ بعد از ختم شریف ملّا محمّد عادل صاحب نے عرض کی کہ میں فی الواقعہ دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص آگ کی سُرخ چنگاریاں میرے سامنے کھانے کے لیے رکھتا ہے۔ آپ نے فرمایا: "یہ عشق و محبت کی چنگاریاں ہیں۔ کیونکہ اَلْعِشْقُ جَمْرَةٌ وَالْمَحَبَّةُ نَارٌ یُحْرِقُ مَاسِوَاللہِ وَالذِّکْرُ حَرَارَةٌ۔

www.maktabah.org

ترجمہ: (عشق چنگاری ہے۔ اور محبت آگ ہے۔ جو ماسوا اللہ کو جلا دیتی ہے (اور ذکر میں گرمی ہے۔)

بعد ازیں ہو لوی شیر محمدؒ نے بیعت ثانی کے انکار کرنے والوں کا ذکر کیا تو اس ضمن میں آپ نے فرمایا: "اگر شیخ اول سے جذبات قویہ اور احوال معتبرہ کا اکتساب کر لیا ہے، تو دوسرے شیخ پکڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر شیخ سے یہ احوال حاصل نہیں ہوئے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر دوسرے شیخ کے پاس (جو شیخ اول سے زیادہ توجہات کامل رکھتا ہو۔ اور اس ملکہ کا مالک ہو، تو ضرور اس شیخ کے پاس چلا جائے اور اس سے اکتساب فیض کرے کیونکہ غرض تو شیخ پکڑنے سے فیضان کا حصول ہے۔ یہ منکرین بیعت ثانیہ اس مقدس طائفہ صوفیہ علیہ کے احوال و مقامات اور معارف سے ناواقف ہیں۔"

ملفوظ چہارم (۴)

بروز منگل جمادی الاول ۱۲۷۲ھ کو آپ نے فرمایا: "مالدار اپنے مال سے مغرور ہیں، لیکن جانتے نہیں کہ اس مال کو وہ اپنے ساتھ آخرت میں نہیں لے جاسکیں گے اور پھر اگر اس مال کی زکوٰۃ بھی ادا نہیں کی، تو اس مال سے آخرت میں اِن کے بدن داغے جائیں گے۔"

پھر اور فرمایا: "اگر مجھے امامت کے لیے کوئی لاکھ روپے بھی دے تو امامت کے لیے تنخواہ قبول نہ کروں گا۔ بلکہ محض رضائے مولا کے لیے امامت کروں گا۔ اور ہاں، فقیر کی اس بات سے یہ غرض نہ سمجھ لینا کہ فقیر مالدار ہو جائے گا، تو مالدار ہو جانے پر فقیر کو اُخروی ضرر لاحق ہونے کا خوف ہے۔ لیکن، ہمارے پیر و مرشد حضرت خواجہ عبید اللہ

www.maktabah.org

احرار رضی اللہ عنہ بڑے ہی مالدار تھے کہ ایک دفعہ بادشاہ وقت نے عرض کی، یا حضرۃ! ملک تو آپ ہی نے لے لیا ہے۔ میرے پاس تو باقی ایک تخت ہے، جس پر بیٹھتا ہوں وہ بھی آپ ہی لے لیں تاکہ ساری سلطنت آپ ہی کی ہو جائے۔

چنانچہ، باوجود اس قدر مالداری اور جلال و حشمت کے آپ کے ہاں ایک درویش جو چند سالوں سے پھٹا پرانا کپڑا سردیوں اور گرمیوں میں پہنے رکھتا۔ تو خواجہ صاحب قبلہ نے معمول کے موافق بہت سی مالی خیرات کرنے پر اس درویش کو کچھ بھی نہ دیا۔ حالانکہ یہ درویش حضور حضرت خواجہ صاحب کی خانقاہ کا مدّت سے درویش واقعی تھا، تو لوگوں نے اس بار حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں اس درویش کے حال زار کی یاد دہانی کرائی۔

تو حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا: "اس برہنہ درویش کے لیے مال زہر قاتل ہے فقیر اس لیے اس کو مال نہیں دیتا، حقیقت میں فقیر اپنے مال کو اس درویش سے نہیں بچاتا، بلکہ اس مال کے نقصان سے اس درویش کو بچاتا ہے۔ اگر فقیر اس کو مال کو دے دے تو یہ مال اس کو نقصان پہنچائے گا۔ حالانکہ فقیر کا یہ مال دوسروں کے لیے آب حیات ہے۔ اور اس فقیر کے لیے زہر ہے جیسا کہ مولانا روم صاحب فرماتے ہیں ؎

زہر ماراں مار را باشد حیات
نسبتش با دیگراں باشد ممات"

یہ بیان سنا کر آپ حضرت قبلہ نے فرمایا: "اسی لیے تو میں بقدر کفاف درویشاں کرام مقیم خانقاہ عالیہ کو دیتا ہوں۔ اگر زیادہ مال خیرات دوں، تو ان کے لیے باعث نقصان بن جائے گا۔

www.maktabah.org

ملفوظ پنجم (۵)

بروز جمعۃ المبارک ماہ جمادی الثانی ۱۲۷۲ھ بعد از عصر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اوامر اور مناہی اور احکام شرعیہ کا مقصد وحید یہ ہے کہ ان کے ذریعے اپنی انانیت کو چھوڑ کر شرعی احکام کے سامنے منقاد اور فرمانبردار ہو جائے۔ اور انسانیت کا وطیرہ اختیار کرے۔ قرآن کریم کا نزول اسی مقصد کے لیے ہوا ہے۔ مگر انانیّت سے رہائی پانا مشکل ترین امر ہے۔

ملفوظ ششم (۶)

بروز جمعہ جمادی الاول ۱۲۷۲ھ صبح کے حلقہ کے بعد آپ نے فرمایا: "آج کل لوگ دینی مقصد لے کر نہیں آتے، بلکہ دینی مقاصد کے ساتھ دنیاوی مقاصد بھی ملا دیتے ہیں، آج کے مسلمانوں کی بد افعالیوں سے اس زمانہ کے کفار بھی شرماتے ہیں۔ اگر لوگوں کے ساتھ بیٹھنا اٹھنا نہ رکھوں اور کھانا وغیرہ نہ دوں تو دینی فائدہ اور استفادہ دونوں ختم ہوتے ہیں۔ اور دینی خدمت موقوف ہو جاتی ہے اور حضرات کے طریقے سے پھر کوئی بھی مستفید نہیں ہو سکے گا۔ اگر اہل زمانہ کے ساتھ (دنیا داروں کے ساتھ) اٹھنا بیٹھنا ہی رکھوں، تو خدائے تعالے کی عبادت ختم ہوتی ہے۔ اور قریبی تعلقات اور کم ہمتی کی وجہ سے اور بے اعتنائی اور بے پرواہی کی وجہ سے یہ لوگ کوئی فائدہ حاصل نہیں کرتے۔ اور اگر طلبار پر، ادب سکھانے کی غرض سے، سختی کرتا ہوں۔ تو وہ بُرا ماننے لگ جاتے ہیں۔ حالانکہ فقیر کا مقصد واحد یہ ہے کہ یہ سب مؤدب بنیں۔ اور احکام شرعیہ کے منقاد اور پابند ہوں۔ حیران ہوں کہ پیری کا منصب اور مقصد تو بڑا عظیم ہے لیکن ہمیں

www.maktabah.org

بہت دشواری پیش ہے۔

ملفوظ ہفتم (۷)

آپ نے فرمایا: (قدس سرّہٗ) "بہت سے ناواقف مریدین یا زائرین استغراق میں یا خواب میں۔ زندہ یا مردہ پیر سے فائدہ حاصل کرنا یا فائدہ حاصل ہوتا دیکھتے ہیں مگر اس حال کو اپنے پیر و مرشد کا فیض نہیں جانتے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ ان سب واقعاتی نظاروں کو اپنے پیر سے خیال کرے، کیونکہ اولیائے کرام کے ارواح کبھی کبھی خود بخود مختلف اجساد میں متشکل ہو کر آتے ہیں۔ اور ان سے عجیب قسم کے کام ظہور پذیر ہوتے ہیں جس طرح کہ جنّات کی عادت ہے واضح ہو! کہ یہ تناسخ نہیں، بلکہ یہ لطائف کا متشکل ہونا ہوتا ہے۔ اور یہ کبھی عالم مثال میں ہوتا ہے۔ اور کبھی عالم شہادت میں بھی، جیسے کوئی شخص یہ کہے کہ میں نے فلاں بزرگ کو کعبہ شریف میں دیکھا ہے۔ اور دوسرا شخص یہ کہے کہ میں نے اس کو روم میں دیکھا ہے۔ حالانکہ نظر آنے والے بزرگ کو خبر تک بھی نہیں ہوتی"۔

ملفوظ ہشتم (۸)

آپ نے ارشاد فرمایا: "طریقت میں کتاب خوانی کی ضرورت نہیں۔ یہ محض فضلِ ربی جل شانہٗ ہے۔ کتاب خوانی سے تو محض بزرگوں کے حالات اور مقامات سے واقفیت حاصل ہو سکتی ہے، کیونکہ علم طریقت وہ لطف ربّانی ہے (جل شانہٗ) جو کہ سینہ بسینہ اپنے حضرات کرام سے منتقل ہوتا چلا آتا ہے۔ اور مولوی محمد عادل صاحب قوم کاکڑ کے چھوٹے بھائی کو تبرکات و عطیات عنایت فرما کر رخصت فرماتے ہوئے

www.maktabah.org

نصیحت فرمائی کہ علم دین حاصل کرنے میں کوشش کرو۔ آج کے صاحبزادوں کی طرح علم سے جاہل رہ کر اور بزرگوں کی نسبت سے محروم ہو کر محض تعویذوں کے ذریعہ اپنی پیری قائم رکھنا گناہِ عظیم ہے۔" پھر ارشاد فرمایا: "خدائے تعالےٰ نے اس فقیر کو اپنے حضرات غریب نوازان عالیشانان قدس اللہ ارواحہم کی برکات شریفہ سے ایسے حالات سے نوازا ہے کہ جب وہ حالت اس عاجز پر وارد ہو تو اسی حالت کے دوران ہندو، برہمن وغیرہ کافر کو توجہ کروں تو آناً فاناً زنّار توڑ کر مسلمان ہو جائے اور ساتھ ہی ساتھ مقامات طریقہ علیہ نقشبندیہ مجدّدیہ سے مشرف ہو کر اشاعت طریقہ شریفہ میں لگ جاوے۔ میں نے اپنی اس کیفیت کو اپنے حضرت پیر و مرشد قدس سرہٗ کی خدمت میں بیان کیا۔ تو آنحضور نے فرمایا کہ بالکل درست ہے۔ اور یہ حق تعالےٰ کا عطیہ ہے۔ فقیر یہ خود نمائی کے لیے ذکر نہیں کر رہا ہے۔ بلکہ تحدیثِ نعمت الٰہیہ جل شانہٗ کے طور ذکر کر رہا ہے۔

ملفوظ نہم (۹)

ملا عبد اللہ صاحب کے جواب میں ارشاد فرمایا: "کتنا سچا قول ہے: العشق نار یحرق ماسوا اللہ۔"

اس قول کے متعلق میں ارشاد فرمایا: "ریاضات اور اذکار حق سبحانہٗ و تعالےٰ طریقت کی آگ ہیں۔ اللہ کریم قادر ہے کہ وجود کو آلائش ماسوی اللہ سے پاک کر دے۔"

ملا موصوف نے عرض کی: حضور! مراقبہ میں زراعت کے مناظر اکثر دیکھتا ہوں آپ نے (قدس سرہٗ) اس کے جواب میں ارشاد فرمایا: "الدّنیا مزرعۃ الاخرۃ وارد ہے۔ لیکن زراعت کی ۲ دو قسمیں ہیں۔ زراعت ظاہری جو بدن کی قوت اور غذائیت

www.maktabah.org

کا ذریعہ ہے۔ اور دوسری زراعت باطنی ہے۔ جو آخرت کا زاد اور توشہ ہے۔ یہ زراعت ذکر اور اذکار ہیں۔ اور مجاہدے اور ریاضتیں ہیں۔

ملفوظ دہم (۱۰)

بروز جمعۃ المبارک جمادی الثانی بعد از حلقہ صبح میاں اللہ یار اخوند باڑنے عرض کی کہ حضور! بندہ کا تو یہ حال ہے کہ جہات ستّہ میں (یعنی نیچے اوپر، دائیں بائیں، آگے پیچھے گویا ہر طرف) حضور ہی کو دیکھتا ہوں تو اس کے جواب میں فرمایا کہ یہ **فنا فی الشیخ** کا مقام ہے اور یہ شعر زبان مبارک پر جاری ہوا ؎

در و دیوار چو آئینہ شد از کثرت شوق
ہر کجا مے نگرم روئے ترا مے بینم

اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا: "مجھے اپنے حضرات غریب نوازوں عالی شانان قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم الاقدس سے اس قدر زیادہ محبت ہے کہ اگر تمام حضرات انبیاء کرام اور اولیائے عظّام ایک جگہ اکٹھے ہوں اور میرے حضرات بھی وہاں تشریف فرما ہوں تو میں پہلے اپنے حضرت قبلہ کی قدم بوسی کروں گا، بعد ازیں باقی حضرات کی۔ اس کی وجہ یہ نہ ہوگی کہ میرے حضرت قبلہ کو باقی سب حضرات پر فضیلت ہے، بلکہ اس وجہ سے کہ مجھ کو ان سب حضرات کے فیوضات و برکات اپنے حضرت قبلہ قدس سرہٗ، قلبی و روحی فداہٗ کے ذریعے اور واسطے سے حاصل ہوئے ہیں۔" پھر ارشاد فرمایا: "حصولِ نسبت اور فیض میں اصل بنیاد اپنے شیخ سے رابطہ پر ہے۔ ذکر اذکار اور نوافل وغیرہ اور دیگر عبادات حصول نسبت کے دو مطلوبہ ذریعے ہیں۔ اور بس۔" اور پھر ارشاد فرمایا:

www.maktabah.org

"امی شخص (ناخوانده) طریقہ شریفہ کو خوب حاصل کر لیتا ہے، کیونکہ اس کا دماغ علمی اور عقلی دلائل کا حامل نہیں ہوتا جس کی وجہ سے اسے کوئی شک اور شبہ پیدا نہیں ہو سکتا، برخلاف ایک عالم کے کہ اس کو خطرے اور وسوسے زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔ جیسا کہ عارف رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس موقعہ پر کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎

پائے استدلالیاں چوبیں بود
پائے چوبیں سخت بے تمکین بود
گر بہ استدلال کارے دیں بُدے
فخر رازی رازدارے دیں بودے

اور منجملہ بے شمار حکمتوں کے ایک حکمت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اُمّی ہونے کی یہ بھی ہے۔ کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مروجہ طریقہ سے اکتسابی علم حاصل نہیں کیا۔

نیز سمجھنا چاہیئے کہ آں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کی وفات اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے تاکہ لوگ آں حضورؐ کے جملہ کمالات نبوت و رسالت کو والدین کی تہذیب اور تربیت کا رہینِ منت تصور نہ کریں۔ علاوہ ازیں مال و دولت بھی نہیں تھا۔

www.maktabah.org

کہ اس میں خطرات پڑ سکتے تھے۔ لہٰذا اپنے متعلق بھی ارشاد فرمایا کہ خدائے تعالےٰ نے میرے ساتھ بھی اپنے محبوب پاک جیسا رویہ اختیار فرمایا۔ کہ بچپن میں یتیمی اور فاقہ میرا مقدر بنی۔ اور شفقت والدین اور آسودگی معاش سے میں محروم رہا۔ اور ارشاد فرمایا: کہ گوہر مقصود کے حصول میں حسب ونسب بے کار ہے۔ محض حق تعالےٰ کا لطف وکرم درکار ہے۔ اور ارشاد فرمایا: میں اپنے آپ کو سب سے زیادہ گناہ گار جانتا ہوں اور اپنے حضرت قبلہ قدس سرہٗ کو سب سے افضل یقین کرتا ہوں۔ تم سب ارادتمندوں اور وفاکیشوں کا مجھ پر احسان عظیم ہے کہ میرے ہاں کئی کئی طرح کی تکلیفیں اٹھا کر آتے ہو۔ میرا تم صاحبان پر کچھ احسان نہیں۔

(جزاکم اللہ فی الدارین خیرا۔)

ملفوظ یازدہم (۱۱)

حضرت مولانا رحیم بخش صاحب اجمیریؒ فرماتے ہیں کہ ۲۹ جمادی الثانی ۱۲۷۲ھ کو حضور کے ایک خلیفے مولانا محمد عادل صاحبؒ کاکڑ کے ایک مرید نے حاضر خدمت ہو کر شکایت کی کہ اُن کو حلقے میں کوئی تاثیر معلوم نہیں ہوئی۔ فلہٰذا توجہ کا خواستگار ہوں بس وقت ہم چار عقیدت مند حاضر تھے:

(۱) مولانا میر واعظ

(۲) ملا قطب الدین صاحب

(۳) اور شخص مذکور

(۴) اور ایک یہ عاجز۔

www.maktabah.org

پھر حضور نے ارشاد فرمایا: تم چاروں مراقبہ معیّت کی نیت کر لو۔ میں تمھیں اس کی توجہ دیتا ہوں۔ چنانچہ ہم چاروں کو توجہ فرمائی، تو بے انتہا فیض جاری ہوا۔ ہم نے اپنے آپ کو انوار و تجلیات اور نورِ بے کیف و منزّہ میں ڈوبا ہوا پایا، بلکہ ساری کائنات کو بھی۔ ہم نے نہ تو اپنے وجود کا نام و نشان پایا۔ اور نہ کائنات کے کسی ذرّے کا۔ ایک نورِ منزّہ بے کیف تھا، جو جلوہ گر تھا۔ اور **وھو معکم اینما کنتم** اور **نحن اقرب الیہ من حبل الورید** کا ہر کہیں ظہور ہی ظہور تھا۔ سبحان اللہ۔ آپ قدس سرہٗ توجہ سے فارغ ہو کر بڑی تواضع اور انکساری سے فرمانے لگے کہ میں اپنے آپ کو نہایت حقیر اور ناچیز جانتا ہوں۔ اور فی الواقعہ اگر خاتمہ بالخیر ہو جائے تو نعمت خداوندی ہے۔ ورنہ کافروں سے بھی بدتر ہوں۔ اور فرمایا کہ حضرات خواجگان عالی شانؒ کے طریقہ علیہ میں یہ بات طے شدہ ہے کہ اگر سالک اپنے آپ کو ایک کتے سے بہتر جانتا ہے تو ان حضرات کے کمالات سے محروم رہتا ہے۔ ثبوت کے لیے ملاحظہ ہو: "مکتوبات شریف حضرت امام ربانیؒ"، مکتوب نمبر ۲۰۲، جلد اوّل۔

ملفوظ دوازدہم

ارشاد فرمایا: تفسیر عزیزی میں جذبہ کے متعلق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ بیان ہے کہ جب آپ نے اپنا سارا مال و متاع فی سبیل اللہ غزوہ تبوک ۹ھ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی محبت میں نثار اور قربان کر دیا۔ تو اونٹ کی ٹلس کا (اونٹ کے بالوں کا) بنا ہوا کپڑا زیب تن فرما کر بارگاہ رسالت پناہ میں حاضر ہوئے، اور بیٹھ گئے۔ اتنے میں جبرائیل علیہ السلام نے حاضر ہو کر سلام کیا۔ اور حق تعالیٰ کا

www.maktabah.org

پیغام پہنچایا کہ صدیق (رضی اللہ تعالٰی عنہ) سے پوچھیں کہ یہ (صدیقؓ) اس حال میں راضی ہیں ۔ یا گرانی محسوس کرتے ہیں ۔ یہ پیغام سن کر حضرت صدیق پر اہل وجد والی مستی طاری ہوئی۔ اور آپ مست ہو گئے ۔ اور بار بار ان کی زبان سے اسی مستی کی حالت میں نکلا : "اَنَا عَنْ رَّبِّیْ رَاضٍ ۔ اَنَا عَنْ رَّبِّیْ رَاضٍ ۔ اَنَا عَنْ رَّبِّیْ رَاضٍ"

کتاب فوائد الفؤاد کی ایک عبارت بیان فرمائی ۔ جو محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی علیہ الرحمۃ کے ملفوظات میں ہے کہ انھوں نے فرمایا : "حضرت صدیقؓ بوجہ دائمی محویت اور استغراق کے صرف تین چار حدیثیں [1] آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرما سکے ۔

---

[1] : امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تہذیب میں آپؓ کی مستند احادیث کی تعداد ۱۴۲ بیان فرمائی ہے اور علامہ سیوطیؒ نے اپنی تاریخ میں مختلف ماخذوں کے اشارے کے ساتھ ۱۰۴ تک کی تخریج کی ہے تاریخ الخلفاء صفحہ ۶۳ تا ۶۸ علمی توجیہ قلت روایت کی یہ بیان فرمائی ہے ۔ کہ یقول نووی سبب قلت روایتہ انہ تقدمت وفاتہ قبل انتشار الاحادیث ۔ علامہ سیوطی تعقبات میں فرماتے ہیں : ھذا ان ابابکر لم یترك شیئًا انزل فی الانصار ۔ وھذا اوّل دلیل علی کثرۃ محفوظ من السنۃ ۔ بلاشبہ آپ کی مرویات کی تعداد باعتبار آپ کی معیت دائمی کے واقعی کم ہے ۔ مگر اہلِ نظر اس کو استغراق و محویت اور احتیاط پر محمول کرتے ہیں ۔

www.maktabah.org

ملفوظ سیز دہم (۱۳)

مقامات احمدیہ سعیدیہؒ کا مسودہ مولانا معز الدین صاحبؒ نے پیش فرمایا۔ اور اس میں لفظ عدوان یا بدان کے الفاظ کو دیکھ کر ارشاد فرمایا "کسی شخص پر لفظ بد یا اس جیسا کوئی اور لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیئے کہ ایسا کرنا انسانیت کے احترام کے منافی ہے"۔

ملا یسین صاحب نے حزب البحر شریف کے کسی لفظ کے متعلق دریافت فرمایا۔ تو اس کو ارشاد فرمایا "مجھے اپنے حضرت کلاں قبلہ قدس سرہٗ نے کچھ ہدایات اس بارہ میں فرمائی تو تھی، مگر میں اس کا عامل نہیں ہوں۔ میرے حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے اس کی زکوٰۃ ادا فرمائی تھی۔ اور وہ اس کے عامل تھے۔ فقیر بھی اس کو پڑھتا ہے۔ مگر مزید کچھ نہیں جانتا۔ طریقت میں ہماری اتباع کرو۔ اور دوسرے وظائف کتابوں یا عاملوں سے حاصل کرو۔ اور مجھے تو اس کی ضرورت نہیں"۔

ملفوظ چہار دہم (۱۴)

مفتاح القلوب کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ ایک حالت رحمانی ہے۔ اور ایک حالت شیطانی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا "رحمانی حالت سے صفات حمیدہ مثلاً فقر، انس، بردباری اور تواضع وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور شیطانی حالت سے ناپسندیدہ صفات مثلاً فخر، عُجب، غرور، حسد اور ریا وغیرہ پیدا ہوتے ہیں"۔ پھر اسی کتاب کے حوالے سے حضرت جُنید بغدادی قدس سرہٗ کے اس قول کو بیان فرمایا کہ اگر تمام حضرات انبیاء علیہم الصلوٰت والتسلیمات کے مقامات اور کمالات بھی

www.maktabah.org

تجھ کو عطا ہو جائیں، تو راضی نہ ہونا۔" پھر ارشاد فرمایا: "بندہ کو ادب درکار ہے۔ لہٰذا عاجزی اور نیستی کو شیوہ بنانے اور کسی منصب کی آرزو نہ کرنے اور مدام اپنے آپ کو معدوم محض دیکھنے۔ اور ہر ذرۂ ممکنات میں اس کارسازِ حقیقی کی جلوہ نمائی سمجھنے، سالک کے لیے ادب ہے۔ حق تعالےٰ نے حضرات انبیاء کرام کو بغیر طلب مراتب عالیہ اور کمالات جلیلہ پر فائز فرمایا۔ پھر یہ شعر پڑھا ؎

کراماتِ تو کبر و خود نمائی است

تُو فرعونی و ایں خوئے خدائی است

نیز مذکورہ کتاب مفتاح القلوب سے اس مقولہ الفقر اذا تم فھو اللہ۔ کا مطلب ارشاد فرمایا: "فقر کا انجام قربِ حق سبحانہٗ و تعالےٰ ہے۔ حضرات نقشبندیہ مجددیہ کے ہاں یہ طے شدہ بات ہے کہ سالک فناءِ فعلی و فناءِ صفاتی اور فناءِ ذاتی کے بعد ساری کی ساری ممکنات کو معدوم محض دیکھتا ہے۔ اسی حالت کی بابت یہ مقولہ آپ نے بیان فرمایا ہے۔ اور مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے فنائیت کی تشریح میں ایک رُباعی ارشاد فرمائی ہے ؎

رُباعی

آں را کہ فناء شود حاصل فقر ایں است

نے کشف و نہ یقین و نہ معرفت دیں است

افتدا و زمیاں پس ہمیں خدا ماند خدا

الفقر اذا تم فھو اللہ ایں است

www.maktabah.org

ملفوظ پانزدہم (۱۵)

بروز منگل بعد از حلقہ صبح سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ کے دوسرے سلاسل صوفیا کرام پر فضیلت کے بارہ میں ارشاد فرمایا: "اس طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی افضلیت جذبہ کے ذریعے سے ہے۔ اور طریق جذب سیّدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منسوب ہے۔ آپ آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بزرگ ترین صحابہ میں سے تھے۔ اور جب بھی آں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت شریف میں بیٹھتے، تو فوراً گریہ، اور جذبہ طاری ہو جاتا۔ اور یہ حالت استمراری تھی۔ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت شریف میں جذبہ اور گریہ سے رہنا، حضرت ابی بکر صدیق کی حالت جبلی بن گئی تھی۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا: "حضرت سید الطائفہ خواجۂ خواجگان شاہ نقشبند بخاری قدس اللہ روحہ، وافاض علینا فتوحہ، نے حق تعالےٰ سے ایسا طریقہ مانگا۔ جو آسان تر اور قریب تر ہو۔ چنانچہ دُعا مستجاب ہوئی۔ اور ایسا طریقہ مولا کریم نے خواجہ صاحبؒ کو عنایت فرمایا کہ جس میں دوسرے سلاسل کی انتہا اور اس کی ابتدا ہے۔ اور وہ یہی جذبہ تو ہے۔ جو دوسرے طریقوں میں مدت ہائے مدید اور ریاضات شاقہ اور مجاہدات صعبہ سے حاصل ہوتا ہے۔ لیکن اس سلسلۂ عالیہ میں اپنے شیخ کامل سے بیعت کرتے ہی یہ نعمت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور شیخ کا طالب کے قلب پر انگلی رکھ کر تلقین ذکر مبارک (اللہ اللہ) کرتے ہی طالب مذکور کو جذبہ لاحق ہو جاتا ہے۔ اور بعض طالبان کو کچھ روز بعد ذکر اسمِ ذات مبارک کرتے کرتے جذبہ شروع ہو جاتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس سلسلۂ عالیہ میں جذبہ شروع شروع ہی میں طاری ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اور ایک

www.maktabah.org

فضیلت یہ بھی ہے کہ دوسرے سلسلوں میں مقاماتِ عشرۂ سلوک کی تکمیل تفصیلاً کرائی جاتی ہے جس کے لیے ایک مدت درکار ہے۔ مگر اس سلسلہ میں محض جذبہ کے ذریعے مقاماتِ عشرہ اجمالاً حاصل ہو جاتے ہیں (سارے سلوک اور تصوف کا نتیجہ اور ثمرہ مقاماتِ عشرہ کا حصول ہی ہے۔ ان مقامات کی تفصیل یہ ہے:

(۱) توبہ (۲) انابت

(۳) زہد (۴) قناعت

(۵) ورع (۶) صبر

(۷) شکر (۸) توکل

(۹) تسلیم (۱۰) رضاء

ساتھ ہی ارشاد فرمایا: "علماء اور فقراء کہتے ہیں کہ صاحب جذب پر تلوار بھی اثر نہیں کرتی۔ اور وہ ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ کیفیت صاحب جذبہ کی علامت ہونی چاہیئے۔" (آپ نے فرمایا قدس سرہٗ) فقیر کہتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے۔ حضرات انبیاء کرام جو سارے کمالات کے سرچشمہ ہیں۔ کیا وہ زخمی یا مجروح نہیں ہوئے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ تلوار وغیرہ کا اثر صاحب جذبہ پر نہیں ہوتا۔ مؤلف احقر (مولانا رحیم بخش صاحب اجمیری) نے پھر عرض کی: حضور! یہ لوگ ہم بے نوایاں کے ساتھ حسد اور بغض کرتے ہیں۔ فرمایا: ہاں، ان کو ہمارے ساتھ یہی حسد ہے کہ وہ اس جذبہ کی لذت سے محروم ہیں۔

نیز ارشاد فرمایا: اس طریقہ شریفہ میں ابتداء خوب جذب اور ذوق وشوق ہوتا ہے۔ آخر میں جا کر نکارت اور حیرانی دامنگیر ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ اس طریقہ شریفہ کے منکر ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کیسا طریقہ ہے جب کہ دوسرے طریقوں میں

www.maktabah.org

وجد، تواجد اور سکر لازم ہوجاتا ہے۔ حالانکہ وجد اور تواجد وغیرہ کوئی کمال نہیں۔

نیز ارشاد فرمایا: "دوسرے طریقوں میں ایک مدت تک ریاضات اور مجاہدات کراتے ہیں۔ اور شروع تزکیہ نفس سے کرائی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ بہت مشکل امر ہے، کیونکہ ان کی ابتداء عالم خلق سے ہوتی ہے۔ اور اس کے لیے عمر نوح کی ضرورت ہے۔ جب کہ عمر بھی اوسطاً ہماری کم ہے۔ تو اس بنا پر اکثر سالک انجام تک پہنچنے سے قاصر رہ جاتے ہیں۔ اور اس طریقہ شریفہ میں ابتداء لطیفہ قلب کی صفائی سے ہوتی ہے۔ جو عالم امر کے لطائف میں سے ہے۔ عالم امر کے پانچ لطائف ہیں:

(۱) قلب (۲) روح (۳) سر

(۴) خفی (۵) اخفیٰ

قلب کے سوا باقی یہ چار لطائف بھی لطیفہ قلبیہ کی صفائی میں امدادی ہیں۔ جب مراقبہ لطیفہ اخفیٰ پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے، تو قلب خطرات اور وساوس ماسوی اللہ سے اکثر و بیشتر خالی ہوجاتا ہے۔ اور قلب کو یک گونہ محویت ذاتِ باری تعالےٰ میں حاصل ہوجاتی ہے۔ تو شیخ مراقبہ معیت کی طالب کو تلقین کرتا ہے۔ اس کی غرض یہ ہے کہ لطیفہ قلبیہ کو فنائے اتم حاصل ہوجائے اور تصفیہ قلب بھی بدرجۂ کمال حاصل ہوجائے۔ جس کی ضمن میں تزکیۂ نفس بھی حاصل ہوجاتا ہے۔ سلوک کی تکمیل بغیر حصول جذبہ کے نہایت دشوار ہے۔ اور دائرہ ظلال اسماء و صفات الٰہیہ بغیر جذبہ کے طے نہیں ہوسکتا۔ اور جب دائرہ ظلال قطع ہوجاتا ہے خلق خدا کے فائدہ کے لیے بمتدی یا متوسط کو اجازت دے دی جاتی ہے۔ اور اسی ضمن میں ارشاد فرمایا: اس زمانہ میں لوگ مال وجاہ، اور لنگرہ کے اجراء کو کمال تصور کرتے ہیں۔ اور اس زمانے کے فقراء رقص وسرود کو بھی کمال جانتے ہیں، اور مخلوق کی

www.maktabah.org

انبوہی کو بھی کمال خیال کرتے ہیں، اگر آپ لوگ بھی شہر میں روٹی کھلانا اور طبل بجانا شروع کر دیں، تو ایک مخلوق جمع ہو جائے گی۔

مولانا معز الدین صاحب نے عرض کی: حضور! معرفت کیا چیز ہے. تو اِن کے جواب میں ارشاد فرمایا: معرفت نام ہے. حق تعالےٰ کو موجود جاننے کا. اور اپنے آپ کو معدوم محض جاننے کا، علماء اس کو دلائل سے جانتے ہیں۔ اور عام لوگ ایک دوسرے سے سن کر سمجھتے ہیں۔ اور فقراء حق تعالےٰ کو وحدہٗ لاشریک یقین قلب سے جانتے ہیں، اور اپنے آپ کو معدوم محض گردانتے ہیں۔

نیز ارشاد فرمایا: "ولایت صغریٰ میں تعلق علمی و حُبّی اٹھ جاتا ہے"۔ پھر معیت کے بارے میں ارشاد فرمایا: "علماء کرام حق تعالےٰ کی معیت اور قرب کو علمی کہتے ہیں۔ اور صوفیہ صافیہ رضوان اللہ علیہم معیت اور اقربیّت کو ذاتی کہتے ہیں۔ ہمارے حضرات حق تعالےٰ کی معیت کو بندہ کے ساتھ مثل اللہ تعالےٰ کی ذات کے بے چون و بے چگون جانتے ہیں۔ جیسے کہ حضرت امام ربّانی مجدّد و منور الف ثانی قدسنا اللہ تعالےٰ بسرہ السامی اپنی کتاب مبداء و معاد میں ارشاد فرماتے ہیں:

عبارت کتاب مبداء و معاد	ترجمہ اُردو
ما ایمان مے آریم کہ او سبحانہٗ محیط است بہر شیٔ۔ اما احاطۂ او را ندانیم کہ چیست۔ و آنچہ دانیم شبہ و مثال آں احاطہ است	ہم ایمان رکھتے ہیں کہ حق تعالےٰ ہر چیز کو محیط ہے، لیکن اس کے احاطہ کو نہیں جانتے کہ کیسے اور کس طرح ہے۔ جو کچھ ہم جانتے ہیں، یہ اس احاطہ کی شبہ اور مثال ہے،

www.maktabah.org

وہم بریں قیاس است قرب او تعالےٰ و معیّت او سبحانہ، کہ مشہود و مکشوف از انہا شبہ و مثال است نہ حقیقت ۔ بلکہ حقیقت قرب و معیّت مجہول الکیفیۃ است ۔ ایمان آریم کہ او تعالےٰ قرب است و با ما است ۔ آما ندانیم کہ حقیقت قرب و معیت او تعالےٰ چیست ۔

قرب و معیت حق تعالیٰ کو اسی پر قیاس کرو ۔ جو کچھ کشف اور مشاہدہ میں آیا ہے وہ سب شبہ و مثال ہے نہ حقیقت ۔ بلکہ حقیقت مجہول الکیفیت ہے ۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے قریب اور ہمارے ساتھ ہے ۔ لیکن حقیقتِ قرب و معیت کو نہیں جانتے کہ کیسی ہے ۔ اور کس طرح ۔

ملفوظ شانزدہم (۱۶)

بروز ہفتہ ارشاد فرمایا : کارسازِ حقیقی حق سبحانہ و تعالےٰ ہے ۔ سو میں انکساری کیوں نہ اختیار کروں ۔ اور کسی سے جھگڑا کیوں اختیار کروں ۔ ملّا وصیل نے اپنی برتری جتانے کے لیے اپنے رعب اور دبدبے سے خوفزدہ کرنے کی کوشش کی لیکن خداوند تعالیٰ نے ہم بے نواوں کو اس قدر دل گردہ عطا فرمایا ہے کہ جرگہ کے وقت اسے میں نے کہا کہ اگر سب غلجی اور درانی اور کاکڑ وغیرہ جمع ہو کر بھی ہم پر حملہ آور ہوں ، تو انشاء اللہ تعالیٰ میرے عصا کے ایک ضرب کی بھی تاب نہ لا سکیں ۔ اور سب بھاگ کر چلے جائیں ۔ اور میں واپس بخیر و عافیت اپنی خانقاہ کو واپس آجاؤں (ضرب قلندری بیار ——— سدِّ سکندری شکن)

www.maktabah.org

میرا مخالف ملا وصیل[1] بمعہ اپنے لاؤ لشکر کے ذلیل و رسوا ہو کر یہ کہتا ہوا واپس ہوا کہ حاجی صاحب قبلہ قدس سرہٗ بڑے شجاع اور بہادر ہیں۔ اس قصہ کی تفصیل مولانا معز الدین صاحب رحؒ نے اپنے ایک رسالہ میں تفصیل سے قلمبند کی ہے۔ نعوذ باللہ من فساد العلماء والمعاصرین خصوصاً علماء ھذا الزمان (ہم خدائے تعالےٰ سے آج کل کے فتنہ انگیز اور شرپسند علماء معاصرین کی فتنہ انگیزیوں سے بچنے کی پناہ مانگتے ہیں) بعدازیں ایک شخص کے لیے دعا کی التجاء کی گئی کہ اس کو نماز کی پابندی نصیب ہو، تو آپ نے (قدس سرہٗ) اپنا ہاتھ مبارک اس کے دل پر پھیرتے ہوتے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ مبارک اس کے دونوں کندھوں پر رکھ کر فرمایا کہ جاؤ۔ خدائے تعالےٰ تمھیں نماز پر استقامت اور پابندی نصیب فرماوے۔

ملفوظ ہفدہم (۱۷)

مکتوبات شریفہ میں سے مکتوب شریف نمبر ۷، جلد اول پڑھتے ہوئے **ارشاد فرمایا:** خدائے تعالےٰ ایک ہے۔ لہٰذا پیر بھی ایک پکڑنا چاہیئے۔ ایک سے زیادہ پیر بناتے میں کار طریقت پراگندہ اور منتشر ہو جاتا ہے۔ سید الطائفہ خواجۂ خواجگان سید بہاؤالدین محمد نقشبند رضؒ مشکل کشا[2] بخاری قدسنا اللہ تعالےٰ بسرہ الاقدس نے فرمایا ہے کہ جب ذکر

---

[1]: ملا وصیل حضور حضرت حاجی صاحب قبلہ کا مخالف تھا، کیونکہ حضور کے مریدوں کو جذبہ بہت ہوتا تھا۔ اور وہ جذبے کا مخالف تھا۔ اور نعوذ باللہ اس حالت کو کار شیطان سمجھتا تھا۔ وہ محض کورے کا کورا جاہل پٹھان تھا۔ بے ریاضت و اجازت اپنے آپ کو مولوی اور بزرگ جانتا تھا۔ ۱۲

[2]: لفظ مشکل کشا سے مراد وسیلہ اور نسبت مجازی ہے یعنی انبت الربیع البقل کے نہ تمام مروجہ مفہوم۔

www.maktabah.org

کی تلقین کے لیے تو نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیا ہے۔ اور مجھ کو اپنا پیر بنایا ہے۔ تو اب ہر دروازے پر مت جاؤ۔ ایک دروازہ مضبوط پکڑ لو۔" اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا: (قدس اللہ سرہٗ) "جہاں پیر کامل و مکمل اور اکمل ملے۔ وہاں جم جانا چاہیئے، کیونکہ اس زمانہ میں جھوٹے مکار اور دوکاندار پیروں کی بہتات ہے۔ مرشد کامل کا آج ملنا مشکل ہے چنانچہ مولانا روم نے اسی سلسلہ میں ارشاد فرمایا ہے ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

پھر مکتوبات شریف کا سبق پڑھاتے ہوئے یہ حدیث شریف آگئی کہ جددوا ایمانکم بقول لا الہ الا اللہ، تو اس حدیث کا مطلب سمجھاتے ہوئے اس ضمن میں فرمایا: حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بجا اور درست فرمایا ہے، کیونکہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات سے سکریہ کلام کبھی صادر نہیں ہوا۔ ہاں، اولیاء کرام سے کلمات سکریہ صادر ہوئے ہیں۔ حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کا شیوہ کلام استغفار تھا۔ اور باایں قدر علو مرتبت و معصومیت کے یہ نہ فرماتے تھے کہ ہمیں دوزخ کا خوف اور جنت کی امید نہیں، حالانکہ حدیث شریف میں ہے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم دائم الفکر متواصل الحزن۔ اس سلسلہ میں سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی کا قول ہمیں بہت پسند ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ بچپن سے جو میں ایمان لایا ہوں۔ ابھی تک اسی پر قائم ہوں۔" اور ارشاد فرمایا: اہل طریقت ماسوی اللہ کے خیال کو آنا گناہ سمجھتے ہیں۔ اور اس کو شرک خفی کہتے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: ذکر اذکار سے لطائف کا تصفیہ ہو جاتا ہے۔ بخلاف نفس امارہ کے کہ اس کا تصفیہ اور تزکیہ و اطمینان

www.maktabah.org

نہایت مشکل امر ہے، کیونکہ انسان عناصر اربعہ سے مرکب ہے۔ اور ہر ایک عنصر اپنی جانب نفس کا میلان چاہتا ہے۔ انسان اگرچہ مراقبات اور وقوف قلبی کے ذریعے تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس "حاصل کرتا" ہے۔ مگر عنصری تقاضا سے کئی ایک خیالات اور وساوس پیدا ہو ہی جاتے ہیں۔ اور انہی خیالات کے تہ در تہ پردے قلب پر بیٹھ جاتے ہیں جس کی وجہ سے تجدید ایمان کرنا کلمہ طیبہؐ کے ذریعے بہت ہی ضروری ہے۔ اور کلمہ شریف پڑھتے وقت کلمہ شریف کا مطلب و معنی دل میں یوں رکھے کہ جملہ ممکنات۔ یہاں تک کہ میرا وجود بھی نیست و نابود ہو گئے ہیں۔ اور ذات حق تعالٰے فی الحقیقت ثابت اور قائم ہے۔ اور یہ حال تادم موت جاری و ساری رہے کہ اس کے بغیر چارہ نہیں۔ اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ کے قول کا مطلب بھی یہی ہے کہ اس کلمہ شریف کے ذریعے تادم آخر زندگی۔ اس وجود وہمی کی نفی۔ اور ذات حق سبحانہٗ و تبارک و تعالٰے کا اثبات کیا جائے۔ کیونکہ اس کے بغیر چارہ کار بھی نہیں۔

مولانا حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب جیؒ قدسنا اللہ باسرارہ نے فرمایا "حضور **حضرت حاجی صاحب قبلہ قدس سرہٗ نے ارشاد فرمایا:** "انسان کو ہمیشہ غم ناک رہنا چاہیئے، کیونکہ غم ناکی میں جمعیت قلب نصیب ہوتی ہے، چنانچہ سرور عالم صلے اللہ

(حاشیہ) اور یہی معنی ہے: جددوا ایمانکم ....الخ حدیث مبارک کا، چونکہ بوقت ذکر کلمہ طیبہ عناصر اربعہ میں جنگ چھڑ جاتی ہے۔ ہر ایک عنصر نفس کو اپنی جانب کھینچتا ہے تو جب طالب اس کلمے کا ورد کرے گا، تو عناصر کی باہمی جنگ میں نفس کو کامیابی حاصل ہوگی اور عناصر کی جنگ سے نفس کو خطرات سے آزادی میسّر ہو جائے گی۔ اور نفس امّارہ نفس لوّامہ اور بالآخر نفس مطمئنہ ہو جائے گا۔ (ختم تحریر حاشیہ)

www.maktabah.org

علیہ وآلہ وسلم مدام دائم الفکر اور متواصل الحزن رہا کرتے۔

ملفوظ ہشت دہم (۱۸)

بروز جمعرات ۱۲۷۲ھ اپنی بے پناہ کرم نوازی سے اس عاجز (مولانا محمد عادل صاحب) کے باطنی حالات دریافت فرمائے۔ جو بندہ نے خدمت میں عرض کی تھی تو ارشاد فرمایا: "مبارک ہو۔ بہت اچھے حالات ہیں"۔ بعد ازیں رابطہ کا ذکر فرماتے ہوئے، عروۃ الوثقی حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب قدس سرہ کے ایک مکتوب شریف کی عبارت پڑھی۔ (جس میں رابطہ کی افادیت اور اہمیت کا بیان درج تھا۔) جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حمد و صلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ اس طریقہ شریفہ میں کامیابی کا دار و مدار اپنے شیخ سے کمال درجہ محبت پر ہے۔ اس کمال ارادت مندی کی بناء پر مرید اپنے شیخ سے کمال رابطہ اور محبت کے ذریعے باطنی کمالات اور فیوضات حاصل کرتا ہے۔ اسی معنوی مناسبت کی وجہ لحظہ بہ لحظہ مُرید اپنے شیخ کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے۔ اور اسی حالت کو فنا فی الشیخ کہتے ہیں۔ جو فناء حقیقی کی بنیاد ہے۔ نیز معلوم رہے کہ ذکر اگرچہ من جملہ اسباب وصول ہے، لیکن یہ بھی بغیر رابطہ اور فناء فی الشیخ کامیابی سے ہمکنار نہیں کرتا۔ اگرچہ بغیر ذکر کے بھی آداب صحبت بجالانے اور حضرت شیخ کی کمال توجہ اور التفات سے یہ گوہر مقصود حاصل ہو جاتا ہے، لیکن اس کی جان محبت و رابطہ شیخ ہے۔ دوسرے طریقوں میں کامیابی ریاضات اور مجاہدات سے وابستہ ہیں، لیکن یہ طریقہ شریفہ جو حضرات صحابہ کرام کا طریقہ ہے۔ اس میں حضرت شیخ کی صحبت اور اس کے آداب کی پابندی کافی ہے، کیونکہ اس میں افادہ اور استفادہ دونوں

www.maktabah.org

انعکاسی ہیں۔ اذکار و وظائف اور عبادات اس کے معاون اور مددگار ہیں۔ کیونکہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خیر البشر علیہ وعلیٰ الہ الصلوات والتسلیمات سے کمالات کے حصول میں ایمان اور انقیاد ہی کافی تھا۔ لہٰذا اس طریقہ شریفہ میں کامیابی کی راہ قریب تر ہے۔ اور اس میں حصول فیوضات اور برکات میں چھوٹے بڑے، اُدھیڑ عمر، نوجوان اور مردے سب برابر ہیں۔ اس طریقہ شریفہ میں اندراج نہایت فی البدایت ہے اور اس کی بنیاد سنت سنیہ کے اتباع اور بدعات نامرضیہ سے اجتناب پر موقوف ہے۔ اسی بنا پر حضرت خواجہ احرار قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ حضرات خواجگان قدس سرہٗ وافاضنا اللہ فتوحہٗ کے خانوادہ کے عقیدت مند پر لازم ہے کہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ دائمی عبودیت کا شیوہ اختیار کرے۔ کیونکہ دوام عبودیت بغیر عبادت کے متصور نہیں ہو سکتی۔ عبادت سے مراد یہ ہے کہ دوام شعور حضرت حق سبحانہٗ اور دوام آگاہی ذات حق سبحانہٗ وتعالےٰ کی حاصل رہے۔ یہاں تک کہ صفت آگاہی سے بھی بے خبر ہو جائے۔ یہ عظیم سعادت بغیر جذبہ کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور جذبہ کا معنیٰ ذوقی محبت کے ظہور کا نام ہے۔ اور جذبہ کے حصول میں اس شیخ کی صحبت شریف کا حصول ضروری ہے۔ جس نے کامل سلوک جذبہ کے ذریعے طے کیا ہو۔ اگر کسی سعادت مند کو ایسے شیخ کامل کی صحبت میسّر آ جائے۔ تو زہے نصیب! ایسے سعادت مند کا قلب اپنے شیخ کے ذوق محبت سے پُر ہو۔ ایسے نیک بخت کو چاہیئے کہ وہ تسلیم و رضا کو اپنا شیوہ بنائے اور اپنے شیخ سے بے اعتنائی کو اپنی شقاوت اور سیاہ بختی تصور کرے۔ عیاذاً باللہ تعالیٰ! ہر وقت حاضری اور غیر حاضری میں حضرت شیخ کے آداب کو ملحوظ رکھے۔ اور جو شیخ کی صحبت سے انکاری ہو۔ اس کی صحبت سے بھی پرہیز کرے۔

www.maktabah.org

حضرت شیخ کی مرضی کے بغیر قدم نہ اٹھائے۔ یہاں تک کہ اس کے محبوب کو اپنا محبوب جانے، اور جو شیخ کو ناپسند ہو۔ اس کو یہ مرید بھی ناپسند کرے۔ (اسی ضمن میں یہاں تک بھی حضرت مرزا مظہر جان جاناں قدس سرّہٗ فرماتے ہیں کہ ہر کہ با پیرِ تو بد۔ و تو با او بہ۔ سگ از تو بہتر۔

(ترجمہ) یعنے جو تمہارے پیر کے ساتھ بُرا ہو۔ اور تجھے وہ اچھا لگے۔ کتا بھی تجھ سے بہتر ہے، کیونکہ کتا مالک کے دشمن کو کاٹتا ہے اور نزدیک نہیں چھوڑتا۔

یہاں تک کہ مُرید اپنی پسند سے دست بردار ہو کر اپنے شیخ کے ارادہ اور رضا کے تابع ہو جائے۔ اور سب ارادے اور عام مقاصد اپنے سینے اور دل سے نکال دیوے۔ جب یہ حالت حاصل ہو جائے گی۔ اور یہ صفت جب دل پر طاری ہو جائے گی کہ اس کو بغیر اپنے شیخ کے کچھ بھی نظر نہ آنے لگے، تو فنار فی الشیخ کا مقام مرید کو کامل حاصل ہو جائے گا۔ اور یہ حالت ترقی کرتے کرتے مُرید کو فناء فی اللہ اور بقاء باللہ کے مقاماتِ عالیہ سے ہمکنار کرے گی۔ یہی وجہ ہے کہ بزرگوں نے فرمایا ہے۔

ع سایۂ رہبر بہ است ، از ذکرِ حق

ترجمہ: ذکرِ حق تعالیٰ سے رہبر (حضرت شیخ) کا سایہ اور شفقت زیادہ مفید ہے۔

سایۂ رہبر سے مراد یہی رابطہ ہے۔ جو حضرت شیخ کی صورت کے تصور سے عبارت ہے۔ ذکر اگرچہ فی نفسہٖ شرافت اور فضیلت رکھتا ہے، لیکن مبتدیٔ راہِ طریقت بے چارہ خواہشاتِ سفلیہ میں آلودہ ہوتا ہے۔ اور عالمِ علویّہ سے کچھ بھی مناسبت نہیں رکھتا کہ فیوضات و برکات کو اخذ کر سکے۔ لیکن اس کے بالمقابل متوسط سالک دو طرفہ ہے کہ یہ عالمِ سفلی سے بھی پوری طرح آزاد نہیں ہے۔ مگر کچھ جھلک عالمِ علوی کی بھی رکھتا ہے، تو ایسے شخص کو رشد و

www.maktabah.org

ارشادِ خلق کی گنجائش ہے، کیونکہ ایسا شخص عالمِ غیب سے فیوضات اخذ کرتا ہے۔ اور اہلِ استعداد کو یہ شخص اپنی توجہ سے فیوضات القاء کر سکتا ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ رشد و ہدایت کا طلب گار جتنی زیادہ عقیدت و محبت کا تعلق اپنے حضرت شیخ سے رکھتا ہے اسی قدر فیوضات و برکات زیادہ حاصل کرتا ہے ؎

زاں روئے کہ چشم تست احول
مقصود تو پیر تست اوّل

حاصل کلام یہ ہے کہ حضرت شیخ کی محبت، خدمت، آداب ظاہری اور باطنی کی بجا آوری کامیابی کی راہ ہے۔ ظاہری اور باطنی بے ادبی محرومی اور ناکامی کا ذریعہ ہیں۔ حق یہ ہے کہ عبادات، عادات اور اپنی مرادات کو حضرت شیخ کے تابع کرنا، اس راہ میں ضروری ہے۔ اپنے آپ کو مرید ہر امر اور ہر معاملہ میں یوں سپرد کر دے۔ جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ رابطہ کی ضرورت اس لیے ہے، تاکہ حضرت شیخ کے ساتھ مناسبت تامہ حاصل کرے۔ اور جب یہ نفس تامہ غالب ہو جاتی ہے تو سالک اپنے آپ کو شیخ کے عین جانتا ہے۔ لباس اور اوصاف میں بھی اپنے آپ کو اپنے شیخ کے لباس اور اوصاف سے آراستہ کرتا ہے۔ جس طرف دیکھتا ہے، حضرت شیخ ہی کی صورت دیکھتا ہے ؎

ازیں بتاں ہمہ در چشم من تو مے آئی
ہر کجا نگرم صورت تو مے بینم

ترجمہ: خوبرویاں زمانہ کے بجائے آپ ہی کی ذات میری نظر میں آتی ہے جدھر دیکھتا ہوں۔ آپ ہی کی صورت شریف نظر آتی ہے۔

www.maktabah.org

لہٰذا، طالبانِ حق تعالےٰ طلب حق کے نشہ میں یوں سرشار ہو کر فنائیت کی کمال حاصل کرتے ہیں۔

ملفوظ نوزدہم (۱۹)

آپ نے ارشاد فرمایا: (قدس سرّہٗ) کہ حق سبحانہٗ کا ارشاد ہے: الا للّٰہ الدّین الخالص (ترجمہ): اللہ کے لیے دین خالص ہے۔

حق سبحانہٗ وتعالےٰ کے طلب گار کو ناگزیر ہے کہ محبت کی طلب یکرو اور یکرخ ہو کر کرے، کیونکہ یہ جلیل الشان امر غیر کی شرکت کو برداشت نہیں کرتا۔ جس قدر کثرت اور چاہت کی راہیں زیادہ ہوں گی، حقیقت اور مطلب سے دور اور مہجور ہو گا۔ چہ جائیکہ طلب علم اور محبت ہی کیوں نہ ہو۔ جس قدر بھی توجہ اور طلب ہو۔ اگر دید و دانش سے کثرت کو ساقط کرے گا۔ اسی قدر وحدت اور حقیقت کے قریب ہو جائے گا۔ جب یہ حالت جبلّی اور فطری ہو جائے اور دل ماسوی اللہ سے آزاد ہو جائے، تو باوجود ارادہ کے غیر اللہ کا خیال بھی دل پر وارد نہیں ہو گا۔ یہ کمال کمالات ولایت سے پہلے ہونا ضروری ہے، بلکہ ولایت کی شرط ہے اور اس کو فنائے قلبی سے تعبیر کرتے ہیں۔ کوشش کریں کہ یہ کمال حاصل ہو۔ پھر کمالات ولایت بھی حاصل ہو جائیں گے۔" کچھ ارادتمندوں کے حالات سن کر ارشاد فرمایا: "میرے دل میں بہت ساری چیزیں آتی تھیں، لیکن بزرگوں کے ادب اور اپنے پیر کی نازک مزاجی کے خوف سے پوچھا نہیں جا سکا۔"

ملفوظ بستم (۲۰)

ارشاد فرمایا: "مسلمانوں کی کیا بدنصیبی ہے کہ باہم الفت و محبت نہیں رکھتے حالانکہ

www.maktabah.org

یہ ایک بڑی عظیم نعمت ہے۔ حق تعالے نے بندوں کو اس کا احسان جتلایا ہے۔ ارشاد باری تعالے ہے: هُوَ الَّذِیْ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ۔ (الآیۃ پ۱۰ ع ۴)

ترجمہ: وہی ذات پاک ہے جس نے آپ کو اپنی غیبی امداد و ملائکہ سے اور ظاہری امداد مسلمانوں سے اور ان کی قوت سے دی۔ اور ان کے دلوں میں الفت و محبت ڈالکر اتفاق سے آراستہ کیا۔

پھر ایک اور حدیث شریف پڑھی:

اِنَّ اَحَبَّکُمْ اِلَی اللّٰہِ الَّذِیْنَ یَأْلِفُوْنَ وَیُؤْلَفُوْنَ فَالْمُؤْمِنُ اِلْفٌ مَّاْلُوْفٌ۔

ترجمہ: آپ لوگوں میں اللہ کریم کو وہ لوگ پیارے لگتے ہیں۔ جو لوگوں سے الفت کرتے ہیں۔ اور پھر لوگ بھی ان سے الفت کرنے لگ جاتے ہیں۔

پس مؤمن کامل (یعنی ولی اللہ) جملہ لوگوں کا ہمدرد اور محب ہو گا۔ جس کی وجہ سے پھر وہ ہر دلعزیز اور محبوب خلائق بن جائے گا۔

عرض کی گئی کہ حضور یہ واقعی لوگوں کی بدنصیبی ہے! تو ارشاد فرمایا: "الحمدللہ کہ حق سبحانہ نے مجھے اور تجھے لوگوں کی روٹی کا محتاج نہیں بنایا۔ ہماری روزی اپنی جانب سے ہمیں خود عطا فرما رہا ہے۔ انسانوں کو باہمی الفت کرنا۔ اگر کافر بھی ہو۔ تو ضروری ہے اس حقیر (جامع ملفوظات مولوی رحیم بخش صاحبؒ اجمیری) نے عرض کی ہنوں قبیلہ کے لوگ باہم الفت سے رہتے ہیں، تو ان کے جواب میں فرمایا: بے شک بے شک

www.maktabah.org

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا۔

(ترجمہ) اگر اللہ کریم چاہیں، تو سب لوگوں کو ہدایت فرما سکتے ہیں۔ لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔

پھر یہ حدیث شریف پڑھی:

لَوِاجْتَمَعَ النَّاسُ كُلُّهُمْ عَلٰى اَنْ يَّنْفَعُوْكَ لَايَنْفَعُوْكَ وَلَوِاجْتَمَعَ النَّاسُ كُلُّهُمْ عَلٰى اَنْ يَّضُرُّوْكَ لَايَضُرُّوْكَ۔

ترجمہ: اگر سب لوگ اکٹھے ہو کر تجھ کو نفع پہنچانا چاہیں، تو بغیر امر الٰہی تجھ کو نفع نہیں پہنچا سکتے۔ اور اگر سب لوگ اکٹھے ہو کر تجھ کو نقصان پہنچانا چاہیں تو بغیر ارادہ الٰہی ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

ملفوظ بست ویکم (۲۱)

ارشاد فرمایا: "آپ (یعنی رحیم بخش صاحب) اس وقت خدمت کتابت کی کرتے ہیں۔ آپ کو تاثیر خدمت کی زیادہ نظر آتی ہے یا کہ ذکر و اذکار کی۔ میں نے عرض کی کہ حضور! خدمت کی تاثیر زیادہ نظر آتی ہے۔ فرمایا: سچ کہتے ہو۔ عرض کی کہ حضور! سچ عرض کرتا ہوں کل سے تو بخوبی تاثیرات کی کثرت معلوم ہوتی ہے۔ فرمایا کہ خدمت میں فائدہ زیادہ ہوتا ہے اور خدمت سے اخلاص کا پتہ چلتا ہے۔ اکابر نے اسی فائدہ کے لیے اپنے شیخ کی خدمت کی رسم مقرر فرمائی ہے۔" پھر امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی احیاء العلوم کی تعریف فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس کتاب کے مصنف نے بڑے کمالات حاصل

www.maktabah.org

گئے ہیں۔ اور یہ کمالات حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کی کامل اتباع سے حاصل ہوتے ہیں۔ اور انھوں نے کیا خوب بیان فرمایا ہے۔ احیاء العلوم اور مثنوی شریف بڑی پسندیدہ کتابیں ہیں۔ اگرچہ مشائخ نے مثنوی شریف کو افادیت کے اعتبار سے فوقیت دی ہے۔ اصل یہ ہے کہ اس زمانہ میں کسی کو بھی فوقیت نہیں، کیونکہ اہلِ زمانہ نے دونوں کو نظر انداز کر دیا ہے۔ ارشاد فرمایا: "ہندو بھی آجاتے تو ہماری توجہ سے انشاء اللہ تعالٰے اس کا قلب بھی جاری ہو جائے۔ (یاد رکھئے) دل پر زیادہ توجہ رکھنی چاہیئے لیکن اس دور کے مشائخ میں یہ بات کم ہے"۔

ارشاد فرمایا کہ ریا سے نجات بہت مشکل ہے۔ کسی کو اس سے نجات نہیں۔ ہاں جس کو حق تعالٰے محفوظ فرمائے۔

احیاء العلوم کے حاشیہ پر یہ عبارت تحریر شدہ نشان فرمائی:

ترجمہ اردو	عبارت عربی
جب دونوں صفتیں (ریا وخلوص) دل میں جمع ہو جاتی ہیں۔ اور جب ریاء کے مطابق عمل کیا جائے تو ریاء کی صفت طاقت ور ہو جاتی ہے۔ اور جب صفت اخلاص اور تقرب الی اللہ کے تقاضے پر عمل کیا جائے۔ تو یہ صفتِ اخلاص قوی ہوتی ہے۔ پس ان دونوں تقاضوں میں ایک ہلاک کرنے والا ہے۔ اور دوسرا	فاذا اجتمعت الصّفتان فی القلب فهما متضادتان فاذا عمل علی وفق مقتضی الرّیآء فقد قوی۔ تلک الصفة واذا کان العمل علی وفق مقتضی التقرب فقد قویّ تلک الصفة واحدهما مهلك و

www.maktabah.org

والاخرمُنجٍ۔ نجات دینے والا ہے۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ شرعی تکلیفات جو اللہ کریم نے ہم پر لازم فرمائی ہیں، ان سے ہمارا اپنا فائدہ ہے۔ حالانکہ ان شرعی تکلیفات سے ہم یکسر بیزار ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بچہ سانپ اور آگ کو پکڑتا ہے۔ اور ان کے ماں باپ اس بچے کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں کہ وہ ان کو نہ چھوئے، لیکن وہ بچہ اپنا فائدہ نہیں جانتا، تو وہ نقصان میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ قرآن حکیم میں گذشتہ واقعات ہمارے نفع کے لیے مولائے کریم نے بیان فرمائے ہیں تاکہ ہم عقل سے کام لے کر ان سے نصیحت حاصل کریں۔ اور وہ واقعات ہمارے لیے بطور عبرت کام آئیں۔ نیز وضو اور طہارت کے احکام بھی ہمارے نفع کے لیے ہیں۔ اگر ہاتھ، پاؤں وغیرہ نہ دھوئیں، تو یکسر ہماری حالت بگڑ جائے۔ اس کے بعد آپ نے حضرت خواجہ مظہر شہید مرزا جانجاناں کا یہ شعر پڑھا۔ ؎

خدا در انتظار حمد ما نیست
محمد چشم بر راہ ثنا نیست

اور پھر یہ آیت مبارک پڑھی: ان اللہ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ط ترجمہ: اللہ کریم لوگوں کی عبادت سے بے نیاز ہے۔

ملفوظ بست و دوم (۲۲)

آپ قبلہ قدس سرہٗ نے مولانا رحیم بخش صاحب اجمیری (جامع کتاب ملفوظات ھذا) کو مخاطب ہو کر فرمایا، کہ تم جو فقیر کے ملفوظات جمع کرنے کی خدمت انجام دے رہے ہو، اس

www.maktabah.org

میں فیضان زیادہ ہے۔ یا ذکر اور اذکار میں فیض زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ مولوی صاحب نے عرض کی : حضور ! اس کتاب ملفوظات حضور والا میں فیض زیادہ معلوم ہو رہا ہے اس پر قبلہ حضرت صاحب قدس سرہٗ نے فرمایا : صحیح بول رہے ہو۔ مولوی صاحب نے عرض کی : حضور ! بصدق دل سے عرض کر رہا ہوں کہ پہلے بھی حضور کی توجہات شریفہ سے فیضان ہو رہا ہے۔ مگر جب سے ملفوظات جمع کرنے کی خدمت میں لگا ہوں ، تو فیضان بہت ہی زیادہ محسوس کر رہا ہوں۔ پھر آپ قبلہ قدس سرہٗ اپنی زبان گوہر فشاں سے فرمانے لگے۔ بے شک اپنے شیخ کی خدمت کرنے سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے ذکر اذکار کی پابندی کی جائے۔ کیونکہ خدمتِ پیر میں مرید کا اخلاص ظاہر ہوتا ہے۔ اور تحفے تحائف و نذر و نذور و مال وغیرہ دینے سے مریدوں کو دلی فوائد (قلبی فیوضات) حاصل ہوتے ہیں۔

ملفوظ البست و سوئم ۲۳

میاں جی صاحب (مولوی غلام حسن صاحبؒ لونگر ڈیرہ اسمٰعیل خان والے) کو مراقبہ قوس میں توجہ فرمانے کے بعد آں حضور قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا : کہ دنیاداری کرنا اور حصول طریقت اختیار کرنا۔ ان کا باہمی گٹھ جوڑ نہیں ہو سکتا۔ اور ان ہر دو کا آپس میں تعلق نہایت مشکل ہے۔ جیسے مولانا روم نے فرمایا ہے : ؎

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں
ایں خیال است و محال است جنوں

www.maktabah.org

ملفوظ بست و چہارم (۲۴)

بعد از نماز ظہر یہ غلام رحیم بخش محفل شریف میں حاضر ہوا، تو آپ فرمانے لگے:
ایک مرد خراسانی لوگوں کو کہتا پھرتا تھا کہ یہ لوگ یعنے فقیر اور فقیر کے سارے متعلقین احباب کافر ہیں، کیونکہ یہ لوگ نور کو قدیم کہتے ہیں۔ جب فقیر کی مجلس میں حاضر ہوا، تو فقیر نے اس کو تفسیر حسینی کی یہ عبارت تفسیر متعلقہ آیت مبارک مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ پڑھ کر سنائی اور کہا کہ ہم انوار کو قدیم نہیں کہتے۔ جونہی فقیر سے یہ سنا، تو پھر نہیں بول سکا۔ اور چلا گیا۔

ملفوظ بست و پنجم (۲۵)

آپ نے فرمایا: "میں نے ایک شخص کو کہا کہ طریقت فرض ہے۔ اور اس کی فرضیت کو میں نے آیات شریفہ آیۃ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا اور آیۃ توکل وَ تَوَكَّلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ اور علیٰ ھٰذا القیاس۔ اور آیتیں بھی اس کو سنا کر طریقت کی فرضیت کو ثابت کیا۔ اور پھر فرمایا کہ کتاب مِنْهَاجُ الْعَابِدِيْنَ تصنیف حضرت امام محمد بن محمد غزالیؒ میں بھی امام صاحب نے طریقت کی فرضیت کو ثابت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں، "طریقت کا معاملہ یعنے پیر پکڑ کر اس سے توجہات لینا اور اس کی صحبت شریف میں بیٹھنے سے باطنی عبادت حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ باطنی عبادت دل سے تعلق رکھتی ہے۔ جس کا حاصل کرنا تجھ پر واجب ہے کیونکہ توکل، تسلیم، رضا، صبر،

www.maktabah.org

توبہ، اخلاص، انابت، زہد، قناعت، ورع اور آخری مقامات سلوک و تصوف مقام رضا ہے جو سب مقاماتِ باطنی سے بلند ترین مقام ہے۔ یہ سب مقامات جو سلوک سے متعلق ہیں۔ اسی عبادت باطنی کا ثمرہ ہیں۔ اور پھر آگے امام صاحب موصوف قدس اللہ روحہٗ فرماتے ہیں کہ تو جان لے اور ضرور جان لے کہ بدن کا پاک رکھنا۔ اور جسم و بدن سے عبادت کرنا۔ یہ تو عبادت کی محض ایک جزء ہے اور ننانوے اجزاء عبادت کے تو دل کی عبادت میں رکھے ہوئے ہیں۔ اور تجھ پر واجب ہے کہ تو ان مقامات کے جو اس عبادتِ دل کا ثمرہ اور نتیجہ ہیں۔ اور جن کا بیان پہلے گذر چکا ہے۔ (یعنی توکل وغیرہ) ان مقامات کے اضداد (یعنی مخالفین) کو بھی جان لے۔ جب تو ان مقامات مذکورہ کے مخالفین جیسے کبر، ریا، حسد، بغض، کینہ، عجب اور دنیاوی امیدوں کو بڑھانے وغیرہ کو جان لے گا۔ تو تو ان سے پرہیز کرے گا۔ اور وہ کام کرے گا جو عبادت کے لائق ہوں گے۔ یعنے اپنے شیخ کی خدمت اور صحبت شریف میں رہ کر اس کی توجہات شریفہ سے فیض اندوز ہونے لگے گا۔ اور پھر تجھ میں اللہ کریم کے فضل و کرم سے اور اپنے شیخ اور جملہ مشائخ سلسلہ عالیہ کے باطنی اور روحانی توجہات شریفہ و نظرات منیفہ کے طفیل وہ مقامات مذکورہ جن کا حصول فرض بتایا گیا ہے، تجھ کو حاصل ہو جائیں گے اور تو عبادت باطنی کے اعلیٰ مقامات پر فائز ہو جائے گا۔ ان مقامات کی فرضیت قرآن مجید سے بھی ثابت ہے۔ جیسے کہ آیۃ کریمہ وَاشْكُرُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ؕ ترجمہ: اللہ کریم کا شکریہ ادا کرو۔ اگر تم اللہ تعالےٰ کی سچی عبادت کرنا چاہتے ہو۔

اور دوسری جگہ فرمان ہوا ہے: وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ

www.maktabah.org

ترجمہ: یعنے صبر کرو مگر تم صبر نہیں کر سکتے لیکن اللہ تعالےٰ کی توفیق سے"۔
اسی طرح ایک اور جگہ پر فرمایا: وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ ترجمہ: یعنے ہر چیز سے منہ موڑ لے اور اسی ایک ذات پاک کے ساتھ تعلق جوڑ لے"۔ اسی طرح کئی اور آیات شریفہ بھی وارد ہیں۔

جیسے نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج بیت اللہ شریف وغیرہ میں احکام شریفہ وارد ہیں۔ جس طرح ان احکامات کو فرض یقین کرنا ضروری ہے۔ اس طرح ان کے ترک کرنے کو بھی گناہ کبیرہ تصور کرنا بھی فرض ہے، کیونکہ حکم دینے والا جس طرح ایک ہے اُسی طرح کتاب یعنے قرآن حکیم بھی ایک ہے۔ دونوں قسم کی آیات من جانب اللہ ہیں۔ اور قرآن حکیم میں ثابت ہیں۔ تم ان فرائض سے یکسر غفلت میں کیوں آگئے ہو کہ تم ان کے نام سے بھی واقف نہیں ہو۔ خدا جانے تم کس کے فتویٰ پر عمل پیرا ہو۔

جس نے دین کو اپنا ذریعہ بنا رکھا ہو۔ اور نیکی کو بدی اور بدی کو نیکی قرار دے لیا ہو اور وہ علوم جن کو خدا تعالےٰ نے حکمت اور نور و ہدایت نام دے رکھا ہے۔ تو نے ان کو کلیتہً مہمل اور بے فائدہ یقین کر لیا ہو۔ اور اپنی تمام تر کوشش کو مال حرام کے حاصل کرنے میں مرکوز کر دی ہو۔

قرآن کریم میں اللہ پاک فرماتا ہے:

کلامِ مجید	ترجمہ
قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ	آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمھارے باپ اور
وَاِخْوَانُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ	تمھارے بیٹے اور تمھارے بھائی اور تمھاری
اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ	بیبیاں اور تمھارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے

www.maktabah.org

تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسَاكِنَ تَرْضَوْنَهَا اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۟

کماتے ہیں۔ اور وہ تجارت جس میں نکاسی نہ ہونے کا تم کو اندیشہ ہو۔ اور وہ گھر جس کو تم پسند کرتے ہو۔ وہ تم کو اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہوں، تو تم منتظر رہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ اپنا حکم بھیج دیں اور اللہ تعالےٰ بے حکمی کرنے والے لوگوں کو اپنے مقصود تک نہیں پہنچاتا۔

قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ تفسیر مظہریؒ میں اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ محبت سے مراد محبت طبعی ہے۔ اس طرح سے کہ انسان کی طبیعت شریعت کے تابع ہو جائے۔ جمیع احکام میں۔ خواہ وہ اوامر ہوں یا مناہی۔ اور یہ حالت اس وقت ہوتی ہے جب کہ طبیعت شریعت کے بالکل تابع ہو جائے۔ اس کے بعد قاضی صاحب مرحوم اس کا نتیجہ نکالتے ہیں اور فرماتے ہیں:

عبارت تفسیر مظہریؒ	ترجمہ
قلت وجدان حلاوة الايمان عبارة عن الاستلذاذ به كما يستلذ الرجل بالشهوات الطبعية و ذلك كمال الايمان	(میں کہتا ہوں) کہ ایمان کی حلاوت کا معنیٰ یہ ہے کہ آدمی ذکر و عبادت میں ایسی لذت پائے جیسا کہ خواہشات نفسانیہ کی تکمیل کی وقت پاتا ہے اور یہ کمال ایمان

www.maktabah.org

ولا یکتسب ذلک الا من مصاحبۃ ارباب القلوب الصافیۃ والنفوس الزاکیۃ وما ذکر من الاحادیث یوجب افتراض اکتساب التصوف من خدمۃ المشائخ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھم اجمعینؓ	تب تک حاصل نہیں ہو سکتا۔ سوائے اس کے کہ ان صاحبان کی صحبت اختیار کرے جن کے دل صاف اور نفس پاک ہوں (اور یہ آیت شریف وجملہ مذکورہ احادیث) مشائخ کرام کی خدمت میں رہ کر تصوف کے حاصل کرنے کی فرضیت کو ثابت کرتی ہیں۔ اللہ کریم ان سب سے راضی ہو۔

اور قاضی صاحب موصوف فرماتے ہیں:

قَلَّ مَن یتخلص منہ .... الخ اس پر جناب قاضی ثناء اللہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کو قاضی بیضاویؒ نے قلیل فرمایا ہے۔ وہ طائفہ صوفیا رکرام ہیں۔ اور آگے تفسیر مدارک کی عبارت نقل فرماتے ہیں کہ علامہ نسفی صاحب تفسیر المدارک میں فرماتے ہیں:

عبارت عربی تفسیر المدارک	ترجمہ
ھذا الایۃ تنعی علی الناس ماھم علیہ من رخاوۃ عقد الدین و اضطراب حبل الیقین اذ لا تجد من اورع الناس من یستحب دینہ علی الاباء والابناء	مصنف المدارک فرماتے ہیں کہ آیت شریف ان لوگوں کی روش پر سوگ مناتی ہے۔ جن کے معاملات دینیہ کمزور اور ڈھیلے ہوں۔ اور ان کے یقین میں خلل ہو، کیونکہ سب سے زیادہ پرہیزگار بھی ایسا نہ ملے گا۔ جو اپنے دین کو اپنی اولاد اور اموال و حظوظ

www.maktabah.org

والاموال وحظوظ الدنیاہ ۔ دنیویہ پر ترجیح دیتا ہو۔

پھر آگے تفسیر مدارک کی عبارت میں قاضی ثناء اللہ صاحب جوڑ لگاتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں: قلت الا من عصمہ اللہ تعالیٰ و اعطاہ معرفتہ (یعنی میں کہتا ہوں) مگر وہ لوگ جن کو اللہ کریم نے ان سب دینی کمزوریوں سے محفوظ رکھا ہو۔ اور انھیں اپنی ذات پاک کی سچی معرفت عطا فرمائی ہو۔ وہ (امن میں ہیں۔ اور اضطراب وغیرہ سے بچے ہوئے ہیں۔ فقط

آپ قدس سرہ نے فرمایا: صاحب عرفان تو زبان حال سے یوں نغمہ سرا رہتا ہے ؎

رُباعی

آنکس کہ ترا شناخت جاں را چہ کند
فرزند و عیال و خانماں را چہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانۂ تو ہر دو جہاں را چہ کند

پھر آگے حضور نے مولانا فقیر اللہ صاحب شکارپوری کی مطالب عدیدہ کی عبارت تصوف کی فرضیت اور وجوب میں پیش فرمائی۔ جو وہ عبارت یہ ہے:

عبارت عربی	ترجمہ اردو
	مولانا فقیر اللہ صاحب شکارپوری
المطلب الثانی: فی ان	فرماتے ہیں: مطلب دوسرا یہ ہے
المعرفتہ هل هی فرض ام	کہ کیا یہ طریقہ حق تعالیٰ تک رسائی کا ذریعہ
لا؟ وهل هذا الطریق موصل	ہے یا نہ؟ اور کیا یہ طریقہ فرض ہے یا نہ؟

www.maktabah.org

الی الحق ام لا؟ اقول هی فرض و تحصل من طریق الصوفیه باحسن الوجوه و کل شیء تحصل به المعرفة فهو فرض ایضا لان ما لا یمکن ولا یتم الفرض الا به فهو فرض وکذا حال الواجب السنة والطریق الموصل الیهما علی وجهین احدهما طریق النظر و الاستدلال و هو طریق العلماء وثانیهما طریق تجرید النفس عن العلائق الجسدیه و العوائق البشریه والصفات الذمیمیه والاخلاق الردیه والتوجه الی الله تعالی بالکلیة بقاعدة الاسلام والموافقة الکتاب والسنة واجماع الامة من

تو اس کا جواب یہ ہے کہ معرفت یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کی پہچان فرض ہے، اور جس چیز سے یہ معرفت الٰہی حاصل ہوتی ہو. وہ بھی فرض ہی ہوگی۔ پس معلوم ہوا کہ طریقت کا حصول فرض ہے، کیونکہ اسی طریق صوفیائے کرام سے ہی یہ معرفتِ حقیقی حاصل ہوتی ہے، کیونکہ معرفتِ الٰہی دو وجہوں سے حاصل ہوتی ہے۔ ایک وجہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پہچان عقل اور دلائل عقلیہ کے ذریعے حاصل کرے۔ یہ طریقہ علمائے ظواہر کا ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اپنے نفس کو علائق جسمانیہ اور خواہشات نفسانیہ اور بُری صفتوں اور اخلاق ردیہ سے یکسر پاک کر کے اللہ کریم کی ذات کی جانب اپنے دل وجان اور جملہ اعضاء اور جوارح سے حسب قاعدۂ الاسلام یعنی کتاب وسنت اور اجماع امت کی تعلیم کے مطابق متوجہ ہو جائے تو جو معرفت اس توجہ سے حاصل ہوگی۔

www.maktabah.org

غیر تمھل تاویل لھا بلا ضرورة داعیة والمعرفة الحاصلة من ھذا الطریق ھی معرفة کشفیة شھودیہ مخصوصة بالانبیاء والاولیاء۔

وہ کشفی اور شہودی ہوگی[۱] جیسے خواجۂ بزرگ حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ روحہٗ نے فرمایا ہے کہ اس توجہ الی اللہ کلیۃً سے استدلالی بدیہی ہو جاتی ہے۔ اور نظری معاملہ کشفی ہو جاتا ہے۔

اور یہ حقیقی معرفت ہے کہ اللہ کریم کی پہچان میں کسی دلائل اور عقل وقیاس کی حاجت نہ رہے۔ اور اللہ کریم کو ایسا پہچانے، گویا کہ اسی ہی کی ذات پاک سارے جہانوں پر حاوی ہے۔ اور اس کو بعینہٖ جیسے اپنی دل کی آنکھوں سے دیکھ رہا ہو۔ تو ایسی معرفت بغیر مرشد کی صحبت کے حاصل نہیں ہو سکتی کہ اس کی توجہ شریف کے ذریعے طالب کے لطائف قلبیہ، روحیہ، سریہ، خفیہ اور اخفائیہ مصفیٰ ہوتے ہیں۔ اور اس کا نفس پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ تو تب اس کو طاعات اور عبادات الٰہیہ میں موجب کتاب و سنت و اجماع امت پختگی حاصل ہو جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ طریقت کا حصول فرض ہے۔

ملفوظ بست و شش (۲۶)

بندۂ عاجز یعنی (مولانا رحیم بخش صاحبؒ) ایک روز مجلس شریف اور محفل

---

[۱]: تو یہ معرفت مخصوص ہے انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام و اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالٰے علیہم اجمعین کے ساتھ۔

www.maktabah.org

منیف میں حاضر ہوا تو زبان گوہر فشان سے آپ قدس سرہ فرمانے لگے کہ ملاّ محمد صادق کشمیری کے چند سوالوں کے جواب دینا بہت ضروری ہیں۔ جو اس نے اس بلند رتبہ جماعت صوفیاء کرام اور مقتدایان طریقت پر کئے ہیں۔ اور ان کے ان سوالوں کا جواب دینا خصوصاً اس دور میں [1] جو پُر فتن و پُر آشوب ہے۔ ضروریات دین سے ہے۔ ارشاد فرمایا: یہ مندرجہ ذیل سوالات اگرچہ عناد اور دشمنی کی بنا پر کئے گئے ہیں لیکن بہت ہی ممکن ہے کہ کسی سعادت مند کو یہ جوابات فائدہ دیں۔ اور وہ صراط مستقیم پر آجائے۔ اور اللہ والوں کی پیروی کرتے ہوئے ان کے نقش قدم پر چل کر اس کا باطن نور معرفت سے منور ہو جائے۔ اور کتاب و سنت پر چلنا اس کی جبلّت بن جائے۔

سوال نمبر ۱:

کیا وجہ ہے کہ اولیاء متقدمین سے خوارق و کرامات ظاہر ہوئیں اور اس زمانہ کے بزرگوں سے کم اور قلیل؟

جواب: اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت کوئی ولی نہیں۔ کیونکہ خوارق و

---

[1]: اس دور میں جب کہ بڑے بڑے فاضلوں اور علاموں نے اس مقدس جماعت کی توہین و تردید میں نامبارک کتابیں لکھی ہیں۔ اور ان اللہ والوں کا مذاق و تمسخر کا نامبارک شیوہ اختیار کر رکھا ہے۔ شیخ نجدی علیہ ما علیہ کے اتباع اور اذناب اور جدید دور کے نام کے نامی سکالر اور حمتقار کی حماقتوں کے نمونے دیکھنے ہوں تو مکتبہ سراجیہ خانقاہ احمدیہ موسیٰ زئی شریف میں ان کتابوں کو اگر دیکھیں مثلاً، کتاب التوحید، تجدید احیاء دین (بلکہ اماتت دین) اور اقبال و تصوف ڈاکٹر مجیب اور طاہر عباسی کے لچر لوچ نگارشات ملاحظہ فرمائیں۔ فقط فقیر محمد اسمٰعیل عفی عنہ

www.maktabah.org

کرامات کا ظہور کم ہے۔ جیسا کہ ظاہر عبارت سے ظاہر ہوتا ہے تو العیاذ باللہ یہ خیال منجملہ شیطانی تسویلات سے ہے، کیونکہ کرامات کا ظہور نہ ارکان ولایت سے ہے۔ اور نہ شرائط ولایت، برخلاف معجزہ کے، کہ وہ شرط نبوت ہے۔ بے شک کرامات کا ظہور اولیائے اللہ سے مشہور و معروف ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ فضیلت کا دار و مدار قرب الٰہی پر ہے۔ جو اقرب ہے وہ افضل ہے فضیلت کا دار و مدار خوارق و کرامات کی قلت اور کثرت پر نہیں۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بعد کے اولیاء کرام سے خوارق و کرامات اس قدر ظاہر ہوئیں کہ صحابہؓ سے ان کے عشر عشیر بھی ظاہر نہیں ہوئیں حالانکہ رتبہ کے اعتبار سے افضل ترین ولی، ادنیٰ ترین صحابی کے درجے کو نہیں پا سکتا۔ لہٰذا ظہور خوارق و کرامات کو مدارِ فضیلت قرار دینا کم نظری اور قصور استعداد کی دلیل ہے۔ اس باب میں دار و مدار تقلید پر منحصر ہے۔ جس قدر نبوت و رسالت کی تقلید زیادہ ہوگی۔ اس قدر قرب ربانی زیادہ ہوگا۔ اور نبوت و رسالت کے فیوضات کی قبولیت اور استعداد بھی زیادہ ہوگی۔ چونکہ صحابہ کرامؓ میں تقلید رسالت زیادہ ہے۔ اس لیے امت کا کوئی بھی فرد ان کے درجۂ قرب کو نہیں پا سکتا۔

اور غور فرماؤ کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں تقلیدی شان دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مقابلہ میں بے مثال اور بے نظیر تھی۔ جس کی وجہ سے بعد رسول اللہ صلعم وہ خلیفہ ہوئے۔ اور وہ اول الخلفاء الراشدین المہدیینؓ تھے اور حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت میں بعد رسول اللہ علیہ وآلہٖ وسلم افضل الناس بالتحقیق تھے۔ جیسا کہ تاریخ الخلفاء للسیوطی میں امام سیوطی فرماتے ہیں:

www.maktabah.org

فارسی

استعداد تقلیدی شان غالب بود۔ بر قوت نظریٔ ایشان۔ صدیق اکبرؓ بواسطۂ قوت استعدادی ایشاں و تقلیدی در تصدیق نبی اصلاً محتاج نگشت انتہیٰ۔

ترجمہ

صحابہ کرام میں تقلیدی شان غالب تھی قوت نظری پر۔ چونکہ قوت استعدادی اور شان تقلیدی (حضرت صدیق اکبر) بوجہ اتم رکھتے تھے۔ اس لیے رسالت کی تصدیق میں ذرہ بھر بھی سوچ اور تامل کے محتاج نہ ہوئے۔

پھر کرشمۂ خداوندی دیکھئے! کہ ابوجہل لعین معجزات قاہرہ اور آیات باہرہ بے شمار دیکھنے کے باوجود اسی استعداد تقلیدی کے فقدان اور محرومی کی وجہ سے بدبخت ہوا۔ اور دولت ایمانی اور اسلامی سے محروم رہا۔ اور فی النار والسقر ہوا۔ حضرت حق سبحانہ، وتعالیٰ ایسے ازلی بدبختوں کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں:

وان یروا کل اٰیۃ لا یؤمنوا بھا ..... تا اساطیر الاولین ؁ (الآیہ)

ترجمہ

یعنے اگر وہ مشرکین ہر قسم کی کھلی نشانیاں بھی دیکھیں، تب بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ بلکہ الٹا کہیں گے کہ پہلے گذرے ہوئے لوگوں کی یہ کہاوتیں ہیں۔

پھر اور غور فرمائیے کہ اولیاء متقدمین میں سے باوجود طویل العمری چند کرامات کا ظہور ہوا ہے۔ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادیؒ سے دس کرامتیں بھی منقول نہیں۔ حق سبحانہ، وتعالیٰ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں:

www.maktabah.org

آیت	ترجمہ
وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیٰاتٍ بَیِّنٰاتٍ۔ (سورۃ بنی اسرائیل)	ہم نے بلاشبہ موسیٰ علیہ السلام کو نو عدد کھلی آیات (نشانیاں یا معجزات) عطا فرمائے۔

اس زمانہ کے اولیاء کرام کے متعلق کیسے ثابت ہوا کہ ان سے کرامات کا ظہور نہیں ہوا، حقیقت یہ ہے کہ اولیاء کرام قدیم زمانہ کے ہوں یا اس دور کے ہر ہر ساعت ان سے کرامات کا ظہور ہوتا ہے، کیونکہ کمال استقامت شریعت غراء اور اتباع سنت بیضا جس کے متعلق حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: ادق من الشعر واحد من السیف پر چلنا کرامات در کرامات ہے۔ دشمن جانے یا نہ جانے۔

ع خورشید نہ مجرم از کسے بینا نیست

سوال دوم: مکاشفات میں القاء شیطانی دخیل ہوتا ہے یا نہ۔ اگر شیطانی القاء دخیل ہوتی ہے، تو اس کی تمیز کیسے ہو سکتی ہے۔ اگر دخیل نہیں ہوتی تو پھر مکاشفات میں غلطی کیوں ہوتی ہے؟

جواب: وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

القاء شیطانی سے کوئی بھی محفوظ نہیں۔ جب حضرات انبیاء کرام کے حق میں متحقق ہو سکتی ہے، تو اولیاء کرام کے حق میں بطریق اولیٰ متحقق ہو سکتی ہے۔ طالب سلوک بے چارہ کی زیادہ سے زیادہ یہ فرق ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوات والتسلیمات

www.maktabah.org

کے حق میں منجانب اللہ متنبہ اور خبردار کر دینا ضروری ہوتا ہے اور اولیار کرام رضوان اللہ علیہم کے حق میں یہ نہیں، کیونکہ نبی متبوع ہے اور ولی تابع۔ اس کے الہام اور کشف کے لیے معیار صحت اولاً تو نصوص شرعیہ ہیں۔ جن کے ذریعہ حق و باطل کی تمیز ہوتی ہے۔ (ماھو موافق فھو المقبول وماھو مخالف فھو المردود)

لیکن وہ امور جن میں شریعت ساکت اور خاموش ہے۔ یعنی نہ شریعت اثبات کرتی ہے، نہ نفی۔ تو ان حالات میں تمیز بہت مشکل ہے۔ ہاں سالک اپنی فراست اور نور بصیرت سے خود فیصلہ کر سکتا ہے۔ چونکہ الہام ظنی ہے۔ ایسی صورت میں تمیز نہ کر سکنا منصب ولایت میں قصور اور نقص لازم نہیں کرتا، کیونکہ نبی کا اتباع دونوں جہان میں نجات کا کفیل ہے۔ اور وہ امور جن میں شریعت خاموش ہے۔ وہ از قسم امور زائدہ ہیں۔ اور شریعت میں ہم امور زائدہ کے مکلف نہیں۔

القار شیطانی کے متعلق تحقیق اور حقیقت یہ ہے کہ غلط کشف القار شیطانی میں منحصر نہیں۔ بلکہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ قوت متخیلہ (خیالی قوت) غیر صحیح صورت کو ایسی طرح دکھاتی ہے کہ جہاں شیطانی القار کی قطعی گنجائش نہیں ہو سکتی جیسے کسی کو خواب میں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیادت ہوتی ہے۔ اور ایسے احکام ارشاد فرماتے ہیں۔ جو شریعت کے احکام کے خلاف ہوتے ہیں (مثلاً یہ کہ حضور فرمائیں معاذاللہ نماز معاف، روزہ معاف، حلال و حرام کی تمیز معاف۔) تو یہ شیطانی القار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ علمار حدیث کے متعلق راجح اور مختار قول یہی ہے کہ حضور پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت شریف میں شیطان متمثل نہیں ہو سکتا۔ جیسے کہ حدیث **من رانی فقد رای الحق؛ ان الشیطان لا یتمثل بصورتی** "میں ہے۔

www.maktabah.org

ایسی صورت میں تمام کارفرمائیاں قوت متخیلہ کی ہیں۔

سوال سوم

خوارق اور تاثیرات جیسے کہ ایک ولی سے ظاہر ہوتی ہیں، ایسے ہی ایک مکار اور شعبدہ باز سے بھی ظاہر ہو سکتی ہیں۔ پھر ان کرامات کے ذریعے صرف ولی کو غیر ولی سے کیسے جدا کیا جا سکے گا۔ اور سالک مبتدی راہ سلوک کے لیے تو اور بھی مشکل ہے۔ کرامت اور استدراج میں فرق کیسے معلوم ہو گا؟

جواب: ولی اور مدعی میں فرق واضح ہے۔ اگر سالک کو اس کی صحبت میں محبت کی زیادتی اور اضافہ۔ اور جمعیت و طمانیت کی دولت میسر آجائے، تو ولی ہے۔ اگر اس کے برخلاف اثر ظاہر ہو، تو مدعی ہے۔ صاحب کرامت نہیں، بلکہ صاحب استدراج ہے۔ جیسے جوگی وغیرہ۔ اہل عقل اور مالکان نظر و بصیرت کے لیے تو یہ تمیز آسان ہے۔ ہاں عوام کالانعام ایسی چیزوں سے دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ سالک راہ ہدیٰ ولی اور مدعی میں کھلا فرق محسوس کر سکتا ہے۔ انتہٰی۔

(اس کے بعد آپ حضور خاموش ہو گئے۔ قدس سرہٗ)

ملفوظ بست و ہفتم (۲۷)

پھر اسی روز فرمایا، جو ہماری مجلس صبح ہوئی تھی! اور فرقۂ وہابیہ ملحدہ کے جوابات فقیر

www.maktabah.org

نے بیان کئے۔ بہتر ہے کہ اب اُس کلام کو ان معارف کے بیان پر ختم کیا جائے۔ جو حضرت خواجہ محمدؒ پارساؒ[۱] صاحبؒ کی کتاب "تحقیقات" میں مفصل درج ہیں۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں: (حدیث شریف) تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ۔ ترجمہ: یعنے اپنے آپ میں صفات الٰہیہ پیدا کرو۔"

یہ حدیث باب تصوف میں جا بجا استعمال یعنی بیان کی جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اولیاء اللہ کو ایسی صفات حاصل ہو جائیں۔ جو واجب تعالےٰ کی صفات سے مناسبت رکھتی ہوں۔ ان صفات میں شرکت صرف رسمی ہوتی ہے۔ نہ کہ معنوی یا حقیقی کہ اولیاء اللہ کو ان صفات کا حامل حقیقی طور تصوّر کیا جائے کیونکہ ایسا ہو جانا از قسم محالات و مستلزم قلب حقائق ہے۔ پھر حضرت صاحبؒ آگے فرماتے ہیں کہ

(۱) مثلاً ایک صفت ملک ہے۔ اس کا معنیٰ حسب مرضی تصرف کرنا ہے جب سالک اپنے نفس پر تصرف حاصل کر لیتا ہے۔ اور نفس اس کے لیے رام مطیع ہو جاتا ہے، تو ایسا سالک دوسروں کے نفوس میں بھی تصرف کی قوت حاصل کر لیتا ہے۔ جب یہ حالت اس میں راسخ ہو جاتی ہے، تو ایسے شخص کو متصرِّف کی صفت سے موصوف کہتے ہیں۔

(۲) مثلاً اور ایک صفت واجب تعالیٰ کی سمیع ہے۔ اس کا معنی سننے والا جب سالک مولا کریم کی طلب میں راستہ طے کرتا ہے، تو ہر سچی بات کو ہر ایک سے سنتا اور قبول کرتا ہے۔ بغیر گرانی کے۔ تو اس وقت ایسے پاکباز کی یہ حالت ہوتی ہے کہ غیبی اسرار اور لاریبی حقائق کو دل کے کانوں سے سنتا ہے۔

---

[۱]: حضرت خواجہ بزرگ حضرت شاہ نقشبند قدس اللہ روحہٗ کے سب خلفا میں ممتاز خلیفے دو تھے: (۱) حضرت خواجہ محمد علاء الدین عطار قدس سرہٗ اور (۲) حضرت خواجہ محمد پارسا صاحب جو رسالہ تحقیقات کے مصنف ہیں۔

www.maktabah.org

اس حالت میں وہ سمیع کی صفت سے موسوم ہو جاتا ہے۔

(۳) اور اسی طرح ایک صفت **بصیر** کی ہے۔ اس کے معنیٰ بینا، اور دیکھنے والے کے ہیں۔ جب سالک بصیرت قلبی کی بینائی اور نورِ فراست سے اپنے جملہ عیبوں کو اور دوسروں کے کمالات کو دیکھتا ہے، تو سب کو اپنے سے بہتر جاننے لگتا ہے۔ اور اس کو ایسی بصیرت حاصل ہو جاتی ہے، جو کچھ کرتا ہے۔ اس کی۔ اس میں حق تعالےٰ کی مرضی ہی ملحوظ و مقصود ہوتی ہے۔ تو ایسی حالت میں وہ صفتِ بصیر سے موصوف ہو جاتا ہے۔

(۴) اور اسی طرح ایک صفت حق تعالیٰ کی **مُحیِی** ہے۔ اس کا معنیٰ زندہ کرنا ہے۔ جب سالک ایک متروکہ سنت کا احیاء کرتا ہے۔ اور ترک کی ہوئی سنت کو پھر سے زندہ کرتا ہے یعنی اس پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ اور اس کے کمال عمل سے دوسرے بھی اس سنت پر عمل کرنے لگ جاتے ہیں۔ تو گویا اس سالک یا شخص نے مردہ سنت کو زندہ کیا، تو اس وقت وہ صفتِ محیی سے متصف ہو جاتا ہے۔

(۵) اور اسی طرح ایک صفت حق سالک **مُمِیتُ** ہے اس کے معنیٰ مار ڈالنا ہے۔ جب سالک راہ حق میں ان بدعات و محدثات کو سُنن نبویہ علیٰ صاحبہا **الف الف صلوٰۃ وسلام وتحیہ** کی جگہ اپنا کر رواج پذیر ہو جاتا ہے۔ اور بدعات و محدثات وغیرہ کی جڑ کاٹ کر ان کی بیخ کنی کرتا ہے۔ تو اس وقت وہ صفت ممیت کے ساتھ موصوف ہو جاتا ہے۔

www.maktabah.org

علیٰ ھذا القیاس۔ عوام تَخَلَّقُوْا کے معنٰی دوسرے رنگ میں بیان کرتے ہیں۔ یہ خود گمراہ ہیں۔ اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں۔ لامحالہ ضلالت و گمراہی میں ڈوب جاتے ہیں۔ ایسے لوگ احیا کی صفت سے اَحْیَاءِ جَسْدِیْ مراد لیتے ہیں! اور اولیاءاللہ کو جسمانی احیا اور غیبی امور پر تصرف اور قبضہ وغیرہ مراد لیتے ہیں۔ اور ایسے ہی دوسرے فاسد خیالات کا اس کے متعلق اظہار کرتے ہیں۔ خداوند تعالےٰ کا قول مبارک ہے: اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (بہت سی بدگمانیاں گناہ بن جاتی ہیں۔) نیز اِحْیَاءَ و اَمَاتَت میں خوارق عادات اور کرامات منحصر نہیں، بلکہ وہ الہامی علوم اور معارف ہیں۔ جن کا منجانب اللہ تعالےٰ ورود ہوتا ہے۔ جو کہ بلند ترین کرامات ہیں۔ حضرت مجدد صاحب رضؓ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں غور کرو۔ اور آنکھیں کھول کر دیکھو کہ یہ تمام علوم و معارف موسلادھار بارش کی طرح کہاں سے برس رہے ہیں۔ یہ سب عظیم ترین معجزاتِ نبوی علیٰ صاحبھا الصلوات والتحیہ سے ہے کہ جن میں سے ایک بھی علوم شرعیہ کے بال بھر مخالف نہیں۔ پھر آگے فرماتے ہیں: یہ خصوصیات انہی کشفی علوم کی صحت کی دلیل ہیں۔ حضرت مجدد قدس سرہٗ کے بارہ میں حضرت خواجہ بیرنگ رضؓ نے فرمایا ہے کہ علوم شما ہمہ صحیح است۔ ترجمہ: تمھارے سب علوم صحیح ہیں۔

ملفوظ بست و ہشتم (۲۸)

حضرت مولانا رحیم بخش صاحب اجمیری فرماتے ہیں کہ حضرت پیر دستگیر حضرت حاجی صاحب قبلہؒ نے دوپہر سے پہلے اس فقیر کو طلب فرما کر مراقبہ دائرہ اقربیت کا سبق عطا فرمایا۔ اور اسی مقام میں اپنی توجہ مبارک سے بھی مشرف فرمایا۔ پھر

لے: حضرت خواجہ بیرنگ سے مراد حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ ۱۲

www.maktabah.org

دعا فرمائی۔ اور مبارک باد بھی دی۔ میں نے دل میں الحمد للہ پڑھی، کیونکہ توجہ مبارک میں بے حد انوار و تجلیات نے فقیر کو گھیر لیا تھا۔ اور فقیر کا تمام جسم بالکل شل ہو گیا۔ اور بے حد فیض جاری ہوا۔

پھر ظہر کے وقت آپ قدس سرہٗ نے قبل از وضو فرمایا: فقیر نے جو تجھے اجازت دے کر روانہ کیا تھا۔ فقیر کا مطلب یہ تھا کہ اگر کوئی تجھ سے بیعت کرنا چاہے، تو تُو اس کو بیعت کر کے ذکر اللہ اللہ سکھائے، کیونکہ زندگی پر بھروسہ نہیں ہے اور دنیا کو چھوڑ جانا ہے۔

ملفوظ البست و نہم (۲۹)

مولانا رحیم بخش نے فرمایا کہ ایک روز ملا ہیبت اخوندزادہ کو طلب فرمایا (ملا صاحب موصوف آں حضور قبلہ قدس سرہٗ کے اکمل خلفاء عظام میں سے تھے) اور ان کو حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام و تحیہ) میں توجہ عنایت فرمائی اس توجہ شریف سے ان پر جذبہ طاری ہو گیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ عجب عطاء الٰہی جل شانہ ہے کہ حقیقت محمدیہ میں بھی جذبہ طاری ہو گیا ہے۔ پھر بعد تقسیم لنگر خانقاہ عالیہ دوبارہ اخوندزادہ صاحب موصوف کو طلب فرمایا۔ اور اس دفعہ ان کو طریقہ قادریہ شریف میں توجہ عطا فرمائی۔ جس کو پہلے سے زیادہ جذبہ طاری ہو گیا، تو ارشاد ہوا کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں توجہ نہ تھی بلکہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مواجہہ شریف ہی کافی تھا۔ بعد ازیں توجہ بصورت خفیہ شروع ہوئی۔ توجہ بصورت ظاہریہ اور علانیہ تو حضرت امام ربانی محبوب رحمانی مجدد الف ثانی رح کا خاص

www.maktabah.org

معمول ہے۔

اور ارشاد فرمایا کہ ملا سمند وغیرہ جو جذبہ پر اعتراض اور جذبے کا انکار کرتے ہیں۔ ملّا ہیبت انوندزادہ کو دیکھیں جو کہ فاضل اور جیّد عالم ہے۔ اس پر بھی جذبہ طاری ہوگیا ہے۔ ہر سلسلہ میں تاثیرات ہیں۔ خواہ کامل ہو یا ناقص۔ جس طریقہ کا مرید اور غلام ہو، وہ تاثیر سے خالی نہیں ہوتا۔ اور اپنے سر مبارک پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: ہمارا اسلام ہے۔ سب سلسلے برحق ہیں، کیونکہ انجام کار سب کی منزل مقصود ایک ہے لیکن یہ فرق ضرور ہے کہ بندگانِ حق جل شانہٗ کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جو صاحب تصرف ہیں۔ یہ صاحبان جب کسی گنہ گار کو ہاتھ لگا دیتے ہیں، تو وہ اللہ کے فضل و کرم سے گناہ سے رک جاتا ہے۔ اور جب کسی مریض کو شفایابی کے لیے کچھ دم کر دیتے ہیں، تو وہ بفضلِ خدا شفایاب ہو جاتا ہے۔ مگر کامل تصرف والا درویش وہ ہوتا ہے کہ جس کو تصرف طریقہ شریفہ کی نسبت کے ذریعے حاصل ہو۔ ایسے صاحب تصرف کی دعا مردود نہیں ہوتی: اور دوسرا وہ جو بصورت درویشی لوگوں کو اوراد وظائف بتلاتا ہے۔ اور ایسوں کا اصل مقصد تسخیر خلق ہوتا ہے۔ مگر یہ نسبت شریفہ سے خالی ہوتے ہیں۔ یہ ہرگز درویش اور طالبِ خدا نہیں ہوتے۔ خاص کر اس زمانہ میں حالت یکسر بدل گئی ہے۔ درویشی اور علم شریعت کو دنیا کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ذکر حق جل شانہٗ اور علم شریعت کا حصول محض اللہ کریم کی رضا جوئی۔ اور اظہار بندگی کی خاطر ہو۔ اور کسی قسم کی کوئی دنیاوی غرض نہ ہو۔ اس کے باوجود بھی اگر اللہ کریم کسی کو یا اس کو دنیاوی عزت بھی عطا کر دے، تو کوئی مضائقہ نہیں۔ ہم تو اپنے طالبانِ حق تعالےٰ کو طریقہ عالیہ نقشبندیہ کی نسبت کے ذریعے ماسوی اللہ سے اور مالداروں کیساتھ رل مل بیٹھنے سے منع کرتے ہیں، کیونکہ حضرات نقشبندیہ رض

www.maktabah.org

کے نزدیک فنا فی اللہ کا مطلب اللہ تعالیٰ کی رضا میں فنا ہونا ہے۔ اور علامت عدم گرفتاری دل کی یہ ہے کہ دل ماسوا حق تعالیٰ کے سب چیزوں کو بھلا دے۔ اور اور اللہ کے سوا سب چیزوں کو بھلا دینے کو خواجگان نقشبندیہؒ کے نزدیک اس کو فنا قلب سے تعبیر کرتے ہیں۔ جو راہ سلوک میں ہمارا (حضرات نقشبندیہؒ کا) پہلا قدم ہے۔
مولانا روم فرماتے ہیں ؎

ہیچ کس را تا نہ گردد او فناء
نیست رہ در بارگاہ کبریاء

ملفوظ سی (۳۰)

ارشاد فرمایا: اس زمانہ میں لوگ کمال اس کو سمجھتے ہیں کہ روٹی، مال اور جاہ ہو۔ مگر ہمارے حضرات اس کو کچھ بھی اہمیت نہیں دیتے، بلکہ ہمارے حضرات فقیری کا کمال نسبت میں تصور کرتے ہیں۔ اس وقت کے فقیر گانا، بجانا، رقص و سرود کو فقیری تصور کئے ہوئے ہیں۔ مگر ہمارے حضرات اس کے بجائے ادا نماز باول اوقات، اجتناب از بدعات اور امور مسنونہ و مستحب کی ادائیگی کی پابندی کرتے ہیں۔ اور دن رات ذکر و مراقبہ میں اپنے اوقات گذارتے ہیں، کیونکہ انہی امور سے سکون اور جمعیت قلب نصیب ہوتے ہیں۔ جو زندگانی کی نہایت متمنا ہے۔ الصلوٰۃ معراج المؤمنین (الحدیث) اس کی دلیل ہے۔ اور ارحنی یا بلالؓ (الحدیث) اس کی شاہد ہے۔ اور قرۃ عینی فی الصلوٰۃ (الحدیث) اس کی رمز ہے۔ سبحان اللہ! اگر نماز نہ ہوتی، تو چہرہ مقصود سے نقاب کشائی کون کرتا۔ اور مشتاقوں کے

www.maktabah.org

بیمار دلوں کا مداوا کون کرتا۔ ہم جیسے بے ہمتوں کو وصل عریاں نصیب نہ ہوتا۔

ملفوظ نمبر ۳۱

ہفتہ کے روز ارشاد فرمایا: کتابوں سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہ بھی بڑی مضبوط سند ہے کہ ظالم و معاند کا شکوہ جائز ہے۔

ملفوظ نمبر ۳۲

بروز جمعرات مشکوٰۃ شریف کی اس حدیث شریف مَنْ تَفَارَقَ عَنِ الْجَمَاعَةِ ... الخ کی تشریح فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس طریقہ شریفہ میں بیعت کرنے کے بعد اس طریقہ شریفہ سے نکل جانا (معاذ اللہ) بہت مشکل امر ہے۔ (کیونکہ) اگر کوئی بیعت کرنے کے بعد اس طریقہ سے نکل جائے، تو وہ خراب اور پریشان ہوتا ہے، کیونکہ حضرت خواجہ نقشبند صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میرا طریقہ شریفہ کتاب اللہ تعالےٰ اور سنت رسول اللہ تعالےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے کا نام ہے۔ جو اس طریقہ سے روگردانی کرتا ہے، تو وہ گویا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑتا ہے۔ تو اس کو خطرات اور اضطرابات اور پریشانیاں گھیر لیتی ہیں۔ اس دنیا میں اور آخرت میں اس کو سلب ایمان کا بھی خطرہ لاحق ہو جاتا ہے (اللہ کریم اس فقیر کو فقیر کے دوستوں کو اور سب برادران طریقت کو، محفوظ فرمائے۔

www.maktabah.org

ملفوظ نمبر ۳۳

بروز دوشنبہ ۳ ماہِ رجب ۱۲۷۲ھ کو حضور والا نے اس احقر (مولانا رحیم بخش صاحب) اور میاں جی صاحب (مولوی غلام حسن صاحب پونگر) دونوں کو صبح کے حلقۂ مجلس و ذکر و مراقبہ کے بعد طلب فرمایا۔ اور مراقبۂ اسم الظاہر میں توجہ فرمائی۔ الحمد للہ بے حد فیضان جاری ہوا۔ اور لطیفۂ نفسی کو کمال اضمحلال حاصل ہوا۔ اور ساتھ ہی لطیفۂ قلبی میں بے حد وسعت حاصل ہوئی۔ توجہ سے فراغت کے بعد فرمایا کہ ہندوؤں کو مطابق شرع شریف بظاہر بُرا کہنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ توحید سے خالی ہیں۔ مگر دل میں اپنے آپ کو ان سے بھی بدتر جاننا چاہیئے۔

۲۔ کلمہ: لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کا بار بار ورد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تجدید ایمان ہو اور تجدید ایمان بار بار اس کلمہ شریف کے تکرار سے کرنی چاہیئے کہ مبادا کوئی ایسی نازیبا حرکت قلب و جوارح سے صادر ہو جائے کہ کفر میں پڑ جائیں۔ جیسے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے: نَحْنُ مَعَاشِرُ الْاَنْبِیَاءِ نَخَافُ الْکُفْرَ وَ اَنْتُمْ تَخَافُوْنَ الْمَعَاصِیْ۔ (ترجمہ:) کہ ہم انبیاء کا گروہ کفر سے ڈرتے ہیں۔ اور تم لوگ گناہوں سے ڈرتے ہو۔

ملفوظ نمبر ۳۴

ارشاد فرمایا: وہ پیر خراب ہوتا ہے۔ جو مریدوں سے دولت کی آرزو رکھے۔ مگر کوئی مرید

www.maktabah.org

پیر کی خواہش کے بغیر اپنے پیر کو کوئی چیز نذر کرے، تو پیر واپس نہ کرے، بلکہ اس کو فتوحات غیبی سمجھے۔ اور فقراء و درویشان کرام جو اپنے پیر کی خدمت میں یا اپنے پیر کے آستان مبارک پر مقیم رہتے ہیں۔ اور اللہ اللہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ اور مراقبہ فیض کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں علم سلوک و تعلیم باطنی سیکھتے ہیں، تو ان فتوحات غیبی کو ان سب کے اخراجات پر پیر صرف کرے۔ تاکہ واردین اور زائرین وغیرہ کی کفالت بوجہ احسن ہو۔

ملفوظ نمبر ۳۵

ارشاد فرمایا: یہ میری خانقاہ بیع و شرا کی جگہ نہیں، بلکہ نماز پنج گانہ باجماعت اور روزہ اور تلاوت اور جائے اذکار و مراقبہ ہے۔

ملفوظ نمبر ۳۶

ارشاد فرمایا: ہماری مثال بیمار چوپایوں کی طرح ہے کہ ان کا مالک ان کا علاج معالجہ کرتا ہے، تو وہ اس سے دور بھاگتے ہیں۔ ہم بھی اپنے علاج سے جو اللہ تعالے نے انبیاء عظام علیہم السلام کے توسط سے مقرر فرمایا ہے، دور بھاگتے ہیں۔ اور قبول و تسلیم نہیں کرتے۔ (حالانکہ) یہ تمام خرابیاں شیطان لعین اور نفس پُر کیں کی چال بازیاں اور حیلہ سازیاں ہیں۔

ملفوظ نمبر ۳۷

ارشاد فرمایا: طریقہ نقشبندیہ عالیہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس طریقہ عالیہ

www.maktabah.org

ہیں فقر دو قسموں پر مشتمل ہے: پہلا جذبہ ہے۔ جو خاص عطیۂ الٰہی جل شانہٗ ہے۔ اور یہ اختیاری نہیں ہے۔ دوسرا سلوک ہے۔ اور یہ عمل سے عبارت ہے۔ یہ بھی توفیق الٰہی جل شانہٗ سے ہے۔ ہمارے بزرگوں کا یہ معمول ہے کہ یہ طالبان حق کو پہلے پہل اپنی توجہات شدیدہ سے سلوک طے کراتے ہیں۔ جن مریدان کو جذبہ طاری ہو جاتا ہے، تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص عنایت ہے۔ جو پیر اس جذبہ کو اپنی جانب سے سمجھے، تو وہ مشرک ہے۔ اور علماء سوء کے زمرہ میں شمار کیا جاوے گا۔ جو شیطان سے بھی بُرا ہے۔ اور جن مریدان کو عمل اور مجاہدہ سے ترقی اور درجات قرب حاصل ہوتا ہے۔ تو یہ بھی دراصل وہی معاملہ ہے۔ مگر پیر کا سینہ باب رحمت ہے۔ اور پیر کی توجہ قلبی سے مرید کا کام انجام کو پہنچتا ہے۔ اس لیے پیر منشاء حق تعالےٰ اور مقصود سببی کی حیثیت سے نعمت عظیم ہے۔

ملفوظ نمبر ۳۸

آپ نے ارشاد فرمایا: شیخ الاسلام (حضرت عبداللہ انصاری شیخ ہرات رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ) نے فرمایا ہے کہ ایک کرامات فروش ہوتا ہے۔ اور ایک کرامات خر؛ (یعنی خریدنے والا)

(۱) کرامات فروش وہ ہے۔ جو لوگوں پر اپنی کرامات کے ذریعے اپنی پیری جتوائے، اور منوائے اور کرامات دکھانے پر زور لگاوے۔ یہ پیر مغرور ہے۔

(۲) کرامات خر وہ ہے۔ جو کرامات کو لوگوں پر ظاہر ہونے کی خواہش رکھتا ہے۔ یا اس سے کرامتوں کی طلب کی جاتی ہو۔ یہ کتا ہے۔

لہٰذا کرامات فروش اور کرامات خر دونوں فقر سے عاری ہیں، کیونکہ فقر کی حقیقت و

www.maktabah.org

اصلیت کرامات نہیں ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: کرامات کی طلب رکھنا، فرعونی کا دعویٰ کرنے کی خواہش ہے۔ اور کشف کی طلب کرنا، خدائی کا دعویٰ کرنے کی خواہش ہے یعنی پہلی حالت لوگوں میں زور اور رعونت سے بزرگی کو منوانے کے مترادف ہے۔ اور دوسری حالت لوگوں میں اپنے علم اور غیب دانی سے لوگوں کو مرعوب اور مرغوب کرنے کے مترادف ہے۔

ملفوظ نمبر ۳۹

آپ رح نے فرمایا: اس طریقہ عالیہ کا مجاز اور خلیفہ جب توجہات نہیں دیتا۔ اور حلقہ نہیں کرتا۔ اور طریقہ کے اعمال و افعال کو عملاً جاری نہیں کرتا ہے، تو وہ خراب ہو جاتا ہے۔ اسی لیے اجازت یافتہ کو لازم ہے کہ اشاعت سلسلہ عالیہ میں کوشاں ہو جاوے۔

ملفوظ نمبر ۴۰

ارشاد فرمایا رح: اس طریقہ فقر میں علم ظاہری رکھنا شرط نہیں ہے۔ یہ طریقہ عالیہ انعکاسی اور ظلی ہے۔ جیسے کہ آفتاب کے پرتو سے میوہ جات پختگی پاتے ہیں۔ اگرچہ آفتاب اور میوہ جات دونوں کو ایک دوسرے کے تعلق اثر کا علم نہیں ہوتا۔ اسی طرح مُرید اور پیر کو توجہ کی تاثیر اور اس کی سرایت ہونے کا علم شرط اور ضروری نہیں ہے۔ اگر توجہ مرشد نے مرید پر اثر کیا۔ یا مرید توجہ مرشد سے مؤثر ہوا تو بہتر ہے۔ وگرنہ کوئی مضائقہ نہیں ہے، کیونکہ اپنے وقت پر یہ رنگ اور اثر پیدا ہو کر رہے گا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

www.maktabah.org

ملفوظ نمبر ۴۱

ارشاد فرمایاؒ: جس وقت فقیرؔ نے ملا نظام الدین صاحب کو طریقہ عالیہ کی اجازت دی تو مولوی شیر محمد صاحب نے کہا کہ دیکھو! نظام الدین بھی پیر ہوگیا۔ فقیر اس کلام سے جو مولوی شیر محمد صاحب نے کہی بہت خفا ہوا، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ یہ کام اللہ تعالیٰ کا ہے۔ اگر اللہ کریم ایک کنجری[1] کو مسند رشد و ارشاد پر بٹھا دے۔ اور اسی سے یہ کام فیض و رشد کرائے، تو کس کی مجال ہے کہ کوئی کلام یا سخن کر سکے۔ کیونکہ تمام ملک اللہ کریم کے تصرف میں اور دست قدرت میں ہے۔ اگر وہی اللہ تعالےٰ کسی گرے ہوئے مرد یا عورت کو درجۂ کمال عطا فرما دیوے۔ تو وہ قادر مطلق ہے۔ سبحانہ و تعالیٰ عمّا شانہ

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یّشآء۔ شعر

خاکساران جہاں را بحقارت منگر

تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

ملفوظ نمبر ۴۲

آپؒ نے فرمایا: ملّا پال محمد کا نفس بڑا ہے۔ اور اسی طرح ملّا سیّد نور کا نفس بھی۔ مگر دونوں ہی بڑے مرتاض اور نیک اشخاص ہیں۔ مگر باوجود اس حالت کے اپنے جیسا دنیا میں کسی کو نہیں سمجھتے۔ ہاں ایک وقت تھا کہ فقیرؔ کے نفس کی یہی حالت رہی تھی۔ اس وقت میں کوئی فقیر اور عالم میری نظر میں نہیں جچتا تھا۔ میرا قصہ کچھ یوں ہے: فقیرؔ نے اول اول اپنی والدہ مبارک کے چچا علی بیگ صاحب سے اجازت ذکر شریف حاصل

[1] کنجری سے مراد فاسق لوگ ہیں جو پیر حقانی کی بیعت کر کے فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے درجے کو پہنچ جائے اور پھر اس کا پیر اس کو اجازت سے سرفراز فرمائے اور وہ خلیفہ حضرت شیخ ہو جائے اور اس قسم کے واقعات کتابوں میں بکثرت موجود ہیں۔ فقط

www.maktabah.org

کی تھی۔ موصوف مجھے فرمایا کرتے کہ تم صاحب احوال ہو، چونکہ ابتدائی حال تھا۔ مجھے بھی کوئی زیادہ پتہ نہ تھا۔ لیکن اتنی خبر ضرور ہوتی تھی کہ مجھ کو جذبہ یا شورش قلب بہت ہے تو اس حالت اور مستی وغیرہ کی کیفیت میں فقیر نے کافی شہروں اور ملکوں کے سفر کئے۔ اور دورانِ سفر علماء و فقراء سے ملاقاتوں کا شرف بھی حاصل ہوا، چونکہ فقیر میں جوش وخروش متواتر قائم تھا۔ اور فقیر اس خیال پر پختہ رہا کہ بس پیری اور فقیری یہی ہے کہ مردہ کو زندہ کر دیا جائے۔ اور زندہ کو مُردہ۔ اور کافروں، فرنگیوں کی فوجوں کی صفیں ہی صفیں پل بھر میں بھگا دی جائیں۔ یا اگر فقیر کو یہاں سے بخارا پہنچنا ہے تو فوراً پہنچ جائے۔ اور پھر وہاں سے دہلی پہنچ جائے۔ اور اسی طرح کے کام فقیر کے اپنے ہی اختیار میں ہوں۔ لیکن اپنے حضرت پیر و مرشد قدس اللہ روحہٗ کے قربان جاؤں! جونہی ان کی غلامی کا شرف نصیب ہوا۔ تو میرے یہ سب سابقہ احوال ختم ہو گئے۔ اور بحمد للہ اطمینان اور سکون قلب نصیب ہوا۔ اور طریقہ مجددیہ کا فیض جو جہالت و نکارت[ل] ہے، حاصل ہوا۔ اور اس کے بعد آہستہ آہستہ استقامت نصیب ہوئی اور طبیعت نے قرار پکڑا۔ اور پھر حضرت عظام کی کتابوں کے مطالعہ سے فقیر کو بے حد فیض حاصل ہوا۔ بالخصوص طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کے سلوک کی حقیقت معلوم ہوئی اور حضرت پیر و مرشدؒ کی نظر شفقت و عطوفت نہ ہوتی۔ اور کتابوں کا مطالعہ نہ ہوتا، تو فقیر طریقہ شریفہ سے دست بردار ہو جاتا۔ **الحمد للہ!** کہ فقیر کو اللہ کریم نے اس طریقہ میں کمال استقامت ارزانی فرمائی۔

فالحمد للہ ثم الحمد للہ

ل: جہالت و نکارت کا مطلب یہ ہے کہ سالک کا ماسوی اللہ سے بے خبر ہو جانا۔ اور اللہ پاک کی ذات کا اس کے دل اور سارے وجود کو ایسا گھیر لینا کہ سالک کو نہ اپنی جان کی خبر ہے نہ جہاں کی اس حالت کو فناء فی اللہ اور بقا باللہ کہتے ہیں۔

www.maktabah.org

ملفوظ نمبر ۴۳

آپؒ نے ارشاد فرمایا: سید طیب شاہ نے عرض کی کہ حضور مجھے خلوت کی اجازت دی جائے۔ تو فقیر نے کہا کہ شاہ صاحب! اس طریقہ عالیہ میں خلوت درانجمن ہے اور یہ کافی ہے۔ اس پر شاہ صاحب نے پھر عرض کی کہ مجھے دوست احباب تھوڑا کھانے کو کہتے ہیں۔ تو فقیر نے کہا: شاہ صاحب اس طریقہ شریفہ میں یہ بھی نہیں ہے۔ بلکہ سیر ہو کر کھاؤ۔ اور ذکر سے ہضم کرو۔ ریاضات و مجاہدات دوسرے طریقوں قادریہ، چشتیہ و سہروردیہ میں ہیں۔ اس طریقہ عالیہ میں تو شریعت پر عمل پیرا ہونا۔ اور تمام غیر شرعی امور سے پرہیز کرنا۔ اور پھر اپنے پیر و مرشد کے ساتھ مضبوط رابطہ رکھنا۔ یہ ایک بڑا مجاہدہ اور شرف ہے۔ کیونکہ اس طریقہ شریفہ کی ابتدا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰے عنہ سے ہوتی ہے۔ جن کے حق میں حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

ما فضل ابی بکر بکثرت الصوم و لا بکثرت الصلوٰۃ و لکن بشیءٍ وُقر فی قلبہٖ ط

یعنے ابوبکر صدیقؓ کی فضیلت کی وجہ نہ تو کثرت روزہ داری ہے نہ کثرت نماز سے بلکہ ان کی فضیلت اس چیز سے تھی، جس نے ان کے قلب شریف میں آشیانہ بنایا ہوا ہے۔ اور حضرت ابوبکر صدیق کے دل میں جس چیز نے آشیانہ بنایا ہوا تھا۔ وہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کمال رابطہ اور محبت تھی۔ اور اس کمال رابطے کا بیان الفاظ میں نہیں آسکتا۔ کیونکہ یہ ایک باطنی چیز ہے۔ جو حال[1] سے تعلق رکھتی ہے۔

[1] حاشیہ اگلے صفحہ پر

www.maktabah.org

ملفوظ نمبر ۴۴

ایک درویش فرماتے ہیں: ایک روز مجھے بارگاہ رب العزت میں مناجات کی اجازت ملی۔ اوپر سے ہاتف نے آواز دی کہ میری جناب میں کیا تحفہ لائے ہو؟ وہ درویش کہتا ہے کہ جوں ہی آواز آئی۔ خالصتاً لوجہ اللہ اور اللہ پاک کی رضا جوئی کے لیے جو اعمال میں نے کئے تھے وہ مجھے یاد آتے کہ میں بارگاہ رب العزت میں وہ اعمال پیش کروں۔ جونہی یہ خیال میرے دل میں آیا، تو اللہ پاک کی جناب کبریائی سے مجھے معاً ڈانٹ ملی کہ اُو مسکین! یہ تو جناب کبریا ہے۔ یہ اعمال جن کا تجھے خیال دل میں آیا ہے ان کی میری جناب میں کوئی وقعت نہیں۔ میری جناب کے لائق تحفہ تو آہ سرد اور زار و قطار رونا ہے۔ اور اس جناب کے لائق ہدیہ سینے سے ھَی ھَی کا نکلنا اور دل پُردرد ہے۔ اور بے شوق واشتیاق عبادات اور اعمال کی کچھ بھی قدر نہیں۔

آپ رح نے فرمایا: صد ہزار علم سے ایک ذرہ خالص عمل کا بہتر ہے۔ اور صد ہزار عمل سے ایک ذرہ اخلاص کا بہتر ہے، اور صد ہزار اخلاص سے ایک ذرۂ عشق کا بہتر ہے، اور صد ہزار شوق و عشق سے ایک ذرہ درد کا بہتر ہے۔ پھر آخیر میں یہ آیات پڑھیں: لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

لہ: (حاشیہ صفحہ گذشتہ) جو حال سے تعلق رکھتی ہے الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی۔ جیسے کہ اقبال فرماتے ہیں ؎

محبت معنیٰ و الفاظ میں لائی نہیں جاتی
یہ وہ نازک حقیقت ہے کہ سمجھائی نہیں جاتی

www.maktabah.org

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل۔

ملفوظ نمبر ۴۵

آپؒ نے فرمایا: ان ابیات کو روزانہ پڑھا کرو۔ جو ان اشعار و ابیات کو روزانہ صدق دل سے پڑھا کرے گا، تو بے حد تاثیرات ملاحظہ فرمائے گا۔

بے لطف تو من قرار نتوانم کرد
احسان ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تنم زبان شود ھر موئ
یک شکر تو از ھزار نتوانم کرد

ملفوظ نمبر ۴۶

ایک بار حضرت مولانا رحیم بخش صاحب کو کہ وہ روٹی کم کھاتے تھے، فرمایا: مولانا! کھانا نہ بہت کھاؤ نہ تھوڑا یعنی میانہ خوری اپنی عادت بناؤ کہ حضرت شاہ صاحب کو حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ کھانا بہت کھایا کرو اور اسے ذکر سے ہضم کرو۔

ملفوظ نمبر ۴۷

آپؒ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضا میں اپنی رضا کا فنا کرنا بے حد مشکل کام ہے۔
پھر فرمایا کہ خورد و نوش اور لباس و پوشاک کی ضرورت انبیاء علیہم السلام کو بھی پیش آتی تھی۔ پھر فرمایا کہ حضرت خواجہ محمدؒ بابا سماسی جب ایک بار اپنے خلیفے سیّد

www.maktabah.org

امیر کلال صاحب کے ہاں تشریف لے جا رہے تھے، تو آپ کا گذر بخارا کے محلہ قصر ہندواں میں ہوا۔ تو وہاں پر گھوڑی ٹھہرا کر بحالت مراقبہ و استغراق آپ کے منہ مبارک سے نکلا "ازیں محلہ بوئے ولیے می آید"۔ یعنے اسی محلہ سے ایک ولی اللہ کی خوشبو آرہی ہے۔ پھر فرمایا: اسی حالت جذب و استغراق میں کہ قریب است کہ ایں محلہ قصر ہندواں قصر عارفاں گردد یعنے کہ قریب ہے کہ یہ محلہ قصرِ ہندواں قصر عارفان ہو جائے گا۔ اور اسی "قصر عارفان" کے نام سے موسوم ہوگا۔ چنانچہ اس کے چھ ماہ بعد حضور حضرت خواجہ نقشبند غریب نواز قدس سرہٗ پیدا ہوئے، اور انہی کی برکت اور ولایت سے وہی محلہ قصر ہندواں قصر عارفاں کے نام سے موسوم ہوا، جو مدت دراز تک اسی نام سے مشہور و معروف تھا۔

آپؒ نے فرمایا: حضرت شاہ نقشبند قدس اللہ سرہٗ بہت بے تکلف تھے۔ اپنے گھر کے لیے جلانے کی لکڑیاں اپنی پیٹھ پر لاتے تھے۔ ایک دن گوشت بازار سے لا رہے تھے، حضرت خواجہ علاؤالدین عطارؒ نے ان سے گوشت لے کر ان کی خانقاہ شریف تک پہنچایا۔ جب گوشت پک گیا اور کھانا تیار ہوا، تو حضرت خواجہ علاؤالدینؒ کو فرمایا: آؤ اکٹھے کھانا کھائیں، تو وہ کھانا آپ دونوں نے باہم مل کر کھایا۔ اس باہم کھانے کی برکت سے درجہ ولایت سے مشرف ہوئے۔ اور حضرت خواجہ نقشبند صاحب نے ان کو خلافت کا اہل سمجھ کر ان کو خلافت مرحمت فرمائی۔ اور ان کی خلافت عطا کرنے کی برکت سے حضرت خواجہ علاؤالدین سے وہ فیض جاری ہوا کہ ساری دنیا کو منور کر دیا۔

آپؒ نے فرمایا: جب حضرت خواجہ نقشبند صاحب قدس اللہ روحہٗ

www.maktabah.org

پیدا ہوئے، تو حضرت خواجہ محمد سماسیؒ نے حضرت سید امیر کلال صاحبؒ کے سپرد فرمایا۔ اور فرمایا: "ایں فرزند ما است۔ وتربیت ایشاں بذمہ شما لازم است" یعنے یہ میرے فرزند ہیں۔ اور ان کی تربیت آپ کے ذمہ لازم ہے۔ اور حضرت خواجہ نقشبند صاحب کو حضرت خواجہ محمد سماسیؒ سے نسبت فرزندی اس طرح تھی کہ جب پہلی بار آپ کا محلہ قصر ہندواں بخارا میں گذر ہوا، تو آپ نے فرمایا کہ اس محلہ سے ایک ولی اللہ کی خوشبو آرہی ہے۔ اس وقت خواجہ نقشبند بطن مادر میں تھے۔ اور جب چھ ماہ بعد پھر اپنے خلیفے سید امیر کلال کے ہاں تشریف لے گئے۔ تو فرمایا کہ وہ خوشبو زیادہ ہوگئی ہے۔

شاید وہ بزرگ اس دنیا میں تشریف لے آئے ہیں۔ اور یہ فرما کر محلہ قصر ہندواں سے حضرت سید امیر کلال صاحب کی خانقاہ میں تشریف لے گئے۔ دوسرے تیسرے روز حضرت خواجہ نقشبند کے والد بزرگوار حضرت خواجہ نقشبند صاحب کو جھولی میں اٹھائے ہوئے حضرت خواجہ محمد بابا سماسی کی خدمت میں لے آئے۔ آپ کی نظر جونہی حضرت خواجہ نقشبند پر پڑی، تو فرمانے لگے۔ یہی وہ بزرگ ہیں۔ جن کی خوشبو فقیر کو چھ ماہ سے آرہی تھی جونہی حضرت نقشبند کے والد بزرگوار خواجہ محمد بابا سماسی کی محفل شریف میں پہنچے، تو آپ نے حضرت خواجہ نقشبند کو ان کے والد کی جھولی سے اٹھا کر اپنی جھولی میں اٹھا دیا۔ اور فارسی میں فرمایا۔ تین بار:

"کہ ما ایشاں را در فرزندی خود قبول کردیم" یعنے میں نے ان کو فرزندی میں قبول فرمایا۔

اور اس وقت کامل توجہ مرحمت فرمائی۔ یعنے جو کچھ باطنی نسبت دینی تھی۔ وہ اسی وقت دے دی۔ اور بعد میں سید امیر کلال صاحب کے ذمہ لگایا کہ ان کی تربیت آپ

www.maktabah.org

کے ذمہ ہے۔ فقیر بوڑھا ہو چکا ہے۔ واللہ اعلم۔ کہ یہ طفل شیر خوار مجھ کو دیکھ سکے گا یا نہ؟ اس لیے ان کی تربیت آپ کے ذمہ لگاتا ہوں۔ آپ ان کی تربیت میں ایک دقیقہ بھی فروگذاشت نہ کریں۔ حضرت سید امیر کلال صاحب سر تسلیم خم کرتے ہوئے عرض کی، حضور! امتثال امر شیخ واجب ہے۔ انشاء اللہ العزیز فقیر تعمیل امر کرتے ہوتے تربیت میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔

ملفوظ نمبر ۴۸

آپؒ نے فرمایا: حضرت شاہ صاحب غلام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ختم یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ ہ کا وظیفہ کرے گا۔ اس کو دولتِ ظاہری اور باطنی دونوں نصیب ہوں گی۔ پھر فرمایا: فضل علی طبیب کو فقیر نے اس ختم کا وظیفہ بتایا تھا۔ اس موقعہ پر میاں جی صاحب بولے کہ دولتِ باطنی کا نصیب ہونا، تو ڈھکی چھپی بات ہے، مگر ظاہری دولت سے تو اب مالا مال ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ کچھ بھی نہیں رکھتا تھا۔ بالکل مفلس تھا۔

ملفوظ نمبر ۴۹

ایک بار فرمایا: اس وقت اس طریقہ علیہ نقشبندیہ مجددیہؒ میں فقیر کے پاس تین پہلوان ہیں۔ ایک ملّا عثمان جی (یعنے قطب زمان حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب قبلہؒ) اور دوسرے "میاں جی" (یعنے استاد الکل

www.maktabah.org

حضرت مولوی غلام حسن صاحب پونگر ڈیروی) اور تیسرے مولوی شیر محمد کلاچی والے۔
ایک بار مولوی شیر محمد کلاچی والے نے بوقت رخصت تجدید بیعت کی التماس کی جو منظور ہوئی اور اسے تجدید بیعت فرمایا۔ بیعت فرماتے وقت ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا: جو کچھ فقیر پڑھتا جائے فقیر کے ساتھ دل میں پڑھتے جاؤ۔ تو حضور سے پہلے اٰمنت باللہ وملائکتہ وکتبہٖ ورسلہ والیوم الاٰخر والقدر خیرہٖ وشرہٖ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموتِ ۔ اٰمنت باللہ کماھوابجیع اسمآئہٖ وصفاتہٖ وقبلتُ جمیع احکامہٖ۔ یہ پڑھ کر پھر پڑھا:

اَسْتَغْفِرُ اللهِ الْعَظِيْمِ ۔ اَلَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ ۔ اور اس کے بعد پڑھا:

رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صلی اللہ تعالیٰ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَّ رَسُوْلاً اَللّٰهُمَّ مغفرتك اوسع من ذنوبي ورحمتك ارجى عندى من عملي ۔ پھر مولوی صاحب موصوف کے حق میں رجوع الی اللہ اور اذواق واشواق الٰہیہ اور مدام ذکر و مراقبہ و رابطہ حضرات مشائخ کرام رضوان اللہ علیہم کے نصیب ہونے کی دعائیں مانگ کر انہیں رخصت فرمایا۔

ملفوظ نمبر ۵۰

روز چہار شنبہ ۱۹ ماہ رجب المرجب ۱۲۷۳ھ ہجری المقدسہ نماز فجر کے وقت

www.maktabah.org

میاں جی صاحب اور مولوی شیر محمد صاحب دونوں کی عدم موجودگی میں دکیونکہ ان میں سے ایک حضور کی امامت کیا کرتا تھا) آں جناب نے خود نماز فجر کی امامت فرمائی، اور پہلی رکعات میں سورہ قاف اور دوسری آیات میں چند آیات مبارکہ سورہ منافقوں کی پڑھیں چونکہ حضور بفضل اللہ وکرمہ عظیم الشان قاری تھے۔ بصرہ اور عراق میں قرآن کریم کے علم قرأت کی سند حاصل کی تھی۔ چنانچہ حضور کی امامت کرنے سے مقتدیوں کو بے حد حظ اور دوران نماز و قرات مقتدیوں کے دل گویا کہ نہیں تھے۔ اور سب پر محویت طاری رہی چنانچہ اثنائے قرآت میں بعض بعض کو بے اختیار اس قدر جذبہ گھیر لیا کہ صف میں گر پڑتے اور تڑپتے رہے تھے۔ جب نماز فجر سے فارغ ہو کر آپؒ تسبیح خانہ تشریف لائے۔ تو مولوی شیر محمد صاحب اور میاں جی دونوں کو مخاطب ہو کر فرمانے لگے: آپ کہاں گئے تھے کہ نماز میں غیر حاضر تھے فقیر کو خود امامت کرنا پڑی۔ فقیر اب امامت کرنے کی توفیق نہیں رکھتا۔ آپ صاحبان نے بُرا کیا کہ نماز جماعت سے بھی محروم رہے اور امامت سے بھی۔

ملفوظ نمبر ۵۱

آپؒ نے فرمایا: روٹی دو طرح سے کمائی جاتی ہے۔ ایک طریقہ تو روٹی کمانے کا حرفت کے ذریعہ ہے۔ اور دوسرا طریقہ توکل ہے۔ اور یہ بہت مشکل کام ہے۔

ملفوظ نمبر ۵۲

آپؒ نے فرمایا: ایک شخص کو جس نے عرض کی کہ حضور! مجھ پر نسیان غالب ہے

www.maktabah.org

ارشاد فرمایا کہ فکر مت کرو۔ اور نسیان کے غلبہ کرتے سے اندیشہ مت کرو، کیونکہ سلطان العارفین شیخ بایزید بسطامی کا ایک خادم جو ایک مدت حضرت شیخ موصوف کی خدمت میں رہ رہا تھا۔ ایک دن شیخ قدس سرہٗ سے اس خادم کا نام بھول گیا، تو خادم نے عرض کی کہ حضور! میرا نام جناب عالی کو کیوں بھول گیا ہے۔ حالانکہ یہ بندہ عرصہ دراز سے حضور کی خدمت میں گذار رہا ہے، تو حضرت شیخ نے اس خادم کو فرمایا کہ ناراض مت ہو، کیونکہ فقیر کا باطن حق تعالےٰ کی ذات پاک کی یاد میں اس قدر مشغول ہے کہ ماسوی اللہ سب فقیر سے بھول گئے ہیں۔

ملفوظ نمبر ۵۳

آپؒ نے فرمایا: اس ضمن میں کہ ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تو کون ہے؟ تو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے عرض کی: حضور! میں عائشہ ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: کون سی عائشہ۔ تو بی بی عائشہ صدیقہؓ نے جواب میں عرض کیا۔ کہ حضور! میں تو آپ کی بی بی ہوں۔ حضور نے پھر فرمایا: کون سی بی بی۔ اور کیسی بی بی، تو حضرت صدیقہؓ نے عرض کی: حضور! آپ کی بی بی حمیرا ہوں۔ (تو حضور نے پھر فرمایا:) کون سی حمیرا۔ تو پھر حضرت صدیقہ نے عرض کی: حضور! حضرت صدیقِ اکبر کی بیٹی۔ تب حضور نے جا کر پہچانا اور پہچان کر فرمانے لگے: بجز حق تعالیٰ کے میرا دوسرا صدیق کون ہو سکتا ہے۔

ملفوظ نمبر ۵۴

آپؒ نے فرمایا: میرے پیر و مرشد قدس سرہٗ نے فرمایا: کہ حضرت خواجہ آدم بنوریؒ

www.maktabah.org

نے اپنے طریقے میں تین سو تیرہ ۳۱۳ مقام پر ذکر کرنا وضع[ف۱] فرمایا۔ اور اپنے آپ کو حضرت امام ربانی قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس سے زیادہ سمجھنے لگے۔ حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب قدس سرہٗ نے ان کی جانب توجہ فرمائی اور ان سے نسبت قلبی اور باطنی چھین لی اور وہ بالکل خالی کے خالی رہ گئے۔ پھر حضرت خواجہ آدم بنوری حرمین شریفین گئے۔ اور حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک روضہ شریف سے نکالا اور ان سے ہاتھ ملایا۔ اور وہاں پر بھی حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب کی روحانیت شریف حاضر ہوئی۔ اور ان کو نسبت سے پھر خالی کر دیا اور نسبت باطنی چھین لی۔ حضرت خواجہ حاجی صاحب نے یہ فرما کر فرمایا کہ مجاز (خلیفے) کو چاہیئے کہ وہ بہت احتیاط سے ہر قدم اٹھائے اور اپنے آپ کو ہرگز کامل و مکمل تصور نہ کرے اور اپنے آپ کو اپنے پیر سے ہرگز زیادہ نہ جانے۔

ملفوظ نمبر ۵۵

آپ نے فرمایا: روز پنجشنبہ پنجم ماہ جمادی الاوّل ۱۲۷۳ھ کو اپنی زبان درفشاں سے ارشاد فرمایا کہ فقیر کو اللہ تعالےٰ نے ایسی جگہ میں رہنا قلم تقدیر سے لکھا ہے، جہاں فقراء بہت رہتے ہیں۔ اور فقیر نے ہر ایک کے مریدوں کا ایک ایک حصہ اپنے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں داخل کر کے مرید کیا ہے۔ مثلاً ملّا جان محمد صاحب جو کہ قوم شیرانیوں کے پیر ہیں۔ تقریباً ۱۲ ہزار قوم شیرانی ان کے مرید ہیں۔ فقیر نے ان کے مریدوں کو بھی مرید کیا۔ اور طریقہ عالیہ میں داخل کیا۔ دوسرے فقیر محمد رضا صاحب ڈیرہ اسماعیل خاں والوں سے بھی مرید بانٹے اور ان کو اپنے طریقہ میں داخل کیا۔ اسی طرح ملا گل حبیب سفید الریش بزرگ جو درابن کلاں میں رہتے ہیں، ان سے بھی فقیر نے بہت سارے مریدوں کو

[ف۱]: یعنی مقرر فرمایا

www.maktabah.org

اپنے طریقہ عالیہ میں داخل کر کے مرید کیا۔ اور اسی طرح میاں غلام محی الدین قصوری کے مریدوں کو بھی مرید کیا۔ اور حضرت میاں سلیمان صاحب سنگھڑ والوں سے بھی فقیر نے بہت سارے مرید بانٹے اور انھیں اپنے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں داخل کیا۔ باوجودیکہ ان سب مریدوں نے اپنے سابقہ پیروں کے پاس سالہا سال گذارے۔ کسی نے دس۱۰ سال اور کسی نے بیس۲۰ سال مگر نسبت باطنی سے خالی تھے۔ جب فقیر کے پاس آئے، تو نسبت شریف حضرات نقشبندیہ مجددیہ سے مالامال ہوئے۔ اور خلعتِ خلاف سے سرفراز ہو کر ہزارہا خلق اللہ کو رنگین فرمادیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ملفوظ نمبر ۵۶

آپ نے فرمایا: ترک دنیا یہ نہیں کہ برہنہ ہو کر لنگوٹی باندھ لے۔ اور لنگوٹی باندھ کر اپنی دھونی رچالے، بلکہ ترک دنیا یہ ہے کہ کپڑے اچھے پہنے اور کھانا اچھا کھائے۔ اور جو کچھ اللہ کریم کی جانب سے بغیر کسب وصول ہو وہ لوگوں کو کھلائے۔ اور جمع نہ کرے اور ساتھ ہی ماسوی اللہ کی ہر چیز سے منہ موڑلے۔

ملفوظ نمبر ۵۷

آپ نے فرمایا: جب اخوندزادہ قاضی عبدالرحیم ولد ملا قاضی محمد صدیق ورابن والے جو کہ علم فقہ اور علم اصول کے ماہر تھے۔ اور حدود علاقہ داماں میں استاذ الکل کا درجہ رکھتے تھے۔ فقیر سے بیعت ہو گئے، تو ملا ابسیا ترانی نے قاضی صاحب موصوف کو کہا کہ تم آباؤ اجداد سے اسقدر صاحب التعظیم و تکریم تھے۔ اور تم بھی حاجی صاحب سے بیعت

؎: یعنی تونسہ شریف والے۔

www.maktabah.org

کر کے داخل طریقۂ نقشبندیہ مجددیہ میں ہو گئے۔ تو ملا بسیا مذکور کو اخوندزادہ عبد الرحیم نے جواب دیا کہ ملا بسیا! ایسا مت کہو۔ کیونکہ میں جب سے حضرت حاجی صاحب سے بیعت ہوا ہوں۔ مجھے مسلمانی کا پتہ اب چلا ہے۔ جب اخوندزادہ صاحب رخصت لے کر گھر گئے۔ پیچھے سے اسی ملا بسیا کو ذکر قلبی نے ایسا گھیرا کہ مجذوب ہو کر کبھی ادھر گرتا تھا۔ اور کبھی ادھر۔ بالکل بے اختیار تھے۔ آخر لاچار ہو کر فقیر کے پاس آ کر بیعت ہو گئے۔

ملا مہدی نے حضرت حاجی صاحب قبلہ پر اعتراضات کئے تھے وہ حضرت صاحب قبلہ کو سنائے گئے۔ جو مندرجہ ذیل تھے:

پہلا اعتراض یہ تھا کہ حضرت حاجی صاحب قبلہ نے اپنے دانت سونے کے تاروں سے باندھے ہوئے ہیں۔ اور یہ شریعت میں حرام ہے۔

دوسرا اعتراض یہ تھا کہ حضرت حاجی صاحب قبلہ، کھانا علیحدہ کھاتے ہیں۔ اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ اکٹھا کھانا مسنون ہے۔

تیسرا اعتراض یہ کہ حضرت حاجی صاحب قبلہ بڑے بیش قیمت لباس پہنتے ہیں۔ اور لذیذ کھانے کھاتے ہیں۔ اور یہ بھی ناجائز ہے۔ جب حضرت قبلہ نے تینوں اعتراضات سنے۔ تو ان تینوں کے جوابات لکھنے کا امر فرمایا۔

اور فرمایا کہ ان کے جواب لکھ کر ملا مذکور کے پاس بھیجو۔ چنانچہ امتثال امر کرتے ہوئے وہ تینوں معہ جوابات مندرجہ ذیل ہیں:

اعتراض اوّل: کہ دانتوں کو سونے کے تاروں سے باندھنا شریعت میں حرام ہے؟

جواب: کہ دانتوں کو چاندی کے تاروں سے باندھنا مذاہب اربعہ بلا خلاف

www.maktabah.org

جائز ہے۔ جب ناک سونے کی لگائی جاسکتی ہے، تو دانت بطریق اولیٰ سونے کے تاروں سے باندھے جاسکتے ہیں، کیونکہ ناک سونے کی اس واسطے لگائی جاتی ہے کہ بدبوئی نہ کرے اور یہ بدبوئی (والی) وجہ دانت میں زیادہ معلوم ہوتی ہے، کیونکہ ہر وقت دانت تر رہتے ہیں۔ اور بھی دانت تو ہیں جن سے کھانا چبایا جاتا ہے اور پانی پیا جاتا ہے۔ تو تر رہنا دانتوں کا ہر وقت ہے۔ اور سونے کی تاریں بدبو نہ کرنے کے واسطے لگائی جاتی ہے۔ اور ناک تو ہر وقت تر نہیں رہتی، بخلاف دانتوں کے تو سونے کے تاروں سے جکڑنا فقہیوں ماہروں سے پوشیدہ نہیں کہ بلا خلاف جائز ہے۔ جب کہ جس کو مزید تحقیق کی جستجو ہو وہ فتاویٰ فقہیہ کا ملاحظہ کرے۔

اور اعتراض دوئم کہ حضرت حاجی صاحب قبلہ کھانا علیحدہ کھاتے ہیں اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ اکٹھا کھانا مسنون ہے؟

جواب : اگر اکٹھا کھانا مسنون ہے، تو علیحدہ کھانا بھی جائز ہے جیسا کہ آیت شریف میں ہے:

لیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعًا او اشتاتا۔

ترجمہ: اے میرے حبیب! آپ پر کوئی گناہ نہیں لازم آتا۔ خواہ اکٹھا کھاؤ، خواہ علیحدہ کھاؤ۔

اعتراض تیسرا: حضرت حاجی صاحب قبلہ لباس فاخرہ پہنتے ہیں۔ اور لذیذ کھانے کھاتے ہیں؟

جواب : قاعدہ اصول فقہ یہ ہے کہ اصل شی میں اباحت ہوتی ہے۔ اور حرام کے عارض ہوجانے سے وہ شی حرام ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جو چیز وجہ حلال سے

www.maktabah.org

حاصل کی گئی ہو۔ وہ کسی چیز کے عارض ہونے سے حرام نہیں ہوتی۔ خواہ لباس ہو خواہ خوراک ہو۔ جیسے اللہ کریم نے قرآن شریف میں فرمایا ہے:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ۔

ترجمہ: یعنی کہہ دیجئے! اے میرے محبوب! کہ کس نے حرام کیا ہے لباس ہائے فاخرہ اور طعام ہائے لذیذہ کو۔ یہ تو اللہ کریم نے مومنوں کے لیے خاص فرمائے ہیں۔ اس دنیا میں بھی اور خاص کر قیامت کے دن کو۔ اور اسی طرح اللہ کریم سب باتیں تفصیل سے بیان فرماتے ہیں۔ ان لوگوں کے لیے جو سمجھدار ہوں۔

ملفوظ نمبر ۵۸

ملا یٰسین نے حزب البحر کے فقرات میں سے کسی ایک فقرہ کے بارہ پوچھا۔ تو حضور نے فرمایا کہ میرے حضرت نے مجھے بھی حزب البحر کی اجازت مرحمت فرمائی۔ مگر میں حزب البحر کا ورد نہیں کرتا۔ میرے حضرت قبلہ نے حزب البحر کی زکوٰۃ بھی ادا فرمائی تھی۔ طریقت میں میری پیروی اختیار کرو۔ اور باقی ورد وظائف کتابوں میں دیکھو اور پڑھو۔ یا جو ورد وظائف کے عامل ہوں ان سے دریافت کرو۔ میں خود نہ عامل ہوں اور نہ کوئی عمل کرتا ہوں۔ میرا وظیفہ بجز ذکر و مراقبہ اور تصور اپنے پیر و مرشد کے اور کچھ نہیں۔

www.maktabah.org

ملفوظ نمبر ۵۹

ملا میر واعظ کو فرمایا کہ کتاب شروع کرنے سے پہلے کچھ نہ کچھ شیرینی بانٹ لینی چاہیئے۔ کہ یہ علم کی تعظیم ہے۔ آج کل کے لوگ سب علوم پڑھ لیتے ہیں۔ مگر انھیں کچھ نہیں آتا۔ آگے دوڑ پیچھے چوڑ کے مصداق بنے ہوئے ہیں، کیونکہ ایک تو وہ علم کی تعظیم نہیں کرتے۔ اور دوسرا وہ علم کو دنیا کمانے کے لیے پڑھتے ہیں۔

ملفوظ نمبر ۶۰

۱۲۷۲ھ منشی وزیر الدین خان سے نسبت باطنی کے متعلق استفسار فرمایا کہ کیا ذکر کرتے ہو۔ اور تفکرات اور وساوس قلب میں پڑتے ہیں، تو اس نے عرض کیا کہ حضور! بحمد اللہ قلب بندہ کا حضور کی توجہ سے جاری ہے۔ اور وسوسے بھی بفضلہٖ تعالےٰ کم ہو گئے ہیں۔ پھر میوہ کشمش (مویز) اور بادام گھر سے طلب فرمائے۔ اور میاں علی خان کو دیئے۔ فرمایا: یہ میرے پیر و مرشد غریب نواز کا معمول مبارک ہے۔ ہر آنے والے کو کچھ دے دیتے از قسم شیرینی اگرچہ دو تین بتاسے بھی ہوتے۔

ملفوظ نمبر ۶۱

فرمایا: فقیر کو میرے حضرت نے اپنے مصلّے پر کوئی جھوٹ سے تو نہیں بٹھایا۔ حکّام وقت اپنا کام کرتے ہیں۔ اور میں اپنا کام - یہ اللہ اللہ بتانا خلق خدا کو۔ یہ میرے حضرت نے میرے ذمے لگایا۔ اور جن کی سلطنت ہے۔ یہ کام اس سے بدرجہا

www.maktabah.org

مشکل ہے سلطنت کیا ہوتی ہے۔ حکم صادر کرنا، اور چور چکار کا پکڑنا۔ اور کسی کے اندر کے چور کو دل سے نکال کر پاک وصاف کرنا۔ اور اس کے بجائے اس کے دل پر اَللہ اللہ نقش کرا دینا۔ یہ بڑا مشکل کام ہے۔

یہاں تک سب ملفوظات شریفہ کا بیان ہے
اور آگے چند مکشوفات عجیبہ اور کراماتِ لطیفہ
بیان ہوتے ہیں۔

www.maktabah.org

حضرت حاجی صاحب قبلہ کے کشوف و کرامات کے بیان کرنے سے پہلے ایک مقدمہ تفصیلاً لکھنا ضروری سمجھا گیا تاکہ کشف و کرامت کی حقیقت سمجھ میں آ سکے ۔ اور کہ کشف و کرامت کی اصلیت، اہمیت اور شرعی علوم میں اس کے مقام کا صحیح تعین ہو سکے۔ تاکہ مطالعہ کے وقت معزز ناظرین بصیرت کاملہ، اور اعتقاد راسخ کے ساتھ استفادہ کر سکیں اور یہ خیال نہ کریں کہ یہ علوم شرعیہ سے خارج یا کوئی اجنبی علم ہے ۔ یا عنصر، جو بلا وجہ یہاں درج کیا گیا ہے ۔

فلہٰذا اس تحقیق اور تفصیل کا نام **التقدیمات فی حقیقۃ الکشف والکرامات** رکھا گیا ہے تاکہ مغالطہ میں نہ پڑیں۔ کسی عربی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

کَمْ مِنْ عَائِبٍ قَوْلاً صَحِیْحًا
وَ آفَتُہٗ مِنَ الْقَلْبِ السَّقِیْمِ ؕ

یعنے بہت سے لوگ اپنے غلط خیالات کے سبب صحیح بات کو غلط قرار دے دیتے ہیں ۔

التقدیمات فی حقیقۃ الکشف والکرامات

واضح ہو کہ مکاشفہ کا ماخذ اور مادہ کشف سے ہے۔ کشف کے معنی کَشَفْتُ الثَّوْبَ عَنِ الْوَجْہِ ۔ یعنے میں نے چہرہ سے کپڑا دور کر دیا ہے ۔ وَ یُقَالُ کَشَفَ غَمَّہٗ، یعنے اس کا غم دور ہو گیا۔ (مفردات للراغب اصفہانی صہ ۴۴۶ مصری چھاپ)

اس کے حقیقی اور لغوی معنی میں بقدر مشترک حاصل معنٰی یہ ہے کہ حجاب یعنی پردے کا دور ہو جانا۔ اور کسی چیز کا کھل کر بلا پردہ جلوہ گر ہو جانا۔

www.maktabah.org

قرآنی استعمالات اور احادیث میں کشف کا لفظ متعدد مقامات میں موجود ہے۔ اسی لیے مکاشفہ مشتق ہے۔ اور حضرات صوفیہ عالیہ کشف اور مکاشفہ کا استعمالات بکثرت فرماتے ہیں۔

کشف اور کرامت دونو خرق عادت کی قسم سے ہے۔ جس طرح معجزہ خرق عادت ہے اسی طرح یہ بھی خرق عادت ہیں۔ رہی خرق عادت تو اس کی حقیقت اپنی جگہ جداگانہ اور مستقل بحث ہے، جس کی یہاں گنجائش نہیں اور نہ ہی مقصود ہے۔

حضرات صوفیہ صافیہ کے نزدیک کشف ایک ماخذ علمی ہے جس کا مقام وہی ہے جو فقہی احکام میں قیاس کا ہے، کیونکہ شریعت اور فقہ میں قیاس مظہر احکام ہے نہ کہ مثبتِ احکام۔ اور اس کا حکم ظنی ہے نہ کہ قطعی۔

اسی طرح کشف بھی مظہر احکام ہے نہ کہ مثبتِ احکام۔ اس کے احکام ظنی ہیں نہ کہ قطعی۔ جس طرح فقیہ اپنے اجتہاد میں قیاس سے احکام ثابت کرتا ہے۔ اسی طرح ایک کامل صوفی بھی اپنے احسانی اور عرفانی فن کے ذریعہ اپنے مشاہدات اور واردات قلبی سے تصوف کے احکام ثابت کرتا ہے قیاس اور کشف دونوں کے لیے قرآن و سنت کا استشہاد ضروری ہے ورنہ فاسد اور لغو ہوں گے۔

کشف کی صحت پر قرآن و سنت دونوں ناطق ہیں۔ چنانچہ سیدنا خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام کا ملکوت سمٰوات والارض کا کشف اور مشاہدہ۔ اور اسی طرح حدیثِ معراج و اسریٰ میں جب کہ مشرکین مکہ نے رب العزت کے پیارے حبیب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واپسی پر بیت المقدس کی حقیقت کذائیہ کے جزوی جزوی تفصیلات کا استفسار کیا، تو ارشاد فرمایا: فَتَمَثَّلَ لِیْ۔ اور دوسری روایت ہے: فَتَجَلّٰی لِیْ۔ تو اس سے کشف عیانی بلا پردہ ثابت ہوتا ہے، کیونکہ ایسے وقت دونوں حضرات کے

www.maktabah.org

وجود مقدس جسد عنصری کے ساتھ زمین پر اور مشرکین محفل میں موجود تھے۔ حجاب اٹھا دیئے گئے۔ اور حقائق مطلوبہ بلا حجاب سامنے جلوہ گر ہو گئے۔

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ حجۃ اللہ البالغہ میں احسان کے مباحث میں حضرت سہل تستریؒ سے وضاحت فرماتے ہوئے ان کا قول نقل کرتے ہیں کہ تجلی کی تین قسمیں ہیں:

(۱) تجلّی ذات وھی المکاشفۃ

(۲) تجلّی صفات و ذات وھی مواضع النور

(۳) تجلّی حکم الذات

دوسری قسم جو تجلی صفات و الذات ہے جس کو حضرت شاہ صاحبؒ مواضع النور سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ تجلّی دو قسم کی ہے۔ قسم اول میں صاحب تجلّی مخلوق کے افعال کا اسباب سے کلیتہً صرفِ نظر کر کے مشاہدہ کرتا ہے۔ اور قسم دوم میں صاحب تجلّی اپنے حواس کو دنیا کے علائق اور رشتوں کو ختم کر کے اور توڑ کر مواضع نور جو عبارت ہیں اشباح مثالیہ نورانیہ سے ان کا مشاہدہ کرتا ہے۔

(حجۃ اللہ البالغہ ص ۹۴ جلد ۲)

ذاتِ الٰہیہ کے لامتناہی شیونات ہیں اور ذات نبوت و رسالت کے بھی کروڑوں شیونات ہیں۔ جو مقتبس ہیں ذاتِ الٰہی کے شیونات سے۔ تو ذاتِ رسالت کے ان باطنی شیونات میں سے ایک شان کشف اور مشاہدہ بھی ہے۔ جو اشیا غیبیہ مثالیہ نورانیہ کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ جو بالکل حقیقت واقعہ کے مطابق ہوتا ہے۔ کسی کامل ولی اللہ پر اس کا منکشف ہو جانا کوئی بعید از امکان نہیں۔ مؤمن کا رؤیا اس کی بیّن دلیل ہے

www.maktabah.org

اس کا انکار سراسر عناد، کور چشمی اور ہٹ دھرمی ہے۔ آنکھیں بند کرنے سے تو حقائق نہیں جھٹلائے جا سکتے۔

مزید براں یہ کہ تلاوت کتاب اللہ کے قاری مسلسل آج تک اور تعلیم کتاب و حکمت کے وارث ہر زمانہ میں موجود ہیں۔ اگر موجود ہونے کا انکار ہو تو صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان روحانی واردات کا ہو جو اصل سرمایہ رسالت ہیں۔ حاشا و کلاّ !

اولیاء کاملین اس سرمایہ کے وارث ہیں اور اس نعمتِ عظمیٰ سے جو کبریت احمر (زر خالص) ہے ان کو وافر حصہ نصیب ہوتا ہے۔ اس کا انکار دراصل کمالات و شیئونات حضرت رسالت مآب صلعم کا انکار ہے۔

شیخ الاسلام عبداللہ انصاری ہروی نے اپنی کتاب منازل السائرین میں اس کی بڑی وضاحت فرمائی ہے۔ اور حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانی قبلہ نے اپنی کتاب مکاشفات الغیبیہ میں کتاب موصوف کی پوری عبارت درج فرمائی ہے۔ اور پھر کمال تو یہ ہے کہ ہمارے حضرت خواجہ حاجی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کا ملفوظ مبارک جو حضرت مولانا محمد عادل صاحبؒ نے جوہر ملفوظات میں درج فرمایا ہے۔ اس کے دیکھنے سے فقیر کو جو کمال خوشی اس بابت میں حاصل ہوئی۔ اس کا کیا بیان کروں۔

سُبحان اللہ ! غلامان مجددیہ اور خواجگان نقشبندیہ کے کمالات اور فیوضات بلانہایت کسی سچے اور عقیدت مند مرید کو دوسروں کا دریوزہ گر نہیں بننے دیتے۔ سچ فرمایا ہے !

شعر ؎

www.maktabah.org

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند
کہ برند ازرہ پنہاں بحرم قافلہ را

خواجگان نقشبندیہ کے قربان جایئے کہ وہ خفیہ مختصر راستے سے اپنے طالب اور مرید کو بہت جلدی منزل مقصود یعنے حق پاک عزّ اسمہٗ تک پہنچا دیتے ہیں۔

حضرت خواجہ حاجی صاحب قبلہ کا ملفوظ جس میں انھوں نے حضرات امام ربّانی مجدد الف ثانی کی کتاب مکاشفات غیبیہ کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا ہے:

عبارت کتاب مکاشفات غیبیہ فارسی	ترجمہ اُردو
فرمودہ اند: کہ مردم نادانِ طریقت اند کہ کشف قبور و کشف قلوب و کشفیات دیگر را کمال دانستہ اند۔ حالانکہ این امور نزد صوفیہ و صافیہ معتبر نیستند۔	فرمایا: "کہ طریقت کے وہ لوگ جو نادان طریقت ہیں۔ وہ کشف قبور اور کشف قلوب اور دیگر کشفیات کو کمال جانتے ہیں حالانکہ یہ امور صوفیہ صافیہ کے نزدیک معتبر نہیں۔
کما قال سیدنا و مولانا مجدد الف الثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی فی مکاشفات الغیبیہ: "قال شیخ الاسلام الهروی وفی منازل السائرین والذی یثبت عندی بالتجربۃ ان فراسۃ اهل المعرفۃ	امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہٗ نے اپنی کتاب مکاشفات الغیبیہ میں شیخ الاسلام عبداللہ انصاری کی کتاب منازل السائرین کا حوالہ دیتے ہوئے منازل السائرین کی عبارت یوں نقل کی ہے کہ جو کچھ مجھے تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ

www.maktabah.org

انما هی تمیزهم من یصلح لحضرته عز وجل ممن لا یصلح لحضرته. ویعرفون اهل الاستعداد الذین اشتغلوا بالله تعالیٰ ووصلوا الی حضرة الجمع فهذا فراسة اهل المعرفة۔ واما فراسة اهل الریاضة والجوع والخلوة وتصفیة الباطن من غیر وصله الی جناب القدس سبحانهٗ و تعالیٰ فلهم فراسة کشف الصورة والاخبار بالمغیبات المختصة بالخلق فانهم لا یخبرون الا عن الخلق لانهم محجوبون عن الحق۔ واما اهل المعرفة فلاشتغالهم بما یرد علیهم من معارف الحق سبحانهٗ فاخبارهم انما یکون من الله تعالیٰ ولما کان العالم اکثرهم منقطعون عن الله تعالیٰ واشتغالهم الدنیا مالت قلوبهم الی کشف الصورة

صاحب عرفان حضرت جل وعلا کے یہاں صالح اور غیر صالح کی تمیز یہ ہے کہ جو لوگ صاحب استعداد ہیں اور واصل باللہ اور مشغول بکار حق ہیں۔ وہ مقام جمع پر فائز ہیں اور ان کو فراست ایمانیہ حاصل ہے۔ لیکن جو لوگ مرتاض ریاضت کش ہیں۔ بھوک اور خلوت سے باطن کی صفائی چاہتے ہیں۔ وہ حقیقت میں واصل باللہ نہیں ہوتے تو ان کی فراست صورت کا کشف ہوتا ہے اور غیبی خبریں دینی ہوتی ہیں۔ وہ حقیقت میں مخلوق سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اور حق تعالےٰ سے محجوب ہوتے ہیں۔

اور صاحبان معرفت پر جو کچھ منجانب اللہ وارد ہوتے ہیں۔ وہ سب کا سب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ (جو یقیناً حقیقت پر مبنی ہوتا ہے) اور جو لوگ حق تعالےٰ سے منقطع اور دنیا سے وابستہ ہوتے ہیں تو ان کے دل مخلوق کی غیبی خبریں جانتا ہوتا ہے اور لوگ بھی انہی کی عظمت کرتے ہیں۔ اور

www.maktabah.org

والاحوال الغيبيه فالعوام عظموهم واعتقدوهم اهل الله۔ واعوضوا عن كشف اهل الحق والحقوهم ويقولون لو كانوا هؤلاء اهل الله فلم لا يخبرون عن احوال المخلوقات فكيف يقدرون على كشف امور اعلىٰ من هذا وكذبوهم بهذا القياس الفاسد وعميت عليهم الاخبار الصحيحة ولم يعلموا ان ان الله تعالىٰ قد حمى هولاء عن ملاحظة الخلق وحصصهم وشغلهم عما سواه تعالىٰ حماية لهم وغيره ويشرك فيه المسلمون والنصارى واليهود وسائر الطوائف لانها ليست شريفة عند الله۔

انہی سے عقیدت رکھتے ہیں ۔اور ان کو ولی اللہ سمجھتے ہیں۔

اور وہ اہلِ معرفت کو بدنام کرتے ہیں، اور کہتے ہیں: اگر یہ لوگ ولی ہوتے تو ہمیں مخلوق کے غیبی حالات کی خبریں دیتے جب وہ مخلوق کی غیبی خبریں نہیں بتا سکتے تو خدائی خبریں کیسے بتا سکتے ہیں ۔اور حقیقت میں وہ یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کو اپنی ذات کے لیے مخصوص کیا ہوا ہوتا ہے اور وہ ماسوٰی سے بے نیاز ہوتے ہیں۔ اور ان کشفیات کی اللہ کے ہاں کچھ وقعت نہیں۔ کیونکہ ان سفلی کشفیات میں مسلمان عیسائی یہودی اور دیگر باطل فرقے سب برابر کے شریک ہوتے ہیں، تو ان کشفیات کی اللہ پاک کے ہاں کیا وقعت ہو سکتی ہے ۔اللہ پاک نے اپنے خاص بندوں کو اپنے لیے خاص کیا ہوتا ہے اور ان کی آنکھیں دنیا و مافیہا سے بند ہوتی ہیں۔

(جواہر ملفوظات صـ ۱۲۹

www.maktabah.org

نیز خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری کا ملفوظ مبارک ہے اسی جواہر ملفوظات میں ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

ملفوظ حضرت حاجی صاحب قبلہ

"کرامات طلبی دعویٰ فرعونیت وکشف طلبی دعویٰ خدائی است یعنے کرامات کا طلب گار فقیر نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ دعویٰ فرعونی ہے اور اسی طرح کشف کی طلب گاری خدائی دعویٰ ہے۔

اس کا مقصد یہ ہے کہ ایک صوفی صافی کشف و کرامات کو مقصود سمجھ کر طلب نہیں کرتا، کیونکہ کشف کی طلب فرعونیت ہے۔

جیسے فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہا: فَاْتِ بِاٰیَۃٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ۔ اور اسی طرح کشف کو مطلوب بنایا گویا خدائی دعویٰ کرنا ہے، کیونکہ یہ اختیاری نہیں ہو سکتے، بلکہ فضل الٰہی اور رب العزت کی مشیّت اور ارادہ پر موقوف ہے ولی کامل کے ارادہ اور اختیار کو اس میں ذرہ بھر بھی دخل نہیں۔

لا مدخل ولا تاثیر لارادتہٖ واختیارہٖ فیھما البتۃ کما قال العلامۃ النابلسی۔

بلکہ جس طرح سورج کی شعاعیں سورج کے بغیر اختیار و ارادہ ضوفگن ہوتی ہیں اسی طرح ایک مقرب بارگاہِ صمدیت سے بھی یہ کرامات اور مکشوفات ضوفگن ہوتے ہیں۔

تمت التقدیمات

www.maktabah.org

کراماتِ شریفہ اور مکشوفاتِ منیفہ کے بیان میں

کرامت نمبر ۱

جب حضرت قدس سرہ دہلی سے خلیفہ مجاز ہو کر وطن مراجعت فرمائی تو حضرت کلاں قدس سرہ وروحہ، نے اپنے ایک عقیدت مند ملّا جلال اچکزئی کی معیت میں روانہ کیا جو سوداگر تھا جب بہاول پور آئے تو حکومت کے ٹیکس والے نے آگھیرا حضرت حاجی صاحب قدس سرہ سامان کے پاس بیٹھے تھے۔ اس نے آتے ہی دعا کی عرض کی۔ آپ نے فرمایا: ہمارے سوداگر کے ساتھ رعایت کرو، تو دعا کرتا ہوں۔ اس نے کہا: میرے اختیار میں ہے۔ آپ نے دعا فرمائی، تو اس نے محصول چونگی کل گیارہ روپے لگائی، حالانکہ محصول چونگی پانچ صد سے کم نہ تھی۔

کرامت نمبر ۲، ۳

ملّا نور اخوندزادہ کہتے ہیں کہ جب ہم امان اللہ کے گھر سے روانہ ہوئے تو امان اللہ اور اس کا بھائی ملّا عبداللہ ہمارے ساتھ ہو گیا ملّا امان اللہ نے اس کو ہر چند منع کیا لیکن وہ نہ مانا۔ ملا امان اللہ نے اسے بد دعا دی کہ تم ضرور واپس آؤ گے۔ جب راستہ میں رات گذاری تو اس نے رونا اور چیخنا شروع کیا۔ سبب پوچھا تو کہا کہ قندھار کا رخ کرتا ہوں تو

www.maktabah.org

نابینا ہو جاتا ہوں، جب ہرات کا رُخ کرتا ہوں تو بینا۔ ہمارے میزبان نے پر تکلف کھانا پکایا لیکن اس نے کچھ نہ کھایا۔ جب حضرت صاحب کو علم ہوا تو فرمایا کہ میری ہم سفری سے منع کرتا ہے اسی وقت اس کے سینہ پر تین بار بسم اللہ پڑھ کر ہاتھ پھیرا سب تکلیف ختم ہوگئی گریہ وزاری بھی نہ رہی اور نور چشم بھی واپس آگیا۔ بخیر و عافیت خراسان پہنچ گئے۔ ہرات کے راستہ میں چلتے ہوئے ملا عبداللہ حضرت صاحب سے الجھ پڑا۔ اور مسئلہ بیان کیا کہ جنابت کے لیے تیمم جائز نہیں گو برف باری بھی ہو۔ جب رات کو کھانا کھانے لگے، تو حضرت صاحب نے فرمایا؛ زیادہ نہ کھا بیمار ہو جاؤ گے۔ مگر اس نے خوب کھایا۔ جب رات ہوئی تو وہ بیمار ہو گیا اور ناپاک بھی ہو گیا۔

دو امر میں مخالفت کی دو تکلیفوں میں ہی مبتلا ہوا اور اسی حالت میں اس کو اونٹ پر سوار کیا، خراسان تک بیماری اور ناپاکی میں بدستور رہا۔

کرامت نمبر ۴

ملّا سیّد نور صاحب کہتے ہیں کہ ایک بار حضرت صاحب دریائے سندھ کے کنارے پر تشریف فرما تھے تو آدمی مشکیں لے کر پانی لایا کرتے تھے۔ ایک دن میں پانی لانے کا فیصلہ کیا۔ جب حضرت صاحب کو پتہ چلا تو منع فرمایا، لیکن میرا پختہ ارادہ تھا کہ جاؤں گا۔ فرمایا: مبادا کیچڑ میں پھنس جاؤ۔ مگر میں نہ رکا، اور مشک اٹھا کر چلا گیا۔ پھر منع فرمایا۔ مگر میں نہ مانا۔ مشک بھر کر لا رہا تھا کہ اچانک دلدل میں پھنس گیا، بڑی مشکل کے بعد دلدل سے نکلا اور واپس آیا۔

---

www.maktabah.org

کرامت نمبر(۵)

ایک سال آپ خراسان تشریف لے جارہے تھے۔ کیسغر پہاڑ کی وادیوں میں خیمہ زن ہوئے۔ حضرت کے ایک مخلص گل خان نے اپنا خیمہ عین وسط میں لگایا۔ دوسروں نے کنارے پر۔ حضرت نے فرمایا: یہاں خیمہ نہ لگاؤ، کنارے پر لگاؤ، پہاڑ سے پانی آکر تمھارا خیمہ مع اسباب غرق کر دے گا۔ انھوں نے کہا: موسم خشک سالی کا ہے اور آسمان بھی صاف ہے یہ ناممکن ہے کہ پانی آجائے۔ رات کے وقت پانی آگیا شور و غل مچا تو معلوم ہوا کہ ملک گل خان مصیبت میں مبتلا ہے سب نے دوڑ کر اسے معہ سامان و اسباب بمشکل بچایا۔ اور سب نے ملامت کی۔

کرامت نمبر(۶)

موجودہ افغانستان جاتے ہوئے ژوب کی سربلندی تک جب پہنچ گئے تو اترائی میں پانی کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ ایک ساتھی کو پانی کی تلاش میں ادھر ادھر دوڑایا، لیکن کوئی نشان نہ ملا۔ حیران تھے کہ کیا ہوگا۔ خود حضرت کی پیش روی میں ہم چل پڑے آگے جاکر عرض کی کہ حضور یہ راستہ تو نہیں۔ فرمایا: ہم پانی کے لیے جارہے ہیں۔ ابھی تھوڑے آگے ہی گئے، تو وادی میں زوردار سیلاب آگیا ہمارا گمان تھا کہ بڑی مخلوق آباد ہو جائے گی جب دوسرے دن شتربان اونٹ چرا کر واپس آئے تو بتایا کہ سیلاب کا نام و نشان نہ تھا۔

www.maktabah.org

کرامت نمبر ۷

ایک بار قبلہ حاجی صاحب کی بستی چپری کے قریب ایک ظالم کافر نے پیوندوں کے مال مویشی زبردستی پکڑ لیئے اُن روتے پیٹتے ہوؤں کو حضرت قدس سرہٗ نے وعظ و نصیحت فرمائی لیکن پیوندوں سے خلاف ورزیاں ہوئیں تو حاجی صاحب قبلہ بڑی شفقت سے اٹھے اور نہایت الحاح وزاری سے دعا فرمائی۔ اور کفار کی طرف متوجہ ہوئے کچھ وقفہ کے بعد مال و مویشی واپس آ گئے۔ صرف اونٹ کا ایک بچہ رہ گیا۔ حضرت نے فرمایا: تو انشا اللہ امید ہے کہ وہ بھی آجائے گا۔ چنانچہ ان کے قلعہ سے بھاگ کر وہ بچہ بھی آگیا۔

کرامت نمبر ۸

نیز اخوندزادہ سید نور فرماتے ہیں کہ ایک بار یہ فقیر اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری کے ساتھ دہلی کے سفر میں ساتھ تھا۔ ہمارے رفقاء میں گنڈھیر نام قوم کا ہری پال تھا۔ چنانچہ ہمارے سفر کے دوران گنڈھیر کا اونٹ ایک ایسی مرض میں مبتلا ہوگیا۔ جس کا اٹھنا بیٹھنا محال تھا۔ گنڈھیر نامبردہ شخص نے فقیر سے کہا کہ میں جتنا کتنا اونٹ کو آواز دیتا ہوں، اور مارتا ہوں کہ اٹھ کھڑا ہو۔ مگر یہ ایسی سخت بیماری میں مبتلا ہے کہ اس کے بچنے کی امید نہیں۔ بنابراں اگر تمھاری مرضی ہو۔ تو تم میرے اونٹ کا خیال کرو۔ اور میں کوئی اونٹوں کا سمجھدار لاتا ہوں جو اونٹ کو داغ دے دے۔

میں نے نامبردہ گنڈھیر کو کہا کہ کہیں نہ جاؤ اور سب سے پہلے اپنے اونٹ کے واسطے صحت کی دعا حضور حضرت قبلہ سے کرا آؤ۔ انشا اللہ تمھارا اونٹ ٹھیک ہو جائے گا

www.maktabah.org

جونہی مذکورہ شخص نے حضور سے اپنے اونٹ کی صحت کی دعا کرائی۔ تو واپس اونٹ کے پاس آکر جونہی اونٹ کو آواز ماری۔ اونٹ صحیح سلامت اٹھ کھڑا ہوا ایسا جیسے کہ اسے کوئی مرض بھی نہ ہو۔ اور اونٹ تندرست اونٹوں کی طرح گھاس چرنے لگا۔ فسبحان اللہ وبحمدہٖ۔

کرامت نمبر ۹

ایک بار جب ہمارے حضرت قبلہ قلبی روحی فداہ دہلی شریف سے روانہ ہوئے تو بکنارِ چناب ایک قریہ واقع ہے۔ جس کا نام واسو آستانہ تھا۔ جہاں پر مولوی نور محمد چیلا رہتے تھے۔ جو اس علاقہ میں بڑا نامی گرامی شخص تھا۔ حضور کا ارادہ مبارک مولوی نور محمد مذکور کے ہاں شب باشی کا تھا۔ اور مولوی نور محمد مذکور گھر پر موجود نہیں تھا جب حضور صاحب واسو آستانہ تشریف لائے، تو مولوی نور محمد کے بیٹے مولوی برخوردار نے اپنے والد صاحب کو حضور قبلہ کی واسو میں آمد اور جلد آنے کا خط بھیجا۔ مولوی نور محمد نے واپس خط اپنے فرزند کو بھیجا کہ میرا آنا نہیں ہو سکتا، کیونکہ مجھے کفار نابکار اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں۔ اور ایک سے دوسری جگہ جانے کی چھٹی نہیں دیتے۔ جب نور محمد کا خط اس کے فرزند برخوردار کو ملا، تو حضور نے پوچھا کہ مولوی نور محمدؒ نے خط میں کیا لکھا ہے۔ چنانچہ خط کا جواب پڑھ کر سنایا تو فوراً حضرت صاحب قبلہ فرمانے لگے کہ مولوی نور محمد جھوٹ بولتا ہے۔ وہ ابھی یہاں پہنچ آئے گا۔ واقعی تھوڑی دیر گذری کہ مولوی نور محمدؒ پہنچ گیا۔ اور آکر حضور قبلہؒ کے قدم بوس ہوا۔ حضور نے مولوی نور محمد سے فرمایا: تم نے اپنے نہ آنے کے بارہ میں اپنے فرزند کو چھٹی لکھی تھی پھر تم کیوں آگئے۔ مولوی نور محمد نے عرض کی: قبلہ بے شک بندہ نے اپنے

www.maktabah.org

فرزند کو چھٹی لکھی تھی۔ مگر میں جب حیدر آباد آیا، تو میں نے خواب دیکھا کہ اں جناب حضور نے میرے منہ پر طمانچہ مارا اور فرمایا: میں تمہارے پاس آیا ہوں اور تم لیۂ جا رہے ہو۔ جونہی خواب سے بیدار ہوا، تو انگریز کافر کو جواب دے کر حضور کے پاس پہنچ گیا ہوں۔ اور نور محمد کا خواب سچا تھا کہ ملا شیر محمد اور ہم سب رفقائے مولوی مذکور کے چہرہ پر حضور کے طمانچہ کا اثر دیکھا۔

کرامت نمبر ۱۰

ملا سید نور اخند زادہ بیان کرتے ہیں کہ بندہ کو بعیت ہونے سے پہلے ہمیشہ یہ وسوسہ رہتا تھا کہ حضور ختم خواجگان پڑھتے ہیں اور اس میں کلمہ یَا رَفِیعُ الدَّرَجَاتِ ہمیشہ پڑھا کرتے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ آپ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ پڑھتے، کیونکہ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ صیغہ اسم فاعل کا ہے۔ اور یَا رَفِیعُ الدَّرَجَاتِ صیغہ صفت مشبہ کا ہے۔ یہ بندہ کے دل کا خطرہ تھا۔ جو بسبب حیا و ادب حضور قبلہ کے بندہ زبان پر نہ لاتا تھا۔ چنانچہ ایک وقت ایسا تھا کہ حضور قبلہ خود اس کی تشریح فرمانے لگے۔ اور فرمایا: یَا رَفِیعُ الدَّرَجَاتِ کا لفظ فقیر نے اپنے شیخ و پیر و مرشد کی زبانی سنا۔ جس کی وجہ سے فقیر کو یہ کلمہ ختم خواجگان رضوان اللہ علیہم میں پڑھنے کو جی چاہا۔ اور ساتھ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ میرے حضرات کا تعامل اسی کلمہ پر ہے۔ اور دوسری دلیل یہ ہے کہ یہ صیغہ صفت مشبہ کا ہے جس میں کلمہ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ سے مبالغہ زیادہ ہے۔

اور تیسری دلیل یہ ہے کہ یہی کلمہ قرآن مجید میں سورہ زمر پارہ ۲۴ میں رَفِیعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ آیا ہوا ہے۔ دتست،

www.maktabah.org

باب اوّل کی چوتھی فصل

جو مکتوبات شریفہ اور اسماء گرامی خلفائے عظام کے بیان میں ہے۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم ط

پیشِ لفظ

حضرت قبلہ حاجی صاحب قدس سرہ کے فیوضات عالیہ کے ضمن میں آپ کے مکتوبات شریفہ کا ذکر بہت ضروری ہے، کیونکہ طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں بلکہ جملہ طُرق صوفیائے کرام میں مکتوبات شریفہ بڑی قیمت اور اہمیت کے حامل ہیں، خصوصاً امام ربانی قیوم زمانی حضرت مجدد الف ثانی قدسنا اللہ بسرہ السامی کے مکتوبات شریفہ کے بعد تمام مشہور سلاسل (نقشبندیہ مجددیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ) میں مکاتیب ملتے ہیں۔ اور وہ بڑے قیمتی سرمایہ ہیں۔ فیضان اور افادیت کے اعتبار سے ان کو ذریعہ رشد و ہدایت و ابلاغ و اشاعتِ اسلام اختیار کر کے اس کو عام کر دینا علاوہ خصوصی افادیت کے ایک سنتِ سنیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا احیا بھی ہے۔

سلاطین عالم کو ۹ھ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم کے مکاتیب گرامی اس غرض کے حامل ہیں۔ نیز بذریعہ مکاتیب اولیاء کرام اپنے غائبین خلفاء اور مریدین کو ترقی

www.maktabah.org

مقامات سے بھی بہرہ ور فرماتے رہا کرتے تھے۔ اس سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں اس کے بعد سنت مشائخ کرام بھی رہی ہے کہ رشد و ہدایت کے سلسلے کو بذریعہ مکتوبات جاری رکھا جائے

"المکتوبات نصف الملاقات"

تو ہمارے حضرت حاجی صاحب قبلہ کے مکتوبات شریفہ کا ذخیرہ کافی تعداد میں محفوظ ہے اور وہ ایک علیحدہ جلد کا تقاضا کرتے ہیں۔ اور یہ مجموعہ اتنی ضخامت کا حامل نہیں ہوسکتا، لہٰذا بطور نمونہ پانچ مکتوب شریفہ بصورت تلخیص و اختصار درج مجموعہ کیا جاتا ہے۔ جو اپنی جگہ معرفت بھرے مکتوب بھی ہیں اور جس میں چند ایک خلفائے گرامی کے اسمائے مبارکہ بھی درج ہیں اور جن پر کاربند رہنا شیطان کے شر سے اور زمانے کے فتنوں سے محفوظ رہنے اور اپنے عقائد کو بطور جماعت حقہ اہل سنت والجماعت رکھنے کے لیے از بس ضروری ہیں۔

یہ پہلا مکتوب جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔ یہ وہ مکتوب ہے جو حضرت قبلہ حاجی صاحب نے اپنے پیر و مرشد حضرت کلاں یعنی حضرت شاہ احمد سعید صاحب کے مخدوم زادے جناب مولانا حافظ محمد مظہر صاحب کے اُس گرامی نامے کے جواب میں لکھا ہے جو آں موصوف نے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ میں اپنی مستقل اقامت فرمانے کے بعد کتاب مقاماتِ احمدیہ سعیدیہ اپنے والد بزرگوار حضرت کلاں کے مناقب شریفہ میں تصنیف فرمانے کا مصمم ارادہ فرمایا تھا اور حضرت حاجی صاحب قدس سرہٗ کو اپنے اور اپنے خلفائے گرامی کے حالات و واردات اور مقامات سے مطلع کرنے کے سلسلے میں تحریر فرمایا تھا۔ یہ مکتوبات شریفہ "فضائل الباری فی مناقب حاجی دوست محمد صاحب قندھاری"، قلمی میں۔ کتب خانہ خانقاہ احمد سعیدیہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں میں ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔ فھو اللہ المستعان و علیہ التکلان و لا

www.maktabah.org

حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

پہلا مکتوب

جامع العلمین حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین ورب المغربین وسیلتنا الی اللہ الاحد الباری حضرت حاجی مولانا دوست محمد صاحب قندھاری نور اللہ مرقدہ المنیف وبرد اللہ مضجعہ الشریف نے بتعمیل ارشاد حضرت مخدوم زادہ فرماتے ہوئے اور تحدیث بنعمۃ اللہ کے طور پر تحریر فرمایا ہے، جو درج ذیل ہے۔

مکتوب اوّل

در بیان احوال خلفائے کرام جو حضرت حاجی صاحب کے حین حیات میں خلافت سے سرفراز ہوئے یعنی مرجع خلائق و ہادیٔ بندگاں ہوئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی امابعد

کمترین وکہترین نیازمندانِ روسیاہ بدفعال و بے عمل و بے کردار فقیر لاشئے دوست محمدؐ جو حاجی کے نام سے مشہور ہے۔ کان اللہ لہ عوضا کل شیءٍ بجناب، خدام، ذوی المجد و الاحترام، ذات قدسی صفات، معدن اسرار الٰہی، مخزن انوار نامتناہی، ہادی گمراہانِ بوادی غوایت، حامی عاکفان نادی ہدایت، قطب یہاں، ساقی شرابِ

www.maktabah.org

اذواق الٰہی، فیض انوار حضور و آگاہی، زبدۃ العارفین، عمدۃ الواصلین، وارث الانبیاء و المرسلین، المستغنی عن توصیف الواصفین۔

بیت ؎ لا یدرک الواصف المطری خصائصہٗ
و ان یک سابقا فی کل ما وصفا

ترجمہ شعر میں ؎ آپ کے اوصافِ حسنہ کس زباں سے ہوں بیاں
وہ جو ہیں اوروں میں، آپ میں ہیں سب عیاں

حضرت تیم صاحب والا مناقب مولانا وقبلتنا و سیلتنا الی اللہ المجید حضرت شاہ احمد سعید صاحب (آں پر میرے دل و جان قربان ہوں) لا زالت شموس فیوضہ ساطعۃ وقمور برکاتہ علینا و علی جمیع المستفیدین الی یوم الدین، سنت نبویہ خیر الانام (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے مطابق تحائف کی ترسیل کے بعد، بصد عجز و انکسار جو خاص شیوہ غلامان خاکسار ہے، بزبان ادب عرض گزار ہوں کہ جو سرفراز نامہ عنبر شمامہ حضور پُرنور، مخدوم زادہ، سعادت وسادہ، جامع کمالات ظاہریہ و باطنیہ، حمیدہ خصال، نیکو سیر حضرت حافظ محمد مظہر صاحب نے اس عاجز کے اپنے حالات اور ان غلاموں کے حالات زندگی کے متعلق استفسار فرماتے ہوئے ارسال فرمایا ہے۔ جو اس عاجز مسکین کے ذریعے طریقہ عالیہ میں داخل ہو کر مستقیم الاحوال ہو کر مشرف با اجازت ہوتے ہیں اور جو سلسلہ عالیہ کی اشاعت اور ترویج میں مشغول ہیں۔ فقیر کے بروقت روانگی خراساں موصول ہوا۔ خوشی بر خوشی حاصل ہوئی۔

ع بوسیدم و برمردمک دیدہ نہادم

چوما، اور سر آنکھوں پہ رکھا۔ بندہ اگرچہ اس کا اہل تو نہیں، مگر تحدیث بنعمۃ اللہ کے طور پر

www.maktabah.org

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ جو واردات و فیوضات آنحضرت قلبی و روحی فداہٗ کے سینۂ گنجینۂ معارف، اور قلب مبارک، سے اس کمینہ خادماں کو نصیب ہوئے ہیں۔ اظہار شکر نعمت الٰہی کرتے ہوئے اور سرمایہ سعادت ابدی تصور کرتے ہوئے حسب امتثال فرمان حضرت صاحبزادہ عالیشان کچھ اپنے اور اپنے احباب کے حالات اگرچہ اس سراسر ننگ و عار کے لیے باعث شرم و عار ہیں، سپرد قلم کرتا ہوں اور تفصیل وار خدمت سراپا برکت میں پیش کرتا ہوں۔

اولاً عرض یہ ہے کہ جب پہلی بار یہ عاجز حضور سے رخصت ہو کر اپنے وطن آیا تو اپنے کو یہ تصور کرتا تھا کہ انسانیت سے نکال کر حیوانیت کے زمرہ میں داخل کر دیا۔ اپنے اور حیوانانیت میں کچھ فرق محسوس نہ کرتا تھا۔ پھر آنحضور اس بے مایہ کو اپنی توجہات سے نباتیت میں لے آئے کہ اپنے آپ کو گیاہ و نباتات جانتا تھا۔ کچھ مدت یہی حالت رہی۔ اس کے بعد حضور اس فقیر کو جمادیت میں لے آئے کہ اپنے کو پتھروں جیسا بے حس و حرکت جانتا تھا۔ اور اب تو حالت یہ ہے کہ جماد بھی نہیں ہوں۔ لاشئے محض اور جماد صرف اپنے آپ کو دیکھتا ہوں اور محیؔ و ممیتؔ و مریدؔ و علیمؔ و سمیعؔ و بصیرؔ و محرکؔ و متکلمؔ وہی ذات پاک جل شانہٗ نظر آتی ہے۔ اپنے اور ماسوی اللہ کے وجود کا فقیر کو نام و نشان تک بھی کہیں نظر نہیں آتا۔ دل میں نہ حرکت ہے نہ ذکر، نہ دل میں کوئی گرمی محسوس ہوتی ہے، اور نہ اب کوئی ہمت رہی ہے، مگر توجہ بفضلہ تعالےٰ خود بخود ہے۔

ترجمہ شعر و رباعی (فارسی)

عشق آیا اور میرے وجود میں خون کی طرح جاری ہو گیا۔ یہاں تک کہ مجھے خالی کر کے دوست کو سما دیا۔ میرے وجود کے سب اجزا پر دوست مقابض

www.maktabah.org

ہو گیا، میں برائے نام ہوں۔ جو کچھ میرے اندر ہے دوست ہی دوست ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ اب آں حضور کی برکت سے اسلام حقیقی سے مشرف ہوا ہوں۔ اقربیت و معیت و محبت وغیرہ مقامات عالیہ مجددیہ میں تمیز کرنا مشکل تھی۔ اور جب آخری مقام لاتعین پر پہنچا، تو تمیز اچھی طرح آگئی۔ اور حضور کی توجہ سے حلقہ میں بے حد فیوضات اور تاثیرات پائی جاتی ہیں۔

رباعی (فارسی)

بے لطف تو من قرار نتوانم کرد
احسان ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تن من زبان شود ہر موئے
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

ترجمہ : آپ کی عنایت کے بغیر مجھے کوئی سکون میسر نہیں۔ اور نہ ہی آپ کے کرم شمار کر سکتا ہوں اگر میرے جسم کے تمام بالوں کو زبان نصیب ہو جائے، تو ہزار میں سے ایک کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اعباب کا حال یہ ہے۔

چند احباب نے ہر طرف سے مایوس ہو کر فقیر کی جانب رجوع کیا، بحمد للہ! فائدہ ہوا، جو درج ذیل ہیں :

(۱) سیّد حیدر شاہ صاحب

ہو کوچی ہیں اور جلیل القدر عالم ہیں۔ ہر فن میں مہارت رکھتے ہیں۔ چند سال کسب سلوک کر خلعتِ خلافت سے مشرف ہو کر ترویج طریقہ شریفہ میں مشغول ہیں۔

www.maktabah.org

(۲) سید مہتر موسیٰ شاہ صاحب

جو سید حیدر شاہ کے ماموں ہیں۔ پہلے انڈر قوم کے شیخ جو مشہور بہ حاجی صاحب تھے، سے بیعت بھی کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا، تو فقیر کی جانب رجوع کیا۔

(۳) ملا دوران اخوند قندھاری

ملّا راز محمد قندھاری، ملّا مراد اخوند سلمہ اللہ تعالےٰ، ملّا شیر محمد کلاچی، ملّا امان اللہ ہراتی ان سب حضرات نے میاں خواجہ سلیمان تونسوی سے بیعت کی تھی، مگر نسبت باطنی سے باوجود سالہا سال ان کی صحبت میں رہنے کے اپنے باطن کو خالی پایا۔ تو ان سے مایوس ہو کر تجدید بیعت کی اور مقامات سلوک مجددیہ، بالاکمال والتکمیل طے کر کے خلعتِ خلافت سے مشرف ہو کر ترویج طریقہ شریفہ میں مشغول ہیں۔

(۴) ملا رحیم بخش[ا] اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

جو ہندوستان اور عرب کے مشہور شیخ احمد عرب عباس سے بیعت ہوتے ہوئے بھی فقیر کے پاس آئے اور تجدید بیعت کی۔ اور صاحب مقامات عالیہ ہو کر خلافت عظمیٰ اور نعمتِ کبریٰ سے مشرف ہوئے۔ ان کی سکونت فقیر کے پاس ہی ہے۔

(۵) مولوی غلام حسن صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں والے

جو کہ استاد کل ہیں۔ ظاہری علم میں یکتائے روزگار ہیں۔ فقیر سے بیعت ہوئے اسی طرح

[ا] یہ وہی خلیفہ مجاز ہیں جو فضائل الباری کے جامع اور حضور کلاں کے ہجرت کے بعد خانقاہ مظہریہ دہلی کا حضرت حاجی صاحبؒ نے انتظام وانصرام ان کے سپرد فرمایا۔

www.maktabah.org

(۶) مولوی عبدالوہاب اور ملا قطار اخوندزادہ کسیغری

دونوں سال سالہا میاں خواجہ سلیمان صاحب سنگھڑ والوں کی صحبت میں گذارنے کے بعد فقیر سے تجدید بیعت کر کے خلعت خلافت سے مشرف ہو کر خلق اللہ کو اپنے حلقہ ذکر و مراقبہ سے منور کر رہے ہیں۔

(۷) ملاّ اسمور اخوندزادہ

جو بڑے عالم فاضل، فقیہہ کامل ہیں۔ مقامات طریقت کسب کر کے خلافت سے مشرف ہوئے اور خلق خدا کو مستفیض فرما رہے ہیں۔ یہ صاحب طرفہ تماشہ تھے۔ ایک دنبہ ملخی ٹراسری پاؤں سمیت کھا جاتے تھے۔ اور اس پر چند سیر انگور اور میوہ جات بھی تناول فرما جاتے تھے، تب بھی سیر نہیں ہوتے تھے، اور اتنا کثیر کھانے کے باوجود بھی عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے تھے، فقیر کے پاس امتحان لینے کے طور پر آئے تھے کہ اگر اس فقیر کے تھوڑے سے کھانے پر بندہ سیر ہو گیا، تو ان سے بیعت کروں گا۔ چنانچہ فقیر کے پاس جب آئے تو فقیر نے چند ٹکڑے گوشت کے اور شوربا اور تین روٹیاں نہایت باریک ان کے آگے رکھیں۔ چنانچہ کھانا ابھی باقی تھا کہ وہ سیر ہو گئے۔ اور یہی واقعہ ان کے طریقہ عالیہ میں داخل ہونے کا سبب بن گیا۔

اور اسی طرح ان کے بیٹے ملاّ میر باز اخوندزادہ جو عالم کامل تھے، پہلے پہل جب فقیر کے پاس آئے، تو طریقہ میں داخل ہونا چاہا۔ فقیر نے اسے کہا کہ تم مرد نسواری (یعنی تمباکو کھانے کے عادی) ہو۔ فقیر تمہیں بیعت نہیں کرتا۔ جب تم تمباکو کھانے سے

www.maktabah.org

باز رہو گے، تو تمھیں طریقہ میں داخل کروں گا۔ جب واپس گھر کو گئے، تو بفضل خدا تیسرے دن ان کو جذبات و واردات اور تجلیات نے آن گھیرا۔ یہاں تک کہ اپنے کئے پر پشیماں ہو کر فقیر سے بیعت ہوئے۔ اور صاحب مقامات عالیہ مجددیہ بنے۔ خلعت خلافت سے مشرف ہو کر اپنے ملک و وطن میں ایک خانقاہ کی بنا بھی انھوں نے ڈالی، جو کہ علاقہ مُقر موجودہ افغانستان میں ہے۔ اور ہزارہا اشخاص کو اپنے فیوضات سے مالا مال کیا۔ اور صدہا کو خلافت سے نوازا۔ ان کے وجود مسعود سے بے حساب فیض خلق خدا کو پہنچ رہا ہے۔ اور اسی طرح مندرجہ ذیل خلفاء حضرات:

(۸) خان انخوندزادہ۔ ملا جانان انخوندزادہ[9]۔ ملا محمّد گل انخوندزادہ

کا حال یہ ہے کہ یہ صاحب اپنے آباو اجداد سے صاحب کمال ہیں۔ اپنے علاقہ کے فقراء پر پھرتے رہے کہ کوئی صاحب کمال ملے۔ تو اس کی بیعت کرے۔ اسی خیال میں ادھر اُدھر پھرتے رہے کہ ایک دن خواب دیکھا کہ ان کے بڑے دادا جی صاحب جن کا نام ملا شاہوار انخوند تھا۔ جو میاں عمر چوکنی والے کے مرید تھے۔ وہ ان کو فرما رہے ہیں کہ جاؤ! حضرت حاجی صاحب قبلہ کی بیعت ہو جاؤ۔ پس فقیر کے پاس آئے۔ اور ہزار عاجزی و انکساری عرض کی کہ حضور! مجھے بیعت فرماؤ۔ اس وقت چونکہ قلادۂ منصب قضا و فتویٰ حاکم کلاں خانِ میر عالم حدود خراسان کی طرف سے ان کی گردن میں پڑا ہوا تھا۔ فقیر نے ملا مذکور کو بیعت کرنے سے انکار کیا کہ جب تک یہ منصب قضا اور مولویت ترک نہ کرو گے، تم کو طریقہ عالیہ میں داخل نہیں کروں گا۔ جب فقیر نے اس کو بیعت کرنے سے انکار کیا تو وہ خان صاحب موصوف کے پاس جا کر استیفاء (استعفاء) منصبِ قضا کی دے آئے۔ اور قضائیت اور ملائیت دونوں کو مکمل ترک کر کے فقیر کے پاس پھر آئے، تو فقیر

www.maktabah.org

نے ان کو داخلِ طریقہ عالیہ شریفہ کیا کئی سال اذکار اور افکار الٰہیہ میں مصروف رہ کر جملہ مقاماتِ سلوک طے کر کے خلعتِ خلافت سے مشرف ہوئے اور طریقہ عالیہ کی اشاعت میں مصروف رہے۔ بارک اللہ فی عمرہٖ۔ اور **خان اخوندزادہ** نے دو جگہوں سے بیعت کی تھی۔ مگر اپنے آپ کو نسبت شریفہ مجددیہ سے خالی پاکر فقیر کی جانب رجوع کیا۔ اور فقیر سے بیعت ہوئے۔ چند سال کے بعد فقیر نے ان کو بھی شرف اجازت سے مشرف فرمایا۔ آگے اشاعت طریقہ عالیہ اور تکمیل طالبان کے کام میں مشغول ہیں۔

(۱۰) مولوی محمد جاناں اخوندزادہ

علاقہ مرغہ کے رہنے والے ہیں اور بڑے بزرگ خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ جناب قاضی یار محمد صاحب اخوندزادہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ جامع العلوم متداولہ ہیں۔ اور علم تصوف میں بے نظیر ہیں۔ فقیر کی جانب رجوع کیا اور طریقہ عالیہ میں داخل ہو گئے۔ کئی سال کسبِ سلوک کرنے کے بعد خلعتِ خلافت سے مشرف ہوتے۔ الحمد للہ! کہ انھوں نے ہزارہا اشخاص کو بیعت کر کے داخل طریقہ فرمایا ہے۔ اور یہاں ان کے انوار سے منور ہے۔ ساتھ ہی ساتھ صاحبِ کشف صحیح ہیں۔ اور احوال عجیبہ کے مالک ہیں۔ فقیر کو بہت پیارے لگتے ہیں کہ جامع جمیع علوم و فنون ہیں اور ساتھ ہی فقیر کے ساتھ بھی ان کو کمال محبت ہے۔

اور اسی طرح (۱۱) ملا دوران اخوندزادہ اور (۱۲) ملا راز محمد قندھاری

ملا دوران اخوندزادہ علاقہ مغنڈال کے باشندے ہیں۔ جنھوں نے محمد سعید اخوندزادہ صاحب سے بیعت کی تھی۔ ان سے چند سال کسب طریقت بھی کی۔ مگر کیفیت باطنی سے

www.maktabah.org

خالی تھے۔ آخر ان کے سابقہ پیر صاحب کی اجازت سے فقیر کے پاس آئے۔ اور بیعت کی۔ اور اجازت وخلافت حاصل کر کے اشاعت طریقہ میں مصروف ہیں۔ اور ملا راز محمد صاحب قندھاری، پیر کی تلاش میں ہندوستان دکن اور خراسان ہر طرف پھرتے رہے ہیں۔ مگر ان کو کوئی پیر نہ ملا۔ نہ کہیں سے ان کی تسکین کا سامان بہم پہنچا۔ آخر فقیر کے پاس آئے۔ اور بیعت کی۔ کسب طریقت میں شروع ہوئے تو بحمد للہ سبحانہ، حالات عجیبہ اور تاثیرات غریبہ ان کو حاصل ہوئے اور شرف اجازت وخلافت سے مشرف ہو کر پہلے بلخ گئے اور پھر بخارا اور آخر میں سمرقند پہنچے۔ بفضل ایزد متعال سمرقند میں ان کو شہرت تمام حاصل ہوئی۔ ہزاروں مرید ہوئے۔ اور وہاں پر ان کو قبولیت تامہ حاصل ہوئی کہ مرجع خلائق بن گئے تھے۔ چند دن ہوئے فقیر کی ملاقات کے لیے آئے تھے۔ اور جب رخصت لے کر واپس قندھار جانے لگے، تو بمشیت ایزدی جل شانہ، راستے ہی میں حدود غزنین[1] میں بیمار ہوئے اور وصال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۱۳) حاجی ملا شہباز اخوندزادہ اور (۱۴) ملا اسلام اخوند فقیہ:

دونوں اطراف خراسان کے رہنے والے ہیں، فقیر سے بیعت ہوئے۔ اور کسب طریقت کر کے مشرف با اجازت وخلافت ہوتے ہیں اور اشاعت طریقہ شریفہ میں مشغول ہیں۔

(۱۵) ملا مراد خان اخوندزادہ

یہ صاحب حدود خراسان ریح کے علاقے کے باشندے ہیں، چند سال کتب سلوک میاں خواجہ سلیمان صاحب سے پڑھیں۔ مگر نسبت باطنی سے خالی رہے۔ تو فقیر کے پاس آ کر

---

[1] غزنین موجودہ افغانستان میں غزنی کے نام سے مشہور ہے۔ ۱۲

www.maktabah.org

بیعت ہوئے۔ اور کسب طریقت میں مشغول ہیں۔ بحمد اللہ عجیب حالات اور تاثیرات کے مالک ہیں شرف اجازت سے مشرف ہوئے۔ اور اشاعت طریقہ شریفہ میں مشغول ہیں۔

(۱۶) مولوی محمد عادل صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

یہ صاحب علاقہ ژوب (موجودہ بلوچستان) کے رہنے والے ہیں۔ عالم بے بدل اور فاضل اکمل ہیں۔ صاحب تصنیف ہیں۔ فقیر کے پاس ان کے آنے کی پہلے پہل وجہ یہ بنی کہ وہ چند لوگوں کے ساتھ فقیر کے پاس آئے۔ اور مرحبا اور ملاقات کے بعد فقیر نے پوچھا: کہاں سے آئے ہو؟ تو بولنے لگے کہ تمھارے بحث و مباحثہ کرنے آیا ہوں۔ فقیر نے پوچھا: بحث و مباحثہ فقیر کے ساتھ کس مسئلے میں کروگے۔ کہا کہ بحث و مباحثہ آپ سے اس مسئلے میں کرتا ہوں کہ آپ نے جو اپنے مریدوں کو ژوب بھیجا ہے۔ اور خلافت سے سرفراز فرمایا ہے، وہ سب بے علم ہیں اور بے علم جاہل کو خلافت دینی جائز نہیں۔ تو فقیر نے پوچھا: یہ بتاؤ کہ علم کا حاصل کرنا کیا حصول طریقت میں شرط ہے؟ کہا: ہاں، علم طریقت حاصل کرنے کے لیے علم ظاہری حاصل کرنا شرط ہے۔ فقیر نے کہا: یہ تم غلط کہتے ہو۔ علم شرط اعمال ہے نہ کہ فیوضات ربانی۔ انھوں نے کہا: طریقت حاصل کرنا بغیر علم جائز نہیں۔ فقیر نے کہا: یہ بتاؤ! حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت عیسیٰ اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کسی سے علم حاصل کیا؟

اس نے کہا: خداوند کریم سے۔ فقیر نے پوچھا کہ مولوی صاحب! وہ خداوند کریم جس ذات پاک نے ان بزرگوں، پیغمبران دین علیہم السلام کو اپنی جانب سے علم عطا فرمایا ہے (یعنی علم لدنی) کیا وہ اب میرے خلفاء کو کہ جن کو تم جاہل کہتے ہو۔ اپنی جناب عالی

www.maktabah.org

سے علم عطا نہیں کرسکتا ؛ حالانکہ اس کی صفت ہے کہ وہ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ہے۔ یعنی وہ ہر حال میں ایک ہی طرح ہے۔ اور ایک ہی طرح کی قدرت کا مالک ہے تو کیا وہ بغیر درس وتدریس اور کسی سے علم پڑھے بغیر اپنی جناب عالی سے علم عطا فرمانے پر قادر نہیں ! پھر فقیر نے کہا ، تم کہو گے کہ تم نے جو مثالیں پیش کی ہیں۔ وہ تو سب انبیاء اور مرسلین کی ہیں فقیر تم کو حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے ایسے بزرگوں کے نام بتاتا ہے جو بالکل ناخواندہ اور اُمّی ہو گذرے ہیں۔ مگر ان کو اللہ تعالےٰ نے اپنی جناب عالی سے بے پایاں علم عطا فرمایا تھا۔ (یعنی علم لدنی) جیسے حضرت اویس قرنی ، حضرت خواجہ ابو سعود سندی ، حضرت خواجہ احرار ، شیخ احمد نامقی اور شیخ برکہ وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ، یہ سب حضرات وہ بزرگ ہو گذرے کہ جن کو اللہ کریم نے بغیر رسمی علم پڑھے اپنی جناب عالی سے علم عطا فرما کر درجہ کمال کو پہنچایا ہے۔ اور بھی فقیر نے بہت سارے بزرگوں کے نام مولوی صاحب موصوف کے آگے ذکر کئے جو درجہ کمال کو علم ظاہری حاصل کئے بغیر پہنچے تھے۔

خلاصہ کلام ، وقتِ اشراق سے نماز ظہر تک یہ مولوی صاحب انکار پر اصرار ہی کرتے رہے۔ آخر فقیر نے ان کی جانب قلبی توجہ پھیری اور کہا کہ اے کاکڑ [1] ! قابو رہنا۔ اگر تم نے اس فقیر کو لاجواب کیا تو اپنی خانقاہ چھوڑ کر تمھاری شاگردی اختیار کروں گا۔ ورنہ تم کو فقیر کے آگے دست بستہ باادب بیٹھ کر فقیر کا مرید بننا پڑے گا۔ بس فقیر کا یہ کہنا تھا کہ مولوی صاحب موصوف پر لرزہ طاری ہو گیا ، اور زبان میں لکنت آگئی کہ زبان سے لفظ

---

[1] : اے کاکڑ : مولوی صاحب موصوف قوم کے کاکڑ تھے اور سارا علاقہ ژوب کا کاکڑستان ہے۔

www.maktabah.org

صحیح نہ نکال سکتا تھا۔ جب مولوی صاحب کی یہ حالت ہوئی، تو فقیر کے آگے دست بستہ ہوکر باادب بیٹھ گئے۔ اور فرمایا کہ حضرت قبلہ! بندہ کو معاف فرماؤ، اور ساتھ ہی بیعت فرماؤ بندہ نے اس قدر جو بحث و مباحثہ آں جناب کے ساتھ کیا، تو آں جناب کے امتحان کے لیے کیا کہ کیا آنحضرت عالم ہیں یا نہ۔ اب جب آنحضور کا حال بندہ کو معلوم ہوگیا ہے۔ براہ عنایت بندہ کو مرید بھی بناؤ اور بیعت فرماؤ۔ اور اس طرح سے مولانا مذکور سلسلہ عالیہ میں داخل ہوتے اور بڑے ذوق و شوق سے بیعت کرکے اذکار الٰہیہ اور مراقبات مقامات عالیہ کے حصول میں مصروف رہے۔ آخر الامر شرف اجازت اور خلافت سے مشرف ہوکر بے حد لوگوں کو داخل طریقہ فرمایا۔ اور اسی کام میں مشغول ہیں۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

(۱۷) ملا کاکی صاحب

پونده اور قوم کے کوچی ہیں۔ بچپن ہی میں فقیر کے پاس آئے اور بیعت کی۔ اور ذکر و مراقبہ میں مصروف ہو گئے۔ مقامات عالیہ نقشبندیہ بالاکمال والتکمیل حاصل کرکے صاحب حالات عجیبہ ہیں۔ اور ساتھ ہی کشف عیانی کے مالک ہیں۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اور دیدار ان کو اکثر حاصل ہوتا رہتا ہے۔ جب بھی مراقبہ میں بیٹھتے ہیں۔ گویا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس شریف میں بیٹھتے ہیں۔ اور ان کو جمال باکمال نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ مولانا بے حد مرتاض اور ریاضت کش تھے۔ شرف اجازت سے مشرف ہوئے۔ اور کفار سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ نور اللہ مرقدہ۔

www.maktabah.org

(۱۸) ملا میاں اخوندزادہ

فقیر سے بیعت ہوئے اور مقامات عالیہ سلوک نقشبندیہ مجددیہ حاصل کر کے شرف اجازت و خلافت سے مشرف ہوئے۔ صاحب کرامات عالیہ تھے۔ یہاں تک کہ پرندوں کی زبانیں اور بولیاں جانتے تھے۔ اور پتھروں سے ہمکلام رہا کرتے۔ عنقریب وفات پا گئے ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہ (نوے سال کی عمر میں)

(۱۹) ملا اعظم صاحب پونده

فقیر سے ابتداء میں بیعت ہوئے۔ اور سلوک حاصل کر کے شرف اجازت سے مشرف ہوئے۔ اس قدر استغراق ان پر غالب رہتا کہ عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے اور اک صحیح اور کشف قلوب رکھتے ہیں۔ فقیر سے اجازت حاصل کر کے اذکار اور افکار الٰہیہ میں مشغول ہیں۔ اور ساتھ ہی اشاعت طریقۂ عالیہ میں مصروف ہیں۔

(۲۰) ملا حاجی یار محمد سلمہ اللہ تعالیٰ

قوم کے بجتیار ہیں۔ بہت سارے مشائخ زمانہ کے پاس پھرتے رہے ہیں آخر تکمیل سلوک کے لیے فقیر کے پاس آئے۔ بڑے عالم اور عامل ہیں۔ اور معمر کہ نوے ۹۰ سال سے اوپر ان کی عمر ہے۔ اجازت طریقہ شریفہ سے مشرف ہوتے۔

(۲۱) مولوی خاں محمد اخوندزادہ

فقیہہ جید ہیں۔ پہلے مشائخ ذاکریوں سے بیعت تھے۔ پھر فقیر کے پاس آکر بیعت کی

www.maktabah.org

کیونکہ نسبت سے خالی تھے بیعت کر کے سلوک طریقہ مجددیہ کی تکمیل کی اور شرف اجازت سے مشرف ہوئے۔

(۲۲) ملا مہربان اخوندزادہ

فقیر سے بیعت ہوئے اور کسبِ طریقت کر کے شرف اجازت سے مشرف ہوئے۔ اشاعت طریقہ شریفہ میں مشغول ہیں۔

(۲۳) ملا غازی اخوندزادہ

جو ابتداء ہی میں فقیر کی بیعت ہوئے۔ کمالات عالیہ کے مالک ہیں۔ کسب طریقت بالاکمال والتکمیل طے کر کے شرف اجازت سے مشرف ہوئے اور خانقاہ ترکی میں سکونت رکھتے ہیں۔

ملا دین محمد اخوندزادہ (۲۴)، ملا الیاس اخوندزادہ (۲۵)، ملا پیر محمد اخوندزادہ (۲۶)، ملا میر احمد اخوندزادہ (۲۷)، ملا سید موسیٰ صاحب (۲۸):

یہ سب حضرات جو علاقہ پشین اور موجودہ افغانستان کے رہنے والے ہیں۔ فقیر سے بیعت ہوئے ہیں۔ اور کسب طریقت کر کے اذکار و افکار الٰہیہ میں مصروف ہیں۔ صاحبِ اذواق و مواجید اور انجذاب ہیں۔ فقیر سے مجاز ہو کر اشاعتِ طریقہ شریفہ میں مصروف ہیں۔

(۲۹) ملا خیر اللہ اخوندزادہ

جو ملا امان اللہ کے بڑے بھائی ہیں۔ علاقہ غنڈاں (موجودہ افغانستان) کے رہنے والے ہیں۔

www.maktabah.org

(۳۰) ملا سیف اللہ صاحب فقیہہ

یہ بھی نغنڈان (موجودہ افغانستان) کے رہنے والے ہیں۔ فقیر سے بیعت ہو کر کسب طریقت کر کے شرف اجازت سے مشرف ہوئے ہیں۔

(۳۱) ملا محمد سعید اخوند فقیہہ خراسانی، ملا حاجی محمد یوسف ناصر ملا محمد میر سلمہ اللہ تعالیٰ

یہ سب حضرات افغانستان کے رہنے والے ہیں۔ فقیر سے بیعت ہوئے، اور کسب طریقت اور تکمیل سلوک حضرات مجددیہ رضوان اللہ علیہم کر کے خلعت خلافت سے مشرف ہو کر اشاعت طریقہ عالیہ میں مصروف ہیں۔

(۳۳) ملا ہیبت اخوندزادہ فقیہہ کسیعری (شنیغری) اور ملا میر ملک شیرانی
(۳۴)

یہ دونوں صاحبان اکٹھے فقیر کے پاس آئے اور بیعت کی۔ تین دنوں تک تو ان کو حرکت قلبی کا بروقت ذکر اسم ذات کا کچھ بھی پتہ نہیں چلتا تھا۔ فقیر سے رخصت ہو کر گھر گئے تو بحمد للہ سبحانہ، ملا ہیبت صاحب پر اس قدر جذبہ طاری ہوا کہ ہر طرف تڑپتے تڑپتے گر جاتے اور لوٹ پوٹ ہونے لگتے۔ اور ہائے ہائے کے نعرے مارتے۔ اور ایسی حالت میں کہ اپنے آپ سے بالکل بے خبر ہو جاتے تھے۔ فقیر جب افغانستان سے واپسی پر کسیغر پہاڑ پہنچا، تو یہ دونوں صاحبان فقیر کے استقبال کے لیے اپنے گھروں سے آئے۔ ملا ہیبت موصوف جذبے کی حالت میں مست و مدہوش تھا اور نہایت بے آرام یہاں تک کہ نماز بھی اطمینان اور آرام سے نہیں پڑھ سکتا تھا۔ اور نماز میں حرکت کرتا رہتا۔

www.maktabah.org

آخر فقیر نے اس کو کہا کہ ملا صاحب! نماز تو کم از کم آرام سے پڑھو۔ مگر ملا موصوف نے معذرت ظاہر کی اور کہا کہ حضور! میرے اختیار میں نہیں۔ ملا میر ملک جو اس کا رفیق تھا رو کر کہنے لگا: حضور! ہم دونوں اکٹھے آئے تھے۔ ملا ہیبت صاحب کے احوال تو یہ ہو گئے ہیں۔ اور میں اب تک خالی کا خالی ہوں۔ اور بے حد رو رو کر عرض کرنے لگا کہ حضور! ﷲ اس عاجز پر بھی کرم فرمائیں کہ خداوند کریم مجھے بھی اس قسم کا حال عطا فرمائے۔ اور بار بار الحاح اور زاری کر کر کے فقیر کو اس نے بے حد تنگ کیا۔ آخر فقیر کو جوش آگیا۔ اور دعا کی کہ اے میرے اللہ! اور میرے مولا!! اس ملا اور اس کے سب فرزندان اور اہلِ خانہ کو اپنی جناب عالی سے جذبات اور واردات سے مالا مال فرما۔ پس بحمد اللہ سبحانہٗ فقیر کی دعا رنگ لائی اور ملا میر ملک مذکور اور اس کے فرزند اور اس کے اہلِ خانہ وغیرہ سب کے سب مجذوب ہوئے۔ فقیر اپنے حضرات کے قربان جائے! یہ سب میرے حضرت کے سینہ گنجینۂ معارف کے اثرات اور توجہات کے مظاہر ہیں۔ ورنہ من آنم کہ من دانم یہ فقیر تو کمترین خلائق ہے۔ فی الجملہ ملا ہیبت مذکور کسب سلوک اور تکمیل طریقت کر کے خلعتِ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ اور اشاعتِ طریقہ شریفہ میں مصروف ہیں یہاں تک کہ ہزاروں رہزنوں کو توبہ تائب کیا۔

(۳۵) ملا ھاتی کیغری سلمہ اللہ تعالیٰ

یہ پہلے خلیفہ ملا تمر خاں سے بیعت تھے۔ اور ان سے کئی سال کسب سلوک طے کیا۔ مگر اپنے شیخ مذکور کی وفات کے بعد فقیر کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی کسب سلوک کیا اور تکمیل کو پہنچے تو فقیر نے ان کو اجازت و خلافت دی۔ اشاعتِ طریقہ میں مصروف ہیں۔

www.maktabah.org

(۳۶) ملا ولی محمد اخوند فقیہہ کسیغری۔ مولوی معز الدین صاحب جامع المعقول
(۳۷)
(۳۸) والمنقول سکنہ کوہی بھارہ ، قاضی میاں عبدالغفار صاحب اخوندزادہ

ملا ولی محمد اور مولوی معز الدین اولاً حضرت خواجہ سلیمان سنگھڑ والوں سے طریقہ چشتیہ میں بیعت تھے۔ مگر اپنے آپ کو نسبت سے خالی پاکر فقیر کے پاس آئے۔ اور بیعت ہوئے۔ فقیر نے ان کو سلوک حضرات نقشبند طے کرایا۔ شرفِ اجازت سے مشرف ہوتے اشاعت طریقہ شریفہ میں سرگرم ہیں۔

(۳۹) میاں عبدالغفار اخوندزادہ چودھواں والا

یہ پہلے فقیر محمد رضا صاحب پوندہ زکوڑی سے بیعت تھے۔ ان سے کسب طریقت کئی سال کرنے کے باوجود نسبت شریف حضرات نقشبندیہ سے خالی تھے۔ فقیر کے پاس آئے اور بیعت ہوئے۔ اور کسب سلوک حضرات نقشبندیہ مجددیہ کی تکمیل کی۔ فقیر نے ان کو خلافت دی۔ اور وہ بفضلہٖ تعالیٰ اشاعت طریقہ شریفہ میں لگ گئے۔ یہاں تک کہ چند لوگوں کو طریقہ عالیہ میں داخل بھی کیا ہے۔ عنقریب وفات پاگئے ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہ

(۴۰) میاں غلام محمدؒ چودھواں والے

اٹھارہ سال خواجہ سلیمان صاحب سنگھڑ والوں کی خدمت میں رہے۔ اور بارہ سال میاں عبدالوہاب صاحب چودھواں والے کی صحبت میں رہے۔ مگر نسبت شریف سے خالی تھے۔ آخر فقیر کی جانب رجوع کیا۔ اور تجدید بیعت کی۔ فقیر نے ان کو سلوک

www.maktabah.org

حضرات خواجگان نقشبندیہ مجددیہ طے کرایا اور خلافت دی۔ الحمد للہ انوار اور آثارِ عجیبہ کے مالک ہیں۔ اشاعت طریقہ میں سرگرم ہیں۔

(۴۱) مولوی شیر محمد صاحب کلاچی والے

پانچ سال مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے۔ اور ان سے کسب طریقت کرنے لگے۔ پھر خواجہ سلیمان صاحب سنگھڑ والوں سے بیعت ہوئے۔ اور پانچ سال ان کی صحبت میں رہ کر نسبت شریف سے خالی رہے۔ آخر بڑی سوچ بچار کے بعد فقیر کے پاس آئے۔ اور رو دیئے اور رو رو کر کہا: حضور! میں تو بہت سے بزرگوں کے پاس گیا ہوں۔ اور بہت سے بزرگوں کی صحبت بھی حاصل کی ہے مگر اپنے باطن میں کچھ بھی نہیں دیکھتا۔ للہ بندہ پر رحم و کرم کی نگاہ فرمائیں۔ آخر مجبوراً فقیر نے انھیں طریقہ میں داخل کر لیا۔ اور فقیر سے بیعت ہوئے۔ فقیر نے ان کا باطنی کام دائرہ حقیقۃ کعبہ ربانی تک پہنچایا اور خلعتِ خلافت سے مشرف ہوئے اور اشاعت طریقہ عالیہ میں لگ گئے۔ ہزاروں مرید ہوئے۔ یہاں تک کہ پھر انھوں نے (ملک جھنگ) شہر داسوا آستانہ میں ایک خانقاہ بھی تیار کرائی اور وہاں پر اپنے مریدین کے ساتھ اشاعت طریقہ میں سرگرم ہیں۔

(۴۲) مولوی غلام حسن صاحب

ڈیرہ اسماعیل خاں کے باشندے ہیں۔ استاذ الکل ہیں۔ جامع المعقول والمنقول جید عالم جامع الفروع والاصول ہیں۔ پہلے پہل وہ مولانا غلام محی الدین صاحب قصوری

www.maktabah.org

سے بیعت ہوئے۔ چونکہ جہل[1] نسبت اور عدم یافت کی حالت ان پر غالب تھی۔ یہاں تک کہ حرارت قلبی اور حرکتِ قلبی کا بھی ان کو پتہ نہیں چلتا تھا۔ آخر فقیر کے پاس آئے۔ اور تجدید بیعت کی۔ فقیر نے ان کو حلقہ ذکر و مراقبہ میں بٹھایا۔ جب گذشتہ سال فقیر کا شہر قصور میں گذر ہوا۔ تو حضرت مولانا غلام محی الدین صاحب سے ملاقات ہوئی۔ حضرت موصوف نے مولوی غلام حسن مذکور کا حال دریافت فرمایا۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ ان پر جہل نسبت غالب ہے۔ وہ آپ کے حلقہ میں بیٹھے رہتے ہیں۔ آپ ان کو زبردست توجہات سے نوازیں۔ تاکہ ان کا جہل علم سے تبدیل ہو جائے۔ چنانچہ سفر پنجاب اور دہلی سے واپسی پر فقیر نے ان کو خصوصی توجہات دیئے۔ الحمدللہ! میرے حضرت کے برکت سے ان کا جہل علم سے بدل گیا۔ اور سلوک مجددیہ ولایتِ کبریٰ تک طے کرایا۔ فقیر نے ان کو اجازت اور خلافت دی۔ بحمدللہ سبحانہٗ درس تدریس کے سلسلے میں لگے ہوئے ہیں۔ کثر اللہ امثالھم۔

(۴۳) مولوی عبدالرحیم اخوندزادہ مرحوم

درابن کے رہنے والے ہیں۔ علماء متبحرین اور فضلائے محققین سے ہو گذرے ہیں خاص کر علم فقہ میں تو بے نظیر بلکہ ضرب المثل تھے۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر فقہ شریف

---

[1]: جہل نسبت اور عدم یافت بھی احوال تصوف میں ایک حال ہے۔ جب یہ حال طالبِ سلوک پر وارد ہوتا ہے تو اس کو کچھ بھی پتہ نہیں چلتا کہ میں جس مقام اور جن حالات سے دوچار ہوں۔ یہ کیا ہیں۔ اور یہ کس مقام کا نتیجہ ہیں۔ فقط محمد اسماعیل سراجی عفی عنہ۔

www.maktabah.org

کی ساری کتابیں دھو ڈالی جائیں۔ تو بندہ سب کتابیں اپنی یاد سے نئے سرے سے لکھ دے گا۔ فقیر سے بیعت کی۔ چند سال کسب طریقت کر کے احوال عجیبہ کے مالک بنے۔ کشف صحیح اور ادراک کامل سے متصف ہوتے۔ سلوک حضرات خواجگان کو تکمیل تک پہنچا کر اجازت اور خلافت حاصل کی۔ کچھ عرصہ ہوا کہ اس دار فانی سے دار جاودانی کو رحلت فرما گئے ہیں۔ (خدا ان پر رحم کرے)۔

(۴۴) مولوی میاں عبدالغفار اخوندزادہ صاحب

یہ بھی موضع درابن کے رہنے والے ہیں اور مولوی عبدالرحیم صاحب مرحوم کے بھائی ہیں۔ اپنے بھائی کی طرح علم فقہ اور اصول میں ماہر ہیں۔ بالخصوص علم میراث میں ان کا ثانی نہیں۔ کسب سلوک کر کے اجازت خلافت سے مشرف ہوتے۔ درس و تدریس میں مشغول ہیں۔

(۴۵) حضرت میاں ملا عثمان صاحب اخوند فقیہہ لونی والہ

فقیر کے سب کام از قسم تدریس و امامت نماز اور مکاتیب کی کتابت سب ان کے ذمہ ہیں۔ فقیر سے بیعت کی۔ اور سلوک مجددیہ کمالات رسالت تک جب انھوں نے پہنچائی، تو فقیر نے ان کو اجازت اور خلافت دی۔ ذکر و مراقبہ اور فقیر کی خدمت میں مصروف ہیں۔ فقیر کے بے حد محب ہیں۔ سلمہم اللہ تعالیٰ۔

---

(۴۶) مولوی رحیم بخش صاحب اجمیری سلمہم اللہ تعالیٰ

ان کا حال یہ ہے کہ یہ پہلے شیخ احمد عرب صاحب مدنی الافندی الجوخدار انصاری

www.maktabah.org

قدس سرہ جوان کو ہندوستان میں ملے۔ بیعت کی۔ پھر ان سے طریقہ قادریہ اور چشتیہ میں خلافت بھی حاصل کی اور چند لوگوں کو طریقہ میں داخل کیا۔ پھر تقدیر الٰہی سے سرکار انگریز کی ملازمت میں لگ گئے، تیس روپے ماہوار کی ملازمت اختیار کر لی۔ چھ سال انگریز کی نوکری کرتے رہے مگر چونکہ اپنے آپ میں لیاقت اور نسبت باطنی نہ پاتے تھے۔ بزرگوں کی صحبت میں بیٹھتے رہے اور کسی صاحب نسبت بزرگ کی تلاش جاری رکھی۔ اسی اثنا میں صوبہ سرحد کے ڈیرہ اسماعیل خاں کے علاقہ درابن میں اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر کے مثل خواں بنے۔ اور درابن میں ملازمت کرنے لگے۔ تو ان کو فقیر کے پاس آنے جانے کا موقع ملا۔ اور کئی بار آنے جانے سے ان کے دل کا لگاؤ فقیر کے ساتھ ایسا ہوا کہ فقیر کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ فقیر نے ان کو قلب پر ذکر اسم ذات کی تلقین کی، تو بفضلہٖ تعالےٰ ان پر جذبات اور واردات الٰہیہ ایسے وارد ہوئے کہ ان کا حال دگرگوں ہوا۔ تو انھوں نے نوکری سے استعفیٰ دینے کا ارادہ کر لیا۔ بڑے فاضل اور انشاء پرداز تھے۔ انگریز نے ان کی نوکری نہ چھوڑنے پر مبلغ بیس۲۰ روپے کا اور اضافہ کر دیا۔ اور مبلغ پچاس روپے دینے کا وعدہ کیا۔ چونکہ تائید ایزدی اور امداد غیبی ان کے شامل حال تھی۔ مبلغ پچاس روپے لینا اور نوکری کرنا منظور نہ کی۔ آخر نوکری چھوڑ کر فقیر کے پاس مقیم ہو گئے۔ بفضلہٖ تعالیٰ انوار تجلیات اور ادراک صحیح اور فیوضات و برکات حضرت خواجگان رضوان اللہ علیہم سے مالا مال ہیں اور شرف اجازت سے مشرف ہیں۔ سلوک مجددیہ کی تکمیل کے لیے یہاں فقیر کے پاس ہی مقیم ہیں۔

اوصلہ اللہ تعالیٰ الی غایۃ ما یتمناہ

(۴۷) میاں عبداللہ صاحب

علاقہ چناب کے رہنے والے ہیں۔ کئی سال سید محمد حسینی رحمۃ اللہ علیہ سے کسب

www.maktabah.org

سلوک کرتے رہے۔ ان کی وفات کے بعد فقیر کی جانب رجوع کیا۔ اور بیعت ہو گئے۔ اذکار اور افکار الٰہیہ میں مشغول ہوئے۔ مقاماتِ مجددیہ کی تکمیل کے بعد شرفِ اجازت سے مشرف ہوئے۔ ترویجِ طریقہ شریفہ میں مصروف ہیں۔

(۴۸) فقیر میاں عالم خاں صاحب

ضلع کوہاٹ کے رہنے والے ہیں۔ فقیر کے ہاتھ پر بیعت کر کے مقامات مجددیہ کی تکمیل کی۔ اور شرفِ اجازت سے مشرف ہوئے۔

(۴۹) مولوی میر واعظ صاحب

قوم کے دُوڑ ہیں۔ ضلع بنوں کے رہنے والے ہیں۔ فاضل کامل اور عالم عامل جامع المعقول والمنقول ہیں۔ ہر فن میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ سلوک مجددیہ کو دائرہ کمالاتِ رسالت تک پہنچا کر شرفِ اجازت سے مشرف ہوتے۔ حالاتِ عجیبہ کے مالک ہیں۔ ہزاروں اشخاص کو طریقہ نقشبندیہ میں داخل کیا ہے اور سینکڑوں کو خلافت اور اجازت طریقہ سے مشرف فرمایا ہے۔ بارك الله في عمره

(۵۰) شیخ انسان صاحب

شہر گمل کے رہنے والے ہیں۔ آباواجداد سے صاحب کمال گھرانے کے فرد ہیں پہلے اپنے ماموں[۱] سے جو حاجی صاحب کے لقب سے مشہور تھے، مرید تھے۔ ان کی

---

[۱]: اس سارے جملہ کی بجائے یہ جملہ پڑھیں (پہلے حاجی صاحب کے مرید ہوتے جو ماموں کے لقب سے مشہور تھے۔

www.maktabah.org

وفات کے بعد فقیر کی جانب رجوع کیا۔ اور بیعت ہو گئے۔ مقاماتِ سلوک مجددیہ طے کر کے شرف اجازت سے مشرف ہوئے۔

(۵۱) مُلّا امان اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

پہلے مولوی جان محمد صاحب قدس سرہ سے بیعت ہوئے۔ پھر حضرت خواجہ سلیمان صاحب سے کسب طریقت کرتے رہے۔ مگر باوجود اس دوڑ دھوپ کے۔ جو انھوں نے بزرگوں اور مشائخ وقت کی خدمت میں کی اپنے باطن کو نسبتِ بزرگان سے خالی پایا۔ آخر فقیر کی جانب رجوع کیا۔ اور ان کا فقیر کے پاس آنا اس طرح ہوا کہ ملا فیض محمد نیازی جو ملا پال محمد کے لقب سے مشہور ہیں اور حضرت کے خلفا سے ہیں۔ ان کا خط سفارشی لے کر فقیر کے پاس آتے۔ جس میں لکھا تھا کہ انھیں طریقہ میں داخل کیا جائے مگر فقیر نے منظور نہ کیا۔ تو ملا غازی صاحب کو جو ان کے دوستوں میں سے ہیں۔ اور فقیر کے خلیفے ہیں، بطور سفارش فقیر کے پاس لائے۔ ملا موصوف نے عرض کی کہ حضور یہ ملّا صاحب میرے دوستوں میں سے ہیں اور بڑے نیک شخص ہیں اور بڑی دوڑ دھوپ کر کے بھی یہ نسبت سے خالی ہیں۔ ان کو بیعت فرماؤ۔ ملا غازی صاحب نے بے حد منت سماجت کی۔ آخر فقیر نے ان کو بیعت کر کے ان کے قلب پر ذکر اسم ذات کی تلقین کی جب دوسری بار فقیر خراسان پہنچا تو امیر کابل کا اعداء دین شیعہ لعینوں کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ ہوا۔ اور لشکر فقیر کی خانقاہ کے قریب علاقہ میں اکٹھا ہونا شروع ہوا، تو فقیر کا بھی ارادہ ہوا کہ اس لشکر میں شریک ہو جائے۔ شاید اللہ کریم فقیر کو درجہ شہادت سے ہمکنار کر دے۔ اسی خیال سے فقیر نے ملا غازی صاحب کو اجازت اور خلافت

www.maktabah.org

مطلقہ دی اور اسے فقیر کے پیچھے خانقاہ سنبھالنے کی، اور مریدین اور خلفا کو ان کی پیروی کرنے اور فقیر کے بعد ان سے توجہات لینے کی تاکید کی۔ ان دنوں ملا امان اللہ مذکور بھی فقیر کے پاس ہی مقیم تھا۔ جب اس واقعہ کا ملاّ موصوف کو پتہ چلا تو برقت روانگی سب احباب کرام اور خلفائے عظام سے رخصت لے کر فقیر جب گھوڑی پر سوار ہونے لگا، تو ملا امان اللہ نے فقیر کی گھوڑی کا لگام مضبوط پکڑ لیا۔ فقیر نے پوچھا: یہ کیا کر رہے ہو۔ کہا: حضور! جیسے ملا غازی کو اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ بندہ بھی اجازت اور خلافت کا امیدوار ہے۔ فقیر نے کہا: ملا صاحب! تم نے ابھی سلوک نقشبندیہ مجددیہ تکمیل تک نہیں پہنچایا۔ فقیر تم کو اجازت و خلافت کیسے دے۔ فقیر کی بے حد زجر و توبیخ کے باوجود ملا موصوف نہ مانے اور گھوڑی کی لگام مضبوط پکڑے رہے۔ آخر فقیر نے پیچھا چھڑانے کی خاطر جوش میں آکر کہا کہ جاؤ فقیر کی جانب سے طریقہ نقشبندیہ کی اجازت ہے۔ اب تو میرا پیچھا چھوڑ دو۔ مگر وہ پھر بھی لگام کو مضبوط پکڑے رہا۔ فقیر نے پوچھا: اب کیوں نہیں چھوڑتے۔ ملا موصوف نے کہا: حضور مہربانی فرما کر بندہ کو چاروں طریقوں (نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ) میں اجازت مرحمت فرماؤ۔ فقیر نے کہا: ملاّ تو بڑا احمق ہے۔ ایسی باتیں کرتے ہو۔ ہر چند فقیر نے اسے سمجھایا۔ مگر وہ نہیں سمجھا۔ اور گھوڑی کی لگام مضبوط پکڑے رکھی۔ وہ وقت عصر کا تھا۔ اور فقیر کو لشکر میں شریک ہونے کی دیر ہو رہی تھی۔ اس غرض سے کہ کسی طریقے سے اس سے جی چھڑا لوں۔ فقیر نے کہا: اچھا جاؤ تم کو چاروں طریقوں کی اجازت ہے۔ جب فقیر کی زبان سے چاروں طریقوں کی اجازت سنی، تو آہستہ سے لگام چھوڑ دی۔ جب فقیر جنگ کے معاملے سے فارغ ہو کر واپس ہی خانقاہ کو پہنچا، ملا موصوف خانقاہ ہی میں مقیم تھا۔ فقیر نے اسے

www.maktabah.org

بلا کر بطور نصیحت کہا کہ ملا صاحب ! جو بات اجازت اور خلافت کے بارہ میں ہوئی تھی ۔ وہ آپ کو مبارک ہو کہ تم حضرات کے مجازین اور خلفاء کی فہرست میں آگئے ہو ۔ مگر سلوک ناتمام کردہ ہو خیال اور احتیاط سے کام لو کہ کہیں طریقہ بدنام نہ ہو جائے ۔ ملا مذکور کو فقیر نے بے حد سمجھایا ۔ اور ساتھ ہی فقیر نے اس کو رسائل تصوف کو مطالعہ میں رکھنے کی تاکید کی ۔ مُلاّ موصوف بولا کہ حضور دعا ، توجہ اور نظرِ شفقت سے بندہ کو محروم نہ رکھیں ۔ تو انشاء اللہ سب خیر ہو گی ۔ کئی سال گذرے کہ وہ موجودہ افغانستان کے صوبہ ہرات کو رخصت ہوئے ۔ اور وہیں رہنے لگے ہیں ۔ سنا ہے وہیں پر انھوں نے خانقاہ کی بنیاد بھی رکھی ہے اور ہزاروں لوگ صوبہ ہرات علاقہ غور کے اس کے مرید ہو گئے ہیں ۔ اور بعض کو انھوں نے خلافت بھی دی ہے ۔ قربان حضرت کے جاؤں ! یہ بھی ملا موصوف کے بارہ میں بات تحقیق کو پہنچی ہے کہ بفضلِ خدا اور برکات حضرات ملا موصوف کے توجہات میں تاثیر قویہ ہیں کہ اُس کے مرید جذبات اور وارداتِ الٰہیہ سے سرشار ہیں ۔ اور ان کے اس وقت بھی تیرہ خلیفے ایسے ہیں جو فقیر کو معلوم ہیں ۔ اور اس علاقے کے باشندے ہیں ۔ اور بفضلِ خدا سب صاحب کمال ہیں ۔ مخلوق خدا کو ان سے بے حد فیض پہنچ رہا ہے ۔

فہرست اسماء خلفاء کرام حضرت ملا امان اللہ ہراتی رضی اللہ عنہ

(۱) سیادت پناہ و معارف آگاہ حافظ ملا عبد الخالق علاقہ امنہ کے رہنے والے ہیں ۔

(۲) سیادت پناہ قاضی ملاّ رسول اخوند جو علاقہ صدرہ کے رہنے والے ہیں ۔

(۳) غلام اخوند شہر ہرات کے رہنے والے ہیں ۔

www.maktabah.org

(۴) عطا محمد انوند بھی شہر ہرات کے باشندے ہیں۔

(۵) ملا بھان سکنہ گلستان۔

(۶) ملا شہسوار انوند عرب سکنہ زند۔ اور

(۷) ملا دین محمد سکنہ نکوا

(۸) قاضی ملا نور محمد صادق سکنہ ولایت قیصار۔

(۹) فیض محمد سکنہ فراہ

(۱۰) ملا الف انوند ولائیت گورزنگ کے رہنے والے ہیں۔

(۱۱) ملا جلال انوند جو انہی کے خلیفے اور ان کے خادم خاص ہیں۔

(۱۲) ملا محمد رسول ولایت ساغر کے باشندے ہیں۔

(۱۳) ملا یٰسین صاحب بونجور کے رہنے والے ہیں جو کہ ولائیت فراہ میں مشہور شہر ہے۔

ملا یٰسن کے کرامات میں سے ایک یہ کرامت ہے کہ ایک مولوی آیا۔ اور اس نے کہا کہ تم ناخواندہ ہو ناخواندہ ہو کر فقیری کا دعویٰ کرتے ہو۔ پیری کے لیے علم شرط ہے اور تو امّی ہے (ناخواندہ) ملا یٰسن نے کہا کہ پیری اور فقیری عطا الٰہی ہے۔ علم رسمی (ظاہری) سے یہ نعمت حاصل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ یہ انعامِ الٰہی ہے۔ اگر ناخواندہ پر بھی وہ احسان اور انعام فرمائے تو اس کی رحمت سے دُور نہیں۔ اس مولوی نے کہا کہ تم میں کون سی برکت ہے کہ جس کی بنا پر فقیری کا دعویٰ کرتے ہو۔ ملا یٰسین کو جوش آگیا۔ اور ایک بچہ تین ماہ کا جو پنگھوڑے میں جھول رہا تھا۔ اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ او بچے! پڑھ لا الٰہ الا اللہ۔ چنانچہ ملا صاحب کے اشارہ فرماتے ہی

www.maktabah.org

بچہ نے زبانِ فصیح سے پڑھا: لا الٰہ الا اللہ تین چار بار کلمہ شریف دہراتا رہا۔ یہ کرامت مولوی صاحب کی دیکھ کر فوراً طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کا طوق گردن میں ڈالتے ہوئے ملا الیٰسین کی بیعت ہو گیا۔ (بقیہ خلفاء حضرت قبلہ حاجی صاحب)

(۲) اور دوسری عرض یہ ہے کہ ابتداً میں اس حلقہ بگوش کے حلقۂ ذکر و مراقبہ میں جذبات اور آہ و نعرہ اور گریہ و خندہ اور قہقہہ و بے خودی اور غیبت و استغراق اور بے تابیاں بے حد معلوم ہوتی تھیں۔ حتیٰ کہ بعض اوقات جو کبھی پچاس اور کبھی سو اشخاص جو حلقہ میں بیٹھے ہوتے ایک دوسرے پر گرتے پڑتے اور بے حد مغلوب الحال ہوتے تھے۔ مگر اب وہ حالت نہیں رہی۔ ان احوال کی جگہ استغراق اور محویت حضور اور آگاہی نے لے لی اور بعض لوگ فقیر کے احباب میں ایسے بھی ہیں جن کو یہ حالت نماز میں پیش آتی ہے اور بعض ایسے ہیں کہ نماز کی تکبیر تحریمہ پڑھتے ہی ان کو یہ حالت ہو جاتی ہے اور بے ہوش قیام کی حالت میں کھڑے ہی کھڑے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ نماز کا وقت گذر جاتا ہے۔ اور پھر مردوں کی طرح زمین پر گر پڑتے ہیں۔ بعضوں کی یہ حالت رکوع میں ہو جاتی ہے۔ اور بعضوں کو سجدہ اور التحیات میں۔ اور بعض تو نماز کے وقت گذر جانے کے بعد ہوش میں آجاتے ہیں۔ بعضوں کی حالت ذکر میں اور بعضوں کی حالت مراقبہ میں۔ اور بعض ایسے ہیں کہ ان کو اپنا جسم اور بدن مثل گھر کے یا بڑے پہاڑ کی مانند نظر آتا ہے۔ اور بعض ساری زمین کو اپنے وجود سے پُر دیکھتے ہیں۔ اور بعض کو اپنا جسم اتنا لمبا نظر آتا ہے کہ آسمان تک یا آسمان سے بھی اوپر تک ان کو اپنا سر پہنچا دکھائی دیتا ہے۔ اور بعض کو بغیر اپنے وجود کے دوسری کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ اور بعض کو ہر کہیں اللہ ہی اللہ

www.maktabah.org

کی ذات نظر آتی ہے اور ہر چیز حق نظر آتی ہے۔ بلکہ اپنے وجود کے بال بال سے انھیں حق بھی سنائی دیتا ہے۔ مگر زبان سے کچھ کہہ نہیں سکتے۔ یہ حالات بعضوں پر تو بہت مدت تک طاری رہتے ہیں اور بعضوں پر تھوڑی مدت کے لیے طاری رہتے ہیں۔ اور بعضے کشوف ناسوتیہ اور بعضے کشوف ملکوتیہ سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ اور بعض پر تو بھوک ایسی غالب ہوتی ہے کہ کسی چیز سے بھی سیر نہیں ہوتے۔ اگرچہ وہ ۵ من پختہ گندم بھی کھا جائیں تو بھی سیر نہیں ہوتے۔ میں اپنے حضرات کے قربان جاؤں یہ کیسے احوال ہیں۔ اور کس کس مقام پر پیش آتے ہیں۔ خاص کر یہ احوال مولوی میر باز صاحب، ملا دوراں صاحب، مولوی محمد عادل صاحب، مولوی محمد جاناں صاحب، ملا خاں محمد صاحب، ملا امان اللہ صاحب، ملا ہیبت اخوندزادہ اور مولوی شیر محمد صاحب کے حلقہ میں یہ حالات، جذبات و آہ و نعرہ و نالہ اور اضطرابات و بے خودی و غیبت اور محویت بے حد ہوتے ہیں۔

اور یہی تو وجہ ہے کہ اس زمانے کے علماء اور مشائخ نے ایسے حالات نہ دیکھے نہ سنے ہیں۔ اس لیے وہ ہم عاجزوں کے ساتھ بغض اور کینہ اور حسد رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں ہدایت دے۔ یہ تھوڑا سا حال فقیر نے اپنا اور اپنے مریدین اور خلفاء کا حضور کو بالتفصیل لکھا ہے۔ تاکہ زیادہ حال لکھنے سے حضور اکتا نہ جائیں۔ یہ سب تو حضور ہی کے سینے پر انوار اور بے کینے کے فیوضات اور برکات ہیں۔ یہ بے عمل اور بدکار کیا چیز ہے کہ اپنے آپ کو ہیچ میں شمار کرے ؎

اشعار

www.maktabah.org

بے لطف تو من شمار نہ نتوانم کرد

احسان ترا شمار نتوانم کرد

آپ کی عنایت بغیر مجھے کوئی سکون نہیں۔ آپ کے احسان شمار سے بالاتر ہیں۔

گر برتن من زبان شود ہر موئے

یک شکر تو ہزار نتوانم کرد

اگر میرے جسم کے تمام بالوں کو زبان مل جائے۔ تب بھی ہزاروں میں ایک کا بھی شکر ادا نہ کرسکوں۔

رُباعی

او بجز نائی و ما بے نَی نہ ایم

وی دمے بے ماو مابے وی نہ ایم

وہ ذات پاک نَی کے بنانے والا ہے اور میں مثل نَی ہوں۔ وہ ہر دم میرے ساتھ ہے اور میں اس کے ساتھ ہوں۔

نَی کہ ہر دم نغمہ آرائی کند

فی الحقیقت از دمے نائی کند

نَے (مُرلی) جو ہر وقت ایک نغمہ پیش کرتی ہی رہتی ہے۔ حقیقت میں اپنے بنانے والے کو یاد کرتی ہے۔

نیاوردم از خانہ چیزے نخست

تو دادی ہمہ چیز و من چیز تست

لہ : نَی بمعنی بانسری اور نائی بمعنی انسان کامل

www.maktabah.org

میں اپنے گھر سے کوئی چیز نہیں لایا، سب چیزیں آپ ہی نے
عنایت فرمائی ہیں اور میں آپ کی چیز ہوں [1]

تمت

(مکتوب دوسرا)

سید حیدر شاہ کے نام

اس بارہ میں کہ زیارت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم از روئے شریعت مطہرہ واجب السنت اور مستحب ہے۔ اور اس بارہ میں جو جو احادیث آئی ہیں۔ ان کا بیان اور ساتھ ہی حیات انبیاء کا اثبات اپنی اپنی قبروں میں اس جسم خاکی کے ساتھ اور بیان اثبات استمداد اور توسل و وسیلہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اولیائے کرام اور صالحین عظام کو بنانا بطور اجمال بیان کیا گیا ہے۔

ملا حیدر شاہ صاحب کو بعد از سلام مسنون مطالعہ ہو کہ زیارت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے واجب اور سنت اور مستحب ہونے اور اصحاب کرام اور سلف صالحین کا اس عظیم سعادت کے حصول کے لیے عزم کرنے اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات کا قبروں میں اپنے جسم عنصری کے ساتھ زندہ رہنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء و صالحین سے استمداد کرنے اور ان کو اللہ پاک کی جانب میں

---

[1] تتمہ خلفائے کرام: حضور حضرت حاجی صاحب قبلہؒ اس مکتوب شریف کے قریباً سولہ سال بعد حضور کا وصال شریف ہوا تقریباً ایک سو بیس خلفاء کرام شرف خلافت سے مشرف ہوئے سبحان اللہ!

www.maktabah.org

وسیلہ بنانے میں مختصراً تحریر کیا جاتا ہے۔ اللہ کریم آں جناب کو ان سب مسائل کو اپنے اعتقاد بنانے میں اور ساتھ ان پر عمل کی توفیق بخشے۔

خلاصہ عرض یہ ہے کہ زیارت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مبارک سلفِ صالحین سے ثابت ہے اور اس پر اہلِ سنت والجماعت کا اجماع ہے، کہ زیارت حضور سرور کائنات محبوب رب العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بہترین سنت اور موکدہ ترین مستحب ہے۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ زیارت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اجماع امت سے ثابت ہے اور ساتھ ہی مرغوب اور پسندیدہ فضیلت اور سعادت ہے یہاں تک کہ بعض مالکی علمائے کرام جو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر ہیں وہ تو اس کے وجوب کے قائل ہیں۔ اور اکثر علمائے کا اجماع ہے کہ حج کی ادائیگی کے بعد زیارت مبارک حضور سرور کائنات صلعم سنت مؤکدہ ہے۔

قاضی حسین رحمۃ اللہ علیہ جو مشہور شافعی علماء میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ حاجی کو حج سے فراغت کے بعد چاہیئے کہ ملتزم میں رکے اور دعا مانگے اور اس کے بعد زیارت مبارک سے سعادت افروز ہو۔ اور قاضی ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حج اور عمرہ سے فراغت کے بعد آنحضرت صلعم کی زیارت کا قصد کرے۔ اور حسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ امام اعظم ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حاجی کے لیے احسن طریقہ یہ ہے کہ مکہ مکرمہ سے آغاز کرے اور مناسک حج ادا بجالائے اور اس کے بعد مدینہ منورہ جائے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مبارک واجبات کے بعد افضل ترین مستحبات سے ہے۔ اور مذاہبِ اربعہ کے علمائے کرام

www.maktabah.org

نے زیارت کو حج پر مقدم کرنے کی تصریح کی ہے اور سلف میں سے بعض نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ حاجیوں کا راستہ اگرچہ مدینہ منورہ پر بھی نہ آئے تب بھی اس کے لیے مدینہ منورہ سے پہل کرنا لازمی ہے۔ اور قاضی تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت مبارک کی فضیلت اور اس کا موجب قرب وثواب ہونے کو اصول اربعہ سے ثابت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ اولاً اثباتِ فضیلت زیارت مبارک قرآن کریم کی اس آیت شریفہ سے ثابت ہے: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ..... اِلٰی آخِرِہٖ۔

یہ آیت شریف درگاہِ اقدس رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہونا ثابت کرتی ہے۔ اور ساتھ ہی حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت شریف کی حاضری کا شوق دلاتی ہے۔ اور حضور کی قبر مبارک پر حاضر ہو کر اپنے لیے بخشش اور گناہوں سے مغفرت مانگنے پر دلالت کرتی ہے اور ساتھ ہی اس آیت شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے حیات اور ممات دونوں حالتوں میں اپنی امت کے لیے بخشش مانگنا برابر و یکساں ہے۔ اور ساتھ ہی تمام علما نے اس آیت شریفہ سے حیات اور ممات دونوں حالتوں میں اپنی امت کے لیے گناہوں کی مغفرت مانگنا یکساں اور برابر سمجھا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اپنی امت کیلئے گناہوں کی معافی مانگنی دونوں حالتوں حیات و ممات میں برابر و یکساں ہے اور اس ذات شریف کا اپنی امت کے لیے مغفرت مانگنے کا سلسلہ تا قیامت منقطع نہیں ہوا اور ساتھ ہی انھوں نے کہا ہے کہ آداب زیارت سے ہے کہ اس

www.maktabah.org

آیت وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَآؤُكَ فَاسْتَغْفَرُ اللّٰہَ..... اِلیٰ اٰخِرِہٖ. پڑھ کر طلب استغفار کرے۔ اور ایک اعرابی کی حکایت اس باب میں مشہور اور معروف ہے۔ اور جس کو ان تمام علمائے کرام نے اپنی اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے۔ جنھوں نے مناسکِ حج پر تصنیفات کی ہیں۔ جیسا کہ محمدؒ بن حرب ہلالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبر مبارک کے متوازی اور مقابل بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ایک اعرابی آیا۔ اور زیارت کی اور عرض کیا؛ قبر شریف پر کہہ یَا خَیْرَ الرُّسُلِ! حق تعالےٰ نے آپ کی ذات شریف پر سچی کتاب نازل فرمائی ہے اور اس میں فرمایا؛ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَآؤُكَ فَاسْتَغْفَرُ اللّٰہَ۔ اسی طرح میں بھی آپ کے پاس اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور آپ کی شفاعت کا طلب گار بن کر آیا ہوں۔ اور رویا اور یہ شعر پڑھے ؎

یَاخَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُہٗ
فَطَابَ مِنْ طِیْبِھِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ

ترجمہ: اے وہ بہترین خلائق جس کا جسم مبارک اس زمین میں ہے کہ جو سب زمینوں سے افضل اور سب ٹیلوں سے اعلیٰ ہے۔

نفسی فداك بقبر انت ساكنه
فيه العفاف وفيه الجود والكرم

ترجمہ: میری جان قربان ہو اس قبر پر، جس میں آپ کی ذات شریف آرام پذیر ہے اسی میں پاکی ہے اور اسی میں جود اور سخا ہے۔

www.maktabah.org

یہ اشعار پڑھے۔ اور رونے کی حالت میں وہ اعرابی جب واپس ہوا، تو میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں کہ اس اعرابی کو تلاش کرو اور اسے خوشخبری دے کر کہو کہ اللہ تعالےٰ نے میری شفاعت پر اس کی مغفرت فرمائی ہے۔ اور اس کو بخش دیا ہے۔

اور حافظ ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے مصباح العلوم میں حضرت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آں سرور صلے اللہ علیہ وسلم کے دفن مبارک کو تین دن گزرے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور وہ بے اختیار ہو کر حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر پر گرا۔ اور جب تھوڑا ہوش میں آیا، تو عرض کی کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیک وعلیٰ آلک) جو کچھ آپ نے خدائے تعالےٰ سے سنا وہ ہم نے آپ سے سنا اور جو کچھ آپ نے خدائے تعالےٰ سے یاد کیا وہ ہم نے آپ سے یاد کیا اور ان میں سے جو آپ پر اتاری گئی ہیں۔ ایک یہ آیت مبارکہ ہے: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ، تو میں نے بھی اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور آپ کے ہاں طالبِ مغفرت و بخشش کے لیے آیا ہوں۔ میرے لیے مغفرت اور بخشش طلب فرمائیں، تو اسی وقت قبر شریف سے یہ ندا آئی: قَدْ غُفِرَ لَكَ اللہ تعالےٰ نے آپ کو معاف کر دیا ہے۔

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے ثبوت میں بہت ہی احادیث آئی ہیں اور جو احادیث آئی ہیں۔ وہ تفصیل وار بیان کی جاتی ہیں:

پہلی حدیث:

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ۔

www.maktabah.org

ترجمہ: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔

دوسری حدیث

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ۔

ترجمہ: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی

تیسری حدیث

من جاءنی زائرا لا تعمله حاجة الا زیارتی کان حقا علی ان اکون شفیعا له یوم القیامه۔

ترجمہ: جو میرے پاس زیارت کی غرض سے آئے تو اس کا حق ہے میرے اوپر کہ اس کی شفاعت قیامت کے دن کروں گا۔

چوتھی حدیث

مَنْ حَجَّ فَزَادَ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ

ترجمہ: جس نے حج کیا پھر میری وفات کے بعد میری زیارت کی گویا کہ اس نے زندگی میں میری زیارت کی۔

پانچویں حدیث

من حج ولم یزرنی فقد جفانی۔

ترجمہ: جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے میرے ساتھ جفا کی۔

چھٹی حدیث

مَنْ زَارَنِیْ اِلَی الْمَدِیْنَةِ کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا وَّ شَهِیْدًا

ترجمہ: جس نے مدینہ آکر میری زیارت کی میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

www.maktabah.org

ساتویں حدیث

مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَنْ مَاتَ فِیْ اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بَعَثَہُ اللّٰہُ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

ترجمہ: جس نے قصداً میری زیارت کی تو روز قیامت وہ میری ہمسائیگی میں رہے گا۔ جو حرمین شریفین میں سے ایک میں مرگیا۔ اللہ تعالےٰ اسے روز قیامت امان پانے والوں میں اٹھائے گا۔

آٹھویں حدیث

مَنْ حَجَّ حَجَّۃَ الْاِسْلَامِ وَزَارَ قَبْرِیْ وَغَزَا غَزْوَۃً وَصَلّٰی فِیْ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ لَمْ یَسْئَلُہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْمَا افْتَرَضَ عَلَیْہِ۔

ترجمہ: جس نے اسلام کا رکن حج ادا کیا اور میری قبر کی زیارت کی اور اللہ کے راستے میں لڑا اور بیت المقدس میں نماز ادا کی تو اللہ تعالےٰ اس سے جملہ فرائض کی بابت نہیں پوچھے گا۔

نویں حدیث

مَنْ حَجَّ اِلٰی مَکَّۃَ ثُمَّ قَصَدَنِیْ فِیْ مَسْجِدِیْ کُتِبَتْ لَہٗ حَجَّتَانِ مَبْرُوْرَتَانِ۔

جس نے مکہ میں جا کر حج کیا اور میری زیارت شریف کے لیے میری مسجد آیا۔ اس کے لیے دو حجوں کا ثواب لکھا گیا۔

www.maktabah.org

دسویں حدیث

مَنْ زَارَنِیْ مَیِّتًا کَاَنَّمَا زَارَنِیْ حَیًّا وَ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ

وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ط

ترجمہ: جس نے میری زیارت میری وفات کے بعد کی گویا اس نے میری زیارت میری زندگی ہی میں کی۔ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔

گیارہویں حدیث

عَنْ عَلِیٍّ رضی اللّٰہ عنہ قَالَ النَّبِیّ صلی اللّٰہ علیہ

وآلہٖ وسلم مَنْ زَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ

فِیْ حَیَاتِیْ وَمَنْ لَمْ یَزُرْ قَبْرِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی گویا کہ اس نے میری زندگی میں زیارت کی ہے اور جس نے میری قبر شریف کی زیارت نہ کی۔ اس نے میرے ساتھ جفا کی۔

بارہویں حدیث

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ مَنْ سَئَلَ

الرَّسُوْلِ صلے اللّٰہ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ الدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ

وَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

وَ مَنْ زَارَ قَبَرَ الرَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

www.maktabah.org

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ جِوَارِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلّی اللّٰہُ علیہ واٰلِہٖ وَسلّمَ۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لیے اللہ پاک سے درجہ رفیع مانگا۔ تو اس کے لیے روز قیامت آپ کی شفاعت حلال ہوگی اور جس نے آنحضور کی قبر شریف کی زیارت کی وہ حضور کی ہمسائیگی میں آگیا۔

تو نصوص قرآنیہ کہ جو حیات انبیاء اور شہداء فی سبیل اللہ کو ثابت کرتی ہیں ان کے بعد وہ حدیث جو مثبت حیاتِ انبیاء علیہم السلام ہیں۔ ان میں سے ایک یہ حدیث ہے کہ جس کو ابوعلی نے ثقہ راویوں کے ذریعہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ۔ ترجمہ: انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں۔

اور حدیث شریف جو خاص کر آنسرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات شریفہ کو ثابت کرتی ہے۔ یہ حدیث ہے:

مَامِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ اَرُدُّ عَلَیْہِ السَّلَامَ۔ رواہ البخاری

ترجمہ: جو شخص مجھ پر سلام پڑھتا ہے۔ میرا جسم زندہ ہوتا ہے۔ اور میں اس کا سلام واپس لوٹاتا ہوں۔ یعنی اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

www.maktabah.org

تیرھویں حدیث

مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ اَرُدُّ عَلَیْہِ السَّلَامَ۔

ترجمہ: (اس کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔) جو شخص مجھ پر سلام پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ میری روح کو پھر لوٹا دیتے ہیں میں اس پر سلام لوٹاتا ہوں یعنی میں اسکے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

چودھویں حدیث

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: "مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ رَدَدْتُّ عَلَیْہِ وَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ مَکَانٍ اٰخَرَ بَلِّغُوْنِیْہِ۔

ترجمہ: جس نے میری قبر پر میرے اوپر صلوات وسلام پڑھا اللہ تعالیٰ میرے روح کو لوٹا دیتے ہیں اور میں خود اس کا جواب دیتا ہوں اور جو کسی اور جگہ سے میرے اوپر صلوات و سلام پڑھتا ہے فرشتے اس کا صلوٰت وسلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

پندرھویں حدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: مَا مِنْ عَبْدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا وَکَّلَ اللّٰہُ بِھَا مَلَکًا یُبَلِّغُنِیْ وَکُفِیَ لَہٗ اَجْرُ آخِرَتِہٖ وَدُنْیَاہُ وَکُنْتُ لَہٗ شَھِیْدًا وَ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

ترجمہ: جو شخص بھی صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا صلوٰۃ و سلام پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا صلوٰۃ وسلام فرشتے کے ذریعے مجھے

www.maktabah.org

پہنچاتا ہے اور اس کو دنیا اور آخرت میں اجر ملے گا۔ اور میں قیامت میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں۔

سولھویں حدیث

کتاب عاقبت[1] میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے: مَا مِنْ رَجُلٍ یَزُوْرُ قَبْرَ اَخِیْہِ فَیَجْلِسُ عِنْدَہٗ اِلَّا اِسْتَأْنَسَ بِہٖ حَتّٰی یَقُوْمَ۔

ترجمہ: جو شخص اپنے بھائی کی قبر کی زیارت کرتا ہے۔ اور پھر اس کے نزدیک بیٹھ جاتا ہے تو اس کا بھائی اس کے کھڑے ہونے تک اس کے ساتھ مانوس ہو جاتا ہے۔

اور ابن ابی الدنیا حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی اپنے جانے پہچانے کے قبر کے پاس سے گذرے، تو وہ اسے پہچان لیتا ہے۔ اور اگر وہ اس پر سلام ڈالے، تو وہ اس کا جواب دیتا ہے۔

سید سمہنوی فرماتے ہیں کہ اس بارہ میں احادیث بہت ہیں۔ مازری توشیق

حاشیہ[1]: کتاب عاقبت جو روایت حضرت عائشہ صدیقہ سے لی گئی ہے۔ وہ حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب کی قلم مبارک سے تحریر شدہ ہے۔ مگر جو کتاب مکتوبات حضرت حاجی صاحب جس کو حافظ محمد نصر اللہ خاں خاکوانی ملتانی نے چھپوائی ہے۔ اور جس کا مقدمہ مولوی عطا محمد صاحب چودھواں والوں نے لکھا ہے۔ اس میں انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ کی روایت کتاب بدور السافرہ سے لی ہے۔ ۱۲ فقیر محمد اسمٰعیل عفی عنہ سراجی مجددی۔

www.maktabah.org

عرى الایمان میں سلیمان بن سحیم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا، تو میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! یہ لوگ جو آپ کی زیارت کو آتے ہیں۔ اور صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں۔ کیا آپ سنتے ہیں، تو آپ نے فرمایا: ہاں میں سنتا ہوں۔ اور اس کا جواب بھی لوٹاتا ہوں۔

اور ابن نجّار حضرت ابراہیم بن بیار سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سال میں نے حج کیا اور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت شریف کے لیے مدینہ منورہ گیا۔ اور جب قبر شریف پر پہنچا، تو سلام عرض کیا۔ فی الفور میں نے حضور کی قبر شریف سے آواز سنی وَعلیک السلام۔

اور اس قسم کے واقعات اور امثال صلحائے امت سے بہت منقول ہیں۔ اور انبیاءؑ علیہم الصلوات والتسلیمات کی حیات مبارکہ اپنی قبروں میں علماء کرام کے نزدیک متفقہ طور پر ثابت ہے۔ اور وصال شریف کے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ اور اسی طرح انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ جاوید ہیں۔ اور ان کی زندگی شہدا کی زندگی سے کامل تر ہے۔ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو سید الشہدا ہیں۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے: عِلْمِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کعلمی فی حیاتی ترجمہ: "میری وفات کے بعد میرا علم ایسا ہے جیسا مجھے زندگی میں علم ہوتا ہے۔" اس روایت کو ابن عدی اپنی کتاب کامل میں لایا ہے۔ اور ابو یعلی معتبر راویوں کے ذریعے حضرت انس رضؓ بن مالک سے روایت کرتے ہیں: قَالَ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ۔ ترجمہ: نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، سب انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں۔ اور بیہقی فرماتے ہیں کہ اس بابت احادیث

www.maktabah.org

صحیحہ بہت شاہد ہیں۔ ابو منصور بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سب محققین اور علمائے متکلمین کا اس پر اتفاق ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد وفات شریف کے زندہ جاوید ہیں۔ اور اپنی قبر شریف میں امت کے عبادتوں اور نیک اعمال سے خوش ہوتے ہیں۔ اور یہ کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارک قبروں میں ہرگز بوسیدہ نہیں ہوتے اور یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت شریف سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور جس زیارت سے رب العٰلمین کا قُرب حاصل ہوتا ہو، تو پھر اس قُرب سے دوسرا کونسا قرب اولیٰ اور اکمل ہوسکتا ہے۔

اور آیات شریفہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ اور مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰه حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت شریف سے رب العالمین کے قرب حاصل ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت شریف حضور کے وفات فرما جانے کے بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنی اور ان کی ملازمت میں رہنے کے برابر ہے جیسے کہ پیچھے جو احادیث انبیاء علیہم السلام میں گذر چکی ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے اور حیات انبیاء میں ایک حدیث یہ بھی ہے:

مَنْ حَجَّ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ ترجمہ: جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کی۔

اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر جفا سے مراد حضور کی بے ادبی کرنا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات شریف سے بے پرواہی کرنے کا لیے حد وبال ہے اور حضور کی زیارت کو ترک کرنا موجب تفرقہ باطن ہے۔ جو اس حقیر کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے

www.maktabah.org

اوران لوگوں کا اللہ پاک کے نزدیک کیا درجہ ہوگا جو حضور کی زیارت کا انکار کرتے ہیں۔
اور جو اصلاً زیارت کا انکار کرتے ہیں۔ ان پر اللہ پاک کی جانب سے پھٹکار ہی پھٹکار ہے۔ العیاذ باللہ۔ خدا اس بُرے اعتقاد سے پناہ میں رکھے۔
جس وقت زیارت مبارک کی سعادت حاصل ہو جیا اور عزت و وقار کے ساتھ ہدیہ سلام پیش کرے اور کہے: السلام علیك یا رسول اللہ السلام علیك یا نبی الکریم و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علیك یا خاتم النبیین السلام علیك یا ابا بکر صدیق رضی اللہ عنك اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت شریف کی خاطر دور دراز علاقوں سے سفر اختیار کرنا اور اس سفر کے لیے اسباب اور زاد راہ وغیرہ کی تیاری ایک سعادت عظمیٰ ہے جو اصحاب کرام اور سلف صالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس قسم کی زیارت بے حد ثابت ہے منجملہ ان حکایات کے ایک حکایت بلال مؤذن رض کی ہے جو حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد شام چلے گئے تھے اور پھر اڑھائی تین سال بعد حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت امیر عمر رضی اللہ عنہ کے خلافت کے دور میں حضور کی زیارت کے لیے مدینہ منورہ تشریف لائے۔ ابن عساکر حضرت ابی درداء سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت بلال نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرما رہے ہیں کہ اے بلال! یہ کیا جفا ہے کہ میری زیارت کو نہیں آتے۔ حضرت بلال خواب سے بیدار ہوتے ہی اونٹنی پر سوار ہوئے اور مدینہ شریف کو روانہ ہوئے جب قبر شریف پر پہنچے تو رونے لگے اور اپنے چہرہ کو خاکِ پاک سے آلودہ کیا اور حضرات حسن اور حسین رض دونوں کو حجرے سے باہر آتے دیکھا

www.maktabah.org

توان سے بغل گیر ہوئے اور سر اور چہرے کو بوسے دیتے رہے۔ حضرت بی بی فاطمۃ الزہر انہی دنوں وصال فرما گئی تھیں۔ لوگوں نے خواہش ظاہر کی کہ حضرت بلال سے اذان سنیں۔ حضرت بلال نے فرمایا: اگر حسنین غریب النواز حکم دیں تو اذان کہوں گا اور حضرت بلال نے حضور کے بعد کبھی اذان نہیں پڑھی تھی جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور کے بعد اذان دینے کی خواہش ظاہر کی، تو حضرت بلال نے کہا، اے ابا بکر! آپ نے مجھے اپنے زر دولت سے خریدا اور راہِ خدا میں آزاد کیا تھا کیا اس وقت تم نے مجھے اپنے لیے خریدا تھا۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا، نہیں۔ میں نے تمہیں خدا کے لیے آزاد کیا تھا۔ حضرت بلال بولے جب آپ نے مجھے خدا کے لیے آزاد فرمایا ہے تو اب مجھے اتنی طاقت نہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اذان دے سکوں الغرض حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے فرمانے پر مسجد نبوی کے کنارے جہاں حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اذان دینے کھڑے ہوتے تھے، کھڑے ہوئے۔ اور جب اللہ اکبر پکار کر پڑھا تو اس قدر شور و غوغا اٹھا کہ سارا مدینہ حرکت اور جنبش میں آگیا اور جب اشھد ان لا الہ الا اللہ پڑھا، تو لوگوں کی حرکت اور جنبش سے سارے شہر مدینہ پر زلزلہ اور کھڑکھڑاٹ چھا گئی اور جب اشھد ان محمد رسول اللہ پڑھا تو قیامت پھوٹ پڑی۔ جوانوں، بوڑھوں، چھوٹوں بڑوں میں کوئی بھی ایسا نہ تھا جو شہر مدینہ سے باہر نہ نکلا ہو اور زار زار نہ رویا ہو، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال شریف ابھی ہوا ہے! اور واقعہ رحلت نئے سرے سے تازہ ہوگیا اور حضرت امیر عمر فاروق مسجد نبوی کے اندر سے باہر صحن مسجد کو جو نکلے تو حضرت بلال کو اذان پڑھتے سنا تو فرمانے لگے کہ اے بلال!

www.maktabah.org

اذان بند کرو کہ لوگوں کے جگر پھٹتے ہیں۔

خلاصہ کلام، حضرت بلال نے اذان غلبہ محبت اور فرط اشتیاق سے پوری نہیں فرمائی اور منبر شریف سے نیچے اتر آئے۔

اور اسی طرح کتاب غنیۃ الطالبین میں بھی مذکور ہے:

روایت ہے کہ جب امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملک شام فتح کیا اور بیت المقدس کے باشندوں کے ساتھ مصالحت کی کعب احبار رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور مشرف با اسلام ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے اسلام لانے سے بے انتہا فرحت اور مسرت حاصل ہوئی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام سے واپسی کا ارادہ فرمایا تو حضرت کعب سے فرمایا: کیا تمہاری خواہش ہے کہ ہمارے ساتھ مدینہ منورہ اور سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم (کے روضہ اقدس پر چلو)۔ بے شک میں یہ کام ضرور کروں گا۔ مدینہ منورہ مطہرۃ میں داخل ہونے کے بعد پہلے پہل جو کام حضرت امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کیا وہ صلوٰۃ وسلام کا کام تھا۔ عبدالرزاق صحیح اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہیں: جب بھی ابن عمر سفر سے واپس مدینہ منورہ تشریف لاتے تو سب سے پہلے قبر مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر حاضری دیتے اور کہتے کہ السلام علیك یا رسول اللہ السلام علیك یا ابا بکر یا ابتاہ نیز مؤطا امام مالک میں یہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ ابن عمر کے غلام نافع سے پوچھا۔ کیا آپ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف پر یہ کہتے ہوئے کھڑے دیکھا ہے: السلام علی النبی السلام علی ابی بکر السلام علی ابی۔ حضرت نافع نے کہا ہاں ایسا ہی۔

www.maktabah.org

مسند ابی حنیفہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ سنت طریقہ ہے کہ قبر شریف نبوی کے پاس آئیں قبلہ شریف کی جانب پشت کر کے قبر شریف کی جانب رخ کر کے کہیں: السلام علیک یا ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور سید الرسل صلے اللہ علیہ وسلم کی حرمت اور عزت کے طفیل توسل اور شفاعت چاہنا اور جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے طلب مدد اور اعانت کرنا فعل انبیاء کرام علیہم السلام اور عادت سلف وخلف صالحین ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لباس جسمانی جلوہ گر ہونے سے پہلے اور اس حیات دنیوی اور عالم برزخ اور میدان قیامت میں بھی جب انبیائے مرسل کو رائے اور دم مارنے کی مجال اور طاقت نہ ہو گی۔ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں دروازہ شفاعت کا افتتاح ہو گا تو اگلوں اور پچھلوں سب کو رحمتوں کے سمندر اور رحمتوں کے انوارات میں داخل فرمائیں گے۔

جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے طلب امداد کے بارہ میں احادیث اور آثار ہر چہار مذاہب میں بالاتصال وارد ہیں۔ پس سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیفیات بابرکات سے جو وسیلہ پکڑا وہ انسانیت اور دائرہ خلقت کے پیدائش کے بعد کا واقعہ ہے۔ اس بارہ میں جو احادیث و اخبار وارد ہیں۔ ان میں ایک حدیث بھی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور علمائے حدیث نے اس حدیث کو صحیح ٹھہرایا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی اور اس خطا سے توبہ اور معافی کے لیے حضرت آدم علیہ السلام نے اس طرح دعا کی: یا الٰہی! اسئلک بحق محمد ان تغفرلی۔ ترجمہ: اے اللہ!

www.maktabah.org

حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل مجھے بخش دے۔

درگاہ الٰہی سے حکم آیا کہ اے آدم! تو نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے پہچانا جب کہ ابھی تک میں نے جوہر روحانی کو صدفِ جسمانی میں وارد بھی نہیں کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: اے اللہ! تو ہی جانتا ہے کہ جس روز تو نے مجھے اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور روح علوی کو میرے قالب بشری میں پھونکا تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا، تو میں نے عرش کے پردوں پر لکھا پایا: لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ میں نے اسی دن معلوم کر لیا کہ وہ تیرے بندوں میں ایک ایسی ہستی ہے جو سب مخلوق میں آپ کو محبوب ترین ہے۔

تب اللہ تعالٰی کی جانب سے یہ فرمان آیا: اے آدم! جب تو نے میرے دربار میں ان کو وسیلہ مغفرت پیش کیا تو میں نے تیرے گناہ بخش دیئے۔ اے آدم! اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ فرماتا اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت آدم صفی اللہ نے درگاہِ رب العزت سے جو کلمات سیکھے اور جو ان کی توبہ اور مغفرت کا باعث بنے اور جن پر آیت کریمہ فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ الخ ناطق ہے۔ ترجمہ: جو کلمے رب کی جناب سے آدم علیہ السلام کو سکھائے گئے۔ وہ کلمے یہ تھے:

اِلٰہِیْ! بِحُرْمَتِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاغْفِرْ لِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل کے طفیل میں مجھے بخش دے۔

امام سبکی فرماتے ہیں کہ جب اعمالِ صالحہ کو وسیلہ پیش کرنا جائز ہے اور بارگاہ الٰہی

www.maktabah.org

میں یہ توسل مقبول اور مستجاب ہے، تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جو اللہ پاک کے محب اور محبوب ہیں ان کو وسیلہ شفاعت اور ذریعہ سفارش ٹھہرانا تو بطریق اولیٰ و اعلیٰ جائز ہوگا۔

صاحب قصیدہ بردہ فرماتے ہیں ؎

شعر

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِی مَنْ اَلُوْذُ بِہٖ

سواك عند حلول الحادث العمم

ترجمہ: اے محترم عالی شان! مصیبت میں پھنسے ہوئے کے لیے سوائے آپ کے اور کوئی جائے پناہ نہیں۔

ثانیا یہ کہ جو سفارشیں اور شفاعتیں آں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی جناب میں پیش کی گئیں وہ بیرون از حد و شمار ہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک ضریر البصر (نابینا) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! دعا فرمایئے کہ خداوند کریم مجھے خیر و عافیت نصیب فرمائے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا "اگر تم بینائی چاہتے ہو تو دعا کرتا ہوں کہ تم کو بینائی نصیب ہو۔ اور اگر آخرت کے اجر کے طلب گار ہو، تو صبر کرو تاکہ تمھیں آخرت میں اجر ملے اور یہ تمھارے لیے بہتر ہوگا۔"

اس شخص، نابینا نے عرض کی: یا رسول اللہ! دعا فرمایئے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ وضو کرو۔ اور یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِنی اسئلك واتوجه اليك بنبيك نبى الرحمة يا محمد انى اتوجه بك الى ربى فى حاجتى هذه ليقضى لى حاجتى اللهم

www.maktabah.org

فشفعه لی"

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کے نبی برحق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو رحمت والے نبی ہیں۔ آپ کی جناب میں وسیلہ لاتا ہوں۔

اے اللہ! تو اپنے نبی برحق کا وسیلہ منظور فرما۔ اور میری حاجت پوری فرما۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ اور امام بیہقیؒ نے اس حدیث کو صحیح ٹھہرایا ہے۔

اور آخر میں یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں: فقام وقد برء البصر۔ ترجمہ: یعنی وہ نابینا ایسی حالت میں اٹھا کہ اس کی بینائی ٹھیک ہو گئی تھی۔

حاجت مندوں کا سید کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جناب میں وسیلہ پیش کرنا مثلاً فراخی رزق، حصول اولاد، نزول بارش اور رہن سہن میں کشادگی کے لیے توسل اور استمداد اور اسی طرح کے دوسرے واقعات بہت ہیں۔ (اور ثالثاً)

وفات کے بعد آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو وسیلہ بنانے کے بارے میں بے حد احادیث وارد ہیں چنانچہ معجم کبیر میں طبرانی عثمان بن حنیف رحمۃ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص تھا جس کی حاجت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پوری نہیں فرما رہے تھے۔ وہ شخص حضرت عثمان بن حنیف کے پاس گیا اور اس نے اپنی حاجت کے متعلق عرض کیا کہ حضرت عثمان امیر المومنین میری حاجت پوری نہیں فرما رہے ہیں۔ کیا کروں۔ حضرت عثمان بن حنیف نے اسے کہا وضو کرو۔ اور مسجد

www.maktabah.org

جا کر دو رکعت نماز ادا کر کے یہ دعا مانگو :

اللھم انی اسئلك و اتوجه الیك بنبینا محمد صلی اللہ علیه و اٰله وسلم نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بك الی ربی لیقضی لی حاجتی۔

مولا کریم کی جناب میں اپنی حاجت عرض کر انشا اللہ پوری ہوگی۔ اور چنانچہ وہ آدمی چلا گیا اور حضرت عثمان بن حنیف کے فرمان کے مطابق عمل کیا اور اس کے بعد حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر حاضر ہوا۔ دربان اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے امیر عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا۔ حضرت امیر عثمان رضؓ نے اسے نشستِ خاص پر بٹھایا اور اس کی حاجت روائی فرما کر فرمایا، جب کبھی تم کو حاجت پیش آئے مجھے بتائیو تا کہ تمھاری حاجت پوری کی جائے۔ وہ آدمی خوش و خرم حضرت عثمان کے پاس سے اٹھ کر حضرت عثمان بن حنیف کے پاس آیا اور کہا : جزاك اللہ خیر الجزا آپ ہی نے مجھے حضرت امیر عثمان رضی اللہ عنہ سے ملنے کی ایسی تجویز بتائی کہ میں ان سے مل بھی سکا اور انھوں نے میری حاجت بھی پوری کر دی ورنہ اس سے پہلے وہ میری جانب کچھ بھی توجہ نہیں کرتے تھے حضرت عثمان بن حنیفؓ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! میں نے اس کو اور تو کچھ بھی نہیں کہا۔ بجز اس کے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک نابینا شخص ان کے پاس آیا اور آپؐ سے اپنی بینائی کی شکایت کی۔ اور مذکورہ تمام حدیث بالتفصیل بیان کی پس میں نے اس حدیث پر قیاس اور خیال کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑنا حاجت روائی کا موجب اور حصولِ مقصد کا سبب ہے۔

www.maktabah.org

قاضی عیاض مالکیؒ شفا میں یہ واقعہ لائے ہیں کہ ابو جعفر منصور اور امام مالک رحمہ اللہ کے درمیان مسجد نبوی میں مناظرہ ہوا۔ شاید ابو جعفر نے دورانِ سخن میں اپنی آواز بلند کی۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ابو جعفر منصور کو کہا کہ اے امیر المومنین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آواز کیوں بلند کرتے ہو، حالانکہ حق تعالیٰ اپنی کتاب میں راہ ادب سکھاتے ہیں اور قولِ باری تعالےٰ تلاوت کیا: لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ۔

ترجمہ: یعنے اپنی آواز نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو۔

اور دوسرے گروہ کی مدح میں فرماتے ہیں:

اِنَّ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى۔ الآیہ

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے آزمایا ہے اور ان کے دلوں کو تقویٰ سے بھر دیا۔

وفات کے بعد پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کا وہی حکم ہے جو آپ کی حالت حیات میں تھا۔ خلیفہ ابو جعفر منصور پر امام مالکؒ کی بات کا بہت اثر ہوا یہاں تک کہ ابو جعفر پر گریہ طاری ہوا خضوع اور مسکنت میں ڈوبا ہوا ابو جعفر بولا: اے ابو عبداللہ دعا کے وقت میں قبلہ کی طرف توجہ کروں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اپنا منہ کروں۔ حضرت امام مالک نے فرمایا: اے ابو جعفر تم کیوں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روگردانی کرتے ہو جب کہ اللہ جل شانہٗ کے ہاں وہ تمہارا اور تمہارے باپ آدم صفی اللہ کا وسیلہ اور ذریعہ بنے ہیں۔

پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منہ کرو اور اس سے طلب شفاعت کرو تاکہ

www.maktabah.org

وہ تمھاری شفاعت کریں انتہی اور معلوم رہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہونے اور آپ کی جناب میں دعا مانگنے اور انتہائی ادب اور احترام اور بے حد خضوع وخشوع، ملحوظ رکھنے کے استحباب کا بیان آداب زیارت کے باب میں ذکر کیا جائے گا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی والدہ فاطمہ بنتِ اسد کی قبر کے بیان میں اس بابت ذکر بھی ہوا تھا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کی قبر میں داخل ہو کر یہ دعا کی؛

اِلٰہِیْ بِحَقِّ نَبِیِّكَ وَالْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِیْ۔

ترجمہ: الٰہی! تو فاطمہ کو اپنے نبی کے اور جو انبیاء کہ اس سے پہلے گذرے ہیں ان سب کے طفیل بخش۔

اس حدیث شریف سے دو حالتوں میں وسیلہ پکڑنا ثابت ہو رہا ہے:

پہلا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حالت حیات میں وسیلہ پکڑنا۔

دوسرا انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کا ان کی وفات کے بعد وسیلہ کرنا۔

یہ دو قسم کے وسیلے پکڑنے اس حدیث شریف سے ثابت ہو رہے ہیں۔

پس مخفی نہ رہے کہ جب انبیاء علیہم اکمل الصلوات وافضل التحیات کا وسیلہ کرنا وفات کے بعد جائز ٹھہرا تو سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑنا بطریق اولی واکمل جائز ہوگا بلکہ اگر اس حدیث شریف کو اولیاء اللہ کا وسیلہ ان کی وفات کے بعد پکڑنے پر قیاس کیا جائے تو بھی درست وجائز نہ ہوگا۔

مگر چونکہ حضرات انبیاء ومرسلین علیہم الصلوات والتسلیمات کے توسل پر خصوصی دلیل مطلوب تھی تو اس مدعا اور مقصد پر یہ واقعہ بالخصوص دال ہے۔

www.maktabah.org

ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ صحیح سند کے ساتھ یہ واقعہ لائے ہیں کہ حضرت امیر عمرؓ کے زمانہ میں قحط پڑا تو ایک شخص نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پر حاضر ہو کر کہا: یارسول اللہ! صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کیلئے بارش کی دعا فرمائیں، کیونکہ وہ ہلاک ہوگئی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کو اپنی زیارت فیض بشارت سے مشرف کیا اور فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ کو خوشخبری دے دو کہ بارش ہوگی اور اس طرح وسیلہ پیش کرنا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے گویا اپنی حاجت بر لانے کے لیے بارگاہِ الٰہی آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم سے حالت حیات میں دُعا کروانے کے مترادف ہے، چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حالت حیات میں اس طرح کا واقعہ پیش آیا جو اس عبارت سے ظاہر ہے: یا محمد انی توجهت بك الی ربی فی حاجتی لیقضی لی۔

ترجمہ: اے محمد! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کے طفیل اپنے رب کی طرف اپنی حاجت کے بارہ میں متوجہ ہوتا ہوں اے اللہ! میری حاجت پوری فرما۔

یہ عبارت حالت حیات میں وسیلہ پکڑنے پر دلالت کرتی ہے۔

ابن جوزی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ اہلِ مدینہ پر شدید قحط پڑا، تو حضرت عائشہؓ کے پاس شکایت لے گئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس جاؤ اور اس کی ایک کھڑکی آسمان کی جانب کھول دو تاکہ قبر شریف اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو۔ چنانچہ اہلِ مدینہ نے ایسا ہی کیا۔ پھر بہت بارش ہوئی اور اسی طرح سے ایک سائل کا سوال کرنا کہ اسئلك

www.maktabah.org

مرافقتك فی الجنة - ترجمہ، میں سوال کرتا ہوں کہ آپ اپنے پروردگار سے درخواست فرمائیں اور سفارش کریں وہ آنحضور کی رفاقت میں مجھے جنت عطا فرمائیں۔ نیز یہ روایت بھی اس قبیل کے واقعات سے ہے۔

رابعاً سرورِ انبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا توسل جو آپ کی شفاعت کے وسیلے میدانِ قیامت میں ہوگی۔ یہ شفاعت احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور علماء کا اجماع اس پر منعقد ہے۔

اور صالحین کا جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ درجہ بدرجہ ربط وتعلق کے لحاظ سے وسیلہ پکڑنے کے باب میں احادیث و آثار آئی ہیں منجملہ ان کے یہ حدیث ہے کہ حضرت امیر عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو طلب بارش کے لیے وسیلہ ٹھہرایا اور اس حدیث سے اس امر کا بخوبی اثبات ہوتا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صحیح حدیث میں مروی ہے کہ جب قحط سالی ہوتی اور بارش بالکل منقطع ہو جاتی تو حضرت امیر عمر رضی اللہ عنہ طلب بارش کے لیے بارگاہ الٰہی میں آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو وسیلہ پیش فرماتے۔ اور دُعا فرماتے کہ الٰہی اس سے قبل جب قحط ہوتا تو ہم تیرے پیغمبر کو وسیلہ پکڑتے اور تو پانی نازل فرماتا اور اب ہم تیرے پیغمبر کے چچا کو وسیلہ پکڑتے ہیں۔ پس ہم کو بارش عنایت فرما۔ ایک اور روایت حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت امیر عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خداوندا! ہم تیرے پیغمبر کے چچا کے ذریعہ باراں طلب کرتے ہیں۔ اور ایک بڈھے پیر و مرشد کے ذریعہ اور وسیلہ سے بارش طلب کرتے ہیں۔ اور حضرت عباس دعا فرماتے اور دعا میں یوں عرض کرتے: خداوندا! یہ قوم تیرے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام

www.maktabah.org

کے ساتھ قرابت و نسبت کی وجہ سے میری طرف متوجہ ہوا ہے پس میرے مالک مجھے تو ان کے آگے شرمندہ نہ کر اور اسی بارہ میں حضرت عباس بن عتبہ بن ابی لہب فرماتے ہیں : شعر

بعمّي سقا الله الحجاز واهله
عشية يستسقى بشيبة عمّي

ترجمہ : میرے ایک بوڑھے چچا کے ذریعے اللہ کریم نے جملہ خطہ حجاز کے رہنے والوں کو سیراب کیا۔

سنیل مطالب فوز مآرب کتاب میں ہے کہ سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے مرقد منور میں محتاجوں اور مسکینوں کی حاجات برلانے کے بارہ میں بے حد احادیث اور آثار آئی ہیں۔

محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے میرے باپ کے پاس اسّی دینار امانت رکھے اور خود جہاد پر چلا گیا اور اسے اجازت دے گیا کہ اگر اس کو ضرورت پڑے تو وہ خرچ کر سکتا ہے۔ جب وہ شخص جہاد سے واپس آیا۔ اور اپنی رکھی ہوئی امانت میرے باپ سے طلب کی ۔ میرے والد صاحب آگے بیان فرماتے ہیں کہ میں اس رقم کو ادا کرنے سے قاصر تھا تو اس شخص سے کہا کہ کل آنا تجھے رقم ادا کر دوں گا۔ وہ شخص واپس چلا گیا۔ اور محمد بن المنکدر فرماتے ہیں : میرے باپ نے وہ رات مسجد میں گذاری۔ وہ ساری رات کبھی حضور پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی جانب اور کبھی منبر کے عین مقابل استغاثہ اور استمداد کرتا رہا۔ اور بارگاہ الٰہی میں فریاد کرتا رہا۔ اچانک تاریکی میں ایک شخص نمودار ہوا۔ اور اسّی دینار کی تھیلی میرے باپ کو دی۔

www.maktabah.org

صبح وہی تھیلی میرے باپ نے امانت رکھنے والے شخص کو دے دی اور قرض کی زحمت اور تکلیف سے چھٹکارا حاصل کیا۔

اور امام ابوبکر بن مقری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور طبرانی اور ابوشیخ تینوں حرم نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں تھے کہ دو روز گذر گئے کہ ہم نے نہ کچھ کھایا اور نہ کچھ پیا۔ آخر الامر ہم پر بھوک نے غلبہ کیا اور بھوک سے تنگ آ گئے۔ پس عشا کے وقت ہم قبر شریف کے پاس آئے اور فریاد کی: یارسول اللہ! الجوع۔ یعنی اے اللہ کے پیغمبر! ہم تو بھوکے ہیں۔ اور یہ کلمہ کہہ کر ہم واپس چلے گئے مجھ کو اور ابوالشیخ کو نیند آ گئی۔ اور طبرانی کسی چیز کے انتظار میں بیٹھ گیا۔ اچانک ایک علوی شخص آیا اور آ کر دروازہ کھٹکھٹایا اور اس کے ساتھ دو غلام تھے۔ جس کے ہاتھوں میں طعام کھجور اور روٹیوں بھرے زنبیل تھے۔ اور ہمیں کھلائے اور جو کچھ ہم سے بچ گیا۔ وہ بھی ہمارے سامنے رکھ دیا اور اس نے کہا کہ بھائیو! آپ لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے ہماری شکایت کی تو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو خواب میں ملے اور فرمایا: جلدی کرو، مہمانوں کو کھانا کھلاؤ۔ اس لیے میں یہ سب چیزیں آپ لوگوں کے پاس لایا ہوں۔

اور ابن الجلا فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے شہر مدینہ کو آیا۔ اور وہاں پر مجھے ایک دو فاقے گذارنے پڑے۔ چنانچہ میں نے قبر شریف کے پاس کھڑے ہو کر عرض کی:

اَنَا ضَیْفُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم میں آپ کا مہمان ہوں۔ اور میں یہ کہہ کر سو گیا۔ چنانچہ نیند میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ اور حضرت ابی بکر صدیقؓ آپ کے دائیں اور حضرت عمرؓ آپ کے پاس تھے

www.maktabah.org

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے تھے۔ حضرت علی مجھے فرماتے ہیں کہ اٹھ کھڑے ہو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ چنانچہ میں اٹھا۔ اور آپ کے دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ آپ نے ایک روٹی مجھے دی۔ میں نے نصف روٹی کھائی ہی تھی کہ میں جاگ پڑا اور نصف باقی میرے ہاتھ میں تھی۔

احمد بن محمد صوفی رحمۃ اللہ علیہ کہ تین ماہ تک جنگلوں میں پھرتا رہا اور پھر میں مریض ہو گیا کہ میرے بدن کا چمڑا بھی پھٹ چکا تھا آں سرور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا اور آپ کے دو ساتھیوں حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے حضور دعا و سلام عرض کیا اور سو گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا آپ فرما رہے ہیں کہ احمد تو آگیا ہے تمہاری حالت کیسی ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں بھوکا ہوں اور آپ کا مہمان ہوں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاتھ کھول اور چند درہم میرے ہاتھ میں رکھ دیئے اور میں بیدار ہو گیا اور بازار گیا فطیری روٹی اور فالودہ خرید کر کھایا اور پھر جنگل چلا گیا۔

اس طرح کے واقعات اور حکایات بہت ہیں جو حدود عدد سے بے شمار ہیں۔ صاحب قصیدہ بردہ شیخ محمد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

حاشاہ اَن یَحرِمَ الرّاجی مَکَارِمِہٖ

اَوْ یَرجِعُ الجارُ منہ غَیرُ محتَرِمِ

ترجمہ: معاذ اللہ! آپ کے اوصاف حسنہ اور اخلاق حمیدہ سے امید رکھنے والا نا امید نہیں ہوتا اور کوئی پڑوسی آپ کے فیوضات و برکات اور مکارم اخلاق سے بے بہرہ نہیں ہوا۔ کجا مساوات شنیدہ و دیدہ را۔

www.maktabah.org

جاننا چاہیئے کہ حدیث شریف میں آیا ہے: اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ۔ اور دوسری شریف میں آیا ہے: انا من نور اللہ۔ ہر گاہ حق سبحانہ، وتبارک وتعالے تمام مخلوقات اور کائنات کو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور مبارک سے پیدا فرمایا۔

پس حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جملہ موجودات کے اصل ٹھہرے اور جملہ موجودات کے اصل اور جملہ خلائق کے اصل ٹھہرے۔ فکل اصل وفرع من رسول اللہ مَبْدَأَہٗ ناطق ہے۔

اس واسطے تمام علمائے محققین نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات اور موجودات کے لیے بھیجے گئے ہیں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت نہ صرف جن وانس اور ملائکہ پر منحصر ہے بلکہ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کل عالم حتیٰ کہ نباتات وجمادات کے لیے بھی رسول وپیغمبر ہیں۔

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

ختم شد مکتوب شریف

مکتوب تیسرا بنام مولانا محمد عادل صاحب

(خلیفہ اجل واکمل)

عقائد اہلِ سنت والجماعت اور سلوک طریقہ شریفہ

www.maktabah.org

حضرت خواجگان نقشبندیہ مجددیہ رضوان اللہ علیہم کے بیان میں

انحوی اعزی ارشدی مولوی محمد عادل صاحب سلمہ اللہ تعالٰی

از جانب فقیر حقیر لاشئ دوست محمدؐ بعد از سلام مسنون، اور اشتیاق ملاقات مشحون مطالعہ فرمائیں۔ الحمد للہ کہ تادمِ تحریر ہٰذا کہ ماہ صفر المظفر کی بیسویں تاریخ ہے فقیر اپنے سب درویشوں سمیت بخیریت سے ہے۔ اور آپ بھائی کے لیے بارگاہِ الٰہی سے خیریت اور استقامت شریعت محمدی کا خواہان و جویان ہوں۔

حل خلاصۃ الکلام آنکہ پیران عظام پر لازم ہے کہ مریدوں کو اپنے عقائد کے مطابق اعتقاد اہلِ سنت والجماعت رکھنے کی تلقین کریں۔ اور اپنے بزرگوں کے رویّے سے ان کو آگاہ کریں۔

پس آپ بھائی کو کچھ بیان عقائد اہلِ سنت والجماعت کے تحریر کیے جاتے ہیں تو جان لیجئے کہ تُو پیدا کیا ہوا ہے۔ اور کوئی تمہارے پیدا کرنے والا ہے۔ اور تمہارا پیدا کرنے والا سارے جہان کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور جو کچھ کہ سارے جہان میں ہے، وہ اسی کی پیدا کی ہوئی ہے اور سارے جہان کو پیدا کرنے والی ایک ہی ذات ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ اور وہ ذات پاک ہمیشہ رہنے والی ہے اور ہمیشہ سے رہتی چلی آئی ہے۔ اور اس ذات پاک کے وجود کی نہ کوئی ابتداء ہے اور نہ ہی کوئی انتہا۔ وہ ذاتِ پاک ازل سے ابد تک واجب الوجود ہے۔ اس ذات پر نیستی کا اطلاق ہو ہی نہیں سکتا۔ اور وہ ذات پاک قائم و دائم ہے۔ اور وہ کسی کا محتاج نہیں اور ساری چیزیں اسی کی محتاج ہیں اور اس کا قوام اپنی ذات سے ہے۔ اور سب چیزوں کا قیام اسی

www.maktabah.org

ذات پاک کے ذریعہ ہے۔ اور وہ نہ جوہر ہے نہ عرض! اور وہ نہ مکانی ہے نہ زمانی، بلکہ دونوں سے پاک ہے۔ اور نہ وہ جسم ہے نہ جسمانی اور نہ اس کی مانند کوئی ہے۔ اور نہ وہ کسی چیز کی مانند ہے نہ اس کی کوئی صورت ہے کہ بیان کی جا سکے۔ اور وہ بے مثل و مثال ہے۔ اور نہ کسی چوٹی اور جگہ کوئی کا اطلاق اس پر ہو سکتا ہے۔ اور اس ذات پاک کے متعلق جتنا خیال دوڑائیں اور عقل چلائیں، وہ اس کے بھی ورائے ہے[1]۔ نہ کوئی عقل اس تک پہنچ سکتی ہے اور نہ کوئی وہم۔ کیونکہ یہ سب صفات ان چیزوں کی ہیں جو کسی کی پیدا کی ہوئی ہوں۔ اور بڑے ہونے اور چھوٹے ہونے کا اطلاق اس ذات پاک پر نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی وہ کسی جگہ پر جائے گیر ہے اور نہ جائے پذیر۔ اور جان لیجئے! کہ جو کچھ کہ جہان میں ہے۔ وہ سب عرش کے نیچے ہے اور عرش اس کی قدرت سے اس کے مسخر ہے۔ اور وہ سب مخلوقات کے صفات سے پاک ہے۔ اس جہان میں اس ذات پاک پر بغیر دیکھے ایمان لانا فرض ہے۔ اور اس جہان میں بلاشبہ سب کو اس کا دیدار نصیب ہوگا۔ اور وہ ذات پاک جیسے کہ اس جہان میں بے مثل و بے مثال ہے۔ اس جہان میں بھی بے مثل و بے مثال ہے۔ یہ سب عقائد اہلِ سنت والجماعۃ کے ہیں۔ ان عقائد کے مطابق ایمان رکھنا فرض ہے۔

اور اے بھائی! جب سالک راہ حقیقت و طریقت اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد کے مطابق اپنے عقائد رکھ لے۔ تو اس کو ذکر میں مشغول ہو جانا چاہیئے اور ریاضات و مجاہدات پر کمر بستہ ہو جائے تاکہ اس کو تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب حاصل ہو جائے۔ تاکہ اس کے اخلاق رذیلہ اوصاف حمیدہ سے تبدیل ہو جائیں۔ اور دنیا اور اہل دنیا کی محبت اس کے دل سے نکل جائے گی اور اس کو صبر و توکل اور رضا جیسے بلند مقامات حاصل ہو جائیں۔ اس طرح سے کہ وہ اپنے اعتقاد کے مطابق یہ اوصاف عالم مثال

---

[1] اور انسانی تصور میں آ نہیں سکتا بلکہ ذات باری وراء الوریٰ ہے۔

www.maktabah.org

میں اپنے اندر مشاہدہ کرنے لگے۔ اور اپنے آپ کو بشری آلائش سے پاک وصاف دیکھنے لگ جائے۔ جب وہ بصیرت قلبی سے یہ احوال اپنے اندر محسوس کرنے لگ جائے، تو اس کو سیر آفاقی حاصل ہو جاتی ہے۔ اور عالم امر کے پانچوں لطیفوں کا سیر وسلوک جدا جدا ہے اسی طرح ان لطائف کے انوار بھی جدا جدا ہیں۔ چنانچہ لطیفۂ قلب کا نور زرد ہے۔ اور لطیفۂ روح کا نور سُرخ ہے۔ اور لطیفۂ سر کا نور سفید ہے۔ اور لطیفۂ خفی کا نور سیاہ ہے اور لطیفہ اخفیٰ کا نور سبز ہے۔ اور عالم خلق کے لطائف کے وہی انوار ہیں، جو عالم امر کے لطائف ہیں۔ البتہ عالم خلق کے لطائف میں لطیفۂ نفس کا نور ابلق ہے یعنے نور بے کیف جیسے کہ حضرت امیر خسرو سے بادشاہ نے پوچھا کہ اے خسرو! ابلق رنگ کا موتی کہیں موتیوں میں مل سکتا ہے۔ اگر ہے، تو کہاں۔ تو حضرت امیر خسروؒ نے فوراً یہ شعر پڑھا۔ شعر ؎

دُر ابلق کسے کم دید موجود
مگر اشکِ بتانِ سرمہ آلود

یعنے کسی نے ابلق رنگ کا موتی کہیں نہیں دیکھا۔ اگر دیکھنا چاہو تو معشوقوں کی سرمہ آلود آنکھوں کے آنسوؤں کو دیکھو۔ کہ یہ ابلق رنگ کا موتی ہے۔

اور حضرت شیخ رکن الدین علاؤ الدولہ سمنانیؒ نے ساتوں لطائف کے انوار علیحدہ علیحدہ بتائے ہیں۔ جو کہ ہمارے حضرات کے مقرر کردہ انوارات سے مختلف ہیں وہ فرماتے ہیں کہ لطیفہ قلبیہ کا نور خاکی ہے۔ اور لطیفۂ نفس کا نور صاف نیلا اور لطیفۂ قلب کا نور خالص سرخ۔ اور لطیفۂ روح کا نور خالص پیلا۔ اور لطیفۂ سر کا نور خالص سفید۔ اور لطیفہ اخفیٰ کا نور خالص سبز ہے۔ جو سالک اپنی قوت متخیلہ (تصور) میں یہ

www.maktabah.org

امور غیبیہ ملاحظہ کرنے لگے۔ اور اس کو تجلیات ذاتیہ کے پرتو سے اپنے باطن میں لطف اور حظ آنے لگے۔ تو اس وقت اسے چاہیئے کہ ذکر اور مراقبہ و تلاوت قرآن مجید اور نماز پنج وقتہ پر پابندی اور مدام توبہ اور استغفار کے سوا دوسرے کام میں ہرگز مشغول نہ ہو۔ اور درود شریف بہت پڑھے۔ اپنے مولا کریم کی عبادت میں شب و روز لگا رہے۔ کسی دوسری جانب التفات نہ کرے۔ کیونکہ مولا کریم نے بندے کو اپنی عبادت اور بندگی کے لیے پیدا کیا ہے۔ بندے سے مقصود بندگی ہے اور انوار و تجلیات کوئی مقصودی چیز نہیں۔

اسی لیے تو حضرت شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے تجلیات اور انوار کو مولا کریم اور بندے کے درمیان حجاب سے تعبیر کیا ہے۔ اور ان چیزوں کو خیال پرستوں کا مقام کہا ہے۔ حضرت زین الدین قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ جو پیر اپنے واقعات مریدوں پر ظاہر کرتا ہے۔ وہ ریاکار اور مکار ہے۔

البتہ وہ چیزیں جو مریدوں کو ادب سکھائیں۔ اور مریدوں کی تربیت کے لیے ضروری ہیں تاکہ مرید ادب سیکھیں۔

اور یاد رہے کہ جو لوگ انوار نہ دیکھتے ہوں۔ ان کا درجہ انوار دیکھنے والوں سے کم نہیں۔ البتہ جن مریدوں کا یقین کمزور اور حالات باطنی ضعیف ہوں۔ ان کے لیے حالات اور واقعات اور مکشوفات کا دیکھنا ضروری ہے تاکہ ان کا یقین کامل ہو جائے۔ اور اپنے پیر پر پختہ اعتقاد رکھنے والوں کے لیے یہ چیزیں ضروری نہیں۔ فقط ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔

---

www.maktabah.org

مکتوب شریف چوتھا

(بنام مولوی میر واعظ صاحب خلیفہ جلیل القدر)

(ان کے سوالات کے جواب میں اور سلوک و تصوف شیخ کامل مکمل سے حاصل کرنے کے بیان میں وغیرہ ذالک

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اخوی اعزی ارشدی ملا میر واعظ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

از جانب فقیر حقیر لاشئ دوست محمد جو کہ حاجی صاحب کے نام سے مشہور ہیں۔ بعد از سلام مسنون اور دعوات ترقی درجات مشحون مطالعہ فرمائیں کہ الحمد للہ یہاں پر اللہ کریم کے فضل و کرم سے ہر طرح سے خیریت ہے۔ اور بارگاہِ الٰہی سے آں عزیز کی صحت اور سلامتی اور استقامت شرعی مدام مطلوب ہے۔ خلاصہ مکتوب یہ ہے کہ بھائی جان کو معلوم رہے کہ اہل سنت والجماعت کے عقائد کے مطابق اپنے عقائد رکھنے اور احکام شرعیہ فرض، واجب، سنت اور مستحب وغیرہ ذالک پر پابند رہنے اور حرام و مکروہ اور مشتبہ اشیاء سے پرہیز کرنے کے بعد ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ اپنے اوقات عزیزہ چند روزہ کو طاعات اور عبادات ظاہری اور باطنی سے آباد اور شاد رکھے۔ اور تصفیہ قلب و تزکیہ نفس حاصل کرنے پر کوشاں رہے، کیونکہ اعمال شریعت

www.maktabah.org

اور طریقت و حقیقت کا مقصد ہی پاکی نفس اور صفائی دل حاصل کرنا ہے اور جب تک دل صاف اور نفس پاک نہ ہو جائے۔ اس وقت تک ایمان حقیقی حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کہ ایمان حقیقی اسی سے وابستہ ہے۔ اور دل کی سلامتی کا مقصد یہ ہے کہ اس کے دل میں سوائے اللہ کریم کے دوسری کوئی چیز نہ کھٹکے، نہ دل کسی دوسری چیز کی طرف متوجہ ہو۔ اگر فرض کرو اس کو ہزار سال کی عمر بھی عطا ہو جائے۔ تب بھی ایک لمحہ اور لحظہ کے لیے ماسویٰ اللہ پاک کے اس کے دل پر دوسری کوئی چیز نہ گذر سکے۔ اسی کو فنار لطیفہ قلبی سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور یہ سلوک نقشبندیہ مجددیہ میں پہلا قدم ہے۔

بھائی جان! طالب مولا کو اس قدر توجہ اور مراقبہ میں کوشش کرنی چاہیئے کہ یہاں تک اس کا عروج[1] ہو کہ وہ ہر سانس اور ہر لمحہ اپنے آپ کو مولا کریم کی جناب میں دیکھنے لگے۔ اور بجز اللہ تعالے کے دیدار کے اس کی دوسری کوئی طلب نہ رہے۔ اور یہ شہود اور حضور تب ہی حاصل ہو سکتا ہے کہ دونوں جہاں اس کی نظر سے چھپ جائیں۔ اور اس کو بجز مولا کریم کی ذات پاک کے اور کچھ نظر نہ آئے۔ اس کا دل جو کہ حقیقت جامعہ ہے مشاغل دنیاوی اور تلذذات فانیہ سے خلاصی حاصل کرے۔ اور یہ ارفع اور اعلیٰ مقام تب ہی حاصل ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے اوقات اور لمحاتِ حیات مستعار کی اس قدر نگرانی کرے کہ اس کے ملکۂ دل پر اللہ پاک کے ماسویٰ اور کسی چیز کی گذر نہ ہو۔ اور جمعیت باطنی اور حضور اس کا ملکۂ دل بن جائے۔ یہ ہے حقیقت فنار قلبی۔

بھائی جان! اس زمانہ آخر میں لوگ سلوک ناتمام کردہ۔ اور اس مبارک راستے یعنی راہِ سلوک کے نشیب و فراز سے ناواقف یہاں تک کہ نہ ان کو فنار و بقا

---

[1] یعنی قوت استعدادیہ حاصل ہو جاوے۔

www.maktabah.org

مصطلح مشائخ کرام کا پتہ چلتا ہے۔ محض اپنی پیرزادگی اور صاحبزادگی کی بنا پر اپنی دکان فقر کی رونق بنائے ہوئے ہیں۔ اور اپنے آپ کو بزرگ اور ولی سمجھ کر لوگوں میں ڈینگیں مارتے ہیں کہ میں بزرگ اور میرے جیسا ولی کوئی نہیں۔ ٹانے ٹونے ٹوٹکے منتر اور اسما بلا تمیز بکا کر اپنے دعویٰ فقر پر روز دیتے ہیں۔ خواہ وہ جنوں کو مسخر کریں یا شیطان کو ان کی محض غرض دنیا اکٹھی کرنا ہوتی ہے۔ اور عوام الناس بھی ان کے نرغے میں آجاتے ہیں۔ حالانکہ نہ وہ جھوٹ سے پرہیز کرتے ہیں اور نہ گلہ گوئی سے بہتان طرازی ان کا شیوہ ہوتا ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ ان کا مدام کام اپنے آپ کو اونچا دکھانا اور دوسروں کو نیچا دکھانا اور اپنے آپ کو سب سے بالاتر اور بزرگ بنانا کام ہوتا ہے۔ اپنے آبا و اجداد کی بزرگی پر فخر کرتے ہیں اللہ کریم ایسے پیرزادوں اور صاحبزادوں سے بچائے۔ معاذ اللہ! طریقت یہ نہیں جو وہ کر رہے ہیں جیسے کہ شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

شعر؎ کیں مدعیان در طلبش بے خبرانند
کانرا کہ خبر شد، خبرش باز نیاید

یعنی یہ غلط مدعی لوگ جو کہ راہ سلوک و طریقت و بزرگی کی ڈینگیں مارتے پھرتے ہیں۔ وہ حقیقت میں بے خبر ہیں۔ اور جن کو راہ سلوک میں مولا کریم کی دیدار پر انوار کی طلب ہوتی ہے۔ اس کے منہ پر مُہرِ سکوت لگ جاتی ہے۔

بھائی جان! کبرائے دین اور روندۂ راہِ یقین سب طریقوں کے خواہ طریقہ نقشبندیہ ہو یا قادریہ یا چشتیہ ہو خواہ سہروردیہ اور اسی طرح دیگر چار طریقوں کے امام خواہ شطاریہ ہو خواہ مداریہ یا گبرویّہ یا قلندریہ ہو سب اس بات پر متفق ہیں۔ اور ساتھ ہی چاروں مذاہب حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی بھی متفق ہیں کہ اس

لہ : دھوکے

www.maktabah.org

راہِ سلوک میں کشفیات اور تصرفات اور خرق عادات کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ پانی پر چلنا تو مچھلیوں کا کام ہے، اور ہوا میں اڑنا پرندوں کا، اور غیبی خبریں دینا کاہنوں اور جادوگروں کا کام ہے۔ اور ایک ہی لمحہ میں مشرق سے مغرب تک پہنچنا شیطان کا کام ہے۔ یہ سب کام کچھ بھی نہیں اور ان کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔

حقیقت میں کرامت بزرگانِ دین کے نزدیک یہ ہے کہ انسان کا ظاہر شریعت اور حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت اور متابعت سے آراستہ ہو۔ اور باطن حق تعالٰے کے حضور میں مستغرق ہو۔ اور دل غیر اللہ کی محبت سے خالی ہو۔ اور اللہ تعالٰے کے ذکر اور مراقبہ میں اس طرح محو ہو کہ اس کو اپنے اور کل کائنات کے افعال و صفات کلی و جزئی نظر نہ آئیں۔ اصل بات یہ ہے اور باقی سب لغو اور ہیچ ہے۔

اللہ اکبر!

ہاں اگر اللہ کریم کبھی سالک پر پوشیدہ راز ظاہر فرمائیں۔ اور اس کو تصرف کرنے کی طاقت بخشے، اور واقعات ماضیہ اور مستقبلہ کا پتہ لگ بھی جائے، تو اس کو چاہیئے کہ وہ حتے المقدور ان کو پوشیدہ رکھے نہ یہ کہ پوشیدہ رازیں ظاہر کرنے لگے اور اپنی بزرگی کا سکہ جمائے۔

ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ سب انبیاء علیہم الصلوات والسلام پر اظہار معجزات فرض ہیں۔ اسی طرح اولیاء اللہ رضوان اللہ علیہم پر کرامتوں کا چھپانا فرض ہے۔ اور دوسرے بزرگ نے فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم الصلواۃ والسلام کو مولا کریم کی تنبیہ یہ ہے کہ ان پر وحی کا آنا بند کر دے۔ اور اولیاء اللہ کو مولا کریم کی جانب سے تنبیہ یہ ہے کہ وہ اپنی کرامتیں ظاہر کرنے لگیں۔ اور مؤمنوں کو مولا کریم کی تنبیہ یہ ہے کہ ان سے طاعات اور عبادات

www.maktabah.org

الہیہ میں کمی واقع ہونے لگے۔ (مکتوب شریف ختم شد)

مکتوب شریف پانچواں

خلیفہ جلیل القدر مولانا راز محمدؒ صاحب کے نام ضروری نصائح اور مقامات سلوک کے بیان میں

انوی اعزی ارشدی ملا راز محمد صاحب۔ اوصلہ اللہ تعالےٰ الی اقصی المراتب و سلمہ اللہ تعالےٰ من الحوادث والنوائب۔ از جانب فقیر حقیر لاشی دوست محمد جو کہ حاجی صاحب کے نام سے مشہور ہے۔ بعد از سلام مسنون، اور دعا گوتے بے حد مطالعہ فرمائیں۔

الحمد للہ! یہ فقیر بمعہ جملہ درویشان تا تاریخ ۱۷ ماہ جمادی الثانی ۱۲۶۹ھ شکر منعم حقیقی جل شانہٗ بجالاتا ہے۔ اور بفضلہٖ تعالےٰ ہر طرح سے خیریت ہے۔ آنجناب کی صحت و عافیت اور استقامتِ شریعت و طریقت و حقیقت بارگاہ الٰہی سے خواہاں و جویاں ہوں اور استقامت شریعت و حقیقت و طریقت کا حاصل ہو جانا کرامت کے حصول سے بالاتر ہے۔ اللہ کریم و رحیم اں عزیز کو نصیب فرمائے۔ آمین۔ جو مکتوب محبت بھرا دستی مجمع فضائل و کمالات اور منبع محامد و نوالات مقبول بارگاہ الصمد مولانا فتح محمد صاحب بھیجا تھا، وہ پہنچ گیا ہے۔ حالات ما فیہا سے آگاہی ہوئی۔

خلاصۃ الجواب آنکہ! بھائی جان! فقیر کی آرزو یہ ہے کہ اپنی چند روزہ

www.maktabah.org

زندگانی کے اوقات کو حسب رضائی مولا کریم جل شانہٗ کے گذاریں۔ اور اپنے اوقات عزیزہ جن کا نعم البدل نہیں مل سکتا فضول اور ضائع نہ فرمائیں اور ساری کوشش یہ کریں کہ اپنے ظاہر کو شریعت کے مطابق ڈھالیں۔ اور باطن ہر وقت ذکر فکر حق تعالےٰ میں مصروف رہے۔ اور مدام توجہ الی اللہ اور عاجزی اور انکساری ہر وقت بارگاہِ مولا میں آپ کا لائحہ عمل رہے۔ یہ اشیاء سب اسباب قبولیت بارگاہ رب العزت جل شانہٗ کی ہیں۔ اور دونوں جہان کی فلاح اور نجات اسی پر منحصر ہے۔ اور دین و دنیا کے سب کام اور ظاہر و باطن کے سب امور بوسیلہ جلیلہ اپنے پیران عظام کے جناب الٰہی کے سپرد کریں۔ اور یاد رکھیں! کہ دین و دنیا کے سب کام، اور ظاہر و باطن کے سب امور میں توکل بر مولا حقیقی کا دامن نہ چھوٹنے پائے۔

اور یاد رکھیں! کہ سب کاموں کو تقدیر الٰہی سے جاننا، اور جو بھی واقعہ درپیش ہو۔ اس کو رب العزت جل شانہٗ کے سپرد کرنا، اور لوگوں کے ساتھ مقابلہ اور مباحثہ سے پرہیز کرنا، اور ان کی خطاؤں اور غلطیوں سے درگذر کرنا، اور کسی کو بھی برائی سے یاد نہ کرنا یہ سب وہ کام ہیں جو رب العزت جل شانہٗ کی رضامندی کے باعث ہیں۔ اور یہ اوصاف رب العزت جل شانہٗ کی قبولیت کی علامت ہیں، کیونکہ اہل اللہ جو بھی دیکھتے ہیں اور جو بھی سنتے ہیں ان کی نظر مدام مولا کریم جل شانہٗ کی جانب ہوتی ہے۔ اور اشخاص جو کہ تعینات ہیں، اُن سے اُن کی نظر بالا کام کرتی ہے۔ اور بُرا کہنے والے کے ساتھ احسان سے پیش آتے ہیں اور برائی کا بدلہ نیکی سے دیتے ہیں۔ اور ان کی غلطیاں معاف کر دیتے ہیں "جو ہمارے ساتھ برائی سے پیش آئے۔ اس کو خداوند کریم خوش رکھے" یہ اللہ والوں کا مقولہ ہوتا ہے۔

www.maktabah.org

اور مقامات سلوک نقشبندیہ مجددیہ بالتفصیل عرض کرتا ہوں جو یہ ہیں ؛

(۱) توبہ	(۲) انابت
(۳) صبر	(۴) قناعت
(۵) زہد	(۶) توکل
(۷) شکر	(۸) خوف
(۹) رجا	(۱۰) تسلیم و رضا

ان دس مقامات کے ساتھ متصف ہونا، اور کشف و کرامات کو اور خوارق عادات کاموں کو بے اعتبار جاننا، اپنے اور ماسوی سے ناامید رہنا، فقر و فاقہ کو نعمتِ عظمیٰ جاننا اور مریدوں کے اموال کا طمع نہ رکھنا، اور اپنے آپ کو لوگوں میں مقبول ہونے یا نہ ہونے میں خوش اور فکرمند نہ ہونا، دولت مندی اور دولت مندوں سے بچ کے رہنا۔ اور جو کچھ میسر ہو اس کو فقراء پر تقسیم کرتے رہنا، اور علماء و فقرا کی تن من دہن سے خدمت کرنا، اور نفس و شیطان کے شر سے مرتے دم تک ہوشیار رہنا، اپنے آپ کو تمام مخلوق سے حقیر جاننا۔

شعر ؎

ہر کجا ایں نیستی افزوں تراست
کارِ حق را کارگاہ آں سر است

ترجمہ : یعنی جس شخص میں انکساری اور فروتنی زیادہ تر ہے۔ اللہ کریم کی بارگاہ عظمت میں اس آدمی کا سرِ نیاز زیادہ مقبول ہے۔

اے برادر! ہر وقت مولا کریم جل شانہٗ کی جانب خلا میں ملا میں جس حال میں بھی ہوں متوجہ رہیں۔ اور روزی کا غم نہ کھائیں۔ رزق کی طلب کے لیے پریشان نہ ہوں۔

www.maktabah.org

کہ اللہ کریم کی جانب سے رزق مقدر ہے۔

ہمارے بڑے پیرانِ عظام نے فرمایا ہے: "آج کل درویشی لقمہ فروشی سے ہے جو کہ حقیقت میں دین فروشی ہے۔ ایسی درویشی جو لقمہ فروشی سے ہو۔ اللہ کریم ہمیں معاف رکھے۔ پہلے مسلمانی درست کریں۔ بعد میں درویشی کو۔"

پس اے برادر! طالبِ حق جل شانہٗ کو چاہیئے کہ وہ علمِ لدُنّی کی طلب، اور نسبت صوفیہ کرام کے حصول کے لیے پوری کوشش کرے۔ ان کا حاصل کرنا نعمتِ کبریٰ ہے۔ اور صاحب دل شخص کو شیخ کامل مکمل ڈھونڈنا نہایت ضروری ہے۔ اگر اس قسم کا عزیز اس کو میسر آجائے کہ جس کی صحبت مبارک میں نسبت جذبی حاصل ہوتی ہو۔ اور اس کی صحبت شریف میں آکر لوگ فیض و برکات سے مالامال ہو کر جا رہے ہوں۔ اور اس کی صحبت مبارک میں بیٹھنے سے نسبت حضور و آگاہی ملکۂ دل بن جائے، تو ایسی شخصیت عظیم کو جان سے بھی زیادہ عزیز اور قیمتی سمجھیں۔

ہاں ایسے شخص کو ہرگز شیخ کامل نہ سمجھیں۔ جو دلوں کی حالت بتا دیوے یا اڑ کر ایک شہر سے دوسرے شہر پہنچ جائے۔ یا پانی کے اوپر چلا جائے وغیرہ وغیرہ ایسے عادات اس میں ظاہر ہوں۔ جو انسانی عادات کی ضد ہیں۔ یہ حالتیں اور یہ عادتیں تو عاملین، جوگی، برہمن، جنّ وغیرہ میں بھی پائی جاتی ہیں۔

یاد رکھیں اور ضرور یاد رکھیں کہ ولایت استقامت شریعت غرّا اتباع سنتِ بیضاء اور کمال تقویٰ پر منحصر ہے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ۔ وصلے اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا

www.maktabah.org

ومولانا مُحَمَّدٍ وآلہٖ واصحابہ اجمعین ۔

(مکتوب شریف ختم شد)

مکتوب شریف چھٹا

(بنام خلیفہ عظیم القدر ملا میر واعظ صاحب)

دربیان وجوب تقلید شخصی اور فضائل وکمالات حضرت امام اعظم

چراغ وآفتاب امت محمدیہ علے صاحبہا الف الف صلوٰۃ وتحیہ

حضرت امام ابی حنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی الحنفی (عربی زبان میں)۔

عربی

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد: فالسلام المسنون والدعا المشحون من الفقیر الحقیر لاشیٔ دوست محمد المعروف بالحاجی کان اللہ لہ عوضا عن کل شیٔ علی اخی الشریف العزیز

اردو

بعد از الحمد والصلوات فقیر حقیر لاشیٔ دوست محمدؐ جو کہ حاجی صاحب کے نام سے مشہور ہیں۔ اللہ کریم اس کی سب لغزشیں معاف فرمائیں، کی جانب سے میرے عزیز اور شریف بھائی ملا میر واعظ صاحب ملاحظہ فرمائیں اللہ کریم آپ کو جملہ مصائب زمان

www.maktabah.org

ملا میر واعظ صاحب سلمه الله عن حوادث الزمان و النوائب ان احوال هذ المكان من كل الوجوه قرين - بحمد الله سبحانه والمسؤل من الله تعالیٰ سلامتكم وعافيتكم وثباتتكم على الشريعة والطريقة والحقيقة

فانها فوق الكرامة ويرحم الله عبداً قال امينا -

فاعلم يا اخی!

قد ظهرت و بدعت فی هذا الزمان فرقة وهابية تسمی انفسها بالمحدثين . بسبب خبث الباطن وفساد العقيدة طال لسانها فی ذم امامنا حضرت نعمان بن ثابت الكوفی

اور حوادث دوران سے محفوظ اور سلامت رکھتے ہوتے عرض ہے کہ یہاں کے احوال بفضل قادر متعال جل شانہٗ بالخیر والسلامت قرین ہیں۔

اور بارگاہِ الٰہی سے آں عزیز کی مدام سلامتی اور عافیت اور استقامت شرعی اور طریقت وحقیقت کے نصیب ہونے کے لیے ہر دم دعا گو ہوں، کیونکہ استقامت شریعت اور طریقت وحقیقت اگر بندہ کو صحیح معنوں میں نصیب ہو جائے، تو یہ لاکھ کرامتوں کے ظہور سے بالاتر ہے آں عزیز نے سنا ہوگا یہ مقولہ کہ الاستقامة فوق الكرامة -

بھائی جان! آج کل کے زمانہ میں ایک فرقہ ظاہر ہوا ہے۔ جن کو وہابیہ فرقہ کہتے ہیں اور انھوں نے اپنے اوپر نام محدثین یا اہلحدیث رکھا ہوا ہے۔ اور وہ اپنے خبث باطن اور خراب عقیدے کی بنا پر ہمارے حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت کوفی

www.maktabah.org

امام المفسرین والمحدثین
وانكوت من اجتهاد الائمة
المجتهدين المتقدمين
والمتاخرين وحصر المذاهب
الاربعة وقد اتفق علىٰ
حصرهم علماء السلف
الصالحين ۔ فصار حصرهم
ثابت بانعقاد الاجماع
وها انا ابين بعون
الله تعالىٰ شمة من
مناقب الامام الاعظم
الموصوف ونبذة من
دلائل حصر المذاهب
الاربعة رغماً لانف
المخاصمين الطاغين فى
شان الائمة المجتهدين ۔
فاقول وبالله التوفيق
وهو خير رفيق ط
من الكتاب المستطاب المسند

جو کہ امام المفسرین و مقدام المحدثین پر زبان درازی کرتے ہیں۔

اور ائمہ مجتہدین متقدمین اور متاخرین کے اجتہاد اور تقلید مذاہب اربعہ یعنی چاروں مذاہب کی تقلید کا انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ سب علمائے سلف صالحین نے مذاہب اربعہ کی تقلید پر اتفاق کیا ہے اور مذاہب اربعہ کی تقلید کو از روئے اجماع ثابت کیا ہے۔

اور اب یہ فقیر آنعزیز کو کچھ مناقب اور فضائل حضرت امام اعظم صاحب موصوف کے بیان کرتا ہے۔ جو ایک سمندر بے کنار کا ایک قطرہ ہے۔ اور ساتھ ہی گمراہ مخاصمین کے مقابلہ میں کچھ دلائل بھی بیان کرتا ہوں اور سب توفیقیں اللہ کریم کی جانب سے ہیں اور وہ اچھے سے اچھے ساتھی ہیں۔

بھائی جان! مسند امام اعظم جس کو امام خوارزمی نے لکھا ہے۔ تو اس میں

www.maktabah.org

الامام الاعظم اعنی حضرت
نعمان بن ثابت الکوفی رحمة
الله تعالیٰ علیه المعروف فی
الآفاق بمسند الخوارزمی
الباب الاوّل فی ذکر شی من
فضائله التی تفرد بها
اجماعًا فنقول و بالله
التوفیق مناقبه، وفضائله
کالحصٰی لا تعدو لا تحصٰی ولا
یمکن ان یستقصٰی ۔ لکن
الفضائل التی تخص و تفرد بها
ولم یشارکه و لم یشارکه اجماعًا
من بعده فیها یمکن احصاءها
وضبطها فی عشرة انواع الاول
فی الاخبار و الآثار المرویة فی
مدحه دون مدح من بعده الثانی
فی انه ولد فی زمان الصحابة و
القرن الذی شهد له رسول الله صلی
الله علیه وسلم دون من بعده الثالث

امام اعظم صاحب کے فضائل و کمالات درج کئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت امام اعظم صاحب کے کمالات اور فضائل اس قدر ہیں کہ شمار میں نہیں آ سکتے مگر وہ فضائل اور کمالات کہ جس میں وہ منفرد ہیں۔ اور کوئی دوسرا امام ان فضائل و کمالات میں ان کا شریک نہیں وہ دس قسم کے ہیں:

پہلی قسم وہ فضائل ہیں کہ بے حساب اخبار اور آثار جو ان کی مدح میں بیان کئے گئے ہیں۔ وہ دوسرے امام کی مدح میں نہیں ہوئے۔

دوسری قسم یہ ہے کہ وہ اصحاب کرام کے زمانے میں پیدا ہوئے۔ اور اس قرن میں پیدا ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کی خیریت کی بشارت دی ہے۔

تیسری قسم یہ بڑی فضیلت ہے کہ انھوں نے خود رسول اللہ صلعم کے اصحاب کرام سے روایت کی ہے اس فضیلت میں حضرت امام اعظم صاحب کے سوا دوسرے امام شریک نہیں چوتھی قسم یہ فضیلت ہے کہ وہ تابعین کے زمانہ میں فتویٰ دینے لگے جو دوسرے اماموں کے حصہ میں نہیں آئی۔

www.maktabah.org

فی انه روی عن اصحاب رسول
اللہ صلے اللہ علیہ و الہ وسلم
دون من بعدہٗ الرابع فی
تبرزہٖ فی عهد التابعین
للفتوی دون من بعدہٖ۔
الخامس فی انه تلمذ و
استفاد من اربعة الالف من
التابعین وغیرهم دون من بعدہٖ
السادس فی روایته من
الکبار من التابعین و علماء
المسلمین دون من بعدہٖ۔
السابع فی انه اتفق له
من الاصحاب العظماء
المجتهدین مالم یتفق
لاحد من بعدہٖ۔
الثامن فی انه اول من
استنبط الاحکام واسس قواعد
الاجتهاد وبالغ فی الاحکام دون
من بعدہٗ۔ التاسع انه لم

پانچویں قسم ان کی یہ فضیلت ہے کہ انھوں نے چار ہزار تابعین سے روایت بھی کی ہے اور ان کو اس قدر کثیر تعداد تابعین سے شرف تلمذ اور شاگردی حاصل ہوئی جو دوسرے اماموں کے حصے میں نہیں آئی۔

چھٹی قسم یہ فضیلت ہے کہ امام صاحب موصوف نے کبار تابعین اور علماء مسلمین سے روایت کی ہے جو دوسرے اماموں کے حصہ میں نہیں آئی

ساتویں قسم ان کی یہ فضیلت ہے کہ ان کے شاگردوں اور اصحاب میں وہ صاحبان شامل ہوئے۔ جو خود بڑے مجتہدین سے تھے۔ اور یہ شرف دوسرے اماموں کو حاصل نہیں ہوا۔

آٹھویں قسم یہ فضیلت ہے کہ وہ پہلے شخص ہیں۔ جنھوں نے احکام مستنبط کئے اور اجتہاد کے قواعد کی بنیاد رکھی۔

نویں قسم ان کی بڑی فضیلت یہ ہے

www.maktabah.org

يقبل العطايا عن الخلفاء
البرايا بل افضل من كسبه
علیٰ جماعة الفقهاء دون من بعده
العاشر فی وفاته وشهادته
بسبب تورعه عن الدنيا وجاهها
دون من بعده - اما الاول فقد
اخبرنی الصدر الكبير شرف
الدين احمد بن مؤيد بن موفق
ابن احمد المكی قال الشیخ الزاهد
محمد بن اسحٰق السراجی الخوارزمی
اخبرنا ابو حفص عمر بن احمد
الكوسی اخبرنا الامام ابو الفضل
محمد بن حسن الناصحی حدثنا ابو
محمد حدثنا ابی حدثنا
ابو القاسم بن طاهر البصری حدثنا
ابو یوسف احمد بن محمد الواعظی
رباط ابراهيم بن ادهم حدثنا
ابو عبد الله محمد بن نصر الوراق قال
اخبرنا ابو عبد الله المامون بن احمد

کہ انھوں نے حکام وقت کے خلیفوں کے
تحفے تحائف اور عطیے منظور نہیں فرمائے۔ بلکہ
اپنے کسب سے اپنا معاش چلاتے رہے
بخلاف ان کے بعد کے امام۔

دسویں فضیلت یہ ہے کہ کمال
ورع اور تقویٰ کی وجہ سے ان کی وفات
شہادت کے ذریعے ہوئی اور وہ شہید
فوت ہوئے۔ بخلاف دوسرے اماموں
کے۔

پس پہلی فضیلت کے متعلق امام
خوارزمی اپنے مسند میں اپنے مُعَنْعَن
روایت کے ذریعے حضرت ابی سلمہ
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میری امت میں ایک شخص ہوں گے۔ ان کا
نام ابو حنیفہ ہوگا۔ جو قیامت کے دن
میری امت کے چراغ ہوں گے۔

اور حدیث قصری میں حضرت ابی سلمہ
حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔

www.maktabah.org

بن خالد حدثنا ابو علی بن احمد
بن علی الحنفی حدثنا فضیل بن
موسیٰ السینائی عن محمد بن عمرو
عن ابی سلمة عن ابی هریرة رضی
اللہ تعالیٰ عنه قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم یکون فی امتی
رجل یقال له ابو حنیفه هو سراج
امتی یوم القیامه۔

وعن ابی سلمة عن ابی هریرة
عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
انه قال ان فی امتی رجلا۔
وفی حدیث القصری یکون
فی امتی رجل اسمه نعمان وکنیته
ابو حنیفه هو سراج امتی هو سراج
امتی هو سراج امتی۔

عن ابان بن ابی عیاش عن
انس بن مالک قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم سیأتی من بعدی
رجل یقال له نعمان بن ثابت ویکنی

میری امت میں ایک شخص ہوگا جس کا نام نعمان
ہوگا اور ان کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی وہ میری
امت کے چراغ ہوں گے۔ حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے یہ الفاظ تین بار دہرائے۔

ابان بن عیاش حضرت **انس بن
مالک** رضؓ سے روایت کرتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
میرے بعد ایک آدمی آئے گا۔ اس کا
نام **نعمان بن ثابت** ہوگا اور کنیت
اس کی ابی حنیفہ ہوگی۔ اللہ کریم اس کے
ذریعے میرے دین اور میری سنت کو زندہ
کرے گا۔

**حضرت نافع حضرت عبداللہ
بن عمر** سے روایت کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
میرے بعد ایک شخص آئے گا جو ابی حنیفہ
کے نام سے مشہور ہو گا۔ اللہ کریم میری
سنت کو ان کے ذریعے زندہ کرے گا۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضؓ

www.maktabah.org

ابا حنیفه لیحیین دین الله و سنتی علی یدیه ۔

عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یظهر من بعدی رجل یعرف بابی حنیفة یحیی الله سنتی علی یدیه ۔

عن عبد الله بن مغفل قال سمعت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنه یقول الا انبئکم من کوفان من بلدتکم او من کوفتکم هذه یکنی بابی حنیفة قد ملئ قلبه ایمانا و علماء و حکماء و سیهلك به قوم فی اٰخر الزمان الغالب علیهم التنافر یقال لهم البنانیه کما هلکت الروافضه بابی بکر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما عن سعید عن الضحاک عن ابن عباس رضی رضی الله تعالیٰ عنهما قال یطلع بعد

فرماتے ہیں کہ میں نے امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب سے سنا کہ کیا میں آپ لوگوں کو نہ بتاؤں ؟ کہ تمھارے اس شہر کوفہ میں ایک ایسا شخص پیدا ہوگا۔ جو ابی حنیفہ کے نام سے مشہور ہوگا۔ اس کا دل ایمان اور علم وحکمت سے بھرا ہوگا اور اس کے ذریعے ایک ایسی قوم ہلاک ہوئی جس پر نفرت غالب ہوگی جس کو بنانیہ کہیں گے جیسے کہ رافضی لوگ حضرات شیخین ابی بکر صدیق ؓ اور عمر فاروق ؓ سے انکار کر کے ہلاک ہوگئے ۔

حضرت ضحاک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سارے خراسان پر چودھویں رات کے چاند کی مانند ایک شخص ظاہر ہوگا جس کی کنیت ابی حنیفہ ہوگی ۔

خوارزمی آگے فرماتے ہیں کہ ایک مُعنعَن روایت کے ذریعے مجھ تک پہنچی ہے کہ زہار فرماتے ہیں : میں

www.maktabah.org

بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بدر علیٰ جمیع خواسان یکنی
بابی حنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حدثنا الحسن بن اسمٰعیل
بن الحسن عن ابی عبدالرحمٰن
عن الزہار قال شہدت حماداً
وجاءہ ابوحنیفة انت نعمان
بن ثابت الذی ذکرلنا ابراھیم
قال سقی اللہ زمانا یکون فیہ
رجل یقال لہ نعمان یکنی
بابی حنیفہ یحیی احکام اللہ تعالیٰ
ورسولہ وتجری بعدہٗ ابداً ما
بقی الاسلام ولا یھلك من
اتخذھا وعمل بھا فان
انت لقیتہٗ فاقرأہ منی السلام
عن کعب الاحبار قال انی
لاجد اسامی العلماء واھل
العلم مکتوب بصفاتھم وانسابھم
اھل زمان زمان وانی لاجد

حضرت امام حماد (جو کہ حضرت امام اعظم
صاحب کے استاد تھے) کے پاس بیٹھا
تھا کہ حضرت امام ابی حنیفہ آ گئے۔
حضرت امام کو دیکھ کر حضرت حماد رضی
اللہ عنہ بولے:
اے ابی حنیفہ تو وہ نعمان بن
ثابت ہے جس کا ذکر ہمارے آگے ابراہیم
نے کیا تھا کہ ایک زمانہ آئے گا جس میں
ایک شخص پیدا ہو گا جس کا نام نعمان
ہو گا۔ وہ اللہ پاک اور اس کے
رسول کریم کے احکام زندہ کرے گا اور وہ
صاحب المذہب ہو گا۔ جب تک اسلام
باقی رہے گا اس کا مذہب چلتا رہے گا۔
جن لوگوں نے اس کی باتوں پر عمل کیا، وہ
کبھی ہلاک نہ ہوں گے۔ اگر تم ان کو ملو تو میرا
سلام ان کو کہنا۔ اور کعب احبار فرماتے
ہیں کہ مجھے ہر ہر زمانے کے علماء کے اور
اہلِ علم کے نام اور صفتیں اور نسب معلوم ہیں
اور میں ان میں ایک ایسے آدمی کا نام پاتا ہوں

www.maktabah.org

اسم رجل یقال له نعمان بن ثابت یکنی اباحنیفة واجد له شانا عظیما فی العلم والفقه والعبادة والحکمة والزهادة قد ساد اهل زمانه من اهل العلم فمن تبعه اهتدیٰ و هو بدرهم یعیش مغبوطا و یموت شهیدا۔ عن عبد الله بن المبارك قال اخبرنی ابن لهیعة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل قرن امتی سابقون و ابوحنیفه سابق هٰذه الامة قال سمعت الامام الشافعی یقول انی لا تبرک بابی حنیفة داجیٔ الی

جن کا نام نعمان ہوگا اور کنیت ان کی ابی حنیفہ ہوگی وہ علم، فقہ، عبادت، زہد اور حکمت میں شان عظیم رکھتے ہوں گے۔ اور اپنے زمانے کے سردار ہوں گے جن لوگوں نے ان کی اتباع کی وہ ہدایت پاگیا۔ اور جو لوگ اس کے منکر ہوں گے وہ گمراہ ہوں گے۔ وہ اپنے زمانے میں چودھویں رات کے چاند کے مثل ہوگا۔ لوگ اس کے ساتھ رشک کریں گے۔ اور وہ شہید ہوکر حضرت عبداللہ بن المبارک ابن لہیعہ سے روایت کرتے ہیں کہ میری امت کے ہر زمانہ میں سابقون ہوں گے۔ اور اس امت کے سابق ابوحنیفہ ہوں گے اور عبداللہ بن المبارک فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعی صاحب سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ میں حضرت امام اعظم ابی حنیفہ کے مزار مبارک سے برکت حاصل کرتا ہوں جب کبھی مجھے کوئی حاجت پیش آتی ہے۔ تو میں ان کی

www.maktabah.org

قبره فاسأل الله الحاجة فاسأل الله تعالى الحاجة عند قبره فما تبعد عني حتى تنقضي . وانشدني الصدر الكبير شرف الدين

قبر شریف پر اللہ پاک کی جناب سے ان کے وسیلے سوال کرتا ہوں۔ اور میری حاجت فوراً پوری ہو جاتی ہے۔ سبحان اللہ !

حضرت امام شافعیؒ جب کبھی حضرت امام اعظم صاحب کی زیارت کے لیے جاتے۔ تو دو رکعات نفل برائے ایصال ثواب حضرت امام اعظم کے لیے ادا فرماتے۔ اور ان رکعات میں رفع یدین نہ کرتے۔ کسی نے پوچھا کہ حضور! آپ کے مذہب میں تو رفع یدین ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ بے شک میرے مذہب میں رفع یدین ہے اور میں اس کا قائل بھی ہوں اور عامل بھی۔ مگر ادباً لصاحب هذا القبر الشريف۔ میں نے اس قبر شریف کی بزرگ ہستی جو اس میں سو رہی ہے اس کا ادب کیا ہے، کیونکہ ان کے مذہب میں رفع یدین نماز میں جائز نہیں اس لیے میں نے نماز میں رفع یدین نہیں کیا۔

www.maktabah.org

احمد بن المؤید
المکی الخوارزمی
قال انشد فی الصدر
العلامة صدر
الائمة ابو المؤید
موفق احمد - اشعار

؎ رسول اللہ قال سراج دینی
وامتی الهداة ابو حنیفة
عذا بعد الصحابة فی الفتاوی
لاحمد فی شریعته خلیفه
سبدی دیباج فتیاه اجتهاد
و نحمته من الرحمن خیفه

اما النوع الثانی : من

(بات کہاں سے کہاں جانکلی، اب اپنے اصل مقصد کی جانب لوٹ آئیں)، (شرف الدین احمد بن المؤید المکی الخوارزمی فرماتے ہیں کہ اماموں کے سردار ابو المؤید موفق احمد نے حضرت امام اعظمؒ کے حق میں یہ اشعار پڑھ کر سنائے، اشعار ؎

رسول اللہ قال سراج دینی
یعنی رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ میرے دین کے چراغ ہیں
وامتی الهداة ابو حنیفة
اور میری امت کو ہدایت کرنے والے ابو حنیفہ ہیں۔
عذا بعد الصحابة فی الفتاوی
انھوں نے صحابہ کرام کے بعد فتوے دیئے۔
لاحمد فی شریعته خلیفه
اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں خلیفہ ہیں۔
سبدی دیباج فتیاه اجتهاد
ان کے فتووں کا ریشمی طرہ امتیاز ان کا اجتہاد ہے
و نحمته من الرحمن خیفه
اور ان کا دل اللہ پاک کے ڈر سے بھرا ہوا ہے۔

اور لیکن دوسری قسم - آپ کے مناقب

www.maktabah.org

مناقبه وفضائله التی لم یشارك فیها من بعده من ارباب المذاهب انه ولد فی زمن الصحابة علی ما انبأنی المعمر رشید الدین الی اخر الاسناد قال سمعت مزاحم بن داؤد بن عُلیّه عن ابیه قال ولد ابوحنیفة سنة احدی و ستین ومات سنة مائة و خمسین وهذا القول تفرد به الحسن الخلال فاما القول المشهور انه ولد ثمانین من الهجرة الی اخر الاسناد۔

وعن ابی سعد قال سمعت الواقدی یقول

اور فضائل میں جن میں آپ کے بعد کوئی شریک نہیں ارباب مذاہب میں سے کہ بے شک آپ صحابہؓ کے زمانے میں پیدا ہوئے۔ جیسا کہ مجھے خبر دی معمر رشید الدین نے آخر سند تک۔ کہا میں نے سنا مزاحم بن داؤد بن علیہ سے وہ اپنے ابا سے بیان کرتے ہیں۔ فرمایا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے اکسٹھ ہجری میں اور ۱۵۰ھ میں انتقال فرمایا۔ اور اس قول میں حسن خلال منفرد ہیں لیکن مشہور قول یہ ہے کہ آپ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے آخر سند تک۔

اور ابی سعید سے ہے کہ آپ فرماتے ہیں میں نے واقدی سے سنا کہ آپ فرماتے تھے، میں نے حماد بن ابی حنیفہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میرے ابا جان ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ اور ایسے ہی حافظ ابو

www.maktabah.org

سمعت حماد بن ابی حنیفة یقول ولد ابی سنة ثمانین وھکذا اخرجه الحافظ ابو القاسم طلحة بن محمد بن جعفر الصفار فی مسنده۔

القاسم طلحہ بن محمد بن جعفر الصفار نے اپنی مسند میں فرمایا ہے ۔

وقال ای ابوحنیفة توفی فی ایامی عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب، وابو امامه الباھلی وواثلة بن اسقع، وعمرو بن حریث وعبد اللہ ابن ابی اوفیٰ، وجماعة من الصحابة۔

اور حضرت امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ میرے زمانے میں حضرت عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب اور ابو امامہ الباہلی اور واثلہ بن اسقع اور عمر بن حریث اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ صحابیوں نے وفات پائی ۔

یقول اضعف عباد اللہ محمد العربی الخوارزمی فثبت لھذا انه ولد فی زمن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وھو من اھل القرن الذی شھد لھم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم

محمد عربی خوارزمی فرماتے ہیں کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اصحاب کرام کے زمانے میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور وہ وہ قرن ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کی خیریت اور نیکی کی شہادت دی ہے۔ اور اس کی عدالت اور کرامت جیسی صفات حسنہ بیان فرمائے ہیں ۔

www.maktabah.org

بالخيرية ووصفه بالعدالة فان اصحاب الحديث اختلفوا فمنهم من جعل اباحنيفه من القرن الثاني وقد اجمعوا ان ولادته كانت في القرن الاول واجتهد في القرن الثاني۔

کیونکہ اصحاب حدیث یعنے ائمہ حدیث کا اس میں اختلاف ہے بعضوں نے ان کو قرن ثانی میں شمار کیا ہے۔ مگر اس بات پر سب متفق ہیں کہ وہ قرن اول میں پیدا ہوئے ہیں اور اجتہاد انھوں نے قرن ثانی میں شروع کیا ہے۔

انشدني صدر الائمه ابو المؤيد الموفق بن احمد المكي الخوارزمي لنفسه ؎

ابو المؤید صدر الائمہ موفق بن احمد خوارزمی نے مجھے یہ اشعار امام اعظم صاحب کے حق میں سنائے۔ ترجمہ اشعار کا یہ ہے کہ

عذا مذهب النعمان خير المذاهب
هكذا القمر الوضاح خير الكواكب
تفقه في خير القرون مع التقٰى
فمذهبه لاشك خير المذاهب

حضرت امام کا مذہب سب مذاہب میں سے بہتر ہے جیسے چاند ستاروں میں۔
انھوں نے خیر القرون میں فقہ کی بنیاد رکھی
پس بے شک و شبہ ان کا مذہب سب مذاہب میں سے بہتر ہے۔

یہ دوسری قسم کی فضیلت اور بزرگی کا بیان تھا جو تحریر کیا گیا۔

واما النوع الثالث من مناقبه وفضائله التي

اور تیسری قسم کی ان کی وہ بزرگیاں اور مناقب جس میں ان کا کوئی شریک

www.maktabah.org

لم يشاركه فيها من
بعده انه روى عن اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم.
فان العلماء اتفقوا على
ذالك وان اختلفوا في
عددهم فمنهم من قال
انهم ستة رجال وامرأة
ومنهم من قال خمسة
وامرأة ومنهم من
قال سبعة وامرأة.

واما النوع الرابع

من مناقبه وفضائله
التي تفرد بها ولم
يشارك فيها من بعده
انه اجتهد وافتى في
زمن التابعين رحمه الله
عليهم اجمعين وقال صاحب
در المختار وشارحه الطحطاوی
والفقه ذرعه

نہیں۔ یہ ہیں کہ انھوں نے حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کرام سے بنفسہ
روایت کی ہے۔

کیونکہ علماء اس بات پر متفق ہیں۔
اگرچہ انھوں نے اصحاب کرام کی تعداد میں
اختلاف کیا ہے۔ پس بعضوں نے کہا ہے
کہ انھوں نے چھ صحابہ اور ایک صحابیہ
عورت سے روایت کی ہے۔ اور بعضوں
نے پانچ صحابیوں اور ایک عورت صحابیہ
کو مانا ہے۔ اور بعضوں نے سات "۷"
صحابہ کرام اور ایک صحابیہ عورت کی تصدیق
کی ہے۔

اور چوتھی قسم ان کی وہ فضیلتیں

اور مناقب ہیں جن میں دوسرا امام ان
کا شریک نہیں ہو سکا۔ اور وہ یہ ہیں کہ
انھوں نے خیر القرون کے زمانہ تابعین
میں ہی فتوی دینا اور اجتہاد شروع کیا۔
اور اس بابت در مختار اور اس کی شرح
طحطاوی میں ہے کہ علم فقہ کا بیج

www.maktabah.org

عبد الله بن مسعود
رضی الله تعالیٰ عنه
و سقاه علقمة
وحصده ابراهيم
النخعي داسه حماد
وطحنه ابوحنيفه
وعجنه ابو يوسف
وخبزه محمد وسائر
الناس يأكلون من
خبزهم وقد نظم
بعضهم فقال ؎

اشعار

الفقه زرع مسعود وعلقمه
حاصده ثم ابراهيم داس

نعمان طاحنه يعقوب عاجنه
محمد خابز والاكل الناس

حضرت عبداللہؓ بن مسعود صحابی نے بویا اور حضرت علقمہؓ نے اس کو پانی سے سیراب کیا۔ اور حضرت ابراہیم نخعیؒ نے فقہ کا فصل کاٹا۔ اور حضرت حماد نے بھوسے سے گندم کے دانوں کو جدا کیا۔ اور حضرت امام ابوحنیفہ نے اس کو پیسا۔ اور امام ابو یوسف نے آٹے کو گوندھا۔ اور حضرت امام محمد نے اس کی روٹیاں پکائیں۔ اور سارے لوگ ان روٹیوں کو کھا رہے ہیں۔

اور اسی بارہ میں ایک امام نے نظم بھی لکھی ہے یعنی اشعار منظومہ ہیں۔ جن کا ترجمہ یہ ہے:

علم فقہ کو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بویا۔ اور علقمہ نے اس کو کاٹا۔ اور ابراہیم نخعی نے اس کو روندھا اور حضرت امام اعظم نعمانؒ نے اس کو پیسا۔ اور امام ابو یوسف نے اس کو گوندھا۔ اور امام محمدؒ نے اس کی روٹیاں پکائیں۔ اور سارے لوگ ان روٹیوں کو کھا رہے ہیں۔

www.maktabah.org

وقد ظهر علمه بتصانيفه كالجامعين و الزيادات والنوادر حتى قيل انه صنف فى العلوم الدينية تسعمائة و وتسعة وتسعين كتابا و من تلامذته الشافعى رضى الله تعالىٰ عنه ولقد انصف الشافعى حيث قال من اراد الفقه فليلزم اصحاب ابى حنيفةؓ فان المعانى قد تيسرت لهم وتزوج محمد بامّ الشافعى وفوض اليه كتبه و ماله فصار الشافعى فقيها وقال الشافعى والله ما صرت فقيها الا بكتب

اور امام اعظم کا علم حضرت امام محمدؒ کی تصانیف سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو امام محمد کی مایہ ناز تصانیف ہیں جن کے نام جامعین زیادات اور نوادر ہیں۔ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ انھوں نے علوم دینیہ میں نوسو ۹۹۹ ننانوے کتابیں لکھی ہیں۔ اور ان کا کوئی یہ تھوڑا کمال ہے کہ ان کے شاگردوں میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جیسی ہستیاں بھی ہیں اور امام شافعیؒ نے انصاف کی حد کر دی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جن کو فقہ پڑھنے کا شوق ہو تو وہ امام ابی حنیفہ کے شاگردوں کی طرف رجوع کریں۔

اور حضرت امام محمدؒ نے امام شافعیؒ کی بیوہ ماں کے ساتھ نکاح کیا تھا۔ اور امام شافعی اس وقت چھوٹے بچے تھے اور وہ امام محمدؒ کی زیر تربیت بڑے ہوئے اور ان سے علم پڑھا۔ یہاں تک کہ جب امام محمد فوت ہوئے تو ان کی ساری دولت اور مال اور سارا کتب خانہ امام شافعی کے ورثہ

www.maktabah.org

محمد بن الحسن وقال اسمٰعیل بن ابی رجاء رأیت محمدا فی المنام فقلت ما فعل اللہ بک قال غفرلی قال لو أردت ان اعذبک ما جعلت ھذا العلم فیک فقلت لہ این ابو یوسف قال فوقنا بدرجتین قلت فابوحنیفۃ قال ھیھات ذالک فی اعلیٰ علیین۔ کیف وقد صلی الفجر بوضوء

میں آئے جن کے ذریعے امام شافعی فقیہ بنے۔ سبحان اللہ

اور اسی بات کو حضرت امام شافعی نے دہرایا کہ مجھے میرے رب کی قسم! کہ میں امام محمد صاحب کی کتابوں ہی سے فقیہ بنا ہوں۔ اگر میرے ہاتھ امام محمدؒ کی کتابیں نہ لگتیں تو میں فقیہ نہ بنتا۔

اور اسمٰعیل بن ابی رجا فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام محمدؒ کو خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ کریم! نے آپ کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا۔ تو وہ فرمانے لگے کہ مولا کریم نے مجھے بخش دیا۔ اور ساتھ ہی مولا کریم مجھے فرمانے لگے کہ اے محمد! اگر میرا ارادہ تمھیں عذاب دینے کا ہوتا تو میں اتنا کثیر علم تجھ کو نہ دیتا۔ پھر میں نے ان سے امام ابویوسف کے بارے پوچھا کہ ان کے ساتھ مولا پاک کا برتاؤ کیسے تھا۔ وہ فرمانے لگے کہ سبحان اللہ! وہ تو مجھ سے بھی دو درجے اوپر ہیں۔ پھر میں نے

www.maktabah.org

العشاء اربعين سنة
وحج خمسا وخمسين
حجة ورأى ربه
فى المنام مائه مرّة
ولها قصه مشهورة
وفى الحجة الاخيرة
استأذن حجبة الكعبة
بالدخول ليلا فقام
بين العمودين على
رجله اليمنى ووضع
اليسرى على ظهرها
حتى ختم نصف القرآن
ثم ركع وسجد ثم
قام على رجله اليسرى
ووضع اليمنى على
ظهرها حتى ختم القرآن
فلما سلم بكى وناجى
ربه ما عبدك هذا
العبد الضعيف حق عبادتك

ان سے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کے بارہ
پوچھا کہ وہ کس حال میں ہیں، تو وہ فرمانے لگے
کہ وہ تو سب درجوں سے اوپر والے درجے
میں ہیں یعنی (اعلیٰ علیین میں)
اور وہ کیوں اعلیٰ علیون میں نہ ہوں جبکہ
انھوں نے عشاء کے وضو سے چالیس سال
فجر کی نماز پڑھی اور پچپن حج کئے۔ اور اپنے
رب کا دیدار انھیں سو بار نصیب ہوا نیند میں
اور اس کا قصہ مشہور ہے۔ اور آخری حج میں
انھوں نے بوابوں سے خانہ کعبہ کے اندر
داخل ہونے کی اجازت مانگی، تو انھیں مل
گئی تو آپ نے خانہ کعبہ کے اندر دو رکعات
نماز پڑھی اس طرح سے کہ ایک پاؤں
پر ٹھہر کر قرآن کریم کے پندرہ سیپارے
ختم کئے اور پہلی رکعت اس طرح سے ادا
کی۔ اور پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے
ہوئے۔ تو دوسرے پاؤں پر ٹھہر کر باقی
پندرہ سیپارے ختم کئے اور جب
دوگانہ ادا کیا۔ تو روتے ہوئے دعا

حاشیہ دربانوں اور چوکیداروں سے

www.maktabah.org

لكن عرفك حق معرفتك فهب نقصان خدمته لكمال معرفته فهتف هاتف من جانب البيت يا ابا حنيفة قد عرفتنا حق المعرفته وخدمتنا فاحسنت الخدمته و قد غفرناك و لمن اتبعك و من كان على مذهبك الى يوم القيامة ؒ

مانگی کہ الٰہی! بتیرے اس ضعیف بندے نے تیرا حق عبادت ادا نہیں کیا. مگر تجھے پہچانا پورا پورا ہے۔ اور تیری حق معرفت اس کو نصیب ہے۔ پس مہربانی فرما کر اس کی عبادت میں جو قصور واقع ہوا ہے وہ اس کی معرفت کے بدلے میں معاف فرما" تو بیت اللہ شریف کی ایک جانب سے ہاتف نے آواز دی کہ اے ابی حنیفہ! بے شک تو نے ہم کو خوب پہچانا اور تو نے عبادت کا حق ادا کیا ہے. پس اس کے بدلے میں ہم تجھے بھی بخشتے ہیں. اور جنھوں نے تمھاری اتباع کی۔ اور جنھوں نے آپ کے مذہب کو اختیار کیا قیامت تک میں نے ان سب کو بخشا ہے۔

سبحان اللہ!

وقيل لابي حنيفة بم بلغت ما بلغت قال ما بخلت بالافادة و ما استنكفت عن الاستفاده

اور امام اعظم صاحب کو کہا گیا کہ آپ کو اس قدر بے حد علم کہاں سے حاصل ہوا، تو فرمانے لگے کہ میں نے دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں کمی نہیں کی۔ اور نہ کسی سے فائدہ حاصل

www.maktabah.org

الاستفادة۔

قال مسافر بن کدام من جعل اباحنیفه بینهٗ وبین الله عز وجل رجوت ان لایخاف وقال فیه۔

اشعار

حسبی من الخیرات ما اعدته
یوم القیامه فی رضی الرحمان

دین النبی محمد خیر الوریٰ،
ثم اعتقادی مذهب النعمان

وعنه علیه الصلوات والسلام ان آدم افتخر بی وانا افتخر برجل من امتی اسمه نعمان وکنیته ابو حنیفه هو سراج امتی وعنه الصلوات والسلام ان سائر

کرنے کی کوتاہی کی۔

مسافر بن کدام فرماتے ہیں کہ جس نے امام ابوحنیفہ کو اپنے اور اللہ پاک کے درمیان وسیلہ پکڑا وہ جیت گیا۔

اور اسی بارہ میں انھوں نے یہ اشعار پڑھے

(اشعار کا ترجمہ)

قیامت کے دن میں اللہ پاک کو راضی کرنے کے لیے جس قدر نیک کاموں کا ذخیرہ تیار کروں، اس دن کے واسطے میرے واسطے یہ دو چیزیں کفایت کر جائیں گی: (۱) حضور پاک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دین پر موت (۲) اور دوسرا یہ کہ میں امام اعظم ابوحنیفہ کا مذہب لے کر مروں۔

اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام مری ذات پر فخر کریں گے اور میں اپنی امت کے ایک شخص پر جس کا نام نعمان ہوگا اور کنیت ان کی ابوحنیفہ ہوگی، فخر کروں گا۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سارے

www.maktabah.org

الانبیاء یفتخرون بی وانا افتخر باتی حنیفه من احبه فقد احبنی ومن ابغضه فقد بعضنی کذا فی التقدمه شرح مقدمة ابی اللیث۔

انبیاء مجھ پر فخر کرتے ہیں۔ اور میں اپنی امت کے ایک شخص جس کا نام **نعمان** ہوگا فخر کروں گا۔

جو مجھ کو دوست جانے گا۔ وہ اس کو بھی دوست جانے گا۔ اور جو مجھ کو برا جانے گا، تو اسے بھی برا جانے گا۔

تقدمہ شرح مقدمہ ابی اللیث میں بھی اسی طرح تفصیل بیان کی گئی ہے

والحاصل ان اباحنیفة نعمان من اعظم معجزات المصطفیٰ بعد القرآن وحسبك من مناقبه اشتهار مذهبه ما قال قولا الااخذبه امام من الائمه الاعلام وقد جعل الله الحکم لاصحابه واتباعه من زمنه الیٰ هذه الایام الیٰ ان یحکم بمذهبه عیسیٰ علیه الصلوٰة والسلام۔ وهذا یدل

اور حاصل یہ ٹھہرا کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کی ذات قرآن مجید کے بعد حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سب معجزات میں ایک بڑا معجزہ ہیں ان کی یہ کوئی تھوڑی منقبت ہے کہ چار دانگ عالم میں ان کا مذہب نہیں پھیلا! ان کا کوئی قول ایسا نہیں جس پر کسی بڑے امام کا عمل نہ ہو۔ اور بالآخر حضرت عیسیٰ **علیہ الصلوٰت والسلام** کا عمل بھی اسی مذہب پر ہوگا۔

یہ ان کی کتنی بڑی خصوصیت ہے۔ اور

www.maktabah.org

على امر عظيم اختص به من بين سائر العلماء العظام، وهذا يدل على امر عظيم اختص به من بين سائر العلماء العظام وكيف لا وهو كالصديق رضى الله عنه له اجره واجر من دون الفقه والفه وفرع احكامه على الاصول العظام الى يوم الحشر والقيام۔ وقد اتبعه على مذهبه كثير من الاولياء الكرام ممن اتصف بثبات المجاهدة وركض فى ميدان المشاهدة كابراهيم بن ادهم وشقيق البلخى ومعروف الكرخى وابى يزيد البسطامى وفضيل بن عياض وداؤد الطائى وابى حامد اللفاف وخلف بن ايوب وعبد الله بن المبارك ووكيع بن الجراح وابى الوراق وغيرهم ممن لا

ساتھ ہی ان کے مذہب کو بڑے بڑے علماء اور صوفیاء کرام نے چنا ہے۔ اور وہ ان کے مذہب پر تھے۔ ابراہیم بن ادہم اور شقیق بلخی، ومعروف کرخی ابی یزید بسطامی اور فضیل بن عیاض داؤد طائی، ابی حامد اللفاف، خلف بن ایوب، عبد اللہ بن مبارک اور وکیع بن الجراح اور ابی الوراق جیسی بزرگ ہستیاں اور امام ان کے مذہب پر تھے۔

اور بھی بہت علماء اور بزرگ ہستیاں ان کے مذہب پر تھیں۔ جن کی تعداد شمار میں نہیں آسکتی۔

اور اس قدر علماء اور بزرگ ہستیاں جن میں ذرا بھر بھی شبہ دیکھتے، تو نہ ان کے تابع ہوتے اور نہ ان کی اقتدا کرتے۔

اور استاذ ابو القاسم قشیری باوجود ان کے مذہب پر پختگی کے بھی انھوں نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ میں نے اپنے استاد ابا علی دقاق کو فرماتے

www.maktabah.org

يحصى له عدة ان يستقصى فلو
وجدوا فيه شبهة ما اتبعوه ولا
اقتدوا به ولا وافقوه۔ وقال
الاستاذ ابو القاسم القشيرى فى رسالته
مع صلابته فى مذهبه وتقدمه
فى هذه الطريقة" سمعت
الاستاذ ابا على الدقاق يقول انا
اخذت هذه الطريقة من ابى
القاسم النصرابادى قال ابو القاسم
انا اخذتها من الشبلى و هو
وهو اخذها من السرى السقطى و
هو من معروف الكرخى وهو من داؤد
الطائى و هو اخذ العلم والطريقة
من ابى حنيفة وكل منهم اثنى
عليه واقر بفضله۔ فعجبا لك
يا اخى أكانوا متهمين فى هذا
الاقرار الم يكن اسوة حسنة فى
هؤلاء السادات الكبار و
بالجملة فليس ابو حنيفة فى

سنا ہے کہ میں نے یہ طریقہ ابوالقاسم
نصرآبادی سے لیا ہے اور انھوں نے
امام شبلی سے لیا ہے اور انھوں نے
معروف کرخی سے اور انھوں نے داؤد
طائی سے اور داؤد طائی نے علم اور
طریقت دونوں حضرت امام اعظم
ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا ہے،
اور یہ سب اُن کی ثناء وصفت اور ان
کی فضیلت اور بزرگی کے قائل تھے
اے بھائی جان! بہت تعجب کی
بات ہے کیا اتنے بڑے بزرگ حضرت
امام اعظم صاحب کی امامت
اور فضیلت کے قائل ہونے پر
متّہم ہو گئے اس اقرار پر، کیا
اتنے بڑے بزرگوں کی پیروی
ہمارے لیے اسوۂ حسنہ نہیں ہے؟
پس یہ معلوم ہوا کہ حضرت امام
اعظم رضی اللہ عنہ کے زہد
اور ورع تقویٰ و عبادت علم اور

www.maktabah.org

زھدہٖ وورعہٖ وعبادتہٖ وعلمہٖ وفھمہٖ بمشارك ۔ فہم میں کوئی بھی ان کے شریک نہیں ہو سکا۔

مزید اگر امام اعظم صاحب اور تقلید شخصی کے بارہ میں معلومات حاصل کرنی ہوں تو

مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری

مکتوب نمبر ۲۲ ملاحظہ فرمائیں جس کو نصر اللہ خان خاکوانی ملتان نے چھپوایا ہے۔ فقط اللہ بس باقی ہوس۔

مکتوب شریف ساتواں

(بنام مولوی عبد اللہ صاحب)

جو کہ ساتوں لطائف پر اکٹھا ذکر کرنے یا علیحدہ علیحدہ ذکر کرنے اور کہ ذکر سے مراد کیا ہے۔ اور فرقہ وہابیہ کے اعتقادات سے منع کرنے کے بیان میں ہے۔

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ. اما بعد اللھم انی اعوذ بك من أن اشرك بك شیئا و انا اعلم بہٖ و استغفرك لما لا اعلم بہٖ تبت عنہ وتبرأت ورجعت من الکفر والشرك والکذب والغیبۃ والنمیمۃ و البھتان والنفاق والمعاصی کلھا اقول واسلمت بقول

www.maktabah.org

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ اما بعد!

مولوی صاحب عزیز از جان حقائق و معارف آگاہ مولوی عبد اللہ صاحب

خدا آپ کو سلامت رکھے۔ آمین!

اس فقیر حقیر لاشئ دوست محمدؐ جو کہ حاجی کے نام سے مشہور ہے، کی طرف سے سلام مسنونہ کے بعد دعائے ترقیات دارین مطالعہ فرمائیں۔ الحمد للہ اس جگہ کے حالات اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت اچھے ہیں۔ اور آپ کی سلامتی عافیت اور استقامت شرعی کے لیے فقیر دعاگو ہے۔ آپ عزیز کی طرف سے بھیجا ہوا محبت بھرا خط پہنچا۔ کوائف مندرجہ سے آگاہی ہوئی۔ جو جو باتیں آپ نے پوچھی ہیں ہر ایک کا جواب لکھا جاتا ہے:

(۱) آپ نے پوچھا ہے کہ اسمِ ذات اللہ اللہ پانچ لطائف پر اکٹھا کیا جائے یا علیحدہ علیحدہ؟

بھائی جان! اس فقیر کے پیران کبار کا معمول ذکر اسم ذات "اللہ اللہ" پانچوں لطیفوں پر علیحدہ علیحدہ ذکر کرنے کا ہے۔ سب لطائف پر اکٹھا ذکر کرنا میرے حضرات کا معمول نہیں

(۲) آپ نے یہ بھی پوچھا ہے کہ ذکر اسم ذات لطائف میں اپنے فکر اور توجہ سے جاری ہوتا ہے۔ یا متواتر لطائف پر خیال رکھنے سے جاری ہوتا ہے۔

بھائی جان! مقصود بالذات ان ہر دو طریقوں سے اونچا ہے۔ لیکن اس قدر ضرور ہے کہ ابتدائے سلوک میں ذکر اسم ذات ہر لطیفے کے اندر اس وقت جریان کرتا ہے کہ جب سالک کامل توجہ سے ذکر کرتا ہے۔ اور اس پر مداومت اختیار کرلے، تو اس کو حضور دائمی حاصل ہو جاتا ہے۔

www.maktabah.org

اور ماسوی اللہ کے خیالات سے اس کا حضور نہیں ٹوٹتا، کیونکہ اس وقت حضور ملکۂ قلب بن جاتا ہے اور سالک رفتہ رفتہ حضور سے بھی بالاتر مقامات تک جا پہنچتا ہے جس کو حدیث شریف میں مرتبۂ احسان سے تعبیر کیا گیا ہے حدیث شریف یہ ہے : اَلۡاِحۡسَانُ اَنۡ تَعۡبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ - تا آخر ۔

بھائی جان ! فقیر نے سنا ہے کہ مولوی غیاث الدین مسائل فرقہ وہابیہ کے معتقد ہیں ۔ اور لوگوں کو بھی مسائل بیان کرتے ہیں ۔ لہٰذا لکھا جاتا ہے کہ انھیں سمجھائیں کہ آپ فرقہ وہابیہ سے پرہیز کریں، بلکہ دل ہی سے اعتقاد گروہ اسمٰعیلیہ[1] سے بیزار ہو جائیں اور اپنے صحت اعتقاد اور اعمال کے لیے کتب ہائے سلف صالحین اہل السنت والجماعۃ شکر اللہ تعالیٰ سَعۡیَھُمۡ ہمارے لیے کافی ہیں ان کو اپنے زیر مطالعہ رکھیں ۔ فرقہ وہابیہ اور ان کے رسائل و اعتقاد سے بجان و دل بیزار ہو جائیں ۔

اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے باطن میں اپنے پیران عظام رضی اللہ عنھم کا اثر قوی تر دیکھوں، تو آپ کے لیے لازم ہے کہ جملہ اعتقادی اور عملی مسائل میں اور اپنے ظاہر و باطن میں اپنے پیران عظام کی

---

[1] : گروہ اسمٰعیلیہ سے مراد مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید دہلوی کا گروہ اور ان کے معتقدین غیر مقلدین مراد ہیں ۔ ۱۲۰

www.maktabah.org

متابعت اختیار کریں۔ انشاء اللہ آپ حقیقت معرفت پر سرفراز ہوں گے۔ فقط اللہِ بَسْ وَمَا سِوَاہُ عَبَثٌ وَھَوَسْ فَانْقَطِعْ عَلَیْہِ النَّفَسْ۔

فقط والسلام خیر ختام

۲۳/ ماہ شوال ۱۲۷۹ سنہ ہجری۔

www.maktabah.org

باب اوّل کی

پانچویں فصل

حضور کی طویل علالت شریف میں حضور

حضرت خواجہ حاجی مولانا

محمّد عثمان صاحب جی

کو خلعت خلافت مرحمت فرما کر اپنا
سجادہ نشین بنانے اور اپنے سب منتسبین و مریدین
کو اُن کے حوالہ کرنے اور ان کو اس بارے
پوری پوری نصیحتیں اور تاکیدیں اور آنحضور
انور کے وصایائے شریفہ اور تجہیز و
تکفین و تدفین
کے بیان میں۔

www.maktabah.org

الام، اور اسقام، صحت و تندرستی انسان کے توام ہیں۔ آپ قدس سرہٗ کی عمر مبارک جب ارٹسٹھ[۱] ۶۸ سال ہوئی تو طبع مبارک ناساز ہوئی۔ علاج و معالجہ کی سنت سنیہ کی جانب متوجہ ہوئے۔

ڈیرہ اسماعیل خان کے کسی معالج کی جانب رجوع فرمایا۔ دوائیاں آتی رہیں مگر افاقہ نہ ہوا، تو خانقاہ احمد سعیدیہ موسیٰ زئی شریف واپس چلنے کا ارادہ فرمایا۔

مولانا رحیم بخش صاحب اجمیری جو آنجناب کے بڑے خلیفوں میں تھے وہ فرماتے ہیں کہ حضور نے دوسرے روز فرمایا کہ مجھ میں اونٹ پر سواری کی طاقت نہیں رہی۔ مجھے چارپائی پر اٹھا کر لے چلیں۔

ہم مخلصین اور حضرت مولانا محمد عثمان جی نے عرض کیا کہ ہم حضور کے لیے ایسی چارپائی بنائیں گے جو بے حد آرام دہ ہوگی۔ چنانچہ حضور بے حد خوش ہوئے۔ اور فرمایا: "بہت خوب"۔

اور پھر فرمایا کہ اس بستی کے لوگ مجھے گمل[۲] تک لے چلیں کہ راستہ ناہموار ہے۔ جب ہم حضور کو چارپائی پر اٹھا کر لے چلے، تو موضع گمل سے تجاوز کر گئے۔ اس وقت ہم مخلصین نے سمجھا کہ حضور کو نیند آگئی ہے۔ تو معاً آن گل اندام نے رُخ انور سے کپڑا ہٹا کر فرمایا کہ یہ کون سی جگہ ہے۔ مجھے چارپائی سے اتار دو کہ ان لوگوں پر بوجھ ہے۔

حضرت مولانا محمد عثمان جی اور بستی کے عقیدت مندوں نے بصد عجز و انکساری عرض کی کہ حضور! گنڈی[۳] اعظم خاں تک ہم یہ خدمت ضرور انجام دیں گے تاکہ حضور کو اونٹ

---

[۱]: جڑواں بچوں کے مشل ہیں۔

[۲]: گمل سے مراد ایک بستی ہے۔ جو آجکل بستی گگہ متصل ڈیرہ اسمعیل خان

[۳]

www.maktabah.org

کی سواری سے اذیت نہ پہنچے۔ لیکن اجازت نہ فرمائی اور شتر سوار ہو کر روانہ ہوتے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے براستہ گنڈی اعظم خاں[1] صرف ہم دو خادم ایک حضرت مولانا محمد عثمان جی اور دوسرا خادم رحیم بخش اجمیری حضرت قبلہ کے ہمراہ تھے۔ اور دیگر مخلصین سواریاں لے کر دوسرے راستہ سے روانہ ہوئے۔ اور نماز شام کے قریب ہم خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف پہنچ گئے۔

رمضان المبارک ۱۲۸۴ھ کا مہینہ گذر گیا مگر مرض میں افاقہ نہ ہوا۔

ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

کے مصداق عید الفطر کے بعد مرض نے روز بروز شدت اختیار کی اور بیماری میں اضافہ ہوتا گیا۔ یہ بیماری کو تیسرا مہینہ تھا۔ اکثر اپنے ایام مرض میں حضور والا صفات قدسی آیات قدس سرہٗ ابن یمین کی یہ رباعی بار بار پڑھا کرتے تھے۔

فارسی رباعی یہ ہے :

منگر کہ دل ابن یمین پُر خون شد
بنگر کہ ازیں سرائے فانی چون شد
مصحف بکف و پائے بره دیده بدوست
باپیک اجل خندہ زنان بیرون شد

ترجمہ : (۱) یہ نہ دیکھیں کہ دل ابن یمین کا پر خون ہوا۔ بلکہ یہ دیکھیں کہ وہ اس سرائے فانی

---

[1] : گنڈی اعظم خاں جو کہ موجودہ وقت میں گنڈی عمر خان کے نام سے مشہور ہے۔ اور میانخیل قوم کا بڑا قصبہ ہے۔ ۱۲ فقط

www.maktabah.org

سے کس حال میں جا رہا ہے۔

(۲) قرآن مجید ہاتھ میں لیے ہوئے۔ ایسے حال میں اجل کے پیادوں کے ساتھ خوش خوش ہنستا جارہا ہے۔ اور آنکھیں یاد میں لگی ہوئی ہیں۔ سبحان اللہ!

مولانا فتح محمد صاحب فرماتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ جب میرا جنازہ اٹھائیں تو میرے جنازے کے آگے آگے یہ عربی رُباعی پڑھتے جائیں۔

عربی رباعی یہ ہے۔

وَفَدْتُ اِلَی الْکَرِیْمِ بِغَیْرِ زَادٍ

مِنَ الطَّاعَاتِ وَالْقَلْبِ السَّلِیْمٖ

فَحَمْلُ الزَّادِ اَقْبَحُ کُلِّ شَیْءٍ

اِذَا کَانَ الْوُفُوْدُ اِلَی الْکَرِیْمٖ

ترجمہ: میں اس سخی ذات کے پاس یعنی رب العزت جل شانہٗ کی خدمت میں عبادتوں اور قلب سلیم کا توشہ لے کر نہیں جا رہا، بلکہ خالی ہاتھ جا رہا ہوں، کیونکہ اللہ سخی کے پاس جانا ہو تو توشہ لے جانا بری بات ہے۔

ہمارے قبلہ حضرت نے جو اپنے جنازے کے آگے آگے اس رباعی کے پڑھنے کا حکم صادر فرمایا، تو یہ بھی گویا اپنے دادے پیر حضرت شاہ غلام علی شاہ صاحب دہلویؒ کی سنت ادا کرنا مقصود تھی، کیونکہ انھوں نے بھی اپنے جنازے کے آگے آگے یہ رباعی پڑھنے کی وصیت فرمائی تھی۔ جب بیماری کی شدت نے غلبہ کر لیا۔ اور مرض خطرناک صورت اختیار کر گیا، تو آپ نے انبیاء و مرسلین کی سنت کے مطابق وصیت نامہ تحریر فرمایا۔ لہٰذا وصیت نامہ میں پند و نصائح کے علاوہ تین چیزوں کو پورا کرنے کی اپنے

www.maktabah.org

حاضرین اور غائبین مریدین اور مسترشدین کو بطور خاص وصیت فرمائی۔

اور آغاز وصیت نامہ یہ تحریر کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ کہ وصیت نامہ کے آغاز میں لکھیں "کہ بموجب کلام اللہ شریف کل نفس ذائقۃ الموت یعنی ہر نفس نے موت کا ذائقہ ضرور چکھنا ہے"۔

تو وصیت نامہ کے تین ۳ اہم اُمور بیان فرمائے۔

کھلے بندوں اور چھپ کر گویا ہر حالت میں زہد و تقویٰ اپنائیں۔ اور دینی و دنیوی، خوشی اور الم میں ان سب امورات میں اتفاق و اتحاد کا رشتہ ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔ کیونکہ اختلاف تباہی اور بربادی کا سبب ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے برادر طریقت مولانا مولوی محمد عثمان جی کو طرق صوفیاء کرام کے نفوذ اور ترویج کے لیے عموماً، اور طریقہ نقشبندیہ مجددیہ رضوان اللہ علیہم کے فروغ کے لیے خصوصاً اپنا نائب مناب اور قائم مقام مقرر کیا ہے لہٰذا جملہ مریدین اور مستفیدین کو لازم ہے کہ وہ طریقہ علیہ نقشبندیہ اور مقامات انیقہ مجددیہ کو مولانا صاحب موصوف سے کسب کرنا اپنا فرض جانیں۔ علاوہ ازیں خانقاہ شریف اور کتب خانہ اور تمام اسباب متعلقہ خانقاہ شریف جو اس بیماری سے بہت ہی پہلے سالہا سال سے بحالت تندرستی و سلامتی فقیر کے پاس چلے آرہے ہیں۔ اور فقیر کی اپنی ملکیت بلاشرکت غیرے ہیں۔

یہ تمام چیزیں با صحت و تندرستی عقل و ہوش و حواس بطریق تولیت مولانا محمد عثمان جی کے حوالہ کرتا ہوں تاکہ خانقاہ شریف کا کاروبار آئندہ کے لیے اچھے طریقے سے انجام پذیر ہو۔

www.maktabah.org

اللہ الرحمان الرحیم جل شانہٗ اس فقیر کو ثواب جمیل اور اجر جزیل مرحمت فرمائیں۔ آمین یارب العلمین۔

چونکہ اس مرض اور تکلیف کے لاحق ہونے سے پہلے حضرت حاجی صاحب قبلہ قدس سرہٗ نے بحالت تندرستی وصحت اور سلامتی عقل وحواس سب کاموں اور دنیوی امور میں مولانا سید نور اخندزادہ کو اپنا وصی مقرر کیا تھا۔ تو آپ حضور نے فرمایا: میری اس حالت میں اور بعد از موت بھی مولانا موصوف فقیر کے بدستور وصی رہیں گے۔ پس ان کو لازم ہے کہ فقیر کی تکفین اور تدفین کے بعد فقیر کی وصیت کو اس طرح سے نافذ کریں کہ **اول**: ایک ہزار روپیہ نقد گلدار فقیر کی طرف سے علماء کو صلحاء کو اور فقراء و مساکین کو بطور استقاط تقسیم کریں۔ **دوئم**: اور باقی مال میں سے فقیر کی زوجۂ مطہرہ کا حق جو بموجب حکم شرعی ایک چوتھائی ہوتا ہے۔ نہایت احتیاط اور حفاظت سے نکال کر ان کے حوالے کریں۔ **سوئم**: اور جو باقی مال بچے اس کو بمشورہ مولانا محمد عثمان صاحب جی درویشاں خانقاہ شریف کے نان ونفقہ ولباس وپوشاک بہت اچھے طریقے سے خرچ کریں۔ اور افراط وتفریط سے مجتنب رہیں۔ میانہ روی اختیار کریں اور اس فقیر کو حسن خاتمہ وترقیٔ درجات کی دعاؤں میں ہمیشہ ہمیشہ یاد رکھیں۔

جب حضرت الیشان قدس سرہٗ کا مرض حد سے بڑھ گیا تو چاشت کے وقت مولانا محمد عادل صاحب، مولانا غلام حسن صاحب ڈیروی پونگر، ملا سید نور اخوندزادہ ملا میر واعظ اور دوسرے خدام جو اس وقت حاضر تھے۔ ان کو آپ حضور فرمانے لگے کہ میں اپنی جگہ پر مولانا محمد عثمان جی کو اپنا خلیفہ اور نائب مناب بناتا ہوں۔ تم بھی اس معاملہ پر سوچو اور غور کرو۔ اور اگر وہ اہل نہیں، تو تم دوسرے کو مقرر کرو۔

www.maktabah.org

اس پر ہم تمام نے عرض کی کہ حضور! مولانا محمد عثمان جی آپ کے فرمائے ہوئے حکم کے بجالانے کی کمال اہلیت رکھتے ہیں اور ان میں آں حضور کے منصب کو سنبھالنے کی کمال اہلیت ہے، فلہٰذا حضور کا فرمان ہم سب کو منظور ہے۔

اس حکم کی تصدیق و تائید کے بعد آپ حضور نے ایک بیش قیمت اور پُر شوکت لباس مولانا محمد عثمان صاحب جی کو پہنا کر سرفراز فرمایا۔

اس کے بعد حضور نے اور ہم اہالیان مجلس شریف نے مولانا محمد عثمان جی کے حق میں تادیر مراقبہ کیا۔ اور بعد مراقبہ تادیر دعا فرمائی۔ اس کے بعد حضور نے اپنی مُہر خاص سے وصیت نامہ کو مزین فرمایا۔ اور وصیت نامہ سے فارغ ہو کر مولانا محمد عثمان جی کے حق میں خلافت و اجازت نامہ تحریر فرمانے کا حکم صادر فرمایا۔ جب اجازت و خلافت نامہ تحریر کر چکا، تو اس کو بھی اپنی مُہر خاص سے مزین فرمایا۔ **فالحمد للہ علیٰ ذالک کثیرا طیبًا مبارکًا فیہ۔**

تحریر نقل اجازت نامہ مواہب رحمانیہ فی فوائد حضرات ثلاثہ دامانیہ کے باب دوم فصل اوّل میں جو کہ حضرت مولانا محمد عثمان صاحب کی سوانح عمری سے متعلق ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

۲۲ شوال المکرم کی شب کو آنحضور لامع النور قدس سرہ کی مرض میں اضافہ ہو گیا ۲۳ تاریخ علی الصبح مرض نے شدت اختیار کر لی اور خطرناک حالات کے آثار نمایاں ہونے لگے۔

اس وقت جناب حضرت مولانا محمد عثمان جی اور ملا سید نور آخند زادہ و مولانا رحیم بخش صاحب اجمیری و ملا میر واعظ صاحب و مولانا استاد مولوی غلام حسن صاحب

www.maktabah.org

پونگر ڈبروی اور ملا میر عادل صاحب اور مولوی فتح محمد قوم استرانہ چودھواں والے کو جو آخری وصیت زبانی فرمائی، تو وہ یہ کہ آپ سب صاحبان کو معلوم رہے:

"کہ فقیر کو غسل مولانا محمد عثمان جی دیویں۔ اور جن جن صاحبان کو وہ غسل میں شریک کریں۔ یہ ان کی مرضی پر موقوف ہے۔ اور ساتھ ہی کفن بھی فقیر کو مولانا محمد عثمان صاحب دیں اور میرے جنازے کی امامت بھی مولانا محمد عثمان صاحب کریں اور قبر میں بھی فقیر کو وہی اتاریں۔ جن جن صاحبان کو وہ اپنے ساتھ فقیر کی اس خدمت میں شریک کریں۔ وہ ان کی مرضی پر موقوف ہے۔ سبحان اللہ! ذٰلك فضل الله يؤتيه من يشاء ۗ والله ذو الفضل العظيم ط"

یہ آخری زبانی وصیت فرمانے کے بعد آں حضور پر حالتِ استغراق طاری ہو گئی۔ ہم سب جو پاس بیٹھے یہ سمجھے کہ شاید حضور منبع النور قدس سرہٗ اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے ہیں، تو اچانک آنجناب نے اپنی چشم ہائے سرمگیں کھولیں اور زبان دُرفشان سے فرمایا:

"کہ من در حالت حیات ہستم یا در ممات"

ترجمہ: میں زندوں میں ہوں یا مر چکا ہوں۔ —— ہم سب خادمان نے عرض کی کہ حضور تو حالتِ حیات میں ہیں۔ بحمد اللہ!

اس پر پھر آپ کو عالم استغراق طاری ہو گیا۔ پندرہ بیس منٹ بعد جناب والا نے اپنی چشمان سرمگیں کھولیں۔ اور ارشاد فرمایا: الحمد للہ، الحمد للہ، الحمد للہ اس کلمہ مبارک کو تین بار تکرار فرمایا۔

اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ مولوی محمد عثمان جی اور آپ تمام حضرات مخلصان و محبان

www.maktabah.org

فقیر کے ساتھ یہ کلمہ پڑھیں۔

چنانچہ الحمد للہ الحمد للہ ہم سب بمعیت حضور والا پڑھنے لگے۔ حتیٰ کہ بندائے قولہ تعالیٰ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیہ ہ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی سے نوازے گئے۔

سبحان اللہ! آں حضور منبع نور قدس سرہٗ کا آخری کلمہ الحمد للہ تھا۔

انك میت وانھم میتون۔ ونحن علیٰ ذلك من الشاھدین والشاکرین والحمد للہ رب العٰلمین

(۲) آں حضور قدس سرہٗ کی اپنی نسبی اولاد نہ تھی۔ اور سوائے آپ کی ذات مبارک کے آپ کے خویش اقربا میں سے کوئی بھی موجود نہ تھا۔ مگر آں حضور والا شان نے لاکھوں کی تعداد میں روحانی اولاد چھوڑی تھی۔ خصوصاً ان میں سے جناب مولانا محمد عثمان جی قدس سرہٗ آپ کے بہت ہی پیارے اور معتمد خلیفہ اجل تھے۔ جو ہمیشہ آپ کی خدمت میں رہے۔ اس قرب و پیار کی بدولت آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا سجادہ نشین بھی منتخب کیا۔ اور ساتھ ہی اپنا جملہ مال متروکہ اور سب سے زیادہ پیارے کتب خانے اور تسبیح خانے کا آپ کو واحد مالک ٹھہرا کر وصال جانانِ حقیقی سے سرفراز ہوئے۔

(۳) آپ حضور پُر نور کا وصال پر ملال بمقام موسیٰ زئی شریف وقوع پذیر ہوا۔ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ کو آنجناب کے گل بدن نازنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسد خاکی کی آخری آرام گاہ ہونے کا شرف نصیب ہوا۔

جس کی بدولت علاقہ دامان کے کوہ و دامن صد رشک چمن بن گئے۔

www.maktabah.org

یخلق ما یشاء ویختار
وھو العزیز الغفار

(۴) مولانا محمود صاحب شیرازی نے (جو کہ ایران کے شہر شیراز کے رہنے والے تھے۔ اور شیراز ایران چھوڑ کر محض دولتِ فقر کے حصول کے لیے بزمانہ حضرت مولانا خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب دامانی خانقاہ احمدیہ سعیدیہ میں حضرت خواجہ صاحب موصوف کے پاس مقیم تھے)

ایک قطعہ شعر میں سال ولادت اور سال وصال دونوں ہی بیان فرمائے ہیں ملاحظہ فرمائیے:

رُباعی

جستم از پیرِ خرد دوش بفرخندہ بیانے
گُہرے کش نتواں یافت قرین در دلِ کانے
بجہان آمد و آراست اقالیم جہاں را (ولادت شریف سنہ ۱۲۱۶ھ)
وز جہان رفت بفرسود دل و دید جہانے (رحلت شریف سنہ ۱۲۸۴ھ)

وادخلہٗ فی الجنۃ الماوٰی ولمن دخل فی طریقتہٖ وتمنّٰی

الی یوم الجزاء ویرحم اللہ عبدًا قال امینا ٥

مولانا محمود صاحب شیرازی نے ایک دوسرا قطعہ رباعی بھی لکھا ہے جن سے ولادت شریف اور وصال منیف دونوں نکلتے ہیں درج ذیل ہیں ؎

رُباعی

شب دوشنبہ و شوال بود بیست و دویم
شد آں سر آمد اقطاب سوئے باغ بہشت

www.maktabah.org

بسال رحلت آن دوست محمد کلک

رسید بادل آگاہ بدوست دوست نوشت

اور ایک خلیفہ اجل حضرت مولانا رحیم بخش[1] صاحب اجمیری نے یہ قطعہ تحریر فرمایا ہے

رُباعی

نسیما چون بگذری مرقد آں دل نوازے

سلام مارسان آں پاکبازے

بصد اداب و عجز و انکساری بگو عجز

نظرے بر ما غلامان ستمندان شاہ بازے

فقط خیر نمط تم الفصل الخامس در وصال پر ملال

آن دلبر پاکبازے ۔

نور اللہ مرقدہ المنیف و برد اللہ مضجعہ الشریف

قصیدہ بزبان فارسی از تصنیف لطیف خلیفہ اجل و اکمل حضرت مولانا رحیم بخش صاحب

اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

اپنے پیرو مرشد حضرت خواجہ حاجی صاحب قبلہ قندھاری قدس اللہ تعالیٰ

بسرہ الاقدس

کی مدح شریف میں :

---

[1] : مولانا رحیم بخش صاحب اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اجمیر کے رہنے والے تھے پہلے احمد عرب صاحب کے مرید اور خلیفہ تھے ۔ اور چھ سال انگریز کی ملازمت بھی کرتے رہے ۔ موضع درابن میں انگریز ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے مثل خواں رہے ۔ چونکہ نسبت باطنی سے عاری تھے ۔ حضور حضرت حاجی صاحب قبلہ کی طرف

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

www.maktabah.org

۱۔ اگر آں سلطان یوسف فرئی نماید یک نظر مارا
شوم آزاد بگذارم ہمہ دینار و عقب را

۲۔ بسوز سینۂ وصل آتشہ خوبان بود ہر دم
زلیخا دار قربانش شوم خاکِ کفِ پا را

۳۔ بجائے یکدمے صحبت اگر جان را فدا سازم
ادا سازم نہ یک شکرش زبے تعداد احصا را

۴۔ براہِ نفعِ خدمتِ اُو سرِ شوریدہ ار بازم
سرِ موئے نہ پروازم زِ احسانہائی انخفا را

۵۔ بسا منصورہ سان و بایزیدآں شاہِ بسطامی
دواں پیشش بدوش افگندہ اعصا و مصلّےٰ را

۶۔ کسے کش دیدہ باشد مستفیدِ آں امامِ ما
برو آساں شود معنیٰ ایں سابق معمّا را

۷۔ اگر شاہے فرود آید زِ تختِ خود بہ پیشِ او
بیک مجلس ببیند از دسمرقند و بخارا را

ے (بقیہ صفحہ گذشتہ)

رجوع کیا۔ اور انوار و تجلیات گوناگوں اور احوال و مقامات بوقلموں سے مالا مال ہوئے اور خلعت خلافت سے مشرف ہوکر خانقاہ حضرت شاہ غلام علی شاہ صاحب دہلوی کی تولیت حضور حضرت حاجی صاحب نے ان کے سپرد فرمائی ۱۲

www.maktabah.org

۸۔ کلامش مرہم جان و ظلالش رحمتِ رحمان
بیک دیدش کند چوں موم دل آں سنگِ خارا را

۹۔ خلیفہ خالقِ کونین و نائب سید الثقلین،
مروجِ دینِ شہِ کونین و ہادی راہِ اعلیٰ را

۱۰۔ اشاعت بخش و قیومِ طریقت حضرت احمد
مجدد نقشبند آں شہنشاہ دین و تقویٰ را

۱۱۔ چنیں حالات عالی با چنیں جذبات و تاثرات
کسے نہ شنید باشد ہم ز پیشینان کبریٰ را

۱۲۔ بس ای راجی چہ میگوئی، ز مدحِ مصدرِ انوار
کہ ہرگز تو نہ خواہی کرد، وصفِ آں معلیٰ را

۱۳۔ براحت دار یارب، از برائے نفعِ خلقِ خویش
بطول عمر و فیضِ عام آں محبوبِ رعنا را

۱۴۔ کہ حضرت دوست محمدؐ حاجی الحرمین در آفاق
لقب مشہور ہست آں مظہرِ آثارِ مولےٰ را

۱۵۔ کمینہ عاجز و بندہ، غریب ناسزا احقر
رحیما بخش محتاج، آں شہ دینی و دُنیا را

انتہیٰ کلام مولانا و اولانا مولوی رحیم بخش صاحب اجمیری قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز
تمت کتاب مستطاب مواہب رحمانیہ فی التجلیات الدوستیہ جلد اول از دستِ
فقیر محمد اسمٰعیل سراجی مجددی عفا اللہ عنہ موسیٰ زئی شریف

خطاطی: میاں عبید اللہ
نوشہرو ورکاں ضلع گوجرانوالہ

www.maktabah.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ برادرانِ طریقت پر مخفی نہ رہے کہ سلسلہ شریف روزانہ پانچ بار پڑھنا باعثِ حصول بے شمار فوائد دینی و دنیوی ہے۔ اور اگر بسبب مصروفیت پانچ بار بعد از نمازِ پنجگانہ وظیفہ نہ کر سکے تو پھر روزانہ ایک بار بعد از نمازِ صبح ذکر و مراقبہ سے فراغت کے بعد متصل وقت اشراق دو یا چار رکعات نماز نفل اشراق پڑھ کر سلسلہ شریف کا وظیفہ کریں۔ اس طرح سے کہ اوّل و آخر درود شریف ایک ایک بار اور درمیان میں سورۃ فاتحہ شریف ایک بار، سورۃ اخلاص ۳ بار اور معوذتین یعنی سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق شریف اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس شریف ایک ایک بار پڑھ کر جملہ خواجگان عالی شانان، مشائخ کرام سلسلہ عالیہ کی ارواحِ مقدسہ کو بخش کر پھر آگے لکھا ہوا سلسلہ شریف نہایت ادب اور خشوع و خضوع سے وظیفہ کریں۔ اور بعد ازاں حضرات خواجگان سلسلہ عالیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے وسیلۂ جلیلہ سے اور ان کے طفیل بارگاہِ الٰہی میں اپنے جملہ حاجات دینی و دنیوی کی سرانجامی اور فتح و نصرت، عزّت و اقبال و جمعیت ظاہری و باطنی و خاتمہ بالخیر کی درخواست پیش کرے۔ انشاء اللہ مستجاب ہو کر باعثِ برکاتِ کثیرہ ہو گی۔

سلسلہ شریف یہ ہے:

www.maktabah.org

شجرۂ طیّبہ

سلسلہ شریفہ (شجرۂ طیبہ منظومہ بزبانِ اُردو) حضرات خواجگان نقشبندیہ۔ مجدّدیہ۔ معصومیہ۔ مظہریہ۔ دوستیہ۔ عثمانیہ۔ سراجیہ۔ ابراہیمیہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین۔

از قلم: حضرت قبلہ الحاج مولانا محمد اسمٰعیل صاحب سراجی مجدّدی ذبیح مدّظلہ، سجادہ نشین دربار عالیہ خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان (پاکستان)

رحم کر مجھ پر محمد[1] مصطفےٰ کیواسطے
وہ جو ہیں مختارِ فخرِ انبیاء کیواسطے

وہ جو ہیں صدیق[2] صاحب باصفا و باوفا
اُن کے صدقے اور سلمانِ[3] فارسی کیواسطے

وہ جو ہیں[4] قاسم امام زادۂ صدیق کے
اور جعفر[5] صادق امام باصفا کیواسطے

حل ہوں ہماری مشکلیں صدقے امام[6] بایزید
اور بوالحسن[7] خرقانی صاحب ہدیٰ کیواسطے

نور اندر قلب کے میرے عطا کر اے خدا
پیر[8] گرگانی اور فارمد[9] پیشوا کیواسطے

اور باطن کی صفائی دے مجھے ربِّ رحیم
خواجہ بویوسف[10] شہِ مجد و علا کیواسطے

صدقے اقلیم ولایت کے جو ہیں مختارِ کُل
عبدِ[11] خالق غجدوانی پیشوا کیواسطے

خواجۂ عارف[12] کے لیے عقدے مرے حل کر سبھی
خواجۂ محمود[13] صاحب باخدا کیواسطے

آں علی[14] رامیتنی اور خواجۂ بابا سماس
خواجۂ سیّد[15] کلال آں مقتدا کیواسطے

خواجگان کے خواجہ مشکلکشا پیروں کے پیر
یعنی خواجہ[16] نقشبند مشکلکشا کیواسطے

والیٔ فقرِ بخارا خواجۂ شہ نقشبند
خواجۂ عطار[17] قطب الاصفیاء کیواسطے

www.maktabah.org

کام کر شیریں طفیلِ خواجہ[۱۸] یعقوب چرخ — اور احرارِ[19] ولیؔ حق رسا کیواسطے

دِل کو روشن کر طفیلِ خواجہ[۲۰] زاہد ولی — خواجہ[۲۱] درویش و خواجہ[۲۲] امکنہ کیواسطے

دُور کر ظلمت سبھی اُس خواجہ[۲۳] باقی ولی — اور مجدّد[۲۴] الف ثانی حق نما کیواسطے

حضرت معصوم[۲۵] صاحب سرورِ دُنیا و دین — اور سیف[۲۶] الدین صاحب باخدا کیواسطے

از طفیل سیّد[۲۷] نُور محمد غور کُن — اور مظہر[۲۸] جانجاناں مقتداء کیواسطے

فضل کر مجھ پر طفیلِ شاہ عبداللہ ولی[۲۹] — اور شہ بو[۳۰] سعید باصفا و حق رسا کیواسطے

دین دُنیا کا وسیلہ پیر شاہ احمد سعید[۳۱] — اور حاجی دوست[۳۲] محمد حق نما کیواسطے

خواجہ عثمان[۳۳] میرے ہیں دو جہاں کے دستگیر — قبلۂ حاجات وُصل باخدا کیواسطے

بخش دے اپنی محبّت، اور قطع ماسوا — حضرت[۳۴] سراج الدین قطب الاصفیا کیواسطے

اور مُعرض ماسوی اللہ شیخِ ما آں ابراہیم[۳۵] — داد میری کو پہنچ آں مقتداء کیواسطے

خواجگانِ نقشبند کا نام لایا ہے ذبیح — حل ہوں ہماری مشکلیں ان باخدا کیواسطے

ذکر قلبی اور مراقبہ اور تصوّر ہو نصیب — وقتِ اجل ہو کلمہ جاری لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ

بھیک کا کاسہ ہے لیکر تیرے دَر پر ہم گدا
گھومتے ہیں روز و شب لینے عطا کیواسطے

www.maktabah.org

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ معصومیہ

(بزبانِ فارسی)

احمد و صدّیق و سلماں قاسم و جعفر دگر
بایزید و بوالحسن بوالقاسم و خورشید فر

بوعلی بحرِ عطا۔ بویوسف۔ ابرِ مکرمت
عبدِ خالق، عارف و محمود شاہِ دادگر

بوعلی باباسماسی پس کُلال و نقشبند
پس علاءَ الدین یعقوب آں مہِ چرخِ ہنر

پس عبیداللہ و زاہد خواجہ درویشِ اجل
خواجگی و خواجہ باقی وارثِ خیر البشر ﷺ

پس مجدّد عروۃ الوثقیٰ و سیف الدین بُود
پس محمد محسن و نورِ محمد خوان زِبَر

جانجانست عبدُاللہ شاہ بوسعید
زاں سپس احمد سعید آں رازدانِ خیر و شر

پس جنابِ دوست محمد آں امام الاولیاءؒ
خواجہ عثمان آنکہ وصفش زانچہ گویم بیشتر

پس سراج الدین محمد آفتابِ نقشبند
خواجہ ابراہیم حافظ قبلۂ جنّ و بشر

عاصیم شرمندہ ام افتادہ ام بر درگہت
رحم کُن بَر ما طفیل ایں عزیزاں خوش سیر

عرض میدارد ذبیحِ ناتوان و رُوسیاہ
مستجابش کُن بجاہِ صاحبِ خیر البشر ﷺ

www.maktabah.org

www.maktabah.org

www.maktabah.org

www.maktabah.org

www.maktabah.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

بفضل رحمانی و امداد یزدانی کتاب مستطاب موسومہ بہ

مواہب رحمانیہ

فی فوائد و فیوضات حضرات ثلاثہ دامانیہ

کی جلد دوم

کمالات عثمانیہ

مؤلفہ

عارف صمدانی غوث زمانی حضرت الحاج خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب سراجی مجددی

سجادہ نشین دربار عالیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

ناشر و طابع

مکتبہ سراجیہ مجددیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان صوبہ سرحد (پاکستان)

www.maktabah.org

www.maktabah.org

(۳) اول درود شریف گیارہ بار یا حفیظ اللطف آدرکنی بلطفک الخفی پانچ سو بار اور درود شریف گیارہ بار پڑھ کر ثواب اس کا روح مبارک حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کو بخشے۔

---

(۴) اول آخر درود شریف گیارہ بار اور [illegible] پانچ سو بار پڑھ کر ثواب اس کا روح مبارک حضرت امیرالمومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشے۔

---

(۵) صَلٰوۃُ التُّنْجِيَا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٣١٣ بار پڑھ کر حضرت سرور کائنات فخر موجودات جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی روح اطہر کو بخشے۔

---

(۳) اول درود شریف گیارہ بار، یَا خَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ
پانچ سو بار اور درود شریف گیارہ بار پڑھ کر ثواب اس کا روح مبارک حضرت خواجہ بہاؤالدین شاہ
نقشبند خواجہ بزرگ، مرشدنا حضرت و اولیائے دو عالم کو بخشئے۔

---

(۴) اول آخر درود شریف گیارہ بار، وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ، پانچ سو
بار پڑھ کر ثواب اس کا روح مبارک حضرت امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو بخشئے۔

---

(۵) صلوٰۃ تنجینا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ، وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ
الْحَاجَاتِ، وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ، وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی
الدَّرَجَاتِ، وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاۃِ
وَبَعْدَ الْمَمَاتِ، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ ۱۲۳ بار پڑھ کر حضرت سرور
کائنات فخر موجودات جناب محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی روح اطہر
کو بخشئے۔

---

www.maktabah.org

فقیر حبیب الرحمٰن کبول طاہری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

بفضلِ رحمانی و امدادِ یزدانی کتاب مستطاب موسومہ بہ

مواھبِ رحمانیہ

فی فوائد و فیوضات حضرات ثلاثہ دامانیہ

کی جلد دوم

کمالاتِ عثمانیہ

مؤلفہ

عارفِ صمدانی، غوثِ زمانی حضرت الحاج خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب سراجی مجددی

سجادہ نشین دربارِ عالیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

ناشر و طابع

مکتبہ سراجیہ مجددیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان صوبہ سرحد (پاکستان)

www.maktabah.org

جملہ حقوق بحقِ مصنّف محفوظ ہیں

نام کتاب ----- مواہب رحمانیہ فی فوائد و فیوضات حضرات ثلاثہ دامانیہ کی جلد دوم
کمالاتِ عثمانیہ

مؤلّف ------ تصنیف منیف حضرت خواجہ علامہ الحاج مولانا محمد اسمٰعیل
صاحب ذبیح سراجی مجدّدی مدّظلہٗ

صفحات / سائز --- ۲۳×۳۶/۱۶ . صفحات ۲۵۶

کتابت ----- محمود عبدالرشید صاحب ٹھٹھہ عالیہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

طبع اول ----- ۱۴۰۷ھ بمطابق ۱۹۸۶ء

مطبع ------ ... اُردو آرٹ پرنٹرز لاہور

قیمت --- Price Rs.50/-

ملنے کے پتے

☆☆☆☆

۱۔ مکتبہ سراجیہ مجدّدیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف
ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان (صوبہ سرحد) پاکستان

☆☆☆☆

۲۔ میاں احمد۔ مسجد سیّداں والی۔ گیلانی سٹریٹ۔ پاکستانی چوک
اچھرہ روڈ ——— اچھرہ / لاہور-۱۶-

www.maktabah.org

فہرست

مقدمہ ۶

فصل اوّل ۳۱

تعارف و سنِ ولادت — حصولِ علم — طلبِ شیخ — مرشد کی صحبت و خدمات — سلوک سلاسلِ ثمانیہ — خلعتِ خلافت وغیرہ

فصل دوم ۸۰

ملفوظاتِ شریفہ — جواہر پارے — وظائف — عباراتِ عجیبہ — نصائح

فصل سوم ۱۲۴

مکاتیبِ شریفہ — خلفائے عظام ۱۴۵ — ضمیمہ فصل سوم و عباراتِ عجیبہ و غریبہ و نصیحت آمیز ۱۴۹

فصل چہارم ۱۵۳

مکشوفاتِ شریفہ و کراماتِ منیفہ

فصل پنجم ۱۹۸

طویل علالت — وصال شریف — وصال شریف سے پہلے اپنے صاحبزادۂ اکبر ارشد الہادی الی اللہ المعین حضرت خواجہ محمد سراج الدین قدس سرہ العزیز کو اپنا نائب مناب مقرر فرمانے اور مسندِ خلافت و نیابت پر بٹھانے کے بیان میں

حالات تاریخی و تعداد کل عمر شریف ۲۰۹

ضمیمہ فصل پنجم ۲۱۳

معمولات حضرت خواجہ غریب نواز روحی و قلبی فداہٗ۔

ہشت سلاسل (آٹھ سلسلے) جو آنجناب کو اپنے قبلہ حضرت پیر و مرشد رضی اللہ عنہ سے سنداً پہنچے۔ ۲۳۲

تفصیل ختماتِ شریفہ ۲۵۳

www.maktabah.org

المجلّد الثّانی فی الکمالات العثمانیة مِن المواھب الرّحمانیة فی فوائد حضرات ثلاثة دامانیة رضوان اللہ علیھم اجمعین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِؕ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡاَعۡلٰی ۰ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ خَیۡرِ الۡوَرٰی وَاٰلِہٖ التُّقٰی ۰ وَاَصۡحَابِہٖ النُّقٰی ۰ وَعَلٰی مَشَایِخِنَا الۡکِرَامِ الۡبَرَرَۃِ النَّقۡشۡبَنۡدِیَّۃِ الۡمُجَدِّدِیَّۃِ الۡاَحۡمَدِیَّۃِ السَّعِیۡدِیَّۃِ الدُّوۡسَتِیَّۃِ الۡعُثۡمَانِیَّۃِ السَّرَاجِیَّۃِ الۡاِبۡرَاھِیۡمِیَّۃِ اَجۡمَعِیۡنَ ۰ امابعد! کتاب مواھب رحمانیہ کا یہ دوسرا جلد جوکہ **کمالات عثمانیہ** کے بیان میں ہے:۔

پانچ فصلوں اور ایک مقدمہ پر مشتمل ہے۔

مُقدّمہ جو ذکر میں مشغول ہونے اور مبتدیوں کے لیے جو طریقہ علیہ کے منتسبین مریدوں میں ہوں، ان کے لیے بعض اوراد اور وظائف و آداب سکھانے کے بیان میں ہے۔

www.maktabah.org

فصل اوّل :-

جوکہ سنِ ولادت ، حصولِ علم ، طلبِ شیخ ، اور آپنے پیر و مرشد سے کمالِ محبت ، خدماتِ جلیلہ کی ادائیگی اور تکمیل سلوک سلاسل ثمانیہ اپنے شیخ و مرشد سے حاصل کرکے خلعتِ خلافت سے مشرف ہونے اور ذکر اجازت نامہ (وصیت نامہ) و تولیت نامہ ، اور بعد از خلافت و نیابت مسندِ رشد وارشاد پر بیٹھ کر اشاعت طریقہ شریفہ میں ہمہ تن کوشاں رہنے ، اور آپ کے کثرتِ ارشاد ، اور فیاضِ جہاں بننے کے بیان میں ہے ۔

فصل دوم :-

جوکہ ملفوظات شریفہ یعنی آپ کی زبان مبارک کے جواہر پاروں کے بیان میں ہے ۔

فصل سوم :-

جوکہ آپ کے مکتوبات شریفہ کے بیان میں ہے ۔

فصل چہارم :-

مکشوفاتِ شریفہ اور کراماتِ منیفہ کے بیان میں۔

www.maktabah.org

فصل پنجم :-

آپ کی طویل علالت اور وصال شریف کے بیان میں۔

اور ساتھ ہی اپنے وصال شریف سے قبل اپنے صاحبزادہ اکبر خواجہ محترم ومکرم حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد سراج الدین، السراج الطّریقہ والحقیقہ والملّۃ والدّین اطال اللہ بقاءہٗ ومد فیضانہٗ وضیاءہٗ کو اپنے مسندِ رُشد وارشاد پر بٹھانے اور وصایائے شریفہ کے بیان میں :-

مُقدّمہ :-

جو کہ ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنے کے طریقہ کے بیان میں اور بہتدی مریدوں کو اوراد اور آداب سکھانے کے بیان میں ہے۔

پوشیدہ نہ رہے کہ اس طریقہ علیہ نقشبندیہ کی بنیاد استقامتِ شریعتِ غراء اور اتباعِ سنتِ بیضاء[1] پر رکھی گئی ہے اور ساتھ ہی عقائدِ اہلسنت والجماعت کے رکھنے پر اس طریقہ شریفہ کا دار و مدار ہے۔ نیز مذاہبِ اربعہ (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) میں سے ایک کی پختہ تقلید بھی اس طریقہ میں واجب ہے۔

اور ساتھ ہی ہر مرید پر واجب ہے کہ اخلاقِ حسنہ نبویہ کو اپنائے اور

---

[1] اور بدعات و لایعنی سے پرہیز اور اجتناب پر۔

www.maktabah.org

اپنے مشائخ کرام کے ساتھ محبت کامل رکھے اور حاضر و غائب ہر حالت میں اس کو اپنا وسیلہ جانے۔ اور مدام اپنے مشائخ عظام اور خاص کر اپنے شیخ (یعنی اپنے پیر) کے طفیل اور بطفیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، بارگاہِ الٰہی سے فیوضات اور برکات، انوار و تجلّیات کا طلبگار رہے۔

اور جاننا چاہیئے کہ جب اسے بارگاہ الٰہی سے فیوضات اور مقامات و تجلّیات کی طلب ہو تو وہ کسی پیر کامل کو تلاش کرے اور اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے کر اس کا مرید ہو جائے۔ اور اس سے اَللّٰہُ اَللّٰہُ کا ذکر سیکھے۔ اور جب اسے کامل پیر مل جائے تو اس کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو اس کے دامن میں ایسا ڈال دے جیسا مُردہ زندہ کے ہاتھ میں۔ جیسا اس کا پیر اسے امر کرے اس کی پابندی کرے اور پیر کی رضا کو ہر چیز اور ہر کام میں مقدم جانے، بلکہ اپنی رضا کو اس کی رضا میں فنا کر دے۔

اور جب مرید ہو جائے تو اس کو چاہیئے کہ رات کے جب دو تہائی گزر جائیں تو تہجد ادا کرنے کے لیے جاگے اور جاگتے ہی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ ہر ایک دس دس بار پڑھے اس کے بعد اٹھ کر وضو کامل، تہجد کے نوافل ادا کرنے کے لیے کرے۔ اور نماز تہجد کی کم از کم دو رکعتیں ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ ۱۲ رکعات نوافل ادا کرے۔ اس کے بعد جو ذکر قلبی "اَللّٰہُ اَللّٰہُ" اس کے پیر نے اسے امر فرمایا ہے اس میں مشغول ہو جائے۔ ذکرِ قلبی جو ذکرِ اسم ذات کہلاتا ہے یعنی ذکر "اَللّٰہُ اَللّٰہُ" اس کے کرنے کا یہ طریقہ ہے:۔

www.maktabah.org

کہ زبان کو تالو سے لگا کر اور اپنے قلب یعنی لطیفہ قلبیہ کو جس کا مقام بائیں پستان کے نیچے بفاصلہ دو انگشت (انگل) مائل بہ پہلو ہے زبان بند کر کے جیسے کہ پہلے لکھ آیا ہوں، زبانِ خیال سے "اَللّٰہُ اَللّٰہُ" کا ذکر کرے۔ یعنی ایسا سمجھے کہ میرا قلب "دل" جو ہل رہا ہے اور اس کی دھک سے "اَللّٰہُ اَللّٰہُ" کی آواز آرہی ہے۔

اور جاننا چاہیئے کہ ذکر کرتے وقت دل میں یہ پختہ خیال کر رکھے کہ میں اس ذات پاک اللہ کریم کا جو بے مثل و بے مثال ہے اور جو کسی بیان میں نہیں آسکتا، زبانِ خیال سے ذکر کر رہا ہوں۔ اور اسی ذاتِ پاک پر ایمان لایا ہوں۔

اور یاد رہے کہ زبان تالو کے ساتھ لگاتے سے سانس بند نہ کرے بلکہ ناک کی جانب سے بے تکلّف سانس آتی جاتی رہے اور دل پر یہ خیال کہ میرا دل "اَللّٰہُ اَللّٰہُ" کہہ رہا ہے۔ ایسا پختہ رکھے کہ دوسرا خیال اللہ پاک کی ذات کے سوا دل میں ہرگز نہ آئے۔ اس ذکر والے خیال کو دل پر ایسا پکائے اور شدت سے اس خیال کو دل پر قائم رکھے تاکہ اس کے دل پر ذکرِ الٰہی اس طرح سے جاری ہو جائے کہ جونہی خیال دل کی جانب پھیرے تو اس کو معلوم ہو کہ میرے دل سے "اَللّٰہُ اَللّٰہُ" کی آواز آرہی ہے اور اصطلاحِ تصوّف میں اس کو "ذکرِ قلبی" کہتے ہیں۔

اور مخفی نہ رہے کہ عالمِ امر (یعنی کُنْ کا جہان) جو اللہ کریم کے لفظ "کُنْ" کے فرماتے ہی ظاہر ہوا ہے۔ اس کے پانچ لطیفے ہیں:۔

www.maktabah.org

۱۔ لطیفۂ قلب ، ۲۔ لطیفۂ روح ، ۳۔ لطیفہ سِرّ

۴۔ لطیفہ خفی ، ۵۔ لطیفہ اخفیٰ۔

یہ پانچ لطائف عالمِ امر کہلاتے ہیں۔

لطیفۂ قلب کا مقام پہلے بیان ہو چکا ہے کہ بائیں پستان کے نیچے بفاصلۂ دو انگشت (انگل)، مائل بہ پہلو۔

لطیفۂ روح کا مقام دائیں پستان کے نیچے بفاصلہ دو انگشت مائل بہ پہلو۔

لطیفۂ سِرّ کا مقام بائیں پستان کے برابر (یعنی بالا) بفاصلہ دو انگشت مائل بہ سینہ۔

لطیفۂ خفی کا مقام دائیں پستان کے برابر (یعنی بالا)، بفاصلہ دو انگشت مائل بہ سینہ۔

لطیفہ اخفیٰ کا مقام خاص سینہ کے درمیان (یعنی وسط سینہ)

لطیفۂ نفس کا مقام وسط پیشانی۔

اور ساتواں لطیفہ قَالِبِیَّہ ہے (جس کو سلطان الاذکار کہتے ہیں) یعنی سب ذکر کے لطیفوں میں یہ لطیفہ ذکر کرنے والوں لطیفوں کا بادشاہ کہلاتا ہے۔ اس لیے اس کو لطیفۂ سلطان الذکر نام دیا گیا ہے[1]۔

اور مخفی نہ رہے کہ مرید کو لازم ہے کہ ہر شبانہ روزان لطائف پر بزبانِ

---

[1] اس کا مقام فرق سر (یعنی تالو) ہے اور یہ لطیفہ سارے وجود کو گھیرے ہوئے ہے۔ اس مقام پر جب ذاکر ذکر کرنے لگے تو سارے وجود کا خیال رکھے کہ میری ہر ہر رگ اور میرا بال بال بزبانِ حال ذکر (اَللّٰہ اَللّٰہ) کر رہا ہے۔

www.maktabah.org

حال ذکر جاری رکھے۔ تاکہ اس ذکر کے اثرات اس کے لطائف میں ظاہر ہونے لگیں۔

اور کم از کم ہر لطیفہ پر یعنی پانچوں لطائف عالم امر اور چھٹا نفس اور ساتواں سلطان الاذکار، ان ساتوں لطائف پر بارہ ہزار ۱۲۰۰۰ بار روزانہ ذکر کرے اس طرح سے کہ لطیفۂ قلب پر پانچ ہزار ۵۰۰۰ بار (روح، سِرّ، خفی، اخفی اور لطیفۂ نفس) ان لطائف پر ایک ایک ہزار بار اور لطیفۂ سلطان الاذکار پر دو ۲ ہزار بار جس کی کل تعداد بارہ ہزار ۱۲۰۰۰ ہوتی ہے۔

اور یاد رہے کہ ذکر کی یہ کم از کم تعداد روزانہ ایک وقت مقررہ پر اپنے متذکرہ بالا لطائف پر جاری رکھے۔ سب سے بہتر وقت بعد از نماز فجر ہے۔ اور اس وقت یکسوئی سے بیٹھ کر اور خاص کر سر کو کپڑے سے ڈھانک کر رابطہ حضرات کا مضبوط پکڑ کر ذکر کرے، یہاں تک کہ اسرار ذکر اس کے وجود میں ظاہر ہونے لگ جائیں۔ اور اس کے سارے اعضاء یہاں تک کہ ہر ہر بال (مُو) ذاکر ہو جائے اور ذکر کی صدا آنے لگ جائے۔ اور ذکر لطیفۂ قلبی کی آخری منتہا لطیفۂ قالبیہ پر جس کو لطیفۂ سلطان الاذکار کہتے ہیں ہوتی ہے۔ اس وقت جملہ لطائف عالمِ امر و عالمِ خلق پر ذکر اسم ذات بڑے زور و شور سے جاری ہو جاتا ہے (خاصکر لطیفۂ قلب) اور ساتھ ہی ذکر کے اثرات قلب پر کمال مرتب ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

اور اس کے علامات یہ ہیں کہ کمالِ محویّت لطیفہ قلب کو ذات پاک ذوالجلال جلّ شانہٗ میں حاصل ہو جاتی ہے اور دیگر لطائف کو بھی، تو گاہے انکو جذبہ لاحق ہوتا ہے اور گاہے انھیں خندہ اور قہقہہ، اور گاہے گریہ اور گاہے

www.maktabah.org

ہائے ہائے کی آواز اور گاہے تپش حرارت لطائف میں، تو گویا اس وقت لطائف عالم بالا کی جانب (جس کو عالم ملکوت) بھی کہتے ہیں، لطائف کو اُڑنے کی کمال آرزو اور خواہش لاحق ہو جاتی ہے۔ اور اپنے اصول کے ساتھ جو ما فوق العرش ہیں، ملنے اور اپنے اصول کے ساتھ اتصال حاصل کرنے کے لیے بے اختیار ہوتے ہیں اور بے چین و بے قرار کہ وہ وقت ابھی آیا اور ابھی آیا۔ مگر چونکہ اُڑنے کے لیے (پَر) چاہئیں اور وہ لطائف کو بغیر مراقبے کے حاصل نہیں ہو سکتے۔ کہ

"طَيَرَانُ اللَّطَائِفِ بِغَيْرِ الْمُرَاقَبَةِ مُحَالٌ"

(ترجمہ:۔ کہ لطائف کا اڑنا اور اپنے اصول سے ان کو اتصال اور الحاق بغیر مراقبے کے محالات سے ہے)

اور مخفی نہ رہے کہ سلوک اور تصوّف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ کا دو قسم ہے:۔ (۱) ذکر، (۲) مراقبہ۔

اور بعضوں نے تین قسم لکھا ہے:۔ (۱) ذکر، (۲) مراقبہ، (۳) رابطہ اور تصور پکانا اپنے شیخ مقتدا، کا۔

دونوں روایات بہر حال صحیح ہیں۔ جن صاحبان نے سلوک نقشبندیہ کو دو قسم بنایا ہے، انھوں نے رابطہ و تصور شیخ مقتدا کو ذکر اور مراقبہ میں مشترک سمجھ کر رابطہ کو علیحدہ مقام نہیں دیا اور جن صاحبوں نے تین قسم سلوک مجددیہ بنایا ہے، وہ کہتے ہیں کہ رابطہ شیخ مقتدا کا ایک مستقل اور بڑا مہتم بالشان مقام ہے کہ اس کے بغیر رسائی بارگاہِ کبریا تک ہونی از قسم محالات ہے

www.maktabah.org

بلکہ سارا سلوک ایک قسم ہے جس کا نام تصوّرِ شیخ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تصورِ شیخ کامل سے وہ بہت اونچے مقام پر پہنچ سکتا ہے۔ اگر تصورِ شیخ میں کوئی غلطی واقع نہ ہو۔ بلکہ سالک اس قدر یکسو ہو کر بوقتِ مراقبہ بیٹھے کہ دنیا و مافیہا اور جان و جہان اس سے بالکلیہ بھول جائیں۔

جیسے ایک شاعر کہتا ہے اور وہ بھی اسی رابطہ کو کھول کر بیان کرتا ہے چونکہ سالک کو اپنے شیخ میں فنائیت حاصل ہو جاتی ہے پس اس کے لیے یہ شعر اردو بیحد موزوں ہے۔

شاعر کہتا ہے:۔

شعر:۔ دل کے آئینے میں ہے تصویرِ دوست

جب ذرا گردن جھکائی، دیکھ لی

ذکر کے بعد سبق مراقبہ کا شروع ہوتا ہے اور مراقبہ کی تعریف یہ ہے کہ طالب انتظارِ فیض میں یکسو ہو کر بیٹھے۔ اب اگر اس کے شیخ نے سبق مراقبات کا شروع کرا دیا ہے تو پہلا مراقبہ احدیّت ہے اور اس مراقبہ کی نیت یہ ہے کہ:۔

مبدأ فیاض اللہ کریم جلّشانہ، کی ذات پاک سے جو سارے صفاتِ کمال کا جامع اور ہر عیب و نقصان سے پاک ہے۔ حضور سرور کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قلب شریف سے میرے مشائخ کرام کے قلوب شریفہ کے ذریعے میرے قلب پر فیضان ہو رہا ہے۔ اس مراقبہ میں بواسطۂ قلوب شریفہ مشائخ کرام ایسا مشغول ہو کہ ما سوی اللہ کا خیال اس کے

www.maktabah.org

قلب پر ہرگز نہ گزرے۔ سوائے ایک ہی خیال کے کہ ابھی میرے قلب پر فیض وارد ہوا اور ابھی وارد ہوا۔ (اور معاذ اللہ اگر کہیں اس کے قلب پر ماسوی اللہ کا کوئی خیال آبھی جائے تو اس خیال کی نفی کر کے پھر تجدیدِ نیت کرے) اور مراقبہ میں ایسا مشغول ہو کہ اسے ماسوی اللہ سے مکمل غفلت حاصل ہو جائے اور اس کو دولتِ حضور اور جمعیّت میسر ہو۔

حضور کا معنیٰ یہ ہے کہ اس کے لوحِ قلب پر ماسوی اللہ کے خیالات کا گزرنا یکسر منتفی ہو جائے۔ اور جمعیّت کا معنیٰ یہ ہے کہ ماسوی اللہ کے خیالات اگر یکسر منتفی نہ ہو سکیں تو خطرات (خیالات)، نسبتاً کم ہو جائیں۔

اور جاننا چاہیے کہ جب شیخ کی توجہ شریف کی بدولت اور اس کی اپنی محنت اور ریاضت سے دولت حضور ایک گھڑی یا دو گھڑی حاصل ہو جائے تو پھر اس کا شیخ اسے مراقبہ معیّت کی تعلیم دے۔ اور پھر طالب اسی مراقبہ میں مشغول ہو جائے اور اس مراقبے کی نیت بزبانِ حال وخیال یوں کرے۔

مراقبہ معیّت کی نیت یہ ہے:۔ کہ اس ذات پاک سے فیض آرہا ہے جو میرے ساتھ اور ہر ذرہ ذرات ممکنات کو شامل ہے۔ یعنی معنی آیت کریمہ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ کو ایسا ملحوظ خاطر رکھے تا کہ اس کے قلب کو فنائے اتم حاصل ہو جائے۔

اور یاد رہے کہ مراقبات ومشارب کے جو پانچ مراقبے ہیں۔ مراقبہ معیّت کو ان کے بعد اس لیے وضع کیا گیا ہے کہ اگر مراقبات ومشارب کے پانچوں مراقبوں میں طالب کے قلب کو مکمل فنائیت نصیب نہ ہو بلکہ مراقبات و

www.maktabah.org

مشارب میں طالب کو نوع من الفناء حاصل ہوتی ہو تو اس کمی کو پورا کرنے کے لیے مراقبہ معیت کی تعلیم اس کا شیخ اس کو دیتا ہے تاکہ اسے فناء اتم و اکمل حاصل ہو جائے۔ قلب کی فنائیت کو پورا کرنا . . . . اس مراقبے کا ثمرہ ہے۔ یعنی فنائے اتم حاصل ہو جائے۔

اور جاننا چاہیئے کہ جب اسے دولت حضور اور جمعیت ایک گھڑی یا دو گھڑی حاصل ہو جائے تو پھر اس کو اپنا شیخ مراقبہ معیت کی تعلیم دے تو طالب اسی مراقبہ میں مشغول ہو جائے اور اس مراقبہ معیت کی نیت بزبانِ حال اور خیال یوں کرے کہ اس ذات پاک سے فیض آرہا ہے جو میرے ساتھ ہے اور ہر ذرہ ذرات ممکنات کے ساتھ شامل ہے۔ نیت کرنے سے پہلے آیت کریمہ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ کا مضمون ملحوظ خاطر رکھ کر طالب فیض ہو بواسطۂ قلوب شریفہ اپنے مشائخ کرام کے اور رابطہ شیخ کا اپنے قلب پر قائم دائم رکھے تاکہ اس کو حضور اتم حاصل ہو جائے اور فنائے اکمل۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ہ

اور جاننا چاہیئے کہ اس طریقہ عالیہ کا ثمرہ دوامِ حضور اور دولتِ جمعیت کا حصول ہے۔ حضور کا معنٰی یہ ہے کہ اوقات شبانہ روز میں کسی وقت بھی اس کے دل پر ماسوی اللہ کا کسی قسم کا وسوسہ اور فکرِ غیر نہ گزرے۔ اور جمعیت کا معنٰی یہ ہے کہ ماسوی اللہ کے خطرے اور وسوسے دل پر گزرتے کم ہو جائیں۔

کیونکہ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ہ انسان بہت کمزور پیدا ہوا ہے۔

www.maktabah.org

اور جسدِ عنصری، خاکی کو ہزار اندیشے لاحق ہوا کرتے ہیں۔ اگر دوامِ حضور حاصل نہ ہو سکے تو دولتِ جمعیّت کے حصول کو بھی غنیمت در غنیمت جانے۔ اگرچہ ظاہراً وہ لوگوں کی محفل میں بیٹھا ہو مگر اس کا قلب (دل) اللہ کریم کی یاد میں مشغول ہو۔ جیسے کہ ہمارے حضرت خواجہ (پیرومرشد) خواجہ عزیزان علیؒ رامیتنی کا شعر ہے کہ:

اندروں شو آشنا۔ وز بروں بیگانہ وش
ایں چنیں زیبا روش۔ کمتر بود اندر جہاں

اور یاد رہے کہ ذکر دو قسم ہے۔ پہلی قسمؔ۔ ذکر قلبی کا طریقہ تو بیان ہو چکا ہے اور دوسریؔ قسم۔ ذکر نفی اثبات ہے۔ طالب کو چاہیے کہ ذکر نفی اثبات بھی کیا کرے اور اس کے کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے سانس کو زیرِ ناف بند کرے اور بزبانِ خیال کلمہ لَآ کو ناف سے کھینچ کر دماغ تک لے جائے اور لفظ اِلٰہَ کو اپنے دائیں کندھے پر لے آئے اور اِلَّا اللہ کو دل (لطیفہ قلبیہ) پر اس طرح خوب زور دے کر ضرب لگائے کہ اس کا اثر جمیع لطائف کو پہنچے۔ اس میں معنیٰ کا لحاظ کرنا شرط ہے، اسطرح کہ "نہیں کوئی موجود اور مقصود و معبود بجز ذات پاک حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے" اور کسی عضو کو حرکت نہ دے بلکہ بلا تکلف خیال محض سے مشغول کار ہو اور جب سانس چھوڑنے لگے اور سانس تنگی کرے تو سانس چھوڑتے وقت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کہے اور کلمات محمد رسول اللہ کو بھی بزبانِ خیال ادا کرے۔

www.maktabah.org

ابتداءً تین مرتبہ ایک ہی سانس سے بطریقہ مذکورہ نفی اثبات کا ذکر کرے چند دن بعد ایک ہی سانس میں پانچ بار پھر چند دن بعد سات بار اس کے بعد نو بار اسی طرح طاق عدد کی رعایت رکھتے ہوئے دو، دو عدد کی زیادتی کرتا رہے۔ یہاں تک کہ ایک ہی سانس سے اکیس بار ذکر کرنے لگ جائے اور اس کی عادت پڑ جائے۔

اور کل تعداد نفی و اثبات کی گیارہ سو بار ہے۔ جو دن رات میں کسی ایک وقت یا متفرق اوقات میں کرتا رہے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيْمِ

مگر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ لحاظ معنیٰ سارے نفی اثبات کرتے وقت ملحوظ خیال رکھنا اور دوسرا عدد طاق پر سانس کھولنا۔ اور پھر بند کرنا۔ نفی و اثبات کے شرائط سے ہے تاکہ ذوق، شوق، حرارت و سوخت اور مراقبہ میں استغراق جیسے مبارک آثار و علامات اس پر مرتب ہوں۔ وَمَا كَانَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ

اور جاننا چاہیے کہ تہلیل لسانی بھی اپنے اوقات شبانہ روز میں ضرور کیا کرے اور کل تعداد تہلیل لسانی کی پانچسو بار ہے اور تہلیل لسانی کا طریقہ یہ ہے کہ زبان سے کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور خیال میں اس کا معنیٰ نفیِ وجودِ خود اور اثباتِ وجودِ باری تعالیٰ کو

www.maktabah.org

ملحوظ رکھے۔ اور اس کے واسطے نماز عصر، اور مغرب کے درمیانی وقت بہت عمدہ ہیں. جو معمول حضرات کرام رضؓ ہے۔ اور محاسبۂ نفس کے لیے بہت ضروری ہے۔

اور جاننا چاہیئے کہ طالبِ سلوک کے لیے لازم ہے کہ اثنائے ذکر اور مراقبہ میں خصوصًا خواطر اور وساوس ماسوی اللہ کے ورود کے وقت اپنے شیخ کی صورت شریف کا کمال تعظیم اور محبت سے اپنے روبرو تصور کرے۔ یہ تصور اپنے شیخ (پیر و مرشد) کا ذکر اور مراقبہ میں رابطہ کے نام سے موسوم ہے یہ رابطہ اہم اشیاء سے ہے۔ اور بہت نافع ہے۔ اور ذکر کے وقت ہر سو بار ذکر کرنے کے بعد خیال سے کہے اور نہایت عجز و زاری سے بارگاہِ الٰہی جلّ شانہٗ میں بزبانِ خیال یہ درخواست پیش کرے کہ اے الٰہ العالمین! تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری رضا میری مطلوب ہے اور اپنی ذات کبریا جو کہ جملہ نقائص اور عیوب سے پاک ہے، کی محبت اور معرفت تامہ مجھ کو عطا فرما۔

اور جاننا چاہیے کہ جیسے مقدمہ کی ابتدا میں لکھ آیا ہوں کہ رات کے دو تہائی گزرنے کے بعد خواب سے جاگے اور با وضو و طہارت تامہ نوافل تہجد جب ادا کرے تو ذکر اور مراقبہ بمعہ رابطۂ شیخ مقتدا (یعنی اپنے پیر و مرشد) بزبانِ حال و خیال مشغول رہے تا وقتیکہ پو پھوٹ آوے۔ پھر سنت فجر ۲ رکعات ادا کرے اور اس کے بعد اول وقت میں نماز فجر ادا کرے اور پھر فرض نماز ادا کرنے کے بعد پڑھے (سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار)

www.maktabah.org

اس کے بعد پڑھے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اگر اس کلمہ توحید کو دس دس بار ہر نماز کے بعد پڑھے تو از حد بہتر ہے اور اس کے بعد یعنی کلمۂ توحید کے دس بار پڑھنے کے متصل ہی پڑھے اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سات مرتبہ تو انشاء اللہ وہ دوزخ کی آگ سے نجات پائے گا۔ اس کے بعد پھر ذکر قلبی بمعہ رابطہ و مراقبہ اور دعا میں سورج طلوع ہونے تک مشغول رہے۔

جب اشراق کا وقت ہو جائے تو چار رکعت نفل اشراق پڑھے اور پھر اپنی جملہ حاجات کی دعا بارگاہِ کبریا سے مانگ کر فارغ ہووے۔

اور جاننا چاہیئے کہ ان سب معمولات سے فارغ ہونے کے بعد جس شخص کا شغل علم ہو یا کسی کا کام صنعت ہو یا تجارت ہو یا خرید و فروخت ہو اپنے دنیوی کاموں میں لگ جاوے۔

اور یاد رہے کہ جب دنیوی کاروبار میں مشغول ہو تو ادب، حُسنِ ظن، حُسنِ نیت اور سچائی وغیرہ سے سب دنیوی کاموں میں اپنی زندگی کا لائحہ عمل رکھے اور خدا تعالیٰ کی یاد سے ان کاموں میں مصروف رہتے ہوئے بھی کبھی غافل نہ ہو بلکہ ان اشتغال دنیوی میں مصروفیت کے وقت اس کے دل میں ذکرِ الٰہی موجزن رہے۔ جیسے کہ ہمارے حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی کا شعر مبارک اس بارہ میں ہے۔

شعر:۔ اندروں شو آشنا ۔ وز بیروں بیگانہ وش
ایں چنیں زیبا روش ۔ کمتر بود اندر جہاں

www.maktabah.org

یعنی دست بکار اور دل بیار کا مصداق اپنے آپ کو بنائے۔ جب ان اشغال سے فارغ ہو تو پچیس[۲۵] بار استغفار پڑھے اور اپنے اوقات شبانہ روز میں ان لوگوں کی صحبت سے دور رہے جو یاد خدا سے غافل ہوں اور لہو ولعب اور ویسے فضولیات میں اپنے وقت کو ضائع کر رہے ہوں۔ خصوصاً ان لوگوں کی صحبت سے جو مشائخ کرام اور طریقت اور سلوک الی اللہ کے منکر ہوں، پرہیز کرے اور دور دور رہے۔

اور پھر اخص خصوصاً ان لوگوں سے تو ضرور بلکہ اشد ضرور باہمی گفتگو یا صحبت سے پرہیز کرے جو اس کے اپنے پیر صاحب کے مخالف ہوں۔ یا اس کے پیر پر اعتراض کریں۔ یا اس کا پیر ان لوگوں سے ناراض ہو تو ایسے لوگوں کے جو اسکے پیر کے منکر ہوں۔ ان کی صحبت میں بیٹھنا مرید کے لیے زہر قاتل ہے۔ حتی المقدور ان لوگوں کی صحبت سے پرہیز ضروری بلکہ اشد ضروری ہے۔

اور مرید کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے پیر کی صحبت میں ایسا بے اختیار ہو کر بیٹھے گویا مُردہ بدست زندہ ہے۔ اور اپنے پیر کے سب فرمان پورے پورے بجا لائے اور ظاہر و باطن دونوں حالتوں میں اپنے پیر کا ادب اور احترام اس کے دل میں رہے۔ غائبانہ بھی اپنے پیر کی رضا مندی کا طلبگار رہے اور اپنے پیر کی صورت کو ہمیشہ اپنے دل کے آئینے میں دیکھتا رہے اور یہ اعتقاد رکھے کہ جو کچھ مجھے ملے گا، بارگاہِ الٰہی جلشانہٗ سے اسی اپنے پیر کے طفیل ہی ملے گا۔ اور اپنے پیر کے بغیر دوسرے پیروں کو ہرگز خیال میں نہ لائے۔ ورنہ فیوضات سے ناامید رہے گا۔ ایسا سمجھے کہ میرا پیر ہی مجھے بارگاہِ عزت سبحانہٗ تک پہنچانے کا دروازہ ہے

www.maktabah.org

اور یہی میری سیڑھی ہے۔

اور مرید کو لازم ہے کہ وہ ہر ماہ میں چاندنی کے دن (ایام بیض) کے روزے رکھے **تین روز تک**۔ اور چھ۶ روزے ماہ شوال کے عید الفطر کے دن کے بعد متصل چھ روزے۔ اور نو۹ روزے اول ماہ ذی الحجہ کے معہ ایک روزہ عاشورہ کے یعنی دسویں ماہ محرم الحرام کے۔ اور حسبِ توفیق دو۲ دن ہمیشہ کے لیے روزے رکھے اور تیسرے دن افطار کرے۔ لیکن سب سے بہتر روزہ، روزہ حضرت داؤد علیٰ نبیّنا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ کہ ایک دن روزہ رکھے اور دوسرے دن افطار سے گزارے۔ اس سے تصفیہ باطن کامل حاصل ہوتا ہے۔ اور خاص کر ماہ رمضان المبارک میں حتی الوسع عبادت کرنے پر زور لگائے۔ تاکہ اس کو سارا مہینہ حضور تام حاصل ہو۔ کیونکہ اس مہینہ میں جمعیّت ہونے سے تمامی سال جمعیّت رہتی ہے اور اس ماہ میں تفرقہ ہونے سے سارا سال پریشانی میں گزرتا ہے۔۔۔۔ مَعَاذَ اللّٰہ!۔۔۔۔۔

اور مرید پر لازم ہے کہ جب کھانا کھانے کے لیے جائے تو کھانے کے آداب ملحوظ خاطر رکھے۔ کھانے کے آداب یہ ہیں:۔ **اوّلاً**۱ دونوں ہاتھوں کا دھونا **دُوسرا**۲ بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر کھانا شروع کرنا، **تیسرا**۳ حق تعالیٰ کی یاد کے ساتھ کھانا کہ کھانا کھاتے وقت ذکر الٰہی سے غافل نہ ہو جائے، **چوتھا**۴ کھاتے وقت لقمے کو اچھی طرح چبا کر کھانا۔

اور مُرید پر لازم ہے کہ دوپہر کی سنّتیں بارہ۱۲ رکعات خفیفہ سے ادا کرنا دوپہر کی سنتوں کا اوسط درجہ آٹھ۸ رکعتیں ہیں۔ اور کم درجہ چار۴ رکعات، اس کے

www.maktabah.org

بعد قبل از ظہر تھوڑا سا قیلولہ (دوپہر کی نیند) کرے تاکہ اس کو نماز تہجد کی بیداری میں مدد دے۔ اور زوال یعنی (سورج اچھی طرح ڈھل جائے) تو چار رکعات طول قرأت کے ساتھ ادا کرے۔ اسکو صلوٰۃ (فئ الزّوال) کی سنتیں کہتے ہیں۔

پھر نماز ظہر کو پورے آداب کے ساتھ اور سنن کے ساتھ ادا کرے اور باجماعت۔ بعدہٗ قرآن کریم کی تھوڑی سی منزل پارہ یا سوا پارہ کمال ادب اور معنٰی کی سمجھ کے ساتھ پڑھے۔ پھر جو شخص دنیوی کاروبار کرنا چاہے کرے۔ اور جو شخص دنیوی کاموں سے فارغ البال زندگی گذار رہا ہو تو اس کو چاہیئے کہ فضول وقت ضائع نہ کرے۔ بلکہ ذکر و اذکار الٰہیہ میں مشغول رہے۔ یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو جائے۔ پھر عصر کی چار سنتیں پڑھے اور پھر نماز عصر کو درمیانی وقت میں باجماعت ادا کرنا مستحب ہے اور درمیانہ وقت عصر کا یہ ہے کہ جب جماعت سلام پھیرے تو مغرب تک پورا ایک گھنٹہ باقی ہو۔ نماز سے فارغ ہوکر جو شخص دنیوی کاروبار کرنا چاہے اس میں مشغول ہو جائے اور جو کام نہ رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ وہ کتبِ تصوف کا مطالعہ کرے، جیسے کتاب مستطاب مکتوبات قدسی آیات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اور مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور یا دیگر رسائل تصوف و سلوک حضرت خواجگان نقشبندیہ مجددیہ رضوان اللہ علیہم کو زیر مطالعہ رکھے۔

اور یاد رہے کہ جو چیز اس کو مکشوفات یا ظہور کرامات (سے) خداوند کریم کی جانب سے عطا ہوں، ان پر مغرور نہ ہو۔ کیونکہ یہ چیزیں اصل مقصود نہیں۔ جیسے کہ ہمارے حضرت خواجہ نقشبند صاحب فرماتے ہیں۔ (شعر فارسی)

www.maktabah.org

ما برائے استقامت آمدیم
نے پئے کشف وکرامت آمدیم

اور یاد رہے کہ اصل مقصد تو ان سب ریاضات اور عبادات کا ثمرہ اور نتیجہ یہ ہے کہ اس کا ظاہر شریعت غرّاء اور اتباعِ سنتِ بیضاء سے آراستہ ہو جائے اور باطن نورِ معرفت سے پیراستہ ہو (اور اتباعِ سنت اور استقامتِ شریعت سے اس کے اندر اخلاقِ الٰہیہ اور عادات وخصائل حسنہ نبویہؐ جا پکڑیں ..... اور جب وہ ان عادات اور اخلاق کا گنجینہ ہو جائے تب اس کا باطن نورِ معرفت سے ضرور منور ہو گا۔)

اور اخلاق الٰہیہ حسنہ اور صفات پسندیدہ نبویہؐ یہ ہیں :۔
حلم (حوصلہ) تواضع، خاکساری، شفقت (خصوصاً عیال کے ساتھ) احسان، مدارات (یعنی نرمی برتنا ہر کسی کے ساتھ) اور خدمت (خصوصاً فقراء باب اللہ یعنی اللہ پاک نے جنہیں فقیری بخشی ہو، ان کی خاصکر خدمت کرنا) اور عفو ودرگزر کرنا، سچائی، امانت، وعدہ وفا کرنا اور ہر ایک پر نیک گمان رکھنا، اپنے نفس کو حقیر جاننا اور جو چیز اپنے پاس ہو اس کو بھی حقیر جاننا۔ یعنی نیک کام کرے تو اس پر غرّہ نہ ہو۔ اور مال ودولت بے حساب حاصل ہو جائے تو اس پر مغرور نہ ہو، اور اس مال ودولت میں سے حقوق اللہ پورے پورے ادا کرنا اور اس مال ودولت کی، جو اسے حاصل ہو ا اس کی آنکھوں میں کوئی قدر وقیمت کا نہ ہونا۔ ہر ایک کے ساتھ نرمی سے بات کرنا اور نرمی سے پیش آنا۔ اور ساتھ ہی عباداتِ الٰہیہ میں اور سننِ نبویہؐ کے ادا کرنے میں بجان ودل کوشاں رہنا

www.maktabah.org

اور ساتھ ہی صبر، شکر، توکل، رضا، خوف، رجا، رجوع الی اللہ، زہد، تقویٰ (پرہیزگاری) اخلاص اور توبہ، یہ ہیں۔ وہ اخلاق الٰہیہ اور صفات پسندیدہ نبویہ جوہر پیر اور فقیر میں دور سے جلوہ گر ہونے ضرور ہیں تو تب جاکر وہ نمونہ اور مصداق اس حدیث شریف کا ہوگا کہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اِذَا رَاَوْا ذُکِرَ اللہَ!" (ترجمہ: یعنی جس وقت ایسے شخص پر نظر پڑے تو خدا پاک کی ذات یاد آجائے، اور یہ کہے بغیر رہے کہ سُبْحَانَ اللہ! اے میرے مولا کریم تیرے ایسے بندے بھی ہوتے ہیں۔

اور طالب کو چاہیئے کہ دن کے اول حصہ کو تسبیح اور آخری حصہ کو بھی تہلیل و تسبیح سے آباد رکھے اور استغفار اور درود شریف اس کا معمول ہے۔ اور جب مغرب کا وقت ہو جائے تو دو فرضوں کو بلا تاخیر با جماعت آداب و سنن کے ساتھ ادا کرے اور سنن اوّابین کو پڑھے تو بہت بہتر ہوگا۔ سنن اوابین کا اعلیٰ درجہ تعدادی بیس ۲۰ رکعات ہیں۔ اور اوسط درجہ بارہ ۱۲ رکعات ہیں اور ادنیٰ درجہ چھ ۶ رکعت ہیں۔

اور ساتھ ہی اسے جاننا چاہیئے کہ اس کے لیے بہت بہتر ہوگا کہ اگر وہ نماز عشاء تک کا وقت ذکر اور مراقبہ میں گزار دے۔ پھر وہ نماز عشاء کو باجماعت اور سنن و آداب کے ساتھ ادا کرے۔

اور یاد رہے کہ سونے سے پیشتر سُبْحَانَ اللہ ۳۳ بار، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار، اَللہُ اَکْبَر ۳۴ بار پڑھ کر سوئے اور دائیں کروٹ پر سوئے اور پھر بھی جب تک اسے نیند نہیں آجاتی تب تک وہ ذکر شریف اَللہ، اَللہ، اَللہ،

www.maktabah.org

میں مشغول رہے۔ جب تک کہ اس کو مکمل نیند کا غلبہ ہو جائے۔ اور طالب کو چاہیئے کہ وہ باوضو، طہارت دائیں کروٹ پر رُوبقبلہ ہو کر لیٹے، بستره بھی پاک ہو۔ بلکہ مرید کو دائم الطہارت رہنا لازم ہے۔ کیونکہ ظاہری طہارت کا طہارتِ باطن پر بہت کچھ اثر پڑتا ہے۔

اور مرید کو چاہیئے کہ وہ دن رات میں ایک دفعہ حق تعالیٰ سے اور اپنے مشائخ کرام کے ساتھ توسل ضرور پکڑے اس کے لیے اولیٰ اور بہترین وقت تہجد کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہے اور اگر دو وقت توسل پکڑا جائے تو بہت بہتر ہوگا۔ بعد از نماز فجر ذکر اور مراقبہ اور سنن اشراق سے فراغت کے بعد اور بعد از نماز مغرب یہ دو وقت توسل پکڑنا لازم ہے۔

اور توسل کا طریقہ یہ ہے کہ سورہ فاتحہ ایک بار، سورہ اخلاص تین بار معوذتین تین تین بار اور پھر اول و آخر درود شریف تین تین بار پڑھ کر دونوں ہاتھ دعا کے لیے اونچے کریں اور اس طرح دعا مانگیں کہ اے بار خدایا تو ان سب کلاموں اور سورتوں کا ثواب حضور حضرت سرور کائنات مخزنِ موجودات، شفیع المذنبین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین، محبوبِ خدا سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی روح مطہر و اطہر اور جمیع انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات اور ملائکہ مقربین اور صحابہ و تابعین و اولیاء و صالحین خصوصاً حضرات کرام نقشبندیہ، مجددیہ، احمدیہ، دوستیہ، عثمانیہ، سراجیہ، ابراہیمیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ارواح مقدسہ طیبہ کو پہنچا کر پھر نیچے لکھا ہوا سلسلہ شریف پڑھے۔

www.maktabah.org

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضور پاک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲ الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ حضرت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳ الٰہی بحرمت صاحبِ رسول اللہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴ الٰہی بحرمت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵ الٰہی بحرمت امام جعفر صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۶ الٰہی بحرمت حضرت سلطان العارفین حضرت شیخ بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ع۱ ولادت باسعادت:۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان کو تشریف لے جانے کے چھ سو بیس سال بعد بارہ ربیع الاول سوموار کے دن ہوئی اور وصال شریف ۱۲ ربیع الاول سوموار کے روز تریسٹھ برس کی عمر پاکر ہوئی اور مدفن آپ کا قبۃ الخضرا مدینہ منورہ میں ہے ٭ ع۲ آپ کی ولادت شریف عام الفیل کے ۲½ سال بعد ہوئی۔ وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ۱۳ھ میں ہوئی۔ قبر مبارک متصل قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے حضور کے مدینہ طیبہ گنبد خضرا میں واقع ہے ٭ ع۳ ولادت باسعادت نامعلوم ہے اور آپ کی وفات یا انتقال ۲۵۰ یا ۳۵۰ سال کی عمر میں ۳۶ھ کو ہوا ٭ ع۴ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۱۰۶ھ مزار مبارک مابین مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ واقع ہے ع۵ ولادت باسعادت ۱۱ ربیع الاول ۸۰ھ، وفات مبارک ۵ رجب ۱۴۹ھ۔ قبر مبارک مدینہ منورہ جنت البقیع میں ہے ع۶ ولادت باسعادت ۱۳۶ھ، وفات مبارک ۱۴ شعبان ۲۶۹ھ۔ قبر مبارک بسطام میں ہے۔

www.maktabah.org

۷؎ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شیخ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۸؎ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالقاسم گرگانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۹؎ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۰؎ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابویعقوب ابویوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۱؎ الٰہی بحرمت خواجہ جہان حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۲؎ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عارف ریوگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۳؎ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود الخیر (ابوالخیر) فغنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۴؎ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۵؎ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد باما سّماسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۷؎ ولادت باسعادت ۳۰۵ھ، وفات مبارک ۴۲۵ھ۔ مزار مبارک خرقان

۸؎ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۴۵۰ھ اور مزار مبارک طوس میں ہے۔

۹؎ ولادت باسعادت ۴۳۴ھ، وفات مبارک ۴ ربیع الاول ۵۱۱ھ۔ مزار فارمد میں ہے

۱۰؎ ولادت باسعادت ۴۴۰ھ، وفات مبارک ۵۳۵ھ۔ مزار مبارک مرو میں ہے

۱۱؎ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ مزار مبارک غجدوان۔

۱۲؎ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۷۱۵ھ۔ مزار مبارک ریوگر۔

۱۳؎ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۷۱۷ھ مزار مبارک وابکنی، ۱۵ میل از بخارا۔

۱۴؎ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۲۷ رمضان المبارک ۷۲۱ھ۔ مزار

۱۵؎ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۷۵۵ھ مزار مبارک سماس۔

www.maktabah.org

۱۶ــــہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سید امیر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۷ــــہ الٰہی بحرمت حضرت خواجۂ جہاں وخواجۂ خواجگان پیر پیران حضرت سید بہاؤالدین محمد نقشبند مشکل کشا بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اَفَاضَنَا اللّٰہُ مِنْ فُیُوْضَاتِہٖ وَبَرَکَاتِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ)

۱۸ــــہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاؤالدین عطار بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۹ــــہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا یعقوب چرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۰ــــہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۱ــــہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۲ــــہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ درویش محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۳ــــہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا خواجگی امکنگی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۶ــــہ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۷۷۲ھ، مزار مبارک سوخار۔

۱۷ــــہ ولادت باسعادت ۷۰۸ھ، وفات مبارک ۷۹۱ھ مزار مبارک وحش مضافات بخارا۔

۱۸ــــہ ولادت باسعادت نامعلوم۔ وفات مبارک ۸۰۲ھ، مزار مبارک جغانیاں میں ہے۔

۱۹ــــہ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۸۵۰ھ، مزار مبارک ہلغتو میں ہے

۲۰ــــہ ولادت باسعادت رمضان المبارک ۸۰۳ھ در تاشقند، وفات مبارک ۸۹۵ھ مزار مبارک سمرقند۔

۲۱ــــہ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۹۳۶ھ، مزار مبارک وحش، مضافات بخارا۔

۲۲ــــہ ولادت باسعادت نامعلوم، وفات مبارک ۹۷۰ھ، مزار مبارک شہر سبز، ماوراء النہر

۲۳ــــہ ولادت باسعادت ۹۱۸ھ، وفات مبارک ۱۰۰۸ھ مزار مبارک امکنگ میں ہے

www.maktabah.org

۲۴ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۵ الٰہی بحرمت حضرت خواجۂ عارفان، غوث صمدانی، شہباز لامکانی، امام ربّانی مجدّد الف ثانی حضرت شیخ احمدؒ فاروقی سرہندی قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (وَاَفَاضَنَا اللّٰہُ مِنْ فُیُوْضَاتِہٖ وَبَرَکَاتِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ)

۲۶ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شیخ محمد معصوم عروۃ الوثقیٰ سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲۷ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شیخ سیف الدین سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۲۸ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حافظ محمد محسن دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۲۹ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سیّد نور محمد بدایونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۰ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شمس الدین حبیب اللہ حضرت میرزا مظہر جانجاناں شہید دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

۲۴ ولادت باسعادت ۹۷۱ھ ، وفات مبارک ۱۰۱۴ھ ، مزار مبارک دہلی شریف

۲۵ ولادت باسعادت ۹۷۱ھ ، وفات مبارک ۲۷ صفر ۱۰۳۴ھ ، مزار مبارک سرہند شریف

۲۶ ولادت باسعادت ۱۰۰۹ھ ، وفات مبارک ۱۰۷۹ھ ، مزار مبارک سرہند شریف

۲۷ ولادت باسعادت ۱۰۴۹ھ ، وفات مبارک ۱۰۹۵ھ ، مزار مبارک سرہند شریف۔

۲۸ ولادت باسعادت نامعلوم ، وفات مبارک ۱۱۱۹ھ ، مزار مبارک کشمیر

۲۹ ولادت باسعادت نامعلوم ، وفات مبارک ۱۱۳۵ھ ، مزار مبارک دہلی شریف

۳۰ ولادت باسعادت ۱۱۱۱ھ ، وفات مبارک ۱۱۹۵ھ مزار مبارک دہلی شریف۔

www.maktabah.org

۳۱ـ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ نائب خیر البشر، مجدد مائۃ الثالث والعشر، مروج شریعت مصطفیٰ، خلیفۂ خدا حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بہ شاہ غلام علی شاہ صاحب دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۲ـ الٰہی بحرمت حضرت غوث اوان، قطب زمان، محبوب رحمان، حضرت شاہ ابو سعید احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۳ـ الٰہی بحرمت غوث اوان، محبوب رحمان، حافظِ قرآن حضرت شاہ احمد سعید احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۴ـ الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین، مقبولِ رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد، حضرت خواجہ حاجی مولانا دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۵ـ الٰہی بحرمت زبدۃ الفقہاء والمحدثین، صاحب المقامات الاحمدیہ، مصدر الکرامات الجلیہ، الفانی فی اللہ والباقی باللہ، قیوم زمان، محبوبِ رحمان، سیدنا ومولانا حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب قبلہ دامانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۱ـ ولادت باسعادت ۱۱۵۸ھ، وفات مبارک ۱۲۴۰ھ، مزار مبارک دہلی شریف، خانقاہ ہ غلام علی شاہ ۳۲ـ ولادت باسعادت ۲ ذیقعدہ ۱۱۹۶ھ، وفات مبارک یکم شوال ۱۲۵۰ھ مزار مبارک دہلی شریف ۳۳ـ ولادت باسعادت یکم ربیع الثانی ۱۲۱۷ھ، وفات مبارک ۲ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ مزار مبارک مدینہ منورہ جنت البقیع ۳۴ـ ولادت باسعادت ۱۲۱۶ھ، وفات مبارک ۲۲ شوال ۱۲۸۴ھ (سوموار کی رات) مزار مبارک موسیٰ زئی شریف ۳۵ـ ولادت باسعادت ۱۲۴۴ھ وفات مبارک ۱۳۱۴ھ دبعمر شریف ۷۰ سال) مزار مبارک موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

www.maktabah.org

۳۶ الٰہی بحرمت مجمع البحار، مظہر الانوار، العالم الفاضل والقطب الکامل، محبوب رب العالمین، ولی ابن ولی، شیخی وامامی، پیر دستگیر، حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد سراج الملّۃ والدّین قبلہ دامانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۷ الٰہی بحرمت الفانی فی اللہ والباقی باللہ، والمعرض عن ما سوی اللہ، وسیلتنا الی اللہ الصمد العلیم، حضرت خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب قبلہ دامانی (والدم ومرشدم غریب النواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۳۸ بر فقیر الراجی الی رحمۃ ربّ الجلیل لاشیٔ محمد اسمٰعیل عفا اللہ عنہ وجملہ برادرانِ طریقت رحم فرما ومحبت ومعرفت خود عطا فرما وجملہ حاجات دینی ودنیوی سرانجام فرما۔ وجمعیت ظاہریّہ وباطنیّہ، وبرکات وفیوضات ایں بزرگان روزی کن ونصیب فرما۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

---

۳۶ ولادت باسعادت ۱۲۹۰ھ، وفات مبارک ۱۳۳۳ھ، مزار مبارک موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان.... ۳۷ ولادت باسعادت ۱۳۱۵ھ، وفات مبارک ۱۳۷۲ھ، مزار مبارک موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان ۳۸ فقیر محمد اسمٰعیل مؤلف (کتاب ہذا) مواہب رحمانیہ، کی ولادت ۱۳۳۵ھ میں ہوئی، اللہ تعالیٰ عافیت دارین و بہرہ کامل از فیوضات حضرات کرام رحمہ وحسن خاتمہ مرحمت فرمائے۔

آمین ثم آمین

www.maktabah.org

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فصل اوّل

تعارف دسنِ ولادت[1] ۔ حصولِ[2] علم ۔ طلبِ[3] شیخ ، مرشد کی محبت[4] وخدمت سلوک[5] سلاسل ثمانیہ ، خلعتِ[6] خلافت **وغیرہ** ۔

مواہبِ رحمانیہ کا یہ حصہ دوم ہے ۔ اس حصہ میں جس ذات والا صفات بابرکات کے رشد وہدایات وتعلیمات اور فیوضات کا اذکار جلیل ہے ، ان کا نام نامی واسم گرامی محتاجِ چنداں تعارف نہیں ۔ ع **آفتاب آمد دلیلِ آفتاب** کے مصداق ہیں لیکن بحکم آیۂ کریمہ[1] "كُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ" (سورہ ہود) اور مقولہ صادقہ عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ یعنی نیک لوگوں کی باتیں بیان کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی جناب سے رحمتیں نازل ہوتی ہیں ۔ **شعر** :

فرخندہ باد طالع نازت کہ در ازل !
ببریدہ اند بر قدِ سروت قبائے ناز

---

[1] ترجمہ: ۔ اور پیغمبروں کے قصوں میں سے ہم یہ سارے قصے بیان کرتے ہیں ۔ جن کے ذریعے سے ہم آپ کے دل کو تقویت دیتے ہیں ۔

www.maktabah.org

آپ کا اسم گرامی

فرید العصر۔ وحید الزمان ۔منظہر فیض رحمان حضرت خواجۂ خواجگان حضرت حاجی مولانا محمد عثمان صاحب داآمانی قدس سرّہ ہے۔آپ حضرت مولانا محمد موسیٰ جان صاحبؒ کے نورِ نظر۔ فرزندِ ارجمند تھے اور آپ کا نسب چار واسطوں سے قاضی القضاۃ قندھارا ور اُس کے مضافات قاضی مُلّا شمس الدینؒ سے ملتا ہے۔ قاضی صاحبؒ موصوف کی مُلّا شمس کے نام سے مشہور بین الانام شخصیت تھی۔ جناب قاضی صاحبؒ غازی احمد شاہ ابدالیؒ کے دورِ حکومت میں قاضی القضاۃ کے منصب جلیلہ پہ فائز تھے۔

نسب نامہ

آں حضور فیض گنجور کا پورا نسب نامہ یہ ہے کہ آنحضور فرید العصر وحید الزماں منظہر فیض الرحمٰن حضرت مولانا خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب دامانی قدس سرہٗ ابن حضرت مولانا محمد موسیٰ جان صاحب ابن حضرت مُلّا احمد جان صاحبؒ ابن حضرت مُلّا عبد الحلیم صاحبؒ ابن حضرت مُلّا عبد الکریم صاحبؒ ابن حضرت مُلّا قاضی القضاۃ مولانا شمس الدین صاحب اخوند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین (رحمۃ واسعۃ دائمۃ ابداً ابداً)

آپ حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قندھار میں مُلّا ئی شمس کے نام سے مشہور تھے۔ آپ خاندانی طور پہ افغانوں کے اس قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے

www.maktabah.org

جو قبیلہ اپنی سیادت ۔سخاوت ۔قیادت اور دینی حمیت وغیرت میں ممتاز مقام کا مالک تھا۔ یعنی آپ درانی افغان تھے اور درانی میں اچکزئی درانی تھے۔

ولادت باسعادت

آنحضور سراپا نور کی ولادت باسعادت ۱۲۴۴ھ قصبہ لونی میں ہوئی۔ قصبہ لونی تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں (شمال مغرب واقع ہے) جو سلسلۂ کوہ سلیمان کا دامن ہے اور یہ قصبہ افغانوں کے مشہور قبیلہ گنڈہ پور کا شہر ہے دن اور مہینہ کا صحیح تعین نہیں ہو سکا۔ آں قبلہ کے آباء واجداد میں سے کسی حضرت نے قندھار سے ہجرت فرما کر برصغیر میں وارد ہو کر قدم مبارک رکھا اور قصبہ لونی کو اپنی اقامت گاہ ہونے کا شرف بخشا۔ آنحضور قبلہ کے ننھیال قصبہ لونی کے مقامی باشندے تھے۔ اور علمی اور دینی وجاہت کے مالک اور ممتاز تھے (جیسا کہ آگے آئے گا) کہ آنحضور قبلہ قدس سرہٗ کے ماموں جان جناب حضرت مولانا نظام الدین صاحبؒ مروجہ دینی علوم میں مہارت تامہ اور ید طولیٰ رکھتے تھے۔ آنجنابؒ کا ننھیال خاندان نہ صرف دینی اور علمی امتیاز کا مالک تھا۔ بلکہ روحانی اور غیر فانی ذوق کا بھی مالک تھا۔ بالآخر یہی ننھیال رشتہ فیضان بے پایاں کا باعث اور سبب بنا۔ یعنی اپنے پیر و مرشد تک رسائی ہوئی۔ اور پیر و مرشد کی نظر کیمیا اثر نے آنحضور کو آفتاب عالمتاب کی طرح اطراف واکناف میں درخشندہ تابندہ بنادیا۔

تعلیم وتربیت

آپ دو بھائی تھے۔ حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحبؒ اور حضرت

www.maktabah.org

مولوی احمد سعید صاحب - اخوند۔ آنجناب کے والد بزرگوار۔ ان دونوں کو ایسی حالت میں چھوڑ کر راہئ عالم بقا ہوئے کہ حضرت خواجہ غریب نواز کی عمر تقریباً پانچ چھ برس بمشکل ہو گی اور حضرت خواجۂ عالم کے بھائی تو ابھی دودھ پیتے بچے تھے۔ جب سر سے سایۂ پدری اٹھ گیا۔ تو ان کی والدہ صاحبہ نے اپنی توجہ سب ان دو بچوں کی پرورش کے لیے وقف کر دی اور کفالت ماموں صاحبان نے کی۔ یہاں تک کہ جب آپؒ سن شعور و تمیز کو پہنچے تو ایک دینی مدرسہ میں آپ کو داخل فرمایا گیا۔ اور آپ نے قرآن حکیم اور مروجہ ابتدائی دینی علوم صرف۔ نحو۔ اصول فقہ۔ اور فقہ و تفسیر کی کتابیں پڑھیں۔ آں حضور کے چھوٹے بھائی محمد سعید صاحب اپنے ماموں صاحب مولانا نظام الدین صاحبؒ کے زیر سایہ دینی تعلیم میں مشغول تھے۔ آپ کے ماموں صاحب کو قوم استرانہ (کھوئے بہارہ جو کہ ایک مشہور استرانہ بستی ہے) کے لوگ قاضی اور مفتی بنا کر لے گئے تھے۔ حسن اتفاق سے آنحضورؒ اپنے عزیز بھائی محمد سعید صاحبؒ کو پہننے کے کپڑے دینے کی غرض سے کھوئے بہارہ میں جہاں آپ کے ماموں صاحب موصوف مدرس تھے۔ اور چھوٹے بھائی محمد سعید صاحبؒ اُن کے زیر سایہ تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ تشریف لے گئے۔ اُس وقت جناب محمد سعید صاحبؒ فارسی کی مشہور کتاب زلیخا مصنفہ مولانا جامیؒ قدس سرہٗ السامی پڑھتے تھے جناب ماموں صاحب موصوف نے (آپؒ سے) پوچھا کہ میرے پیر و مرشد حضرت خواجہ مولانا حاجی دوست محمد صاحب قبلہ غریب نواز قندھاری قدس سرہٗ (جو ان دنوں) قصبہ چودھواں کے قریب پہاڑ (کوہ سلیمان) کے دامن میں قیام پذیر ہیں اُن کی خیر و عافیت کی خبر ہے کہ نہیں۔ آنجناب نے جواب دیا کہ مجھے کوئی علم نہیں۔ اور نہ ہی یہ معلوم ہے

www.maktabah.org

کہ آپ کے پیر و مرشد کون ہیں اور کہاں قیام پذیر ہیں (ما را ہیچ خبر نیست و نمی دانم کہ پیر شما کدام کس ہستند و کجا قیام مے پذیر ندم) جب آنحضورؒ قبلہ واپس ہونے لگے تو ماموں صاحب نے فرمایا کہ چودھواں کا قصبہ تمہارے راستے میں ہے اور آپؒ (میرے پیر و مرشد صاحب) اس قصبہ کے قریب ایک کڑی میں تشریف فرما ہیں۔ اُن کی خدمت عالیہ میں میرے نیاز مندانہ تسلیمات مسنونانہ عرض کریں۔ اور یہ بھی عرض کریں کہ آنجناب قبلہ کے درویش جس کام کی غرض سے ہمارے پاس آئے تھے وہ کل واپس خدمتِ اقدس میں حاضر ہو جائیں گے۔

کھوئی بہارہ

یہ قصبہ۔ قصبہ چودھواں سے مغرب کی جانب کوہ سلیمان کے دامن میں واقع ہے۔ اور یہ شہر اُسترانہ نام کے افغانی قبیلہ کا شہر ہے (آپؒ قبلہ فرماتے ہیں) جب میں واپس ہوا تو حضرت خواجہ پیر و مرشد مولانا حاجی دوست محمد صاحب قبلہ غریب نواز قندھاری قدس سرہٗ کی خدمت اقدس میں ایک راہ چلتے مسافر کی طرح حاضر ہوا۔ اور حضور حضرت قبلہ قدس سرہٗ مجھ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ میرے وہ درویش کس وقت آئیں گے۔ (گویا: در کڑی حضرت ایشاں آمدم و بطورِ عابرِ سبیل پیش حضرت صاحب رفتہ پیغام و سلام ماموں صاحب خود رسانیدم) تو میں نے جواباً عرض کیا۔ کہ قبلہ کل واپس آئیں گے۔ اتنی سی مختصر گفتگو کے بعد آپؒ حضور حضرت قبلہ حاجی صاحب قندھاری قدس سرہٗ سے رخصت ہو کر تحصیلِ علم کی خاطر روانہ ہوگیا۔ (اور میری حضور

ل راہ گزرتے مسافر

www.maktabah.org

حضرت خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری قبلہ کی خدمت میں حاضری کی تاریخ ۹ جمادی الثانی ۱۲۶۶ھ تھی) اس انداز گفتگو سے یہ ظاہر کرنا مطلوب ہے کہ اُس حاضری کا مقصد صرف پیام رسانی تھی نہ کہ عقیدت وارادت مندی اور اخلاص وزیارت تھی مگر یہ حاضری بھی وہ رنگ لائی کہ دنیا دنگ رہ گئی۔ بلسے

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی   بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

یہ اتفاقی حاضری اُس ارشاد نبوی علی صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام کی زندہ تفسیر بن گئی، حدیث شریف میں ہے کہ "لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ" یعنی اہل اللہ کا ہم نشین محروم نہیں رہتا۔ یہ اوّلین نگاہ کیسی تھی؟ یہ فیض بے پایاں کی ایسی نگاہ لطف وکرم تھی جس نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا اور کندن کو نکھار دیا (جیسا کہ بیعت ہونے کے بعد حضرت قبلہ حاجی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ (من داراں روز در پیشانیٔ تو نسبت حضرات خود مشاہدہ کردم) لوگ کہتے ہیں کہ ولایت۔ ریاضت وعبادت اور مجاہدہ کا ثمرہ ہے (مگر بقول مولانا محمد اسلم صاحب سلمہٗ گھڑ ڈھوی) کہ نبوّت و رسالت کی طرح ولایت بھی ریاضتی اور اکتسابی نہیں۔ بلکہ دونوں وہبی اور غیر اکتسابی ہیں

ورنہ اکتساب کے ذریعہ یہ مرتاض اور چلّہ کش اور عبادت گزار۔ ولی، غوث اور قطب بن جاتے۔ جب آں قبلہؒ مراجعت فرما کر واپس مدرسہ میں تشریف لائے تو حصول علم کے لیے کوشاں ہو گئے۔ لیکن ع آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند؟ کے مصداق اُس ولی کامل کی تاثیر رنگ لائی۔ اور آپ کا علم ظاہری سے دل اچاٹ ہو گیا۔

www.maktabah.org

ذوق و شوق الٰہیہ نے آں قبلہ کو آلیا اور ہر وقت اس قدر استغراق کی حالت طاری رہنے لگی کہ کتاب اور مطالعہ یکسر ختم ہو گئے تھے اس وقت آپ ہدایہ، جو فقہ حنفی کی ایک مستند کتاب ہے، پڑھتے تھے۔ (آں حضرت والا اپنی اس زبانی سرگزشت کو زبانِ گوہر فشاں سے یوں فرماتے ہیں) "**فلہذا ذوق و شوقِ الٰہیہ طاری شد و ہر وقت و لحظہ استغراق شد۔ حتّٰی کہ از مطالعۂ کتاب باز ماندم**"۔ کہ میں اس حالت کے دوران اپنے استادِ محترم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا عرض کر دیا اور یہ بھی عرض کر دیا کہ مجھ سے اب تحصیلِ علم نہیں ہو سکتی۔ محبتِ الٰہیہ کا بہت غلبہ ہے میں نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ کسی اہل اللہ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہو کر بیعت سے مشرف ہو جاؤں۔ استاد صاحب نے فرمایا کہ ہدایہ تھوڑا سا باقی ہے، کچھ دن توقف کر لیں کہ کتاب ہدایہ ختم ہو جائے تو پھر دونوں اکٹھے چلیں گے اور ایک ساتھ ایک ہی شیخ کے دستِ حق پرست پر بیعت کریں گے۔ آنحضور نے فرمایا کہ ہدایہ ختم کرنے میں کچھ دیر ہے اور مجھ میں یارائے صبر نہیں۔ میرا اضطراب حد درجہ بڑھ چکا ہے۔ ہر وقت استغراق اور محویت طاری رہتی ہے میں کل بفضلہٖ تعالیٰ روانہ ہو جاؤں گا۔

ہم دونوں کی یہ گفتگو استادِ محترم کے بڑے بھائی، جو اُن کے استاد بھی تھے، سن رہے تھے۔ انھوں نے فرمایا۔ اگر تمھارا ارادہ فقیری کا راستہ اختیار کرنا حتمی اور یقینی ہے تو بہت مناسب اور موزوں ہے۔ اس ارادہ پر مضبوطی سے قائم رہو۔ (آپ قبلہ فرماتے ہیں) میں نے جواب دیا کہ

www.maktabah.org

میرے دل کی گہرائیوں سے صرف یہی ایک آواز آرہی ہے کہ حضرت خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قندھاریؒ سے بیعت ہو جاؤں۔ (ق: کہ حالاً از تہِ دل ہمیں ندا بر می آید کہ بخدمت جناب حضرت حاجی صاحب بیعت نمایم) اس گفتگو کے بعد سبق اور درس چھوڑ کر بیعت کے ارادہ سے چودھواں کی جانب روانہ ہوا۔ جب موسیٰ زئی شریف کی نہر کے کنارے پہنچا تو نسبتِ باطنی کا اتنا شدید غلبہ ہوا کہ سارے جسم میں بسبب حرارتِ ذکر سخت گرمی پیدا ہو گئی، جو ناقابلِ برداشت تھی۔ جونہی نہر پر پہنچا تو کپڑوں سمیت نہر میں کود پڑا اور کافی دیر نہر کے پانی میں بیٹھا رہا۔ تاکہ کچھ ٹھنڈا ہو کر چودھواں تک چلنے کے قابل ہو جاؤں، باوجودیکہ اس زمانے میں، میں اس قدر توانا تھا کہ اگر ہاڑ کی گرمیوں میں بار روزہ سارا دن غروبِ آفتاب تک پیدل سفر کرتا تو گرمی سے دل برداشتہ نہ ہوتا۔ اور نہ پیاس لگتی۔ بالآخر اندریں حال منزلِ مقصود پر پہنچ ہی گیا، عصر کا وقت تھا اور جمادی الثانی ۱۲۶۶ھ کی آٹھ تاریخ تھی کہ جناب حضرت قبلہ حاجی دوست محمد صاحبؒ قندھاری کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور قدم بوس ہوتے ہی بیعت کی درخواست کی۔ آپ قبلہ نے انکار فرمایا کہ فقیری اختیار کرنا بہت مشکل کام ہے۔ (آپ نے فرمایا "فقیری اختیار کردن بسا مشکل است") بندہ نے عرض کی قبلہ! من محض برائے ایں کار تیار شدہ ام واز ہر چیز تعلق برداشتہ ام۔ وپس پشت انداختہ ام ہر چیز را و دادم سہ طلاق" پھر حضور نے فرمایا کہ اگر ایسا ہے تو پھر اپنے ارادہ پر مستحکم ہو جاؤ۔" چنانچہ مغرب کی نماز

www.maktabah.org

کے بعد حضرت قبلہ حاجی صاحب قدس سرہٗ نے اس فقیر کو بیعت سے مشرف فرمایا۔ بیعت کے وقت اس فقیر پر عجیب وغریب حالت طاری ہوئی کہ زبان، بیان سے قاصر ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے فقیر ابتدائی مروّجہ علوم سے فارغ ہو چکا تھا۔ یعنی فقیر نے علم صرف، نحو، علم العقائد، علم الفقہ واصول اور علم تفسیر اور دیگر ضروری علوم از برکر لیے تھے۔ اور بیعت سے مشرف ہونے کے بعد اپنے قبلہ پیر ومرشد برحق حضرت خواجہ حاجی صاحب قبلہ قدس سرہٗ سے علم حدیث میں مشکوٰۃ شریف کامل، اور صحاح ستّہ یعنی صحیح بخاری شریف، صحیح مسلم شریف، جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف اور علم اخلاق میں احیاء العلوم کامل (امام غزالیؒ) اور علم تفسیر میں معالم التنزیل کامل اور علم سیر پورے کا پورا، علم تصوف میں مکتوبات قدسی آیات، حضرت امام ربّانی، مجدّد و منور الف ثانی، قدس سرہٗ کی تینوں جلدیں، اور مکتوبات حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم صاحب قبلہ کی تینوں جلدیں اور علاوہ ازیں تصوّف کی مستند اور مروّج کتابیں بھی کما حقّہٗ سند اور اجازت کامل کے ساتھ اپنے پیر ومرشد حضرت حاجی صاحب قبلہ قدس سرہٗ سے پڑھیں۔ اور میرے پیر ومرشد حضرت حاجی صاحب قبلہ نے علم حدیث اور علم قرأت کی سند عرب شریف حرمین شریفین میں، اور بصرہ وبغداد شریف کے چیدہ چیدہ مشائخ حدیث وقرأت سے حاصل فرمائی تھیں اور بعد میں میرے حضرت حاجی صاحب قبلہ قدس سرہٗ نے اپنے پیر ومرشد وسیلتنا الی اللہ المجید حضرت مولانا حافظ شاہ احمد سعید صاحب مجدّدی

www.maktabah.org

احمدیؒ سے دہلی شریف میں بیعت ہو جانے کے بعد دورانِ قیام اور درویشی حدیث شریف کامل پڑھ کر سند حاصل فرمائی تھی۔ حضرت قبلہ شاہ صاحبؒ ہندوستان کے مستند اساتذہ حدیث میں شمار ہوتے تھے۔ کتاب اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالکؒ کے مقدمہ میں حضرت مولانا محمد زکریا شیخ الحدیث سہارنپوری نے اس کا واضح اعتراف کیا ہے اور اپنے اساتذہ کے شیوخ حدیث میں ان کو شمار کیا ہے۔ آپ قبلہ نے پھر فرمایا کہ ایک روز میرے پیرو مرشد حضرت حاجی صاحب قبلہ نے بندہ کو فرمایا کہ تمھیں وہ روز یاد ہے، جب اپنے ماموں جان کا سلام اور پیغام پہنچانے فقیر کے پاس آئے تھے۔ بندہ نے عرض کی "جی ہاں! بندہ کو وہ دن اچھی طرح یاد ہے" تو حضور قبلہ نے فرمایا "من دراں روز در پیشانیٔ تو انوار مجددیہ جلوہ گر دیدہ ام" یعنی فقیر نے اس روز آپ کی پیشانی میں نسبت مجددیہ قدس اسرارالہا کے انوار جلوہ گر دیکھے تھے۔ اور یہ سمجھ لیا تھا کہ یہ شخص ہمارے حضرات کے فیضِ نسبت سے رنگین و مالا مال ہونے کے لیے میرے پاس آئے گا۔ مگر جب کچھ عرصہ گزرا اور تم نہ آئے تو میں نے یہ سمجھا کہ میرے کشف میں شاید خطا واقع ہوئی ہے۔ شکر الحمدللہ! کہ تمھاری نوشتۂ ازلی رنگ لائی اور تمھیں ہمارے پاس لے آئی"۔ کبھی کبھار میرے حضرت پیرو مرشد حاجی صاحب قبلہ بندہ کو فرماتے "تمھارے لیے مناسب ہے کہ حسبِ ضرورت علم منطق بھی پڑھ لو" تو بندہ عرض کرتا کہ بندہ کا دل علم منطق پڑھنا نہیں چاہتا۔ جیسا کہ مولانائے روم صاحب مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔ اشعار:

www.maktabah.org

گر باستدلال کارِ دیں بودے
فخر رازیؒ رازدارِ دیں بودے
پائے استدلالیاں چوبیں بود
پائے چوبیں سخت بے تمکین بود

توبندہ کو علمِ منطق پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جب امام فخرالدین رازیؒ اس قدر معقولی اور منطقی ہونے کے باوجود دینِ متین کا رازدار نہیں بن سکا تو بندہ کو علمِ منطق پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ تو اس کے جواب میں کچھ دنوں کے بعد میرے حضورؒ نے فرمایا کہ "سفید ریش" یعنی خواجہ خضر علیٰ نبیّنا و علیہ الصلوٰۃ و التسلیمات فقیر کو فرماتے ہیں کہ عثمان جی کو علمِ منطق پڑھنے پر مجبور نہ کرو۔ کیونکہ اس کا مقصود صرف خدائے پاک کا دیدار ہے۔ پھر ارشاد فرمایا "وہ مجھے ہر کام میں سفید ریش مشورہ دیتے ہیں۔"

سبحان اللہ! میرے پیر و مرشد برحق حضرت خواجہ حاجی صاحب قبلہ کا مقامِ ولایت و قطبیّت کتنا بلند اور ارفع و اعلیٰ تھا کہ ان کے ہم نشین خواجہ خضر پیغمبر علیہ السلام جیسی ہستیاں تھیں کہ ان کے مشورہ کے بغیر آپ کوئی کام نہ کرتے۔ آپ فرمایا کرتے کہ جب بھی مجھے کوئی امر مشکل درپیش آئے تو خواجہ خضرؑ مشورہ اور تسلی دینے حاضر ہو جاتے ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

لہٰذا یہ تمام تفصیلات بیعت کرنے کے متعلق حضرت خواجہ غریب نواز خواجہ حضرت حاجی محمد عثمان صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز نے اپنی زبانِ مبارک

www.maktabah.org

سے بیان فرمائی ہیں جو کہ آنحضور کے حالات و سیرت طیبہ کے بیان، کتاب مجموعہ فوائد عثمانیہ، مطبوعہ مرتبہ حضرت حاجی سیّد اکبر علی شاہ صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ میں ملفوظ مبارک سترھواں زیر عنوان ملفوظات شریف صہ ۳۴ مطبع ملتان میں درج ہیں۔ مزید مطالعہ کے لیے کتاب مجموعہ فوائد عثمانیہ شریف فارسی ملاحظہ فرمائیں۔ (ان تفصیلات کے مطابق) ولادت باسعادت سے بیعت ہونے تک آپ اپنی حیات طیبہ کی کوئی بائیس ۲۲ بہاریں دیکھ چکے تھے۔ (یعنی آپ جناب کی عمر بوقت بیعت حضرت خواجہ غریب نواز خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قبلہ کل بائیس ۲۲ سال تھی) یہ عرصہ سن شعور و تمیز کے بعد تقریباً سارا وقت علوم مروجہ کی تحصیل اور علمی مشاغل میں گزرا۔

خدمتِ مرشد

حضرت حاجی الحرمین الشریفین، مقبول رب المشرقین و رب المغربین، وسیلتنا الی اللہ الاحد الصمد الباری، حضرت خواجہ حاجی مولانا دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس و افاضنا اللہ تعالیٰ من فیوضاتہ و نظراتہ و برکاتہ کے دستِ حق پرست پر بیعت سے مشرف ہونے کے بعد آپ قبلہ خواجہ غریب نواز خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب قبلہ قدس سرہٗ نے اپنے گھر بار اور اپنے جملہ کاروبار سے منہ موڑ لیا اور ہر ایک

www.maktabah.org

تعلق کو توڑ کر صرف ایک ذات با برکات یعنی اپنے شیخ محترم حضرت قبلہ پیر و مرشد غریب نواز سے تعلق جوڑ لیا، جو حقیقی معنوں میں تعلق باللہ کی لاثانی مثال تھی۔ آپ قبلہ رح نے اپنے پیر و مرشد کی خدمت کو ہر چیز پر ترجیح دی اور ہر چیز سے منہ موڑ لیا اور کمر بستہ ہو کر شب و روز حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں لگ گئے چنانچہ ۹ر جمادی الثانی ۱۲۶۶ھ سے لے کر حضرت قبلہ پیر و مرشد کے وصال شریف تک دن رات خدمت کرنے میں کمر بستہ رہے۔ اور خدمت گزاری کا کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا۔ حضرت قبلہ خواجہ حاجی صاحب قندھاری کا وصال پُر ملال بروز ۲۲ر شوال ۱۲۸۴ھ کو ہوا۔

بیعت سے لے کر مسند رشد و ارشاد پر رونق افروز ہونے تک کا یہ عرصہ اٹھارہ ۱۸ سال چار ۴ ماہ تیرہ ۱۳ دن ہوتے ہیں کہ یہ تمام عرصہ آنحضور قبلہ نے اپنے تمام علائق چھوڑ دیے اور صرف اپنے پیر و مرشد قبلہ خواجہ حاجی صاحب غریب نواز کی خدمت اقدس میں حاضر باش رہے۔ اور آنحضور کی درویشی اختیار کی اور ہر خدمت کو خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ آپ قبلہ نے اپنے پیر و مرشد کی نہ صرف حیات مبارک تک بلکہ اپنے پیر و مرشد کے وصال شریف کے بعد بھی آپ کی اپنے پیر و مرشد رح کی اہلیہ محترمہ کے حیات تک تزویج اور تاہل کی زندگی اختیار نہ فرمائی۔ خیال مبارک یہ تھا کہ بمصداق آیۂ کریمہ انما اموالکم و اولادکم فتنۃ ط کہ مبادا دنیاوی علائق مانع نہ ہو جائیں۔ اور پیرانی صاحبہ کی خدمت گزاری میں جو کہ اپنی حقیقی والدہ سے بھی مقام و منزلت میں بڑھ کر ہیں کوئی کمی واقع نہ ہو جائے۔

www.maktabah.org

حضرت پیر و مرشد قدس سرہٗ کی تمام خدمات مشکل ترین امور میں، اور سفر و حضر میں آپ فیصلہ انجام دیتے۔ چنانچہ اکثر ایسا ہوتا کہ کوئی ضروری کام ڈیرہ اسمٰعیل خان میں کرنا ہوتا تو آپ ہی اس خدمت کے انجام دینے میں سعادت سمجھتے اور بصد خوشی آپ صبح کو موسٰی زئی شریف سے روانہ ہوتے اور خدمت سرانجام کر کے شام تک واپس خدمتِ عالیہ میں حاضر ہو جاتے اور اکثر و بیشتر یہ خدمات شریفہ آپ کی طویل بیماری میں آپ سرانجام فرماتے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آنجناب کی دوائی ختم ہوگئی اور ظہر کی نماز سے پہلے آپ خانقاہ شریف موسٰی زئی سے روانہ ہوئے اور مغرب کی نماز ڈیرہ سے باہر چھ میل کے فاصلے پر شہر ٹیکن پر پڑھی اور جب ڈیرہ اسمٰعیل خان شہر پہنچے تو نمازِ عشاء کا وقت تھا، اکثر دکانیں بند ہو گئی تھیں۔ ہندو پنساری جس سے آپ ہمیشہ دوائی لیا کرتے تھے وہ بھی دکان بند کر رہا تھا۔ مگر جونہی آپ پر نظر پڑی، فوراً آپ کے ہاتھ سے بوتل لے کر جو جو دوائیاں درکار تھیں آپ کو دوائیاں بنا کر دے دیں اور آپ جناب انھیں قدموں پر واپس ڈیرہ اسمٰعیل خان سے چل پڑے جب روڈ لونی پر جو ڈیرہ سے بیس میل کے فاصلے پر ہے، پہنچے تو روڈ لونی کو پانی سے بھرا ہوا پایا جو اتنی تیزی سے بہہ رہا تھا کہ قدم زمین پر لگنے نہ دیتا۔ اور جس میں اونٹ بھی ڈوب جاتے۔ طبیعت بڑی غمگین ہوئی کیونکہ آپ کا ہمیشہ کا معمول رہا تھا کہ تہجد کے نوافل اپنے پیر و مرشد کے ساتھ ادا فرماتے، پہلے آپ اپنے پیر و مرشد کو وضو کراتے اور پھر دونوں اکٹھے نوافل تہجد ادا فرماتے۔ اس دفعہ بھی آپ کو عجلت تھی کہ نوافل نماز تہجد کے لیے اپنے پیر و مرشد کو وضو کراؤں اور ان کے

www.maktabah.org

ساتھ اکٹھے نماز تہجد بھی ادا کر لوں۔

چنانچہ بے اختیار رابطہ اپنے حضرت کا پکڑا اور پاؤں رود لونی میں توکل علی اللہ کر کے ڈال دیا تو ساری رود لونی میں چلتے رہے اور پانی ٹخنہ سے اوپر تک اور چھوٹی پنڈلی تک پہنچتا رہا اس سے اوپر پانی نہ چڑھا، یہاں تک کہ رود لونی کے پار پہنچ گئے۔ شکر مولا کا بجا لایا۔ رات کے بارہ بج رہے تھے اور دوڑتے، کہیں تیز تیز چل کر تین بجے رات کے بفضلہ تعالیٰ خانقاہ شریف موسیٰ زئی شریف پہنچ گئے۔ تسبیح خانہ کے باہر ٹھہرے ہی تھے کہ آپ کے پیر و مرشد حضرت حاجی صاحب غریب نواز نے اندر سے آواز دی کہ مولوی عثمان جی! کیا آپ ڈیرہ سے آ گئے ہیں۔ آپ نے لبیک کہہ کر باہر سے عرض کی کہ حضور آ گیا ہوں۔

حضرت حاجی صاحب قبلہ نے دروازہ کھولا اور حسبِ معمول ہائے سابقہ آپ جناب نے اپنے پیر و مرشد کو وضو کرایا اور پھر دونوں نے نماز تہجد اکٹھی ادا کی۔ نماز تہجد سے فارغ ہو کر حضرت حاجی صاحب قبلہ نے آپ کی طرف منہ پھیر کر فرمایا مولوی عثمان جی! کیا سفر خیریت سے گزرا اور جب رود لونی پر آپ پہنچے تو کیا رود لونی بھری بہہ رہی تھی؟ اور آپ نے فقیر کا رابطہ پکڑا اور رود لونی سے پار پہنچ گئے اور جب یہ فرمایا تو حضرت حاجی صاحب قبلہ جوش میں آ گئے اور زبان در افشاں سے فرمانے لگے، قسم ہے اس خدائے ذوالجلال کی کہ فقیر نے تمہارے ساتھ جو کوشش کی ہے اور توجہات دیے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے طفیل آپ میں اتنی برکت رکھی ہے

www.maktabah.org

کہ اگر کوہ سلیمان کو توجہ فرماؤ تو وہ بھی آپ کی توجہ کو برداشت نہ کر سکے اور اس میں آگ لگ جائے۔ تم کو ہمارے رابطہ پکڑنے کی کوئی ضرورت نہ تھی"۔ آپ نے اپنے پیرومرشد کا ہاتھ پکڑ کر چوما، اور آنکھوں سے لگایا اور آپ کے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ نے عرض کی "حضور مولا کریم اس بندہ کو ایک منٹ ایک سیکنڈ بھی آپ حضور کے بغیر زندگی نہ دے"۔ کہ میں زندہ رہوں اور آپ سے ایک لمحہ (سیکنڈ) تک بھی دوری برداشت نہیں کی جا سکتی۔ اس وارفتگی اور فدائیت کے قربان۔ کہ موسیٰ زئی شریف سے ڈیرہ کو صبح روانہ ہوتے اور شام کو واپس کام کو سرانجام کر کے خانقاہ شریف موسیٰ زئی پہنچ جاتے۔ حالانکہ اس وقت خانقاہ شریف موسیٰ زئی سے ڈیرہ اسمٰعیل خان تک سفر کی کوئی سہولت نہ تھی۔ اس کی یکطرفہ مسافت تقریباً چالیس پنتالیس میل ہوتی ہے۔ لیکن آپ کو جذب و اشتیاق کے غلبہ اور اس کی وارفتگیوں سے راستے کی تکالیف اور مشکلات کا ذرہ بھر احساس تک نہ ہوتا۔ حافظ شیرازی شاعر نے کیا ہی خوب حسب حال شعر کہا ہے۔

شب تار است، دگر وادیِ ایمن در پیش
دشت و صحرا مددے، خار مغیلاں مددے

آنحضرت محبوب سبحانی حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب دامانی قدس سرہ کی عقیدت مندی اور ارادتِ صادقہ، بے پناہ ادب اور محبت و خلوص پر مبنی تھی، آپ قبلہ اس مصرعہ کے مصداق تھے۔ ع

www.maktabah.org

جاں بجاناں دادم، و جاناں خود را یافتم

حضرت پیر و مرشد کی جو خدماتِ جلیلہ آپ نے انجام دیں وہ کسی دوسرے مرید یا خلیفہ کے حصہ میں نہ آئیں۔ اٹھارہ سال، ہندوستان و خراسان (موجودہ افغانستان) کے سفروں میں ہمرکاب رہے۔ اگرچہ حضرت حاجی صاحب قبلہ کے خداشناس خلفاء کی کمی نہ تھی مثلاً مولانا محمد عادل صاحب کاکڑی۔ و ملا سید نور اخوندزادہ۔ و ملا میر واعظ اخوندزادہ۔ و ملا جاناں اخوندزادہ۔ اور مولانا غلام حسن پونگر ڈیروی، اور مولوی فتح محمد چودھواں والے وغیرہم۔ لیکن حضرت حاجی صاحب قبلہ قندھاری کا قلبی تعلق اور روحانی اعتماد اور باطنی رسوخ ہمارے حضرت خواجہ غریب نواز دامانی قدس سرہٗ سے اس قدر زیادہ تھا کہ علم حدیث و تفسیر اور علم اخلاق و علم سیر اور علم تصوف کی مخصوص کتابیں خصوصی تربیت کے ساتھ ان کو پڑھائیں اور ساتھ ہی ان کی سند بھی اپنی مہر خاص سے مزین فرما کر ان کو دی۔ سلوک و تصوف کے تمام مقامات تفصیل و تحقیق کے ساتھ خصوصی عنایت سے طے کرائے اور فیوضات و برکات سے مالامال فرمایا اور تمام مشہور اور سلسلہ ہائے طرق عالیہ میں اجازت مطلقہ عنایت فرما کر اور خلافت کے بلند ترین اعزاز سے معزز و مشرف فرمایا۔

جن سلسلوں میں آپ قبلہ خواجہ دامانی قدس سرہٗ کو اجازت مطلقہ حاصل ہوئی۔ وہ آٹھ سلاسل معروف و مشہور مندرجہ ذیل ہیں:۔

نقشبندیہ[۱] مجددیہ شریف، قادریہ[۲] شریف، چشتیہ[۳] شریف۔

www.maktabah.org

سہروردیہ شریف[۴]، کبرویہ شریف[۵]، مداریہ شریف[۶]، شطاریہ شریف[۷]، قلندریہ شریف[۸] ان سب طرق میں اپنی مُہر خاص سے مزین اجازت نامہ خوشخط مولانا غلام حسن صاحب پونگر ڈیروی کے ہاتھ سے لکھا ہوا عنایت فرمایا۔

جناب حضرت خواجہ حاجی صاحب قندھاری کے وصال شریف اور طویل علالت میں خواجہ غریب نواز دامانی رح کی مسند نشینی :-

حضرت قبلہ پیرومرشد قندھاری رح کی کل وقتی خدمات حضرت قبلہ خواجہ دامانی رح غریب نواز کے ذمہ تھیں۔ یہاں تک کہ مرض الموت میں بھی اپنے پیرومُرشد کے علاج معالجہ کے لیے اطباء اور معالجین کو لانے کی خدمت بھی آپ کے سپرد تھی۔ اور اس خدمت کے سرانجام دینے میں کوئی دقیقہ، منٹ، سیکنڈ بھی غفلت نہ ہونے دی۔ جب بحکم کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ، مرض کا غلبہ ہوا اور لحظہ بہ لحظہ مرض میں اضافہ ہوتا گیا اور وقت آخر آپہنچا تو حضرت قبلہ پیرومرشد غریب نواز رح نے آپ ہی کو اپنے مسندِ ارشاد کے لائق سمجھا اور اپنے خلافت کا اہل سمجھ کر آپ کو اپنے سجادہ پر بٹھایا اور اپنا خلیفہ بنایا۔

خانقاہ موسیٰ زئی شریف، خانقاہ دہلی شریف، خانقاہ شریف غنڈاں

(جو موجودہ افغانستان میں یہ علاقہ مشہور ہے جو تحصیل شنکی ضلع قلات بابازرابل میں واقع ہے) ان تینوں خانقاہوں کا تولیت نامہ اور اجازت نامہ دے کر ان تینوں خانقاہوں کا آپ کو متولی اور سجادہ نشین بنایا۔

---

www.maktabah.org

تولیت نامہ اور اجازت نامہ بعینہٖ درج ذیل ہے

ترجمہ فارسی	نقل اجازت نامہ عربی
بعد از حمد و صلوٰۃ!	الحمد للہ والسّلام علیٰ عبادہ
جملہ خاص و عام مریدوں اور منسلکین	الذین اصطفیٰ۔ امّا بعد! فلا
طریقہ شریفہ پر پوشیدہ نہ رہے۔	یخفیٰ علی الانام من الخواص و
کہ میرے بھائی جامع کمالات ظاہری	العوام انّ اخی الصالح الجامع
اور باطنی مولانا **محمد عثمان صاحب**	الکمالات الظاھریّۃ والباطنیۃ
نے فقیر دوست محمد سے جو	المولوی محمد عثمان صاحب
لوگوں میں حاجی صاحب کے نام پر	سلمہ الرحمٰن اخذ الطریقۃ
مشہور ہیں **طریقہ نقشبندیہ مجددیہ**	العلیۃ النقشبندیۃ المجددیۃ
معصومیہ، مظہریہ میں بیعت	المعصومیّۃ المظہریّۃ من ھذا
کی۔	المسکین لاشئ دوست محمد
	المشتھر فی الآفاق بالحاجی کان
	اللہ لہٗ عوضًا عن کل شئ۔
پھر فقیر نے ان کے لطیفۂ قلب پر بلکہ	فتوجّھت الیہ فی لطیفۃ القلب
عالم امر کے پانچوں لطائف پر (جو	والسائر اللطائف عالم الامر
لطیفۂ [1] قلب، لطیفۂ [2] روح	فانکشف لہٗ انوارھا واسرارھا

www.maktabah.org

وحصل له الجذبات القويّة و
الانوار الجليّة والحضور الجمعيّة
والسرور والاستغراق الذی هو
مقدمة الفناء المستلزم للبقاء۔
ثم توجّهتُ اليه فی لطيفة النّفس
والقالب فحصل له الاستهلاك و
الاضمحلال من الفناء والزّوال
من العين والاثر ثم توجهتُ
اليه فی مراقبة الاحديّة و فی
الدوائر الولايات الثلاثة الصّغراء
والكبرآء والعليا فحصل له المناسبة
باربابها من الاولياء والانبياء و
الملاء الاعلیٰ من الملائكة العظام
عليهم الصّلوٰةُ والسلام ۔ ثمّ
توجّهتُ اليه فی الكمالات الثلاثة
والحقائق السبع والحب الصرف
واللاتعين والسيف القاطع
فحصل لهٗ بعنايت الله و بليمن
توجه مشائخ الكبار رضوان الله

لطیفہ سِرّ، لطیفہ خفی اور لطیفہ اخفیٰ ہیں) علیحدہ علیحدہ توجہ کی توان کو بفضلہ تعالیٰ ان لطائف کے انوار و اسرار نے ایسا گھیرا کہ ان کو جذباتِ قویہ اور حضور و جمعیت اور سرور و استغراق و محویت حاصل ہوئیں اور برکات مشائخ و پیرانِ عظام بحمد اللہ فناء فی اللہ اور بقاء باللہ جیسا بلند مقام ان کو حاصل ہوا۔

پھر فقیر نے ان کے لطیفہ نفس پر توجہ کی تو بفضلہ تعالیٰ ان کے لطیفہ نفس کو کمال استہلاک اور اضمحلال حاصل ہوا۔ حتیٰ کہ ان کو اپنے وجود کا نام و نشان تک بھی نظر نہ آیا۔

پھر فقیر نے ان کو ولایاتِ ثلاثہ (صغریٰ و کبریٰ اور عُلیا) کے سب دائروں میں توجہ کی تو ان کو بحمد اللہ اولیاء و انبیاء اور ملائکہ (ملأ اعلیٰ) کے جملہ مقامات حاصل ہوئے۔

www.maktabah.org

تعالیٰ علیہم اجمعین حظوظ وافرة
وحالات متکاثرۃ متناسبة لکلّ
مقام بالتفصیل التّام۔ ثم
سلکته ثانیاً علی اول امر بانیاً
حتی اتممت تسلیکه مرۃ اخری
فصار بفضل الله تعالیٰ بحرًا
ذخّاراً ۔ و مع ذلك قد صحبنی
سبعة عشرة سنةً فی الحضر و
السفر و خدمنی خدمات کثیرۃ
جزاہ الله تعالیٰ عنا خیر الجزاء
فصار ممتازاً فی اصحابی و مختاراً
فی احبابی ۔ فاجزت له اجازۃ
مطلقة فی الطریقة النقشبندیه
المجددیة المعصومیة المظهریّة
والقادریّة والچشتیّة والسهروردیّة
والکبرویة والشطاریة والمداریّة
والقلندریة وغیرها من طرق
الصّوفیّة ۔
فصار من الخلفاء المجدّدیّة

پھر فقیر نے ان کو کمالات ثلاثہ اور
حقائق سبعہ وحب صرفہ اور
دائرہ لاتعین وسیف قاطع میں
توجہات کیے تو برکات مشائخ کرام اور
پیران عظام ہر ایک مقام سے ان کو کامل حصہ
نصیب ہوا۔ اور ان کو احوال گوناگون اور
تجلیات بوقلموں حاصل ہوئے۔ پھر فقیر نے
ان کو دوبارہ سہ بارہ ہر ہر مقام میں توجہات
عالیہ سے نوازا۔ اور ساتھ ہی انھوں نے
سفر و حضر میں فقیر کی بیحد خدمات انجام دیے۔
اور فقیر کی سترہ سال صحبت ان کو میسر رہی
خداوند کریم ورحیم ان کو جزائے خیر سے نوازے
تو فقیر ان کو سلاسل ثمانیہ (یعنی آٹھوں
طریقوں) طریقہ نقشبندیہ، مجددیہ
معصومیہ، مظہریہ، طریقہ قادریہ
چشتیہ وسہروردیہ اور شطاریہ
مداریہ، کبرویہ اور قلندریہ)
اللہ تعالیٰ ان کے صاحبوں کو رحمتہائے
بیشمار مرحمت فرمائے) کی اجازت مطلقہ

www.maktabah.org

عليهم الرحمة والتحيّة وجعلته
جالسًا على مسند ارشادی بعد
انتقالی الی الله الهادی دوحولتُ
الیه جمیع الاسباب المتعلقة و
الزمتُ بها علی کل من دخل فی
طریقتی من الطلاب و المجازین
وغیرهم من الاصحاب ان یتّبعوا
امره ولا یخالفوه من بعدی له
فیده کیدی مقبوله مقبولی۔
فطوبی لمن اقتدی به وتمسّک
بامره جعله الله تعالی سبحانه
للمتّقین اماما واخلصه لنفسه
سبحانه ولحبیبه محمد صلی الله
علیه وسلم۔ فعلیه ان یروج
الطریقة الشریفة و یلقنها
لطالبی الحق سبحانه وتعالی و
یلقی الانوار فیهم بتوجهه و
صرف همته الیهم وادصی له
بدوام الذکر والفکر والمراقبة

دیتا ہے۔ پس وہ خلفائے مجددیہ میں ممتاز خلیفے ہیں اور سب طُرق صوفیاء کرام میں پیشوائے کامل ہیں۔ جس طریقے پر طالبِ مولیٰ جلشانہٗ کو چلانا چاہیں بفضلہ تعالیٰ ان کو مہارت کاملہ حاصل ہے اور وہ میرے بھی خلیفے ہیں۔ فقیر ان کو خلافت دیتا ہے ان کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے اور ان کا مقبول میرا مقبول ہے اور ان کا مردود میرا مردود۔

سو خوش ہوں وہ لوگ جن کو ان کی پیروی کامل حاصل ہو اور کہ جن کو ان سے فیضانِ صحبت حاصل ہو اور ان کے لیے مبارک صد مبارک ہو۔ اللہ کریم ان کو پرہیزگاروں کا امام بنائے اور ان کو اللہ پاک کا خاص قرب اور حبیب پاک کا نصیب ہو پس ان پر لازم ہے کہ طریقہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ کے رواج دینے میں کوشش کریں۔ اور طالبانِ مولا کو توجہات دینے اور نسبت شریفہ ان کے دلوں میں القاء کرنے میں

www.maktabah.org

والخلوة والانزواد والایاس من
الخلق والرجاء علی الخالق والصبر
والقناعة والتسلیم والرضاء و
التفویض والتوکل والرضاء
بالقضاء والالتجاء الی اللہ تعالیٰ
بتوسل المشائخ الکرام قدس اللہ
تعالیٰ باسرارهم الاقدس ط فی
حل المشکلات والمعضلات ط و
شرط الاجازة الاستقامة علی
الشریعة المصطفویة واتباع
سنة النبویة علی صاحبہا الصلوٰة
والسلام وحب مشائخ الکرام
رضوان اللہ علیہم - اللہم اجعلہ
عابداً لك وزاهداً لك وشاکراً
لك وعاشقاً لك ومتوکلاً علیك ط
وبارك فی عمرہٖ وارشادہٖ وعملہٖ
وکن لہ حافظاً وناصراً فی
الامور کلہا ۔ آمین یارب العلمین
بجاہ سید المرسلین ط وصلی اللہ

کوشش کریں ۔ اللہ کریم ان کے طفیل طالبان حق
کے دلوں کو انوار وتجلیات الٰہیہ سے بھر دیں ۔

فقیر ان کو وصیت کرتا ہے کہ دوامِ ذکر اور مراقبہ
اور خلوۃ اور انزواء اور لوگوں سے ناامیدی اور
خالق پر مدام بھروسہ اور صبر وقناعت تسلیم ورضا
بالقضا اور تفویض وتوکل اور اپنے مشائخ کرام
کے توسل سے اپنی ہر مشکل کے لیے التجا کرنے کو
اپنا شیوہ بنائیں ۔

اجازت کی شرط استقامتِ شریعتِ غراء
اور اتباعِ سنتِ بیضا ہے ۔ اور ساتھ
ہی اپنے مشائخ کرام کی محبت اس کی شرطِ
اولین ہے ۔

اے اللہ! تو ان کو عابد اور زاہد بنا ۔
اور اپنی ذات پاک کا سچا عاشق بنا ۔
اور ان کو اپنے اللہ پاک پر کمال توکل
عنایت فرما ۔ اور ان کی عمر اور ارشاد میں
بے حساب برکت عطا فرما اور ان کے جملہ امور کا
آپ کی ذات کفیل ہو اور تو ان کا حافظ اور مددگار ہو
آمین یارب العالمین

www.maktabah.org

تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ واصحابہ اجمعین ط برحمتک یا ارحم الراحمین ط

وادخلتہ فی ضمنی کما ادخلنی شیخی وامامی وقدوتی ھادی الضلال حافظ القرآن المجید شاہ احمد سعید صاحب قدس اللہ بسرہ الاقدس ط فی ضمنہ وادخلہ شیخہ المکرم مجدد المأۃ الثالثۃ والعشر نائب خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الشاہ عبد اللہ المعروف بشاہ غلام علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز۔ فقُبل من قبل بلا علۃ ط

وذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ط

اور فقیر نے ان کو اپنی ضمن[1] میں ایسا داخل کیا ہے جیسا کہ مجھے میرے پیر و مرشد حضرت شاہ احمد سعید صاحب نے اپنی ضمن میں داخل فرمایا تھا

اور ان کو ان کے شیخ شاہ عبد اللہ المعروف بشاہ غلام علی شاہ نے داخل فرمایا تھا۔

پس قسام ازل نے ان کا مقسوم ہی عجیب مقرر فرمایا ہے۔

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

[1] ضمنیت بھی مقامات تصوف سے ایک مقام ہے۔

www.maktabah.org

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمُ

فحررہ فی ست والعشرین من
الرمضان المبارک سنہ ۱۲۸۴ھ

تمت شد اجازت نامہ وخلافت نامہ

نمونہ مہر مبارک

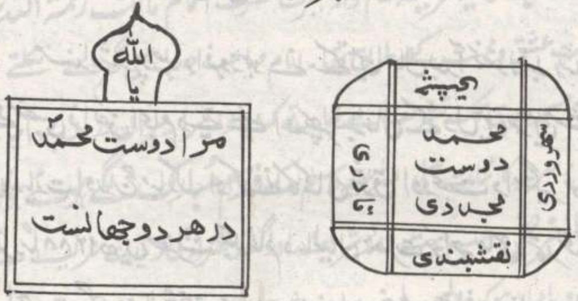

خلافت و اجازت نامہ ختم شد

www.maktabah.org

وصال

شب دوشنبہ یعنی سوموار کی رات ۲۲ر شوال المکرم ۱۲۸۴ھ قبلہ عالم و عالمیان جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت خواجہ مولانا حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس عالم فانی سے الوداع فرماتے ہوئے عالم جاودانی کی جانب رحلت فرما کر عالم قدس میں دیدار الٰہی جل شانہٗ سے مشرف ہوئے۔

حرمین شریفین کی زیارت اور حج

مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہونے کے تین سال بعد آنحضور قبلہ رشد و ہدایت کے منصبی فرائض انجام دیتے رہے اور پھر قبلہ عالی کے دل میں حرمین شریفین کی زیارت اور حج مبارک ادا کرنے کا کمال شوق اور محبت دامنگیر ہوا، چنانچہ تقریباً ۱۲۸۸ھ میں حضرت قبلہ عالم و عالمیان حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب جی چند اشخاص سمیت عازم زیارت حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً و عظمۃً ہوئے۔

حج بیت اللہ شریف سے فارغ ہو کر عازم زیارتِ مَدِیْنَۃُ الرَّسُوْل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور گنبدِ خضراء علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ والثناء ہوئے جب مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں وارد ہوئے تو رابطۂ محبت اور غلبۂ شوق اس قدر طاری ہوا کہ در و دیوار سے صورتِ محبوب مشاہدہ ہونے لگی۔ مدینہ

www.maktabah.org

پاک میں کم و بیش گیارہ روز رہے۔ ادب و احترام کا یہ عالم تھا کہ کھانا پینا یکسر ترک کر دیا، تاکہ قضاء حاجت کی ضرورت نہ پڑے۔ کیونکہ مدینہ پاک کی مبارک سرزمین پر ہر کہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک لگے ہوئے ہیں جس میں پاک سرزمین کا ہر ذرہ آفتاب عالمتاب سے زیادہ روشن اور اہلِ نظر کے لیے صد رشک خلد بریں ہے۔ بیت:۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر

نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ ایں جا

ادب کا یہ قرینہ امام دار الہجرت حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی سنتِ عشق و محبت کے مطابق تھا۔ امام صاحب جب بھی گھر سے نکلتے، تو پا برہنہ مسجد نبوی تک تشریف لے جاتے کہ مبادا میرا پیران ذروں پر آجائے کہ جن پر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک لگے ہوئے ہوں۔

الغرض جب بیت اللہ شریف اور گنبد خضراء کی زیارت شریف سے شاد کام و بامراد ہو کر واپس اپنے پیر و مرشد حضرت حاجی صاحب قبلہ قندھاری قدس سرہ کے آستانہ عالیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف پہنچے تو اپنے پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے مسند رشد و ہدایت پر جلوہ افروز ہوئے اور (برصغیر) ہندوستان اور افغانستان وغیرہ ممالک کے ہزاروں لوگوں کو داخل طریقہ فرمایا۔

شریعت کی پابندی:۔

سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ کی بنیاد ہی شریعتِ مطہرہ کی کمال پابندی اور

www.maktabah.org

سنت سنیہ نبویہ کی پیروی کامل پر رکھی گئی ہے، سر مو انحراف اور تساہل و غفلت اس بارہ میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ رح کے خلاف ہے۔ سلسلہ ہائے تصوف میں تین لفظ بکثرت زبانوں پر دہرائے جاتے ہیں شریعت، طریقت، حقیقت،
ان کی تفسیر میں سینکڑوں صورتیں بیان کی جاتی ہیں مگر حقیقی تفسیر ان کی حضرت امام ربانی مجدد منور الف ثانی رض نے اپنے مکتوبات قدسی آیات میں بیان فرمائی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ شریعت غرا کے احکام کی پابندی فکر و استدلال کے ذریعہ، یہ شریعت ہے۔ اور عقل و نظر سے آگے شریعت کے احکام کی پابندی ذاتی تجربہ اور قلبی مشاہدہ کے ذریعہ سے جو ہو وہ حقیقت ہے اور اس مقام تک پہنچنے کے لیے ریاضات اور مجاہدات، کوششیں اور کاوشیں ان سب کا نام طریقت ہے۔ روحانی کمال اور آخری منزلِ صداقت کا واحد معیار اور مقیاس صرف اور صرف شریعت ہے۔ اول و آخر یہی مقصود اور مطلوب ہے۔ رُوحانی ترقی اور کمال کا کوئی بھی ایسا مقام اور نہ کوئی ایسی منزل ہے جو تکلیفات شرعیہ سے مستثنیٰ ہو۔ انسان جب تک انسان ہے اور اس کے ہوش و حواس باقی ہیں اور جب تک اس کی رگِ حیات میں جنبش باقی ہے اس وقت تک اس پر شریعت کی پابندی فرض ہے۔

ہمارے حضرت قبلہ دامانی قدس سرہٗ نے شریعت پر کمال پابندی اور سنتِ سنیہ کے کمال اتباع کو اپنا نصب العین اور دستورِ زندگی ایسا بنایا کہ کردار و گفتار و نشست و برخاست اور خورد و نوش، وضع

www.maktabah.org

وقطع اور لباس وغیرہ، غرض زندگی کے ہر شعبہ میں شرعی احکام اور سنتِ نبویہ کی پابندی اور کامل اتباع کو لازم قرار دیا۔ یہاں تک کہ بال بھر بھی انحراف کو حرام سمجھتے اور اس سے تجاوز نہ فرماتے۔ **خانقاہ شریف میں** درویشوں اور عزلت نشینوں کو ہمیشہ نماز تہجد، مراقبہ اور ذکر الٰہی کی کثرت سے پابندی کی نصیحت فرماتے اور اکثر فرمایا کرتے کہ یادِ الٰہی سے ایک لمحہ کے لیے غفلت نہیں ہونی چاہیئے اور اکثر یہ شعر وردِ زبان ہوتا۔ شعر:۔

ذکر کن ذکر۔ تا ترا جان است
پاکئ دل ، زذکرِ رحمٰن است

"سُبحان اللہ"

انکسار و تواضع حضرت قبلہ دامانیؒ

انکسار اور تواضع کا یہ عالم تھا کہ حضرت والا کے عقیدتمندوں اور خُدّام کی تعداد ہزار در ہزار تھی۔ اس کے باوجود آپ فرمایا کرتے کہ میں بزرگی اور پیری کا دعویٰ ہرگز نہیں کرتا۔ بلکہ میں تو اپنے پیر و مرشد حضرت قبلہ حاجی صاحب قندھاری قدس سرہٗ کے مزارِ پُر انوار کا جاروب کش اور زائرین و وارد ین کا خدمت گزار ہوں۔ ایک خراسانی سائل کی چرب زبانی کا جواب دیتے ہوئے فرمایا "دنیا میں ہماری دولت مندی اور غناء مشہور ہے۔ اور یہ برکت میرے پیر و مرشد کی ہے ورنہ مجھ جیسا مسکین کوئی نہیں۔"

-:-

www.maktabah.org

توکّل علی اللہ اور خود سپاری

مقاماتِ عشرہ جو تصوّف کا لب لباب ہیں۔ توبہ[۱]۔ انابت[۲]، زہد[۳]، صبر[۴]، قناعت[۵]، توکّل[۶]۔ شکر[۷]، خوف[۸]، تسلیم[۹]، رضا[۱۰]۔

یہ مقامات عشرہ حضرت خواجہ دامانی قبلہ کو اگرچہ کامل طور پر حاصل تھے مگر ان میں جو مقام توکل علی اللہ ہے، آپ جناب اس کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز تھے۔ باوجودیکہ ظاہری طور پر کوئی ذریعہ بھی دنیا کے حصول کا آپ کے پاس نہ تھا اور نہ کوئی دنیاوی اسباب تھے۔ مگر زائرین اور واردین کی کفالت اس کے باوجود آپ حضور کے ذمہ تھی۔ بعض اوقات سینکڑوں کی تعداد چار پانچ سو کے قریب زائرین اور واردین درویشوں سمیت بن جاتی تھی۔ خانقاہ شریف میں مستقل قیام پذیر مردوں اور عورتوں طالبان خدا، اللہ، اللہ، اللہ کرنے والوں کی ایک سو بیس[۱۲۰] اشخاص کے لگ بھگ تعداد تھی۔ ان سب کے جملہ اخراجات کے کفیل ذات خداوندی جلشانہٗ کے بعد آپ ہی کی ذات تھی۔ اس قدر ذاتِ خداوندی پہ بھروسہ تھا کہ ایک بار خانقاہ شریف کے حجروں کی دیکھ بھال کے لیے تشریف لے گئے تو ایک میزاب (پرنالہ) کے نیچے سُرخ مرچ کا ایک پودا ملاحظہ فرمایا، جو خوب ہرا بھرا تھا۔ اس پودے کو دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ یہ پودا کس نے لگایا ہے۔ لنگر خانہ کے منتظم خادم نے عرض کی کہ حضور! یہ پودا میں نے لگایا کہ لنگر خانہ کی ضرورت کے کام آئے گا" **ارشاد فرمایا**۔ "میرے حضرت رح کا لنگر اس کا محتاج نہیں"۔ اور اسی وقت سنگھولے سے جو آنجناب

www.maktabah.org

تکیہ کرنے کے لیے اپنے ہاتھ میں رکھا کرتے تھے، اس پودے کو اکھاڑ پھینکا سبحان اللہ! اور ع

خدا خود میر سامانست اربابِ توکّل را

کا مصرعہ بھی زبان مبارک سے پڑھا اور ارشاد فرمایا کہ فقیر کی بسر اوقات توکل برخدا ہے۔ بعض ظاہر بین اشخاص حضرت کے کثیر اخراجات اور مصارف کو دیکھ کر یہ گمان کرتے کہ یا تو آپ عامل ہیں یا پھر کیمیا گر ہیں۔ حالانکہ نہ تو آپ عامل تھے اور نہ کیمیا گر۔ صرف اور صرف اپنے پیر و مرشد کے ساتھ کمال رابطہ اور محبت آپ حضور کے دل میں موجزن تھی۔ جس کے طفیل آپ کے پاس معرفت بھرا دل مبارک تھا جس سے خلقِ خدا آپ کی ذاتِ گرامی سے مثلِ مُوروملخ مستفیض و منور ہو رہی تھی۔ اور ساتھ ہی رحمت الٰہی کی آپ حضور پر وہ موسلا دھار بارش تھی کہ کسی چیز کی کمی نہ تھی۔ سیم و زر، دین و دنیا کی رونق اور کامیابی و کامرانی و ترقی و خوشحالی اور فیضانِ الٰہی کا ٹھاٹھیں مارنے والا بحر بیکراں آنحضور کے پاس تھا۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اور ساتھ ہی آنحضور زبانِ فارسی میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"مردماں بہ یقین می دانند کہ نزد عثمان دولتیست کہ تمام ندارد۔ و بعضے بر ما گمانِ کیمیا گر دارند، حالانکہ

لہ عبارت مذکورہ مجموعہ فوائد عثمانیہ مصنفہ حضرت مولانا سید اکبر علی شاہ صاحب دہلوی رح کے باب ملفوظات (ملفوظ ۱۲ ص ۲۴) میں درج ہے۔

www.maktabah.org

حال من ایں است کہ ہر فتوحات کہ بمن می رسد، ہمہ برکت پیرِ دستگیر من است، خرچ درویشاں میکنم واز غم ایں وآں واز غم فردا بحمد اللہ خلاص و آزادم۔"

حضور سراپا نور کا استغناء اور شان بے نیازی اور اعراض از ما سوا اللہ، اہل اللہ کی شان ہی بے نیازی اور استغناء ہے، طمع اور لالچ ان میں ذرہ بھر نہیں ہوتی۔ ان کی زندگی ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کہ الغناء ہو غنی النفس! اد کما قال م کی زندہ مثال ہوتی ہے۔ بحمد اللہ یہ شان بے نیازی ہمارے حضرت خواجہ دامانی قبلہ رح میں بدرجہ اتم واکمل موجود تھی حضور کی افتادِ طبع شریف ہی اپنے پیر دستگیر کی توجہات منیف سے ایسی ہی واقع ہوئی تھی، کہ اس میں حرص اور لالچ نام کو بھی نہ تھی۔ کیونکہ اہل اللہ کی جبلت اور فطرت ہی میں اللہ کریم نے استغناء بھری ہوتی ہے۔ بس ٹھیک اسی طرح ہمارے حضرت قبلہ دامانی رحمۃ اللہ علیہ کا وجود مبارک شانِ استغنائی کی ایک زندہ تفسیر تھی۔ چنانچہ تین واقعے حضور قبلہ کی استغناء کے عرضِ خدمت کیے جاتے ہیں

پہلا واقعہ

ایک سال آپ قبلہ علاقہ غنڈان[1] (موجودہ افغانستان) میں موسم گرما گزارنے

---

[1] غنڈاں پشتو میں پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہیں اور اس وادی میں جو غزنی اور قندھار کے درمیان واقع ہے اور یہاں کشت باڑی بے حد ہوتی ہے۔ ہر چہار طرف یہ وادی اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں سے تھی۔ اس لیے اسے غنڈاں کہتے ہیں۔

www.maktabah.org

تشریف فرما تھے۔ وہاں کے قبائل کے مرد و زن سب حاضرِ خدمت ہوئے، اور ان میں سے قوم توخی تلک خیل خدو زئی نے نہایت عاجزی و زاری سے عرض کی۔ کہ ہم ایک کاریز[1] اور اس کی ملحقہ اراضی حضور قبلہ کے لنگر شریف اور خانقاہ مبارک کے لیے ہدیۃً نذر کرتے ہیں جس کی سالانہ آمدنی تخمیناً دس ہزار روپے ہے۔ حضور قبلہ منظور فرمائیں۔ اور اس بابت بیحد اصرار کیا۔ مگر باوجود اصرارِ بیشمار اور زاری دگریہ بے کنارہ اس کاریز مع اراضی کو منظور نہ فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا:۔

فقیر کا سب معاملہ توکّل علی اللہ پر ہے اور اسی ذات پاک جل شانہٗ کے بھروسے اور سہارے پر فقیر لمحاتِ حیاتِ مستعار گزار رہا ہے اور بحمد اللہ وہی ذات بے ہمتا فقیر کے سب کام اور کاروبار لنگر شریف اور میرے حضرت پیر و مرشد کی خانقاہ شریف کے پورے فرما رہا ہے اور بطریق احسن و عمدہ سرانجام دے رہا ہے اور یہ شعر بھی پڑھا۔ سبحان اللہ! بیت:۔

دوست مارا زر دہد منّت نہد
رازقِ ما رزق بے منّت دہد

دوسرا واقعہ

یہ کہ حضرت قبلہ کے احباب مریدین ہندوستان میں سے علاقہ یو۔پی۔ میں

---

[1] کاریز ایک قسم کی چھوٹی یا کسی قدر بڑی اس نہر کا نام ہے جو پہاڑی علاقوں یا افغانستان اور دیگر سرد یا گرم علاقوں میں قدرتی طور پر جاری ہیں، ان کاریزوں (نہروں) سے بہت بڑے وسیع علاقے اراضیات کے سیراب اور آباد ہوتے ہیں۔

www.maktabah.org

ایک بی بی صاحبہ تھیں جو حضور کی بیحد غلام اور عقیدت مند تھی اور ایسی صاحبِ کمال اور صاحبِ حال بی بی صاحبہ تھیں کہ انھوں نے سب مقامات سلوک نقشبندیہ، مجدّدیہ حضور کی غائبانہ توجہات شریف کی بدولت طے کیے تھے اور اس کے باوجود وہ بیحد متموّل تھی اور اس کے چار پانچ عدد باغات بے حد سرسبز آموں کے تھے اور تقریباً ۴ مربعہ جات زمین کی بھی مالکہ تھی جن کی آمدنی سالانہ تخمیناً ڈیڑھ لاکھ رقم کثیر ہوتی تھی اور وہ بے اولاد تھی۔ وہ جب بھی حضور کی خدمت میں خانقاہ شریف احمدیہ سعیدیہ میں حاضری سے مشرف ہوتی وہ عرض کرتی کہ حضور میں لاولد ہوں اور مہربانی فرماکر میری یہ ملکیت لنگر شریف کے لیے منظور فرمائیں۔ اور یہ فدویہ اپنی یہ ملکیت، باغات حضور کی خدمت میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہدیہ پیش کر کے لنگر کے لیے وقف کرتی ہے۔ حضور منظور فرمائیں۔ اور یاد رہے کہ یہ بی بی صاحبہ علی گڑھ (یو۔ پی) موضع سَمیرا جو کہ علی گڑھ شہر سے چھَ سات میل پر واقع ہے، کی رہنے والی تھی۔ اس بی بی صاحبہ نے بارہا اصرار کیا، اور خلفاء کرام سے حضور قبلہ سے منظور کروانے کے لیے کہلوایا۔ مگر حضور قبلہ نے باوجود شدت اصرار اور عقیدت بے شمار، بی بی صاحبہ کے مجبوراً منظور فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا۔ بی بی صاحبہ! یہ سب ملکیت اور باغات وغیرہ فقیر کو منظور ہیں۔ مگر فقیر وہاں پر اپنے پیر و مرشد کی خانقاہ شریف کو چھوڑ کر نہ بیٹھ سکتا ہے اور نہ وہاں پر سکونت اختیار کر سکتا ہے۔ حضور قبلہ نے بی بی صاحبہ موصوفہ کا ہدیہ منظور فرمایا اور ساتھ ہی انھیں دو چار مہینوں میں اپنے مقتدر خلیفے اور عالم اجل اور فاضل و علامہ بے بدل مولانا محمود شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

www.maktabah.org

کو خلافت اور اجازت نامہ طرق صوفیہ نقشبندیہ مجددیہ سے سرفراز فرماکر علی گڑھ روانہ فرمایا اور ان کو وہ ساری اراضی اور باغات ہبہ اور وقف فرما دیئے۔ اور ان کو وہاں پر خانقاہ بنوادی۔ اور اس میں بٹھا کر اس علاقہ کے سارے احباب مریدین و معتقدین کو توجہات دینے پر مامور فرمایا۔ چنانچہ وہ صاحب موصوف اور خلیفے حضور کے حضرت مولانا محمود شیرازی نے وہاں سمیرا علی گڑھ میں سکونت فرمائی اور تادمِ زلیست وہاں پر رہے۔ حتیٰ کہ ان کی قبر شریف بھی سمیرا میں ہے۔ اور ان کی گذران اور سب لنگر کے اخراجات زائرین اور واردین کے اسی ملکیت اور باغات وغیرہ کی آمدنی سے بفضلہ تعالیٰ بطریق اکمل پورے ہوتے رہے[1]۔ زہے سامان بے نیازی! میرے حضرت قبلہ دامانی رحمۃ اللہ علیہ کی (سبحان اللہ)

تیسرا واقعہ

ایک روز حاجی غلام نبی صاحب قوم باڑ سکنہ چودھواں[2] جو حضور قبلہ کے

---

[1] مولانا محمود شیرازی صاحب حضرت قبلہ دامانی رحمۃ اللہ علیہ کے مستند اصحاب اور جلیل القدر خلفائے کرام سے تھے، آپ بفضلہ تعالیٰ حاجی، قاری خوش الحان اور جید عالم و فاضل تھے، سب علوم ان کو ازبر تھے۔ مگر حدیث و تفسیر و فقہ میں بے نظیر تھے۔ بیحد شیریں کلام اور خوش بیان تھے ان کے ساتھ اول ملاقات ہی میں اس پر زن و مرد فریفتہ ہوجاتے (یعنی سب لوگ فریفتہ ہوجاتے) شہر شیراز کے رہنے والے تھے۔ جو توابع ایران سے ہے۔ جب ایران سے آئے تو پھر واپس گھر نہیں گئے ساری زندگی حضرت قبلہ کے ساتھ گزاری۔ رفع اللہ قدرہٗ۔

[2] چودھواں ایک شہر ہے جو اقوام باڑ پٹھانوں کا مسکن ہے یہ شہر موسیٰ زئی شریف سے چھ میل جنوب کے فاصلہ پر واقع ہے۔

www.maktabah.org

بعض مریدین سے تھا اور جولا ولد تھا۔ اس کی بیوی اور حاجی صاحب مذکور عمر کے اس حصۂ منزل کو پہنچ چکے تھے اور عمر کی ایسی حد آگئی کہ اولاد کی رہی سہی امید بھی ختم ہوگئی تھی تو انھوں نے سوچا کہ اب اتنی عمر گزرنے پر اولاد نہیں ہوئی، تو کوئی ایسا کام کر جائیں تاکہ ہمارے واسطے جو باقیات صالحات سے ہو۔ حاجی صاحب موصوف بڑے متمول اور بڑے زمیندار تھے۔ چنانچہ حاجی صاحب نے ایک عریضہ بابت اپنی جائداد کے خدمت شریف میں ہدیہ لنگر میں پیش کرنے کے بارہ میں لکھا، جس کا مضمون یہ ہے کہ حضور! بندہ لاولد ہے اور چودھواں میں (ایک باغ میوہ دار رکھتا ہے) اور دو ویل کالا پانی (جو نہری ہے اور بارہ مہینے نہر میں جاری ہوتا ہے) اور ایک حصہ پن چکی، اور ایک مکان سکونتی چودھواں شہر میں جس کی بڑی حویلی ہے۔ یہ سب حضرت قبلہ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور نہایت عاجزی و لجاجت سے قبول فرمانے پر اصرار کیا۔ اور بندہ اور بندہ کی بیوی کو اپنے زمرۂ درویشاں میں قبول فرمائیں"۔

یہ عریضہ جب آنحضور قبلہ کی خدمت اقدس میں حضرت کے ایک خلیفے مکرم نے پیش کیا اور جواب کا منتظر بیٹھا رہا۔ جب حضور قبلہ نے حاجی صاحب مذکور کا عریضہ پڑھا تو اس عریضے کی پشت پر چند سطور اپنی قلم مبارک سے جواباً تحریر فرمائیں۔ عبارت حضور قبلہ کی جو جواب میں اسی عریضے کی پشت پر تحریر کی گئی تھی یہ ہے کہ "جنابِ من! جو کچھ آپ صاحب نے کمال خلوص اور محبّتِ بے پایاں کی بنا پر تحریر فرمایا ہے۔ اللہ کریم آپ کو اس نیک نیتی اور کمالِ محبت کا جو آپ اپنے پیرانِ عظام سے رکھتے ہیں، جزائے خیر جمیل اور اجرِ جزیل

www.maktabah.org

عطا فرمائے۔ فقیر آپ صاحبان کے کمال محبت کو دیکھ کر یہ سارے تحفے منظور کرتا ہے اور منظور کرنے کے بعد ان سب تحائف اور ہدایا کو واپس آپ دونوں میاں بی بی صاحبان کو ہدیہ کے طور پر بخشتا ہے۔ کیونکہ ان سب تحائف کو فقیر اپنے پاس رکھنے سے معذور ہے۔ فقیر کے پیر و مرشد قدس سرہٗ کا لنگر شریف صرف اور صرف توکل بر خدا پر چل رہا ہے۔ اور یہ شعر بھی عریضہ کی پشت پر تحریر فرمایا ؎

تو چنیں خواہی خدا خواہد چنیں
می دہد حق ، آرزوئے متقیں

باقی رہا آپ کا زمرۂ درویشاں میں شامل ہونے کا ارادۂ مصمم، تو اس کی بابت عرض ہے کہ خانقاہ شریف آپ صاحبان کا گھر ہے جس وقت جی چاہے خانقاہ شریف کے درویشوں کے ساتھ اوقات بسر کریں۔ انشاء اللہ توجہات اور دعاگوئی سے آپ صاحبان کے حق میں فقیر ہرگز دریغ نہ کرے گا۔ تسلی فرمائیں۔

اتفاقاً چند سیّاح خانقاہ شریف آئے اور انھوں نے پہلی ملاقات میں اس بات کا اعتراف کیا کہ اس سے پہلے ایسے دلنواز شخص کے بارہ میں ہم نے سنا ہے اور نہ اب تک ہم کو ایسے دلنواز شخص کے دیکھنے کا موقع ملا ہے کسی شاعر نے کیا ہی خوب اس بابت کہا ہے:۔ ؎

پس بہ ہر دورے ولی کامل است
تا قیامت آزمائش قائم است

www.maktabah.org

حضرت والا کا استغناء

علاقے کے اطراف وجوانب میں ہر طرح مشہور تھا۔ مختصر یہ کہ حضرت والا علمی اور عملی کمالات کے اعتبار سے بے پایاں سمندر تھے جو جُود وسخا کی ٹھاٹھیں مار رہا ہو اور اس میں ذرہ بھر بھی کمی نہ آئے لیکن زبان مبارک پر کبھی بھی اپنی تعلی اور برتری جتانے کے متعلق کوئی حرف لائے ہوں۔ یا اس بابت کوئی اشارہ کیا ہو۔

حضرت والا شان بلاشبہ ایک عظیم انسان اور مرد کامل تھے

جن سے ہزاروں لاکھوں تک لوگ اور مکرم انسان جو دور دراز کے رہنے والے تھے مستفیض ہوکر اور برکاتِ حضرات سے مالا مال ہو کر خلق اللہ کی اشاعتِ خوبصورت سے بے انداز مالا مال ہوئے، جو دور دراز کے سفر تک کرتے۔ اور لاکھوں میٹھی ہستیاں اس چشمۂ بے بہا سے اپنی تشنگی بجھاتے رہے۔

---

www.maktabah.org

حضرتِ والا کا مسندِ ارشاد پر متمکّن ہونے کے بعد سلسلۂ شریف حضرات نقشبندیہ کی

ترویج اور اشاعت

حضرت والا نے جس خوش اسلوبی اور سلیقہ سے خلافتِ عظمیٰ کے فرائض انجام دیے، دنیا دنگ رہ گئی۔ پنجاب سے گزر کر یہ فیضان دہلی، بمبئی اور بنگال، کلکتہ، آسام وغیرہ کے اوطانِ بعیدہ تک پہنچا اور اسی طرح خراسان (موجودہ افغانستان) میں بھی سلسلہ شریف کی خوب اشاعت ہوئی اور ہزاروں خلفاء اس علاقہ میں مقرر فرمائے، جن سے آگے ہزاروں، لاکھوں نے فیض حاصل کیا۔

خانقاہ ڈیپ شریف کی تاسیس و تعمیر

آنحضور قبلہ کی مساعی جمیلہ سے علاقہ سون سکیسر میں ڈیپ شریف کے مقام پر ایک جدید خانقاہ شریف کی تاسیس اور تعمیر کرشمۂ قدرت تھی۔

www.maktabah.org

قصہ

(وادی سون) ایک خوشگوار اور پر بہار علاقہ ہے جس میں قطب[1] شاہی قوم اعوان آباد ہے۔ چونکہ اس قوم کا خمیر اہل اللہ اور اولیاء اللہ کی عقیدت اور ارادت سے اٹھتا ہے، تو اس قوم اعوان میں سے محبین و مخلصین نے اور مریدان و خادمان نے جن میں سے چند ایک خلفاء عظام بھی تھے، کی دلی محبت و عقیدت اور خواہش تھی کہ کیا ہی خوش قسمتی و نیک بختی ہوتی جو کہ آنحضور والا شان ہم غریبان کے قرب میں ہوتے اور جب جب تڑپ محبت زیادہ ہو جاتی تو ہم اپنے گھروں سے روانہ ہو کر آنحضور والا کی قدم بوسی اور زیارت و دیدار مبارک سے فیض یاب ہوتے رہتے۔ شاید اللہ تعالیٰ کا امر کرم فرما ہو رہا تھا کہ جب حضرت قبلہ والی کابل امیر عبدالرحمن کے مظالم شبانہ روز سے تنگ آگئے تو آنجناب والا نے پھر افغانستان میں قیام نہ کرنے کی قسم کھائی اور جب آپ نے افغانستان جانا چھوڑ دیا، تو دو[2] سال مسلسل گرمیوں کے معہ جملہ اہل و عیال و درویشانِ کرام اور خلفائے عظام

---

[1] قطب شاہی، اعوان قوم کے جد امجد کا نام عون تھا۔ آباؤ اجداد آپ کے مذہب شیعہ امامیہ رکھتے تھے آپ (عون) نے حضرت پیران پیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور اہل سنت والجماعت کے مسلک حقہ کو اختیار فرمایا۔ اور سارے مقاماتِ سلوک سلسلہ قادریہ کے غوث الاعظم قدس سرہ سے طے کیے جن کی بنا پر قطب کا لقب پایا تب سے قطب شاہ کے نام سے مشہور ہوئے۔

www.maktabah.org

موسیٰ زئی شریف اپنی خانقاہ شریف احمدیہ سعیدیہ میں قیام پذیر رہے۔ جب خلفاء کرام نے دیکھا کہ آنحضور اور حضور کے جملہ اہل وعیال و درویشان کرام اور خلفاء عظام کے لیے موسیٰ زئی شریف کی گرمی برداشت کرنا بیحد مشکل امر ہے تو انھوں نے حضور کی خاطر علاقہ سون سکیسر میں مقام ڈیپ شریف منتخب فرمایا۔ کیونکہ یہ مقام ساری وادیٔ سون میں نسبتاً بیحد ٹھنڈی اور ہوادار جگہ ہے۔ جب آنحضور قبلہ نے اس مقام پر نزول اجلال فرمایا تو آپ کے بڑے بڑے عمدہ اور نامور خلفاء آپ کے ہمرکاب تھے، مثلاً حضرت[1] سید لعل شاہ صاحب قبلہ ہمدانی بلاولی۔ حضرت مولانا قاضی عبدالرسول[2] صاحب انگوی۔ حضرت مولانا مولوی[3] نور خان صاحب چکڑالوی۔ حضرت جناب قاری[4] قمرالدین صاحب کرڈھوی اور دیگر مقدس خلفاء رضوان اللہ علیہم سب آپ کے ہمراہ تھے۔ قرب وجوار کے خوش نصیب اعوان (وادیٔ سون کے) سب نے اپنی اپنی خدمات پیش کیں۔ اور الحمد للہ آنحضور قبلہ کو بھی یہ جگہ بہت پسند آئی اور اس مقام کو اپنی مستقل رہائش کے لیے بیحد پسند فرمایا اور یہاں پر مستقل رہائش موسم گرما میں رکھ لی۔ یہ سن ۱۳۰۳ھ[1] تھا۔ اور یہ مقام[2] شریف آج تک (وادی سون نزدیک و دور قوم اعوان اور علاقہ پکھڑ جو کہ سون سکیسر کے پہاڑ کے جانب غرب واقع ہے اور ضلع سرگودھا و ضلع میانوالی کے لوگوں میں) خانقاہ عثمانیہ

---

[1] اس دن سے خانقاہ ڈیپ شریف کو خانقاہ عثمانیہ، سراجیہ کے نام سے منسوب کیا گیا۔

[2] یہ کچھ حال خانقاہ ڈیپ شریف اور کچھ حال مسجد شریف خانقاہ ڈیپ شریف کا درج ہے۔

www.maktabah.org

سراجیہ شریفؒ کے نام سے مشہور و معروف ہے اور آج ۱۴۰۷ھ تک اسی نام سے مشہور ہے۔
اور ساتھ ہی معلوم رہے کہ موضع کفری اور کرُوڈھی کے عقیدت مند اور محب مریدوں نے نہ صرف خانقاہ شریف مذکورہ کی تعمیر کے لیے بلکہ اس کے علاوہ خانقاہ شریف میں حضرت والا کے باخدا درویشوں اور حضور کے مال مویشیوں کی چراگاہ کے لیے اور ضروری اخراجات کے لیے دو صد (۲۰۰) بیگھ[1] اراضی بمعہ پہاڑوں وغیرہ کے خدمت شریف میں نذر کیے۔ بلکہ اس وادی کے صدر مقام نوشہرہ کے دیگر شہروں کے خوش نصیب و خوش بخت افراد (قوم اعوان) نے حضور والا کے حضور اپنی ساری خدمات پیش کیں اور چند ہی مہینوں میں ایک عالی شان مسجد شریف اور پندرہ بیس حجرے زائرین و واردین اور اللہ اللہ کرنے والے درویشان کرام کے لیے اور ایک بڑی حویلی مع چھ سات کمروں کے حرم سرا کے لیے تیار ہو گئے۔" فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ خَیْرَا الْجَزَاءِ۔"

حضور قبلہ نے وادیٔ سون بمقام ڈیپ شریف کو اپنی خانقاہ اور مستقل قیام گاہ بنانے کے ایک سال بعد مسجد شریف کا سنگ بنیاد رکھا جو تخمیناً ۳۶ فٹ لمبی اور ۲۵ فٹ چوڑی تھی۔ چنانچہ بفضلِ خدا و جملہ مریدین اور محبّین باصفا کی شبانہ روز کی محنت و کاوش سے چند یوم میں مسجد شریف تیار ہو گئی۔ مسجد شریف گھڑے ہوئے پختہ پتھروں کی تھی اور چھت پر بڑے موٹے موٹے شہتیر ٹاہلی کی لکڑی کے چڑھے ہوئے تھے اور درمیان میں پانچ ستون تھے اور جب مسجد شریف تیار ہو گئی، تو حضرت قبلہ کے خلیفۂ اجل و ارشد مولانا محمود شیرازیؒ نے مسجد کا قطعۂ تاریخ لکھا

---

[1] جملہ اراضی مع پہاڑوں کے حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحبؒ و حضرت خواجہ حاجی محمد سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہما خلف حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحبؒ، ان دونوں حضرات کو دی گئی اس میں صرف چار ایکڑ رقبہ مع پہاڑ حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحبؒ کی خدمت میں پیش کیگئی اور باقی اراضی بعد میں سراج الاولیاء حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحبؒ کی خدمت میں پیش کی گئی۔

www.maktabah.org

جوکم ازکم دس اشعار بزبان فارسی پر مشتمل تھا۔ جو دو عدد ملتانی پتھروں پر کندہ تھا۔ جس سے سن تاریخ بنیاد و تعمیرِ مسجد نکلتی تھی۔ وہ دونوں پتھر مسجد کے شمالی جانب محراب کی دیوار میں نصب تھے۔ گویا ان اشعار سے ۱۳۰۴ھ کی تاریخ نکلتی تھی۔

یہ مسجد شریف بسبب نہایت کہنہ ہونے کے بقضائے الٰہی ۱۳۷۹ھ کو شہید ہوگئی۔

اس کو پھر اس فقیر محمد اسماعیل سراجی مجدّدی نے دوبارہ بمعاونت و امداد ملک حاجی قاسم علی خان سوڈھی والوں کے ایک ماہ میں مکمل کرلی اور قطعۂ تاریخ مصنفہ حضرت مولانا محمود شیرازی والے پتھر بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے۔ میرے قبلہ والد محترم حضرت سیّدی و مُرشدی خواجہ **حافظ محمد ابراہیم صاحب** رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۷۰ھ نے مولانا شیرازی صاحب کے ان کندہ پتھروں کو جوڑکر اشعار سارے تحریر کر لیے۔ پھر بڑے خوبصورت پتھر پر کندہ کرلیے۔ یہ پتھر محفوظ رکھا ہوا تھا۔ جب ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۹۶۱ء کو فقیر نے دوبارہ مسجد شریف کی تعمیر شروع کی تو اپنے والد بزرگوار حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا وہ کندہ پتھر محراب کے دائیں جانب دیوار میں نصب کروا دیا تاکہ قطعۂ تاریخِ مسجد بھی نمایاں ہو سکے۔ اور میرے والد بزرگوار کی یادگار بھی معلوم ہو سکے۔ جس میں شائقین کی زیارت کے لیے کافی کچھ سامان ہے۔ کیونکہ اس نئے پتھر پر اشعار تاریخی کے علاوہ آگے **لاشئ حافظ محمد ابراہیم سجادہ نشین خانقاہ موسیٰ زئی شریف** کا اسم گرامی بھی کندہ ہے۔ مسجد شریف ڈیپ کی تعمیر کا سن ۱۳۰۴ھ ہے اور پتھر مذکور پر بھی ۱۳۰۴ھ مرقوم ہے۔ اشعار یہ ہیں:۔

www.maktabah.org

دس اشعار تاریخی بزبانِ فارسی

حضرت مولانا محمود شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

دربناءِ مسجد شریف خانقاہ سراجیہ ڈیپ شریف

ضلع خوشاب (وادیٔ سون سکیسر)

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم ط

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم ط

لِلّٰہِ الحمدُ ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپسِ پردۂ تقدیر پدید

قطعہ تاریخ نہادِ سنگِ بنیاد خانقاہ شریف
سون سکیسر و مسجد شریف خانقاہ سراجیہ
دوستیہ عثمانیہ ڈیپ شریف ضلع سرگودھا
تحصیل خوشاب

این جامع فیض، جامع عثمانیست — این طاق منصرفست آستانیست رفیع
در فردِ بقا خامۂ منشیٔ قضا — اهضائے ورا نبشت خطِ توقیع
از دُرج کمال خواجۂ عالم یافت — این طاق فلک رواق زیبِ ترصیع
حاجی بہیں دوست محمد کہ دوتاست — قدِ فلک اندر برش از وقعِ وقیع

www.maktabah.org

وصفش چگنم کہ سیرتِ خواجۂ ما | برہانِ کمالِ اوست و الامر وسیع
بوبکر بصدق و عمر اندر انصاف | عثمان دوم جامع الالقاب جمیع
بردرگہ او کرمنا اللہ بہا | در بذل وجود عیبے است شنیع
ایں صومعہ چوں گرفت انجام گرفت | زیں سوئی لوائی عزم دولت تشییع
چوں کرد نزول جستم از پیرِ خرد | تاریخ قدوم وے دایں قصر رفیع
ادبو دور اندیشہ کہ شیرازی گفت | صبح نہم شعبان در فصل ربیع

۱۳۰۴ھ

مرتب کنندۂ لوح تاریخ حضرت خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب قبلہ
سجادہ نشین خانقاہ عالیہ

سراجیہ دوستیہ عثمانیہ

بتاریخ ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ مطابق فروری ۱۹۵۵ء

موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

الراقم الحروف: بدنام کنندۂ نیکونامے چند فقیر محمد اسمٰعیل عفی عنہ
سراجی، مجددی

www.maktabah.org

خانقاہ ڈیپ شریف کی مسجد کے حالات وغیرہ

نئی مسجد کا سن تعمیر ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۹۶۱ء ہے

حقیقت میں حضرت قبلہ دامانی کے خلفاء کرام کی نظر نکتہ دان نے جو یہ مقام ڈیپ شریف منتخب فرمایا تو یہ اس لیے کہ یہ مقام ساری وادئ سون سکیسر میں ایک تو بہت ٹھنڈی جگہ ہے، جہاں ہوا کسی وقت بھی بند نہیں ہوتی کیونکہ اوپر سے درّہ ڈیپ شریف ہے۔ جس سے تھوڑی ہوا بھی دو پہاڑوں کے مابین سے گزر کر شپا شپ آکر لگتی ہے۔ اس ہوا کا نشانہ مقام ڈیپ ہی ہوتا ہے کیونکہ وہی تو اس کے سامنے ہے۔ ویسے تو ساری وادئ سون ٹھنڈی اور ہوادار جگہ ہے اور اس پر طرہ یہ کہ وادی نہایت خوبصورت، پیاری اور دل آویز ہے۔ اس مقام ڈیپ شریف کی **امتیازی شان** ہے کہ یہاں پر صاف اور شفاف پانی کی بہتات ہے۔ پھر قدرتی آبشاریں بھی ہیں اور سبزہ زار بھی اور سلسلۂ شریف کے معمولات کے لیے انتہائی موزوں اور مناسب جگہ ہے۔ آبادی کے شور وشغب سے دور ہے۔ مراقبہ اور ذکر کے لیے اس سے اچھا ماحول کہیں میسر نہیں آسکتا، ایسی خاموشی اور سکوت کا عالم ہے کہ گویا ہر ذرہ اور اس جگہ کا ہر ہر پتھر ذکر الٰہی جلشانہ' میں محو و مدہوش ہے۔ اس قدرتی مناسبت کو دیکھ کر ان عاشقان اور فدایان پاک طینت (**قبلہ خواجہ دامانی** رح) کی نظر انتخاب پر ہر ایک کو حیرت اور استعجاب گھیر لیتا ہے۔ اور یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آفرین صد آفرین ہو، ان متوالوں کی بصیرت قلبی پر جنھوں نے ایسی جگہ کا انتخاب فرمایا۔

www.maktabah.org

دوسرا یہ کہ موسم گرما گزارنے کے قابل جگہ ہے۔

تیسرا یہ کہ سلسلہ شریف کے معمولات کے لیے یہ مقام جس قدر مناسبتِ معنوی رکھتا ہے وہ ساری وادیٔ سون میں اور جگہ میسر نہیں ہو سکتا۔

" فَسُبْحَانَ الَّذِیْ مَنْ خَلَقَ النَّاسَ بِقَدَرٍ " اور اس طرح سے یہ مبارک ٹکڑا خطہ زمین سالکین و زائرین ووارد ین، تشنگانِ فیوضات وتجلیاتِ حضورِ خواجۂ دامانی قدس سرہٗ کا مرکز بن گیا اور احباب زائرین اور تشنگان بادیہ وحدت یہاں پر آ آ کر شادکام ہونے لگ گئے۔

نیز ۱۳۰۴ھ میں مرستانِ بادیۂ توحید یعنی عاشقانِ حضورِ خواجہ دامانی رح کی کمال سعی اور کوشش سے ایک سال کیا بلکہ چار ہی مہینوں (وادی سون کے تمام علاقہ اور کفری۔ کورڈھی، انگہ، اُچھالی کے شہروں میں) میں آوازِ حق گونج گئی اور طالیانِ حق جوق درجوق آنے لگے۔ بحمداللہ تعالیٰ کہ اللہ والے یوں تو حضرت خواجہ دامانی کے خلفائے عظام حضور والا کے نقشِ قدم پر چل کر ہر چہار طرف خلق اللہ کو اپنے فیوظاتِ باطنیہ سے مالا مال فرماتے رہے ہیں۔ مگر جو نشانہ بہار خانقاہ ڈیپ شریف نے حضور خواجۂ دامانی کے فرزند ارجمند، لختِ جگر، نورِ نظر و خلیفۂ مجاز، نائبِ مناب حضرت خواجہ **حاجی محمد سراج الدین صاحب قدس سرہٗ** کے زمانہ میں دیکھی تھی، ایسی بہار نہ آج تک پھر چشم فلک کج رفتار نے دیکھی اور نہ ساکنان روئے زمین نے دیکھی یا سُنی ہوگی **وقت کی ستم ظریفی سے تخمیناً ۱۳۵۵ھ سے ۱۳۷۷ھ تک** اس مقام شریف یعنی خانقاہ عثمانیہ سراجیہ ڈیپ شریف کی بہاریں کچھ زمانہ کے لیے خزاں سے بدل گئیں، لیکن

www.maktabah.org

پھر بہت جلد ۱۳۷۷ھ وہی بہاریں پھر عود کر آئیں (کہ حضرت خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب سجادہ نشین خانقاہ موسیٰ زئی شریف کے ۱۳۷۷ھ بمطابق ۱۹۵۷ء کو وصال ربّ ذوالجلال کے لیے لے جانے کے بعد اسی سال جون وجولائی کے مہینوں میں ڈیپ شریف کو حضرت خواجہ علامہ الحاج مولانا محمد اسمٰعیل . . . . سراجی مجددی نے وادی سون مقام ڈیپ شریف کو اپنے قدوم میمنت لزوم کا شرف بخشا، تو وہ بیس سالہ خزائیں، بفضلہ تعالیٰ یکسر بہاروں سے تبدیل ہوگئیں۔ اگر وہ بہاریں دیکھنی ہوں تو جب حضرت والا موسم گرما میں خانقاہ سراجیہ ڈیپ شریف پر (وادی سون سکیسر اندرہ پہاڑ ضلع خوشاب میں) بمعہ اپنے سب اہل وعیال اور سب بچے یہاں آکر مقیم ہوتے ہیں تو تب جاکر دیکھیں کہ "شنیدہ کے بود مانندِ دیدہ" کا صحیح اطلاق ایسی جگہ، اور ایسی پُر رونق بہاروں پر ہوتا ہے یا نہ؟) خانقاہ شریف کے پہلے مکانات اور حجرے وغیرہ زمین بوس ہو چکے تھے۔ تو یہ ان انفاس شریفہ اور بارگاہ قدس کے محرم رازوں کی لمحاتِ حیاتِ طیبہ کی برکات تھیں کہ پھر وہی بہاریں اور اسی طرح بلبلانِ پاک طینت اور نیک نیت مخلص مریدوں کے اخلاص اور کمال محبت کی بدولت سب مکانات متعلقہ خانقاہ شریف اس عاجز زار ونحیف فقیر محمد اسمٰعیل ذبیح سراجی مجددی نے حضرات والاشان کی توجہات شریفہ کی بدولت گھر کی حرم سرائے کی ایک بڑی حویلی تیار کرائی اور ایک تسبیح خانہ شریف کہ جس میں حضرات والاشان پیرومرشد حضرتِ خواجہ دامانی اور خواجہ سراج الاولیاء کی کچہری مبارک روزانہ لگا کرتی تھی۔ اور تشنگانِ عرفان، سرچشمہ معرفت سے اپنی پیاس بجھاتے تھے، از سرِ نو تعمیر

www.maktabah.org

کیا گیا اور اس کے بعد بحمد اللہ ۱۹۶۱ء مئی کے مہینے میں مسجد شریف عثمانی از سرِ نو تکمیل کو بہزار رعنائی اور بصد گہر آرائی پہنچائی گئی اور حویلی حرم سرا میں بفضلہ تعالیٰ چھ کمرے اور ایک بڑا دالان پختہ تراشے ہوئے پتھروں کا ۱۹۸۲ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچائے گئے۔ یہ دالان گھروالا اور ایک مکان معہ دالان باہر صاحبزادگان صاحبان کی بیرونی رہائش کے لیے اور ایک (شیڈ) موٹر کار ٹھہرانے کا کمرہ۔ یہ سب مکان بسعیِ جمیلہ و کوشش بے پایاں جناب حاجی محمد منظور صاحب سکنہ چِٹہ اور دیگر پیر بھائیاں صاحبان سکنہ چٹہ واستاد مستری غلام دین صاحب اور حاجی شیر زمان صاحب اور حاجی محمد منظور صاحب کے والد بزرگوار اور بابا فقیر غلام محمد صاحب المعروف بہ گلن (غلن)، فقیر صاحب مرحوم سکنہ غُفری المعروف بہ کُفری و جناب صوبیدار احمد خاں صاحب اور ملک شیر محمد صاحبان قوم اعوان کورڈھی کی محنت شاقہ اور شب و روز کی دوڑ دھوپ سے اس طرح از سرِ نو یہ خانقاہ شریف عثمانیہ سراجیہ بصد زیبائش و بہزار آرائش بمقام ڈیپ شریف تکمیل کو پہنچی۔ جس کے دس مکانات قابلِ گذران نہایت عمدہ پختہ سیمنٹڈ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ کو پہنچے۔ جس کا عاجز معمار و مالک ہے اور بعدہٗ اس عاجز کی اولاد مالک ہوگی۔

"فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ وَمُبَارَكًا عَلَيْهِ"

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

فصل دوم

"ملفوظات[1] شریفہ۔ جواہر[2] پارے۔ وظائف[3]، عبارات[4] عجیبہ اور نصائح[5]"

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيۡزٍ

اہل اللہ جو کہ بفضلہ تعالیٰ مقبولانِ بارگاہِ صمدیت ہوتے ہیں، ان کا فیضان تو ہر لحظہ اور ہر گھڑی ہوتا رہتا ہے، کیونکہ ان کا وجود مسعود سراپا برکت خداوندی اور سراسر مخلوق کی سعادتمندی کا ذریعہ ہوتا ہے۔ یہ بزرگانِ دین بفضلہ تعالیٰ اہلِ صحو ہوتے ہیں اور جملہ کمالات الٰہیہ اور کمالاتِ انبیائیہ کا مظہر ہوتے ہیں وہ اس منصبِ جلیل پر جب منجانب اللہ فائز ہوتے ہیں، وہ دراصل قطب ارشاد ہوتے ہیں۔ ان کی ہر نظر ہر ادا اور ان کے منہ مبارک سے نکلے ہوئے پیارے بول گم گشتگانِ راہِ ہدایت اور اسیرانِ پنجۂ نفسِ امّارہ ونفسِ ضلالت کے لیے کیمیا، اور اکسیر کا کام کرتے ہیں۔ ان کے پیارے پیارے میٹھے میٹھے بول گرانمایہ

www.maktabah.org

موتی ہوتے ہیں اور ان کی نظر لعلِ بدخشانی ہوتی ہے۔ جس راہ بھٹکے پر پڑتی ہے اسے صراطِ مستقیم پر لاکھڑا کر کے متبع شریعت غرا اور پیرو کار سُنت بیضاء بناتی ہے۔ وہ جب اپنی مجالس اور محافل شریفہ میں معارفِ الٰہیہ بیان کرتے ہیں تو ہمنشینانِ محفل شریف کی بسا اوقات ضمیر اور دل کی آنًا فانًا کایا پلٹ جاتی ہے تو بے اختیار زبان سے یہ شعر سرزد ہو جاتا ہے:۔

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اس وقت انسان ایمانِ حقیقی اور اسلامِ تحقیقی سے مشرف ہو جاتا ہے۔ جس طرح ان حضرات کے ذواتِ عالیہ اور نفوسِ قدسیہ کیمیا اثر ہوتے ہیں اسی طرح ان کے پاکیزہ انفاس بھی اپنے اندر بے پناہ تاثیر لیے ہوتے ہیں۔ پس ان کی ایک نظر بیمارانِ معاصی کے لیے دوا اور گم گشتگانِ راہِ ہدایت کے لیے شفاء ہوتی ہے۔

ہمیشہ زمانۂ قدیم سے یہ سلسلہ جاری ہے کہ عقیدتمندوں نے ان ارشادات و تصریحات کو اپنی ذاتی یادداشتوں کے لیے محفوظ فرمایا ہے۔ پھر وہی یادداشتیں ایک قیمتی سرمایہ بن گئیں اور ان یادداشتوں نے گمراہانِ وادیٔ ضلالت کے لیے روشنی کے مینار کا کام کیا یہ ایک غیر مشروع اور بدعت و ضلالت نہیں بلکہ سنتِ سُنیّہ ہے جیسے حضرت عبداللہ بن عمر کا الصادقۃ، اور وہب بن منبّہ کا صحیفہ اور حضرت سیدنا و مولانا شیرِ خدا امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کا صحیفہ جن کا ذکر صحاح ستہ وغیرہ میں آیا ہے، ان کی بنیاد ہے۔ اس محنت

www.maktabah.org

سے رشد و ہدایت کا ایک بہت بڑا سرمایہ وجود میں آگیا ہے۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہمارے حضرت والا قدس سرہٗ کے ارشاداتِ عالیہ کے چند فرمودات ہدیہ قارئین کیے جاتے ہیں ورنہ ہفتاد سالہ رشد و ہدایت کی ہمہ وقتی حیاتِ طیّبہ سے ان چند ملفوظات شریفہ کی جو مجموعہ فوائد عثمانیہ مرتبہ جناب خلیفہ ارشد مولانا حضرت سید اکبر علی شاہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ میں کل اکسٹھ ملفوظات کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔ مگر الحمدللہ یہ بھی غنیمت ہیں اور شکر و امتنان سے سب سلسلۂ عالیہ کے متوسلین کی گردنیں گرانبار ہیں۔ آنجناب کی یہ کوشش بسا غنیمت ہے اور مالا یدرک کلّہٗ لا یترک کلّہٗ کے مصداق ہیں۔ ان کی اس کوشش کو مولا کریم قبول و منظور فرمائے۔ فجزاہ اللہ سبحانہ عن جمیع المتوسلین و المحبّین احسن الجزاء و اسکنہ فی جنّۃ المأوٰی۔

فَلِہٰذَا اس فصل میں آنحضور فیض گنجور خواجہ داتا قبلہ قدس سرہٗ کے چند ایک ملفوظاتِ مبارکہ ہدیۂ ناظرین کیے جاتے ہیں۔

ملفوظ ۱

ارشاد فرمایا کہ فقیری کے وہ کمالات جو بزرگوں نے کتابوں میں لکھے ہیں اس زمانہ میں وہ نایاب ہیں۔ ہر شخص اپنے حوصلہ اور ہمت کے مطابق کوشاں ہے یہ بھی غنیمت ہے مگر اب جن نام نہاد پیروں نے پیری مریدی کی دکان سجا رکھی ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسے پیروں سے بچائے ؎

www.maktabah.org

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

اور ارشاد فرمایا کہ روز بروز جاہل پیروں کی کثرت ہو رہی ہے۔ بس فقیری کا نام باقی ہے۔ حقیقتِ فقر کہاں ؟

ملفوظ ۲

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے مکتوبات شریف کے درس میں ارشاد فرمایا کہ برصغیر (پاک و ہند) کی سرزمین کو یہ شرف اور فضیلت حاصل ہے کہ وہاں کا جاہل بھی یہاں کے عقلمندوں سے زیادہ استعداد رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سرحد اور آزاد علاقہ کے لوگ ہندوستان کو تحصیلِ علم کے لیے جاتے ہیں اور قلیل مدت میں باکمال ہو کر واپس آتے ہیں۔

ملفوظ ۳

ارشاد فرمایا :۔ع توفیق باندازۂ ہمت ہے ازل سے

حضرت خواجہ حاجی صاحب قبلہ قندھاری قدس سرہ نے سلوک مجددیہ کے تمام مقامات کو تفصیلاً اور دیگر تمام سلسلوں کے سلوک کو صرف ایک سال دو ماہ پانچ دن میں مکمل فرمایا تھا۔

ملفوظ ۴

ارشاد فرمایا :۔ ایک دن حضرت حاجی صاحب قبلہ رحؒ نے بندہ کو قرآن مجید عنایت

www.maktabah.org

فرمایا۔ عاجزنے عرض کی کہ حضور والا شروع بھی کرائیں، تو حضرت قبلہ نے بندہ کو قرآن مجید شروع کرایا اور اسی طرح تین بار اتفاق ہوا اور ہر بار حصولِ برکت کے لیے بندہ نے حضور والا سے قرآن مجید شروع کیا۔ مگر قرآن مجید کے حضور سے پڑھنے کے اسرار فقیر پر کچھ بھی ظاہر نہ ہوئے، یہاں تک کہ حضور قبلہ وصال فرما گئے اور اس کے بعد جب فقیر کو حج مبارک کی سعادت حاصل ہوئی تو واپسی پر عدن کی بندرگاہ پر اچانک مقطعات و متشابہاتِ قرآنی کے اسرار بندہ پر منکشف ہوئے۔ سبحان اللہ! حضور کی توجہ مبارک کے قربان جاؤں!

چونکہ آپ قبلہ مقبول الہٰی تھے۔ آپ کی توجہ خالی نہیں جا سکتی تھی، اور ایک دن آخر رنگ لائی۔ کُلّ امرٍ مرھون باوقاتھا

ملفوظ ۵

مکتوبات معصومیہ شریف کے سبق کے اثناء مولانا حسین علی صاحب نے عرض کی کہ قبلہ! طریقہ شریفہ میں دارومدار پیر و مرشد کی صحبت پر موقوف ہے تو ہمیں یہ نعمت خانگی مجبوریوں یا کمال محبت سے محرومی کے باعث میسّر نہیں ہو سکتی۔ مگر ایسے باکمال ہستیوں کی بھی خاصی تعداد ملتی ہے جنھوں نے اپنے شیخ کی دائمی صحبت بھی اختیار نہ کی اور ایک مدت قلیل اپنے شیخ کی صحبت اختیار کرنے پر بھی وہ صاحب کمال ہو گئے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ صحبت اپنے شیخ کی ضروری ہے اور ترکِ صحبت مُخل اور مُضر ہے۔ (مگر) اربابِ تصوّف کا ارشاد ہے کہ جو دس روز شیخ کی

www.maktabah.org

صحبت میں رہتا ہے وارِدین میں سے ہے اور جو شخص صحبتِ شیخ میں ایک ماہ رہتا ہے، وہ زائرین میں سے ہے اور جو شخص اپنے آپ کو اپنے شیخ کے حوالے کرتا ہے (ایسا جیسا کہ اَلْمَیِّتُ فِی یَدِ الْغَسَّالِ جس طرح مردہ نہلانے والے کے ہاتھ میں ہوتا ہے) اور سپرد کرتا ہے، وہ شخص مریدین میں سے ہے۔

ملفوظ ۶

ارشاد فرمایا کہ لوگ مال و دولت کے حصول کے لیے کیسی کیسی تکلیفیں اور رنج و مشقت برداشت کرتے ہیں۔ نصاریٰ کی نوکری، تجارت، کاشتکاری، مزدوری اور طرح طرح کی تکلیفیں اٹھاتے ہیں اور رزق کمانے کے پیشے اختیار کرتے ہیں، ان سب کا آخری مقصد روٹی کمانا ہے اور اہل اللہ جو سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے باکمال حضرات ہیں، ان کی ایسی ہی مثال ہے کہ وہ طالبانِ خدا اور درویشانِ باصفا کو دلی مقصود پانے کے لیے قسم قسم کی ریاضتوں اور مجاہدوں کی تلقین کرتے ہیں۔ شب بیداری، عبادات کی تاکید، گوشہ نشینی، کثرتِ ذکر، قلتِ طعام، قلتِ کلام، دوام ذکر بر لطائف (لطائف جمع لطیفہ کی ہے اور لطیفہ اس رگ کو کہتے ہیں جو انسانی وجود میں حرکت کر رہی ہو، یعنی رگِ متحرک، اور یہ متحرک رگیں انسانی وجود میں دس ہیں۔ لطیفہ قلب[1]، لطیفہ روح[2]، لطیفہ سر[3]، لطیفہ خفی[4]، لطیفہ اخفیٰ[5]، نفس[6]، آب[7]، باد[8]، نار[9]، خاک[10]۔ اور ان سب کا مقام سینۂ انسانی میں علیحدہ علیحدہ جگہوں

www.maktabah.org

پر ہے۔ لطیفہ نفس کا مقام وسط پیشانی میں ہے۔ اور لطیفہ سلطان الاذکار کا مقام وسط سر میں تالو پر ہے۔ اس لطیفہ پر جب طالب ذکر کرتا ہے تو سارے وجود انسانی میں ذکر الٰہی سرایت کر جاتا ہے۔ اس لطیفہ کی جو رگ کہ وسط سر میں ہے یہ رگ جامع الشرائین ہے۔ یعنی سب حرکت کرنے والی رگیں جو انسانی وجود میں تین سو ساٹھ ۳۶۰ ہیں، ان سب رگوں کا جوڑ وسط سر میں ہے تو اس رگ تالو والی پر ذکر کرتے وقت انسان اپنے سارے جسم کے ہر ذرہ ذرہ کا خیال کرے۔ کہ میرے جسم کا ہر ذرہ و ہر بال ذکر کر رہا ہے اور اس مشق کے کرنے سے پھر بفضلِ خدائے ذوالجلال و برکاتِ پیرانِ کبار رضی سارے جسم انسانی میں ذکر الٰہی سرایت کر کے اثر پذیر ہو جاتا ہے) نفی اثبات، تہلیل لسانی، اور مراقبات (مراقبۂ احدیّت سے تا مراقبہ لاتعیّن) اور نفلی عبادات میں اعتدال اور مرغوبات کا ترک اور اپنے اوقاتِ شبانہ روز کو اوراد و اذکارِ الٰہی سے زندہ رکھنے کی تاکید کرتے ہیں اور ان حضرات خواجگان کا اپنے مریدین اور درویشوں کو سخت سے سخت مجاہدوں اور مشکل ریاضتوں کے فرمانے کی اصلی غرض یہ ہوتی ہے کہ ان کو اس قدر عشق الٰہی حاصل ہو کہ صفحہ قلب سے سب علائق دنیوی ختم ہو جائیں اور ماسوی اللہ کی محبت دل سے نکل جاوے کیونکہ خداوند کریم فرماتے ہیں۔ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ (ترجمہ: یعنی اللہ کریم بندوں سے خالص دین کے طلبگار ہیں) اور مرتبہ و برتری کا پندار دل میں یکسر باقی نہ رہے مولانا روم صاحب فرماتے ہیں۔ ؎

بر زبان تسبیح۔ در دل گاؤ خر ... ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

www.maktabah.org

ملفوظ ۷

ارشاد فرمایا کہ نماز روزہ اور وجوب کے وقت زکوٰۃ ادا کرنا اور شرائط ضروریہ کے موجود ہونے کا وقت حج کا ادا کرنا۔ گناہ کبیرہ اور صغیرہ سے پرہیز کرنا۔ حلال کو حرام سے تمیز کرنا اور دیگر ممنوعات سے پرہیز کرنا جو شریعتِ غرّا میں مقرر ہیں، ان پر عمل پیرا ہونا اُخروی نجات کے لیے کافی ہے اور ارشاد حق تعالیٰ جل شانہٗ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کے موافق ہے۔ مگر درجۂ ولایت کا جو بلند ترین مقام ہے تو بجز دوام حضور بذاتِ الٰہی اور انجذابِ حُبّی اور شوق و ذوق اور جمعیتِ قلبی اور استغراق و محبت بذاتِ الٰہی جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اَنْ تَعْبُدُ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاهُ تو یہ ولایت بغیر ان صفات اور ان اشغال کے حصول کے حاصل نہیں ہو سکتی۔

ملفوظ ۸

حافظ محمد خان ترین کو مخاطب فرمایا کہ مراقبہ میں کوئی تاثیر معلوم ہوتی ہے خان موصوف نے عرض کی کہ حضور جب خانقاہ شریف میں ہوتا ہوں، تاثیر معلوم ہوتی ہے۔ وہ تاثیر اپنے گھر جاتا ہوں تو کم معلوم ہوتی ہے۔ حضرت قبلہ نے حضرت انسؓ کی اس حدیث کا مضمون بیان فرمایا کہ جس میں حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں اپنے دل کی کیفیت بیان فرمائی کہ قد نافق حنظلۃؓ (یعنی حنظلہ تو منافق ہے، معاذ اللہ) کہ جب تک بارگاہِ رسالت مآب میں رہتا ہوں

www.maktabah.org

جنت اور دوزخ کا مشاہدہ ہوتا رہتا ہے۔ جب گھر جاتا ہوں تو حاضر باشی نہیں رہتی۔ یعنی مشاہدہ کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ یہ سنکر حضرت ابوبکر صدیق رض نے فرمایا کہ میرا حال بھی یہی ہے، یعنی زبان، دل کے ساتھ اور ظاہر باطن کے ساتھ موافقت نہیں کرتے۔ یہ فرما کر حضرت ابوبکر صدیق رض اور حضرت حنظلہ رض دونوں حضور ص کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی اپنی کیفیت بیان کی، تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حال سن کر ارشاد فرمایا کہ فکر و اندیشہ نہ کرو کہ حاضر باشی و غیر حاضری کی حالت میں یکسانی نہیں ہوتی اور دونوں کی حقیقت علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے اگر یہ حالت ہمیشہ ہمیشہ قائم و دائم رہتی جو حالت حضوری میں ہوتی ہے تو بستروں میں بیٹھے ہوئے اور راستے پر چلتے ہوئے ملائکہ کرام سے مصافحہ کرتے۔ حضرت شیخ سعدی رح نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:۔

اگر درویش بر یک حال ماندے
سر دست از دو عالم بر فشاندے
دمے بر طارمِ اعلیٰ نشینم
گہے بر پشتِ پائے خود نہ بینم!

(ترجمہ:۔ یعنی اگر درویش ایک حال پر رہتا تو دونوں جہانوں پر اس کی نظر نہ پڑتی۔ کبھی تو میں اوپر والی سیڑھی پر بیٹھا ہوتا ہوں اور کبھی اپنے پاؤں کی پشت بھی نظر نہیں آتی)

تو معلوم ہوا کہ حضرات صحابہ کرام رض جو عارفین کے سردار ہیں ان میں غیبت اور حضور کی حالت میں نبوت کا فیضان بدل جاتا ہے۔ حضرت انس رض فرماتے ہیں کہ

www.maktabah.org

جس روز سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے اور جمالِ جہاں آرا مستور ہوا تو اسی دن ہمارا حال بدل گیا اور ہمارے لیے دونوں جہان اندھیر ہو گئے۔ جیسے اندھیرے کے وقت روشنی غائب ہو جاتی ہے تو آنکھیں خیرہ ہو جایا کرتی ہیں۔

ملفوظ ۹

آپ نے حقد اخلان ترین کو فرمایا کہ کتابوں کا مطالعہ بلاشبہ انسان کے لیے ایک عظیم نعمت ہے (خاص کر کتبِ تصوّف کا مطالعہ) لیکن سلوک کا معاملہ بغیر کثرتِ ذکر کے حاصل نہیں ہوتا۔ اس وقت تمہارا سبق مراقبات مشارب پر ہے لہٰذا ذکر اسم ذات اللہ اللہ یوں کیا کریں کہ لطیفۂ قلبؔ پر پانچ ہزار، لطیفۂ روحؔ پر ایک ہزار، لطیفۂ سِرّ پر ایک ہزار، لطیفۂ خفیؔ پر ایک ہزار اور لطیفۂ اخفیٰ پر ایک ہزار، علاوہ ازیں لطیفۂ نفسؔ پر دو ہزار اور لطیفۂ قالبیہ پر ایک ہزار۔ یہ کل تعداد بارہ ۱۲ ہزار ہوتی ہے۔ دن رات میں اس کو پورا کرو۔ اس سے کم نہ ہو۔ اور اسی سلسلہ میں ارشاد فرمایا کہ ہمارے پیر و مرشد حضرت حاجی صاحب قبلہؒ نے فرمایا کہ جو شخص بارہ ہزار اسم ذات (اللہ اللہ) کا ذکر صحتِ نیت سے ہمیشہ پابندی کے ساتھ متواتر کریگا تو وہ شخص صاحب اللفظ ہو جائے گا۔ یعنی جو اس کا دل چاہے گا۔ پائے گا۔ اور ارشاد فرمایا کہ اگر حافظِ قرآن خلوص نیت کے ساتھ قرآن شریف کی تلاوت کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ اس کے پاس دولت کا ڈھیر لگ جائے گا۔

www.maktabah.org

ملفوظ ۱۰

ایک بار فنا، اور بقا، کا تذکرہ ہوا تو جامع فوائدؔ نے حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی خدمت میں عرض کی کہ (قربان جاؤں کہ کیا انسان کو پہلے فنا حاصل ہوتی ہے اور معرفتِ الٰہی جوکہ مطلوب و مقصود اصلی ہے، یہ پھر بعد میں حاصل ہوتی ہے۔ پھر یہ معرفت کیسے حاصل ہوتی ہے) حضرت قبلہ نے (میرے دل وجان آپ پر فدا ہوں) ارشاد فرمایا کہ فنا، کے معنی موت اور غیبت ہوجانے کے نہیں بلکہ فنا، کے یہ معنی ہیں کہ دنیا کی ہر خوشی اور غم یکساں رکھتا ہو۔ نہ کسی خوشی سے خوش ہو اور نہ کسی غم سے غمناک ہو۔ ہر فعل اور عمل بلکہ اپنی ذات تک اور ساری کائنات کو بجز ذاتِ باری تعالیٰ جل اسمہٗ ناچیز تصور کرے۔ یہی فنا، کامل ہے۔ جس کا ثمرہ معرفتِ الٰہی ہے یہی فنا، اصطلاحاتِ تصوّف و سلوک میں مراد ہوتی ہے، نہ کہ فنا، مطلق عُرفاً۔

ملفوظ ۱۱

قبلہ حضور والاؒ کی خدمت میں سید اکبر علی شاہ صاحب نے عرض کی، کہ مسئلہ توحید کما حقّہٗ سمجھ میں نہیں آتا۔ آنحضورؒ نے ارشاد فرمایا (جس کا خلاصہ یہ ہے) کہ حضرتِ صوفیاء صافیہ میں توحید کی دو قسمیں ہیں ۱ توحید وجودی ۲ توحید شہودی توحید وجودی کے معنی سب موجودات میں مبدأ اور معاد وجود کا ایک جاننا۔ یعنی ما بہ الوجودیت ۔ نہ یہ کہ ذات حق تعالیٰ اور جملہ موجودات کو ایک جاننا۔ جیساکہ جاہل

www.maktabah.org

اور بے خبر صوفیوں کا گمان ہے۔ ضلوا فاضلوا ضاعوا فاضاعوا۔ توحید شہودی کے معنی یہ ہیں کہ صرف ذات حق سبحانہ' کا مشاہدہ ہے (ان دونوں میں فرق کیا ہے) توحید وجودی میں ذات حق سبحانہ' کے ساتھ موجودات وممکنات کی کثرت بھی ملحوظ رہتی ہے۔ توحید شہودی میں فقط ذات حق سبحانہ' کا مشاہدہ ہوتا ہے تو موجودات وممکنات کی کثرت یکسر نظر انداز ہو جاتی ہے۔ ان دونوں کا منشاء محبوبِ حقیقی کی محبت کا غلبہ ہے۔ لیکن توحید وجودی میں غلبہ محبت کا منبع تصفیہ قلب ہے۔ اور توحید شہودی میں غلبہ محبت کا مخزن اور مصدر تزکیہ نفس ہے۔

پھر مکتوب شریف ۵۹ از مکاتیب شریف حضرت ایشاں قبلہ شاہ احمد سعید صاحب مہاجر، مدنی قدس اللہ تعالیٰ باسرارہم القدسیہ کی عبارت سے یوں واضح فرمایا:۔ التوحید الوجودی عبارۃ انکشاف سریان الوجود فی مراتب الامکان وکل ذرۃ من ذواتہ ط

(ترجمہ:۔ توحید وجودی کی تعریف یہ ہے کہ مراتبِ امکان میں واجب تعالیٰ جلشانہ' کا اس طرح سے حاوی ہو جانا کہ کائنات کے ذرّے ذرّے میں واجب الوجود جلشانہ' یعنی اللہ تعالیٰ نظر آنے لگے اور کوئی چیز نظر نہ آئے)

والتوحید الشہودیّ عبارۃ عن شہود الحقّ واختفاء الکثرۃ عن النظر لا فی الواقع ط

(ترجمہ) توحید شہودی سے مراد یہ ہے کہ ذات حق سبحانہ' کا مشاہدہ اس طرح زور پکڑ جائے کہ کثرت نظر سے چھپ جائے اور یہ مراد نہیں کہ کثرۃ فی الواقع ہو بھی نہیں)

www.maktabah.org

حضرت والاقدس سرہ تے اس کو ایک واضح مثال سے یوں فرمایا، کہ جب آفتاب عالمتاب دن میں ضو فشاں ہوتا ہے تو تمام ستارے دکھائی نہیں دیتے لیکن یہ نہیں کہ ستارے یکسر فناء ہو جاتے ہیں۔ مگر آنکھیں دیکھ نہیں پاتیں۔

بقول خواجہ شیراز ؎

در و دیوار چو آئینہ شد از کثرتِ شوق

ہر کجا می نگرم روئے تُرا می بینم

(از حاشیہ کتاب فوائد عثمانیہ) توحید کا مسئلہ عند الصوفیہ صافیہ ایک معرکۃ الآرا مسئلہ ہے جس کی تفسیریں بیشمار کی گئی ہیں۔ مگر پھر بھی ایک معمہ اور عقدہ ہی رہا۔ مگر حضرت والا نے کمال اختصار کے ساتھ چند لفظوں میں اس کی حقیقت کو روز روشن کی طرح عیاں فرما دیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاءہ

ملفوظ ۱۲

ارشاد فرمایا کہ دین و دنیا کے اکثر جھگڑے حبّ جاہ اور برتری کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حبّ الدنیا راس کل خطیئۃ (ترجمہ:۔ دنیا کی محبت ہر گناہ کی اساس اور بنیاد ہے) چنانچہ اہل سنت اور لا مذہبوں کا جھگڑا اولیاء کرام کی امداد کے بارے میں اسی قبیل سے ہے اہل اسلام میں کون ایسا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو بالذات نافع اور ضرر رساں جانتا ہے۔ اگر ضار و نافع ہیں تو سبب ہیں اور

www.maktabah.org

ان حضرات کی سببیت کا انکار کرنا محض عناد اور اولیاء اللہ کے ساتھ دشمنی ہے۔ عیاذ باللہ سُنت اللہ سب کاموں میں جاری ہے کہ مسبّب سبب سے ہوتا ہے۔

ملفوظ ۱۳

حضرت مولانا حسین علی صاحب نے عرض کی کہ تعلیم و تدریس سے دل میں قساوت (سختی) پیدا ہوتی ہے۔ آپ قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ نیت میں فتور ہوتا ہے ورنہ تعلیم تو ہماری نسبت (نقشبندیہ مجددیہ) میں ذریعۂ ترقی ہے۔

ملفوظ ۱۴

ہمارے مرشد و مولانا حضرت قبلہ خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے۔ انسان کو چاہیئے کہ یہاں تک ذکر کرے کہ اسے موت بھی اسی ذکر میں آجائے۔

ملفوظ ۱۵

خوشحالی اور فقر و فاقہ ہر حال میں اللہ اللہ کا ورد کرے۔ وہ آدمی ابن الوقت ہے جو خوشی اور فرصت کی حالت میں تو اللہ کو یاد کرتا ہے اور دیگر اوقات میں نہیں۔ ہر عبادت کے لیے وقت مقرر ہے (چنانچہ رکوع کے لیے وقت مقرر ہے اور نماز کے لیے علیحدہ علیحدہ اوقات مقرر ہیں) لیکن ذکر کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہر وقت ذکر کا وقت ہے۔ ذکر ہمیشہ کرنا چاہیئے۔

www.maktabah.org

ملفوظ ۱۶

اگر مشکل پیش آئے تو آدمی صدقِ نیت سے توبہ کرے اور عجز و نیاز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنی مشکل کی خلاصی اور کشائش کے لیے درخواست پیش کرے۔ خدائے پاک اس کی مشکل آسان فرمائیں گے۔

ملفوظ ۱۷

نماز کی سب سے بڑی تاثیر یہ ہے کہ اس کے ادا کرنے سے عبادت و بندگی کے ساتھ محبت و رغبت زیادہ ہوتی ہے اور عبادت کے فوت ہونے اور گناہوں کے صدور و ارتکاب سے رنج و غم حاصل ہوتا ہے۔

ملفوظ ۱۸

جس وقت بندہ اپنے صفات و اعمال کو اپنے آپ سے نفی اور سلب سمجھ کر اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے۔ اس کے بعد وہ جو نیکی بھی کرتا ہے تو اس کے دل میں کوئی خیال نہیں گزرتا کہ یہ عبادت میں خود کر رہا ہوں بلکہ وہ اسے فقط اپنے آقا و مولیٰ کی جانب سے سمجھتا ہے۔ جیسا کہ ایک غلام اپنے آقا کی رضامندی سے کوئی مال تقسیم کرتا ہے تو اس کے دل میں یہ خیال نہیں گزرتا کہ میں اس شے کو اپنی طرف سے تقسیم کر رہا ہوں بلکہ وہ اسے اپنے آقا کی طرف سے سمجھتا ہے۔

www.maktabah.org

ملفوظ ۱۹

رابطہ و تعلق اس لیے موصّل تر ہے (ملانے والا ہے) کہ پیر پر فیض کا نالہ جاری ہوتا ہے۔ جس وقت بھی مرید رابطہ پکڑتا ہے تو اس نالۂ فیض سے بہرہ ور ہو جاتا ہے۔

ملفوظ ۲۰

قرآن مجید کی تلاوت کے وقت قرآن کی حقیقت اور اس کے فیضان کا خاص تصور و خیال رکھنا چاہیئے۔ نماز کی حالت میں قرأت قرآن کے فیض کا تصور و خیال، رکوع و سجود میں رکوع کے فیض کا تصور و خیال اور تشہد میں تشہد کے فیض کا تصور و خیال رکھنا چاہیئے۔

ملفوظ ۲۱

اپنے فرزند ارجمند مشہور فی الآفاق حضرت خواجہ سراج الاولیاء خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں فرمایا کہ شیر کا بیٹا ہے شیر ہی ہوگا۔

ملفوظ ۲۲

قلندروں کی صحبت میں رہو اور پھر اپنی حالت کا اندازہ کرو

www.maktabah.org

ملفوظ ۲۳

لوگوں کی غلط رسموں، خوشی، بیاہ پر فضول خرچی (جیسا کہ رواج ہے) سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

ملفوظ ۲۴

سوالِ جلی سے سوالِ خفی بدتر ہے۔ سوالِ جلی سے نفس ذلیل ہوتا ہے اور سوالِ خفی میں نفس بدستور فخر و غرور میں مبتلا رہتا ہے بلکہ الٹا احسان مسئول علیہ پر جتلاتا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ کے پیر جو بظاہر لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اصل میں ان کی غرض دوسری ہوتی ہے۔

ملفوظ ۲۵

اس دور میں مجددی نسبت عنقا کی طرح نایاب ہو گئی ہے۔

ملفوظ ۲۶

حضرت امام ربانی رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جو فقیر اپنے آپ کو کافر فرنگی سے بدتر نہ سمجھے وہ فقیر نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ جب غفلت کا پردہ ہٹ جائے گا اور اس کو بصارتِ اصلی حاصل ہو گی تو ہر قسم کے حرکات و افعال اور کارِ خیر کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے سمجھنے لگے گا۔ اور پھر اپنے آپ کو کافر

www.maktabah.org

فرنگی سے بھی بدتر جاننے لگ جائے گا **مگر اپنے ایمان** اور نیکی کا مقابلہ و موازنہ اس فرنگی کے کفر کے ساتھ نہ کرے اور اس دولتِ ایمانی کو **اللہ کریم کی جانب** سے عطیہ الٰہی جانتے ہوئے، اپنا کمال سمجھنا عقلِ سلیم کے منافی ہے۔

ملفوظ ۲۷

خانقاہ شریف ذکر کا مقام ہے نہ کہ مطالعۂ کتاب کی جگہ، مطالعۂ کتاب گھر پر کرنا چاہیئے۔ اگر کتاب کا تعلق اس معاملۂ ذکر کے ساتھ ہو تو پھر اسے مطالعہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ذکر بہت کریں۔ یہاں تک کہ اس کی عادت پڑ جائے۔

ملفوظ ۲۸

نیت کی عنان ہاتھ سے نہ دے یعنی اپنے پیر پر یقین محکم اور اپنے شیخ کا رابطہ اور تصورِ مستحکم پکڑے رہو، تو تب حقیقی مقصد پر فائز ہو جاؤ گے۔

ملفوظ ۲۹

تاریک رات کو ذکر و فکر کے ساتھ زندہ رکھ، حدیث شریف میں آیا ہے کہ نیند کی جگہ قبر ہے۔

ملفوظ ۳۰

پیر میں شک مرید کے لیے بہت بڑی آفت ہے۔ درویش کا سرمایہ جمعیت

www.maktabah.org

قلب ہے یعنی کوئی ایسا کام نہ کر جس سے پراگندگیٔ خاطر ہو اور جمیعت وطمانیت کو نقصان پہنچے۔

ملفوظ ۳۱

مصیبت کے وقت شیخ کا رابطہ مفید ہے۔

ملفوظ ۳۲

مولوی گل محمد صاحبؒ نے فرمایا ہے (العبور برکۃ) کہ علم پر عبور برکت ہے اور مولوی محمد چراغ کے شاگردوں نے کہا ہے (العبور غرقۃ) یعنی علم پر عبور کرنا غرق ہونا ہے۔ اب معلوم ہوا کہ مولوی گل محمد کا قول صحیح ہے۔

ملفوظ ۳۳

خطرات یعنی وسوسوں کے ہجوم سے دل تنگ نہ ہوں۔ ذکر کے ساتھ شغل رکھیں اور خطرات کے دفعیہ کے لیے استغفار کریں۔

ملفوظ ۳۴

وَاعْمَلْ وَاسْتَغْفِرْ یعنی عمل کر اور استغفار پڑھتا رہ۔

ملفوظ ۳۵

مولوی نور خان صاحب نے عرض کیا قبلہ! اگر صرف درود شریف کا ذکر کروں

www.maktabah.org

تو دلائل الخیرات کی نسبت تاثیر زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ جواب میں فرمایا۔ دلائل الخیرات میں درود خالص کی طرح تاثیر نہیں ہے۔ کیونکہ غیر کا کلام اس ممزوج ہے۔

ملفوظ ۳۶

تھوڑی غذا کھائیں اور سادہ لباس میں کفایت کریں۔ میں کیا کروں کہ تم خود محنت نہیں کرتے۔ اور فرمایا صبر اختیار کرو اور تمام امور میں :۔

اَنْتَ کَافِیْ اَنْتَ شَافِیْ فِیْ مُھِمَّاتِ الْاُمُوْر
اَنْتَ حَسْبِیْ اَنْتَ رَبِّیْ اَنْتَ لِیْ نِعْمَ الْوَکِیْلُ

کا ورد کرتے رہیں۔

ملفوظ ۳۷

ارشاد فرمایا میرے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے وصیت کی، کہ سیّد اور قریشی کو جہاں بھی پاؤ، خود کو اس کے قدموں میں ڈال دو۔ اور ہر فقیر یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا جہاں بھی ہو اس کی خدمت کرو۔ فرمایا۔ میں ہر سیّد کی خواہ وہ شیعہ کیوں نہ ہو، خدمت کرتا ہوں۔

ملفوظ ۳۸

ہماری ریاضت دہقان کی تلاوتِ قرآن کی طرح ہے جو تمام دن تو ہل چلاتا ہے اور فرصت کے لمحوں میں تلاوت کرتا ہے۔

www.maktabah.org

ملفوظ ۳۹

مُلّا محمد رسول اخوند زادہ صاحب لتّون سکنہ علاقہ تنگ کے جواب میں ارشاد فرمایا:- مُحبّا! آپ نے "تنگ جگہ میں مکان کی تعمیر کے متعلق جو دریافت کیا ہے۔ میرے عزیز! ساری دنیا تنگ ہے اور دنیا کی فراخی دل کی فراخی پر موقوف ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ط

ترجمہ:- "اللہ تعالیٰ نے جس کے سینہ کو اسلام کے واسطے کھول دیا ہے گویا کہ اس کو اللہ کی جانب سے نور عطا ہو گیا ہے"۔

اب یہاں شرح صدر سے مراد قطع علائق ہے۔ ماسوی اللہ کے سب علائق قطع مراد ہے۔ جب یہ حالت انسان پر حاوی ہو جائے تو اس وقت انسان کے لیے سرور اور مصائب سب برابر ہو جاتے ہیں۔ محققین و مفسرین اور صوفیاء کرام والاشان نے شرح صدر سے ترک تعلق ماسوی اللہ مراد لیا ہے۔ پس صوفیوں کو چاہیئے کہ فارغ وقت میں دل کی جانب متوجہ ہو جائیں اور یہ خیال کریں کہ وہ کس واسطے اس دنیا میں آئے۔ ساتھ ہی انسان کو اگر مال و دولت مل جائے تو اس کو شکر گزار ہونا چاہیئے۔ ہر وقت اور ہر لمحہ شیطان اور نفس کے مکر اور فریب سے ڈرنا چاہیئے کہ وہ دونوں اس کی کمین گاہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ جہاں بھی رہو خدا کے ہو کر رہو۔ کیونکہ یہاں تو چند دن گزار کر پھر وطن اصلی کو لوٹ جانا ہے۔ پس اس وقت جس کے پاس زادِ راہ نہ ہوگا وہ حیران و سرگرداں رہے گا۔ کسی فارسی

www.maktabah.org

شاعر نے اس بارے میں کیا خوب کہا ہے :۔

ہمہ اندرزِ من ، بتو ایں است
کہ تو طفلی ، و خانہ رنگیں است

(ترجمہ :۔ میری سب نصیحتوں کا خلاصہ تم کو یہ ہے کہ تم بچے ہو اور گھر (یہ دنیا) تماشوں سے بھرا ہوا ہے۔ مبادا کسی تماشے میں ایسے منہمک ہو جاؤ کہ تم سے یادِ الٰہی چھوٹ جائے۔

ملفوظات ۴۰

نواب خان صاحب پنجابی کو فرمایا ملاقات ہونے تک پانچ سو بار درود شریف کا وضو کے ساتھ بلا ناغہ ورد کرو، بہت عاجزی و انکساری اور نیازمندی کے ساتھ استغفار پڑھو یک صد بار بعد از نماز عصر اور یک صد بار سورج طلوع ہونے سے قبل۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تمام مطلوبہ حاجات کے لیے (یہ وظیفہ) مفید ہو گا۔

ملفوظات ۴۱

غلام حید رصاحب مقیم ڈیرہ اسمٰعیل خان، کو فرمان ہوا کہ ختم حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ قبل ازیں فقیر نے آپ کو بتایا ہی تھا۔ کیا تم اس ختم کو ہمیشہ پڑھتے ہو یا نہیں۔ اس ورد کو نہایت صدق دل سے بلا ناغہ پانچ صد بار اوّل آخر

www.maktabah.org

درود شریف صد صد بار پڑھو۔ اور اس کا ثواب حضرت محبوبِ سبحانی غوثِ صمدانی حضرت عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات کو بخشیں اور ان کی روح پُر فتوح کے توسل سے بارگاہ رب العزت جلشانہ میں اپنی حاجات و مطالب طلب کریں۔ امید اغلب ہے کہ آپ کا کام بخوبی سرانجام ہوگا۔

ملفوظ ۴۲

قاضی محمد امیر بخش صاحب قریشی سکنہ موضع احمد پور سیالاں، تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ کو ارشاد ہوا۔ جس کار خیر کے بارے میں آپ نے استفسار کیا تھا۔ فقیر اس قسم کے امور میں کوئی مہارت نہیں رکھتا۔ جو کام بھی کرو۔ فقیر کو دعاگو جانو۔ بزرگانِ دین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فرمان کے مطابق فقیر کسی بھی دنیا دار سے آشنائی نہیں جوڑتا۔ ہر رہ روندہ کو حسبِ شریعت سلام کا جواب دیتا ہوں۔

ملفوظ ۴۳

محمد زکریا ولد محمد صالح صاحب کو فرمایا۔ انھی الفاظ اور انھی صیغوں کے مطابق یہ درود شریف رات دن ورد رکھو۔ انشاء اللہ تعالیٰ دینی و دنیاوی حاجات کی سرانجامی کے لیے نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ زیادہ دعا۔

درود شریف:۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ۔ ایک ہزار بار روزانہ پڑھا کرو۔

www.maktabah.org

ملفوظ ۴۴

حاجی عبدالکریم صاحب قوم اُترا کو فرمایا۔ بعد نماز تہجد اس دعا کو ایک صد بار پڑھیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تَعَالٰی رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ط (بصورت دعائیہ) اس دعا کے پڑھ لینے کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کی درگاہ میں حضرت قبلہ وکعبۂ حاجات خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری کی روح مبارک کو بخش کر اللہ پاک کی جناب میں انکی ذات کو وسیلہ بنائیں اور اپنی حاجات کی دعا مانگیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمام مرادیں پوری ہوں گی۔

ملفوظ ۴۵

مولوی نور خاں صاحب چکڑالوی کو ارشاد فرمایا۔ آفات وبلیات، سحر وجادو کے دفعیّہ کی خاطر اول درود شریف ۳ بار، سورہ فاتحہ ۷ بار، آیۃ الکرسی ۷ بار، اور ۷ بار چاروں قل شریف (یعنی اس مجموعہ کو سات سات بار پڑھیں) پھر اپنی جان اور مریضوں پر دم کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سحر وجادو کی آفت رفع دفع ہوجائیگی

۲۔ گھر اور صحن پر اسی طور دم کریں۔ جمیع امراض اور اسقام کے لیے مفید ہے اور اصحابِ کہف کے ناموں کو لکھ کر کھیت کے ہر کونے میں ایک مٹی کی ڈولی میں بند کر کے دفن کریں، انشاء اللہ تعالیٰ کھیت ہر آفت وبربادی اور ژالہ باری سے محفوظ رہیں گے۔ باقی امراض کو صحت دینے والی، آفات وبلیات سے محفوظ رکھنے

www.maktabah.org

والی خود خدائے پاک کی ذات ہے۔

۳۔ نیز شجرہ شریف حضرات کبار صبح اور عشاء معہ قدرے کلام اللہ شریف پڑھیں اور حضرات پیرانِ کبار کی ارواح مبارکہ کو بخشیں اور پھر حضرات کے وسیلۂ جلیلہ سے دعا مانگیں۔ جملہ مطالب وحاجات کے لیے مجرّب ہے۔

۴۔ سورۂ فاتحہ کو ۳ وقت صبح، ظہر اور عشاء میں باوضو پڑھیں، اپنی جان، اپنے آدمیوں اور مال مویشی پر دم کر دیں۔ نیز کھانے کی چیزوں پر بھی دم کریں۔ فقیر کو خمس الاوقات دعا سے غافل نہ سمجھیں۔

ملفوظ ۴۶

بفرزند حافظ محمد خان صاحب نزین سکنہ آڑی افاغنہ توابع ضلع مظفر گڑھ

اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِعِلْمِكَ وَاسْتَعْمِلْ بَدَنِیْ بِطَاعَتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ ط اس وظیفے کو سبق شروع کرنے سے پہلے سات بار پڑھا کریں۔ فقیر، تیزیٔ ذہن وکشائشِ ذہن ومطالعہ ومحبت تعلیم کے لیے دعا گو ہے۔ تسلی رکھیں۔

ملفوظ ۴۷

محمد سرفراز خان صاحب گنڈہ پور، عزیز من! فقیر فی نفسہ کارساز نہیں۔ کارساز حقیقی خداوند تعالیٰ ہے۔ بندہ کو بجز عاجزی کے اور کوئی چارہ نہیں۔

--※--

www.maktabah.org

ملفوظ ۴۸

خان ابراہیم خان نمبردار عورہ زئی (ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان) یا اَللّٰہُ یا رَحْمٰنُ یارَحِیْمُ یاارْحَمَ الرّٰاحِمِیْن وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ مندرجہ بالا ورد کو معہ درود شریف بلاناغہ یکصد بار پڑھیں۔ انشاء اللہ آپ کی شادی کا کام سرانجام ہو جائے گا۔

ملفوظ ۴۹

بجناب مولوی محمود شیرازی صاحب، جناب! جیسا کہ علم ظاہری ضروری ہے اسی طرح علم باطن کا حصول بھی ایک لابدی امر ہے۔ فقیر کے بعد خدا بہتر جانتا ہے کہ برخوردار کو علمِ باطنی کے کتب کی فرصت ملے گی یا نہ۔ تو جناب سے مشورہ طلب ہوں کہ اس وقت تک فقیر زندہ ہے۔ شاید برخوردار (برخوردار سے مراد حضرت خواجہ محمد سراج الدین رضی اللہ عنہ ہیں) علم باطنی سے کچھ واقفیت پیدا کرلے اگر جناب کی رائے اس بارے میں میرے موافق ہے تو برخوردار کو ساتھ لے کر (بشرطِ فراغت از عوارضات) اس طرف روانہ ہوائیں۔ اور اگر آپ کا دوسرا خیال ہو تو بھی مطلع فرمائیں۔

ملفوظ ۵۰

مولوی نورالدین صاحب پیش امام شہر و موضع اگائی علاقہ سون سکیسر۔

www.maktabah.org

سوالات کے جوابات، آپ کی خدمت میں درج ذیل ہیں۔

۱۔ نمک پر دم کے لیے سورہ فاتحہ اور معوذتین دم کر کے دیا کریں۔

۲۔ دوران ذکر لطیفہ یا لطائف کو جنبش ہوتی ہے اور بدن بھی جنباں ہوتا ہے۔ کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن اپنی طرف سے جنبش مت دو۔ فقراء نے اپنی جمعیت اور حضور کی خاطر اپنے اوپر چادر ڈالی ہے اور اسی وجہ سے اپنے چہروں کو ملفوف کیا ہے کہ یہ فقراء کے آداب سے ہے نہ کہ وجاہت ہے۔ لہٰذا کوئی ریا نہیں ہے (مطلب سمجھ میں آگیا ہو گا۔)

ملفوظ ۱۵

میاں شیخ محمد بخش صاحب سکنہ شہر کلاچی گنڈہ پور افغانان

جواباً:۔ جس کام میں مشغول ہوں، ذکر کا خیال رکھیں (دائم ذاکر رہیں) چاہے وضو ہو یا نہ ہو۔ وقت کی بھی کوئی پابندی نہیں ہے۔

۲۔ آپ کو دلائل الخیرات کی بھی اجازت ہے۔

۳۔ مہمات دینی و دنیوی کے حل کے لیے ختم شریف لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط پانچ صد بار اول آخر درود شریف کا ورد رکھیں اور ثواب حضرت مجدد الف ثانی، محبوب صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پاک کو بخشیں اور اپنی حاجات خداوند تعالیٰ سے حضرت قبلہ موصوف کے وسیلے سے طلب کریں۔ قاضی الحاجات آپ کے جمیع امورات سرانجام فرمائے۔ کلام اللہ شریف کی تلاوت جس قدر ہو سکے کریں منازل کے تعین کی کوئی حاجت نہیں۔

www.maktabah.org

ملفوظ ۵۲

ملا بادشاہ صاحب شادی زئی۔ اپنے بھائی جان کی صحت کے لیے، یا کسی اور کے لیے جس کو شدید مرض ہو، صبح کی نماز کے وقت فرائض اور سنن کے درمیان سات بار سورہ فاتحہ مع بسم اللہ شریف سات روز تک پڑھ کر ہر روز مریض پر دم کریں (اور فاتحہ دے کر ثواب حضرت قبلہ حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رضی اللہ عنہ کی روح پُر فتوح کو بخشیں) اور دعائے شفا دربارِ ایزدی سے طلب کریں۔

ملفوظ ۵۳

مولوی نور الحق صاحب شاہپوری، خلاصہ معروض یہ ہے کہ آپ کا مکتوب شریف اور قصیدہ مدحیہ (جو اس خاکسار کی مدح میں لکھا تھا) پہنچا، خوشی بھی ہوئی اور رنج بھی ہوا خوشی اسلیے ہوئی کہ قصیدہ مدحیہ سے آپکی زیادتی محبت معلوم ہوئی۔ . . . اور رنج اس لیے کہ آپ نے ایک ممنوع اور بے فائدہ امر میں اپنا وقت ضائع کیا کیونکہ اس شخص کی مدح کرنی جو مدح کا مستحق نہ ہو تو اس قسم کی مدح خود مادح شخص کو نقصان پہنچاتی ہے جبکہ مدح خلاف واقع ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ ممدوح کو بھی۔ جبکہ وہ قابل مدح نہیں تھا تو اس حالت کے باوجود وہ اپنی مدح پر اترانے اور تکبر و فخر کرنے لگ جاتا ہے تو اس بے جا اِترانے اور فخر کرنے کا ممدوح کو گناہ نصیب ہوا۔ اور تکبر کی طغیانی میں آ کر ہلاک ہو گیا اور مادح ناجائز معاملہ میں قصوروار

www.maktabah.org

ہوگیا۔ چنانچہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا قَطَعتَ عُنُقَ اَخِیْكَ ط پس آئندہ کے لیے (زبان اور دل سے) حضرت ذات حق سبحانہ تعالیٰ اور حضرت حبیب خدا سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اپنا وقت صرف کریں۔

ملفوظ ۵۴

بقامنی عبدالرسول صاحب انگوی، علاقہ سون سکیسر۔

جناب من! اعمال میں قصور برپا ہے۔ ورنہ ان مقامات میں سالک تمام قول و فعل و عمل ردّی سمجھتا ہے۔ اس جیسے نکات کا سمجھنا بالمشافہ گفتگو پر موقوف ہے۔ دُوری کا برا ہو جو درمیان میں حائل ہے۔ بیت:-

فقر خواہی آں بصحبت قائم است
نہ زبان درکار آید نہ ز دست

جناب حضرت شمس العارفین حبیب اللہ مرزا جان جاناں شہید قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ جب سالک کی سیر کمالات تک پہنچ جاتی ہے۔ تو مجھے تشویش لاحق ہوتی ہے کہ مبادا کہیں سالک طریقہ سے دست بردار نہ ہو جائے۔ قِصَّۃُ العِشْقِ لَاانْفِصَامَ لَھَا ؎ خداوند تعالیٰ آپ کو بہرہ مند فرمائے۔

ملفوظ ۵۵

حقائق و معارف آگاہ حضرت خواجہ محمد سراج الدین مدظلہٗ و عمرہٗ

www.maktabah.org

دُرشدہٗ ! بعد از دیدہ بوسی معلوم رہے کہ آں عزیز نے فقیر کے خط کا جواب نہیں دیا۔ ع

دیدہ احقر و دل ہمراہ تُست

ترجمہ:۔ فقیر کی آنکھیں آں عزیز کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ اور فقیر کے دل میں آنعزیز بس رہے ہیں۔

پھر لکھتا ہوں اور فقیر کی یہ نصیحت یاد رکھو جیسا کہ ایک فارسی شاعر نے کہا ہے ؎

خاک شو خاک تا بروید گُل
کہ بجز خاک نیست مظہر گُل

ترجمہ:۔ مٹی بن کے رہو تاکہ تم سے پھول کھلیں کیونکہ مٹی ہی سے پھول پیدا ہوتے ہیں۔

اے فرزند! صاحبزادگی کو دور پھینکو، تواضع و عاجزی کو اپنا پیشہ بناؤ۔ ع۔ کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی، اپنے حالات خیریت سے بے کم و کاست تحریر کیا کرو۔ تاکہ فقیر کو تسلی رہے اور فقیر کو ہمیشہ دعا گو تصور کریں۔

ملفوظات ۵۶

حضور حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ زمانہ اب آخر کو پہنچ چکا ہے۔ اس وقت کے اکثر لوگ جو میرے پاس آتے ہیں وہ لوگ اپنی دنیوی خواہشات اور

www.maktabah.org

مقاصدِ دلی کے پورا ہونے کی خاطر آتے ہیں اور انہی اغراض کے لیے دعائیں منگواتے ہیں۔ حالانکہ ہر علم کے لیے ایک موضوع ہوتا ہے اور اس کے نفع و ضرر ہوتے ہیں۔ اسی طرح جس صاحب کے پاس کوئی شغل اور کسب ہوتا ہے، تو اس شخص کے پاس متعلقہ ضرورت مند بغرض حاجت روائی آتے ہیں تو ظاہر ہے کہ دنیاوی اغراض کے لیے اللہ والوں کے پاس آنا کس قدر خلافِ موضوع ہے۔ تو اس لیے پیروں اور مریدوں کو محض رضائے خداوندی و طلب خداوندی کے لیے اپنی مرادات کو ترک کرنا اور خیالات ماسوی اللہ کو بالکل چھوڑ دینا نہایت ضروری ہے اور پھر ساتھ ہی وضاحتاً فرمایا کہ پیر اور مرید کا سلسلہ بصورتِ ذیل ہے۔ اولاد دو قسم پر ہے:-

(۱) اولاد صوری (۲) اولاد معنوی

اولاد صوری یہ ہے۔ جس کا نسب اور نسبت حضرت آدم علیہ السلام کی طرف شمار ہوتی ہے۔ اولاد معنوی یہ ہے۔ جس کا حقیقی، روحانی، حُبّی تعلق یا نسبتِ طریقت۔ حضرت سرور کائنات، فخر موجودات کی طرف شمار کیا جاوے، تو ٹھیک یہی نسبت پیر و مرید کے درمیان ہے کہ مرید باعتبار اولاد صوری کے، جو اپنے والدین کی طرف منسوب ہوتا ہے اور باعتبار اولاد معنوی کے اپنے پیر و مرشد کے ساتھ شمار ہوتا ہے

ملفوظ ۵۷

ارشاد فرمایا کہ طالب صادق کے لیے بہت بڑے نقص کا سبب یہ ہے کہ

www.maktabah.org

وہ شیخ ناقص کی طرف رجوع کرے اور اس کی صحبتوں میں بیٹھے (وہ پیر جو کہ سلوک اور جذبہ پورا نہ کر سکا یا سلوک کیا ہی نہ ہو اور خواہش پیری کی وجہ سے مسندِ پیری پر بیٹھ گیا ہو) تو طالب کو اس قسم کے پیر اور شیخ کی صحبت، پستی کی طرف کھینچ کر لے آتی ہے اور بلندی کے خانۂ کمال سے گرا کر تنگ و تاریک پنجرے میں پھنسا لیتی ہے۔ حضرت الشیخ جناب سید بہاؤ الدین محمد نقشبند سلطانِ فقر بخارا و سمرقند قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ جس طالب کا بعض قابلیت (استعدادِ باطنی) مختلف صحبتوں سے فاسد اور خراب ہو جائے تو پھر اس کا کام سوائے اہل تدبیر کی صحبت کے بیٹھنے کے اور کہیں نہ بنے گا کیونکہ ایسے اہل اللہ، یا خدادوست کی صحبت کیمیائے اعظم ہے۔

ملفوظ ۵۸

فرمایا لوگ اسم ظاہر اور اسم باطن سے اسماء الٰہی مراد لیتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے: "هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ" حضرت جناب امامِ ربانی محبوبِ صمدانی مجدد الف ثانی رح قدس سرہ العزیز کے ہاں اسم الظاہر سے حضرت ذات حق تعالیٰ اسماء صفاتی مراد ہیں اور اسم الباطن سے اسماء ذاتی مراد ہیں۔ گویا اسم الظاہر کے مراقبہ کے وقت سالک کی سیر اسمائے صفاتیہ ہوتے ہیں اور اسم الباطن کے مراقبہ کے وقت سالک کی سیر اسمائے ذاتیہ ہوتے ہیں۔

حضرت جناب قبلہ نے فرمایا:۔ کہ تم لوگ کسب نہیں کرتے اور میں ہوں کہ

www.maktabah.org

ضعف اور گوناگوں امراض میں مبتلا ہونے کے باوجود بھی تم لوگوں کو کسب و سلوک مقاماتِ مجددیہ کراتا ہوں ۔ تاکہ تم لوگوں کو فیض سے کچھ تو حاصل ہو۔

ملفوظ ۵۹

ارشاد فرمایا ۔ جو کتابوں میں لکھا ہوا ہے "جب سالک کو فناء صفتی، فناء فعلی اور فناء ذاتی حاصل ہو جاتی ہے تو اس کو اگر نوح علیہ السلام کی عمر بھی عطا ہو جائے تو تب بھی اس کے دل پر ماسوی اللہ کا کوئی خطرہ نہیں گزرتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو مصیبتیں بندہ پر جہاں داری کی وجہ سے گزرتی ہیں، تو تقاضائے بشری کی بناء پر وہ بندہ کو ماسوی اللہ کے خیالات اور تخیلات میں مصروف کر دیتے ہیں لیکن جس انسان کے دل کا ذکرِ الٰہی ملکہ ہی بن جائے تو اس کے دل و دماغ میں کوئی خلل واقع نہیں ہو سکتا ۔

ع "خاشاک بر سر دریا گذر کنند"

یعنی ان تخیلات ماسوی اللہ کی مثال سالک کے واسطے ایسی بن جاتی ہے جیسے خس و خاشاک دریا کے پانی پر بہہ جاتے ہیں ٹھیک اسی طرح وہ سب تخیلات سالک کے دل و دماغ میں کوئی اثر انداز نہیں ہو سکتے ۔

پھر فرمایا :۔ جب سالک کو حضورِ قلب حاصل ہو جاتا ہے تو ان عنایاتِ الٰہی جلشانہ، کے ہوتے ہوئے اگر سالک کو شیطانِ لعین یہ خطرہ ڈال دے کہ اب میں پیر و مرشد بن گیا ہوں اور لوگوں کو فیض یاب کر سکتا ہوں تو ہمارے پیرانِ کبارؒ کے طریقہ عالیہ میں اسی کو شرکِ جلی سے تعبیر کیا گیا ہے ۔ کیونکہ اصل

www.maktabah.org

مبداء فیض تو ذاتِ حق جلشانہ، ہی ہے اور شیطان نے اس کے دل میں یہ غلط خیال ڈال دیا کہ میں خود مبداء فیض ہوں۔ اور ساتھ ہی اس کے دل میں یہ خیال بھی شیطان نے ڈال دیا کہ فلاں سوداگر کو اور فلاں رئیس کو میں مرید کر لوں گا جس سے مجھے دنیا بہت حاصل ہو گی۔ ایسے خیالات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جب سالک کے دل میں آنے لگیں تو یہ اس کے لیے بہت خطرناک ہیں اور اسی کو صوفیائے کرام نے شرکِ جلی سے تعبیر کیا ہے کیونکہ فقیر جب کمال کو پہنچ جاتا ہے تو وہ اپنا سب کچھ اللہ پاک کے حوالے کر دیتا ہے تو وہ سارے جہان بلکہ اپنی جان سے بھی بے خبر ہو جاتا ہے اور یہی ہے کمال جس کو طریقہ نقشبندیہ میں دولتِ حضور و جمعیتِ اور طمانیت سے تعبیر کیا گیا ہے۔

پس جملہ منسلکین و مریدینِ سلسلہ عالیہ کو تین چیزوں کی پابندی کرنا واجب ہے :۔

۱۔ وقوفِ قلبی :۔ یعنی توجہ طالب بسوئے قلب اور توجہ قلب بسوئے خدا۔

۲۔ رابطہ شیخ مقتدی :۔ یعنی مدام یہ سمجھے کہ میرے قلب پر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب مبارک سے بطفیلِ قلوبِ شریفہ میرے پیرانِ عظام رح کے فیض کا پرنالہ جاری و ساری ہے۔

۳۔ جملہ طاعات و عبادات اور فرائض و سنن اور مستحباب پر کمال پابندی اور ریاضت و مجاہدہ

www.maktabah.org

ملفوظ ۶۰

ارشاد فرمایا :۔ سالک کو چاہیئے کہ خشک روٹی نہ کھائے تاکہ دماغ خشک نہ ہو۔ سالک کی جس قدر زیادہ محبت پیر و مرشد سے ہوگی اس پر اتنے ہی زیادہ فیوضات و برکات وارد ہوں گے۔ دوران ذکر تصور مشائخ کرے (اور تصور شیخ کرے) اور دورانِ ذکر اگر فیض بند ہو جائے تو ذکر سے باز آجائے، کچھ وقفہ کے بعد از سر نو ذکر کرے۔ پھر بھی فیض نہ آوے تو ذکر چھوڑ دے اور دوسرے وقت پر ذکر کا شغل کرے۔

ملفوظ ۶۱

مولانا محمود شیرازی سکنہ شیراز توابع ایران کو تحریر فرمایا :۔

آنجناب کے دو خطوط خیریت نامے کے فقیر کو پہنچ چکے ہیں۔ جواباً عرض ہے کہ فقیر بحمد اللہ پانچ وقت نماز مسجد شریف میں باجماعت مستحبہ ادا کرتا ہے۔ فقیر کی آنعزیز کو یہ ضروری نصیحت ہے کہ اذکار و اشغالِ الٰہیہ میں مدام وقت مشغول ہوں۔ یہ وقت وقتِ جوانی ہے اور کام کرنے کے آپ کو بہتر مواقع میسر ہو سکتے ہیں اور پھر بڑھاپے میں کچھ نہیں ہو سکے گا۔ نیز عرض ہے کہ آپ کا تار جو انگریزی زبان میں تھا، فقیر کو موصول ہوا۔ جس نے فقیر کو بیحد پریشان کیا کیونکہ یہاں انگریزی پڑھنے والا کوئی نہ تھا۔ آخر فقیر نے صبر کر کے دعا پر اکتفا کیا اور دل ہی دل میں پشتو زبان کے ابیات پڑھنے لگا۔

www.maktabah.org

ابیات بزبانِ پشتو:۔

(۱) حیله مرستاده بویه خدایه

زیاده طاقت د غمونه لرم خوار یم

ترجمہ:۔ اے خدا! مجھے آپ کا ہی حیلہ ہے اور غموں کی زیادہ طاقت نہیں رکھتا۔ میرا دل خوار و زار ہے۔

(۲) چه د فا صبر آیت نازل شي

غریب تر غاړه کړه د صبر تعویذونه

ترجمہ:۔ جب صبر کی آیت نازل ہوتی ہے تو فقیر صبر کے تعویذ گلے میں ڈال لیتا ہے۔

(۳) هاتف لغیب آواز د که

سوا له خدایه همه هیچ ده هیچ کنړه

ہاتف غیبی نے فقیر کو آواز دی کہ اے فقیر! خدا کے سوا ہر چیز ہیچ ہے اور ہیچ جانو۔

ملفوظ ۶۲

جناب میرا صاحب قلندر سکنہ پشین علاقہ بلوچستان۔

(۱) افغانی سلام دراغی ته رانغلے

فائده نه کی بے دید نه سلامونه

ترجمہ:۔ آپ کا افغانی سلام پہنچ گیا مگر (افسوس) تم نہ آئے اور بغیر ملاقات

www.maktabah.org

(خالی خولی) سلام فائدہ نہیں کرتے۔

(۲) ناجوڑ پروت فقیر حقیر پہ دیستر دی
دِ اَجَل سپارہ گوئی ہمیش تاختو تہ

ترجمہ:۔ فقیر کا حال تو یہ ہے کہ فقیر بستر پر بیمار پڑا ہے اور اجل (معیّن کے) سوار بروقت گھوڑے دوڑاتے ہوئے آرہے ہیں۔

(۳) بیا بو کے تہ ارمان اے قلندرہ
مندہ بہ نہ کی فوائد دِ مجلسونہ

ترجمہ:۔ اے قلندر پھر ارمان کروگے اور کچھ ہاتھ نہ آئیگا اور ان محافل فیض منازل کے فوائد سے محروم رہ جاؤگے۔

(۴) دقضا سپاروچہ تاخت پہ ممکن وکہ
پس حاضر غائب یم دواڑہ یورنگ د یمنہ

قضا وقدر کے شاہسوار بھاگ دوڑ لگا رہے ہیں اور آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ فقیر کو حاضر اور غائب دونوں حال میں یاد رکھیں۔

واضح رہے کہ ایک بار جب حضرت قبلہ کو گوناگوں امراض لاحق ہوئے تو اچانک (ان اوقات میں) میراں صاحب قلندر کا خط پہنچا تو حضور قبلہ نے اسی بیقراری کی حالت میں اس خط کا جواب ان ابیات میں دیا جو بزبان پشتو اوپر درج ہیں۔

www.maktabah.org

ملفوظ ۶۳

غلام محی الدین سکنہ ماچھی وال ضلع جھنگ کو آپ نے فرمایا کہ اے عزیز! خطرات اور وساوس شیطانی کا دل سے دفع کرنا کوئی آسان کام نہیں یہ چیز اولیاء اللہ کی توجہات اور سالک کی اپنی ریاضت اور مجاہدہ سے حاصل ہوتی ہے۔ عاقل کو اسی قدر اشارہ کافی ہے۔ فقیر نے آپ کو بالمشافہ عرض کیا تھا کہ محض اللہ کریم کی رضامندی کے لیے مولوی صاحب (مولینا محمود شیرازی صاحب) کی خدمت دل سے کیا کرو اور علمِ ظاہری کو طفیلی جانو۔ کیونکہ علمِ ظاہری پڑھنے کی غرض مولا پاک کی رضا حاصل کرنی ہوتی ہے۔ اس سے زیادہ فقیر کچھ نہیں جانتا فقیر کو مدام اپنا دعاگو جانو۔

ملفوظ ۶۴

مولانا عبید اللہ صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان کو ارشاد فرمایا:۔

اے عزیز! اس آخری زمانے میں دنیاوی کاموں کی کوئی انتہا نہیں ہے جتنے دنیاوی کام زیادہ کرو گے اور مصروفیت بڑھے گی۔ مرد وہ ہے جو اس آخری زمانے میں اپنے اوقات عزیزہ کو (جس کا کوئی بدل نہیں) افکار و اذکار الٰہیہ میں گزارے اور یاد مولیٰ میں صرف کرے اور ساتھ ہی استقامتِ شریعت غرا اور اتباعِ سنتِ بیضا کو اپنے ہر اطوار و اوضاع میں اپنائے۔ دو کلمے لکھ کر بس خط کو بند کرتا ہوں۔ تاکہ آپ دل تنگ نہ ہو جائیں۔ اول یہ کہ یہ وقت

www.maktabah.org

وقتِ کار ہے۔ کل بجز حسرت و افسوس و ارمان کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو یاد رکھو: یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا الخ (ترجمہ:۔ اے مومنو! اپنے ایمان پر مضبوط رہو) اور دوسری جگہ فرماتے ہیں، آیت شریف: اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ط (ترجمہ:۔ خبردار! اللہ کریم آپ سے دین خالص کا طلبگار ہے، جس میں ایک سرِمُو بھی دنیا کا خطرہ یا وسوسہ پیش نہ آئے۔ اور ہر عمل خالصتاً للہ ہو۔

ملفوظ ۶۵

ایک دن مولوی سعد اللہ صاحب (جو کہ مولینا مولوی غلام حسن صاحب نیلگر مرحوم ڈیرہ اسمٰعیل خان خلیفۂ اجلّ حضرت جناب حاجی صاحب قبلہ قندھاری قدس سرہٗ) کے پوتے نے حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تنگیٔ معاش کا اظہار کیا تو اس کے جواب میں حضور نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی محبت نصیب کرے اور اللہ کریم اپنی غیبی مدد کے طفیل آپ کے سب کام سرانجام فرمائے۔ خداوند کریم میرے پیر و مرشد قبلہ حضرت حاجی صاحب کے طفیل تمہارے سب کاروبار میں کشائش عطا فرمائے۔ یہ فرما کر پھر حضرت قبلہ نے (مرتّبِ کتاب مجموعہ فوائد عثمانیہ) حضرت سید اکبر علی شاہ صاحب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ مولوی صاحب! اس سید کو دیکھو کہ دہلی سے کتنے سال ہوئے ہیں، یہاں خانقاہ شریف میں رہ رہا ہے اور عیالدار بھی ہے اور نادار بھی۔ اور اس نے کبھی اپنی غربت و ناداری کا ذکر نہیں کیا اور نہ کبھی تنگیٔ معاش کا

www.maktabah.org

میرے سامنے اظہار کیا۔ مولوی صاحب! آپ کو معلوم رہے کہ جو شخص توکل و قناعت کے ساتھ حق تعالیٰ کی یاد میں کمر بستہ رہے، اللہ تعالیٰ اس کے اسباب خیر و رزق غیب سے مہیا کر دیتا ہے اور یہ مصرعہ زبانِ گوہر فشاں سے پڑھا۔ ع

خدا خود میرِ سامان است اربابِ توکّل را

(ترجمہ:۔ خداوند تعالیٰ ارباب توکل کے غیب سے سامان مہیا کر دیا کرتا ہے)

ملفوظ ۶۶

ملّا محمد رسول صاحب قوم لٹون (جو حضرت کے اعظم خلفاء میں سے تھے) کا خراسان سے حضرت کی خدمت میں خط پہنچا۔ جس میں انھوں نے لکھا تھا کہ میں نے سردیوں میں رہائش کے لیے مقامِ تنگ میں (دو پہاڑوں کے مابین ایک درہ ہے جس کا نام درّہ تنگ ہے) مکانات اور حجرہ ہائے کی تعمیر میں مشغول ہوں۔ کیونکہ یہ علاقہ کچھ گرم ہے اور سردیوں میں قابلِ گزران جگہ ہے۔ اس کا خط پڑھ کر حضور نے ارشاد فرمایا کہ سب دینی دنیاوی کام نیت پر موقوف ہوتے ہیں اور اجر و ثواب بھی نیت پر ہی موقوف ہے

فقیر جویہ

مکانات اور حجرے تعمیر کر رہا ہے اور ساتھ ہی اپنے پیر و مرشد کی خانقاہ شریف کی خدمت کر رہا ہے اور اس خدمت میں مصروف ہے۔ فقیر کی نیت محض اللہ واسطے کرنا ہے۔ کیونکہ جو مسافر مہمان دور دراز ملکوں سے محض

www.maktabah.org

طلب رضائے مولا کے لیے آتے ہیں اور جو طلباء و درویشان کرام محض یاد الٰہی کے لیے اس جگہ بیٹھے ہوئے ہیں اور بجز عبادت و ذکر مولا ان کا کوئی کام ہی نہیں۔ یہ خدمت محض انھی کے واسطے کر رہا ہوں۔ نہ کہ اپنے نفس کی راحت اور اہل و عیال و اطفال کی دیکھ بھال کے لیے۔ خداوند کریم بطفیل میرے مرشد قبلہ کے منظور و مقبول فرمائے۔

ملفوظ ۶۷

ایک دن ارشاد فرمانے لگے کہ "لوگ سمجھتے ہیں کہ فقیر عثمان کے ہاں دولت و دنیا کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور فقیر کو کیمیا گر سمجھے ہوئے ہیں۔ حالانکہ فقیر کا تو یہ حال ہے کہ فتوحات اور کشائش غیب سے فقیر کو حاصل ہوتے رہتے ہیں۔ وہ فقیر درویشوں اور طالبانِ خدا پر خرچ کرتا رہتا ہے اور ہرگز فقیر جمع نہیں کرتا اور نہ فقیر کو غم فردا اور آئندہ پریشان کرتا ہے۔ یہ عطائے الٰہی ہے اور میرے پیر و مُرشد حضرت حاجی صاحب قبلہ کی نظر شفقت اور توجہ شریف کی بدولت یہ دَین ہر وقت فقیر پر جاری ہے۔ یہ فرما کر پھر حضرت شاہ عبداللہ المعروف بہ شاہ غلام علی شاہ صاحب سجادہ نشین حضرت حبیب اللہ میرزا مظہر جان جاناں شہید دہلوی کا قصہ بیان فرمایا"

کہ جب میرزا جان جاناں شہیدؒ ان کو اپنا سجادہ تفویض فرما کر راہی ملک بقا ہوئے تو آپ (حضرت غلام علی شاہ صاحبؒ) فرماتے ہیں کہ میرے پیر و مرشد قبلہ کی وفات کے بعد خدا کی مخلوق کا ایک بے پایاں سمندر فقیر کے پاس اکٹھا ہونے لگا

www.maktabah.org

بعض تو حضور پیر و مرشد کی فاتحہ خوانیوں کے لیے اور بعض بیعت کرنے اور راہِ مولیٰ سیکھنے کی غرض سے آتے۔ ان لوگوں کا بہت بڑا ہجوم فقیر کے پاس آنے لگا اور درویشانِ خدا کی، جو خانقاہ شریف میں شب و روز مقیم تھے اور ذکر و مراقبہ سیکھنے کے لیے ڈیرے ڈالے ہوئے تھے۔ ان کی تعداد بھی بے حساب تھی اور فقیر کا یہ حال تھا از روئے تموّل و دنیا کہ فقیر کے پاس ایک پیسہ بھی نہ تھا۔ جس سے ان دوستوں کی خدمت کی جا سکے اور طالبانِ مولیٰ کو کم از کم دو وقت دال پانی بھی کھلا سکوں۔ آخر فقیر اس شرم کے مارے مسجد کے پہلو میں جو حجرے تھے ان میں سے ایک حجرے میں داخل ہو گیا اور لوگوں سے چھپ کر بیٹھ گیا اور حجرے کو اندر سے بند کر دیا۔ یہ خیال کر کے اور بارگاہ الٰہی میں عرض کر کے کہ اے میرے مولیٰ! آپ میرے حال میں جب تک کشائش اور اپنی جناب غیبی سے فراخی اور وسعت پیدا نہ کریں گے، تب تک میں اس حجرے سے نہیں نکلوں گا اور بس۔ اسی حجرہ میں میرا قیام ہوگا۔ میں حجرے میں رہوں گا اور ہرگز باہر ...... نہ نکلوں گا۔ کیونکہ میرا منہ لوگوں کے دکھانے کے قابل نہیں۔ پاس ایک دمڑی نہیں جس سے ان واردین اور زائرین و طالبینِ حضرت قبلہ کو کھانا کھلایا جا سکے۔ بس میں اس حجرے سے ہرگز نہیں نکلونگا۔ خواہ مجھ پر جس قدر فاقے ہی کیوں نہ گزریں۔ یا مجھے اسی حجرے میں موت آ جائے تو یہ حجرہ میری قبر ہو گی اور بدن کے جو کپڑے میں نے پہنے ہوئے ہیں یہ میرا کفن ہو گا۔ بس یہ عہد مولیٰ پاک کے ساتھ کر کے خاموش زاویۂ خاموشی اور عزلت میں حجرے میں بیٹھ گیا۔ اس کے بعد دن بہ دن گزرتے گئے اور فاقے شروع ہو گئے۔ فاقے پہ فاقہ آنے لگا لیکن الحمد للہ کہ

www.maktabah.org

میرے عزم میں ذرہ بھر بھی تبدیلی نہ آئی۔

آخر تیرھویں دن اسی حالت فاقہ میں ہی تھا کہ اچانک ایک شخص نے حجرے کے دروازے پر آ کر دستک دی اور آواز دی "یا حضرت! میں یہ تیرہ روپے آپ کے لیے لایا ہوں۔ برائے کرم دروازہ کھولیئے اور یہ رقم لیجیئے" فقیر نے اس کی آواز کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور خاموش بیٹھا رہا اور وہ آواز پہ آواز دیتا رہا۔ مگر میں اپنے عزم میں پورا خاموش بیٹھا رہا۔ یہاں تک کہ وہ شخص مجبور ہو کر حجرے کے ایک سوراخ سے تیرہ روپے اندر ڈال کر چلا گیا۔

اس کے بعد فقیر یہ اشارہ الٰہی اور امداد غیبی سمجھ کر وہ تیرہ روپے اٹھا کر تیرھویں روز حجرے سے بحالتِ فاقہ باہر نکلا۔ فقیر پر کمزوری کے آثار بفضلہ تعالیٰ ہرگز ظاہر نہیں تھے۔ اور فقیر نے تکیہ برمولا ٹے کرم کرکے اپنے پیر و مرشد کے وسیلے جلیلے سے درویشانِ کرام و طالبینِ عظام اور زائرین و واردین خانقاہ عالیشان کے لیے لنگر کا اہتمام کیا اور سب احباب دُور و نزدیک اور طلبہ مقیمین اور طالبانِ با تمکین کو دونوں وقت لنگر سے کھانا ملنے لگا۔ ان کی تعداد گاہے پانچ سو ہوتی تھی۔ گاہے سات سو۔ اور ان سب کو میرے پیر و مرشد قبلہ کے لنگر شریف سے دونوں وقت کی گذران ملتی رہتی تھی خرچ دکاندار سے قرض لایا جایا جاتا تھا۔ اور ماہوار اس کی ادائیگی کر دی جاتی تھی۔ اور یہ خرچ کسی ماہ نو ہزار اور کسی ماہ دس ہزار ماہوار تک بھی پہنچ جایا کرتا تھا اور بفضلہ تعالیٰ فتوحاتِ الٰہیہ اور عطایا و

www.maktabah.org

انعاماتِ غیبیہ کا وہ دروازہ اس فقیر پر کھلا، جس کا کوئی حد و حساب ہی نہیں۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ

بیت:

خدا خود رازقِ کُل ہے۔ کسی کا گر توکّل ہو

غلامِ نقشبنداں شو اگر دنیا و دین خواہی

سگِ درگاہِ عثمانؒ شو اگر حق الیقین خواہی

مزارِ شان بموسیٰ زئی بہارِ باغِ رضوان است

بیا و ہم زیارت کن چو فردوسِ بریں خواہی

www.maktabah.org

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

فصل سوم

یہ فصل حضرت خواجہ دامانی قدس سرہ کے مکاتیب شریفہ اور خلفائے
عظام کے بیان میں

حضرت امام ربانی قیوم زمانی مجدد و منور الف ثانی حضرت خواجہ مولانا شیخ احمد فاروقی سرہندی (خداوند کریم ان کے فیوضات اور برکات سے تاقیامت ان کے مریدین و متوسلین کو مالا مال فرمائے۔ آمین!) نے اپنے غلاموں پر ایک ایسا راستہ کھولا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ سنیہ کا ایک سربستہ راز تھا اور صوفیائے کرام کا اپنے خطوط گرامی اور مکتوبات شریفہ کے ذریعے اسلام اور اپنے طریقۂ عالیہ کو اطراف واکنافِ عالم میں پھیلانے اور شائع کرنے کا جو عام رواج نہ تھا۔ آنجناب حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اس مردہ سنت کو دوبارہ زندہ کیا اور اپنے مکاتیب شریفہ کے اندر سربستہ رازوں کو کھولا اور طریقہ شریفہ کی اشاعت کا مقبولِ عام ذریعہ بنایا۔ ان مکاتیب شریفہ میں تعلیمات اسلامی اور رموزاتِ تصوّف کو اتنی

www.maktabah.org

فصاحت و بلاغت کے ساتھ بیان فرما کر جدید اسلوبِ نگارش سے آشنا مزین فرمایا کہ آج تک ایک عالم انگشت بدنداں ہے اور آپ کی ذات والا بیان اور سہل نگاری میں اپنی نظیر آپ ہیں ۔ یہ مکاتیبِ شریفہ تین ضخیم جلدوں میں مرتب ہیں، جو علوم و رموز کا ایک خزینہ اور گنجینۂ بے پایاں ہیں اور احسان و عرفان کا سمندر بیکراں ہیں ۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہمارے حضرت قبلہ خواجہ دامانی قدس سرہٗ کے مکتوبات شریفہ بھی ہیں ۔ جن کے مکتوباتِ شریفہ کی ایک خاصی اور معتد بہ تعداد کتاب مجموعہ فوائد عثمانیہ میں اور دیگر احباب حضرت قدس سرہ کے پاس موجود ہیں اور بفضلہ تعالیٰ آج تک محفوظ ہیں (چنانچہ مجموعہ فوائد عثمانیہ کے مکتوبات کی تعداد کل پچیس ہے) اور اسی طرح حاجی قلندر خاں صاحب رئیس شہر مڈی اور خلیفہ خاص حضرت خواجہ دامانی نے تقریباً دو سو مکتوبات یا اس سے بھی کچھ زیادہ جو ان کے نام حضرت خواجہ دامانی قبلہ نے وقتاً فوقتاً ارسال فرمائے تھے، کو منضبط اور محفوظ فرما کر رکھا ۔ اور بفضلہ تعالیٰ یہ سب خزانہ آج تک خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف کے کتب خانہ میں محفوظ چلا آرہا ہے ۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک !

چند ایک مکتوبات شریفہ مجموعہ فوائد عثمانیہ سے برائے حصول فیوضات و برکات تبرکاً درج ذیل کیے جاتے ہیں ۔ نفعنا اللہ وسائر المسلمین بہم فقط والسلام ۔

مکتوب ۱

بنام مولانا محمود شیرازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۔

www.maktabah.org

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ! مخدومی ومکرمی جناب فیض مآب مولوی محمود شیرازی صاحب دام فیضہ وعنایتہ۔ بعد از تسلیمات و دعوات۔ معروض آنکہ احوالِ فقیر بعنایت الٰہی قرین حمد ہیں اور بارگاہ رب العزت سے بطفیل سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنجناب کی صفا وقتی اور صحت و سلامتی ظاہری و باطنی کا ہمیشہ خواہاں و جویاں ہوں۔ وہ ذات پاک لایزال آپ کو اور اس فقیر کو جملہ افکار، پریشانی اور تخیلات شیطانی سے مدام امن میں رکھے اور ہمیشہ اپنے پیرانِ عظام کی محبت اور اتباع کامل نصیب فرمائے۔ آمین۔ جناب نے جو اپنے احوال کے متعلق تحریر فرمایا ہے وہ سب حضرات کے سلوک اور طریقہ عالیہ کے عین موافق ہے۔ مکتوبات معصومیہ میں اس کی تفصیل ملاحظہ فرمالیں اور کنز الہدایات میں لکھا ہے کہ جب سالک کا معاملہ اصل الاصل تک پہنچتا ہے تو حالاتِ سابقہ خس وخاشاک کی طرح اڑ جاتے ہیں۔ اور بجائے ذوق و شوق، محرومی اور ناامیدی سالک پر طاری ہو جاتی ہے۔ جیساکہ حدیث شریف شاہد ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے:۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائم الفکر ومتواصل الحزن

"یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدام متفکر اور محزون رہتے تھے"

اپنے ذکر اور مراقبہ و استغفار شریف میں مدام مشغول اور سرگرم رہیں اور عامہ خلقِ خدا کی صحبت سے پرہیز کریں کہ غیر جنس کی صحبت سم قاتل ہے، لوگوں کے ساتھ بقدر ضرورت اٹھنا بیٹھنا (اختلاط) رکھیے۔ فقیر کے دو ہی کلمات پر اکتفا کیجیے۔ آنجناب تو خود ماشاء اللہ دانا اور عالم ہیں۔

www.maktabah.org

باقی جو جناب نے اجازت مطلقہ اور مقیدہ کے متعلق تحریر فرمایا ہے حقیقت یہ ہے کہ اہل اللہ نے ایک نصاب اور حد تحریر فرمائی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ سالک کو اس حد تک پہنچاتا ہے تو مرشد کامل اپنی بصیرت کاملہ کی بنا پر اس کو اجازت مطلقہ سے مشرف فرماتا ہے۔ بعض کو ایک طریقہ کی اور بعض کو دو طریقوں کی باعتبار اس کی قابلیت کے اجازت دیتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی ایک شخص یا کسی ایک گروہ کی تعلیم و تربیت کی اس کو اجازت دیتا ہے۔ مقامات مظہریہ صفحہ ۳۸ میں ہے کہ اجازت کے تین درجے ہیں۔ اعلیٰ[۱]، ادنیٰ[۲]، اوسط[۳]۔ اس کی تفصیل وہاں پر ملاحظہ فرمالیں۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے متبعین اکثر اپنے مریدین کی طریقہ نقشبندیہ کے مطابق تربیت فرماتے ہیں۔ اور اس طریقہ عالیہ کے سلوک اور تصوف میں ان کے توجہات شریف کی بدولت ان کو کمال حاصل ہو جاتا ہے۔ اور جب کوئی مرید دوسرے طریقوں کی اجازت چاہتا ہے تو اس کی دلجوئی کے لیے ان کا شجرہ بھی عنایت کر دیتے ہیں مگر اس کی تربیت سلوک مجددیہ کے مطابق کرتے ہیں۔ پیران کبار حاذق حکماء اور اطباء کی طرح ہیں۔ جو دواء جس وقت اور جس مزاج کے مطابق اور مناسب ہوتی ہے، اپنے مریض کو استعمال کراتے ہیں۔ اس فقیر نے آنجناب کو زبانی اجازت مطلقہ تو دی ہے مگر تاحال تحریری اجازت نامہ نہیں لکھا گیا۔ مگر اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اب آنجناب کو پھر اجازت مطلقہ دیتا ہوں جو موجب برکات ہوگا۔ اللہ کریم قبول و منظور فرمائیں ادھر آنے میں جلدی نہ فرمائیں۔ اس جگہ کے کام و کاج کسی معتبر آدمی کے سپرد

www.maktabah.org

فرما کر آئیں۔ کیونکہ دور فتنہ و فساد کا ہے۔ فرصت کو غنیمت جانیں۔ محب صادق اپنی محبت کی بناء پر بطور انعکاس **فیض حاصل کرتا ہے** (بطور انعکاس کا مطلب یہ ہے یعنی محب صادق کو چونکہ شیخ کا تصور اور رابطہ اپنی محبت کاملہ کی بناء پر ہر وقت حاصل رہتا ہے۔ اس لیے اپنے شیخ کے قلب شریف سے اس پر فیضان جاری رہتا ہے۔ یہ ہے انعکاس کا معنیٰ، اور مطلب ۱۲ فقط)

محب صادق اگر ملک یمن میں ہو تب بھی میرے ساتھ ہو، ظاہری دوری کوئی معنیٰ نہیں رکھتی = ق = فقیر کی ظاہر اور باطن کی توجہ مدام آپ کے ساتھ ہے کمر ہمت چست باندھ کر رضائے الٰہی جل شانہٗ کے حصول کے لیے اپنے ذکر و مراقبہ میں شب و روز لگے رہیں کہ جوانی میں آپ سب کچھ ریاضت و مجاہدہ کر سکتے ہیں اور بڑھاپے میں پھر کچھ بھی آپ سے نہ ہو سکے گا۔ حالات و کیفیات اور ادراکات پر ہرگز نظر نہ رکھیں کہ مولائے کریم بندہ سے عبادت کے خواہاں ہیں۔ اس کا ثمرہ دینا یا نہ دینا اس ذات پاک کا کام ہے۔ ہرگز دل تنگ نہ کریں، اور اپنے ذکر و مراقبہ و طاعت و عبادت میں مصروف رہیں، اللہ تعالیٰ مجھ اور آپ سے عبادت کا تقاضا کرتے ہیں۔ ہمیں تو یہ خدمت اور عبادت کرنی چاہیئے۔ قرب اور محبت عطا فرمانی ان کی مرضی پر موقوف ہے۔ عنایت فرمائیں یا نہ فرمائیں اس پر دل تنگ اور کبیدہ خاطر نہ ہوں۔ فقط والسلام۔ شعر:

دادیم ترا از گنج مقصود نشان
گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

www.maktabah.org

مکتوب ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

امّا بعد! اخوی اعزی ارشدی میاں غلام محی الدین صاحب!

خداوند کریم آپ کو سب مصائب سے محفوظ رکھے، آمین! بعد از تسلیمات مسنونہ اور کامیابیوں اور کامرانیوں کی دعاؤں کے بعد عرض ہے کہ آپ کا مکتوب پہنچا۔ بے حد خوشی حاصل ہوئی بھائی جان یہ زمانہ سراسر آزمائشوں اور گوناگوں تکلیفات سے بھرا ہوا ہے۔ عقلمند کو لائق ہے کہ وہ کام کرے جس میں سراسر نفس اور ہوا کی مخالفت ہو اور اسی مخالفت کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہادِ اکبر سے تعبیر کیا ہے۔ سچے مومن کے لیے ضروری ہے کہ اہل اللہ نے جو طریقے نفس اور شیطان کی مخالفت کے مقرر فرمائے ہیں ان پر کاربند رہے۔ اور سختی سے ان کی پابندی کرے ان میں سے چند طریقے درج ذیل ہیں۔

۱۔ روزہ:۔ افطار کے وقت تھوڑا کھانا کھائے اور تھوڑے کھانے پر کفایت کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ وَجَاءُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ الصَّوْمُ ۞ (ترجمہ:۔ یعنی میری امت اگر نامرد بننا چاہے تو روزہ رکھے)

۲۔ فصد اور حجامت:۔ (خون نکلوانا اور سینگی لگوانا) بہتر تو یہ ہے کہ ہر ماہ فصد کرائے یا ہر دوسرے ماہ فصد کرالے۔

۳۔ سیاحت اور سفر:۔ ہر روز اتنا سفر پیادہ کرے کہ تھک جائے۔

www.maktabah.org

۴۔ خوراک کی کمی:۔ یعنی ایک تہائی حصہ خوراک پر کفایت اور قناعت کرے۔ اسی طرح پانی بھی کم پیوے۔ اہل اللہ نے نفس کے جہاد کے لیے ضروری قرار دیے ہیں کہ یہ طریقے ضرور اپنائیں۔ ان حضرات نے نفس کی مخالفت پہلے اختیار کرنے کو فرمایا ہے اور علم[۱] صنعت[۲] و حرفت[۳] اور حصول رزق کے ذرائع کو دوسرے درجے پر رکھا ہے اولین جُز نفس کی مخالفت ہے۔

مکتوب ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

بعد از حمد و صلوٰۃ! محبی ام محمد امتیاز علیخان صاحب! سلامت، شاد و آباد رہیں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ! بعد از دعا گوئی واضح ہو کہ الحمد للہ! یہاں پر ہر طرح سے خیریت ہے اور آں محب کی خیریت اور سلامتی کا مدام خواہاں ہوں۔ خلاصۃً عرض آنکہ آپ کا مکتوب بابت سوالات اجازت مردمان اور عدم اجازت مستورات ملا، بنا برآں۔ آپ کے سوالات کے جوابات عرض ہیں بعلوم رہے کہ دوامِ حضور، فناءِ قلب، تہذیبِ اخلاق، استقامتِ شریعت اور اتباعِ سنت جیسی گراں مایہ احوال کے حصول کے بعد طالب خلافت کے قابل ہوتا ہے۔ پھر خلافت کا حصول حضرت شیخ (پیر و مرشد) کی بصیرت قلبی اور صوابدید پر منحصر ہے۔ یہ اجازت کا ابتدائی درجہ ہے۔ اوسط اور اعلیٰ تو آگے ہیں اور فرد خاص کی اجازت تو مرشد کی رائے پر موقوف ہے اور اس میں احتیاط عظیم ضروری ہے۔

www.maktabah.org

اللہ کریم آں محب کو جملہ عوارضات اور تکلیفات سے نجات عطا فرمائے اور صحیح و سلامت رکھے۔ اور برکاتِ پیرانِ کبار آں عزیز کو ماسوی اللہ کے تفکرات سے رہائی بخشتے ہوئے اپنی ذات پاک کی سچی محبت مرحمت فرمائے۔

اور باقی جو آں عزیز نے واجب اور ممکن کے بارہ میں استفسار فرمایا ہے۔ سو اس کے بابت عرض ہے کہ آں عزیز کو معلوم رہے کہ ایک واجب الوجود ہوتا ہے اور دوسرا ممکن الوجود۔ واجب الوجود سے اللہ تعالیٰ کی ذات مراد ہے اور ممکن الوجود سے مراد ماسوی اللہ کے سب اشیاء ہیں۔ اور ان دونوں کا مقابلہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات جو واجب الوجود ہے، موجود تھی، اس وقت دوسری کوئی چیز بھی موجود نہ تھی اور اسی کو عدم کہتے ہیں۔ پس مقابلہ ان کا کیسے ہو سکتا ہے۔ مقابلہ تو ان چیزوں کے درمیان ہو سکتا ہے جو دو چیزیں آپس میں برابر ہوں، تب مقابلے کا احتمال ان کے درمیان ہو سکتا ہے اور یہاں تو مساوات سرے سے نہیں۔ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ (پ۵، نساء) اللہ کریم کا فرمان ہے۔

تو معلوم رہے کہ حضرت امام ربانی خواجہ مجدد الف ثانیؒ جو کہ ہمارے طریقے نقشبندیہ کے امام ہیں۔ ان کے نزدیک ممکن کی حقیقت عدم ہے اور عدمیات (یعنی کسی چیز کا سرے سے نہ ہونا) ممکنات کی حقیقتیں ہیں اس لیے کہ ان کے نزدیک ممکنات کے حقائق اعدام اضافیہ ہیں جو صفات حقیقیہ کے

www.maktabah.org

ظلال ہیں۔ اس بنا پر عدم اور وجود کی ترکیب سے وہ خیر اور شر کا مصدر اور مظہر ہو جاتا ہے۔ اگر اس سے شر ظاہر ہوتا ہے تو بسبب عدم ذاتی ہونے کے اور اگر اس سے خیر ظاہر ہوتا ہے تو وجود ظلی کے اعتبار سے۔ فقط والسلام۔

مکتوب ۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد از الحمد والصلوٰۃ! محبی ام ملا ابراہیم صاحب! بعد از سلام اور دعاگوئی عرض ہے کہ آنجناب کا مکتوب شریف پہنچا۔ بڑی خوشی حاصل ہوئی۔

جنابِ من! فقر اور فقیری کا اصل مقصد یہ ہے کہ ماسوی اللہ کے سب تعلقات ختم ہو جائیں اور اللہ کریم کی محبت اس قدر غلبہ کرے کہ ماسوی اللہ کے سب تعلقات یکسر ختم ہو جائیں اور اللہ کریم کی محبت اس قدر غلبہ کر جائے کہ لذّات اور تمتّعات دنیوی کو دیکھتے اور جانتے بھی ان کی جانب دل ذرہ بھر بھی مائل نہ ہو۔ جس کو اصطلاحِ تصوّف میں عِلماً وجبّاً انقطاع تعلق ماسوی اللہ کہتے ہیں۔

اللہ کریم نے اپنے بندوں پر عبادت فرض کی ہے اور اس کو رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے۔ اسی طرح دنیاوی اسباب اور مقاصد کے حصول کے لیے بھی اللہ کریم نے ذرائع اور وسائل بنائے ہیں۔

اور مولا کریم نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝ یعنی رب کی عبادت میں لگے رہو، یہاں تک کہ تم کو موت آجائے۔

www.maktabah.org

جاننا چاہیئے کہ دینی اور دنیوی مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے وسیلے مقرر کیے ہیں۔ پس آپ کے لیے ضروری ہے کہ پیرانِ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریقے کے مطابق اپنے قیمتی وقت کو اللہ جل شانہ کے ذکر و فکر میں گزار دیں، یہاں تک کہ ایک لحظہ اور ایک لمحہ بھی اس کی یاد سے غفلت میں گزرنے نہ پائے۔ اس ساری تحریر اور مکتوب شریف کا مقصد یہ ہے کہ بندوں کا کام اس کی بندگی کرنا ہے۔ فقط اللہ بس اور باقی ہوس۔

مکتوب ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد

سیادت و نجابت دستگاہ جنابِ سید سردار علی شاہ بعد از تسلیمات و دعوات، ترقی درجات مطالعہ فرمائیں کہ آنجناب کا مکتوب شریف پہنچ کر موجبِ مزید دعا گوئی ہوا۔ اللہ کریم آنجناب کو جملہ دشمنانِ ظاہری اور باطنی سے خلاصی عطا فرمائے اور آں محترم کو اپنی ذات پاک کی سچی محبت مرحمت فرمائے۔

جنابِ من! ہر ایک مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنی باطن کی ترقی کے لیے سچ بولنا، حلال کھانا اور حبیبِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کمال اتباع اور شریعت مطہرہ کی کمال پابندی کرے۔ یہاں تک کہ اٹھتے بیٹھتے، طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کا پورا پابند رہے۔

یہ یاد رہے کہ شریعت شریف کے اتباع کے بغیر اگر مختلف قسم کے

www.maktabah.org

احوال مشاہدے میں آتے ہوں تو بزرگوں کے نزدیک ان کا کچھ بھی اعتبار نہیں وہ احوال سب کے سب بے سود ہیں۔

سالک کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ اپنے قیمتی وقت کو جس کا کوئی بھی بدل نہیں حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں صرف کرے۔ اور دن رات یہی کوشش کرتا رہے۔ اصلی مقصد یہی ہے، باقی سب ہیچ۔

فقط اللہ بس! فقط والسلام!

مکتوب ۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ امّا بعد!

مخدومی مکرمی مولانا محمود شیرازی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن جمیع الحوادث و النوائب۔ از فقیر حقیر لاشی محمد عثمان عفی عنہ۔

بعد از تسلیمات و تکریمات مطالعہ فرمائیں کہ بعنایت الٰہی جل شانہٗ، فقیر تا دم تحریر ہذا خیر و عافیت سے مقرون ہے اور اللہ کریم کی جناب سے آنجناب کی مدام عافیت اور سلامتی اور استقامت شریعتِ غراء اور اتباعِ سنتِ بیضاء کے لیے دعا گو ہوں۔ اللہ کریم قبول و منظور فرمائیں۔

خلاصہ عرض آنکہ، آپ نے جو باطنی کیفیات کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ تو جنابِ من! آپ نے سنا ہوگا کہ قِصَّةُ الْعِشْقِ لَا انْفِصَامَ لَهَا۔ اور اَلْعِشْقُ نَارٌ يُحْرِقُ مَاسِوَى اللهِ ط کہ عشق اور عاشقی کبھی بھی ختم

www.maktabah.org

نہیں ہو پاتے اور عشق تو ایسی آگ ہے جو اللہ پاک کے ماسویٰ ہر چیز کو جلا ڈالتی ہے، نہ نام رہتا ہے سالک کا نہ کوئی نشان۔ بلکہ وہ جدھر بھی نظر ڈالتا ہے اپنے تن بدن تک اس کو ہر کہیں بجز اللہ ہی اللہ کی ذات کے اسے اور کچھ بھی نظر نہیں آتا۔

تفصیلی جواب بوجہ بخار تحریر نہیں کر سکتا۔ دو تین کلمے لکھنے پر اکتفاء کرتا ہوں۔ اس زمانہ میں حکیم مطلق جلشانہٗ ببرکاتِ پیرانِ کبارؒ صادق لاعتقاد مرید کی حالت کے مطابق طالب صادق کے دل پر فیضان فرمایا کرتے ہیں۔ کیونکہ شیطان لعین اور نفس سرکش پُرکین دونوں طاقتور دشمن اس کے کمین میں گھات لگائے بیٹھے ہیں۔

باوجود اس کے ایسے سالک کو جس کا رابطہ اور اپنے مشائخ کا تصور کامل نصیب ہو، کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

باقی رہا آنجناب کا استفسار نکارت اور جہالت۔ سو اس کے متعلق اتنا عرض ہے کہ سید الطائفۃ النقشبندیہ حضرت خواجہ امام ربانی قدس سرہ السامی نے اپنے مکتوب شریف میں تحریر فرمایا ہے کہ یہ نکارت اور جہالت سالک کو آخری مقامات میں ہوتی ہے اور ساتھ ہی حضرت خواجہ نے دوسرے مکتوب میں تحریر فرمایا ہے کہ صحو کامل عوام کا حصہ ہے اور بے خودی کامل کہ جس میں سُکر کی ملاوٹ ہو۔ یہ ابتروں اور مجنونوں کا حصہ ہے اور کچھ صحو اور کچھ بیخودی یہ خواص عارفین کاملین کا حصہ ہے۔ ع

هنيئا لارباب النعيم نعيمهم

www.maktabah.org

یعنی جن کی قسمت میں مولا کریم کی جناب سے نعمتیں اور دولتیں لکھی ہوئی ہوں وہ اس کو مبارک در مبارک ہوں

الحمد للہ والمنۃ کہ اللہ کریم نے آں محب کو ایسے احوال عالیہ پر سرفراز فرمایا ہے۔ شکر کیجئے اور اللہ کریم کی جناب سے مزید کے طالب ہوئیے۔ اور حتی المقدور اپنے اوقات شبانہ روز کو ذکر اور مراقبہ سے آباد رکھیے اور ابنائے زمانہ یعنی فضول لوگوں کی صحبت سے پرہیز کریں۔ ان کی صحبت سالک کے لیے سمِّ قاتل کا حکم رکھتی ہے۔ اپنے پیران کبار کے حالات کے مطابق نشست و برخاست رکھیے اور ادھر اُدھر کو توجہ نہ کیجیے۔

شیخ امام عبداللہ ثم المکی اپنے رسالہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

اَلْاَوْلِيَاءُ كَالْمَطَرِ يَمْطُرُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَبِلَ اَوْلَا يَقْبَلُ۔

یعنی اولیاء کرام کی مثال اس بارش جیسی ہے جو ہر چیز پر برستی ہے۔ کوئی قبول کرتا ہے جس کی قسمت میں ہوتا ہے اور کوئی قبول نہیں کرتا بدقسمتی اس کی اپنی ہے

مکتوب ۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد از الحمد و الصلوٰۃ کے مکرمی و معظمی **مولانا حسین علی صاحب**

اللہ کریم ان کو اعلیٰ مراتب دا خلاص پہ فائز کرے۔ آمین!

بعد از تسلیمات و دعوات بے پایاں مطالعہ فرمائیں کہ نوازش نامہ موصول

www.maktabah.org

ہو کر باعثِ فرحت ہوا۔ خصوصًا یہ معلوم کرکے کہ آپ خیریت سے ہیں۔
نسبت رابطہ کے متعلق جو تحریر فرمایا ہے وہ مبارک ہے اور سالکین طریقت کے لیے امید کی ایک کرن ہے۔ اس مقام پر فائز خوش (اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ) کے کمالات سے سرفراز ہوتا ہے اور اس مقام کے ثمراتِ نافع سے بہرہ مند ہوتا ہے۔ (ھنیئا لارباب النعیم نعیمھم۔)
صاحبِ دولتوں کو ان کی دولتیں مبارک ہوں۔ دیگر متبرک واقعات بھی اسی جانب اشارہ کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ فقیر اس لائق نہیں، لیکن حضرت پیر دستگیر قبلہ کی نظرات شریفہ اور ان کی توجہاتِ منیفہ کے بدولت کمال امیدوار ہوں

فقط والسلام

مکتوب ۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد از الحمد والصلوٰۃ، مخدومی مکرمی جناب مولانا محمود شیرازی دام فیضہ و برکاتہٗ

بعد از تسلیمات اور تکریمات مطالعہ فرمائیں کہ اپنی اندھیری رات مولا کریم کی یاد سے اور استغفار ذکر و مراقبہ سے اس طرح آباد رکھیں کہ ایک لمحہ بھی غفلت نہ آنے پائے، ابھی جوانی ہے پھر جب بڑھاپا آئے گا تو بجز حسرت اور ندامت کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔
جناب حضرات گرامی رح کی نسبت شریف میں جس قدر علو اور رفعت حاصل

www.maktabah.org

ہوتی ہے۔ وہاں پر مشاہدہ اور ادراک کی طاقت کم ہوتی جاتی ہے۔ کیونکہ معاملہ ذات بحث تک پہنچ جاتا ہے۔ اور اس مقام شریف میں ظلال اسماء و صفاتِ الٰہیہ سے گزر جاتا ہے اور سالک کو سیر قدمی اور سیر نظری شروع ہوجاتی ہے اور وہ بھی بالآخر کوتاہ ہوجاتی ہے (مَنْ لَمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ) کسی چیز کی حقیقت بغیر چکھنے کے معلوم نہیں ہوسکتی۔ اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے :۔

بخدا لذت ایں مئے نشناسی تا نچشی

(ترجمہ :۔ خدا کی قسم! یہ وہ شراب ہے جب تک پیو گے نہیں تب تک اس کے مزہ کو نہ پا سکو گے)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اللہ کریم نے آں محب کو بہت اچھے اور عمدہ احوال پر سرفراز فرمایا ہے۔ اللہ کریم کا شکریہ ادا کریں کیونکہ وہ قرآن کریم میں فرماتے ہیں۔ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (ترجمہ:۔ اگر تم نے میرا شکریہ ادا کیا تو میں تمہیں زیادہ دوں گا۔ فقیر کو اپنے حالات سے غافل تصور نہ فرمائیں۔ فقط والسلام

مکتوب ۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔

بعد از الحمد والصلوات محامد نصاب مکرمی معظمی مولوی حسین علی صاحب

www.maktabah.org

اللہ کریم آپ کو خصوصی عنایات سے اعلیٰ مراتبِ قرب واخلاص پر فائز فرمائے آمین! بعد از تسلیمات ادر دعوات ملاحظہ فرمائیں کہ نوازش نامہ موصول ہوا مزاج شریف کی صحت کا حال معلوم کر کے بیحد خوشی حاصل ہوئی۔

نسبت رابطہ کے غلبہ سے آثار جمیلہ کا اندراج جو نوازش نامہ میں تھا خداوند کریم آپ کو مبارک کرے۔ اس راستہ پر چلنے والے بحکم حدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (ترجمہ: یعنی جس کا جس سے پیار ہوگا قیامت کے دن اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا) اس راستہ پر چلنے والے کمالات اصل سے بہرہ مند ہیں اور اس کے تر وتازہ میووں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ھنیئا لاربابِ النعیم نعیمھم (ترجمہ: صاحبِ نعمتوں کو ان کی نعمتیں مبارک ہوں۔)

باقی وہ وقائع جو از قسم بشارات ہیں۔ وہ بھی اسی مقام کی جانب اشارات ہیں، جو اللہ کریم نے آنجناب کو عنایت فرمائے ہیں۔ گو فقیر اس لائق نہیں لیکن حضرت پیر دستگیر قبلہ رضؓ کے تصرفات سے امیدوار ہوں کہ اللہ کریم اس عاجز ودرماندہ فقیر کو بلکہ جمیع متوسلین کو ان کے فیوضات بلانہایات سے کامل حصہ مرحمت فرمائے گا انشاء اللہ۔ ع

با کریماں کارہا دشوار نیست

جنابِ من! جب دل کو ذات اقدس سبحانہٗ سے تعلق اور تعشق پیدا ہو جاتا ہے تو بندہ کو لاچار ما سوی اللہ سے نفرت حاصل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ قلب ایک حقیقتِ جامعہ ہے جسے بسیط کہتے ہیں اس میں سوائے ایک

www.maktabah.org

چیز کے دوسری چیز نہیں سما سکتی۔ باقی جو آنجناب نے قوتِ رابطہ کے متعلق لکھا ہے اس نعمتِ عظمیٰ کا شکریہ بجا لائیں۔ علاوہ ازیں لوگوں سے نفرت ہو جانے اور شہر سے کوچ کر جانے اور اپنی زمینوں میں قیام گاہ بنانے کا خیال، یہ سب نفرتِ ماسوی اللہ اور عشقِ خداوندی کی نشانیاں ہیں

باقی جو جناب نے مرید نہ بنانے اور ان کو نسبت نہ دینے کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ فیاضا! اگر مرید صادق آئے اور وہ آرزو اور الحاح کر کے بیعت طلب کرے تو اس کو بلا فرصت بیعت دیدیا کریں اور سلوک کی بابت امورِ ضروریہ کی نصیحت بھی فرمائیں اور علم ظاہری کی تدریس سے جی نہ چرائیں اور علم ظاہری میں حدِ اعتدال تک کوشاں رہیں۔ فقط والسلام

مکتوب نمبر ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

امابعد! برخوردار سعادت اطوار عزیز جان محمد سراج الدین عمرت دراز باد بعد از دیدہ بوسی اور تسلیمات مطالعہ ہو کہ جس قدر خطوط آنعزیز نے ارسال کیے ہیں وہ پہنچ گئے ہیں اور حالات مندرجہ سے آگاہی ہوئی۔

عزیزم! کان کھول کر سنیں کہ اولاد فطرتاً اپنے باپ کو پیاری ہوتی ہے اور ہر والد اپنے فرزند کے لیے کسبی اور وہبی ہر قسم کی نیکیاں چاہتا ہے اور اپنی اولاد کو ہر قسم کی نیکیوں سے آراستہ دیکھنا چاہتا ہے اور کثرتِ حرص سے

www.maktabah.org

فقیر اگر کوئی نصیحت بطور ترغیب یا ترہیب آپ کو لکھتا ہے تو اس کو فقیر کی ناراضگی پر محمول نہ فرمائیں۔ والد اپنے بیٹے سے ہرگز ناراض نہیں ہو سکتا۔ فقیر کی جانب سے مطمئن ہو کر اپنے کاروبار علم اور تعلیم میں مدام سرگرم رہیں۔ اور زمانے کی ہر بات سے چشم پوشی اختیار کرتے ہوئے اپنے اسباق اور کتابوں کے مطالعے میں مصروف رہا کریں۔ اللہ کریم آنعزیز کو کمال تک پہنچائے گا اور آنعزیز کو زیورِ علم سے آراستہ فرمائیگا۔ وما ذٰلک علی اللہ بعزیز۔ فقیر کی دعائیں مدام آپکے ساتھ ہیں۔ تسلی کریں۔

فرصت کے وقت اپنے لطیفۂ قلب بلکہ اپنے جملہ لطائف پر توجہ کیا کریں اور وقت کو مہمل اور فضول نہ جانے دیا کریں۔ اور کسی وقت بھی یہ خیال دل میں نہ لائیں کہ فقیر آنعزیز سے ناراض ہو گا۔ اور اپنے کاروبار علم اور اسباق اور کتابوں کے مطالعے میں حتی الوسع لگے رہیں۔ شعر:۔

کوئی مشکل نہیں کہ آساں نہ ہو

مرد کو چاہیئے کہ ہراساں نہ ہو

انسان پر سردی گرمی دونوں آیا کرتی ہیں۔ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا اَصَابَكَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ (یعنی ہر چیز اللہ پاک کی جانب سے ہے اور مصیبتیں بھی اللہ پاک کی جانب سے ہی ہیں)

یہ آیت اسباب میں نص صریح ہے۔ فقیر کو مدام اپنا دعاگو سمجھیں۔

فقط والسلام

www.maktabah.org

مکتوب ۱۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد از الحمد والصلوٰۃ، مکرمی و معظمی مولوی نور محمد صاحب (چیلا)

بعد از تسلیمات و دعوات مطالعہ فرمائیں کہ آواز حرف ضاد (یعنی ض) کی نہ تو اس طرح پر صحیح ہے جیسے کہ یہ داما نی لوگ (ذال یعنی حرف ذ) کے مشابہ پڑھتے ہیں نہ ہی اس طرح صحیح ہے جیسا کہ اہل بخارا مشابہ بالظاء (ظ) پڑھتے ہیں بلکہ درمیانی درجہ کی آواز ٹھیک ہے۔

میرے حضرت پیرومرشد قبلہ (ان پر میرے دل و جان قربان ہوں) نے عراق کے قاریوں سے علمِ تجوید حاصل کیا تھا۔ آپ حضور فرمایا کرتے تھے، کہ یہ اختلاف فتویٰ وغیرہ لکھنے سے نہیں مٹ سکتا۔ بلکہ اختلاف کا مٹنا آواز پر موقوف ہے۔"

باقی فقیر کو اس امر میں معذور تصور فرمائیں۔

فقط والسلام

مکتوب ۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ امّا بعد!

بجناب فیض مآب حضرت مولوی حسین علی صاحب اللہ کریم آنجناب کو اعلیٰ

www.maktabah.org

مراتب قرب واخلاص پر فائز فرمائے۔ آمین!

بعد از تسلیمات و دعوات ترقی درجات مطالعہ فرمائیں کہ جناب والا کا مکتوب گرامی اپنے کیفیاتِ باطن کے متعلق بوقت مبارک پہنچ کر باعثِ صد فرحت و راحت ہوا۔ اللہ کریم آں محب کو فیوضاتِ خاصہ پر سرفراز فرمائے آمین!

محبا! ذکر و اذکار اور عبادات ماثورہ کا مقصد اصلی یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو ذلیل و خوار شمار کرے۔ اور دل و جان سے منعمِ حقیقی جلّشانہٗ کو صاحبِ نعمت ہردم و ہر قدم میں بلکہ اپنے ہر سانس اور ہر آن میں سمجھنے لگے۔

جناب والا! سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عرس شریف گزارنے کے بعد فقیر پھر اس جیسے بخار میں مبتلا ہوا جیسا کہ گرمیوں میں۔ بناء بر آں ان دو ہی کلمات پر اکتفا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ" اور دوسری جگہ فرماتے ہیں "یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ط فقراء نے اللہ کے فرمان کی شرح میں بہت کتابیں لکھی ہیں۔ مگر مقصد اصلی اجمالاً یہی ہے کہ عبادت رغبت سے کرے۔ اور بکمال محبت سے اپنے طاعات اور عبادات میں مصروف رہے۔ جیسا کہ حدیث اَرِحْنِیْ یَا بِلَالُ اور قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ سے واضح ہے۔

باقی میاں باران صاحب کو اپنے حلقے میں جگہ دیں اور سید صاحب کو کہا گیا ہے کہ ان کا سلوک اور اسباق باطنی تصفت تک پہنچ گئے ہیں جو ولایت عُلیا سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اگر فقیر زندہ رہا تو بعد میں دیکھا جائے گا۔ اس لیے

www.maktabah.org

مہربانی کرکے ان کو اپنے **حلقہ** میں بٹھائیں تاکہ ان کے فیضان میں ترقی ہو۔

نیز آنجناب کو معلوم رہے کہ اگر کوئی **کمالات** اور **حقائق** کا طالب **حضرت لعل شاہ صاحب** کے مریدوں سے آپ کے پاس آئے تو ان کو توجہات دینے میں دریغ نہ کریں۔

اور جناب کو معلوم رہے کہ چند روز گذر چکے ہیں کہ **محمد سراج الدین** (صاحب) کو **خلعتِ خلافت** بھی دے دی گئی ہے اور ساتھ ان کو باقاعدہ دو وقت **اپنے** احباب اور خلفاء کرام کے ساتھ **حلقہ** کرنے کا امر بھی کیا گیا ہے بسبب ہجوم مرض عزیزم نور چشم موصوف اطال اللہ بقاءہ وزید فیضانہ، **اپنے احباب کے ساتھ** باقاعدہ حلقہ کیا کرتے ہیں۔ شدتِ مرض سے زیادہ نہیں لکھا جا سکتا۔ معذور سمجھیں۔

فقط والسلام

مکتوب ۱۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ امّا بعد

جناب فیض مآب حضرت مولانا مولوی محمود شیرازی صاحب دام فیضہ، و برکاتہ،

از فقیر حقیر لاشئ عثمان عفی عنہ

بعد از سلام و دعا گوئی واضح رہیں کہ آنجناب کے دو مکتوب شریف آڑی لعل خان سے بھیجے ہوئے، ایک ہی دن میں دونوں پہنچے۔ پڑھ کر سب حالات معلوم ہوئے۔

www.maktabah.org

انسان کا دل مثل آسمان کے ہے کبھی صاف اور کبھی میلا۔ شیطان لعین جو قوی دشمن ہے۔ ہمارے لیے گھات لگائے بیٹھا ہے اور وہ ہر وقت یہی چاہتا ہے کہ کسی وقت بھی میرا داؤ اس پر چلا تو میں اسے اللہ پاک کے راستہ سے بھٹکاؤں اور دور پھینک دوں۔

عزیزم! خدا پرستی کے لیے جان کی بازی لگا دینی شرط اولین ہے اور وہ اس طرح کہ ہر وقت کار ضروری جو سلامتی قلب ہے، مشغول رہیں اور فضول ادھر ادھر کے خیالات دل میں نہ لائیں۔ فقیر ہمیشہ دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ آنجناب کو ایسی جگہ پرسکونت نصیب فرمائے۔ جہاں آپ مطمئن ہو کر مدام اپنے اذکار و افکار الٰہیہ میں مشغول رہ سکیں۔ اور احباب متعلقین و مریدین کے واسطے باعثِ اشاعت طریقہ شریفہ نقشبندیہ بنیں۔ دو کلمے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ فقیر مدام علیل اور بیمار رہتا ہے۔ فقیر کو اپنے واسطے دعاگو اور متوجہ ذاتِ سامی سمجھیں۔

انت شافی انت کافی فی مہمات الامور

انت حسبی انت ربی انت لی نعم الوکیل

فہرست اسمائے گرامی خُلفائے عظام

حضرت خواجہ غریب نواز خواجہ حضرت حاجی محمد عثمان صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز:۔

۱۔ جناب حضرت خلیفہ سید لعل شاہ صاحب ہمدانی بلاولی

www.maktabah.org

۲۔ جناب حضرت خلیفہ میاں فاضل صاحب اعوان

۳۔ خلیفہ مولوی مہر محمد صاحب انگوی۔ قوم اعوان

۴۔ جناب خلیفہ مولوی نور خاں صاحب چکڑالوی اعوان

۵۔ جناب خلیفہ مولوی ہاشم علی صاحب بگھاروی تحصیل کہوٹہ، ضلع راولپنڈی

۶۔ جناب خلیفہ ملا بیگ محمد صاحب سربریدہ خراسانی

۷۔ جناب خلیفہ ملا محمد رسول صاحب لٹون افغان خراسانی

۸۔ جناب خلیفہ مولانا محمود شیرازی صاحب

۹۔ جناب خلیفہ قاضی عبدالرسول صاحب انگوی قوم کھچی۔

۱۰۔ جناب خلیفہ میرا صاحب قلندر ساکن پشین نزد کوئٹہ

۱۱۔ جناب خلیفہ سید امیر شاہ صاحب ہمدانی بلاولی۔

۱۲۔ جناب خلیفہ مولانا حسین علی صاحب میانہ ساکن واں بھچراں

۱۳۔ جناب خلیفہ حاجی حافظ سید میر احمد علی صاحب دہلوی

۱۴۔ جناب خلیفہ مولانا سید اکبر علی شاہ صاحب دہلوی مصنف فوائد عثمانیہ فارسی

۱۵۔ جناب خلیفہ حاجی گل محمد صاحب افغانی باجوڑی

۱۶۔ جناب خلیفہ مولوی شیر محمد صاحب مرحوم

۱۷۔ جناب خلیفہ مولوی غلام حسن صاحب مرحوم

۱۸۔ جناب خلیفہ حافظ محمد یار صاحب پپلاں والے۔

۱۹۔ جناب خلیفہ ملا پیر محمد اخوندزادہ

۲۰۔ جناب خلیفہ ملا دوست محمد صاحب قوم کنڈی۔

www.maktabah.org

۲۱- جناب خلیفہ ملا عبد الحق صاحب ہری پال لاشین غر

۲۲- جناب خلیفہ ملا عبد الجبار صاحب اخوندزادہ

۲۳- جناب خلیفہ خدا یار اخوندزادہ چودھواں

۲۴- جناب خلیفہ مولوی فتح محمد صاحب اُسترانہ

۲۵- جناب خلیفہ امیر خان صاحب بابڑ سکنہ خانگڑھ

۲۶- جناب خلیفہ میاں فضل علی صاحب مرحوم

۲۷- جناب خلیفہ ملا قطار صاحب اخوندزادہ شیرانی

۲۸- جناب خلیفہ ملا عطا محمد صاحب اخوندزادہ کٹوانڑی

۲۹- جناب خلیفہ ملا عطا محمد اخوندزادہ مرحوم

۳۰- جناب خلیفہ ملا نسیم گل صاحب اخوندزادہ

۳۱- جناب خلیفہ میاں ملا محمد رسول صاحب پوندہ

۳۲- جناب خلیفہ مولوی عبد الغفار صاحب بابڑ
(سکنہ ڈیرہ اسمٰعیل خان)

۳۳- جناب خلیفہ غالب علی خان صاحب ہندوستانی

۳۴- جناب خلیفہ علی محمد صاحب بابڑ مرحوم

۳۵- جناب خلیفہ فقیر عبد اللہ صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان والے حال بنّوں۔

-٭-

آپ ناظرین خیال فرمائیں

کہ

www.maktabah.org

حضرت خواجہ غریب نواز حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب قدس سرہ العزیز کے خلفائے عظام جن کی تعداد اس قدر رہو ۔ آگے اس فیض کی کس قدر اشاعت ہوتی ہوگی۔

حضرت مولانا خواجہ الحاج محمد اسمٰعیل صاحب سراجی مجدّدی نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ کی تصانیف

۱۔ سلسلۃ الذہب موسوم بہ سلسلہ سراجیہ مجدّدیہ قیمت ۵۰۔۴ روپے

۲۔ مواہبِ رحمانیہ کی جلد اوّل

تجلّیاتِ دوستیّہ قیمت ۰۰۔۳۰ روپے

۳۔ مواہب رحمانیہ کی جلد دوم

کمالاتِ عثمانیّہ قیمت ۰۰۔۲۰ روپے

۴۔ مواہب رحمانیہ کی جلد سوم

مقاماتِ سراجیّہ زیرِ طبع

www.maktabah.org

ضمیمہ فصل سوم عبارات عجیبہ و غریبہ نصیحت آمیز

(۱) جنابِ مولانا حسین علی صاحب کو ارشاد فرمایا کہ جو آپ نے خواب دیکھا کہ فقیر مرض اسہال میں گرفتار ہے اور آپ مزاج پُرسی کر رہے ہیں، تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ جو فقیر کی سمجھ میں آتا ہے کہ پیر مرید کے واسطے مثل شیشہ ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ آنجناب کے گناہ دور ہو رہے ہیں اور آپ پاک و صاف ہو رہے ہیں۔ بہت مبارک خواب ہے جو آپ نے دیکھا ہے۔ اور دوسرا خواب جو آنجناب کو زیارتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوئی ہے وہ تو اور بھی مبارک اور بہت اچھا خواب ہے۔

(۲) مُلّا عبدالمجید اخوندزادہ صاحب نے لکھا کہ تسخیر یا دستِ غیب کا تعویذ یا وظیفہ عنایت فرمائیں تو ان کے جواب میں لکھا کہ اے عزیز! فقیر کے پاس اس قسم کے تعویذات اور وظائف نہیں ہیں یہ چیزیں عاملوں کے پاس ملتی ہیں۔ فقیر تو نہ کوئی عامل ہے نہ تعویذ گر۔ میرے پیر دستگیر (ان پر میرے دل و جان قربان ہوں) نے فقیر کو یہاں پر فقط "اَللّٰہُ اَللّٰہُ" سکھانے کے لیے بٹھایا ہوا ہے۔ ایسے کاموں میں فقیر کو معذور جانیں۔

(۳) مولوی نور خان صاحب کو جو کہ آنجناب کے اجل خلفاء میں سے تھے، تحریر فرمایا کہ اے عزیز کہ ممکن کے تعینات کے مبادی عدمات ہیں۔ جیسے کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی صاحب قدس سرہٗ نے تحریر فرمایا ہے۔ جب ممکن کے مبادی عدمات ہوں تو پھر خیریت کی کیا توقع ممکن سے ہو سکتی ہے اور بزرگانِ دین نے اس بابت فرمایا ہے کہ جب تک صوفی اپنے آپ کو کافر فرنگ سے بدتر نہ جانے بدتر ہے۔ یہ مسئلہ کرات مرات سے پہلے بھی بیان کر چکا ہوں۔ دُوری کا بُرا ہو کہ یہ باتیں بغیر مشافہت کے سمجھ میں نہیں آ سکتیں، فلہٰذا فقیر کو معذور جانیں۔

(۴) مولوی نورالدین صاحب پیش امام مسجد اگالی (علاقہ وادی سُون سکیسر) ضلع خوشاب کے سوالات کے جوابات یوں تحریر فرمائے

سوال ۱: بندہ کے پاس اکثر لوگ دم کرانے آتے ہیں جو ارشاد ہو بندہ ویسا عمل کرے۔

جواب: نمک پر سورۂ فاتحہ اور دو آخری سورتیں (یعنی سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، اور

www.maktabah.org

سورۃ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھ کر دم کریں۔ شافی مطلق شفاء عطا فرمائے گا۔

سوال ۲:- ذکر کے وقت لطیفہ کو حرکت محسوس ہوتی ہے یعنی جس لطیفہ پر ذکر کرتا ہوں اس کی حرکت تیز تر ہوجاتی ہے، یہاں تک کہ اس لطیفے کی جنبش سے سارا وجود بے قابو ہو جاتا ہے اور سارا جسم ہلنے لگتا ہے۔

جواب:- عزیزم! اگر لطیفہ کو جنبش ہوتی ہے تو کوئی مضائقہ نہیں بلکہ اگر سارے وجود کو جنبش ہوتی ہو تو بھی مبارک ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ یہ جنبش اپنے اختیار سے نہ کریں۔ بے اختیار لطیفہ کو بلکہ سارے وجود میں جنبش کا ہونا مبارک در مبارک ہے۔

سوال ۳:- بندہ ریاء کے ڈر سے چادر اپنے منہ پر نہیں ڈالتا اور نہ منہ کو ڈھانکتا ہے جیسا حکم ہو عمل کیا جائے۔

جواب:- منہ ڈھانکنے میں کوئی ریاء (دکھاوا) نہیں۔ بزرگانِ دین حضور و جمعیت حاصل کرنے کے لیے آنکھیں بھی بند کیا کرتے تھے اور چادر سے منہ بھی ڈھانکتے تھے۔

(۵) جناب مولوی نور خان صاحب چکڑالوی کو تحریر فرمایا کہ اول درود شریف تین بار اور سورہ فاتحہ شریف ۷ بار اور آیۃ الکرسی شریف سات بار اور چار قُل شریف (یعنی سورۃ قل یاایہا الکافرون، سورۃ قل ھو اللہ شریف، سورۃ قل اعوذ برب الفلق اور سورۃ قل اعوذ برب النّاس) ہر ایک سات سات بار پڑھ کر اپنی جان پر اور سب مریضوں پر دم کریں۔ نیز سارے گھر اور حویلی میں بھی دم کریں، انشاء اللہ ہر آفت رفع دفع ہو جائے گی۔ نیز سب بیماروں پر بھی دم کریں۔ یہ دم جملہ بیماریوں اور دردوں کے لیے بیحد مفید ہے۔ نیز اسماءِ اصحابِ کہف لکھ کر اور ڈولیوں میں بند کر کے کھیت کے چاروں گوشوں میں دفن کریں۔ انشاء اللہ کھیت ہر بیماری اور آفت اور ژالہ باری سے محفوظ رہے گا۔ نیز سورۃ الحمد شریف اور سورۃ قل ھو اللہ شریف تین بار صبح صادق کو پڑھ کر حضرات خواجگان سلسلہ نقشبندیہ کی ارواح مبارکہ کو بخش کر سلسلہ شریف کا ورد کریں۔ اور عشاء کو بھی اسی طریقے سے ورد سلسلہ شریف کا کریں۔ اور ان کے وسیلے سے اپنے جملہ مقاصد کی سرانجامی کے لیے اور خاتمہ بالخیر کی دعا مانگیں۔ انشاء اللہ پوری ہوگی۔ مجربات سے ہے اور فقیر کی نصیحت ہے کہ

www.maktabah.org

اپنے اوقات کو اذکار و افکارِ الٰہیہ میں صرف کریں کہ یہ وقت وقت کار ہے۔ کل کو بجز ندامت کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

(۶) سید یوسف شاہ صاحب سکنہ شہر کا نگڑہ (حال ہندوستان) کو تحریر فرمایا اے عزیز! ذوق وشوق و استغراق اور محویت جیسے مبارک حالات، ولایتِ صغریٰ میں پیش آتے ہیں اور جب سلوک نقشبندیہ مجددیہ میں معاملہ ولایت صغریٰ سے بالا ترقی کرتا ہے تو حالات سابقہ ختم ہو جاتے ہیں اور ذوق وشوق کی بجائے بے حلاوتی اور بے مزگی سالک کو پیش آتی ہے اور مدام غمگین اور پریشان باطن رہتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں حدیث شریف ہے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائم الفکر متواصل الحزن تو آنعزیز کو چاہیئے کہ پریشان باطنی اور بدمزگی باطن پر متفکر نہ ہوں۔ کیا کروں آنعزیز کا وطن دور ہے اور فقیر اکثر بیمار رہتا ہے۔ بہتر ہوگا کہ آپ کسبِ سلوک کے لیے حضرات مجددیہ کی کتابوں اور رسائل کا مطالعہ کریں۔ ان سے بھی آں عزیز کو بہت فیض پہنچے گا۔ تسلی فرمائیں۔ مزید دو لفظوں پر کفایت فرمائیں کہ قصّۃ العشق لا انفصام لھا۔ فقط

(۷) سید سردار علی شاہ صاحب ولد سید بہاؤ الدین شاہ بخاری ملتانی کو تحریر فرمایا کہ اے عزیز! اپنے اوقاتِ مستعارہ کو طاعات و عبادات و اذکار و افکار الٰہیہ سے آباد رکھیں۔ کیونکہ سعادتِ دارین اور دولتِ کونین اسی میں ہے باقی سب بیکار ہے البتہ حاجاتِ ضروریہ دینویہ کے لیے اپنے حضرات کے طفیل سب کام سرانجام ہونے کی دعا مانگنا کوئی مضائقہ نہیں رکھتا۔ اللہ کریم خواجگانِ غرباء نواز رح کے طفیل انشاء اللہ سب کام سرانجام فرمائیں گے۔

(۸) حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحب اپنے فرزند ارشد و اسعد قدس سرہٗ کو تحریر فرمایا۔ کہ بعد از دیدہ بوسی کہ آں فرزند ارجمند نے فقیر کے خط کا جواب نہیں دیا۔ فقیر کو انتظار ہے اور فقیر کا دل اور آنکھیں آنعزیز کے حالات معلوم کرنے کی جانب لگی ہوئی ہیں۔ اب آنعزیز کو فقیر پھر کہتا ہے کہ ؎

خاک شو خاک تا بروید گل ٭ کہ بجز خاک نیست مظہر گل

www.maktabah.org

(ترجمہ:۔ یعنی اپنے آپ کو مٹی سمجھیں تاکہ پھول کھلیں۔ کیونکہ پھول مٹی ہی سے کھلتے ہیں)

اے فرزند! صاحبزادگی کو بالائے طاق رکھو اور عاجزی و شکستگی کی ٹوپی سر پر پہنو۔ کسی نے کیا ہی عجیب فارسی شعر کہا ہے ؎

کسبِ کمال کُن کہ عزیزِ جہاں شوی
کس بے کمال ہیچ نیرزد عزیزِ من

اپنے احوالِ خیریت جلدی جلدی بھیجا کرو تاکہ انتظار دفع ہوتی رہے۔

خواجۂ عثمانؒ میرے ہیں دو جہاں کے دستگیر
قبلۂ حاجات وصل با خدا کے واسطے

www.maktabah.org

فصل چہارم

کراماتِ منیفہ ومکشوفاتِ شریفہ کا بیان

کرامت نمبر ا

ایک دفعہ موسم گرما میں شدید گرمی پڑی اور آسمان سے کوئی بارش نہ برسی۔ شہر موسیٰ زئی شریف کے لوگ اور خانقاہ شریف کے درویش گرمی کی شدت اور بارش کی بندش کی وجہ سے بہت ہی تنگ آگئے تھے اور حضرت قبلہ قلبی و رُوحی فداہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بارش کی دعا کے لیے التجا کی۔ حضرت قبلہ نے درویشوں اور شہر کے لوگوں کی درخواست کے پیش نظر حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری بعد اللہ مضجعہ الشریف ونور اللہ مرقدہٗ المنیف کے مزار مبارک پر عصر کے وقت دیر تک دعا مانگی۔ عشاء کی نماز کے بعد ورود رحمت الٰہی ۲ بار یعنی بڑے زور شور کی بارش برسی کہ گرمی کی تپش اور حدت بالکل جاتی رہی۔ اور مالکانِ اراضی کو فصل اور کھیتی باڑی وغیرہ کا کافی فائدہ پہنچا۔

www.maktabah.org

کرامت نمبر ۲

ایک دن پہاڑی پانی جو موسیٰ زئی شریف کی ندی میں بہتا ہے، بارش کی زیادتی اور سیلاب اور طغیانی کے باعث رونما ہوتے اور پہاڑی مٹی کا ندی کے دہانے میں جمع ہونے کی وجہ سے ندی کا دہانہ بند ہوگیا۔ کافی عرصہ نہر کا پانی بند رہا موسیٰ زئی شریف کے تمام باشندے بہت ہی تنگ اور لاچار ہوگئے۔ اور فقیروں کی زیارت گاہوں یعنی شیخ حسن صاحب مرحوم کے مزار اور بی بی رحم صاحبہ کے مزار، اور قصبہ شاہ عالم کے مزارات (جوکہ یہ سادات اور یہ مزارات اس علاقے میں مشہور و معروف ہیں) پر گئے اور دعا مانگی اور نذر و نیاز بھی پیش کیے لیکن مقصد حاصل نہیں ہوا اس کے بعد خانقاہ شریف میں ہمارے حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کے طلبگار ہوئے۔ حضرت قبلہؒ نے دعا مانگی۔ اسی روز غروبِ آفتاب سے پہلے ہی موسیٰ زئی شریف کی ندی میں پانی جاری ہوگیا۔

کرامت نمبر ۳

ایک دفعہ ہمارے حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ قبیلہ ناصر شادی زئی کے لوگوں کے قافلہ کے ساتھ، جو تقریباً تیس ۳۰ افراد سوار اور سو ۱۰۰ افراد پا پیادہ پر مشتمل تھا۔ یہ لوگ قدیم ایام سے حضرت قبلہ کے خادم چلے آرہے تھے۔ غنڈان (خراسان) کی خانقاہ شریف سے حضرت قبلہ حاجی صاحب دوست محمد قندھاری

www.maktabah.org

رحمۃ اللہ علیہ کی آخری آرام گاہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف کی طرف روانہ ہوئے خانقاہ شریف غنڈان سے چھ منزل دور کوسک نامی پہاڑ میں قیام فرمایا۔ دوسرے دن چاشت کے وقت قبیلہ سلیمان خیل کے سات سو مسلح سوار وہاں ظاہر ہوئے۔ چونکہ بہت پہلے سے قبیلہ ناصران شادی زئی اور قوم سلیمان خیل کے درمیان بہت سخت عداوت اور دشمنی چلی آرہی تھی۔ اور ہمیشہ آپس میں قتل و قتال اور جنگ وجدال کرتے رہتے تھے۔ قبیلہ سلیمان خیل نے چاہا کہ قبیلہ شادی زئی پر حملہ کردیں اور حضرت قبلہ رح کے تمام قافلہ کو ایک ساتھ ہی قتل کردیں اور تمام مال و اسباب اور اونٹوں کو لوٹ کرلے جائیں۔ پس ہر طرف سے وہ اڈے اور حضرت قبلہ رح کے قافلے کا چاروں طرف سے گھیراؤ کرلیا۔ خدّام نے حضرت قبلہ کی خدمت میں عرض کی کہ قبلہ! دشمنوں کی ایک کثیر تعداد ہمارے کشت و خون کے لیے ہمارے سروں پر آگئی ہے۔ اور تمام مال و اسباب اور اونٹوں کو لوٹ کرلے جانا چاہتی ہے۔ امداد کا بہت ضروری وقت ہے۔ آپ غور فرمائیں۔ آپ قبلہ رح نے خادم کو فرمایا کہ میرا گھوڑا اور تلوار لے آؤ۔ خادم گھوڑا اور تلوار لانے کے لیے چلا گیا اور ساتھ ہی اس خیال میں کہ حضرت قبلہ دشمنوں کی طرف تشریف نہیں لے جائیں گے توقف کیا۔ اور گھوڑے کو دوسری طرف لے گیا۔ اسی دوران ملا محمد رسول قوم لٹون جلدی میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ قبلہ! آپ جو دشمنوں کے لشکر میں سوار ہوکر تشریف لے جانا چاہتے ہیں۔ آپ تو زیادہ سے زیادہ پانچ یا دس یا بیس آدمیوں کو ماریں گے۔ جبکہ وہ سات سو مسلح سوار ہیں۔ آخر کار کیا کیا جاسکتا ہے۔ پس

www.maktabah.org

آج خدائے پاک کی طرف توجہ پھیرنا اور التجا کرنا ہے۔ یہ سنکر حضرت قبلہ خاموش ہو گئے۔ اور سر بگریبان ہو کر توجہ فرمانے لگے۔ ایک لحظہ کے بعد اپنا سر گریبان سے باہر نکالا اور مٹی کی ایک مٹھی زمین سے اٹھا کر دشمنوں کے منہ پر ماری۔ دشمن کے منہ پر مٹی مارتے ہی دشمن کا لشکر شکست کھا گیا۔ اور بے تحاشا سراسیم و پریشان ہو کر کئی میل اپنی پشت کی طرف بھاگ گیا۔ ؎

مارمیت اذ رمیت گفت حق
کار حق بر کارہا دارد سبق
تو ز قرآں باز خواں تفسیر بیت!
گفت ایزد مارمیت اذ رمیت

دوسرے دن خادموں نے عرض کی کہ قبلہ! گذشتہ دن کے حالت کی کیفیت اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائیں تاکہ ہم خادموں کی تسکین خاطر کا سبب ہو۔ آپ قبلہؒ نے اپنی زبان گوہر فشاں سے ارشاد فرمایا، جس وقت دشمنوں کی طرف میں متوجہ ہوا تو فقیر نے دیکھا کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ سیف الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حافظ محمد محسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سید نور محمد صاحب بدایونی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میرزا جان جاناں مظہر شہید رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ غلام علی صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ ابوسعید صاحب احمدی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت احمد سعید صاحب احمدی رحمۃ اللہ علیہ اور

www.maktabah.org

ہمارے قبلہ حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ سبز رنگ گھوڑوں پر سوار یکبار گی دشمنوں کی طرف دوڑ پڑے۔ جس وقت حضرت قبلہ حاجی دوست محمد قندھاری صاحب گزرے تو حضرت قندھاری کے گھوڑے کے سُم کے نیچے سے فقیر نے ایک مٹھی مٹی اٹھائی اور دشمنوں کے منہ پر پھینک دی۔

کرامت نمبر ۴

ایک بار ہمارے قبلہ قلبی وروحی فداہ قوم ناصر شادی زئی کے اپنے خدام کے ہمراہ جن کی تعداد ۱۰۰ سو کے قریب تھی۔ خراسان کی خانقاہ سے مُوسے زئی شریف داماں کی خانقاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جونہی خراسان کے حدود سے باہر آئے اور علاقہ داماں کے پہاڑوں میں کوٹلی کے مقام پر پہنچے تو اس مقام پر قوم سلیمان خیل کے بارہ ۱۲۰۰ سو مسلح افراد اس ارادہ سے ظاہر ہوئے کہ ناصروں کے اس قبیلہ کو اکھٹا ہی جان سے ماردیں اور ان کے تمام مال اسباب اور اونٹ لوٹ کر لے جائیں۔ قافلے کے تمام خادموں نے حضرت قبلہ کی خدمت میں عرض کی کہ مسلح دشمن کا ایک کثیر لشکر ہمارے سروں پر چڑھ آیا ہے اور ہم تمام تعداد میں ایک ۱۰۰ سو ہیں۔ اور ہمارے ہاں کوئی سواری اور ہتھیار نہیں ہے۔ پس یہ دشمن ہمیں ضرور قتل کردے گا۔ اور ہمارا مال اسباب لوٹ کر لے جائے گا۔ حضرت قبلہ نے اپنے خادم سے فرمایا کہ میرے گھوڑے پر زین ڈال کر لے آؤ۔ خادم گھوڑا تیار کرکے لے آیا۔ حضرت قبلہ اس پر سوار ہو کر دشمن کے مجمع کی جانب تشریف

www.maktabah.org

لے گئے۔ جب وہاں پہنچے تو گھوڑے سے اتر کر نیچے تشریف لائے اور دشمن کی طرف منہ کر کے کمال غصہ اور غضب کے ساتھ ایک بڑے پہاڑی تودے پر بیٹھ گئے۔ آپ اس قدر جوش میں تھے کہ غصے سے داڑھی مبارک کے تمام بال ہل رہے تھے۔ اس اثناء میں دشمن کی اس قوم کے پانچ سردار حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فریب دہی کے انداز میں کہنے لگے کہ ہمیں قافلہ میں سے راستہ دیدیں کہ پہلے ہم اس راہ سے گزر جائیں، حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ہم تمہیں راستہ نہیں دیتے بھاگ جاؤ اور ہٹ جاؤ۔ پھر دشمن اپنی جگہ پر واپس لوٹ گیا اور اس نے یہ تجویز ٹھہرائی کہ حضرت قبلہ کے تمام قافلے پر یکبارگی اور اچانک حملہ کر دے۔ اور تمام آدمیوں کو قتل کر دے۔ اور تمام مال اسباب لوٹ کر لے جائے۔ آخر کار دشمنوں کے گروہ کے تمام افراد جن کی تعداد بارہ سو تھی اپنے ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے تیار ہو کر ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہو گئے۔ حضرت قبلہؒ ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔ نماز عشاء کے بعد شب خون کے ارادہ سے دشمن حضرت قبلہؒ کے قافلہ کے نزدیک آگیا۔ جونہی دشمن نزدیک آگیا۔ تو ان کے دلوں پر خوف و دہشت طاری ہو گیا اور اسی وقت واپس اپنی جگہ پر لوٹ گیا۔ پھر دوبارہ آدھی رات کو شب خون کے خیال سے دشمن اکٹھا ہو گیا تو حضرت قبلہؒ کے قافلے کی جانب سے ایک عظیم ہیبت ناک لشکر ظاہر ہوا کہ اس کی دہشت سے دشمنوں کے جسموں پر لرزہ طاری ہو گیا۔ آخر کار دشمن پہاڑ سے نیچے اتر آیا اور کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچا سکا۔ حضرت قبلہؒ کے قافلہ کو سلامت چھوڑ کر اپنی راہ

www.maktabah.org

چلا گیا۔ حضرت قبلہ نے قبیلہ ناصر شادی زئی کے تمام لوگوں کے ہمراہ بڑے اطمینانِ خاطر کے ساتھ رات کے آخری حصہ میں اپنے معمول کے مطابق کوچ فرمایا۔

کرامت نمبر ۵

ایک بار حاجی عبدالکریم صاحب قوم اترہ سکنہ گرہ نورنگ، اسہال سے بہت زیادہ بیمار ہو گئے اور روزانہ بے حساب اسہال سے وہ کمزور ہو رہے تھے چار حکیم ان کے علاج کے لیے آئے اور علاج کیا۔ لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا، انھوں نے یہ فیصلہ دیا کہ یہ مرض لاعلاج ہے۔ اور عوام الناس بھی یہ کہنے لگے کہ اس طرح کے مریض کا زندہ بچ جانا محال ہے۔ ان کو بولنے کی طاقت بھی نہ رہی تھی آخرکار وصیت نامہ تحریر کیا گیا اور میاں عبدالکریم صاحب موصوف کی جانب سے حالت بے ہوشی میں حضرت قبلہؒ کی خدمت میں قاصد روانہ کیا گیا کہ حاجی صاحب کا وقت آخر آن پہنچا ہے اور حکیموں نے ان کی بیماری کو لاعلاج ٹھہرایا ہے، آپ قبلہ حُسنِ خاتمہ کی خاطر دعا فرمائیں۔ حضرت قبلہؒ نے ان کے لیے دعائیں قبول کرنے والے اللہ کی بارگاہ میں صحت یابی کی دعا مانگی۔ اور قاصد سے فرمایا کہ فقیر کی طرف سے حاجی صاحب کو کہہ دیں کہ روزانہ صبح شام گل قند کھائیں۔ قاصد واپس اترہ پہنچا اور بیان کیا کہ حضرت قبلہ نے گلقند کا حکم دیا ہے۔ یہ بات سننے سے حکماء صاحبان ہنسنے لگے کہ یہ دوا، مرض اسہال کی مخالف دوا ہے۔ چونکہ حاجی میاں عبدالکریم صاحب صادق الاعتقاد مرید تھے۔ حضرت قبلہ کے حکم کے مطابق گُل قند کا استعمال شروع کر دیا اور تین یوم

www.maktabah.org

کے بعد اس مہلک مرض سے شفا پائی۔

کرامت نمبر ۶

ایک دن ایک خراسانی خانہ بدوش حضرت قبلہ رح کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مرضِ طحال نے مجھے بالکل برباد کر دیا۔ اس مرض نے میرا تمام خون اور گوشت کھا لیا ہے۔ صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ باقی رہ گیا ہے، نہ چلنے پھرنے کی طاقت ہے اور نہ کسب معاش کی قوت۔ برائے مہربانی تعویذ یا دم عنایت فرمائیں حضرت ایشاں رح نے فرمایا کہ طحال کے دفعیہ کے لیے فقیر کا معمول ہے کہ تعویذ لکھ کر تلّی کے اوپر رکھ کر جلایا جاتا ہے اور تعویذ کے جلنے کے ساتھ طحال کو بھی داغ لگتا ہے اور زخم کے مندمل ہونے تک اس جلی ہوئی جگہ پر تکلیف باقی رہتی ہے اگر تم یہ تکلیف گوارا کر سکتے ہو تو پھر تعویذ لکھ دیتا ہوں۔ اس مریض نے مرضِ طحال کی شدت کی وجہ سے جو بہت لاغر اور نڈھال ہو گیا تھا۔ عرض کی کہ مہربانی فرمائیں اور داغ دیں۔ حضرت قبلہ رح نے قلم کاغذ طلب کیا اور تعویذ تحریر فرمایا اور سوتی کپڑا چار تہہ کر کے پانی سے تر کیا اور مٹی کا کورا برتن اور دہکتے ہوئے انگارے طلب فرمائے اور پھر مریض سے فرمایا کہ زمین پر لمبے ہو جاؤ۔ جب مریض زمین پر لیٹ کر لمبا ہو گیا تو حضرت قبلہ رح نے حاضرین سے فرمایا کہ دیکھو واقعۃً تلی اپنی جگہ سے بڑھ گئی ہے یا نہ، مبادا تلی کا مرض نہ ہو۔ اور میں اسے داغ دیدوں اور یہ بیچارہ بے فائدہ زخم کی تکلیف میں مبتلا ہو۔ حاضرین نے آپ قبلہ کے حسب الامر اچھی طرح اس کی تلی ٹٹولی اور اس کے بعد کہنے لگے کہ آدمی کے جسم میں تلی کا مرض

www.maktabah.org

محسوس نہیں ہوتا۔ وہ بیمار فوراً زمین سے اُٹھ بیٹھا اور جان گیا کہ حقیقتاً طحال کی زیادتی ختم ہوگئی ہے۔ حضرت قبلہ رح نے فرمایا کہ باوندرے لوگ نیک وبد کی تمیز نہیں کرتے اور ناسمجھی کی وجہ سے خود کو بھی زخم اور داغ کی تکلیف میں مبتلا کررہا تھا اور ہمیں بھی متہم کہہ رہا تھا۔ اس آدمی نے عرض کی کہ جب میں زمین پر دراز ہوا تھا اس وقت مجھے تلّی کی بیماری کی شدت محسوس ہو رہی تھی۔ اور جب حضرت قبلہ رح نے فرمایا کہ دیکھو اس آدمی کو تلّی کی بیماری ہے یا نہ، لوگ میرے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ٹٹولنے لگے، اسی وقت مرض کی شدت ختم ہوگئی۔

تمام حاضرین نے جنھوں نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھی ہوئی حضرت قبلہ کی اس کرامت کا اقرار کرنے لگے۔

کرامت نمبر ے

ہمارے حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ کا معمول مبارک تھا کہ ہر سال لنگر خانقاہ شریف میں خوردنی گندم کی خرید کے لیے کئی سو روپے کی رقم میاں حاجی عبدالکریم صاحب کو دیتے تھے۔ حاجی صاحب حسبِ ارشاد گندم خرید کر اپنے گھر میں امانت رکھتے اور بوقتِ ضرورت حضرت قبلہ رح کے طلب فرمانے پر خانقاہ شریف پہنچا دیتے۔ کئی سال بعد ان کے گھر میں غلہ کے اندر دیمک پیدا ہو گئی۔ جو ہر سال تھوڑا تھوڑا نقصان پہنچاتی رہی۔ ایک سال حضرت قبلہ کی گندم میں بکثرت دیمک پیدا ہوگئی اور غلہ کو کھانا شروع کردیا، میاں حاجی عبدالکریم

www.maktabah.org

صاحب حضرت قبلہ رح کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ غلہ میں بہت زیادہ دیمک پڑ گئی ہے۔ اگر اس طرح چند دن یہی حالت رہی تو تمام گندم کو کھا لے گی۔ حضرت قبلہ رح نے فرمایا کہ فقیر کی طرف سے دیمک کو یہ پیغام پہنچا دو کہ عثمان کہتا ہے کہ اے دیمک! تجھے شرم نہیں آتی کہ حضرت پیر و مرشد قبلہ خواجہ مولانا حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے لنگر" خانقاہ " کا غلہ گندم کھاتی ہے۔

حضرت قبلہ رح کے حسبِ ارشاد جب یہ کلام حضرت قبلہ کی زبان گوہر فشاں سے حاجی صاحب موصوف نے سنا تو وہ اپنے گھر میں گندم کے حجرے میں آئے اور حضرت قبلہ رح کا پیغام بلند آواز سے دیمک کو سنایا۔ اس دن سے آج تک (پندرہ سال گذر گئے ہیں) پھر کبھی میاں حاجی عبدالکریم صاحب کے گھر کے اندر غلہ میں دیمک پیدا نہیں ہوئی۔

کرامت نمبر ۸

حاجی حافظ محمد خان صاحب ترین جو آڑی لعل خان ضلع مظفر گڑھ میں قیام پذیر ہیں، کو آغازِ شباب میں تپ محرقہ لاحق ہوا۔ جس قدر علاج معالجہ کیا، مرض میں روز بروز اضافہ ہوتا گیا۔ جب بہت ہی کمزور و نحیف ہو گئے اور حکماء کے علاج سے مایوس ہو گئے تو حضرت ایشان کے حالات، اوصاف اور کرامات کی شہرت سن کر ہندی مہینے جیٹھ کے آخری ایام میں (کہ شدید گرمی کے دن ہوتے ہیں) اپنی قیام گاہ سے ڈیرہ اسمٰعیل خان کی طرف چل پڑے

www.maktabah.org

اور ڈیرہ اسمٰعیل خان میں اپنے چچازاد بھائی حقداد خاں ترین کو (جو حضرت قبلہؒ کے خادموں میں سے تھے) اپنے ہمراہ کر کے موسیٰ زئی شریف روانہ ہو گئے جب موضع کہاوڑہ پہنچے تو وہاں ان کو خبر ملی کہ حضرت قبلہؒ ڈیرہ اسمٰعیل خان آنے والے ہیں۔ حقداد خان صاحب موصوف واپس ڈیرہ اسمٰعیل خان چلے گئے۔ اور حافظ محمد خان صاحب موسیٰ زئی شریف روانہ ہو گئے اور وہاں حضرت قبلہؒ کی قدم بوسی سے مشرف ہوئے۔ دوسرے دن وہاں موسیٰ زئی شریف سے حضرت قبلہؒ کی ہمرکابی میں ڈیرہ اسمٰعیل خان کی طرف روانہ ہوئے جب حضرت قبلہؒ ڈیرہ اسمٰعیل خان پہنچے اور چاہ ترین پر قیام فرمایا حافظ حاجی محمد خان صاحب کو اپنے گھر واپس ہونے کی جلدی تھی تو حقداد خان صاحب ترین کے توسط سے اپنا مطلب و مقصد پیش کیا۔ حضرت قبلہؒ نے اپنے مبارک ہاتھ سے تعویذ تحریر کر کے ان کو عنایت فرمایا اور اس کے لیے دعائے رخصت کے بعد فرمایا کہ جب بھی یہاں سے روانہ ہو کر بھکر میں رات کو قیام کرو گے اور صبح سویرے پھر وہاں سے روانہ ہو گے انشاء اللہ تعالیٰ مرض کی کوئی بھی علامت باقی نہ رہے گی۔ جب حافظ صاحبؒ کو رخصت کی اجازت مل گئی تو وہ بھکر روانہ ہو گئے۔ رات بھکر گزار کر صبح سویرے گھر کی طرف چل پڑے تو اسی وقت حضرت ایشاں کی دعا کی برکت سے مرض بالکل زائل ہو گیا اور سالہا سال گزرنے کے بعد آج تک وہ مرض پھر ظاہر نہیں ہوا۔ حضرت قبلہؒ کی یہ کرامت دیکھ کر حافظ صاحب موصوف سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں داخل ہوئے۔

www.maktabah.org

کرامت نمبر ۹

موضع بگوانی کے رہنے والے لوگوں نے ہمارے حضرت قبلہ و قلبیؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ حضرت صاحب! ہمارا گاؤں کئی سال سے خشک پڑا ہے فصل وغیرہ کی کوئی آبادی نہیں ہے۔ ہم غریب و خوار بہت زیادہ قرضوں کے نیچے آگئے ہیں اور اب تو قرض لینے کی طاقت بھی نہیں رہی۔ ہمارے گاؤں کی اراضی کی سیرابی میاں حاجی عبدالکریم صاحب ساکن گرہ نورنگ کے سدّ[۱] سے ہو سکتی ہے لیکن سد سے ہماری زمینوں کی سیراب ہونا اسے منظور نہیں۔ اور ہمیں اپنے سد سے سیرابی میں شریک نہیں کرنا چاہتا۔ چونکہ اسی وقت اسی محفل میں حاجی عبدالکریم صاحب بھی موجود تھے۔ حضرت قبلہؒ نے حاجی صاحب موصوف کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر ان لوگوں کو اپنے سدِ سیرابی میں شریک کریں تو اس میں کیا مضائقہ ہے یا نہیں؟ یعنی پانی دینے میں آپ کو کوئی نقصان ہوتا ہے یا نہیں۔ حاجی صاحب موصوف نے عرض کی کہ اگر حضرت قبلہؒ فرماتے ہیں تو مجھے منظور ہے۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا۔ فقیر آپ کو حکم نہیں دیتا۔ اس کے بعد حضرت قبلہؒ نے موضع بگوانی کے لوگوں سے مخاطب ہو کر اپنی زبانِ گوہر فشان سے یہ فرمایا کہ میں آپ لوگوں کے حق میں دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ تم کو کسی سد کی احتیاج کے بغیر غیب سے پانی عطا کرے اس کے بعد آپ نے دل سے دعا مانگی اس دن سے آج تک کہ **تقریباً بارہ سال** کا عرصہ ہوتا ہے کہ ہر سال دریائے لُونی سے پانی آتا ہے اور فصلوں کی آبادی کرتا ہے ؎

زانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند ❖ سگ را ولی کنند مگس را ہما کنند

---

[۱] سد سے مراد پانی کا بند

www.maktabah.org

کرامت نمبر ۱۰

ایک دن میاں غوث علی صاحب آم کا پھل اور مولوی محمد عیسیٰ خاں ولد حاجی قلندر خاں صاحب گنڈہ پور پتی خیل رئیس ٹڈی حضرت قبلہؒ کے صاحبزادگان کے لیے پھل لائے۔ ہمارے حضرت قبلہ قلبی و روحیؒ فداہ نے اپنے صاحب زادگان محمد بہاؤالدّین و محمد سیف الدّین سے ارشاد فرمایا کہ یہ صاحبان تمھارے لیے میوہ لائے ہیں۔ پس آپ لوگوں کے لیے بھی ضروری ہے کہ ان کے لیے حضرت پیر و مرشد قبلہ حاجی مولانا دوست محمد قندھاری نوراللہ مرقدہ الشریف و برد اللہ مضجعہ الشریف کے مزار مبارک پر بارش کی دعا مانگو کہ ان کی زمینیں سیراب ہو جائیں۔ پس ہر دو نوں صاحبزادے حضرت قبلہؒ کے ارشاد مبارک کے مطابق حضرت قبلہ حاجی صاحبؒ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے اور دعا مانگی اور واپس حضرت قبلہؒ کے پاس آگئے اور بیٹھ گئے۔ حضرت قبلہؒ نے صاحبزادگان کو مخاطب کر کے فرمایا کہ مزار شریف سے کیا اطلاع آئی۔ یعنی حضرت قبلہ حاجی صاحبؒ کیا فرماتے ہیں؟ چونکہ دونوں صاحبزادے کمسن تھے، انھوں نے کہا کہ بابا حضرت تو مردہ ہیں کوئی جواب نہیں دیتے، پس صاحبزادگان کی زبانوں سے یہ باتیں سنتے ہی حضرت قبلہؒ کو بہت جوش آیا اور ہر دو صاحبزادگان سے فرمایا کہ اب تم دوبارہ حضرت حاجی صاحبؒ کے مزار مبارک پر جاؤ۔ اور دعا مانگو، حضرت جواب عنایت فرمائیں گے۔ صاحبزادگان حضرت قبلہؒ کے حکم کے مطابق پھر حضرت حاجی صاحب کے مزار مبارک پر گئے، دعا طلب کی، اور

www.maktabah.org

لوٹ آئے، تو حضرت قبلہؒ نے ان سے دریافت فرمایا کہ بتاؤ حضرت حاجی صاحب نے کیا فرمایا ہے۔ صاحبزادگان نے عرض کی کہ بابا حضرت کلاںؒ فرماتے ہیں کہ بارش بہت زیادہ ہوگی۔

ایک دن گزارنے کے بعد میاں غوث علی صاحب اور مولوی محمد عیسٰی خان صاحب ہر دو موصوف حضرت قبلہؒ سے رخصت لے کر اپنے گھروں کو چلے گئے۔ پس جونہی وہ گھر پہنچے تو انھیں معلوم ہوا کہ ایک ہی تاریخ میں ایک ہی وقت میں ہر دو جگہوں پر صاحبزادگان کے ارشاد کے مطابق ہی بارش ہوئی تھی اور ہر دو صاحبان کی حسب دلخواہ زمینوں کی سیرابی ہوئی تھی اور اتنی زیادہ فصل پیدا ہوئی کہ اس طرح کی عمدہ فصل پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ حالانکہ میاں غوث علی صاحب کی اراضی موضع انب شریف ڈاک خانہ وڑچھہ ضلع شاہپور (خوشاب) میں اور مولوی محمد عیسٰی خان صاحب کی اراضی موضع ندر بدر تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخان میں واقع ہیں اور ہر دو گاؤں کے درمیان فاصلہ تین سو میل تقریباً ہے اور ان دو صاحبان کی زمینوں کے علاوہ دوسری کسی جگہ پر اس وقت بارش نہیں ہوئی۔

کرامت نمبر ۱۱

گرہ نورنگ اترہ کے ایک شخص نامدار خاں نامی خادم حضرت قبلہؒ میاں حاجی عبدالکریم صاحب ہمارے حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ قبلہ دس بارہ سال سے بندہ کے گھر میں چیونٹیاں بہت

www.maktabah.org

زیادہ ہیں اور تکلیف و ایذا پہنچاتے ہیں، ان کے ہٹانے اور بند کرنے کے بہت سے علاج کر چکا ہوں۔ لیکن بے سُود۔ اب اس قدر تنگ آگیا ہوں کہ اپنا گھر چھوڑ دوں اور کسی دوسری جگہ سکونت اختیار کر لوں۔ حضرت قبلہؒ نے حاجی عبدالکریم صاحب سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ آپ اس شخص کے گھر میں جائیں اور فقیر کی طرف سے مکوڑوں کو یہ پیغام پہنچا دیں کہ عثمان کہتا ہے کہ تمھیں وہ دن یاد ہے کہ سلیمان علیہ السلام کی حکومت و سلطنت میں تم نے اپنی بابت گفتگو کی تھی۔ پس تمھیں چاہیئے کہ اس گھر کو چھوڑ دو اور تکلیف نہ پہنچاؤ۔ حضرت قبلہؒ کے فرمان کے مطابق میاں حاجی عبدالکریم صاحب اس سوالی کے گھر گئے اور مکوڑوں کے غار کے اوپر کھڑے ہو کر آواز دی اور جو تقریر حضرت قبلہ کی زبان مبارک سے سنی تھی، بیان کی۔ پس مکوڑے یہ اثر سے بھرپور کلام سن کر اس آدمی کے گھر کے دور چلے گئے۔ اس دن کے بعد کئی سال گزر گئے ہیں کہ مکوڑے اس آدمی کے گھر ظاہر نہیں ہوئے۔

کرامت نمبر ۱۲

ارسلا خان صاحب میاں خیل تاجو خیل سکنہ موسیٰ زئی شریف (جو حضرت قبلہ کے خادموں میں سے ہیں) نے ہمارے حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بیان کیا کہ قبلہ! بندہ کی اراضی کئی سال سے خشک پڑی ہے۔ دعا فرمائیں کہ اراضی سیراب ہو۔ تاکہ ہندوؤں کے قرضہ سے خلاصی پاؤں۔ حضرت قبلہؒ کو اس کے حال پر رحم آیا اور دعا فرمائی، اس کے بعد

www.maktabah.org

فرمایا کہ تم اپنی اراضی پر جاؤ اور اپنے بند کی حفاظت کرو۔ حق تعالیٰ پانی پہنچائے گا۔ ارسلاخان صاحب حضرت قبلہؒ کے حکم کے موافق اپنے سدآب پر پہنچے اور پانی کا انتظار کرنے لگے۔ لیکن وہ دل میں حیران تھے کہ خداوندا بارش کی کوئی علامت آسمان پر نظر نہیں آتی۔ اگر بارش بھی ہو جائے اور پہاڑی سیلاب کا پانی بھی آجائے لیکن نالہ میں میرے بند سے پہلے دو بند اور بندھے ہوئے ہیں تو پھر کس طرح پانی میرے بند تک آئے گا اور ہماری اراضی کو سیراب کرے گا۔ یہ امر محال ہے بلکہ ناممکن ہے۔ خانصاحب موصوف اسی خیال میں متفکر تھے، اسی وقت بادل آسمان پر ظاہر ہوا اور پہاڑ پر بارش ہوئی اور فوراً اور یکبارگی سیلاب کا پانی نالہ میں جاری ہو گیا اور خان صاحب موصوف کے بند سے آگے جو دو بند بندھے ہوئے تھے ان کو توڑ کر پانی خان صاحب موصوف تک آگیا اور زمینوں میں پانی جاری ہو گیا اور سیرابی کرنے لگا۔ چونکہ وہ پہاڑی پانی بہت تیز تھا۔ اور پانی کی کثرت کی وجہ سے ایک طرف سے بند کو نقصان معلوم ہونے لگا۔ یعنی پانی نے بند میں چھوٹا سا سوراخ کیا۔ ارسلاخان صاحب وہ سوراخ معلوم کر کے بہت پریشان ہوئے کہ میرا بند بھی دوسرے بند کی طرح ٹوٹ جائے گا اور میری زمین سیراب ہونے سے رہ جائے گی۔ اس سوراخ کے بند کرنے اور سدآب کو زیادہ مضبوط کرنے میں لگ گئے۔ اسی وقت خانقاہ شریف کا ایک درویش ملا محمد قبول نامی دوڑتے ہوئے آئے اور حضرت قبلہؒ کا پیغام ارسلاخان صاحب کو بیان کیا کہ سلام مسنون کے بعد حضرت قبلہؒ فرماتے ہیں کہ یہ پانی اللہ تعالیٰ نے محض تمہارے فائدے کے لیے بھیجا ہے۔ کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں۔

www.maktabah.org

اطمینان خاطر اور تسلی رکھیں۔ پس تاثیر سے بھرپور یہ خبر سن کر ارسلا خاں صاحب کو معلوم ہوگیا کہ ولی کا یہ فرمان حق ہے۔ اسی طرح ہی ہوگا اور سد کی مرمت و انتظام ترک کردیا اور اطمینان کے ساتھ ایک طرف بیٹھ گئے۔ یک لحظہ بعد سد کا سوراخ خود بخود بند ہوگیا اور اس پہاڑی نالہ سے ملحق و متعلق ارسلا خانصاحب کی تمام اراضی اسی دن غروب آفتاب تک جیسا کہ ان کا دل چاہتا تھا سیراب ہوگئی اور اس کے بعد نالے کا وہ پانی اچانک کم ہوگیا۔ ان زمینوں پر خوب فصل پیدا ہوئی کہ پہلے کبھی ایسا فصل نہیں ہوا تھا اور کٹائی صفائی کے بعد اس قدر غلہ ان کے ہاتھ آیا کہ ارسلا خانصاحب نے ہندوؤں کے تمام قرضے آسانی کے ساتھ ادا کردیے اور ساتھ ہی باقی ماندہ غلہ ان کے خاندان کی خوراک کے لیے ایک سال تک کافی رہا۔

کرامت نمبر ۱۳

ملک خاں خلف حاجی قلندر خاں صاحب گنڈ پور پنج خیل رئیس قصبہ مڈی ہمارے حضرت قبلہؒ قلبی و روحی فداہ کے ارشاد کی تعمیل میں خانقاہ شریف موسیٰ زئی شریف کی دیوار کی تعمیر کے لیے اپنے ہمراہ بیلدار لائے۔ اس وقت ایک اور شخص خربوزوں کی ایک بوری حضرت کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے لایا۔ حضرت قبلہؒ نے تمام حاضرین مجلس کو ایک ایک دانہ خربوزہ دینا شروع کیا۔ ملک خان کو بھی ایک خربوزہ عنایت فرمایا۔ تمام حاضرین کو خربوزے تقسیم فرمانے کے بعد ایک دانہ خربوزہ مزید ملک خان کو عنایت فرمایا، ملک خان

www.maktabah.org

کے دل میں یہ بات آئی کہ شاید حضرت قبلہ نے بھول کر دوسرے دانہ کی مہربانی فرمائی ہے ۔ ملک صاحب موصوف نے عرض کی کہ حضرت ایک دفعہ پہلے مجھے خربوزہ عطا کر چکے ہیں ۔حضرت نے ارشاد فرمایا کہ یہ دوسرا خربوزہ تمھارے بیٹے کے لیے میں نے دیا ہے ۔ ملک خان نے عرض کی کہ حضرت میرا بیٹا نہیں ہے حضرت قبلہ رح نے فرمایا، انشاء اللہ حق تعالیٰ آپ کو فرزند عطا فرمائیں گے پھر اسی سال پروردگار جلّ شانہ، نے ان کو فرزند نرینہ عطا فرمایا۔ اس سے قبل آپ کو شادی کیے کافی سال گزر گئے تھے لیکن کوئی نرینہ اولاد نہیں تھی ۔

کرامت نمبر ۱۴

ایک سال وبا کا عارضہ موسیٰ زئی شریف میں پھوٹ پڑا ۔ چند درویش اسی مذکورہ عارضے سے راہئ ملکِ عدم ہوئے اور نو دس دن کے اندر ہی موسیٰ زئی شریف کے تین سو سے زیادہ افراد دارِ جاویدانی کی طرف کوچ کر گئے ۔ اس کمترین و کہترین اور خادم دیرین (مصنف رسالہ فوائد عثمانیہ مولانا سید اکبر علی شاہ صاحب) کو یہ مرض وبا ظاہر ہوا ، اسہال جاری ہو گئے اور چہرہ کا رنگ بالکل متغیر ہو گیا ۔ جناب مولانا مولوی محمود شیرازی صاحب کی خدمت میں اپنی بیماری کی کیفیت میں نے بیان کی اور کچھ رقم جو اس وقت احقر کے گھر میں موجود تھی، حضرت قبلہ رح کی خدمت میں نذر گزراننے کی نیت سے ان کے سپرد کی ۔ کہ یہ رقم حضرت قبلہ رح کی خدمت میں نذر کریں ۔ اور بندہ کی تجدید بیعت کے لیے بھی عرض کریں ، پھر جناب مولوی محمود شیرازی صاحب نے بندہ کی طرف سے مذکورہ رقم حضرت کی خدمت

www.maktabah.org

میں نذر کی اور احقر کی تجدید بیعت کے لیے بھی عرض کی۔ عصر کی نماز کے بعد حضرت قبلہ رح نے مجھے تجدیدِ بیعت سے مشرف فرمایا۔ بہت زیادہ نقاہت و بے ہوشی کا غلبہ ہو گیا تھا۔ آنکھیں حرکت میں تھیں، یہاں تک کہ زندگی باقی نہیں رہی تھی۔ حضرت قبلہ رح قلبی وروحی فداہ خانقاہ شریف کے تمام درویشوں کے ہمراہ حضرت حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی مولانا دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری برد اللہ مضجعہ الشریف و نور اللہ مرقدہ المنیف کے مزار مبارک پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ فقیر سید اکبر علی شاہ صاحب کی صحت یابی کے لیے دعا مانگتا ہے۔ تم تمام حاضرین آمین کہو۔ اس کے بعد دیر تک دعا مانگتے رہے حضرت قبلہ رح کے دعا مانگتے ہی اسی وقت مجھے مذکورہ مرض سے خلاصی ملی۔ اور صحت مندی کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ صحت یاب ہونے کے بعد میں جب حضرت قبلہ رح کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت قبلہ رح نے فرمایا کہ تمھاری صحت کے لیے میں نے دل سے دعا مانگی تھی۔ کیونکہ تم عیال و اولاد رکھتے ہو۔ حق تعالیٰ نے وہ دعا قبول فرمائی۔

کرامت نمبر ۱۵

مذکورہ وبا کے بعد شہر چودھواں میں بھی اسی طرح کی وبا ظاہر ہوئی۔ اور تقریباً پانچ سو آدمی اس وبا کے ہاتھوں چل بسے۔ جناب مولوی فتح محمد صاحب اُستادانہ سکنہ چودھواں (کہ حضرت قبلہ رح کے خاص خادموں اور مخلصین میں سے تھے) نے بھی اسی مرض وبا سے انتقال کیا۔ تین دن بعد چودھواں سے

www.maktabah.org

ایک قاصد یہ خبر لایا کہ قبلہ! مولوی فتح محمد صاحب مرحوم کے پوتے نورالحق صاحب کو دیا لاحق ہوگئی ہے اور زندگی کی کوئی امید باقی نہیں ہے اور مولوی صاحب ممدوح مرحوم کے تمام خاندان میں صرف یہی ایک بچہ رہ گیا ہے اور میراث خوار رشتہ دار اسی انتظار میں ہیں کہ وہ کونسا وقت ہوگا کہ یہ مرے گا اور تمام مال و دولت، اسباب اور املاک و اراضیات ہمارے ہاتھ آئیں گی۔ جونہی حضرت صاحب قبلہ رحؒ نے یہ باتیں سنیں آپ کو جوش آیا اور ان کی صحت یابی کے لیے دیر تک دعا کی اور اسی ہی لمحے دعا کی تاثیر ظاہر ہوئی اور مولوی صاحب موصوف کو اسی وقت صحت ہوگئی۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد قاصد سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم جاؤ اور فقیر کی جانب سے مولوی نورالحق صاحب کو سلام کہو اور تسلی دو کہ انشاء اللہ صحت کامل ہوگی۔ جب وہ شخص مولوی صاحب کے ہاں آیا تو دیکھا کہ مولوی صاحب کو ان کے پہنچنے سے قبل ہی صحت حاصل ہوگئی تھی۔

کرامت نمبر ۱۶

ایک سال ہندوستان و خراسان کے اکثر علاقوں میں مکڑی ظاہر ہوگئی تھی۔ اکثر باغوں، فصلوں اور درختوں کو کھا گئی۔ جس وقت شہر موسیٰ زئی شریف میں مکڑی ظاہر ہوئی۔ چند باغات، فصلوں اور جنگلی گھاس کو کھا گئی، اس مکڑی کے منہ میں یہ تاثیر تھی کہ جس درخت کو وہ کھالیتی وہ درخت سوختنی لکڑی کی طرح جڑ سے خشک ہو جاتا اور بیکار ہو جاتا۔ حضرت قبلہ رحؒ کے ایک مخلص ارسلا خان صاحب حضرت قبلہ رحؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بیان کیا کہ بندہ کے باغ میں بھی

www.maktabah.org

بکثرت مکڑی گھس آئی ہے کہ باغ کے تمام درخت مکڑی سے بھر گئے ہیں اور ایک بھی مکڑی سے خالی نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ایک ہی دن میں تمام باغ کو صاف اور بیکار کردے گی۔ چونکہ بندہ نے کمال محنت وکوشش سے چند سال پہلے اس باغ کو تیار کیا ہے، مجھے بہت افسوس ہوتا ہے کہ یہ باغ برباد ہوجائیگا حضرت قبلہ رح کو ارسلا خانصاحب کے حال پر بہت ہی رحم آیا اور ریت کے اوپر دم کرکے فرمایا کہ جاؤ اور اس ریت کو باغ کے تمام درختوں پر چھڑک دو، انشاءاللہ تمھارا باغ مکڑی کے نقصان سے محفوظ رہ جائیگا۔ ایک ساعت کے بعد خانقاہ شریف کے درویش غلام مصطفیٰ صاحب کو فرمایا، تم بھی ارسلا خان صاحب کے باغ میں جاکر مکڑی کو میرا یہ پیغام پہنچادو کہ ہم بندے، خدا کی مخلوق ہیں اور تو بھی خدا کی مخلوق ہے۔ خدا کا ملک فراخ ہے۔ دوسری جگہ چلی جا۔ جنگلی گھاس کھا اور نقصان مت پہنچا۔ مذکورہ خادم نے حضرت قبلہ رح کی مبارک زبان سے سُنا ہوا یہ مبارک کلام بے کم وکاست ارسلا خانصاحب کے باغ میں جاکر مکڑی کو سنادیا۔ مکڑی نے یہ کلام سنتے ہی صحرا کی طرف رخ کیا، یہاں تک کہ ایک ساعت بعد باغ کو خالی کردیا اور باغ اس کے ضرر وشر سے محفوظ رہ گیا۔

کرامت نمبر ۱۷

مولوی نورالدین صاحب پیش امام موضع اگالی ہمارے حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ رح کی زیارت وقدم بوسی کے لیے گھر سے عزم بالجزم لے کر موسیٰ زئی شریف کی جانب روانہ ہوئے۔ جب موضع ٹیکن پہنچے تو یہاں راستے میں چار آدمیوں سے

www.maktabah.org

ملاقات ہوئی۔ انھوں نے بتایا کہ پانی کا نالہ (جو دریائے لونی کی ایک شاخ ہے) اس موضع کے قریب بہہ رہا ہے۔ پانی بہت طغیانی میں ہے اور اس پانی کو عبور کرنا خطرے سے خالی نہیں۔ اس پانی کی گہرائی قدآدم سے زیادہ ہے اور اس قدر تیز بہہ رہا ہے کہ پاؤں زمین پر ٹکنے نہیں دیتا۔ ہم لوگ سنداری کے ذریعے بڑی مشکل کے ساتھ گزرے ہیں۔ تمھیں بھی چاہیئے کہ واپس لوٹ جاؤ۔ مولوی صاحب موصوف (جو سچے ارادے سے آئے تھے) کو کوئی تردد نہیں تھا۔ جب نالے کے کنارے پہنچے تو دیکھا کہ راستے میں ملاقات کرنے والے چار آدمیوں کے قول کے مطابق نالہ بہت جوش خروش سے بہہ رہا تھا۔ اس کے عبور کرنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آرہا تھا۔ اسی اثناء میں دو آدمی چمڑے کے غبارے (سنداری) کے ذریعے بڑی مشکل اور تکلیف کے ساتھ اس پار گئے۔ مولوی صاحب نے ان کو آواز دی کہ مجھے بھی برائے خدا اسی طریقے سے پار کرادو۔ ان میں سے کسی نے بھی توجہ نہیں کی۔ اور چلے گئے۔ پس مولوی صاحب یہ حالت دیکھ کر بہت ہی غمناک اور فکرمند ہوگئے کہ اس جگہ سے واپس گھر کو لوٹنا بھی مناسب نہیں کہ اس قدر دور دراز منزل و مسافت طے کرکے اور راستے کی تکلیف برداشت کرکے آیا ہوں پس حضرت قبلہ رح کی جانب متوجہ ہوگئے۔ کہ حضور کی زیارت کے لیے آرہا ہوں، امداد فرمائیے کہ اس پانی سے سلامتی کے ساتھ گزر آوں۔ پس بسم اللہ پڑھ کر امتحان و تجربہ کے طور پر ایک قدم پانی میں رکھا۔ پانی پنڈلی کو پہنچا۔ پھر پاؤں اٹھا کر دو تین قدم اور کی جرأت کی۔ پانی پنڈلی سے اونچا نہ تھا۔ اسی طرح

www.maktabah.org

چلتے گئے اور درمیان میں پہنچ گئے۔ انھوں نے مشاہدہ کیا کہ پانی پنڈلی سے زیادہ نہیں۔ پس جرأت و دلاوری کے ساتھ دوسرے کنارے پہنچ گئے۔ جس وقت خانقاہ شریف میں حضرت قبلہ رح کی خدمت میں پہنچے۔ حضرت قبلہ رح نے پہلے پہل راستے کی تکلیف کی بابت پوچھا کہ تمھارے راستے میں پانی کا نالہ یعنی دریائے لُونی کی شاخ آئی تھی۔ پانی پنڈلی تک تھا۔ مولوی صاحب نے عرض کی۔ قبلہ! پانی تو قدآدم سے بھی اونچا تھا اور بہت ہی تیز تھا لیکن جب حضرت قبلہ رح کی طرف توجہ کرکے پانی میں قدم رکھا تو نالے کا تمام پانی پنڈلی سے زیادہ نہ تھا اور سلامتی کے ساتھ کنارے پر آگیا۔ حضرت قبلہ رح تبسم فرما کر خاموش ہو گئے۔

مکشوفات

کرامت و مکاشفہ نمبر ۱۸

ایک دن حاجی میاں عبدالکریم صاحب قوم اترا سکنہ گرہ نورنگ نے جناب مولوی حسین علی صاحب سے پوچھا کہ اولیاء غیب جانتے ہیں یا نہ۔ مولوی صاحب موصوف نے جواب میں فرمایا کہ علم غیب خدائے تعالیٰ جل شانہٗ کی خصوصیت ہے۔ مگر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ ولی کے دل میں بطریق الہام یا کشف، ڈال دیتے ہیں تو وہ ولی وہی بات جان لیتا ہے۔ پھر حاجی میاں عبدالکریم نے کہا، کہ اولیاء کے گھوڑے بھی غیب جانتے ہیں یا نہ؟ جناب مولوی صاحب

www.maktabah.org

موصوف نے پوچھا، وہ کس طرح ؟ پھر میاں حاجی عبد الکریم نے بیان کیا کہ حضرت قبلہ رح کا ایک گھوڑا میرے ہاں تھا اور باجرے کی سبز فصل میں چرتا تھا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اگر اس گھوڑے کو اسی طرح ہر روز میں باجرے کی فصل میں کھلا چھوڑے رکھوں تو اکثر خوشے کھا جائے گا۔ اور کٹائی کے وقت میرے ہاتھ تو کچھ ہی نہ آئے گا۔ جونہی میرے دل میں یہ خیال گزرا تو میں نے دیکھا کہ گھوڑے نے باجرے کے خوشوں سے منہ پھیر لیا اور گھاس کھانا شروع کر دی۔ کچھ وقت اسی طرح گزرنے کے بعد میں سمجھ گیا کہ گھوڑے کا باجرے سے منہ پھیر لینا میرے دل میں مذکورہ خطرے کے گزرنے کی وجہ سے ہے۔ پس میں گھوڑے کے پاس گیا اور اس کے پاؤں میں گر پڑا اور کہا کہ یہ حضرت قبلہ رح کا مال ہے کسی رُو رعایت کے بغیر کھائیے۔ گھوڑے نے فی الفور خوشے کھانے شروع کر دیے۔ پس یہ کیا حکمت ہے ؟ جناب مولوی صاحب ممدوح نے یہ واقعہ سن کر فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اپنے اولیاء کا خود ہی کارساز و متولی ہے۔ جب تم نے وہ خیال کیا تو اللہ تعالےٰ جلّ شانہ، نے باجرے کے خوشوں کے کھانے سے گھوڑے کو روک دیا اور جب تو نے اس خیال سے توبہ کر لی، پھر اللہ تعالیٰ نے گھوڑے کو کھلا چھوڑ دیا اور یہ اللہ تعالیٰ کی تمھارے اوپر بڑی مہربانی ہے۔ کہ اس واقعہ کو تمھارے اعتقاد کی پختگی کا سبب بنایا۔

اس کے بعد مولوی حسین علی صاحب یہ جواب دینے کے بعد متردد رہے کہ آیا اولیاء کو جو علم ہوتا ہے وہ کس طرح کا ہوتا ہے، آیا وہ بعض چیزوں کو جانتے ہیں یا اکثر کو، مخفی توجہ و خیال کے بعد جانتے ہیں یا ان کو یہ علم کتنا ہوتا ہے؟

www.maktabah.org

مولوی صاحب اسی خیال میں کھوئے ہوئے وہاں سے اٹھے اور تسبیح خانہ تشریف لے گئے۔ تسبیح خانہ میں ہمارے حضرت قبلہؒ قلبی وروحی فداہ پٹھانوں کے ساتھ پشتو زبان میں کسی کام کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔ پس مولوی صاحب ان لوگوں کے پیچھے بیٹھ گئے۔ جونہی مولوی صاحب بیٹھے تو حضرت قبلہ رحؒ نے مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہو کر فارسی زبان میں فرمایا **مولوی صاحب! اولیاء سب کچھ جانتے ہیں لیکن ان کو ظاہر کرنے کا حکم نہیں۔** پس صرف یہ بات کہہ کر پھر حسبِ سابق پٹھانوں کے ساتھ بات چیت میں مشغول ہو گئے۔

مکاشفہ وکرامت نمبر ۱۹

ایک دفعہ خانقاہ سون میں ۸ ار رمضان المبارک ۱۳۰۴ھ کو اشراق کے وقت حلقہ سے فارغ ہونے کے بعد ہمارے حضرت قلبی وروحی فداہؒ قوم ناصر و نیازی کے چار آدمیوں سے (جو اس وقت ہمراہ تھے) مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ غنڈان کے مقام پر (جو خراسان میں واقع ہے) قوم ناصر کے تمام افراد اکٹھے ہیں اور والی کابل امیر عبدالرحمٰن کے ساتھ مقابلہ کی تیاری میں مشغول ہیں۔ میں نے وہاں جا کر قوم ناصر کے دونوں سرداروں شہزاد اور معات کو کہا کہ بہتر ہوگا کہ آپ لوگ قوم نیازی کے افراد کو اجازت دیں کہ وہ آپ کے ساتھ لڑائی میں شامل نہ ہوں۔ کیونکہ نیازی ایک غریب قوم ہے دونوں سرداروں نے فقیر کے کہنے پر قوم نیازی کو اپنے سے علیحدگی کی اجازت

www.maktabah.org

دے دی۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ اس خواب کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ اس واقعۂ خواب کے بعد مذکورہ مہینے کی ۲۶ تاریخ کو حلقہ فرمانے کے بعد حضرت قبلہؒ نے ناصر و نیازی قبیلوں کے لوگوں سے (جو ہمراہ تھے) مخاطب ہوئے اور پشتو میں فرمایا اے ناصر پہ تا سو ٹکہ ولویدہ (یعنی تمھاری قوم پر بجلی گر گئی اور تمھاری قوم در بدر خوار و رسوا ہو گئی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اسی وقت یہاں سے روانہ ہو جاؤ اور اپنے گھر بار اور آل اولاد کی خبر گیری کرو۔

دونوں قوموں کے اشخاص نے عرض کی کہ حضرت قبلہؒ جو کچھ ہونا تھا، وہ تو ہو گیا ہو گا۔ آپ سے جدا ہونا ہمارے لیے بہت ہی تکلیف دہ امر ہے۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ روانہ ہو جاؤ۔ انھوں نے عرض کی قبلہ عید کے ایک دن بعد ہم چل پڑیں گے۔ پس ۲ شوال کو ہر دو قوم کے آدمیوں کو حضرت قبلہؒ نے حاجی قلندر خان صاحب رئیس مڈی کی نگرانی و حفاظت میں رخصت کر کے روانہ فرمایا۔ جب وہ کیلا تولی کے ریلوے سٹیشن پر پہنچے، ان دنوں میں ریل کا ٹکٹ مذکورہ سٹیشن سے جاری نہیں ہوا تھا اور ریلوے لائن کی تیاری اور بچھانے کا عمل جاری تھا وہ اسی اسٹیشن پر گرمی کی شدت کی وجہ سے بے جان اور نڈھال ہو کر رہ پڑے۔ سواری کا کوئی ذریعہ نہیں مل رہا تھا۔ حاجی قلندر خانصاحب نے اسی وقت حضرت قبلہ کا وسیلہ پکڑتے ہوئے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ اور بارگاہ الٰہی میں عرض کی . . . . یا اللہ ہمارے حضرت کی برکت سے ہماری سواری کا سبب فرما۔ اسی دوران ٹیلیگراف پہنچا کہ ریلوے لائن کے معائنے کے لیے ایک بڑا انگریز آفیسر آرہا ہے۔ ریلوے لائن کی خامی

www.maktabah.org

کی وجہ سے ریل کا ایک ڈبہ اور ایک چھوٹا سا انجن وہاں کیلانوالی کے ریلوے سٹیشن پر پہنچا تو حاجی قلندر خان نے اس انگریز آفیسر سے گذارش کی، کہ ہمیں سواری نہیں مل رہی، لائن کی خامی کی وجہ سے ابھی تک ٹکٹ کا اجرا نہیں ہوا ہے۔ اس انگریز آفیسر نے یہ کہہ کر انکار کیا کہ سواری کی جگہ ہرگز میرے پاس نہیں۔ پھر حاجی صاحب موصوف حضرت قبلہ رح کی جانب متوجہ ہوئے کہ یہ آفیسر ہمیں سوار نہیں ہونے دیتا اور ہم گرمی سے مر رہے ہیں۔ پس ٹھیک ریل کے چلتے ہی انگریز آفیسر نے آواز دی کہ جن لوگوں نے سواری کے لیے گذارش کی تھی ان کو سوار کرلو کہ وہ نہیں جانے نہیں دیتے۔ کمال مہربانی کے ساتھ تمام آدمیوں کو سوار کیا جب دونوں قوموں کے آدمی خراسان پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ حضرت قبلہ رح کے ارشاد کے مطابق رمضان المبارک کو امیر عبدالرحمٰن کے مقابلہ کے لیے قوم ناصر وغیرہ کے سرداروں نے جمعیت اکٹھی کی تھی۔ اور حضرت قبلہ رح کے ارشاد کے موافق ہی اسی مہینے کی ۲۶ تاریخ کو قوم ناصر وغیرہ کو امیر عبدالرحمٰن صاحب نے شکست فاش دی اور قوم ناصر کے بہت سے لوگوں کو قتل اور زخمی کر دیا اور اس کے اہل وعیال دربدر تباہ حال ہوتے پھرے اور ان کے مال واسباب کو امیر صاحب نے لوٹ لیا۔ صرف قوم نیازی کو حضرت قبلہ رح کے ارشاد کے مطابق نجاتِ کلّیہ ملی اور اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا کہ عین مقابلہ جنگ قوم نیازی قوم ناصر سے الگ ہوگئی۔

احوال کشف نمبر ۲۰

ایک رات عشاء کے وقت جناب مولانا حسین علی صاحب ہمارے حضرت

www.maktabah.org

قبلہؒ قلبی و روحی فداہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضرت قبلہؒ نے فرمایا کہ اے مولوی صاحب! تم اپنے گھر جاؤ۔ پھر جب تم واپس آؤ گے، جو حالات و معاملات تم کو پیش آئیں ہوں گے، مجھ سے پوچھو، انشاء اللہ تعالیٰ تمام حالات میں ایک ایک کر کے تفصیل کے ساتھ تم کو بتا دوں گا۔ اور ایک بات میں بھی تم غلطی نہیں پاؤ گے۔

مکاشفہ نمبر ۲۰

ایک روز خانقاہ شریف خراسان تین خراسانی طالب علم زیارت کے لیے مہمان بن کر آئے۔ ان کے آنے کے تھوڑی دیر بعد ہمارے حضرت قبلہؒ قلبی و روحی فداہ نے ایک خادم ملا محکم الدین نامی کو ارشاد فرمایا۔ مہمانوں کے لیے چاول پکا کر لاؤ۔ خادم مذکور نے ارشاد کے موافق چاول تیار کر کے مذکورہ تین مہمانوں کے آگے رکھے، اس کے بعد حضرت قبلہؒ نے خادم سے فرمایا ایک عدد تربوز اور چند دانے سیب کے بھی لاؤ۔ خادم نے مذکورہ میوہ بھی حاضر کیا۔ حضرت قبلہؒ نے دونوں میوے بھی مہمانوں کے آگے رکھے۔ مہمان ایک دوسرے کے ساتھ مسکراہٹ کرنے لگے۔ حضرت قبلہؒ نے ان کی مسکراہٹ کا سبب پوچھا، انھوں نے عرض کی کہ قبلہ! آتے ہوئے راستے میں ہمارے دلوں میں یہ خطرہ گزرا اور ہم میں سے ایک نے دل میں یہ بات پکڑی کہ اگر یہ شخص سچا ولی ہے تو ہمیں پکے ہوئے چاول کھلائے گا، اور دوسرے نے دل میں یہ بات پکڑی کہ اگر یہ شخص بزرگ کامل ہے تو ہمیں تربوز کھلائے گا اور تیسرے نے دل میں یہ خیال کیا کہ اگر یہ شخص اللہ کا ولی

www.maktabah.org

اور سچا پیر ہے تو ہمیں سیب عطا فرمائے گا۔ پھر ہم لوگوں کے ہر تین خیال صحیح ظاہر ہوئے۔ بے شک جناب **ولی اللہ** ہیں پھر تینوں نے آپ کے قدموں میں سر رکھا اور دست بوسی کر کے رخصت ہو گئے۔

مکاشفہ نمبر ۲۱

ایک شخص بابڑ خان نامی قوم بابڑ بادن زئی سکنہ چودھواں (جو حضرت کے خدام میں سے تھے) ایک دفعہ تمام سال مہلک بیماریوں کے لاحق ہونے کی وجہ سے شدید بیمار ہوئے۔ بہت سے حکیموں اور ڈاکٹروں سے علاج کرایا۔ لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر کار مجبور و لاچار ہو کر اس کے دل میں آیا کہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر توجہ پاؤں تاکہ آپ ہی کی توجہ شریف کی بدولت میری بیماری دور ہو۔ چنانچہ بصد مشکل حضرت قبلہؒ روحی و قلبی فداہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جونہی نظر شفقت اثر اس پر پڑی تو حضور نے فرمایا۔ "اے فلاں! جلد آ کہ تجھے توجہ دوں . . . . حضرت قبلہؒ کے حکم کے مطابق وہ سامنے آ بیٹھا۔ حضرت قبلہؒ نے ایک ساعت تو اس کے مرض کے دفعیہ کے خیال سے توجہ فرمائی وہ مریض توجہ کے اثر سے اس قدر بیہوش ہو گیا کہ اپنی اور دوسروں کی اس کو کوئی خبر نہ تھی۔ پسینہ اس کے وجود سے بہہ رہا تھا۔ چند لمحے بعد جب ہوش آیا تو اپنے آپ کو دیکھا کہ شدید مہلک بیماریوں سے اسے کُلّی طور پر شفا حاصل ہو گئی ہے۔

پس قدم بوس ہو کر اپنے گھر روانہ ہو گیا۔ پھر کئی سال گزرنے پر بھی اسے مہلک بیماریاں دوبارہ لاحق نہیں ہوئیں۔

www.maktabah.org

مکاشفہ نمبر ۲۲

مذکورہ شخص ہی ایک دفعہ حضرت قبلہ رح کے پاؤں دبا رہا تھا۔ اس کے دل میں خیال آیا کہ ماشاءاللہ! حضرت بخارا کے سوداگروں کی طرح تنومند ہیں حضرت قبلہ رح نے فوراً اسی لمحے اس کی طرف منہ کیا اور زبان درافشاں سے ارشاد فرمایا کہ اے فلاں! میں بے شک بخارا کے سوداگروں کی طرح فربہ ہوں۔ یہ سنتے ہی پائندہ خان بابڑ بادن زئی دل میں نادم اور شرمسار ہوئے اور اپنے دل میں توبہ کی کہ آئندہ کبھی بھی اس طرح کے بیہودہ اور فضول وساوس وخیالات کو اپنے قبلہ رح کے حضور اپنے دل میں راہ نہیں دوں گا۔

مکاشفہ نمبر ۲۳

ایک دن ہمارے حضرت قبلہ رح قلبی وروحی فداہ کے خادم احمد سعید اخوندزادہ ولد خدایار اخوندزادہ سکنہ چودھواں خانقاہ شریف میں حاضر ہوئے انھوں نے چند درویشوں کو دیکھا جو مجذوب ہو گئے تھے، ان کو دل میں یہ خدشہ پیدا ہوا کہ مجھے جذب کیوں نہیں ہوتا۔ ان کے دل میں یہ خدشہ جونہی پیدا ہوا۔ حضرت قبلہ رح نے ان کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ جذب کا خیال دل سے نکال دے، تم ابھی جوان اور غیر شادی شدہ ہو، ابھی کافی وقت باقی ہے۔ اس سے پہلے بھلے والد صاحب ملا یار اخوندزادہ کو حضرت مولانا ومرشدنا حضرت خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

www.maktabah.org

نے اپنی مہربانی سے توجہ فرمائی تھی اور ان پر بہت ہی جذب غالب آگیا تھا۔ چند روز تک وہ مجذوب رہے۔ اسی حالتِ جذب کے دوران تمہاری والدہ ماجدہ نے بہت ہی فریاد وزاری کی کہ قبلہؒ! ان کے جذب کو کم فرمائیے۔ کیونکہ کوئی دنیوی کام ان سے نہیں ہو رہا اس کے بعد حضرت پیر و مرشد نے انکے جذب کو توجّہ فرما کر سلب فرمایا۔

مکاشفہ نمبر ۲۴

اخوندزادہ صاحب موصوف ہمارے حضرت قبلہؒ قلبی و روحی فداہ سے تجارت و سوداگری کے واسطے اجازت لے کر ہندوستان چلے گئے۔ وہاں ان کو کچھ دنوں بعد عملیات وغیرہ، ان کے زکوٰۃ کی ادائیگی، بروج و نجوم کے حساب کا شوق دامنگیر ہوا۔ رات کو خواب میں حضرت قبلہؒ کو دیکھا کہ بہت ہی غصہ فرما رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ جو خیال (مذکورہ) تمہارے دل میں پیدا ہوا ہے یہ ہمارا طریقہ و معمول نہیں۔ اس خیال کو چھوڑ دے۔ جب نیند سے بیدار ہوئے تو اس خواب کی کیفیت سے بہت ہی مغموم ہوئے اور فوڑا تائب ہو گئے اور بیہودہ خیال کو یک قلم ترک کر دیا۔

پانچ سال گزارنے کے بعد ہندوستان کے سفر سے واپس لوٹے، پہلے پہل حضرت قبلہؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر قدم بوس ہوئے۔ حضرت قبلہؒ نے اسی وقت ان سے فرمایا کہ آج کے زمانہ میں عملیات کی محبت اکثر لوگ رکھتے ہیں۔ یہ ہمارے طریقہ میں نہیں اور تم کو جو خبط پیدا ہو گیا تھا۔ آیا وہ تمہارے

www.maktabah.org

دل سے چلا گیا ہے یا ابھی باقی ہے۔ انھوں نے عرض کی قبلہ! اسی رات ہندوستان میں جب میں نے آپ کے چہرۂ مبارک کو دیکھا تھا کہ آپ اس حرکت پر بہت غصہ فرما رہے ہیں۔ اسی روز سے میں نے اس خیال کو چھوڑ دیا ہے۔

مکاشفہ نمبر ۲۵

ایک دن جناب حضرت حاجی گل صاحب پشاوری نے (جو قبلہ حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری کے خلیفہ اور پیش امام تھے) میاں حاجی عبدالکریم صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ حضرت عثمان صاحب قبلہؒ کی خوراک بیحد قلیل ہے۔ اس سال خراسان سے موسٰی زئی شریف تک کے ایک ماہ کے سفر میں آدھ سیر تک گندم کا آٹا نہیں کھایا ہے۔ یہ خداداد قوت ہے، بزرگوں کا معاملہ فہم وادراک سے بالا ہے۔ اس کے بعد عصر کی نماز کا وقت ہوا۔ حضرت قبلہؒ نے وضو بنانے کے لیے آستین اوپر کھینچے تو اس وقت میاں حاجی عبدالکریم صاحب کی نظر آپ کے مبارک بازوؤں پر پڑی۔ دل میں یہ خیال آیا کہ حاجی گُل صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت کی خوراک بالکل قلیل ہے۔ حالانکہ حضرت تو ماشاءاللہ فربہ نظر آتے ہیں۔ پس اسی وقت حضرت قبلہؒ مسکرائے اور فرمایا او میاں حاجی عبدالکریم! حق تعالیٰ مجھے پوشیدہ حلوہ کھلاتا ہے۔ پھر میں کیوں فربہ نہ ہوں۔ پھر مندرجہ ذیل شعر پڑھا ؎

قوتِ جبرائیل از مطبخ نبود   بلکہ از درگاہِ خلاقِ ودود

www.maktabah.org

مکاشفہ نمبر ۲۶

ایک دن ہمارے حضرت قبلہؒ قلبی و روحی فداہ اپنے خادم پہ غیر شرعی کام کے ارتکاب پر اس قدر زیادہ غصے ہوئے کہ جوش سے زمین پر تین بار ہاتھ مارا۔ میاں حاجی عبدالکریم صاحب کے دل میں یہ بات آئی کہ اللہ والے مدام حضوری میں ہوتے ہیں۔ حضرت صاحب کو جو اس وقت کمال غصہ ہے، آیا اس وقت بھی ان کو حضور اللہ ہے یا نہیں۔ ایک آدمی جو منشی کا کام کرتا تھا، اسی محفل میں موجود تھا۔ اس منشی سے قبلہ حضرت صاحب نے دریافت فرمایا کہ جب ابتداء میں تم نے نیا نیا منشی کا کام سیکھا تھا تو اس وقت کیا کیفیت تھی۔ اس نے عرض کی کہ پہلے پہل جب میں نے لکھنا سیکھنا شروع کیا تھا تو اس وقت دورانِ تحریر اگر کوئی شخص مجھے آواز دیتا یا کوئی بات کرتا تو میں تحریر میں غلطی کر جاتا۔ اب جو سالہا سال سے اس عمل میں پختگی آ گئی ہے اگر کوئی شخص میرے ساتھ بات کرتا ہے اور میں کسی کے ساتھ بات کرتا ہوں یا میری نظر کسی پہ پڑ جاتی ہے تو بھی میری تحریر درست ہی رہتی ہے اور غلطی واقع نہیں ہوتی بلکہ میری عادت ہو گئی ہے کہ ہاتھ سے لکھائی کا کام کرتا ہوں اور زبان سے لوگوں کے ساتھ گفتگو میں مشغول رہتا ہوں۔ پھر حضرت قبلہؒ نے میاں حاجی عبدالکریم صاحب کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ بزرگوں کا معاملہ بھی اسی طرح ہے۔ جب خیال اور رابطے میں پختگی پیدا ہو جاتی ہے تو کوئی چیز ملکۂ حضور میں رکاوٹ نہیں بنتی۔

ع   خاشاک وار بر سرِ دریا گذر کنند

www.maktabah.org

مکاشفہ نمبر ۲۷

ایک دن حقداد خان ترین نے حاجی حافظ محمد خان صاحب کے لیے سلسلہ شریفہ تحریر کیا اور حضرت قبلہ رح کے دستخط اور مُہر ثبت کرنے کے لیے ہمارے حضرت قبلہ رح کے تسبیح خانہ میں وہ سلسلہ لائے۔ چونکہ اس وقت لوگوں کی بہت ہی بھیڑ تھی اور حضرت قبلہ رح ان سے سرگرم گفتگو تھے۔ حقداد خان صاحب نے اس سلسلہ کو اپنے لباس میں چھپا لیا اور مطلب و مقصد کے عرض کرنے کو ترکِ ادب جان کر خاموش بیٹھ گئے۔ جب حضرت قبلہ رح لوگوں کے میل ملاقات سے فارغ ہوئے تو از خود ارشاد فرمایا، سلسلہ شریف لے آؤ تا کہ دستخط اور مُہر کر دوں۔ جب حقداد خان صاحب نے سلسلۂ شریفہ حضرت قبلہ رح کی خدمت میں پیش کیا تو قلم اٹھا کر دستخط کیا اور مُہر بھی ثبت کر دی۔ جس وقت حضرت قبلہ رح نے دستخط کرنے کے لیے قلم اٹھایا۔ چونکہ قلم ٹوٹا ہوا تھا، حقداد خان صاحب کے دل میں یہ خدشہ لاحق ہوا کہ اگر قلم درست ہوتا تو حضرت صاحب کا خط (کس قدر) خوبصورت ہوتا۔ حضرت قبلہ رح نے اسی وقت فرمایا کہ درست قلم کے ساتھ بھی خط اچھا نہیں آتا اور نہ ٹوٹے ہوئے قلم کے ساتھ خوشنویس کا خط خراب دکھائی دیتا ہے۔ حق تعالیٰ نے ہر کام کے لیے انسان کے وجود میں جداگانہ صلاحیت پیدا فرمائی ہے اور ہر انسان کو علیحدہ لیاقت عنایت کی ہے۔

www.maktabah.org

مکاشفہ نمبر ۲۸

ایک رات تہجد کے وقت ہمارے حضرت قبلہ قلبی وروحی فداہ تسبیح خانہ تشریف لائے اور فرمایا کہ ملا عبدالوہاب صاحب باڑ کو شیطان ملعون نے حالتِ نزع وسکرات میں بہت ہی کش مکش سے دوچار کیا اور ان کے ایمان کی خرابی کے درپے ہوا لیکن آخر کار ان کا خاتمہ ایمان کے ساتھ ہوا۔ خدام درویش یہ سنتے سے بہت ہی حیرت زدہ ہو گئے۔ فجر کی نماز اور ختم شریف سے فارغ ہونے کے بعد شہر چودھواں سے قاصد یہ اطلاع لے کر آیا کہ ہمارے قبلہ! جناب کے مرید عبدالوہاب صاحب باڑ نے اس تہجد کے وقت وفات پائی اور وفات کے وقت وہ حضرت قبلہ رح کی جانب متوجہ تھے اور ان کا خاتمہ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر ہوا۔

مکاشفہ نمبر ۲۹

میاں غلام حسن صاحب ساکن گرہ بھون (جو ہمارے قبلہ رح کے مخلص خدام میں سے تھے) حضرت قبلہ رح کی ایک بیماری کے دنوں میں خیرات کی نیت سے ذبح کرنے کے لیے ایک بیل لائے۔ خادم نے حضرت قبلہ رح سے مذکورہ بیل کے ذبح کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے فرمایا، ذبح نہ کریں۔ دوسرے روز دوبارہ وہی خادم بیل کے ذبح کی اجازت حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوا تو پھر حضرت قبلہ رح نے انکار فرمایا اور تیسرے روز پھر اجازت کا طلبگار رہا، تو

www.maktabah.org

آپ نے فرمایا کہ اس بیل کو ذبح مت کرو۔ دوسرے بیلوں اور چند بکریوں کو ذبح کردو۔ چوتھے روز پھر خادم نے اجازت طلب کی کہ قبلہ رح! آج تو لنگر میں ذبح کرنے کے لیے کوئی ذبیحہ موجود نہیں ہے۔ اگر اجازت دیں تو اس بیل کو ہی ذبح کر دیا جائے۔ آپ نے غصہ کے ساتھ منع کرتے ہوئے فرمایا کہ اس بیل کو رہنے دو کہ اس کے ذبح نہ کرنے میں مصلحت ہے۔ پس اسی روز دوپہر کے وقت میاں غلام حسن صاحب موصوف کی والدہ آکر حضرت قبلہ رح کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ میرا بیٹا غلام حسن میری اجازت کے بغیر یہ بیل گھر سے لایا ہے۔ میرا دل نہیں چاہتا کہ اس بیل کو خیرات کروں۔ کیونکہ میرے ہاں صرف یہی ایک ہی بیل ہے جو گھر کے کام کاج کا ذریعہ ہے۔ حضرت قبلہ رح نے فرمایا کہ اپنا بیل لے جاؤ۔ لے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے ہی مجھے آگاہ فرما دیا تھا اور میں نے بیل ذبح نہیں کیا۔

مکاشفہ نمبر ۳۰

حضرت قبلہ رح کے مریدین میں سے ایک شخص ایک عورت بیوہ پر فریفتہ ہو گیا اس نے ہر چند کوشش کی کہ وہ بیوہ اس کے ساتھ شادی کرلے۔ لیکن اس عورت کو یہ امر منظور نہ ہوا۔ آخر ایک دن اس عورت کو ایک دنیوی معاملہ پیش آیا، اس عورت کو بخوبی معلوم تھا کہ فلاں مرد میرا طالب و عاشق ہے، ایک عورت اس عاشق کے پاس روانہ کی اور اس سے پچاس روپے بطور قرض طلب کیے وہ عاشق کافی عرصے سے اس عورت کی خواہش رکھتا تھا اس طلبِ قرض کی

www.maktabah.org

خواہش کو اپنی مطلب برآری کا ذریعہ سمجھ کر مطلوبہ رقم اس کو بھیج دی۔ کچھ وقت کے بعد وہ عورت اس کے شہر میں آئی اور اس کو اپنی آمد سے آگاہ کیا، وہ عاشق اس کی آمد سے نہایت ہی خوش و خرم ہوا۔ اور عاشق نے ایک عورت کو جو اس کی اس معاملے میں رازدار تھی مقرر کیا کہ اپنی مطلوبہ و معشوقہ کے لیے پُر تکلف کھانا تیار کرے اور نماز عشاء کے بعد فلاں کمرے میں جو غیروں سے خالی ہو گا، لے آئے۔ جب وہ عورت اس کمرے میں آئی تو اس عاشق نے ہر چند بُرے ارادے کی کوشش کی کہ نفس امارہ کا مقصد پورا کرے لیکن وہ اپنے بُرے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔ یہاں تک کہ رات گزرنے پر آگئی، وہ آدمی اپنی اس بُری حرکت پر نہایت ہی نادم و شرمسار تھا۔ عورت اس کی قوت مردمی سے مایوس ہو چکی تھی اور واپس گھر چلی گئی، اس عاشق نے دوبارہ وصال کی گذارش کرنا بھی مناسب نہ سمجھی اور قرضہ کی واپسی کا مطالبہ بھی اسے دشوار نظر آیا اور اسے یہ امید بھی نہ تھی کہ عدالت کے ذریعہ رقم وصول کرے کیونکہ کوئی گواہ وغیرہ نہ تھے۔ آخر کار مجبور و ناچار ہو کر حضرت قبلہ رح کے حضور میں عرض کی کہ ایک عورت کو میں نے قرض حسنہ دیا تھا، اب وہ عورت قرض کی واپسی نہیں کر رہی، دعا فرمائیں حضرت قبلہ رح نے اس کی گذارش سن کر فرمایا اس رات کے حالات (کہ تم جس حجرہ میں تھے) اچھی طرح معلوم ہیں۔ تم نے قرضِ حسنہ نہیں دیا بلکہ بُری نیت سے مکر و فریب کا جال بچھایا تھا۔ لیکن الحمد للہ کہ تیری وہ مراد پوری نہیں ہوئی۔ اب گھر واپس جاؤ اور اپنے گھر میں رہو۔ وہ عورت اپنے آپ ہی قرضہ ادا کر دے گی۔ چونکہ اس شخص کی عقیدت کامل اور اعتقاد پختہ تھا، حسبِ فرمان صبر کر کے گھر

www.maktabah.org

بیٹھ گیا۔ ایک ہفتہ نہیں گزرا تھا کہ اس عورت نے اپنے آپ ہی قرضے کی وہ رقم اس کے گھر پہنچادی۔

مکاشفہ نمبر ۱۳۱

حاجی قلندر خان صاحب گنڈہ پورہ پتی خیل جو حضرت کے مخلص خادموں میں سے ہیں۔ ایک دن حضرت کی زیارت وقدمبوسی کے لیے خانقاہ شریف میں آئے۔ دوسرے دن حضرت قبلہ رح نے حاجی صاحب موصوف سے فرمایا: میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ گھر چلے جاؤ۔ حاجی صاحب نے عرض کی، حضرت قبلہ! چند روز آپ کی خدمت شریف میں قیام کے ارادے سے آیا ہوں۔ اسی دوران جناب مولوی محمود شیرازی صاحب بھی حاجی صاحب موصوف کی سفارش میں کہنے لگے کہ حاجی صاحب جب بھی خانقاہ شریف میں آتے ہیں تو حضرت قبلہ رح کی خدمت میں چند روز گزار کر جاتے ہیں۔ آپ بھی ٹھہرنے کی اجازت فرمائیں۔ حضرت قبلہ رح نے ارشاد فرمایا، حاجی صاحب کا خانقاہ شریف میں آمدورفت اور قیام ان کے اپنے اختیار اور مرضی پر منحصر ہے۔ خانقاہ شریف ان کی اپنی جگہ ہے لیکن آج ان کا گھر جاکر رہنا ضروری ہے کہ اس میں مصلحت ہے۔ پس حاجی موصوف حضرت قبلہ رح سے رخصت ہو کر اپنے گھر چلے آئے۔ اسی رات نیم شب کو چور ان کے گھر میں گھس آئے اور نقب لگائی۔ حاجی صاحب کو اسی وقت چوروں کے اندر گھس آنے کی خبر ہوگئی اور شور وغوغا مچانے لگے۔ پس چور خوفزدہ ہو گئے اور مال و اسباب وہاں چھوڑ کر خالی ہاتھ مایوس ومحروم چلتے بنے، اگر اس رات حاجی صاحب

www.maktabah.org

موصوف گھر سے غیر حاضر رہتے تو کئی ہزار روپے کا نقصان انھیں برداشت کرنا پڑتا۔

مکاشفہ نمبر ۳۲

ایک روز خانقاہ شریف سون میں ہمارے حضرت قبلہؒ قلبی وروحی فداہ نے اپنی جیب مبارک سے سَو روپے نکال کر حضرت لعل شاہ صاحب مغفور کے خادم میاں نورعالم صاحب اعوان کو عنایت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ لنگر خانقاہ شریف کے لیے دنبے خرید لو۔ میاں نورعالم صاحب کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ حضرت صاحب قبلہؒ کی جیب تو بظاہر چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔ سَو روپیہ اس میں کس طرح سما گیا۔ صبح سے لے کر شام تک روزانہ جس قدر رقم کی ضرورت پڑتی ہے اسی جیب سے نکال کر خرچ فرماتے ہیں اور رقم تمام بھی نہیں ہوتی۔ اسی وقت حضرت قبلہؒ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ فقیر کی یہ جیب افغانی بوری ہے۔ فقیر کی زندگی تک تو یہ ختم نہیں ہو گی۔

مکاشفہ نمبر ۳۳

ایک دن میاں نورعالم صاحب موصوف اور کُلاچی شہر کے دو آدمی خانقاہ موسیٰ زئی شریف کے حجرے میں اکھٹے بیٹھے تھے۔ یہ بات چل پڑی کہ لنگر شریف کا خرچ بہت زیادہ ہے یہ کہاں سے آتا ہے۔ کلاچی کے دونوں آدمی کہنے لگے کہ لوگوں کی آمدنی ہی پہ لنگر کے خرچ کا دارومدار ہے یعنی جو لوگ یہاں

www.maktabah.org

زیارت کے لیے آتے ہیں اور نذر و نیاز پیش کرتے ہیں، اس سے لنگر کے مصارف کا انتظام کیا جاتا ہے۔ یہ بات ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ ہر تینوں آدمی وہاں سے اُٹھ کر نماز کے لیے مسجد کی طرف چلے گئے تو راستے میں حضرت قبلہؒ بھی عشاء کی نماز کے لیے مسجد تشریف لے جا رہے تھے۔ حضرت قبلہؒ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ میاں نور عالم! لوگ کہتے ہیں کہ خانقاہ شریف کے خرچ کا انحصار لوگوں کی آمدنی پر ہے۔ حالانکہ لوگوں کی دی ہوئی رقم تو درویشوں کی جوتیوں کے لیے بھی کافی نہیں۔ چہ جائیکہ لنگر کے دوسرے اخراجات اس سے پورے کیسے جا سکیں۔ فقیر کے لنگر خانقاہ شریف کے اخراجات اللہ کے توکل ہی پر موقوف ہیں۔ پھر فرمایا۔ اگر کوئی شخص اسی جگہ کھڑے ایک لاکھ روپے مجھ سے طلب کرے تو قسم بخدا۔ قسم بخدا، قسم بخدا! میں گھر بھی نہ جاؤں گا اور یہاں سے ایک قدم بھی نہ اٹھاؤں گا اور اس آدمی کے حسب طلب ایک لاکھ روپے اس کو دے دوں گا۔ لیکن نسبتِ الٰہیہ نہیں رہے گی۔ دونوں آدمی یہ سن کر بہت شرم محسوس کرنے لگے۔

مکاشفہ نمبر ۳۴

مولوی غلام حسن صاحب سکنہ گرہ سواگ ہمارے حضرت قبلہؒ قلبی و روحی فداہ کے خدام میں سے ہیں۔ ایک دن تسبیح خانہ شریف میں حضرت قبلہؒ کے سامنے بیٹھے تھے کہ ان کے دل میں یہ خیال ایک خطرے کی شکل میں وارد ہوا کہ میں کافی عرصے سے حضرت قبلہ کی خدمت میں آ جا رہا ہوں۔ میری اللہ

www.maktabah.org

تعالیٰ سے یہی آرزو ہے کہ اس پیرومرشد بزرگ کے طفیل میرا خاتمہ بالخیر ہو جاوے اور اس خاندان کے فیوض و برکات سے بے بہرہ نہ ہو جاؤں، پس اسی وقت حضرت قبلہ نے مولوی صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا اے مولوی صاحب! اللہ تعالیٰ تمہارا خاتمہ ایمان کے ساتھ فرمائے گا اور حضرات کرام رضوان اللہ علیہم کے فیض و برکت سے محروم نہ کرے گا۔ حضرت قبلہؒ کی زبان دُرفشان سے مولوی صاحب یہ کلمات مبارکہ سن کر بہت ہی خوش وقت ہوئے اور دل کو جو خطرہ لاحق ہوا تھا وہ ٹل گیا۔

مکاشفہ نمبر ۳۵

جب ہمارے حضرت قبلہؒ قلبی و روحی فداہ اپنے حضرات کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زیاراتِ مبارکہ کے سلسلے میں دہلی شریف تشریف لے گئے اور وہاں سے محمد امتیاز علی خان صاحب کی رہائش گاہ واقع سنبھل تشریف لے گئے۔ جب وہاں سے واپس تشریف لا رہے تھے تو راستے ہی میں عبدالشکور خان صاحب قوم راجپوت رئیس دھرم پور نے اپنے ہاں دعوت دی، تو آپ وہاں دھرم پور کے قلعہ میں (جو خانصاحب موصوف کی رہائش گاہ تھی) تشریف لے گئے، اتفاق سے جمعہ کا روز بھی آ گیا۔ عبدالشکور خان صاحب کے بھتیجے عبیداللہ خان صاحب نے عرض کی کہ اگر حضرت قبلہؒ مسجد میں نماز جمعہ ادا فرمائیں تو یہ امر بہت ہی برکات و سعادت کا سبب ہو گا۔ حضرت قبلہؒ نے انکی گزارش منظور فرمائی اور ان کی مسجد تشریف لے گئے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد

www.maktabah.org

جب واپس قیام گاہ پر تشریف لانے لگے تو محمد عبید اللہ خان صاحب نے پھر عرض کی کہ ہمارے بڑوں کا قبرستان یہاں سے نہایت ہی نزدیک ہے۔ اگر حضرت قبلہ رح ان کی قبور پر ان کے لیے دعا فرمائیں تو یہ ان کے لیے بے حد بھلائی اور بہتری کا باعث ہوگا۔ ان کی گذارش پر قبرستان جانا منظور فرمایا۔ چونکہ حضرت قبلہ رح کو اس سفر کے دوران ذات الجنب کا عارضہ لاحق ہوا تھا اور اس کی وجہ سے نہایت ہی کمزور و ناتوان تھے اور چلنا پھرنا دشوار ہو گیا تھا۔ محمد عبید اللہ خان صاحب پالکی لائے تھے اور حضرت قبلہ رح پالکی میں سوار ہو کر قبرستان تشریف لے گئے۔ جب حضرت قبلہ رح قبروں پر تشریف لائے، عبید اللہ خان صاحب نے اپنے والد صاحب کی قبر کے سامنے حضرت قبلہ رح کے تشریف لانے سے قبل حضور کے بیٹھنے کے لیے ایک نرم جگہ بنا رکھی تھی۔ حضرت قبلہ رح نے اسی جگہ پر بیٹھ کر تقریباً ایک گھنٹہ تک مراقبہ فرمایا اور مراقبہ سے فارغ ہو کر دعائے خیر مانگی اور اپنی قیام گاہ پر واپس تشریف لے آئے۔ جب محفل ہندوستانی احباب سے خالی ہو گئی تو حضرت قبلہ رح نے فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ انسان کی وفات کے بعد اس کی اولاد صالح پیچھے رہ جائے تو وہ اپنے والدین کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ حمداد خان صاحب ترین نے (جو اس سفر میں ہمراہ تھے) عرض کی۔ حضرت قبلہ رح! آپ دیر تک قبور پر مراقب رہے، اہلِ قبور کی حالت کو کیسے پایا؟ حضرت قبلہ رح نے فرمایا کہ جب پہلے پہل میں نے عبید اللہ خان صاحب کے والد کی قبر کی طرف نگاہ کی تو ان کی تمام قبر کو ظلمت و سیاہی سے بھرا ہوا پایا تو میں نے دربارِ الٰہی میں بہت عاجزی و زاری کی۔ الحمد للہ تعالیٰ علیٰ احسانہ

www.maktabah.org

کہ اس کی قبر سے وہ تاریکی جاتی رہی اور ان کی قبر روشن ہوگئی، پھر اس کے متصل عبیداللہ خان کے چچا کی قبر تھی۔ اس کی طرف جب میں نے دیکھا تو اس کو بھی میں نے تاریکی سے بھرا ہوا پایا تو اس کی جانب بھی متوجہ ہوا تو اس قبر سے بھی تاریکی جاتی رہی اور روشنی ظاہر ہوگئی۔ لیکن اس روشنی میں بھی تھوڑی سی تاریکی کا امتزاج باقی رہا تو اس کے بعد فقیر کو ضعف و ناتوانی کی وجہ سے بیٹھنے کی مزید طاقت نہیں رہی تو میں اٹھ آیا۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ۔

مکاشفہ نمبر ۳۶

میاں فضل علی صاحب (جو خان بہادر محمد رب نواز خان صاحب میاں خیل تاجو خیل رئیس موسیٰ زئی شریف کے منشی تھے) تین دن اور تین رات سکراتِ موت میں مبتلا رہ کر فوت ہوئے۔ ان کی میت نماز جنازہ کے لیے خانقاہ شریف لائی گئی۔ حضرت قبلہؒ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ کے دوران میں جناب مولوی عبدالحکیم صاحب اُستزانہ (جو حضرت قبلہؒ کے مخلص خدام میں سے ہیں) کے دل میں یہ خطرہ پیدا ہوا کہ میاں فضل علی صاحب پر جان کنی کی تکلیف بہت زیادہ گزری۔ خدا بہتر جانتا ہے کہ ان کا خاتمہ کیسا ہوا ہوگا، نماز جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد حضرت قبلہؒ تسبیح خانہ میں تشریف لائے عبدالحکیم صاحب موصوف بھی اکیلے ان کے ہمراہ چلے آرہے تھے۔ حضرت قبلہؒ نے مولوی صاحب موصوف سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو مجمع عام میں نہیں کہی جاسکتیں۔ میاں فضل علی صاحب نے نماز جنازہ کے وقت فقیر کے ساتھ

www.maktabah.org

ملاقات کی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا حال ہے، انھوں نے تبسم کرتے ہوئے بیان کیا کہ سکراتِ موت کی جو سختی اور تکلیف میرے اوپر گزری ہے وہ بیان سے باہر ہے لیکن اللہ کے فضل سے میرا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے۔ حضرت قبلہ رح کی زبان گوہر فشان سے یہ بات سن کر مولوی صاحب[۱] موصوف کے دل کا خطرہ رفع ہوگیا اور ان کو تسلی ہوگئی۔

مکاشفہ نمبر ۳

ہمارے حضرت قبلہ رح قلبی و روحی فداہ خانقاہ شریف کے دروازے پر بیٹھ کر اپنے اونٹوں کا گلّہ ملاحظہ فرما رہے تھے اور افغان پاوندوں کے قبیلے ناصر شادیزئی کے لوگوں کے ساتھ پشتو زبان میں گفتگو بھی فرما رہے تھے۔ جناب مولانا حسین علی صاحب بھی وہاں تشریف فرما تھے۔ وہاں مولانا حسین علی صاحب کو اپنے گھر بار کی فکر نے گھیر لیا تھا۔ حضرت قبلہ رح قلبی و روحی فداہ نے اسی وقت مولوی صاحب کی جانب روئے سخن پھیرتے ہوئے فرمایا۔ انما اموالکم واولادکم عدوا لکم قرآن شریف کی مندرجہ بالا تمام آیت پڑھنے کے بعد دوبارہ حسب سابق پٹھانوں کے ساتھ اونٹوں کے متعلق گفتگو میں مشغول ہوگئے۔

---

[۱] جناب مولوی صاحب موصوف نے بیان فرمایا کہ ایک دن حضرت قبلہ نے اشراق کے وقت مجھ سے مخاطب ہوتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ گذشتہ رات بیعت ہونے کے لیے جنات فقیر کے ہاں آئے اور مقصد پا لینے کے بعد واپس چلے گئے۔

www.maktabah.org

مکاشفہ نمبر ۳۸

تہجد کے وقت ہمارے حضرت قبلہؒ قلبی وروحی فداہ کی خدمت میں موضع مڈی کا ایک قاصد حاضر ہوا اور عرض کی، حضرت قبلہؒ کے ایک خادم گلداد خان رانہ زئی کو دو روز پہلے سانپ نے کاٹ کھایا ہے آج وہ قدرے بے ہوش بھی ہیں۔ ہر چند علاج معالجہ کیا گیا لیکن بے سود۔ گلداد خان صاحب موصوف بہت ہی سلام پیش کرنے کے بعد عرض کرتے ہیں کہ حضرت صاحب نمک دم فرمادیں۔ حضرت قبلہؒ نے نمک دم فرمایا اور اس قاصد کو نمک دے کر فرمایا کہ پہنچتے ہی کچھ نمک کھلائیں اور کچھ سانپ کے کاٹے ہوئے زخم پر لگائیں۔ پس قاصد واپس روانہ ہوا۔ بوقت صبح حضرت قبلہؒ نے اپنی زبان گوہر فشان سے ارشاد فرمایا کہ بعد تہجد گلداد خان صاحب ہوش میں آئے اور میری طرف متوجہ ہوئے ؎

چوں قضا آید طبیب ابلہ شود
داروئے دفع مرض گمراہ شود

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ تمام حاضرین محفل حضرت قبلہؒ کی اس کلام سے سمجھ گئے کہ گلداد خان فوت ہوگئے ہیں۔

دوسرے روز اطلاع آئی کہ گلداد خان صاحب کو قاصد کے واپس پہنچنے سے پہلے قدرے ہوش آیا۔ ایک لحظہ حضرت قبلہؒ کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کے بعد وفات پاگئے۔

www.maktabah.org

فصل پنجم

طویل علالت کے بیان میں

اور

ڈیڑھ سال قبل از وصال شریف اپنے صاحبزادہ اکبر ارشد الہادی الی اللہ المعین خواجہ محمد سراج الدین

کو اپنا نائب مناب مقرر فرما کر اور مسند خلافت دنیابت پر بٹھا کر راہیٔ ملکِ بقا ہونے کے بیان میں۔

مرض و علالت

حضرت قبلہ رح گوناگوں امراض رعشہ، فالج، ضیق النفس، دورانِ سر کے دائمی مریض تھے۔ حضرت قبلہ رح ان امراض کے متعلق فرمایا کرتے کہ یہ بیماریاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوازم ہیں۔ جو فقیر پر مسلط کی گئی ہیں۔

اشعار:۔

وصل پیدا گشت از عین بلا زاں حلاوت شد عبارت ما قلیٰ

www.maktabah.org

عاشقم بر رنج خویش و درد خویش | بہر خوشنودی شاہ فرد خویش
عاشقم بر لطف و قہر ش من بجد | اے عجب من عاشقم ایں ہر دو ضد

پند و نصائح

وصال سے پانچ سال قبل احباب اور درویشوں اور گھر کے افراد سے تعلقات و روابط منقطع کر لیے۔ اکثر فرمایا کرتے "اب تو میرا جی چاہتا ہے کہ خلوت گزینی اور گوشہ نشینی اختیار کروں کیونکہ عمر اپنے انجام کو پہنچ گئی ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

روئے در دیوار کن تنہا نشیں
از وجود خویش ہم خلوت گزیں

لیکن میں کیا کروں؟ لوگ فیض باطنی کے استفادے کے لیے دور دراز سے چل کر اور راستے کی تکالیف کو جھیل کر آتے ہیں۔ مجھے مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ ان سے روگردانی کروں۔ کبھی کبھار فرماتے۔ میری مثال ایسی ہے گویا گور کنارے پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں۔"

بعض احباب کو اکثر یہ شعر سناتے ؎

دادیم ترا از گنج مقصود نشاں
گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

وفات سے ایک سال پہلے جو احباب مریدین زیارت و ملاقات کے لیے حاضر ہوتے تو ان سے اکثر فرماتے۔ "فقیر کی اس ملاقات کو آخری ملاقات سمجھو

www.maktabah.org

کیونکہ حیات مستعار پر کوئی اعتبار نہیں۔ آپ صاحبان کے لیے ضروری ہے کہ اپنے اوقات کو ذکر و فکر اور طاعت و عبادت میں صرف کرو۔ کیونکہ یہی چیز ہی ظاہری اور باطنی برکات کی پیش خیمہ ہے۔

جناب حاجی حافظ محمد خان صاحب ترین رئیس آڑی افاغنہ سال میں ایک بار زیارت و قدم بوسی کے لیے حاضری دیا کرتے تھے۔ حضرت قبلہ رح کی وفات سے چار ماہ قبل آخری دفعہ حسبِ معمول آپ کے ہاں حاضری دی اور زیارت و قدم بوسی سے مشرف ہوئے، ان کا سبق مراقبہ احدیت پر تھا۔ حضرت قبلہ رح نے حافظ صاحب موصوف کے مراقبات و مشارب کے اسباق کی تجدید فرمائی۔ اور چند دن بعد حافظ صاحب کو رخصت فرمایا۔ رخصت کے وقت حضرت قبلہ رح نے حافظ صاحب کو فرمایا "فقیر کو اپنی زندگی پر کوئی بھروسہ نہیں۔ پھر ملاقات ہو یا نہ ہو۔ جب ایک مہینہ گزر جائے تو اپنے گھر پر ہی مراقبہ معیت کی نیت کر لینا۔ کیونکہ سلوک نقشبندیہ فقط اتنا ہی ہے۔ اپنے گھر کی مصروفیات سے فارغ اوقات میں ذکر و مراقبہ سے شغل رکھنا۔"

اسی سال بیماریوں کی کثرت سے حضرت قبلہ رح کا جسد مبارک اس قدر ضعیف اور کمزور ہو گیا کہ موسم گرما میں گرمی کی شدت اور موسم سرما میں سردی کی شدت اور زیادتی برداشت سے باہر ہو گئی۔ صحت و تندرستی کی حالت میں حضرت بہت کم غذا تناول فرماتے۔ بیماری کے دوران میں یہ بھی اکثر فرمایا کرتے تھے "تسبیح خانہ سے مسجد شریف (کے راستے) کا فاصلہ فقیر کے لیے سفر کا حکم رکھتا ہے۔" (مسجد شریف اور تسبیح خانہ کا درمیانی فاصلہ تقریباً تینتیس ۳۳ قدم

www.maktabah.org

ہے) ہر روز صبح کے وقت نماز ادا کرنے کے لیے مسجد تشریف لے جاتے تو ضعف اور نقاہت کی وجہ سے اس مختصر راستے میں اس قدر تھک جاتے کہ تین بار ستانے کو بیٹھ جاتے لیکن صبح کی نماز مسنون طویل قرأت کے ساتھ کھڑے ہوکر ادا فرماتے۔ ختم شریف اور حلقہ شریف (بیماری کی حالت میں بھی) معمول کے مطابق انجام دیتے۔ یہ صرف خداداد توانائی تھی ورنہ حضرت قبلہؒ کی کمزوری اور نقاہت اس مشکل کام کو سرانجام دینے کے ہرگز قابل نہ تھی ۔

قوتِ جبرائیل از مطبخ نبود
بلکہ از درگاہِ خلاقِ ودود

حضرت قبلہؒ ۲۹ رجب کی آدھی رات سے لے کر ۲۲ شعبان تک (بوقتِ اشراق بروز سہ شنبہ) چوبیس یوم تپ محرقہ و اسہال میں گرفتار رہے۔ مرض کے دوران سینکڑوں روپے کی رقم خیرات کی۔ اور بیشمار گائے۔ بیل۔ بکرے بکریاں، دنبے اور بھیڑیں حسبۃً للہ ذبح کی گئیں۔ کہ اکثر غرباء و مساکین ان خیراتوں سے دل سیر ہو گئے۔ کافی یونانی اور ڈاکٹری علاج کروائے گئے۔ لیکن نتیجہ صفر رہا۔ مجرّب دوائیوں نے الٹا اثر دکھایا اور وہ بجائے فائدہ کے ضرر رساں ثابت ہوئیں۔

از قضا سرکہ بہ بیں صفرا فزود   روغنِ بادام خشکی می نمود!
از ہلیلہ قبض شد اطلاق رفت   آب و آتش را مدد شد ہمچو نفت
چوں قضا آید طبیب ابلہ شود   داروئی دفعِ مرض گمراہ شود

www.maktabah.org

۲۸ر اور ۲۹ رجب کی درمیانی رات کو نصف شب کے وقت حضرت قبلہ رح پر شدید تپ کا غلبہ ہوا۔ اسی روز نماز فجر کی دو رکعت سنت کھڑے ہو کر ادا کرنا شروع کیں۔ عین قیام کے دوران بخار کا شدید حملہ ہوا اور فرش پر گر پڑے۔ چند دن بعد حکماء (باہمی مشورے سے) اس رائے پر پہنچے کہ حضرت قبلہ رح کو تپ محرقہ ہے۔ اس قدر شدید بیماری کے باوجود صلوات خمسہ کو باجماعت ادا کرنا ترک نہ فرمایا۔ جب مرضِ اسہال میں زیادتی ہوگئی تو اٹھنا بیٹھنا محال ہوگیا۔ کمزوری بڑھ جانے کے سبب زبان میں لکنت پیدا ہوگئی۔ بہت ہی خاص اور اہم کام کے لیے جب کوئی بات کرتے تو بہت ہی ہلکی اور باریک آواز میں بولتے اور کم گفتگو فرماتے۔ حضرت قبلہ رح ہر شخص کی مہمان نوازی اس قدر فرماتے کہ اس سے بڑھ کر شاید ممکن ہو۔ حتیٰ کہ اپنی بیماری کے نازک لمحات میں عیادت و تیمارداری کے لیے آنے والے سینکڑوں مہمانوں میں سے ہر ایک کے ساتھ علیحدہ علیحدہ مصافحہ فرماتے اور خیر و عافیت دریافت کرتے۔ جو واپس جانا چاہتے ان کو رخصت کرتے اور جو قیام کرنا چاہتے ان کو رہنے کی اجازت فرماتے۔ روز بروز مرض میں اضافہ ہوتا گیا اور طول کھینچتا گیا۔ ایک مرتبہ جب آپ شدید مرض کے دوران میں کچھ افاقہ سے تھے، عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد استفسار فرمایا "میرے مہمانوں کی عزت افزائی اور مدارات نان و طعام سے کی گئی ہے یا نہ؟" ایک خادم نے عرض کی: "حضرت قبلہ رح! مہمانوں کی خاطر مدارات بہترین طریقے سے کی گئی ہے، تسلی رکھیں"۔ پھر پوچھا "فلاں فلاں مکان میں کون کون سے مہمان قیام پذیر ہیں، ہر ایک کو درست بستر دیے گئے ہیں یا نہ"؟ خادم نے عرض کی قبلہ رح!

www.maktabah.org

ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ رہائشی جگہ دی گئی ہے اور بستر بھی ہر ایک کو ٹھیک دیے گئے ہیں۔" جب مہمانوں کے متعلق دریافت فرما چکے تو آپ پر بیہوشی کا غلبہ ہوگیا اور شدید غشی طاری ہوگئی۔

سبحان اللہ! کیسے عظیم خلق سے اللہ تعالیٰ نے نوازا تھا کہ اس قدر شدید بیماری میں جبکہ (جان و جہان سے بالکل بے خبر تھے) مہمانوں کی خبر گیری اور میزبانی سے غافل نہ تھے۔

مرض کے آخری لمحات میں بعض احباب کو پند و نصائح فرمائے۔

ملا صاحب[1] نیازی (جو مریدوں میں طویل العمر تھے) کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

حالِ من بہ بیں و عبرت بگیر (میری حالت دیکھ اور اس سے عبرت حاصل کر)

دغم آخرت بخور و توشۂ سفر کلاں بساز (آخرت کی فکر کر اور لمبے سفر کے لیے زادِ راہ تیار کر)

ملا محمد رسول صاحب لٹون کو بزبان پشتو فرمایا۔ "خادے بادہ وا"

یعنی دین کی فکر کر اور خداوند کریم سے ایک لمحہ بھی غافل نہ ہو۔

حضرت قبلہ کی زبان مبارک سے یہ سنتے ہی ملا محمد رسول صاحب لٹون موصوف پر جذبہ طاری ہوگیا۔

حضرت قبلہؒ نے اپنے ایک خادم شیخ شہزادہ[2] محبن خیل ساکن موسٰی زئی

---

[1] ملا صاحب نیازی مرحوم نے حضرت قبلہؒ کی وفات سے ایک سال ایک ماہ چھ یوم بعد وفات پائی۔

[2] شیخ شہزادہ محبن خیل نے حضرت قبلہؒ کی وفات سے پانچ ماہ اور ایک دن قبل وفات پائی۔

www.maktabah.org

شریف سے مخاطب ہو کر فرمایا:۔

بہ بیں احوال من	(میرے حالات دیکھ)
چہ شد تیز رفتاریٔ من و	(کیا ہوئی میری (وہ) تیز رفتاری اور)
چہ شد خوش بیانی وخوش کلامی من و	(کیا ہوئی میری (وہ) خوش بیانی وخوش کلامی اور)
چہ شد قوتِ جسمانی من و	(کیا ہوئی میری (وہ) جسمانی قوت اور)
چہ شد فہم معانی من و	(کیا ہوا میرا (وہ) معانی کا فہم وادراک اور)
چہ شد حواس جوانیِ من	(کیا ہوئے میرے (وہ) جوانی کے حواس)
از حالِ من عبرت بگیر و	میرے حال سے عبرت حاصل کر اور
ایں وقت را یاد دار	اس وقت کو یاد رکھ

دفات سے قبل ایک مجمع جو حضرت قبلہؒ کی عیادت و بیمار پرسی کے لیے حاضر ہوا تھا، کے سامنے یہ شعر پڑھا:۔

نیاوردم از خانہ چیزے نخُست
تو دادی ہمہ چیز و من چیزے تُست

اور پھر یہ شعر پڑھا:۔

سپردم بہ تو مایۂ خویش را
تو دانی حسابِ کم و بیش را

اور پھر اس کے بعد فرمایا:۔

"میں ان تمام لوگوں کے حق میں جو اس طریقہ عالیہ نقشبندیہ سے منسلک ہیں یا اس فقیر سے تعلق رکھتے ہیں، خواہ وہ اس وقت یہاں موجود ہیں، یا

www.maktabah.org

بیمار پرسی اور عیادت کر کے واپس چلے گئے ہیں یا بیماری و علالت سے خبردار نہ ہونے کی وجہ سے یہاں نہیں آسکے ہیں، دعائے خیر کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس دربار کے فیوض و برکات سے محروم نہ فرمائے اور انھیں ہر دو جہان کے مرادات سے حظ وافر عطا فرمائے، آمین! یہ ملاقات فقیر کی آخری ملاقات ہے خدا پر توکل رکھیں۔"

حضرت قبلہ رح کی زبان مبارک سے پند و نصائح اور فرمودات سن کر تمام حاضرین محفل پر گریہ طاری ہوگیا۔ اس دوران جناب مولوی محمود شیرازی (خلیفہ مجاز حضرت قبلہ رح) نے عرض کی "میں آپ پر قربان جاؤں۔ اب جو آپ نے ارشاد فرمایا ہے کیا یہ ازروئے الہام ہے یا مرض و بیماری کی وجہ سے ہے؟"

ایک لمحہ کی خاموشی کے بعد حضرت قبلہ رح نے **فرمایا** "میرے اندر اب زیادہ بولنے کی سکت نہیں"

وصال سے ایک رات پہلے اپنے فرزند ارشد و اسعد **سراج الاولیاء حضرت خواجہ مولانا محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ** اور اپنے برادر عزیز **حضرت خواجہ محمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ** اور اپنے **خلیفہ** جناب **مولانا مولوی شیرازی** کو بعد از وفات غسل دینے کی اجازت فرمائی۔

وفات حسرت آیات

۲۲ شعبان ۱۳۱۴ھ کو منگل کے روز بوقت اشراق حضرت قبلۂ عالم عالمیان قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس اس عالم فانی سے رشتۂ تعلق

www.maktabah.org

منقطع کر کے رحلت فرمائے دارِ جاویدانی ہوئے۔ احباب و مریدین سے اپنا ظاہری تعلق توڑ لیا اور خاکِ مصیبت فرقِ عالم پر ڈال گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

وصال کے وقت کثرتِ تہلیل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) سے تمام وجود جنبش کر رہا تھا اور آخری سانسوں میں کلمہ طیبہ (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ) وردِ زبان تھا۔ حضرت قبلہؒ کے وصال مبارک سے احباب و مریدین پر رنج والم کے وہ پہاڑ ٹوٹ پڑے جن کا بیان حیطۂ تحریر سے باہر ہے۔

آں زماں خود آسماں گفت با زمیں
گر قیامت را ندیدستی ببیں

غسل اور تجہیز و تکفین سے فارغ ہونے کے بعد جنازہ مبارک اٹھایا گیا۔ لوگوں کا اس قدر ہجوم ہو گیا تھا کہ چارپائی تک ہاتھ لے جانا دشوار ہو گیا۔ جناب میرا صاحب قلندر (جو بڑے لمبے قد والے اور خوب جسیم تھے) بمشکل تمام چارپائی کے ایک پائے کو دو انگلیوں سے چھو سکے۔ ایسا معلوم ہوتا گویا جنازہ مبارک ہوا کے دوش پر جا رہا ہے۔ جنازہ مبارک سے انوار و تجلیات کا ظہور ہو رہا تھا۔ گویا تمام خانقاہ شریف منور ہو گئی۔ ع

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

حضرت قبلہؒ کی وفات حسرت آیات کی خبر ان چند لمحوں میں اطراف و جوانب میں اس قدر جلد پھیل گئی کہ اطراف و جوانب کے سینکڑوں افراد فی الفور جنازہ مبارک میں آ شامل ہوئے اس کے بعد جنازہ مبارک کی چارپائی کو خانقاہ شریف کے

www.maktabah.org

صحن میں رکھا گیا اور صفوف کی درستی کی گئی۔ حاضرین کی کثرت و ازدحام کی وجہ سے تمام خانقاہ شریف میں قدم رکھنے کی جگہ تک نہ تھی، یہاں تک کہ خانقاہ شریف کے باہر صفیں ہی صفیں تھیں۔ نماز جنازہ حضرت قبلہ رح کے فرزند صالح و رشید مشہور فی الآفاق حضرت قبلہ رح خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی۔

نماز جنازہ کے بعد حضرت مولانا مولوی محمود شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے بلند آواز میں مجمع عام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: "میں حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے غسل دینے میں شریک تھا، کچھ کرامتیں جو حضرت قبلہ سے ظاہر ہوئیں، وقت نہ ہونے کے باعث اس کثیر مجمع میں جن کی تفصیل اور وضاحت نہیں ہو سکتی۔

ظہر کی نماز کے بعد حضرت قبلہ رح کے وجود مبارک کو پیر و مرشد حضرت قبلہ قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک قدموں کے عین سامنے سپرد خاک کیا گیا۔ (پیر و مرشد کی اس عالم فانی کی خدمت و حاضری کے ساتھ ساتھ دار جاویدانی کی حاضری سے جدائی گوارا نہ ہوئی)

حضرت قبلہ رح کے خادم جناب حقداد خان ترین ساکن ڈیرہ اسمٰعیل خان حضرت قبلہ رح کے انتقال پُرملال کے وقت موجود نہ تھے۔ جب ان کو حضرت قبلہ رح کے وصال کی تکلیف دہ خبر پہنچی تو وہ یہ خبر پاتے ہی غم و اندوہ کی تصویر ہو گئے۔ ہجر و فراق کے اس شدید صدمے سے مندرجہ ذیل ابیات ان کی زبان پر جاری ہوئے۔

مرثیہ

بر سبہ بختیٔ من شام بلا می گرید   از پیٔ ماتم من ابر فنا می گرید

www.maktabah.org

روز و شب در نظرم گشت سراسر تیرہ | دل جدا نالہ کند دیدہ جدا می گرید
تیر خوردم بدل و جان سپردم افسوس | چہ شد از دیدہ ما صبح و مسا می گرید
وقت نودیع ندیدم رخِ نور افشاں را | آں کہ از فرقتِ او خلقِ خدا می گرید
از رہِ من مانند کما کان بدل | شب غم از غم محرومیٔ ما می گرید
مدت العمر اگر گریہ کنم ہست سزا | ہر کسی را کہ فلک زد ابدًا می گرید
محرمی حالت محرومی ما را چو شنید | گفت حقدار بہ حقدار دہ چرا می گرید

ترجمہ اشعار بزبانِ اردو

تیرے ماتم میں ابر فنا روتا ہے | اور سیہ بختی پہ شامِ بلا روتی ہے
دن تو دن ہے مگر رات بھی اندھیاری ہے | دل جدا نالہ کناں، آنکھ جدا روتی ہے
ہائے افسوس نہ دیکھا رخ انور ہم نے | جس کی فرقت پہ اک خلقِ خدا روتی ہے
مدت العمر اگر روؤں ہے لائق میرے | جس کو مارے ہے فلک وہ آنکھ ابدًا روتی ہے

حضرات غریب نوازان (علیہم الرضوان) کی تمام کتابیں
وادیٔ سون سکیسر کے حضرات مندرجہ ذیل پتہ سے
حاصل کر سکتے ہیں۔

حاجی میاں محمد صاحب زرگر۔ مقام و ڈاکخانہ سبھرال
براستہ نوشہرہ ۔ تحصیل و ضلع خوشاب

www.maktabah.org

حالات تاریخی و تعداد کُل عُمر شریف

غوثِ زمان محبوبِ رحمان، وسیلتنا الی اللہ السبحان

حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب جی دامانی

قدس اللہ روحہٗ وافاضنا اللہ فتوحہٗ

از سن ولادت تا۔ تاریخ و سنہ وفات تفصیل وار اس طرح پر ہیں کہ آنجناب کی ولادت باسعادت سنہ ۱۲۴۴ھ میں ہوئی اور سنہ ولادت سے لے کر تا سنِ بیعت جو سنہ ۱۲۶۶ھ میں آنجناب والا نے حضرت حاجی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ درمیانی مدت جو قریبًا بائیس سال ہوتے ہیں، حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے تحصیلِ علوم دینیہ، اطراف و اکناف کے عُلماء سے حاصل کرتے میں صرف کیے اور سنہ بیعت سے تا جلوسِ مسندِ ارشاد جو سنہ ۱۲۸۴ھ میں کہ جو سنِ وفات حضرت حاجی صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ کا درمیانی عرصہ آنجناب نے اپنے پیر و مرشد حضرت حاجی صاحبِ قبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسبِ سلوکِ سلاسلِ ثمانیہ (آٹھوں سلسلوں) اور اپنے پیر و مرشد کی خدمتِ شاقہ اور دوڑ دھوپ میں

www.maktabah.org

کمربستہ ہو کر صرف کیئے۔ جو اٹھارہ سال چار ماہ اور تیرہ دن ہوتے ہیں اور مسندِ رُشد و ارشاد پر بیٹھنے اور اطراف واکناف کے خلق اللہ کو اپنے فیوضاتِ بلانہایات سے مشرف فرمانے کی تاریخ سے لے کر انتقالِ پُر ملال اور وصالِ ذوالجلال فرمانے کی تاریخ تک کل درمیانی عرصہ انتیس سال دو ماہ ہوتے ہیں۔ پس ان سب تاریخات کو جمع کرنے سے کل عمر شریف (از سنہ ولادت با سعادت تا سنِ وفات حسرت آیات ستّر سال، دو ماہ، تیرہ دن ہوتے ہیں۔

اور مزید تحقیق کے لیے حالات تاریخی اور تعداد کل عمر شریف معلوم کرنے کے لیے نقشہ تفصیل وار بزبانِ فارسی معہ اردو ترجمہ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

خوشخبری

برادرانِ طریقت کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ مواہب رحمانیہ کی جلد سوم مقاماتِ سراجیہ مشتمل بر حالات سراج الاولیاء حضرت مولانا خواجہ حاجی محمد سراج الدین قدس سرہٗ ان شاء اللہ عنقریب طبع ہو جائے گی۔

www.maktabah.org

نقشہ حالات تاریخی وتعداد کل عمر شریف جناب حضرت قبلۂ ماقلبی وروحی فداہ از سنِ ولادت تا تاریخ وسنِ وفات تفصیل وار بزبانِ فارسی

۱	۲	۳	۴	۵
خانہ تاریخ	خانہ سنہ	خانہ کیفیت	خانہ تعداد گذشتہ مدت درمیانی	خانہ کیفیت تعداد گذشتہ مدت درمیانی
-	۱۲۴۴ھ سنہ یکہزار دو صد و چہل و چہار ہجری نبوی	ولادت شریف حضرت ایشاں واقع شدہ و تاریخ بہ ثبوت نہ پیوستہ	-	-
شب شنبہ بعد از صلوٰۃ مغرب نہم ماہ جمادی الثانی	۱۲۶۶ھ سنہ یکہزار و دو صد شصت و شش ہجری نبوی	بیعت حضرت ایشاں بردست مبارک جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری تحقیق گشتہ	۲۲ سال	از سن ولادت تا تاریخ وسن بیعت عرصہ درمیانی کہ بست و دو سال می شود اکثر اوقات در تحصیل علوم دینیہ صرف فرمودند۔
شب دوشنبہ بست و دویم ماہ شوال المکرم	۱۲۸۴ھ سنہ یکہزار و دو صد و ہشتاد و چہار ہجری	وقت جلوس بر مسند ارشاد حضرت ایشاں و وصال جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری برد اللہ مضجعہ الشریف نور اللہ مرقدہ المنیف واحد است	۱۸ سال ۴ ماہ ۱۳ یوم	از تاریخ وسنِ بیعت تا تاریخ وسنِ وقت جلوس بر مسند ارشاد عرصہ درمیانی کہ ہیجدہ سال چہار ماہ سیزدہ یوم میشود در حصول کسب سلوک باطن و خدمت پیر و مرشد خویش گذرانیدند۔
وقت اشراق یوم سہ شنبہ بست و دویم ماہ شعبان المعظم	۱۳۱۴ھ سنہ یکہزار سہ صد و چہار دہ ہجری نبوی	وفات حضرت ایشاں کہ مشہورِ جہان است، واقع گردید	۲۹ سال ۱۰ ماہ	از تاریخ وسن جلوس بر مسند ارشاد تا تاریخ وسنِ وفات عرصہ درمیانی کہ بست و نہ سال و دہ ماہ میشود بر مسند ارشاد نشستہ اجرائی طریقۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ بسر فرمودند

(میزان کل عمر شریف حضرت قبلہ ماقلبی وروحی فداہ از سنِ ولادت تا تاریخ وسنِ وفات ۷۰ سال ۲ ماہ ۱۳ یوم)

www.maktabah.org

نقشہ حالات تاریخی و تعداد کل عمر شریف جناب حضرت قبلہ و قلبی و روحی فداہ از سن ولادت تا تاریخ و سن وفات تفصیل وار بزبان اردو

۱	۲	۳	۴	۵
خانہ تاریخ	خانہ سنہ	خانہ کیفیت	خانہ تعداد گذشتہ مدت درمیانی	خانہ کیفیت گزشتہ مدت درمیانی
-	سنہ ۱۲۴۴ھ ایکہزار دو سو چوالیس ہجری نبوی	حضرت کی ولادت شریف کی مستند تاریخ معلوم نہیں ہو سکی	-	-
بروز ہفتہ بعد از نماز مغرب ۹ رجمادی الثانی	سنہ ۱۲۶۶ھ ایک ہزار دو سو چھیاسٹھ ہجری نبوی	آپ کی بیعت جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رح کے دست مبارک پر تحقیق شدہ ہے۔	۲۲ سال	سن ولادت سے تاریخ اور سال بیعت تک ۲۲ سال ہوتے ہیں۔ اس عرصہ میں آپ اکثر اوقات علوم دینیہ حاصل کرتے رہے۔
سوموار ۲۲ شوال المکرم	سنہ ۱۲۸۴ھ ایک ہزار دو سو چوراسی ہجری نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام	آپ جس سن مسند ارشاد پر تشریف فرما ہوئے اسی دن حضرت جناب حاجی الحرمین الشریفین خواجہ دوست محمد قندھاری (اللہ آپ کی قبر کو نور سے پر کرے) کا وصال ہوا	۱۸ سال ۴ ماہ تیرہ دن	بیعت کے سال سے لے کر مسند ارشاد پر جلوہ فرما ہونے کا درمیانی عرصہ ۱۸ سال ۴ ماہ اور تیرہ دن ہوتا ہے۔ یہ وقت کسب سلوک باطن کے حصول اور پیر و مرشد کی خدمت میں گزارا تھا۔
بوقت صبح بروز منگل بتاریخ ۲۲ شعبان المعظم	سنہ ۱۳۱۴ھ ایک ہزار تین سو چودہ ہجری نبوی	آپ کا سال وصال مشہور جہان ہے۔	۲۹ سال ۱۰ ماہ	مسند ارشاد پر جلوہ فرمائی سے لے کر سال وصال کا درمیانی عرصہ ۲۹ سال ۱۰ ماہ ہوتا ہے آپ نے مسند ارشاد پر بیٹھ کر طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے اجراء اور فروغ میں حصہ لیا۔

(آپ کی کل عمر شریف ۷۰ سال ۲ ماہ ۱۳ دن تھی۔)

ضمیمہ فصل پنجم

معمولات حضرت خواجہ غریب نواز (روحی وقلبی فداہ)

حضرت قبلہ دامانی رحؒ کے نام اطراف سے خطوط اور مکاتیب آتے تھے۔ ان میں بہت سے ایسے ہوتے تھے جو حضور سے معمولات، تعویذات اور دم وغیرہ طلب کرتے تھے۔ اور حضور کے امر سے معمولات تحریر کرکے ان کو بھیج دیئے جاتے تھے۔ وہ سریع التاثیر ہوتے۔ فلہٰذا ان معمولات میں سے بعضے درج ذیل کیے جاتے ہیں مطابق حدیث شریف "خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ" یہ چند معمولات سمندرِ بے کنار سے خلق اللہ کے فائدہ کے لیے درج کیے گئے ہیں۔

معمول نمبر ۱

یہ معمول دفع زہرِ مار (سانپ) دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے، نظربد، سحر وجادو جن، دیو، پری، بھوت اور جملہ آفات بلیاتِ آسمانی اور زمینی انسانوں اور حیوانوں کے لیے بے حد مفید ہے جو کہ بترتیبِ ذیل درج ہے:۔

طریقہ اور ترتیب معمول شریف:۔ درود شریف ۳ بار، سورہ الحمد شریف ۷ بار،

www.maktabah.org

سورۃ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ ایک بار، سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ شریف ۷ بار، سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۳ بار۔ سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۳ بار، درود شریف ۳ بار،

اور الٰہی بحرمت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ ۷ بار

اور الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حاجی مولانا دوست محمد صاحب قبلہ غریب نواز قندھاری قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس ۷ بار۔

یہ مندرجہ بالا معمول مندرجہ ترتیب سے پڑھ کر نمک پر دم کریں اور مریض کو کھلائیں سانپ کے کاٹے ہوئے زخم پر اور دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے زخم پر تھوڑا سا نمک دم کیا ہوا بھی لگائیں، لیکن سانپ کاٹے ہوئے کے لیے الحمد شریف پڑھ کر آیت مبارک آیۃ الکرسی ایک بار پڑھ کر دم کریں اور باقی دم مندرجہ طریقہ پر پڑھیں اور دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے کو نمک دم شدہ چالیس دن بلا ناغہ کھلاتے رہیں۔

معمول نمبر ۲

برائے جملہ امراض و اسقام و آلام و دفع جن و آسیب و نظر بد کے لیے بیحد مفید ہے۔

سورۃ فاتحۃ الکتاب ۔ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۔ وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ کُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمت حضرت حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس اَللّٰھُمَّ اشْفِ لِصَاحِبِ ھٰذَا الْمَرَضِ بِحَوْلِكَ وَقُدْرَتِكَ وَجَبَرُوْتِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا شَافِيْ يَا شَافِيْ يَا شَافِيْ - یہ دم تمام آیات کریمہ ایک ایک بار پڑھ کر دم کریں اور مریض کو پلائیں۔

معمول نمبر ۳

برائے سخت امراض بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ - اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ - بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ - لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا شَافِيْ يَا شَافِيْ يَا شَافِيْ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ط

یہ معمول مبارک لکھ کر گلے یا بازو میں باندھیں۔ اور اگر تمام وجود یا اعضاء پر کسی جگہ درد ہو تو کاغذ پر یہ تعویذ مبارک لکھ کر پانی میں گھول کر پانی پلائیں اور قدرے پانی لے کر روغن تلخ (کڑوے تیل) میں ملا کر درد کی جگہ پر لگائیں۔ بفضلِ خدا خیر ہوگی۔

معمول نمبر ۴

تعویذ برائے جملہ امراضِ اطفال - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ - اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ

www.maktabah.org

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ، وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

یہ تعویذ لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں۔ بفضل خدا جملہ امراض اور آفات و نظر بد و از آسیب جن وغیرہ۔ بچا رہے گا۔ ۱۲۔

معمول نمبر ۵

برائے حفاظت زراعت ۔ یہ تعویذ مبارک زراعت کو نقصان پہنچانے والی ہر چیز کے لیے مجرب ہے۔ یہ تعویذ مبارک کاغذ پر لکھ کر مٹی کی کوری ڈولی (جس میں پانی نہ ڈالا گیا ہو) میں بند کریں۔ اوپر ڈھکنا بھی مٹی والا ہووے، اس جگہ پر جہاں بیماری کا حملہ ہو زمین میں دفن کریں۔

تعویذ مبارک :۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یَا رَزَّاقَ الْعِبَادِ یَا خَلَّاقَ الْخَلَائِقِ یَا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَیَا مُنْبِتَ الزَّرْعِ فِی الْاَرْضِ وَالنَّبَاتِ وَیَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ اِدْفَعْ عَنْ ھٰذَا الزَّرْعِ شَرَّ الْھَوَامِ وَالْوُحُوْشِ وَشَرَّ الْفَارَۃِ وَالْخَنَازِیْرِ الْمُفْسِدَۃِ وَارْزُقْنَا رِزْقًا حَسَنًا، وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

معمول نمبر ۶

برائے برکت اور غرق، حرق، چوری وغیرہ اور امراض سے امان میں رہنا ۔ اسماء اصحاب کہف لکھ کر ان کو مکان کشتی یا دولت میں یا خود اپنے پاس رکھے تو اللہ تعالیٰ کی امان میں رہے گا۔

اسمائے مبارک ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ الٰہی بحرمت یملیخا،

www.maktabah.org

مکسلمینا، میلسنا، مرنوش، دبرنوش، شادنوش، فرطونس، و اسم کلبہم قطمیر ۱۲۔

معمول نمبر ۷

تعویذ برائے دفعیہ درد باد و درد ہر قسم۔ اس آیت مبارکہ کو متواتر تین دن کاغذ پر لکھ کر پانی میں دھو کر پئیں۔ اور درد والی جگہ پر بھی ملیں، انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

کلامِ مبارک:۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ط وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ه يَا شَافِيْ يَا شَافِيْ يَا شَافِيْ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْبَاعِثُ وَاَنَا الْمَبْعُوْثُ وَمَنْ يَّدَّعُ الْمَبْعُوْثَ اِلَّا الْبَاعِثُ يَا رَبِّ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ه

یہ سارا تعویذ لکھ کر اگر درد گردن سے نیچے کمر تک کے درمیان ہو تو یہ آیت مبارک گلے میں باندھیں۔ اگر درد کمر سے نیچے پاؤں تک کے درمیان ہو تو اس آیت مبارک کو کمر میں باندھیں۔ اللہ کے حکم سے شفا پاوے۔ دو تعویذ لکھیں، ایک باندھنے کا اور دوسرا پینے کا۔ اور درد والی جگہ پر ایک قطرہ یا دو قطرے کڑوے تیل میں ڈال کر مالش کریں۔

معمول نمبر ۸

برائے استقرار حمل و اولاد نرینہ۔ جب عورت حیض سے فارغ ہو تو اسم "یَا مُبْدِئُ" کے نو تعویذ لکھ کر ان میں سے ہر ماہ تین تعویذ ایک ایک روزانہ تین روز تک پیئے۔ اور مرد کے ساتھ بھی سوئے۔ اسی طرح سے تین ماہ عمل کرے اور یہ آیت شریفہ عورت اپنی کمر یا گلے میں اس طرح سے باندھے، کہ تعویذ

۵؎ حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رضؒ سے مروی ہے کہ کتابوں میں اصحابِ کہف کے نام کئی طریقوں سے لکھے ہوئے ہیں مگر مجھے اپنے پیر و مرشد سے اس طریقہ سے یہ اسماء پہنچے ہیں۔

www.maktabah.org

ناف سے دو انگلی نیچے ٹھہرے لیکن ایام حیض میں صرف تعویذ اتار لیا جاوے اور پھر متواتر بندھا رہے یعنی لٹکتا رہے، انشاء اللہ تعالیٰ عورت حاملہ ہوگی اور اولاد بھی نرینہ پیدا ہوگی۔

آیت شریفہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝ يٰزَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

معمول نمبر ۹

جب حمل خشک ہو جاوے تو چینی کے سفید برتن پر لکھ کر متواتر چالیس روز تک بلا ناغہ پلائیں۔ بفضلہ تعالیٰ حمل ظاہر ہو کر بچہ پیدا ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

معمول نمبر ۱۰

ہر قسم کے بخار کے لیے اور تپ یرقان کے لیے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

www.maktabah.org

اَجْمَعِیْنَ

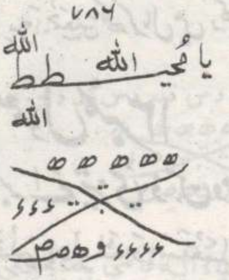

یہ کلام شریف کاغذ پر لکھ کر گلے میں ڈالیں اور اس نقش کو تین ٹکڑے کاغذ پر علیحدہ علیحدہ لکھ کر پینے کے واسطے دیں۔ ایک ایک نقش تین تین دن لیتا رہے گا۔ انشاء اللہ ہر قسم کا بخار اور تپ یرقان دفع ہو جائے گا۔

معمول نمبر ۱۱

برائے دفعیہ بواسیر ہر قسم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یَا رَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّمَکْرُوْبٍ وَّغِیَاثَہٗ وَمَعَاذَہٗ یَا رَحِیْمُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

یہ تعویذ لکھ کر کمر سے باندھیں، انشاء اللہ شفاء ہو گی۔

اور ساتھ ہی بواسیر کے لیے یہ دم کرے کہ الحمد شریف ساتھ بسم اللہ شریف کے سات بار یا صرف بسم اللہ شریف سات بار پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے ہاتھوں کو ناف سے گھٹنوں تک آگے پیچھے پھیریں۔

معمول نمبر ۱۲

برائے تجارت و زود فروشی مال۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ پچاس واؤ اس طرح پر لکھیں و و و تا آخر۔ اور ساتھ ہی یہ آیت شریف وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اور آیت شریف

www.maktabah.org

فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذلک ہو الفوز العظیم۔ وصلی
اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ
واصحابہ اجمعین لکھ کر بال میں رکھیں۔

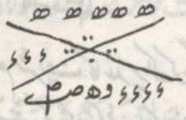

معمول نمبر ۱۳

برائے تیزی ذہن ومطالعہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللّٰھم نور قلبی بعلمک واستعمل بدنی بطاعتک وبارک وسلم علیہ پڑھائی شروع کرنے سے پہلے تین بار یا سات بار پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرلیں۔

معمول نمبر ۱۴

بچوں کے رونے اور ہر قسم کی حفاظت کے واسطے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ط ط ط ط ط ط ط ھ ھ ھ ھ ھ ھ ھ ھ ھ قدوس قدوس قدوس قدوس
قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس وصلی اللہ
تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ
اجمعین

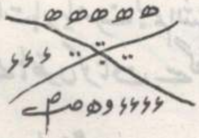

معمول نمبر ۱۵

ایضاً۔ نیز بچوں کے رونے کے واسطے یہ آیات شریفہ از ولبثوا فی کھفھم تا ھمسا پڑھ کر دم کریں۔ اور سارا تعویذ لکھ کر گلے سے باندھیں۔ بسم اللہ

www.maktabah.org

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۝
يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ
فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ۝

٧٨٦ ططططططط ه ه ه ه ه ه ه قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس
قدوس قدوس قدوس ۝

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

معمول نمبر ۱۶

برائے دفع نارو۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ طيما طيما طيما
طيما طيما طيما طيما طيما اللّٰه اکبر اللّٰه اکبر انت يا نارو لا
تکبر باذن اللّٰه بحق محمد

رسول اللّٰه ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ نارو پر باندھیں۔

معمول نمبر ۱۷

برائے نظر بد مال مویشیاں چھارپایاں وغیرہ۔ جو گائے بھینس دودھ نہ دیتی ہو اور بچے کو نزدیک نہ چھوڑتی ہو۔ دو تعویذ لکھ کر ۱ عدد گلے میں ڈالیں اور ۲ عدد دودھ دوہنے سے قبل کھلائیں۔

تعویذات اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

www.maktabah.org

٢٨٦

٦	١	٨
٧	٥	٣
٢	٩	۴

١ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ط وَاِنۡ يَّكَادُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَيُزۡلِقُوۡنَكَ بِاَبۡصَارِهِمۡ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكۡرَ وَيَقُوۡلُوۡنَ اِنَّهٗ لَمَجۡنُوۡنٌ ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ۝

٦	١	٨
٧	٥	٣
٢	٩	۴

٢ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۔ وَمَا اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ نَّفَقَةٍ اَوۡ نَذَرۡتُمۡ مِّنۡ نَّذۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ۝

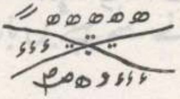

معمول نمبر ١٨

برائے منہ کھر مویشیاں، گلے سے باندھیں تعویذ یہ ہے:۔

م طر	١۴	لو	٨٧
٣	عیسیٰ١	بو	٧
د١	طرد٧	له	اولا
ھ	طم	دم	الالا

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيۡرِ خَلۡقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ

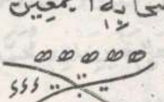

معمول نمبر ١٩

برائے دفعیہ اذیت وجملہ امراض از مویشیاں وچہار پایاں

مجرب بفضلہ تعالیٰ، جہاں سے چار پایوں کی آمد و رفت ہو، اس دروازے پر لٹکائیں۔

www.maktabah.org

تاکہ تعویذ کے نیچے سے مال مویشی گزریں۔ کلام شریف یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّہَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ اَللّٰھُمَّ یا دافع البلاء والوباء ادفع البلاء والوباء عنا وعن مواشینا انت الواحد الصمد الذی لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

بحق شیخ معروف کرخی ۔ نگہدارا ز آفتہائے چرخی

کہ دربانِ علی موسیٰ رضا بود ۔ علی موسیٰ رضا از وی رضا بود

معمول نمبر ۲۰

بکریوں کی جملہ بیماریوں اور نظر بد و آسیب جن و دیو پری اور جملہ مصائب کے دفعیہ کے لیے مجرب ہے۔ بفضلہ تعالیٰ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بکریوں کے اسمائے گرامی

بطور تعویذ بکریوں کے ریوڑ میں سے تین بکریوں کے مختلف رنگ والی بکریوں کے گلے سے باندھیں:۔

اسماءِ گرامی کا تعویذ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط زمزحہ راشتہ ساکتہ برکتہ عافیہ ورنس علوس سوسن ہ یاالٰہی بحرمت ھذہ الاسماء المبارکۃ الشاتۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ادفع من ھذہ الشیاہ کل البلاء والوباء والامراض والجنیات والپری بحرمت سید الابرار و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ط

—:—

www.maktabah.org

معمول نمبر ۲۱

برائے تسخیر خلائق و الفت و محبت زوجین۔ خمیس (جمعرات) کی رات وضو کر کے بعد نماز رو بقبلہ ہو کر سرخ کاغذ پر لکھیں اور اثنائے کتابت کسی سے کلام نہ کریں پیشانی پر باندھیں، دستار کے اندر خفیہ۔ نقش یہ ہے:-

	فرد	جبار	شکور	ثابت	ظہیر	خبیر	زکی	
فرد	ف	ج	ش	ث	ظ	خ	ز	زکی
زکی	ز	ف	ج	ش	ث	ظ	خ	خبیر
خبیر	خ	ز	ف	ج	ش	ث	ظ	ظہیر
ظہیر	ظ	خ	ز	ف	ج	ش	ث	ثابت
ثابت	ث	ظ	خ	ز	ف	ج	ش	شکور
شکور	ش	ث	ظ	خ	ز	ف	ج	جبار
جبار	ج	ش	ث	ظ	خ	ز	ف	فرد
	جبار	شکور	ثابت	ظہیر	خبیر	زکی	فرد	

معمول نمبر ۲۲

برائے درد زہ یعنی وہ درد جو عورتوں کو وقت ولادت ہوتا ہے

ایک جام سفید یا چینی کی صاف رکابی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر عورت کو لحظہ بہ لحظہ پلاتے رہیں، انشاء اللہ بچہ آسانی سے پیدا ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ه سُبْحَانَ

www.maktabah.org

اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَھَا لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّۃً اَوْ ضُحٰھَا ۝ کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ ۝

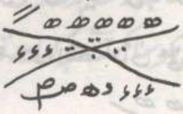

معمول نمبر ۲۳

برائے دفع زحمت مال مویشی۔ سب سے آگے چلنے والے جانور کے گلے میں ڈالیں اور سارے مال کو پلائیں۔ دو تعویذات لکھیں۔ ایک گلے میں ڈالنے کا اور دوسرا مال کو پلانے کا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا وَاللّٰہُ یَحْکُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُکْمِہٖ وَھُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ۝ وَکَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

اس تعویذ کے ساتھ اصحاب کہف کے نام بھی لکھیں تو زیادہ مؤثر ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

معمول نمبر ۲۴

اصحاب کہف کے نام بطور کتاب قول جمیل مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ رح صاحب دہلوی اور بطور کتاب مقامات احمدیہ سعیدیہ مصنفہ حضرت شاہ محمد مظہر صاحب ولد حضرت شاہ احمد سعید صاحب رضی اللہ عنہم۔ نام یہ ہیں:۔

www.maktabah.org

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ الٰہی بحرمت یملیخا ، مکسلمینا ، کشفوطط کشافطیونس اذرفطیونس ، تبیونس ، یوانس بوس وکلبہم قطمیر ۔ وَعَلَی اللّٰہِ قَصۡدُ السَّبِیۡلِ وَمِنۡہَا جَآئِرٌ ۔ وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

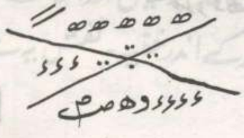

برائے برکت وفتحمندی۔ جس شخص کے بازو سے یہ نام اصحابِ کہف کے بندھے ہوئے ہوں وہ شخص ہر بلا اور آفت سے ، نظر بد ، جن ، بھوت ، پری اور انسانوں کے شر سے بفضل خدا محفوظ رہے گا اور جس گھر میں لکھ کر رکھے ہوں وہ گھر بھی ان جملہ بلاؤں سے محفوظ رہے گا ۔ خاصکر حَرَق ، غَرَق ، سَرَق[1] اور جملہ آفتوں سے انشاء اللہ امن میں رہے گا ۔ ۱۲

معمول نمبر ۲۵

معمول برائے دفع طحال ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ اِنَّ اللّٰہَ یُمۡسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ اَنۡ تَزُوۡلَا ۔ وَلَئِنۡ زَالَتَاۤ اِنۡ اَمۡسَکَہُمَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِہٖ ۔ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیۡمًا غَفُوۡرًا ۔ یا طحال ارجع الیٰ مکانک بحق ابی بکرن الصدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ **نوشتہ برموضع طحال بندد ۔**

ایضاً :۔ بروز یکشنبہ ایک ٹکیہ مٹی کی طحال برابر بنائے اور طحال کی جگہ پر

---

[1] حرق سے مراد اگر کہیں یا کسی شہر یا محلہ میں آگ لگ جائے تو اس کا گھر بفضلِ خدا محفوظ رہے گا ۔
غرق سے مراد پانی کا سیلاب اُمڈ آنا ۔
اور سرق سے مراد چور کی چوری سے محفوظ رہے گا ۔

www.maktabah.org

رکھے اور دائیں ہاتھ میں چاقو پکڑ کر ایک بار سورہ الم نشرح معہ تسمیہ پڑھے اور چاقو سے اس ٹکی مٹی والی کو کاٹے اور اسی طرح سات دفعہ پڑھ کر مٹی والی ٹکیہ کو کاٹے اور اول و آخر درود شریف پڑھے۔ اس عمل کو سہ یکشنبہ[1] کرے تو بہتر ہے وگرنہ تین روز متواتر کرے۔

معمول نمبر ۲۶

برائے بُریدن[2] یرقان۔ بروز اتوار چند گھاس کے لمبے پتے لاکر ایک طرف مریض کے ہاتھ میں پکڑائے اور دوسری طرف اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑے اور دائیں ہاتھ میں چاقو لے کر ایک بار سورۃ القریش با تسمیہ پڑھ کر اس گھاس کو کاٹے اور اسی طرح سات بار عمل کرے یہ عمل بھی تین اتوار کرے بہتر ہے، وگرنہ تین روز متواتر کرے درود شریف اول آخر پڑھے۔

معمول نمبر ۲۷

ختم حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ برائے حصول مقاصد و حل مہمات دینی و دنیوی مجرب ہے۔ اول و آخر درود شریف ایک سو بار پڑھے اور درمیان میں "حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ"، بغیر زیادتی کے پانچ سو بار پڑھے اور ہمیشہ مقصد براری تک پڑھے۔ اس کلام شریف کا ثواب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخش کر ان کے توسّل سے بارگاہ رب العزت میں دعا مانگے انشاء اللہ مطلب حاصل ہوگا۔

---

[1] یکشنبہ کے معنی اتوار [2] بُریدن یرقان سے، یرقان کی مرض مراد ہے

www.maktabah.org

معمول نمبر ۲۸

برائے خیر و برکت در امور دارین و کشائشِ معاش و ترقیِ رزق

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلٰوتِکَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ ط روزانہ بلاناغہ ایک ہزار بار دن رات میں پورا کرے۔

معمول نمبر ۲۹

برائے حُبّ زوجین

۷۸۶

يحبونهم كحب الله یا غفار ۱	والذين امنوا اشد حبا لله یا کریم ۱۴	والقيت عليك محبة مني يا كريم ۱۱	انه لحب الخير لشديد یا ودود ۸
انه لحب الخير لشديد یا ودود ۱۲	والقيت عليك محبة مني يا كريم ۷	والذين امنوا اشد حبا لله یا رحیم ۲	يحبونهم كحب الله یا لطیف ۱۳
والذين امنوا اشد حبا لله یا لطیف ۶	يحبونهم كحب الله يا رحمن ۹	انه لحب الخير لشديد یا رحیم ۱۶	والقيت عليك محبة مني يا رحمن ۳
والقيت عليك محبة مني يا رحمن ۱۵	انه لحب الخير لشديد یا رحیم ۴	يحبونهم كحب الله یا کریم ۵	والذين امنوا اشد حبا لله یا رحیم ۱۰

یہ تعویذ لکھ کر عطر و خوشبوئی لگا کر بازو پر باندھیں۔

معمول نمبر ۳۰

تعویذ لِکُلِّ شَیءٍ۔ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو۔

www.maktabah.org

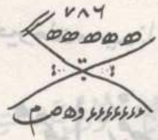

عن٦ ن٨ ف ن٧ ى

حم حم حم حم حم حم حم الامر وجاء الله النصر فعلینا لا ینصرون

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ الله الله حاجی مولانا دوست محمد صاحب قندھاری قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

معمول نمبر ۳۱

تعویذ درد چشم ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

۷۸۶

یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح

یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح

معمول نمبر ۳۲

تعویذ برائے درد سر

۷۸۶

یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح

یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر

www.maktabah.org

خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ؁

معمول نمبر ۳۳

تعویذ بقائے حمل

۷۸۶

یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض

جبرائیلؑ ۷۸۶ میکائیلؑ

ابوبکرؓ	تعالیٰ	تعالیٰ	عمرؓ
تعالیٰ	تعالیٰ	تعالیٰ	تعالیٰ
تعالیٰ	تعالیٰ	تعالیٰ	تعالیٰ
عثمانؓ	تعالیٰ	تعالیٰ	علی حیدرؓ

عزرائیلؑ اسرافیلؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا یحییٰ خُذِ الکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ وَّاٰتَیۡنٰہُ الۡحُکۡمَ صَبِیًّا ؁

۷۸۶

۶۹	۶۲	۶۷
۶۴	۶۶	۶۸
۶۵	۷۰	۶۳

جبرائیل علیہ السلام	میکائیل علیہ السلام
اسرافیل علیہ السلام	عزرائیل علیہ السلام

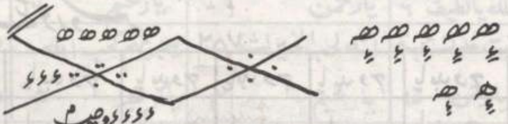

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ؁

نوٹ :۔ اگر دورانِ حمل عورت کو پیٹ میں درد واقع ہو ناف کے نیچے، تو (یا قابض) والا نقش بلا آیت تین لکھ کر ایک ایک نقش تین تین دن پلائیں۔

www.maktabah.org

معمول نمبر ۳۴

تعویذ برائے دیمک۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ۚ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۔ یا کیکج یا کیکج یا کیکج یا کیکج یا کیکج یا کیکج ۔ **الٰہی بحرمت** یمیخا مکسلمینا کشفوطط آذر فطیونس یفرا تس یونس کلبہم قطمیر۔ وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْھَا جَآئِرٌ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حاجی مولانا دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری

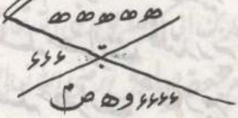

قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس۔ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

معمول نمبر ۳۵۔ برائے ناف

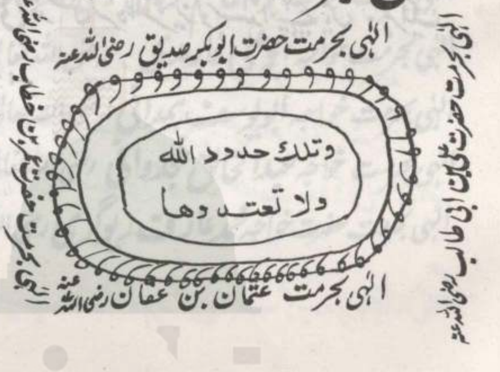

نوٹ:۔ دائرہ میں پیچ س و پ

ہشت سلاسل

یہ ہشت سلاسل (آٹھ سلسلے) یعنی حضرات

۱۔ سلسلہ نقشبندیہ مجدّدیہ، معصومیہ، مظہریہ

۲۔ سلسلہ حضرات قادریہ

۳۔ سلسلہ حضرات چشتیہ

۴۔ سلسلہ حضرات سہروردیہ

۵۔ سلسلہ حضرات کبرویہ

۶۔ سلسلہ حضرات مداریہ

۷۔ سلسلہ حضرات قلندریہ

۸۔ سلسلہ حضرات شطاریہ

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو اپنے حضرت پیر و مرشد (حضرت حاجی دوست محمد قندھاری قدس سرہ العزیز) سے آنجناب حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی قدس سرہ العزیز کو سنداً پہنچے ہیں۔ ہر ایک نقل کیا جاتا ہے:۔

www.maktabah.org

سلسلہ حضراتِ نقشبندیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحُرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم۔

الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امیر المومنین حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت صاحبِ سرِّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت ابوالقاسم گرگانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ ابوعلی فارمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود انجلیر فغنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد باباسماسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سید السادات حضرت سید امیر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجۂ خواجگان پیر پیران حضرت سید محمد بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاء الدین عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا یعقوب چرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت ناصر الدین حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا درویش محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا خواجگی امکنکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ محمد باقی باللہ بیرنگ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد و منور الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت عروۃ الوثقیٰ حضرت ایشاں خواجہ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سلطان الاولیاء حضرت شیخ سیف الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت مولانا حافظ محمد محسن دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سید السادات حضرت سید نور محمد صاحب بداؤنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت شمس الدین حبیب اللہ مظہر رحمٰن حضرت شہید مرزا جانجاناں رضی اللہ عنہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمت مجدد مائۃ الثالث والعشر نائب خیر البشر خلیفہ خدا مروّجِ شریعت مصطفٰے حضرت مولانا وسیدنا شاہ **عبداللہ** المعروف بشاہ **غلام علی احمدی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سرہنگ اہل تفرید حضرت مولانا وسیدنا **شاہ ابوسعید** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت غوثِ زماں قطبِ دوراں حافظ القرآن المجید حضرت مولانا وسیدنا **شاہ احمد سعید** صاحب قدسنا اللہ بسرہ الاقدس۔

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی **دوست محمد قندھاری** رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء، رأس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین، برہان المعرفۃ شمس الحقیقہ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین منظہر **فیض الرحمٰن**، پیر دستگیر حضرت مولانا **محمد عثمان** صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.maktabah.org

سلسلہ حضرات قادریہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٰہی بحُرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت سبطِ رسول اللہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سبطِ رسول اللہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمتِ امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمتِ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سید جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز یمنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ ابوالحسن علی الہنکاری رحمۃ اللہ علیہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمتِ حضرت شیخ ابو سعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت پیرِ پیران پیرِ دستگیر میراں محی الدین محبوبِ سبحانی قطب ربانی حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سیّد عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سیّد شرف الدین قتال رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید عقیل رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شمس الدین صحرائی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید گدائی رحمٰن اوّل رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید شمس الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید گدائی رحمٰن ثانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ فیصل صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ کمال کَیتھلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ سکندر رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت امام ربانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خازن الرحمۃ شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد سنّامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حبیب اللہ مرزا جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمت عبداللہ شاہ المعروف بشاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ حضرت ابوسعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء رأس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.maktabah.org

سِلسِلہ حضراتِ چشتیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٰہی بحرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
الٰہی بحرمت خیر التابعین شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت سلطان ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ حذیفہ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ امین الدین ابہر البصری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ ابو ابراہیم اسحاق علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ ابو اسحاق چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت امام الطریقۃ خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ مخدوم علی صابر رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت جلال الدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ احمد عبد الحق رُدولوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ خازن الرحمۃ شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حبیب اللہ مرزا جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ الشیوخ عبد اللہ شاہ المعروف بہ غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شاہ ابو سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء رأس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ عنہ

www.maktabah.org

سلسلہ حضرات سُہروردیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٰہی بحُرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت امیر المؤمنین خلیفہ رسول اللہ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ احمد دینوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید یار محمد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت وجیہہ الدین عبد القادر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ صدرالدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمت مخدوم جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید اجمل بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید بڈہن بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت درویش محمد بن قاسم اودھی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت محبوب ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت عبد اللہ شاہ معروف بشاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ ابو سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء رأس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ عنہ

www.maktabah.org

سلسلہ حضرات کبرویہ

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

الٰہی بحرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ابو علی رود باری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ابو علی کاتب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ابو بکر نساج رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمت عمار یاسر رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ روزبھان بقلی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ نجم الدین کبروی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ مجدد الدین البغدادی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ علی اللاھوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ احمد جوریانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ عبداللہ سفرائی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ علاؤالدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ محمود المردفانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت امیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ خواجہ اسحاق جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت امیر عبداللہ برزارش آبادی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ رشید الدین بیدواری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ شاہ بیدواری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حاجی محمد جونشانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ کمال الدین حسین خلدی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ یعقوب صرفی کشمیری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت عبداللہ شاہ معروف بغلام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حافظ القرآن المجید شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حافظ القرآن المجید حضرت شاہ احمد سعید صاحب قدسنا اللہ بسرہ الاقدس۔

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد جناب حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء راس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ عنہ

www.maktabah.org

سلسلہ حضرات مداریہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الٰہی بحرمتِ شفیع المذنبین وخاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت عبداللہ علمبردار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت شیخ یمین الدین شامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ طیفور شامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت امام الطریقہ حضرت بدیع الدین شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مخدوم جہانیاں جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید اجمل پراچی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید پدھن پراچی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ درویش محمد بن قاسم اودھی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مخدوم عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمت محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مرزا جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ ابو سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء راس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.maktabah.org

سلسلہ حضراتِ قلندریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الٰہی بحرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت عبدالعزیز مکی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید خضر رومی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت امام الطریقۃ نجم الدین قلندر بن حضرت نظام غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ قطب الدین سنیادل رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبدالسلام عرف شاہ علی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مخدوم عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمت شاہ ابوسعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ احمد سعید صاحب قدسنا اللہ بسرہ الاقدس

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی
الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء رأ
العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحق
فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مو
محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.maktabah.org

سِلسلہ حضرات شطاریہؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

الٰہی بحُرمتِ حضرت خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین ، حبیبِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت حضرت امیر المومنین خلیفۂ رسول اللہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت صاحبِ رسول اللہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام ہمام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابو یزید عشقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ المظفر ترک طوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ خدا قلی ماوراء النہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد عاشق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد عارف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت صاحب الطریقۃ شیخ عبداللہ شطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد قاضی رضی اللہ عنہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمت حضرت شیخ مدینۃ اللہ سرمست رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ظہور الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ لشکر محمد الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ عیسیٰ سندھی برہانپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ سید میر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد النخلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوطاہر کُردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ شاہ ولی اللہ الدہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حافظ القرآن المجید حضرت شاہ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حافظ القرآن المجید حضرت شاہ احمد سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت حاجی الحرمین الشریفین وسیلتنا الی اللہ الصمد حاجی دوست محمد قندھاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت امام المتقین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان مظہر فیض الرحمٰن حضرت خواجہ محمد عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.maktabah.org

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تفصیل ختمات شریفہ مروّجہ

خانقاہ شریف احمدیّہ سعیدیّہ دوستیّہ عثمانیّہ سراجیّہ ابراہیمیّہ

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

ختماتِ شریفہ وقت صبح بعداز نمازِ فجر

ختمِ خواجگان

(۱) اس کی تفصیل یہ ہے کہ اول سات دفعہ الحمد شریف، پھر یکصد بار درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ اور اس کے بعد اناسی بار سورۂ الم نشرح لک صدرک اور پھر ایک ہزار دفعہ سورۃ اخلاص پڑھے اور اس کے بعد پھر سات مرتبہ الحمد شریف اور بعدہٗ یکصد بار درود شریف پڑھ کر یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ یَا رَفِیْعَ الدَّرَجَاتِ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ہ

مذکورہ ہر ایک جملہ کو ایک ایک صد بار پڑھ کر اس ختم شریف کا ثواب بطفیل حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام ارواحِ مطہرہ حضرات غریب نوازان سلسلہ نقشبندیہ قادریہ سہروردیہ چشتیہ رحمہم اللہ وغیرہم پر بھیجے۔

---

(۲) اول یکصد بار درود شریف اور پانچصد بار اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ پڑھیں بعدہٗ آخر میں یکصد بار پھر درود شریف پڑھ کر اس کلام کا ثواب اَلْفَانِیْ فِی اللّٰہِ وَالْبَاقِیْ بِاللّٰہِ وَسِیْلَتُنَا اِلَی اللّٰہِ الْعَلِیْمِ حضرت مولانا خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب

www.maktabah.org

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رُوحِ مقدسہ کو پہنچا دے۔

---

(۳) یکصد بار درود شریف اور پانچ صد بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھیں اور بعدہٗ پھر دوبارہ یکصد بار درود شریف پڑھ کر اس کلام کا ثواب قطب الواصلین غوث السالکین، محبوب اللہ المبین حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد سراج الملۃ والدین صاحب دامانی رضؓ کی روح مقدسہ کو پہنچا دے۔

ختمات شریفہ وقت ظہر بعد از نماز ظہر

(۱) اول درود شریف یکصد بار اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ پانچصد بار اور آخر میں درود شریف یکصد بار پڑھ کر ثواب ان سب کا بروحِ منور قطبِ زمان غوث اوان قیومِ دوران حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب قبلہ دامانی رضی اللہ عنہ کو بخشے۔

---

(۲) اول درود شریف یکصد بار اور رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ ط پانچصد بار اور آخر میں درود شریف یکصد بار، ثواب اس کا بروحِ مبارک حاجی الحرمین الشریفین مقبولِ ربّ المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد الباری حضرت خواجہ حاجی الحرمین مولانا دوست محمد صاحب قندھاری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو بخشے۔

---

(۳) اول درود شریف یکصد بار اور یَا رَحِيْمَ كُلِّ صَرِيْخٍ وَّ مَكْرُوْبٍ وَّغِيَاثَهٗ وَ مَعَاذَهٗ يَا رَحِيْمُ ط پانچ صد بار اور اخیر میں درود شریف یکصد بار پڑھ کر ثواب ان کا بروحِ مطہر مقبول بارگاہ ربِّ مجید حضرت شاہ احمد سعید صاحب احمدی مدنی رحمہ اللہ کو بخشے۔

---

www.maktabah.org

(۴) اول درود شریف یکصد بار اور حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پانچصد بار اور آخر میں درود شریف یکصد بار پڑھ کر ثواب ان سب کا قطبِ ربّانی، غوثِ رحمانی، محبوبِ سبحانی، غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی روحِ مبارک کو بخشے۔

---

(۵) یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ٥ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ ٥ پانچ صد بار پڑھ کر اس کا ثواب حضرت مجدد مائۃ الثالث والعشر نائب خیر البشر خلیفۂ خدا، مروّجِ شریعتِ مصطفٰی حضرت شاہ عبداللہ المعروف بشاہ غلام علی شاہ صاحب دہلوی رضؓ کی روحِ مبارک کو بخشے۔

---

(۶) اول درود شریف ایک سو بار اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ٥۔ پانچ صد بار، آخر میں درود شریف ایک سو بار پڑھ کر ثواب ان سب کا بروحِ پُر فتوح قطبِ زمان غوثِ اوان، محبوبِ رحمان، حضرت مرزا جان جاناں مظہر شہید رحمۃ اللہ علیہ کو بخشے۔

ختمات شریفہ وقتِ عصر، بعد از نمازِ عصر

(۱) اول درود شریف یکصد بار اور لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ٥ پانچ صد بار اور آخر میں درود شریف یکصد بار پڑھ کر ثواب ان سب کا قیومِ زمان، غوثِ اوان، عروۃ الوثقٰی، خواجہ حاجی مولانا محمد معصوم صاحب سرہندی قدسنا اللہ بسرہ الاقدس کی روحِ اطہر کو بخشے۔

---

(۲) اول درود شریف یکصد بار اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ پانچ صد بار، اخیر میں درود شریف یکصد بار پڑھ کر ان سب کا ثواب امام ربّانی، مجدّد و منوّر الف ثانی، حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی رضؓ کی روحِ مقدس کو بخشے۔

---

www.maktabah.org

(۳) اول درود شریف یکصد بار اور یَا خَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ۔ پانچ صد بار اور درود شریف یکصد بار پڑھ کر ثواب اس کا روح مبارک حضرت خواجہ شاہ نقشبند، خواجہ بزرگ، مرہم ناسور ولہائے دردمند کو بخشے۔

---

(۴) اوّل آخر درود شریف یکصد بار اور مَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ۔ پانچ صد بار پڑھ کر ثواب اس کا روحِ مبارک حضرت امیر المؤمنین سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشے۔

---

(۵) صلوٰۃ تُنْجِیْنَا ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ وَالْاٰفَاتِ ، وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعِ الْحَاجَاتِ ، وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ ، وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ ، وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ ، مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ ، اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۳۱۳ بار پڑھ کر حضرت سرورِ کائنات مفخرِ موجودات جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی روحِ اطہر کو بخشے۔

---

www.maktabah.org

(۳) اول درود شریف گیارہ بار یا خفی اللطف ادرکنی بلطفک الخفی پانچ سو بار اور درود شریف گیارہ بار پڑھ کر ثواب اس کا روح مبارک حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح مبارک کو بخشے۔

---

(۴) اول آخر درود شریف گیارہ بار اور وَمَن یَتَوَکَّل عَلَی اللہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ۔ پانچ سو بار پڑھ کر ثواب اس کا روح مبارک حضرت امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشے۔

---

(۵) صَلٰوۃُ تُنْجِیْنَا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ ۳۱۳ بار پڑھ کر حضرت سرور کائنات فخر موجودات جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی روح اطہر کو بخشے۔

---

(۳) اول درود شریف گیارہ بار یا خَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ پانچ سو بار اور درود شریف گیارہ بار پڑھ کر ثواب اس کا روح مبارک حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کو بخشے۔

(۴) اول آخر درود شریف گیارہ بار اور وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ۔ پانچ سو بار پڑھ کر ثواب اس کا روح مبارک حضرت امیر المؤمنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشے۔

(۵) صلوٰۃ تُنجینا ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ ۔ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ ۔ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ ۔ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ ۔ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ۔ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ ۳۱۳ بار پڑھ کر حضرت سرور کائنات فخر موجودات جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی روح اطہر کو بخشے۔

www.maktabah.org

www.maktabah.org

www.maktabah.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

بفضل رحمانی و امداد یزدانی کتاب مستطاب موسومہ

مواہب رحمانیہ

فی فوائد و فیوضات حضرت قبلہ والا

کی جلد سوم

مقامات سراجیہ

مؤلفہ

عارف صمدانی غوث زمانی حضرت الحاج خواجہ محمد اسمعیل صاحب سراجی مجددی

سجادہ نشین دربار عالیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

ناشر و طابع

مکتبہ سراجیہ مجددیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان سرحد پاکستان

www.maktabah.org

www.maktabah.org

www.maktabah.org

www.maktabah.org

فقیر حبیب الرحمن کمبوہ طاہری بخشی غفاری نقشبندی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ

بہ فضل رحمانی و امداد یزدانی کتاب مستطاب موسومہ بہ

مواہب رحمانیہ

فی فوائد و فیوضات حضرات ثلاثہ دامانیہ

کی جلد سوم

مقامات سراجیہ

مؤلفہ

عارف صمدانی، غوث زمانی حضرت الحاج خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب سراجی مجددی

سجادہ نشین دربار عالیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

ناشر و طابع

مکتبہ سراجیہ مجددیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان صوبہ سرحد (پاکستان)

www.maktabah.org

جملہ حقوق بحقِ مصنّف محفوظ ہیں

نام کتاب ———— مواہب رحمانیہ فی فوائد وفیوضات حضرات ثلاثہ داما نیہ کی جلد سوم مقاماتِ سراجیہ۔

مؤلف ———— تصنیف منیف حضرت خواجہ الحاج مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح سراجی مجدّدی مدّظلّہ۔

سائز ———— $\frac{36 \times 23}{16}$

صفحات ———— ۲۸۰

طبع اوّل ———— ۱۴۱۰ھ بمطابق ۱۹۸۹ء۔

تعداد ———— ایک ہزار

کتابت ———— دار الکتابت حضرت کیلیانوالہ (ضلع گوجرانوالہ)

مطبع ———— ایم ایس پرنٹرز دربار مارکیٹ لاہور۔

ہدیہ ———— Price Rs.50/-

ملنے کے پتے

(۱) مکتبہ سراجیہ مجدّدیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان صوبہ سرحد (پاکستان)

(۲) میاں احمد۔ مسجد سیّداں والی۔ گیلانی سٹریٹ پاکستانی چوک۔ اچھرہ روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور ع۱۶

(۳) حاجی میاں محمد صاحب زرگر۔ مقام وڈاکخانہ سبھرال۔ براستہ نوشہرہ۔ (وادیٔ سُون سکیسر) تحصیل وضلع خوشاب۔

www.maktabah.org

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
☆	خطبہ (عربی) و مقدمہ	۱
	الفصل الاوّل (پہلی فصل)	۵
☆	ولادت باسعادت۔ طلب علم۔ دستار بندی و خلافت مطلقہ خلافت نامہ۔ سلاسل ثمانیہ (یعنی آٹھ سلسلے) فرائض خلافت کی ادائیگی مسند خلافت پر جلوہ گری۔ علم تصوّف۔ ادائیگی حج۔	
	الفصل الثّانی (دوسری فصل)	۳۴
☆	ملفوظاتِ شریف اور نصائح منیفہ اور عبارات نصیحت آمیز۔	۳۴
	الفصل الثالث (تیسری فصل)	
☆	مکاتیب شریفہ۔ دیباچہ مکاتیب شریفہ۔	۴۷

www.maktabah.org

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
	اسمائے گرامی خلفائے کرام	۹۷
☆	تیسری فصل کا ضمیمہ جو بعض بعض مکتوبات شریفہ کے آخر میں اپنی قلم مبارک سے لکھے۔	۱۰۰
☆	چند خلفائے کرام کے مختصر حالات۔	۱۰۴
	الفصل الرابع (چوتھی فصل)	۱۲۸
☆	کرامات۔	۱۲۹
☆	مکاشفات۔	۱۴۵
☆	واقعات۔	۱۵۱
☆	واقعہ دخولی روضۂ مبارک حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ۔	۱۵۹
☆	**ضمیمہ الفصل الثالث** (تیسری فصل) **معمولات**	۱۶۲
	الفصل الخامس (پانچویں فصل)	۱۸۱
☆	آنجناب کی طویل علالت۔ وصال شریف۔ نیابت و خلافت صاحبزادہ اکبر حضرت خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دے کر اپنے سجادہ پر بٹھانے کا بیان۔ نقشہ حالات تاریخی	۱۹۲
☆	نتیجہ فکر مولانا قاضی عبد الغفار رحمۃ اللہ علیہ کلاچی والے۔	۱۹۴

www.maktabah.org

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۲۰۲	مرثیہ	
۲۰۳	قطعہ تاریخ وفات از حق داد خان صاحب ترین	
۲۰۳	؍؍ ؍؍ از حکیم محمد ابراہیم صاحب لائل پوری	
۲۰۴	خلاصہ سلوک حضرات خواجگان ۔ نقشبندیہ ۔ مجدّدیہ ۔ معصومیّہ دوستیّہ ۔ عثمانیہ ۔ سراجیہ ۔ ذبیحیّہ وثنیات مراقبات ۔	
۲۲۴	مسائل ضروری تصوّف	
۲۲۷	اصطلاحاتِ طریقہ نقشبندیہ فی سنن المرضیہ ۔	
۲۴۳	اشعار از حضرت مولانا خواجہ حافظ محمد ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ	
۲۴۴	ہشت سلاسل (آٹھ سلسلے) جو سنداً آپ کو اپنے حضرت پیرو مرشد سے پہنچے ۔ اُن شجرہ ہائے طریقت کی مکمل تفصیل ۔	
۲۵۶	التجاو عرض حال زار از حضرت مولانا خواجہ حافظ محمد ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ	
۲۶۷	شجرہ طیبہ منظومہ بزبان اُردو اور فارسی ۔	
۲۷۰	تفصیل ختمات شریفہ ۔	
۲۷۵	عکس مکتوب شریف حضرت مولانا خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری رضی اللہ عنہ	

☆

www.maktabah.org

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ هُوَ مَوْصُوْفٌ بِجَلَالِ ذَاتِہٖ وَکَمَالِ صِفَاتِہٖ ۞ وَدَلِیْلٌ اِلٰی وُجُوْدِہٖ بِوُجُوْدِہٖ ۞ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَرْکَزِ دَآئِرَۃِ الْوُجُوْدِ ۞ وَدَائِرَۃِ مَرْکَزِ الشُّهُوْدِ ۞ مَظْهَرِ اَسْرَارِ الرُّبُوْبِیَّۃِ ۞ وَمِرْاٰۃِ شُهُوْدِ الْهُوِیَّۃِ ۞ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ نُجُوْمِ الْهِدَایَۃِ عِنْدَ هُجُوْمِ الْغَوَایَۃِ ۞ مِلَاءِ الْمَلَوَیْنِ وَمُدَی النَّشْاَتَیْنِ ۞

اَمَّا بعد فقیر حقیر لاشئ کمینۂ درویشاں **محمد اسماعیل** سراجی مجددی - کان اللہ لہ عوضاً عن کل شی جملہ محبین اور مخلصین کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ میرے والد بزرگوار اور میرے پیر و مرشد الہادی الی اللہ اور معرض عن ما سوی اللہ خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب قلندر صاحب السجادۃ الدوستیۃ العثمانیہ السراجیہ نے اپنے والد بزرگوار اور شیخ و مرشد قطب الواصلین زبدۃ العارفین محبوب اللہ المبین وسیلتنا الی اللہ المعین خواجہ مولانا محمد سراج الدین صاحب دامانی کہ جو حقیقت میں سراج الطریقۃ والحقیقۃ والملۃ والدین تھے، کے حالات میں کتاب فوائد سراجیہ تصنیف فرمائی تھی اور چوں کہ وہ فارسی زبان میں تھی تو حضور نے اس ننگ اسلاف کو اردو زبان میں ترجمہ کرنے کا امر فرمایا تاکہ سب احباب اس مجموعہ گرانمایہ کے فوائد سے مشرف ہو سکیں، فقیر نے اپنے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان مبارک کو سر آنکھوں پر رکھ کر فوائد سراجیہ کا ترجمہ اردو زبان میں

www.maktabah.org

شروع کیا اور آپ کی دعاوی اور توجہات شریفہ سے فقیر نے ایک ماہ یا کچھ زیادہ دنوں میں اس کا ترجمہ مکمل کر لیا اور حضور کی خدمت میں پیش کیا۔

حضور نے بعض مقامات سے کتاب مذکوہ کو پڑھا اور بیحد خوش ہوئے۔ اور ارشاد فرمایا کہ عنقریب اِس کو چھپواؤں گا مگر زندگی نے وفا نہ کی۔ اور یہ مجموعہ اب تک معرض التواء میں پڑا رہا۔ اور اب جو امر الٰہی جُلَّ شانہٗ ہوا۔ تو یہ طبع ہو کر آپ صاحبان کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور جملہ احباب سے فقیر کو امید ہے کہ جب فوائد شریفہ سے محظوظ ہوں۔ تو اس فقیر گنہگار اور عاجز بیچارہ کے لیے دعائیں فرمائیں۔ کہ اللہ کریم اِس فقیر کے قلب ظلمانی کو نور ایمان سے منور فرمائے۔ اور فقیر کے جملہ خطایا اور ذنوب کو معاف فرمائے۔ اور آخر وقت میں کلمہ طیبہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہوئے حسن خاتمہ مرحمت فرمائے۔ آمین۔

شعرِ فارسی۔

منم و ہزار خوبان پس و پیش ہیچو جانے
چہ کنم ؟ کہ بغیر ازیں نہ کنم بکس ماہے

شعر۔

ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں سے
یہی سیکھا ہے ہم نے حرم کے مکینوں سے

فقط

العارض امیدوار رحمتِ ربّ جلیل
فقیر محمد اسماعیل سراجی مجددی نقشبندی

www.maktabah.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخفی نہ رہے کہ یہ جلد سوئم بھی فصول خمسہ پر مشتمل ہے۔

فصل اوّل

حضرت قبلہ کی سن ولادت اور حصول علم، اپنے والد بزرگوار و پیر و مرشد سے بیعت کرنی، اور مکمل سلوک سلاسل ثمانیہ حاصل کر کے خلعت خلافت و نیابت سے مشرف ہو کر اور مسند رشد و ہدایت پر بیٹھ کر فیاض جہان بننے کے بیان میں۔

فصل دوئم

ملفوظات شریفہ، و نصائح منیفہ، اور عبارات نصیحت آمیز کے بیان میں۔

فصل سوئم

مکاتیب شریفہ، اور خلفائے عظام کے بیان میں۔

فصل چہارم

مکشوفات شریفہ، اور مناقب شریف اور مسائل متفرقہ تصوف کے بیان میں۔

www.maktabah.org

فصل پنجم

وصال شریف کے بیان میں - اور اپنی حیات مبارکہ میں اپنے فرزند ارشد الکریم بن الکریم خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو اپنے مسند پر بٹھانے کے بیان میں۔

عُرس مُبارک

طالبان حق کو بالعموم اور متوسلین خانقاہ احمدیہ سعیدیہ کو بالخصوص اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرات خواجگان عالیشان علیہم الرضوان کا عرس مبارک ہر سال ۸ - ۹ نومبر کو موسٰی زئی شریف میں منعقد ہوتا ہے۔

www.maktabah.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفصل الاوّل

یہ فصل اوّل مخزن اسرار العارفین قطب الواصلین غوث السالکین امام الشیخ والشاب سلالۃ الاطیاب حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد سراج الدّین صاحب قبلہ دامانی رحمہ اللہ و نور اللہ مرقدہ الشریف کے سن ولادت اور حصولِ علم اور اپنے والد بزرگوار پیر و مرشد حضور حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب دامانی سے بیعت اور تکمیل سلوک سلاسل ثمانیہ حاصل کر کے، خلعت خلافت و اجازت سے مشرف ہو کر، مسند رشد و ہدایت پر بیٹھ کر فیّاض جہان بننے کے بیان میں ہے۔

ولادت باسعادت

آنحضور کی ولادت باسعادت ۱۲۹۷ھ بمطابق سنہ ۱۸۸۰ء تخمیناً کو خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف میں ہوئی۔ آنحضور قبلہ وحید الزمان شیخ الانس والجان مظہر فیض رحمان حضرت خواجہ دامانی قدّس سرّہٗ نے اپنے فرزند اکبر نورِ نظر کا نام محمد سراج الدین رکھا۔ سبحان اللہ آپ اِسم بامسمّٰی تھے دین کے آفتاب تھے تو احسان و عرفان کے مہتاب تھے۔

www.maktabah.org

طلب علم

آپ حضور قبلہؒ کو قرآن مجید پڑھنے کے لیے ملا شاہ محمد صاحب کے پاس بٹھایا گیا اور نثر و نظم صرف و نحو علم منطق عقائد۔ علم قرأت۔ علم فقہ کنز الدقائق شرح وقایہ جلدین اولین مشکوٰۃ شریف علم اصول فقہ نور الانوار حسامی مسلم الثبوت علم تفسیر کامل جناب مولوی محمود شیرازی صاحب سے پڑھیں اور پھر باقیماندہ کتابیں جیسے مولوی حسامی شرح وقایہ جلدین اخیرین۔ ہدایہ جلدین اولین و آخرین کامل تفسیر مدارک تنقیح الاصول و تلخیص المفتاح مطول۔ قرآن کریم کا ترجمہ صحاح ستہ کامل سنن ابن ماجہ۔ ترمذی شریف کامل۔ ابوداؤد شریف کامل۔ صحیح مسلم شریف کامل۔ صحیح بخاری شریف سنن نسائی۔ یہ سب کتابیں حضرت مولانا حسین علی صاحب سے پڑھیں اور جب علوم ظاہری سے فارغ ہوئے۔ تو اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ دامانی رحمۃ اللہ کے بیعت سے مشرف ہوئے۔ اس وقت آنجناب کی عمر چودہ ۱۴ سال تھی۔ اور مسلسل مقامات سلوک (ولایت صغریٰ و کبریٰ و علیا او کمالات ثلاثہ و حقائق سبعہ تا دائرہ لاتعین) سب مقامات سلوک نقشبندیہ مجددیہ رضی میں خصوصی توجہات اپنے والد بزرگوار قطب دامانیؒ سے لیتے رہے۔ اور اسی دوران میں علم تصوف و سلوک نقشبندیہ مجددیہ کی مکتوبات حضرت خواجہ خواجگان امام ربانی مجدد و منور الف ثانی رح تینوں جلد اور مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب کے تینوں جلد ہی اور باقی کتب تصوف کما حقہ، بالتحقیق والتفصیل اپنے حضرت والد ماجد قبلہ عالم خواجہ دامانی خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

www.maktabah.org

سے پڑھیں۔

اور بفضلہ تعالیٰ و بتوجہات شریفہ خواجہ صاحب موصوف ظاہر و باطن علوم کے سمندر بیکران بن گئے

دستار بندی و خلافت مطلقہ

جس وقت حضرت صاحب زادہ صاحب مجمع البحار و الانوار خواجہ محمد سراج الدین صاحب مطابق حدیث العلماء ورثۃ الانبیاء کے صحیح مصداق بن گئے تو حضرت خواجہ دامانی قبلہ رح کا ارادہ مبارک ہوا۔ کہ چونکہ صاحبزادہ صاحب نے حضرات، نقشبندیہ مجددیہ احمدیہ اور چشتیہ و قادریہ اور سہروردیہ و قلندریہ شطاریہ کبرویہ اور مداریہ آٹھوں سلاسل صوفیاء کرام میں بھی کمال نسبت حاصل کر لی ہے۔ اور اس بابت جب حضرت خواجہ دامانی قبلہ رح کو مکمل اعتماد اپنے حضرت صاحبزادہ خواجہ محمد سراج الدین صاحب قبلہ پر آگیا۔ کہ آگے وہ مریدین کو حسب استعداد ہر سلسلہ میں توجہات اور فیض دے سکتے ہیں۔ تو حضرت قبلہ خواجہ محمد عثمان صاحب خواجہ دامانی قدس سرہٗ نے اپنے جملہ نامور خلفاء اور علماء کو اور دیگر مخلص احباب مریدین کو جلسہ دستار بندی کے لیے دعوت نامے روانہ فرمائے اور ہر جانب سے اپنے عقیدت مندوں کو جلسہ میں شرکت کے لیے مدعو فرمایا تاکہ وہ سب اِس پُر وقار اور بابرکت تقریب میں شریک ہوں چنانچہ حسب منشاء مبارک اطراف و اکناف سے سب احباب آستانہ عالیہ خانقاہ شریف احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف میں حاضر ہوئے۔ نماز فجر، ختمات شریفہ اور معمولات شریفہ

www.maktabah.org

سے فارغ ہونے کے بعد اپنے پیر روشن ضمیر جناب حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الاحد الصمد الباری حضرت خواجہ حاجی مولانا دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری قدس سرہ کے مزار پرانوار کے سامنے یہ اجتماع ہوا۔ اس تقریب سعید کا آغاز ختم قرآن مجید سے ہوا۔

چنانچہ تین ختم کلام اللہ شریف پڑھے گئے۔ اس کے بعد چند خوش الحان قاریوں اور حافظوں نے قرآن کریم بعض حصے باآواز بلند تلاوت کئے۔ بعد ازیں خواجہ دامانی قبلہ رح بڑی دیر تک اپنے پیر روشن ضمیر جناب حضرت حاجی صاحب قبلہ رح کے مزار شریف کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہے۔ اور حضرت صاحبزادہ صاحب خواجہ حاجی محمد سراج الدین صاحب قبلہ کی جانب متوجہ رہے۔ بعد ازیں اس توجہ شریف سے فراغت کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دیر تک دعاء مانگتے رہے۔ اور سارے احباب سلسلہ خلفآء عظام اور علمآء کرام اور جملہ مریدین خاص و عام بھی حضور خواجہ دامانی رح کی اتباع کرتے ہوئے دعآء کے لیے ہاتھ اُٹھائے رہے۔

چنانچہ اس حالت اثنا میں بہت سے احباب پر کیفیت جذب و مستی طاری ہو گئی۔ پھر دوسری بار دُعا مانگی کہ اللہ کریم تمام حاضرین اور غائبین مریدین کو طریقہ علیہ نقشبندیہ مجددیہ کے فیوضات و برکات سے بہرہ ور اور سرفراز فرمائے۔ آمین یارب العالمین پھر تیسری بار دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے کہ اللہ جل شانہٗ جملہ متوسلین آستانہ عالیہ کے جمیع امور دینی اور دنیوی باحسن وجوہ سرانجام فرمائے۔ اور دعآء کا خاتمہ ان الفاظ مبارکہ پر فرمایا۔ آمین یارب العٰلمین، بحرمت النون والصاد، وبالنبی واٰلہ الامجاد علیہ وعلیہم الصلوات

www.maktabah.org

والتحیات۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یاارحم الرّاحمین "۔

دستار بندی

دعاؤں کے بعد حضرت خواجہ دامانی رح قبلہ حضور کھڑے ہو گئے۔ اور اپنے دست مبارک سے جناب والاجاہ صاحب زادہ حقائق و معارف آگاہ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین جناب سیّدنا و مولانا حضرت خواجہ محمد سراج الحق والدین صاحب قدّس سرّہٗ کے سر پر تا نصف دستار مبارک باندھی پھر کچھ حصہ مولانا محمود شیرازی صاحب نے پھر کچھ حصہ مولانا حسین علی صاحب نے اور آخری حصّہ جناب حضرت قبلہ لعل شاہ صاحب بلاولی ہمدانی وندوی نے دستار بندی کے آخری پیچ مکمل کیئے۔

مولانا محمود صاحب شیرازی چونکہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے استاد اول تھے اور مولانا حسین علی صاحب استاد دوئم تھے اور حضرت لعل شاہ صاحب وندوی نے تبرکاً دستار مبارک کے آخری پیچ ختم فرمائے۔ اس کے بعد حضور قبلہ دامانی رح نے اپنے لخت جگر نورِ نظر کو ایک جُبّہ پہنایا اور آپ کی زبان گوہر افشان سے مبارک باد کا لفظ نکلا۔ اور ہر طرف سے حاضرین کی زبانوں سے مبارک باد کی سامعہ نواز صدائیں بلند ہوئیں۔ پھر دُوسری دستار مولانا محمود شیرازی صاحب کے سر پر باندھی گئی۔ کیونکہ آپ استاد اول جناب صاحبزادہ صاحب قبلہ کے تھے۔ اور خلیفہ اجل واکمل حضرت خواجہ دامانی قبلہ رح کے تھے۔ اور نظم و نثر عربی فارسی

www.maktabah.org

حبیب الرحمٰن کھول

دونوں کے ماہر اور قادر الکلام تھے۔ اور حضرت قبلہ صاحبزادہ محمد سراج الدین صاحب نے نظم ونثر صرف ونحو، منطق وفلسفہ اور علم تجوید وقرأت علم فقہ اور اصول فقہ اور باقی علوم جیساکہ پہلے تصریح کی گئی ہے۔ حضرت مولانا ؒ موصوف سے بالتحقیق والتدقیق پڑھے تھے۔ اور تیسری دستار حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحب کے اُستاد دوئم اور شفیق ومہربان حضرت مولانا[۱] حسین علی صاحب قبلہ واں بھچرانوالوں سے جوکہ شیخ التفسیر والحدیث تھے اور حضرت خواجہ دامانی رحؒ کے اَجلّہ خلفائیں سے تھے۔ کے سر پر باندھی گئی۔

اور چوتھی دستار مولوی عیسٰی خان صاحب ولد حاجی قلندر خان پتی خیل سکنہ گنڈہ پوران کے سر پر باندھی گئی۔ کیونکہ خان صاحب حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحب کے ہمدرس وہم محفل تھے کیا ہی خوب فارسی شعر اس بارے میں ہے۔

شعر:۔
آہن کہ بہ پارس آشنا شد
آنہم بصورت طلاء شُد

---

[۱] فقیر نے حضرت مولانا حسین علی صاحب کی زبانی سُنا کہ بندہ نے حضرت خواجہ دامانی قبلہ رحؒ سے دائرہ ولایت علیا جملہ تصوف وسلوک نقشبندیہ مجددیہ از ولایت صغریٰ ومراقبات ومشارب ومراقبہ ولایت کبریٰ ودائرہ ولایت علیا تادائرہ کمالات اولوالعزم طے کیا تو حضرت خواجہ دامانی قبلہ رحؒ نے خلعت خلافت اور اجازت نامے سے نوازا۔ اور سلوک نقشبندیہ مجددیہ کے باقی سارے مقامات حضرت خواجہ سراج الدین صاحب سے تکمیل تک پہنچائے۔

www.maktabah.org

اس کے بعد ایک جُبّہ مبارک جناب خلیفہ اجل حضرت لعل شاہ صاحب کو پہنایا۔ کیونکہ اُن کو آپ نے اپنی ضمنیت اشارت و بشارت اور اجازت سے سرفراز فرمایا تھا۔ پھر مختلف خدام کو دستار بندی کرائی گئی جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

جناب حاجی قلندر خان صاحب رئیس مڈی۔

جناب حافظ محمد یار صاحب سکنہ پیلاں۔

جناب قاضی عبدالرسول صاحب سکنہ انگہ۔

جناب قاضی قمرالدین صاحب سکنہ چکڑالہ۔

جناب سید امیر شاہ صاحب سکنہ ڈنڈہ گنجال شریف۔

جناب سید اکبر علی شاہ صاحب دہلوی۔

جناب مولانا نور خان صاحب سکنہ چکڑالہ۔

جناب مولوی محمد صاحب۔

جناب قاضی عبدالغفار صاحب۔ سکنہ کلاچی۔

جناب عبدالمجید صاحب اخوندزادہ۔

جناب ملا قطار صاحب قوم شیرانی۔

جناب ملا روئیدار صاحب۔

جناب مولوی نورالحق صاحب شاہ پوری سکنہ شاہ پور شہر۔

دستار بندی جب تکمیل کو پہنچ گئی تو اِس تقریب سعید کا اختتام شیرینی کی تقسیم پر ہوا پھر دعا مانگی یوں یہ محفل فیض منزل حسن خاتمہ کے ساتھ سرانجام پائی۔ دستار بندی کی تاریخ ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۶ء تھی۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہٖ واصحابہٖ اجمعین ط

www.maktabah.org

خلافت نامہ

ناظرین گزشتہ صفحات پر ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ کہ صاحبزادہ عالی مرتبت حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد سراج الدین صاحب نے علوم شرعیہ کی تکمیل کے بعد علم تصوف کی تحصیل بھی علی وجہ التحقیق والتدقیق کی تھی۔

آپ قبلہ نہ صرف کتاب اللہ اور سنّت رسول اللہ کے حامل تھے بلکہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامات عالیہ کمالات ثلاثہ اور حقائق سبعہ تا دائرہ لاتعین حقائق الٰہیہ اور حقائق انبیاء کے وارث اور سنگم تھے آپ قبلہ نے روحانی ترقیات اور عرفانی منازل کو نہ صرف عملاً اور مشاہدۃً حاصل فرمایا تھا بلکہ آپ نے صوفیاء کرام کے آٹھوں سلسلوں کو (جن کی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے) علی وجہ البصیرۃ طے فرمایا تھا اِس لیے آنحضور فی الواقع اِس قابل تھے کہ سالکین اور مسترشدین کو طرقہائے ثمانیہ سے جس طریقہ پر چلانا چاہیں۔ چلائیں۔ اور بالآخر وہ وقت آگیا کہ آپ کے والد بزرگوار قطب زمان حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب دامانی قبلہ نے اپنے نور نظر، لخت جگر حضرت خواجہ محمد سراج الدّین صاحب کو اپنا مصلّیٰ (جائے نماز) اور مسند نشینی کے لیے منتخب فرمایا۔

اور جملہ خلفائے اور علمائے مریدین کی تسلیک اور تربیت جیسے کام آپ کے سپرد فرمائے۔

اور اس کے لیے خلافت نامہ تحریر ہوا۔ تاکہ حال وقال دونوں حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ غریب النواز خواجہ محمد سراج الدینؒ صاحب کے شاہد وگواہ ہوں۔

www.maktabah.org

درحقیقت جملہ حضرات خواجگان عالی شان رضؓ کا طریقہ شریفہ بھی یہی ہے۔ اور سنت خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی۔ جو نصوص جلیہ اور خفیہ دونوں سے ثابت ہے۔ جیسے خلافت حضرت صدیق رضؓ کی اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہما کی۔ جو علم حدیث کے پڑھنے والوں پر مخفی نہیں۔

دراصل یہ ایک ایسا منصب جلیل ہے جو تقلیدی اور علمی ایمان کے علاوہ حق الیقینی، عیانی اور مشاہداتی ایمان رکھنے والوں کو نصیب ہوتا ہے اور جو بارگاہ الٰہی میں جمعیت اور حضوری کی دولتوں سے مالامال ہوتے ہیں جن کے پاک باطن پر ایک لحظہ بھی ماسوی اللہ کے خطرات نہیں گزرنے پاتے۔ ان کو مولا کریم کی ذات میں کمال بلکہ اکمل فنائیت نصیب ہوتی ہے۔ اُن کا قلب شریف دونوں جہان اور اُن کی نعمتوں سے بالکل بے خبر اور آزاد ہوتا ہے۔ اور اُن کو صرف اور صرف تمنا اور دیدار مولیٰ جلشانہ کی آرزو جان وجہان اور دونوں مکاں سے بے خبر کئے ہوتی ہے۔ سبحان اللہ ان کی زبان حال رکھتی ہے۔

ے
دل شدہ مبتلاء او — ہر چہ کند رضائے او
خواہم کہ در ہوائے توزیم — خاک شوم زیر پائے توزیم
مقصود من خستہ زکونین توئی
از بہر تو میرم وبرائے توزیم

یہ انتخاب خالصتہً لوجہ اللہ ہوا اس میں جانبداری یا موروثیت کا شائبہ تک نہ تھا۔ بلکہ یہ ایک نفس الامری حقیقت تھی کہ جو اس عظیم امانت کا حقدار تھا۔ اس کو مل گئی۔ جیسے کہ اللہ کریم پانچویں پارہ سورہ نساء میں فرماتا ہے۔

www.maktabah.org

اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا الآیۃ۔

ترجمہ:۔

"(اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو کہدو کہ خداوند کریم تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں اپنے حقداروں کو پہنچاؤ)"

اس انتخاب میں نہ صرف حضرت قبلہ کی بصیرت منفرد تھی بلکہ اس میں پوری احتیاط برتی گئی اور تمام حضرات خُلفائے عظام سے نہ صرف مشورہ لیا گیا بلکہ بذریعہ مراقبہ الہامی من جانب اللہ بھی استصواب حاصل کیا گیا۔ اور بالآخر باتفاق رائے مشاہدہ اور بصیرت کی بناء پر بھی قرار پایا۔ کہ حضرت قبلہ صاحبزادہ ہی اس کے فی الواقعی مستحق اور حقدار ہیں۔

کارکنان قضاء و قدر نے جس کو روز ازل سے اس اعزاز کا مستحق قرار دیا تھا اسی کو نصیب ہو گیا۔ اور تمام خلفاء کی موجودگی میں اجازت نامہ گرامی لکھا گیا۔

فَسُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ النَّاسَ بِقَدَرِہٖ

خلافت نامہ لکھنے والے خلیفہ مولانا حضرت محمود شیرازی رح تھے۔

خلافت نامہ کی اصل عبارت درج ذیل ہے۔

فارسی:۔ الحمد للہ المرشد علی الاطلاق بالحسنیٰ، الی الدرجۃ العلیا، والطریقۃ المثلا، والصلوۃ والسلام علی من استخلفہ بالخلافۃ علی العلمین کافہ محمد المبعوث بالھدایۃ فی مجبوحۃ النبوۃ، ومرکز الولایۃ، وعلی الہ واصحابہ الاطھار، لاسیما خلفائہ الاحرار، مادارت فی محافل الصدق بالحق البلایل، وانتفت سمات البلابل بلغات البلابل:۔

www.maktabah.org

امابعد:۔

چون در ترویج طریقت واداۓ امانتی کہ از حضرات مشائخ کرام مجددیہ عظام یداً بیدٍ بتوسط قطب الواصلین وغوث الکاملین قدوۃ الابرار وزبدۃ الاحرار سیدی و سندی وشیخی وامامی ووسیلۂ یومی وغدی حضرت خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قندہاری بفقیر رسیدہ بود بقدر مقدور تا حال تحریر بذل مجہود وسعی نامحدود کردم فادیتُ ماقدر اللہ تعالیٰ لی ادائہ الی من یسر اللہ تعالیٰ الاداء الیہ تادرین وقت کہ عمر فقیر بآخر رسیدہ وامارات قُرب اجل موعود ظاہر گردید۔

از مدتے در دِل میداشت۔ دبدرگاہ حضرت صمدیت ہمت مستلت میگماشت کہ در اداۓ امانت مذکورہ وترویج نسبت مسطورہ کسے را بلیاقت۔

مقرر کند۔ تا سلک ایں جمیع بوجود او منتظم ماند وسلسلہ ایں معنی بذات او از انقطاع محفوظ گردد۔

تادرین وقت کہ ولدارشد اسعد محمد سراج الدین ارشدہ اللہ تعالیٰ الیٰ احسن الطریق۔ واسعدَ حَالہٗ وَبالہٗ، وھو ولی التوفیق بدرجہ بلوغ ورشد شرعی وعرفی رسیدہ ودر علوم ضروریہ معلومات وملکہ معتدبہا حاصل کردہ۔ ودر نسبت شریف حضرات نقشبندیہ مجددیہ احمدیہ وچشتیہ وقادریہ وسہروردیہ وقلندریہ وشطاریہ ومداریہ وکبرویہ توجہات یافت ونسبت مذکورہ درباطن او متمکن گشت۔

وببرکات نسبت مذکورہ بدولت تہذیب اخلاق صوفیہ کرام واستقامت برشریعت عالیہ مشرف شد۔

www.maktabah.org

وہمیں معانی را خود نیز در باطن خویش مشاہدہ نمود۔ وجمعی از اصحاب فقیر کہ اہل بصیرت اند بوجدان خویش در اصول این معانی گواہی دادہ۔

از غیب بطریق وجدان در خاطر القا شد۔ سابق الذکر را بر مستقرار شاد طرق ثمانیہ مذکورہ قائم مقائم خود کردہ۔ وخلیفہ مطلق ونائب مناب بر حق خویش نمودہ۔ وجعلتُ یدہٗ کیدی وقبولہٗ قبولی وردہٗ ردی۔

فرحم اللہ تعالیٰ من عانہٗ. وخذل من اہانہٗ وتربیت جمیع متوسلین حضرت شیخ بزرگوار موصوف الذکر خویش کہ بدین فقیر محول شدہ بود وجمیع منتسبین خود فقیر را کائنًا ما کان۔

بالشان حوالت کردم۔ وامید واثق میدارم۔ کہ متوسلین ایشان ببرکات حضرات کرام قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم الاعلام از برکات مخصوصہ این طریق حظ وافر فراگیرند۔ وبہ صحبت ایشان از خصائص این قوم نصیبی کامل حاصل نمایند۔ اللّٰھم انصر من نصرہٗ واخذل من خذلہٗ وایدبہ الدینْ واجعلہ اماما للمتقینْ وارزقہ الاستقامت علی السنۃ السنیۃْ والشریعۃ العلیۃْ آمین آمین آمین برحمتک یا ارحم الراحمین، وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمدٍ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

مورخہ ۳ ذیقعدہ الحرام ۱۳۱۱ھ۔

العبدات بعضے از حاضرین کہ بر اصل اجازت نامہ ثبت بودند۔

درین جا درج کردہ میشوند۔

www.maktabah.org

ترجمہ اُردو

پس بحمد اللہ کہ اس بار کے اُٹھانے اور اس سلسلہ قلبی دُرُوحی کو دوسروں تک پہچانے کے لیے فقیر کے دل میں اپنے فرزند ارشد دار جمند دلبند محمد سراج الدین کے بارہ میں القاء ہوا۔

"اللہ کریم اس کو بلند پایہ راستہ پر چلا کر کامیاب وکامران فرمائے اور وہی نیکیوں کی توفیق دینے والا ہے۔"

کیونکہ وہ بفضلہٖ تعالیٰ عالم اکمل اور فاضل اجل ہیں۔ اور انہوں نے ظاہری علوم و فنون میں مہارت تامہ حاصل کی ہوئی ہے۔

اور ساتھ ہی انہوں نے فقیر سے جملہ سلاسل اہل باطن یعنی طریقہ نقشبندیہ مجددیہ، احمدیہ، و چشتیہ و قادریہ اور سہروردیہ اور چار دوسرے طریقوں شطاریہ، مداریہ، کبرویہ، قلندریہ میں توجہات بھی حاصل کئے ہیں۔ اور نسبت حضرات گرامی ان کے دل میں کامل طور پر متمکن ہو گئی ہے۔ اور وہ اعلیٰ اخلاق اور پسندیدہ اوصاف کے مالک ہیں۔ اور شریعت غراء سنت بیضاء کے وہ سختی سے پابند ہیں۔ اور دوسروں کو توجہ دینے اور حضرت کی نسبت شریف کو دوسروں کے دلوں میں ڈالنے کی ان کو کامل دستگاہ حاصل ہے۔

اور انوار و تجلیات گوناں گوں اور نسبتہائے بوقلموں ان کے دل میں درخشاں و تاباں ہیں۔

اور اسی نسبت کو میرے دوسرے احباب نے بھی ان کے باطن میں بوجہ اکمل ملاحظہ کیا ہے۔ اور وُہ اس امر کی گواہی دیتے ہیں۔

www.maktabah.org

تو از غیب فقیر کے دل میں القاء ہوا کہ اپنے فرزند موصوف کو طرق ثمانیہ (یعنی آٹھوں سلسلوں) کے اجراء کا کام سپرد کر کے ان کو اپنا خلیفہ مطلق اور اپنا قائم مقام بنا کر اپنا مسند حوالہ کروں۔

پس بحمد اللہ وہ میرے خلیفے ہیں۔ اور اُن کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے۔ اُن کا مقبول میرا مقبول ہے۔ اور اُن کا مردود میرا مردود ہے۔

اللہ تعالیٰ اُس پر رحم و کرم کی نظر فرمائے جو اُن کی امداد کرے اور جو اس کی مخالفت کرے خدا اس کو شرمندہ کرے آمین! اور فقیر اپنے پیر و مرشد موصوف الصدر کے جملہ متوسلین کو ان کے حوالہ کرتا ہے۔ اور فقیر کو اُمید قوی ہے اپنے فرزند ارجمند ممدوح پر کہ انشاء اللہ وہ طریقہ شریفہ کو بطریق احسن چلائے گا۔ اور ان کی صحبت شریف میں جو بھی بیٹھے گا۔ وہ مشائخ کرام کے فیوضات و برکات سے حظ وافر حاصل کرے گا۔

اللهم انصر من نصرہ واخذل من خذلہ واجعلہ للمتقین اماماہ وایدبہ الدین وارزقہ الاستقامۃ علی السنۃ السنیۃ والشریعۃ العلیۃ آمین آمین آمین برحمتک یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

مورخہ ۳، ذیقعدہ ۱۳۱۱ھ

العبد — العبد

جناب حضرت لعل شاہ صاحب — جناب مولوی محمود شیرازی بقلم خود

www.maktabah.org

سید ہمدانی بلاولی سکنہ دندہ
شاہ بلاول بقلم خود۔

العبد

سید امیر شاہ صاحب ہمدانی
بلاولی بقلم خود۔

العبد

جناب مولوی نور خان صاحب
بقلم خود سکنہ چکڑالہ۔
(پنجاب)

العبد

ملا محمد سعید اخوندزادہ صاحب
بقلم خود۔
برادر حضرت قبلہ غریب نواز۔

العبد

جناب قاضی عبدالرّسول صاحب
بقلم خود سکنہ انگہ۔
شاہ بلاول وادی سون۔
(سکیسر)

سکنہ شیراز الحال درویش ایران
حضرت صاحب غریب النواز۔

العبد

حافظ محمد یار صاحب اعوان
بقلم خود۔

العبد

حقداد خان صاحب ترین۔
بقلم خود۔
(سکنہ ڈیرہ اسماعیل خان)

العبد

میرا صاحب قلندر۔
سکنہ پشین۔
بقلم خود۔

العبد

جناب مولوی حسین علی صاحب
بقلم خود
سکنہ وان بھچران۔
(پنجاب)

www.maktabah.org

العبد	العبد
حاجی قلندر خان صاحب	محمد رب نواز خان صاحب میاں خیل
رئیس مڈی۔	تاجو خیل رئیس موسیٰ زئی لقب
بقلم خود۔	بخان بہادر۔ بقلم خود۔

یہ خلافت نامہ ذی قعدہ کی ۳ تاریخ ۱۳۱۱ھ کو لکھا گیا۔ جب سب حضرات نے زبانی اور تحریری طور پر خلافت نامہ کو دیکھا اور سُنا تو ہر جانب سے صدائے دل نواز مُبارک سامع نواز بلند ہوئی۔ اور حضرت قبلہ قُدّس سُرّہٗ نے جناب حضرت خواجہ محمدؐ سراج الدین صاحب کے سر مبارک پر دستِ شفقت تین بار پھیرا۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے ساتھ یہ منزل بخیر و خُوبی سر انجام پائی۔

فللّٰہ الحمد حمدًا کثیرًا طیبًا مبارکًا فیہ
ابدًا ابدًا ۵

صنما! کہ بر جمالت دل و جان نثار بادا
چمنا! کہ تا قیامت گلِ تو بہار بادا

فرائض خلافت کی ادائیگی

بروز سوموار ۷ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ کو حضرت قبلہ رح نے اپنی عین حیات ہی میں حلقہ ذکر و مراقبہ اور جملہ ختمات شریفہ اپنے احباب متعلقین اور خلفاء و مریدین کے ساتھ بیٹھ کر ادا کرنے کا امر فرمایا۔ کیونکہ حضور قبلہ بسبب ہجوم امراض کے نہایت کمزوری کے مسجد شریف تک جانے سے معذور تھے۔

www.maktabah.org

اور یہ حلقہ ذکر و مراقبہ اور ختمات شریفہ ارکان طریقہ نقشبندیہ مجددیہ رض کے اولین رکن ہیں۔

الحمد للہ والمنۃ کہ پہلے ہی حلقہ میں برکات حضرات خواجگان عالیشان رض عجیب تاثیرات ظاہر ہوئیں۔ اور جذب و مستی اور گریہ و محویت اور بیخودی، سکون و طمانیت جیسے اونچے حالات مشاہدہ میں آئے۔

۷۔ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ کو جو حلقہ ہوا۔ اس کے بعد مسلسل آپ حضرات خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب قدس اللہ روحہ کی وفات حسرت آیات تک رشد و ہدایت اور فیضان ولایت کے اس فریضہ کو سرانجام فرماتے رہے۔ اور جس روز حضور قبلہ نے وصال فرمایا اسی دو دو وقت حلقہ و مراقبہ فرمایا کرتے۔ اور جس روز حضور قبلہ نے وصال فرمایا۔ اسی شام کو جملہ خلفاء عظام و درویشان کرام اور مریدین خاص و عام نے حضور حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد سراج الملۃ والدین صاحب کے دست حق پرست پر تجدید بیعت فرمائی۔ اور اس طرح حضرت خواجہ موصوف کے دم سے مسند رشد و ہدایت اور فیض وافاضت میں از سر نو رونق و بہار آئی۔ کہ ایک دنیا دنگ رہ گئی۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

تجدید بیعت

بیعت کی تجدید سنت صحابہ کرام رض ہے۔ آنحضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام نے حضرت صدیق اکبر رض سے تجدید بیعت فرمائی۔ ان کے وصال کے بعد حضرت فاروق اعظم رض سے تجدید بیعت ہوئے۔ اور

www.maktabah.org

حضرت فاروق اعظم رضؓ کی وفات کے بعد صحابہؓ کرام رضؓ نے حضرت امیر عثمان ذی النورین رضؓ سے تجدید بیعت کی۔ اور ان کی شہادت کے بعد صحابہؓ کرام نے حضرت علی المرتضیٰ رضؓ سے بیعت کی۔

مگر اس طرح بیعت کی کہ وہ بیعت دو۲ جگہ بٹ گئی حضرت علی المرتضیٰ سے بیعت تو ہو ہی گئے تھے مگر امیر معاویہ رضؓ نے بھی دعویٰ کیا اور اِس طرح کچھ صحابہؓ اُن کے بھی بیعت ہو گئے۔ پھر تو نزاع و فساد کا وہ سمندر اُمنڈ پڑا کہ گروہ بندی ہوئی۔ اور قوت مفلوج ہو گئی۔ اُمّت مسلمہ کا شیرازہ بکھر گیا۔ اور اشاعت اسلام اجتماعیّت کے فقدان سے نا تمام رہ گئی۔ مگر پھر بھی اگر اس تجدید بیعت والی سنّت کو زندہ رکھا۔ تو اللہ والوں نے اور صوفیاء کرام ہی نے زندہ رکھا۔

متوسلین کی اجتماعیت ایک مرکز اور ایک شیخ کی بیعت کی وجہ سے قائم رہی۔ اور سلاسل ہائے صوفیاء کرام کی اشاعت روز بروز ترقی پذیر رہی۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں فُسّاق و فُجّار اپنے اعمال بد سے توبہ تائب ہو کر ولایت کے درجہ پر فائز ہوئے۔ اور زنار ... کفر و شرک توڑتے ہوئے ایمان و اسلام اپنے گلے میں ڈال کر داخلِ اسلام ہوئے۔

فسبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم

تجدید بیعت کا سلسلہ صحابہ کرام، اور خلفائے راشدین کے اجماع سے ثابت ہے۔ کچھ حضرات اس مسئلہ میں شک و شبہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو ان کو اپنے طرزِ عمل پر غور و فکر کرنی چاہیئے۔

www.maktabah.org

فیاللعجب ویاللرزیّۃ! کہ آج ایک ایک خانقاہ شریف کے کئی کئی سجادہ نشین ہوتے ہیں۔

؎ ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی
اب آبروئے شیوہ اہل نظر گئی

تزکیہ نفوس اور رشد وارشاد کا کام ایک عظیم اور نازک فریضہ ہے۔ اس کی عظمت اہل نظر ہی بجا طور پر جان سکتے ہیں۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست | پس بہر دستے نباید داد دست
بہت ابلیس آدم شکل بن کر | بھلاتے ہیں پھنساتے ہیں ڈرو اِلسے ڈرو اِلسے

مسند خلافت پر جلوہ گری

حضرت قبلہ مولانا خواجہ محمدؒ سراج الدین صاحب قدس سرہٗ کی ولادت باسعادت ۱۲۹۷ھ میں ہوئی۔ علوم شرعیہ بالخصوص اور جملہ علوم عقلیہ و نقلیہ، اور علم تصوف کی تکمیل کے بعد خلافت نامہ ۱۳۱۱ھ میں لکھا گیا۔ اس اعتبار سے اس وقت آپ قبلہ قدس سرہٗ کی عمر مبارک چودہ سال تھی۔ اللّٰہ! یہ عمر اور یہ کمال۔

؎ ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشند خدائے بخشندہ

اس میں شک نہیں۔ کہ اس عمر کے باکمال افراد کا ذکر تاریخ میں آتا ہے۔ جیسے کہ علامہ تفتازانی رحؒ نے زنجانی کی شرح سعدیہ عربی میں ۱۴ سال کی عمر میں تصنیف فرمائی۔ وہ اگرچہ علوم عقلیہ اور نقلیہ کے امام تھے۔ مگر علم تصوف جو تمام تر عرفان الٰہی کا

www.maktabah.org

علم ہے۔ اس سے علامہ؟ سراسر عاری تھے۔ اِس سے عملاً اُن کا کوئی تعلق نہ تھا مگر قربان جاؤں! حضرت حاجی صاحب قبلہ قندھاری اور قطب زمان خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب رح دامانی کے توجہات روحانی اور فیوضات بے پایانی نے کہ جن کی نظریات شریفہ اور توجہات منیفہ نے حضرت خواجہ حاجی محمد سراج الدین رح کی وُہ گل کاری کی کہ علاقہ داماں صدر شک چمن بن گیا۔ کیونکہ اس میں حضرت مولانا خواجہ محمد سراج الدین قدس سرہٗ جیسے گل سرسبد پیدا ہوئے۔

"خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب قبلہ دامانی رح" جن کے طفیل سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں تازہ بہار آگئی۔ اور اسم بامسمّٰی یعنی آفتاب نقشبنداں کے مبارک لقب سے موسوم ہوئے۔ آپ نہ خود ظاہر و باطن میں روشن تھے۔ بلکہ ظاہر و باطن کے روشن گر تھے۔ فسبحان من فضل الناس بقدر ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء سبحان اللہ! آپ کا فیضانِ ربانی عرفان کا ایک سیلاب تھا۔ جو چارسُو عالم میں تیرہ دلوں کو منور کرتا ہوا بڑھتا چلا گیا۔

۱۳۱۴ھ میں آپ مسند خلافت پر بیٹھے۔ تو اس وقت عمر مبارک سترّہ سال تھی۔ آپ نے اس کم سنی کی عمر میں بار خلافت کو جس خوش اسلوبی، اور فرض شناسی سے باحسن وجوہ وہ انجام دیا۔ یہ آپ ہی کا ایسا کمال تھا جس کی نظیر ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتی۔ علمی اور عرفانی کمالات کے کئی پہلو ہیں۔ اور آپ ہی کی ذات گرامی ہر پہلو میں یگانہ روزگار تھی۔

علمی اعتبار سے دیکھیں تو امام زیلعی رح حنفی صاحب تصنیف۔ "نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ" کے ہم پایہ نظر آتے تھے۔ جرح اور تعدیل

www.maktabah.org

میں نظر کریں تو حافظ ابن حجرؒ عسقلانی امام حافظ الحدیث اور زین الدینؒ عراقیؒ کا گمان ہوتا تھا۔

اس کی شہادت امام سرخسی حنفیؒ کی "المبسوط امام سرخسی" کی تخریج احادیث کا وہ قلمی نسخہ ہے جو خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف میں محفوظ چلا آرہا ہے۔ "المبسوط" امام سرخسی مذکور جو حنفی مذہب کا اصل ہے۔ اور جو تیس ۳۰ جلدوں میں ہے۔ اندازہ فرمائیں۔ کہ آنجناب کا ذوق علمی اور بے پناہ دسترس ہی تھی جو ایک ایسے مشکل اور سخت سے سخت ترین کام کے انجام دینے کا تہیہ کئے ہوئے تھی۔ اور المبسوط کی احادیث کی تخریج ہی کے لیے حضور نے علم اسماء الرجال کی کتابوں مثلاً تہذیب التہذیب اور الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ، اور الاستیعاب، وغیرہ وغیرہ اسماء الرجال کی کتابوں کا ایک بے اندازہ ذخیرہ جمع کر رکھا تھا۔ اگر ملاحظہ ہوں تو کتب خانہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف آکر ملاحظہ فرمائیں۔ سخاوت اور سیر چشمی اور دریادلی کا اندازہ یہ فرمائیں۔ کہ آپ کی خانقاہ پر خواجہ احرار قدس سرہٗ کی خانقاہ کا گمان ہوتا تھا۔

شاہ آن نیست کہ تخت علاجے دارد
بل آنکہ شاہانہ مزاجے دارد

آپؒ الغنیٰ غنی النفس کی مجسّم تصویر تھے۔ آپ کے حلقہ ارادت میں خواص و عام کا ایک انبوہ شامل تھا۔

بالخصوص چیدہ چیدہ علماء کرام فضلاء عظام آپ کے کمالات کے خوشہ چین تھے۔ وہ اساتذہ کرام مثلاً مولانا محمود شیرازی صاحبؒ مولانا حسین علی صاحبؒ

www.maktabah.org

واں بھچراں والے اور مولانا محمد امیر صاحب جھنڈیروی جن سے آپ نے علوم نقلیہ و عقلیہ پڑھے تھے۔ اُن کی سلوک اور مقامات مجددیہ کی تکمیل بھی آپ ہی کی توجہ شریف سے ہوئی تھی۔ اور خلافت ناموں سے مُشرف ہوئے۔

فی الواقع حضرت خواجہ قندھاری اور حضرت خواجہ دامانی قدس سرہما کا وہ تمام عرفانی میراث اور تمام مراکز یعنی خانقاہیں جب آپ کی تحویل میں آئیں تو ایسی بہار آئی کہ مستان محبت خداوندی کے نظارہ نے چشم دینا کو خیرہ کر دیا۔ اور امرا اور رؤسا پاک و ہند آپ کے فقر و عرفان کے باج گزار بن گئے۔ اور جناب خان بہادر محمد رب نواز خان رئیس اعظم موسیٰ زئی شریف اور حافظ اسد خان نواب ملتان خواجکزئی اور محمد امتیاز علی خان و محمد منظور علی خان جاگیر داران بڈھانسی اور نواب زادہ کوٹلہ آنجناب کی نظر کیمیا اثر سے خدا رسیدہ بن گئے۔

جب کبھی ڈیپ شریف (وادی سون) کی خانقاہ شریف میں آنجناب موسم گرما گزارتے تو یہ علماء و مشائخ خانقاہ شریف کی حدود میں ادب و احترام ایسا بجا لاتے کہ جوتیاں اُتارتے برہنہ پا پھرتے۔ اور ہر گز پہاڑ اور پتھریلی زمین کا اُنہیں خیال نہ آتا۔ اور یہ صاحبان جتنے دن ڈیپ شریف رہ کر اور رخصت لے کر واپس جاتے تو کئی میل لمبا راستہ اختیار کرتے کہ اپنے پیر روشن ضمیر سراج منیر خانقاہ کو پیٹھ نہ ہو جائے۔

اور بے ادب نہ بن بیٹھیں! سبحان اللہ!

مولانا روم صاحب نے کیا ہی خوب فرمایا ہے۔

؎ ادب تاجیست از لطفِ الٰہی　　　بنِہ بر سر برو ہر جا کہ خواری

www.maktabah.org

کہ الطریقہ کلہ، ادب، یعنی طریقت تمام تر ادب کا نام ہے۔ خلیفہ سید محمد شاہ صاحب دندوی مرحوم جب خانقاہ ڈیپ شریف آنجناب کی خدمت میں حاضری دینے کے لیے آتے تو ننگے پاؤں حدود خانقاہ میں پھرتے اور جب رات کو سوتے تو بطرف جنوب پاؤں لمبے نہ کرتے۔ کیونکہ اسی طرف تو آپ ہی کا حرم خانہ محترم تھا۔

یاد رہے! کہ ایک مخلص مرید پر حدود شرعیہ میں اپنے حضرت شیخ کا ادب لانا واجب ہے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ سوتے وقت اپنے پاؤں دہلی شریف کی طرف نہ کرتے۔ اور اسی طرح حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رح اس طرف پاؤں نہ کرتے جس طرف ان کے استاد حمادؒ کا گھر تھا کہ یہ ان حضرات کو سوءِ ادب نظر آتا تھا۔

بقول علامہ اقبال۔

ع "ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں"

اسی طرح منازل تصوف میں فنا فی الشیخ جو کہ روحانی سلوک و تصوف کا پہلا زینہ ہے اور بقا باللہ جو آخری منزل معرفت اور عرفان الٰہی کی ہے۔ ادب کے بغیر کیسے طے ہو سکتا ہے۔

خانقاہوں کی وسعت اور تعمیرِ جدید

آپ قدس سرہٗ نے تمام خانقاہوں کی ترمیم فرمائی۔ زائرین اور واردین کی تسکین اور طمانیت، سہولت اور آرام کے لیے بہت کچھ اضافے فرمائے مثلاً مثلاً اول تو خانقاہ موسیٰ زئی شریف میں بیحد وسعت فرمائی زائرین مریدین اور اپنے

www.maktabah.org

خدایا و ذاکر و درویشوں کے لیے۔ مسجد شریف خانقاہ کے پیچھے ایک بڑی سرائے بنوائی۔ جس میں پندرہ سولہ کمرے تھے اور اپنے صاحبزادگان گرامی اور علمائے عظام کے لیے دو پختہ کمرے اور شش دری پختہ متصل مسجد کے دائیں بنوائے۔

اور ایک وسیع کتب خانہ، اور مدام ذکر و توجہ کے لیے ایک عالیشان بنگلہ اور لنگر خانہ شریف جس میں روزانہ پانچسو سے بھی زیادہ زائرین و واردین اور خلفاء عظام اور علماء کرام کی طعام و قیام کے لیے بنوائے۔

اور خانقاہ عثمانیہ سراجیہ بمقام ڈیپ شریف (وادی سون سکیسر) ضلع خوشاب میں علاوہ کئی مکانات کے آبنوشی اور طہارت و صلوٰۃ کے لیے ایک وسیع مسجد شریف اور ایک کنواں تعمیر کرایا۔ جس کے کھنڈرات ابھی تک باقی ہیں یہ کنواں آج بھی "چاہ عثمانی" کے نام سے علاقہ بھر میں مشہور ہے جس کی بلندی تقریباً ایک سو بیس فٹ (۱۲۰ ') ہے۔ اس کی دیواریں گھڑے ہوئے پتھروں اور پختہ چھوٹی اینٹوں سے بنی ہوئی ہیں۔ اور مٹی کی جگہ ان دیواروں کی چنائی چونہ اور گیرو سے کروائی گئی ہے۔ جو آج کی سیمنٹ کی چنائی کو شرمندہ کرتی ہے۔ اور پھر رہٹ بنوایا سانڈہ جوت کر نیچے سے پانی اوپر آتا۔ اور ساتھ ہی ایک بڑے پختہ حوض میں پہنچتا۔ جس کی تعمیر میں لمبی لمبی پختہ اینٹیں اور چونہ گیرو استعمال کیا گیا جس کا فرش آج بھی باقی ہے۔ اور حوض سے پانی آگے مسجد شریف اور لنگر خانے کو مٹی کی پختہ نالیوں کے ذریعے پہنچتا۔ جو

لہ جناب قاضی قمر الدین صاحب کے زیر اہتمام چکڑالہ (میانوالی) کے مستری نور احمد، حاجی نور محمد اور مستری فیض اللہ کو چاہ عثمانی کی تعمیر کی سعادت حاصل ہوئی۔

www.maktabah.org

تمام ضرورتیں محل سرائے ۔ مسجد شریف اور لنگر خانے کی پوری کرتا ۔ ایسی طبع دار اور نادر واٹر سپلائی کا نمونہ تھا جس کا تصور آج اس ترقی یافتہ دور میں ایسی جگہ اس سے بہتر نہیں کیا جا سکتا ۔ اہل اللہ کی قوت ایمانی اور فراست روحانی دیکھی کہ جناب والا نے اِس خانقاہ شریف کو واردین ، زائرین اور متوسلین کے لیے ظاہری اور باطنی اعتبار سے خلد بریں کا نمونہ بنایا تھا ۔

ے بہشت آنجا کہ آزار ے بناشد
کسے را با کسے کار ے بناشد

سبحان اللہ ! جناب والا کی شان فقیری اور خدا آگاہی ایسی تھی جس پر سینکڑوں کجکلاہوں کی شانیں قربان ہوں ۔

ایک بزرگ صاحب کراچی سے پہلی دفعہ وادی سون تشریف لا رہے تھے ان کی گاڑی پختہ سڑک پر رواں دواں تھی جب خانقاہ سراجیہ ڈیپ شریف کے محاذ پر پہنچی تو اپنے احباب کو فرمانے لگے ۔

بھائیو ! یہاں سے تو شاہباز ولی اللہ کے نشیمن کی خوشبو آرہی ہے ۔ حالانکہ خانقاہ شریف سڑک سے میل سوا میل پہاڑ میں آنکھوں سے اوجھل تھی ۔

سورۂ بنی اسرائیل کی اولین آیت سُبۡحَانَ الَّذِیۡ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ : اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَی الَّذِیۡ بَارَکۡنَا حَوۡلَہٗ ‘‘
اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَی الَّذِیۡ بَارَکۡنَا حَوۡلَہٗ ۔

پر غور فرمائیں ۔ کہ اس کا تعلق واقعۂ معراج نبوی ؐ سے ہے خود مسجد اقصیٰ کا یہ حال تھا کہ جا بجا شکستہ تھی ۶۰ رسال پہلے ایک ظالم یونانی بادشاہ نے اسے منہدم کرایا تھا ۔

www.maktabah.org

اس وقت یہ جگہ کوڑے کٹ کا مرکز بنی ہوئی تھی۔ مگر اس حالت میں بھی وُہ برکات ربانی کی مرکز تھی۔ اور اللہ نے اپنے پیارے حبیب کو اپنی آنکھوں سے ایسا دکھایا کہ آنجناب بزبان وحی بول اُٹھے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ ط

اسی طرح اس بزرگ کا کہنا بھی ایک حقیقت تھی جو اپنی دل کی آنکھوں سے دیکھ کر بول اُٹھے۔

اس فقیر نے بیس پچیس سال سے حسب مقدور موسم گرما میں قیام کے وقت ان رمنے ہوئے مقامات مقدسہ کی رفتہ رفتہ تعمیر کر رکھی ہے جس سے خانقاہ سراجیہ ڈیپ شریف کی ترقی روز افزوں ہو رہی ہے۔ چنانچہ مسجد کی جدید تعمیر خوبصورت اور خوشنما سفید گھڑے ہوئے پتھروں عمدہ عمدہ گاڈروں اور اونچے اونچے میناروں سے مکمل ہو چکی ہے۔

بفضلہٖ تعالیٰ چاہ عثمانی از سر نو تعمیر زیر غور ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مقدس نشانات کی تعمیر کی توفیق عنایت فرمائے۔ فی الحال چاہ عثمانی کے بجائے فقیر نے ایک ۱۰ در ۱۰ حوض پختہ سیمنٹڈ تیار کرایا ہے۔ اور بذریعہ انجن پانی حوض تک پہنچایا ہے۔ حوض مسجد کے پیچھے واہنڑ سے تقریباً ایک سو بیس ۱۲۰ فٹ کی بلندی پر واقع ہے جس میں بفضلہ تعالیٰ وافر مقدار میں پانی موجود رہتا ہے۔ جو اندر گھر اور باہر مسجد کے لیے اور وضوء کے کام میں خرچ ہوتا ہے۔

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ۔

www.maktabah.org

علم تصوف

علم تصوف کا قرآن و حدیث میں نام احسان (یعنی خوبصورتِ اسلام) کا ہے۔ ظاہر ہے کہ کسی بھی قلب و قالب ظاہر و باطن اور زبان و عمل کے توافق اور تطابق ہم آہنگی اور یکسانیت سے ہی کسی ذات میں جاذبیت اور کشش پیدا ہو سکتی ہے۔ اور اس کے بغیر نہ وہ کسی آنکھ میں جچتا ہے اور نہ ہی کسی کا کوئی مقام ہو سکتا ہے۔ انانیت اور خود نمائی انسان کی نفسانی خواہش ہے جو ہر خطا اور ہر فساد کی جڑ ہے۔ اِس علم کا مشہور نام تصوف ہے۔ اور "فقر" ہے جو اس مقام پر فائز ہوتا ہے۔ اس کا نام فقیر کہلاتا ہے۔ یہ لقب بڑا جامع اور پُر معنیٰ ہے۔ اس کے مشمولات میں چاروں اوصاف خاص طور پر شامل ہیں۔ حضرت غوث الاعظم پیرانِ پیرؒ نے ایک سوال کے جواب میں فقیر کے لفظ کی یوں تشریح فرمائی ہے۔

فؔ :- سے مراد فناء فی اللہ یعنی اس مقام میں اگر سالک اپنی ذات اور صفات سے فارغ ہو جاتا ہے۔ نہ اُسے جان کی خبر نہ جہان کی خبر۔

قؔ :- سے اُس کے قلب میں بے پناہ قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

یؔ :- سے رحمت الٰہی کی ہر وقت امید اور خوف و رجا اور کمال تقویٰ جو اسے حاصل ہوتا ہے۔

رؔ :- سے مُراد رقت قلب اور کمال رجوع الی اللہ۔

اور تیرھویں صدی کے مجدد حضرت شاہ عبداللہ معروف شاہ غلام علی شاہ صاحب دہلوی مجددی نقشبندی فقیر کی یوں تعریف فرماتے ہیں۔

www.maktabah.org

کہ فقیر کے چار حرف ہیں۔

ف :۔ سے مراد فاقہ (بھوک) سے رہنا۔ اور اللہ پر کمال توکل اور۔

ق :۔ سے مراد قناعت یعنی تھوڑے سے بہت پر قناعت (صبر کرنا) اور رزق کی تلاش میں دربدر ٹھوکریں نہ کھاتا پھرنا۔

ی :۔ سے مراد یاد مولیٰ میں ہر دو جہان بھلا دینا۔

ر :۔ سے مراد ریاضت اور مجاہدہ اختیار کرنا۔ تو اس کے صلے میں۔

(اللہ کریم)

ف :۔ سے اللہ کریم کا فضل حاصل ہوگا۔

ق :۔ سے قرب ربّانی۔

ی :۔ سے یاری۔

ر :۔ سے مولائے کریم کی رحمت حاصل ہوگی۔ ورنہ تو اگر ظاہر داری اور مکروفریب کی فقیری ہو۔

ف :۔ سے فضیحت۔

ق :۔ سے قہر الٰہی۔

ی :۔ سے یاس (ناامیدی)

ر :۔ سے ہر دو جہان کی رسوائی حاصل ہوگی۔ نعوذ باللہ! تو معلوم ہوا کہ یہ چاروں اوصاف حسین ایمان اور خوبصورت اسلام کی اولین اساس اور بنیاد ہیں۔ اور ان چاروں اجزاء کا امتزاج اور ظاہر و باطن کی یکسانیت کا نام تصوف اور فقر ہے۔

www.maktabah.org

حج

حضور نے حج بیت اللہ الحرام ۱۳۲۴ھ شوال میں ۵۴ اونٹوں کے قافلے کی شکل میں ادا کی ۳۶ آدمی حضور کے ساتھ تھے آگے آنجناب کے ملفوظات شریفہ شروع ہوتے ہیں۔ اور بعد میں مکاتیب شریفہ اور آنجناب کی زندگی کے خاص خاص واقعات بیان کئے جاتے ہیں جو آپ کے بلند مقامات اور عالی مدارج کی واضح دلیل ہیں۔

www.maktabah.org

الفصل الثانی

ملفوظات شریف اور نصائح شریفہ کے بیان میں

(آپؒ کی زبان فیض ترجمان کے جواہر پارے)

ملفوظات شریفہ بزرگانِ دین سے جو فیض مریدین اور خلفاء عظام و منسلکین طریقہ عالیہ کو حاصل ہوتا ہے۔ وہ حد تحریر سے باہر ہے۔ اور قلم اس کے بیان سے قاصر ہے۔ ایک تو ـــ سارے سلوک اور فقر کی مشکل مقامات کی تشریح ان کو حاصل ہو جاتی ہے جو مدام ان کے دل کو کھٹلتا رہتا ہے۔ دوسرا بزرگانِ دین کو جو احوال فقر کے دوران حاصل ہوتے ہیں مثلاً احوالِ توحید میں مشکل اصطلاحات جو حال سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ اور قال سے بھی جیسے توحید وجودی اور توحید شہودی، حقائق الٰہیہ اور حقائق انبیائیہ وغیرہ ان سب کی تشریحات ان کی زبان فیض ترجمان سے صادر ہو کر منسلکین کے لیے باعث تشفی و تسلی ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے حضرت قبلہ کی ملفوظات شریفہ بھی ہیں جن میں طالبانِ طریقت کے لیے بہت کچھ سامان موجود ہے چند ایک ملفوظات درج ذیل کیئے جاتے ہیں۔ جو اپنی جگہ جواہر پارے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

ملفوظ شریف

آیت شریفہ يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِينَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط پڑھتے ہوئے

www.maktabah.org

فرمایا:- کہ خداوند تعالیٰ کی محبت کا جذبہ رکھنا ایک تو مامور شرعی اور دوسرا منصوص قرآنی ہے۔ اور مفسرین اس کا بیان کرتے ہیں۔ اور اس کے لوازم اور آثار کی بھی تشریح کرتے ہیں۔ مگر عشق و محبت کی حقیقت یہ ہے

کہ سالکین کرام جب عشق و محبّت کی انتہا پر پہنچتے ہیں

تو وہ رب العزت جل شانہٗ کی دیدار میں پگھلتے رہتے ہیں۔ اور مدام آہ، نعرہ، ھَیٰ ھَیٰ، بے حد گریہ اور استغراق جیسے صفات جو عشق کے مظاہر ہیں۔ اُن میں ظاہر ہوتے ہیں۔ ان کو بجز دیدار محبوب حقیقی جلّ شانہٗ کے سکون و قرار حاصل نہیں ہو سکتا۔

اور وہ اس دنیاء فانی میں حاصل نہیں ہو سکتی جیسے کہ آیت قرانی لَاتُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِیفُ الْخَبِیرُ۔ سے ظاہر ہوتا ہے۔

عاجز فقیر کہتا ہے کہ سبحان اللہ! عشق کے ایسے مظاہر حضرت شیخ روزبہان نقلی شیرازی رح جو حضرت شیخ اکبر محي الدین ابن العربي رحمۃ اللہ علیہما کے شیخ اور پیر و مرشد تھے۔ بوجہ اکمل ظاہر تھے جن کے احوال میں حضرت مولانا حاجی صاحب نفحات میں تحریر فرماتے ہیں۔ (کان صاحب ذوقٍ واستغراق و وجد دائم، لایسکن لوعتہٗ ولا یرقأ دمعتہٗ، ولا یطمئن فی وقت من الاوقات، ولا یسلو ساعۃ من الحنین والزفرات یتأوہ کل لیلۃ بالبکآء والعوائل)

ملفوظ شریف

فرمایا:- انسان اُنس سے ماخوذ ہے اور اُنس اُس کی فطرت میں موجود ہے۔

www.maktabah.org

لہٰذا ذات حق عز اسمہٗ سے اُنس رکھے۔ بود و نابود، موت و حیات، معاش و معاد ہر معاملہ میں انسان اس کا محتاج ہے۔ صرف اس کی ذات پاک سے ہر لحظہ، ہر لمحہ، ہر دقیقہ اور ہر ثانیہ اُنس رکھے۔ (عاجز فقیر) کہتا ہے کہ انسان کے بارے میں اللہ کریم قرآن کریم میں فرماتے ہیں۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ"

ملفوظ شریف

مولانا غلام حسین صاحب کانپوری نے عرض کی:۔ حضور! ہر پیر و مرشد کا دستور ہے۔ کہ ایک خاص وقت اور حجرہ اپنی عزلت نشینی کے لیے مقرر کرتا ہے۔ لیکن آنحضور ہر وقت ہم غلاموں کے ساتھ خلط ملط رہتے ہیں۔ اور آنحضور کا عزلت اور گوشہ نشینی کا کوئی معمول نہیں تو جوش میں آکر ارشاد فرمایا۔ تم لوگ معرفت اور عرفان کو خلوت اور عزلت میں منحصر جانتے ہو مگر یہ معاملہ عنایت خداوندی سے حاصل ہوتا

۱ے مولانا غلام حسین صاحب موصوف فرماتے تھے کہ آپ جب یہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو آپ کے چہرے سے حضور سرور دو عالم ﷺ کے حلیہ مبارک کے آثار و انوار دکھائی دینے لگے جیساکہ شمائل حدیث کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے ان اسرار کے دیکھتے ہی پہلے خود یہ عاجز اور پھر ساری مجلس کے حاضرین گستاخی اور بے ادبی سے تائب ہوئے۔ اور ساری اہل مجلس مان گئے کہ اس بزرگ خدا کے احوال ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں۔

www.maktabah.org

ہے۔ اور یہ شعر پڑھا۔

؎ خود بخود آں ہمہ دلدار بہ برمی آید
نہ بزور و نہ بزاری نہ بہ زر می آید

ترجمہ:

یعنی محبوب خود بخود جلوہ میں آ کر اپنا دیدار کراتا ہے۔ اور محبوب کی جلوہ گری نہ کسی کے زور سے میسر ہوتی ہے اور نہ زاری و زر سے۔

ملفوظ شریف

ارشاد فرمایا کہ جو صاحب درد نہیں۔ وُہ حیوان سے بھی بدتر ہے۔ تو اس پر ایک خلیفے مولانا عبدالاحد نے عرض کیا۔ حضور! یہ کوئی اختیاری امر تو نہیں۔ تو حضور جوش میں آ کر ارشاد فرمانے لگے۔ کہ مولانا! جیسے دنیا کے حصول کے لیے وسائل اور حیلے تلاش کرتے ہو۔ اسی طرح حصول درد کے لیے بھی وسائل اور ذرائع تلاش کرو۔ اگر کوئی شخص خلوص نیت سے دیوان حافظ اور مثنوی شریف کا مطالعہ کرے گا اور شیخ کامل کے ساتھ رابطہ بھی رکھے گا۔ انشاء اللہ اُن کے فیوضات اور برکات سے ہرگز محروم نہیں رہے گا۔

ملفوظ شریف

پھر ارشاد فرمایا۔" محبت خداوندی مامور شرعی ہے اس کے بغیر حلاوت ایمانی ہرگز نصیب نہیں ہوسکتی۔

www.maktabah.org

حرام وحلال جائز وناجائز میں کمال اتباع سنت چاہیئے اللہ کے فضل سے خانقاہ شریف میں اکثر اہل علم کا مجمعہ رہتا ہے۔ بحمداللہ سنت سنیہ سے ایک قدم بھی پس وپیش نہیں ہوتا میرے حضرات کا معمول رہا ہے کہ جمیع مسائل حرام وحلال میں شریعت اور سنت سنیہ کی کمال پابندی کو اپنا نصب العین جانتے ہیں۔

ملفوظ شریف

حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وکرامۃً کے سفر مبارک میں ایک منزل پر جب قیام کیا۔ تو صرف فرض ادا فرمائے اور سنتیں چھوڑ دیں۔ احباب کی قطع وساوس کے لیے ارشاد فرمایا کہ آنحضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس مقام پر سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔ اس لیے اس فقیر نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں سنتیں پڑھنی چھوڑ دی ہیں۔ کیونکہ جملہ ثواب اور خیر وبرکات حضورؐ ہی کی اتباع سے نصیب ہوتے ہیں۔ سبحان اللہ! کیا شان ہے اہل اللہ کی محبت اور اتباع کی۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ دوران سفر اُن مقامات پر بھی سواری سے اُترتے۔ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طبعی ضرورت کے لیے سواری سے اُترتے تاکہ حضورؐ کی سنت پر عمل ہو۔ گو کہ طبعیہ ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح آپ قبلہ نے سنت سنیہ پر عمل کرنے پر وہ انعام پایا۔

کہ گنبد خضراء روضہ اطہر میں دخولی سے مشرف ہوئے۔ کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

www.maktabah.org

شعر

کسی کو طُور میسر، کسی کو طَور نصیب
جُدا جُدا ہے تجلی نظر نظیر کے لیے

ملفوظ شریف

آپ قبلہ قدس سرہٗ کو علوم عقلیہ و نقلیہ کے علاوہ علم عرفان و تصوف میں وہ راسخ ملکہ مولیٰ کریم نے عطا فرمایا تھا۔ کہ آپ کی مجلس شریف میں جیّد علماء اور فضلاء بھی انگشت بدندان رہ جاتے تھے۔ سورۂ احزاب کی اِس آیت شریف و حملہا الانسان انہٗ کان ظلوما جھولا کی تفسیر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اِنسان اپنے نفس پر ظلُوم اس واسطے ہے۔ کہ اُس نے اپنے نفس کو خواہشات اور مقتضیات سے محروم رکھا ہوا ہے۔ اور اپنی انانیت کو فنا کر کے اپنے آپ کو کالعدم سمجھ رکھا ہے۔

اور وہ جھُولؔ اس واسطے ہے۔ کہ اس کو ذات حق جل شانہٗ میں فنائیت کمال حاصل ہے۔ کہ سارا جہان اور جہان کی سب چیزیں اس کی آنکھوں سے اوجھل ہو گئی ہیں۔ اور سوائے ذات حق جل جلالہٗ کے اُس کو اور کچھ بھی نظر نہیں آتا یہانتک کہ اپنا وجود بھی۔ وُہ جدھر بھی دیکھتا ہے اُدھر اُسے ذات حق جلشانہٗ کی ذات پاک جلوہ گر نظر آتی ہے۔ جیسے کہ ایک شاعر نے کہا ہے۔

ع جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے ؎

مجھے اور جہان سے ہے کام کیا جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

www.maktabah.org

حضرت قبلہ رح کے اس ملفوظ شریف کے راوی مولانا عبدالحکیم صاحب مندوخیل پٹھان سکنہ کوہی بہارہ استرانہ ہیں۔ یہ ملفوظ حضرت کا بیان فرما کر پھر آگے مولانا صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ اس آیت کی تفسیر جیساکہ حضرت قبلہ رح نے بیان فرمائی تھی میں نے مولانا جامی صاحب رح کے رسالہ لوائح جامی میں بھی ایسا ہی پایا مولانا جامی صاحب رح کے فارسی ابیات یہ ہیں: (ابیات فارسی)

۱۔ غیر انسان کَسَش نہ کرد قبول! — زانکہ انسان ظلوم بود جہول

۲۔ ظلم او آنکہ ہستی خود را — ساخت فانی بقائے سرمد را

۳۔ جہل او آنکہ ہر چہ جز حق بود — صورت او ز لوح دل بزد بود

۴۔ نیک ظلمے کہ عین معدلت است — نغز جہلے کہ مغز معرفت است

مولانا عبدالحکیم صاحب رح موصوف فرماتے ہیں کہ میں نے جب ظلوماً جہولا کی بابت مولانا جامی صاحب رح کے یہ اشعار سنائے۔ تو حضرت قبلہ فرمانے لگے۔ مولوی صاحب! فقیر نے اس وقت تک یہ ابیات نہ کہیں دیکھے ہیں نہ سنے۔ قربان جاہیئے! حضرت قبلہ کے بے پایان علم کے کہ سبحان اللہ! مسائل عقلیہ و نقلیہ میں بحر بیکراں تھے۔

ملفوظ شریف

مولانا عبدالحکیم موصوف فرماتے ہیں کہ ایک روز بندہ حضرت قبلہ رح کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ تو حضرت قبلہ فرمانے لگے:۔

مولوی صاحب! کوئی حالت بھی اس حالت کی برابری نہیں کر سکتی جس میں

www.maktabah.org

بندہ خداوند تعالیٰ کا ہو کر رہے۔ خواہ ایک لحہ قدر بھی ہو۔ (یعنی سیکنڈ قدر) سیکنڈ۔
شاعر خاقانی نے ایک شعر میں بیان کیا ہے۔

شعر ؎

پس از سی سال این معنی محقق شد بہ خاقانی
کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی!

ملفوظ شریف

ایک دفعہ جناب مولوی غلام حسین صاحب کانپوری حضور کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ تو مولوی غلام حسین صاحب موصوف نے عرض کی "قبلہ! حضور کی عادت آج کل کے پیروں جیسی نہیں۔ ان کی عادت ہے۔ کہ وہ عبادت کے لیے ایک خاص وقت مقرر کرتے ہیں۔ جس میں وہ کسی کو اپنے پاس نہیں چھوڑتے۔
اور ایک خاص وقت مقررہ پر مریدوں سے ملتے ہیں اور حضور کا تو یہ حال ہے کہ ہر وقت ہم غلاموں کے ساتھ اختلاط رکھتے ہیں۔
حضور نے خلوت اور اشغال و اذکار کے لیے کوئی علیحدہ وقت مقرر نہیں کیا۔
مولانا موصوف کی یہ کلام سنتے ہی جوش میں آ کر فرمانے لگے۔ کہ تم لوگ معرفت الٰہی کو خلوت گزینی اور گوشہ نشینی میں منحصر جانتے ہو۔ بلکہ یہ معاملہ عطائے الٰہی پر منحصر ہے
پھر آپ نے اسی جوش میں یہ شعر پڑھا۔

؎ خود بخود آن مہ دلدار ببر می آید
نہ بزور نہ بزاری نہ بزر می آید

www.maktabah.org

ترجمہ اُردو

خود بخود وہ مہ دلدار نظر آتے ہیں

نہ بزور نہ بزاری نہ بزر آتے ہیں

یہ شعر پڑھتے ہی آپ کا چہرہ ایسا متغیر ہوا کہ آپ کے چہرہ انور سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک جیسے کہ شمائل حدیث کی کتابوں میں لکھا ہے نظر آنے لگا۔ تو سب محفل کے علماء اور خود مولوی غلام حسین موصوف اپنی اس بے ادبی اور گستاخی سے تائب ہوئے۔

اور ان کو حضور کے کمالات عالیہ اور معرفت الٰہیہ کا کامل یقین ہوا۔ ہمارے خواجہ جہان خواجہ عزیزان علی رامیتنی رح فرماتے ہیں۔

؎ از درون شو آشنا و ز برون بیگانہ وش

این چنیں زیبا روش کمتر بود اندر جہان

ترجمہ اُردو

ع اپنے دل سے باخبر، باہر سے تو بیگانہ ہو

ملفوظ شریف

آپ نے فرمایا۔ اگر مرید کو اپنے پیر کا کوئی کام خلاف شریعت نظر آئے۔ تو وہ پیر پر ہرگز اعتراض نہ کرے بلکہ اس کے کام اور کلام کی تاویل کرے۔ اگر اس کا فعل حالت سکر پر مبنی ہو۔ اور وہ کام گناہ کا ہو۔ تو مرید کو چاہیئے کہ اس کے فعل اس کے کام پر عمل نہ کرے مگر اس کی ولایت کا ہرگز انکار نہ کرے۔ حضرت ماعز رض جو حضور ؐ کے

www.maktabah.org

کے اصحاب کرام سے تھے اُن سے گناہ صادر ہُوا۔ اور وہ زنا کے مُرتکب ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو رجم کیا۔ تو اِس سے معلوم ہُوا کہ گناہ کبیرہ ولایت کے ساتھ جمع ہو سکتی ہے۔ کیونکہ نبی معصوم ہوتا ہے مگر ولی معصوم نہیں ہوتا مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جس پیر کا کام ہی بدکاری کرنا ہو اور وُہ فسق اور گناہوں میں شرابور ہو۔ وہ ولی ہو ہی نہیں سکتا۔ تو ایسے پیر کی کلام تاویل کے قابل بھی نہیں۔ اور نہ وُہ پیر پیری کے قابل ہے۔

ملفوظ شریف

آپ نے فرمایا اگر اپنے پیر سے اُس کو کوئی دُوسرا کامل پیر نظر آیا۔ یا ایک ادنیٰ سی خصوصیّت بھی اپنے پیر سے اس دُوسرے پیر میں زیادہ پائی۔ تو مرید کو چاہیئے کہ وہ اپنے پیر سے اِجازت لے کر اُس دوسرے پیر کا مُرید ہو جائے۔ اور اُس سے توجہ باقیماندہ مقامات کی حاصل کرے۔ اُس کو اجازت ہے۔ نہ اس میں کوئی گناہ ہے۔ اور نہ اِس سے پیر اول کی پیری میں نقص خیال کرے بلکہ یہ سمجھے کہ سابقہ پیر اِسی قدر حصہ میری قسمت میں لکھا ہوا تھا۔ ہرگز اپنے پیر کو ناقص نہ سمجھے اگر ایسا خیال کیا تو معاذ اللہ وُہ پیر ثانی کا بھی فیض حاصل نہیں کر سکتا۔

ملفوظ شریف

آپ نے فرمایا کہ پیر کے حقوق سب حقداروں سے زیادہ ہیں۔ خواہ والدین ہوں یا اُستاد ظاہری ہو یا اپنے رشتہ دار بہن بھائی۔ اساتذہ۔ خویش واقربا ہوں۔

www.maktabah.org

سب سے پیر کے حقوق زیادہ اور سب سے پیر کے حقوق کو اولین فوقیت حاصل ہے ولادت ظاہری اگرچہ والدین کی طرف منسوب ہے۔ مگر ولادت حقیقی روحانی پیر ہی کے ساتھ مخصوص ہے۔ ولادت ظاہری کو چند روزہ زندگی حاصل ہے۔ مگر ولادت حقیقی روحانی ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ پیر ہی تو ہے جس کی توجہات شریفہ سے مرید کی پوشیدہ نجاستیں دور ہو جاتی ہیں۔ اور ماسوی اللہ کے آلائشوں سے پاک صاف ہو کر خدائے عزوجل تک رسائی حاصل کرتا ہے۔ پیر ہی تو ہے۔ جو مرید کو گمراہی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکال کر مولا کریم کی جانب میں حاضری کے قابل بنا دیتا ہے۔ اُس وقت اُس کا نفس سرکشی سے باز آجاتا ہے۔ اور مرید صحیح معنوں میں اسلام حقیقی کی دولت سے مشرف ہو جاتا ہے۔

ملفوظ شریف

آپ نے فرمایا کہ مرید کو اس کے باپ اور اولاد اور سارے لوگوں سے بڑھ کر پیارا ہونا چاہیئے۔ مرید پر اپنے شیخ کے ساتھ بے انتہا محبت رکھنی واجب ہے۔ اس وجوب کی دلیل قیاس ہے۔ کیونکہ خداوند کریم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ساری اُمت پر واجب فرمائی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ "مومن مؤمن نہیں بن سکتا جب تک میں اُس کو اس کے والد اور اولاد اور باقی سب لوگوں سے پیارا نہ ہو جاؤں"

محبت کے وجوب کی یہ دلیل ہے کہ وہ اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان واسطہ ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہی مقصود بالذات تھے اور نہ ہی معبود بالذات بلکہ

www.maktabah.org

درمیانی واسطہ تھے۔

اصلی مقصود اور معبود بالذات تو خداوند کریم ہی کی ذات ہے جیسا کہ آیت

قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الٰھکم اللہ واحد۔

سے ظاہر ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات پاک بشر تھی، مگر واسطہ تھے۔ اللہ کریم کی ذات تک پہنچانے کی۔ اور اسی طرح یہ وجہ شیخ میں بھی پائی جاتی ہے۔ کہ وہ مولا کریم کی ذات تک پہنچانے کا ایک واسطہ ہے۔ پس فرع کے لیے اصل کا حکم ثابت ہوا۔ اور وہ حکم یہ ہے کہ شیخ کے ساتھ بھی ایسی محبت رکھنی واجب ہے۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے جیسا کہ آیت مبارک مذکورہ سے ثابت ہے۔

ملفوظ شریف

آپ نے فرمایا کہ ممکنات دو قسم ہیں۔

۱۔ عالم خلق:۔ جو مٹی۱ ۔ پانی۲ ۔ ہوا۳ اور آگ۴ اور ان سب کا مجموعہ اور عطر خالص لطیفہ نفس۵ ہے۔

اور دوسری۲ قسم عالم امر ہے۔ اور وہ ۱۔ قلب ۲۔ روح ۳۔ سر ۴۔ خفی اور پانچواں لطیفہ اخفیٰ ہے۔ عرش ان دونوں عالموں کے مابین ایک برزخ ہے۔ اور جیسا کہ ظلال اسماء وصفات الٰہیہ ولایت صغریٰ کہلاتی ہے۔ اسی طرح صفات باعتبار ظہور ولایت کبریٰ کہلاتی ہے اور صفات کا باعتبار بطون ولایت علیا نام رکھا گیا ہے۔

اور یہ تمام کشف کے ذریعہ ایک دائرہ کی شکل میں دکھائی دیتی ہیں اور اسی طرح

www.maktabah.org

ممکنات بھی بشکل دائرہ نظر آتے ہیں۔ دائرہ کی قوس تحتانی عالم خلق ہے۔ اور قوس فوقانی عالم امر ہے۔ اور عرش دائرہ کا ایک قطر ہے جس کے اُوپر کا حصّہ عالمؔ امر کہلاتا ہے۔ اور نچلا حصّہ عالمؔ خلق کہلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں ممکنات سے زیادہ قریب عالم اَمر ہے پھر عالم اَمر کے لطائف سے لطیفۂ اخفیٰ اللہ پاک کے زیادہ قریب بہ نسبت نچلے کے ہے۔ عالم امر لطیف ہے اور عالم خلق کثیف ہے۔ اور عالم امر کو چونکہ خداوند کریم کے ساتھ قرب حاصل ہے۔ اِس واسطے نورانی ہے۔ اور عالم خلق چونکہ بعید ہے۔ اس واسطے تاریک اور ظلمانی ہے اور یہ عالم خلق اپنی ظلمت اور کثافت کے باعث شر و فساد کا منبع ہے۔ عالم خلق کا ہر ایک عُنصر شر کا باعث ہے۔ آگ کے عنصر میں تکبر اور عُلوّ ہے۔ اور خاک میں خسّت اور دناءت ہے۔ اور نفس ان سب کا عطر خالص ہے جو شر کا بھی منبع ہے۔ اور برائیوں پر بھی ہر وقت بندہ کو برانگیختہ کرتا رہتا ہے۔

پس شیطان تو محض مقوی ہے۔ مفسد حقیقی فی الحقیقۃ نفس ہے۔ جیسا کہ خُداوند کریم اپنی کلام پاک قرآن کریم میں فرماتے ہیں۔ وقال الشیطان لما قضی الامر اور قولہ تعالیٰ فلا تلومونی ولُوموا اَنفسکم۔

یعنی جب برائیاں بندہ سے صادر ہوئیں۔ تو شیطان کہنے لگا کہ اپنے نفسوں کو ملامت کرو۔ مجھے ملامت نہ کرو۔ میں نے تو تمہیں صرف راستہ دکھایا۔ تم نہ چلتے تو میں کوئی تم کو زور سے اس راستہ پر تو نہیں لے گیا۔

یعنی نفس کی خواہشات نے جب زور پکڑا تو شیطان کو موقعہ مل گیا۔

www.maktabah.org

الفصل الثالث

(یعنی تیسری فصل)

مکاتیب شریفہ اور اُن خلفاء کرام کے اسمائے گرامی جو خلعت خلافت سے مشرف ہوئے اور آگے فیاض جہان بنے

دیباچہ مکاتیب شریفہ:

ضمیمۂ تیسری فصل کا:

دیباچہ مکاتیب شریفہ:

یہ بات آفتاب عالمتاب کی طرح روشن ہے۔ کہ پیران عظام اور اولیاء کرام کو وسیلہ پکڑنے کی اصلی غرض اللہ جل شانہٗ کی دولت حاصل کرنا۔ مقصود ہوتا ہے۔ اور اپنے رحیم وکریم مولاء پاک عزّ اسمہٗ کے دائمی قرب کا خزانہ مطلوب ہوتا ہے جب کسی نیک بخت کو ارادت صادقہ سے اپنے شیخ اور پیر و مرشد سے سچی محبت اور خدمت کا تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ تو اس نسبت کے اعتبار سے اس کو معیت اور ہم نشینی آسان ہو جاتی ہے۔ اور اس کمال اُنسیت سے وہ اپنے شیخ

www.maktabah.org

کے فیوضات اور برکات سے مالامال ہو جاتا ہے۔ اور یہ محبت اور رابطہ مُرید کو شیخ کی "معیت مطلقہ" سے رنگین بنا دیتی ہے۔

اور اسی معیت مطلقہ کی جانب اللہ کریم نے آیت کریمہ مع الذین انعم اللہ علیھم" میں ارشاد فرمایا ہے۔

اور ارشادات نبوی ؐ "الجنس مع الجنس یمیل" اور اَلْقَلْبُ یَھْدِیْ الی القلب اس باب میں دلیل کافی، اور اشارہ وافی ہے۔ رب کریم ورحیم نے اپنے اِن بندگان خاص کے قلوب مطہرہ کو اپنے قرب وشہود کے دروازے بنائے ہیں جیساکہ حدیث شریف "اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا وارد ہے۔ یہ حضرات والاشان رضؓ اپنی قوت جاذبہ سے طالبانِ حق کو اپنی قلبی مقناطیسی کشش سے فیض یاب فرماتے ہیں۔ اسی کا نام اصطلاحِ تصوف میں (شیخ کی توجّہ شریف) کا نام دیا گیا ہے۔ یہ حضرات عالیشان رضؓ اپنی قلبی توجہات سے بطور انعکاس طالبان حق جلشانہٗ کے قلوبِ ظلمانی کو پاک وصاف فرما کر انوار وتجلیات ربانی سے رنگین اور منور فرماتے ہیں اِسی عکس مبارک سے مسترشدان صادق محبت اور ارادت صادقہ کا بھی مخزن بن جاتے ہیں۔ جیساکہ سید الطائفہ مجدد طریقت شاہ نقشبند قبلہ قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

"کہ طریقہ ما انصباغی است طریقہ ما انعکاسی است"، (یعنی میرا طریقہ عکس کے طور پر اپنا رنگ چڑھانا ہے) واضح ہو کہ امت محمدیہ کے اولیاء کرام رحمت خداوندی کے وسائل اور ذرائع ہیں جب مرید صادق اپنی محبت صادقہ کی بناء پر اپنے حضرت شیخ سے ایک گونہ جنسیت پیدا کر لیتا ہے۔ تو افادہ اور استفادہ روحانی کی دو صورتیں ہیں۔

www.maktabah.org

نمبر ۱۔ جو صحبت شریف میں حاضر رہتا ہے وہ اپنے شیخ کے حلقہ توجہات سے فیض حاصل کرتا ہے۔ اس قسم صحبت کو قرب شیخ اور صحبت شیخ کے نام نامی سے موسوم کرتے ہیں۔

نمبر ۲۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی مسترشد اپنے حضرت شیخ سے دور ہوتا ہے۔ تو اس وقت افاضہ اور استفاضہ اور تربیت مسترشدین چند طریقوں سے ہوتی ہے۔

نمبر ۱۔ توجہ غائبانہ۔

نمبر ۲۔ ذکر و اذکار اپنے شیخ کے بتائے ہوئے کی پابندی۔

نمبر ۳۔ مکاتیب شریفہ شیخ سے دور رہنے والوں کے لیے شیخ ہی اپنے مکاتیب شریفہ کے ذریعہ روحانی فیض پہنچاتا ہے۔

جس طرح آفتاب عالم تاب کی شعاعیں جب جلوہ ریز ہوتی ہیں تو کائنات کا ذرّہ ذرّہ جگمگا اٹھتا ہے۔ اور اپنی فطری صلاحیت کے مطابق ان شعاعوں سے مستفیض ہوتا ہے۔

ٹھیک اسی طرح ہر عقیدت مند اور محب مرید اپنے شیخ سے دور رہ کر اپنے ظرف اور استعداد کے مطابق اخذ فیض کرتا ہے۔ اور یہ امر اتنا یقینی ہے کہ اس کو تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے۔ گو اس کی حقیقت ہمیں معلوم نہیں ہو سکتی۔ مثلاً حرارت اور برودت دونوں چیزیں ارباب سائنس جدید کے ہاں مسلم ہیں لیکن اب تک ان کی حقیقت نا معلوم ہے۔

www.maktabah.org

الغرض

حضرت قبلہ قُدس سرہٗ مسند ارشاد پر رونق افروز ہوئے تو اپنے اسلافِ کرام پیرانِ عظام کی سنت کے مطابق اپنے مسترشدین اور متوسلین کو مختلف حالات کے مطابق ہر ایک کی تربیت فرماتے رہے۔ اِس طرح سے کہ جو سعادت مند صحبت اور حلقہ شریفہ میں شریک ہوتے۔ ان کو اپنی توجہ شریف سے فیضیاب فرماتے۔ اور جو نیک بخت جسمانی قرب سے محروم ہوتے ان کو اپنے مکاتیب شریفہ کے ذریعہ فیض سے مشرف فرماتے۔ جب حضور پر نور کا وصال شریف ہوا تو وہ جواہر پارے پریشان اور پراگندہ تھے۔ تو اس لاشئی محمد اسماعیل کے پیر و مرشد خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب والدم بزرگوار نے اپنے والد بزرگوار قطب الواصلین حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد سراج الدّین صاحب قدس سرہٗ کے وہ مکاتیب شریفہ جو دُرِ بے بہا تھے اور جو متعدد متوسلین کرام کے پاس محفوظ چلے آرہے تھے۔ فرداً فرداً جمع کر کے کتابی شکل دی تاکہ سلسلہ عالیہ کے تمام متوسلین اور منتسبین ان درہائے گرانمایہ سے مستفیض ہوں اور اب جب کہ یہ عاجز فقیر محمد اسماعیل اپنے دو بڑے حضرات والاشان خواجگان عالی شان حضرت مجمع بحار الانوار و معدن الاسرار حاجی الحرمین الشریفین، حضرت خواجہ حاجی دوست محمد صاحب قبلہ قندہاری اور حضرت قطب زمان محبوب رحمان خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب قبلہ دامانی قدسنا اللہ تعالیٰ بانفاسہم الشریفۃ و اسرارہم المنیفۃ کے سوانح حیات طیباب سے فارغ ہوا تو اب تیسرے حضرت قطب الواصلین غوث العالمین رئیس الاولیاء والعلماء المتقین خواجہ حاجی مولانا محمد سراج الملۃ والدّین کے

www.maktabah.org

سوانح حیاتِ طیبہ کی تحریر کی جانب متوجہ ہوا۔ اور اس ضمن میں آنحضور کے مکتوبات قدسی آیات کو شریک کرنا از حد ضروری تھا۔ کہ یہ کتاب کے طرۂ بدخشانی تھے۔ اور کتاب کی زیبائش کو چار چاند لگانے کے مترادف تھے۔ پس چند مکاتیب شریفہ پیش خدمت ہیں۔ خداوند کریم فقیر کے لیے باعث حسن خاتمہ گردانے۔

السعی منی والاتمام من اللہ العزیز المدانی، وانا فقیر الخاطئی الجانی، نمنہ العصمۃ والتوفیق انہ قریب مجیب ٥ علیہ توکلت والیہ اُنیب ٥

www.maktabah.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب مبارک اوّل

حضرت مولانا حسین علی صاحب کے نام

بجناب فیض مآب، محامد نصاب، والا مناقب اعزی واستاذی مولانا مولوی حسین علی صاحب ادام اللہ بقائہٗ۔ ورفع اللہ درجاتہ نسلا بعد نسل الی یوم التناد' واوصلہ اللہ الی غایۃ ما یتمناہ ؎

از فقیر حقیر لاشی محمد سراج الدین عُفی عنہ! بعد از تسلیمات ودعوات وتعظیمات مشحونہ معروض آنکہ آپ کا رقیمہ کریمہ بوقت میمون، اور ساعات ہمایوں میں ملا۔ حالات مافیہا سے آگاہی ہوئی۔

جنابا! آنوالاشان کے لیے دعائیں کی گئیں، اور آنجناب کے واسطے حضرات کرام کی خدمات میں عرض کیا گیا۔ خداوند کریم ورحیم شکستہ وخستہ دعاؤں کو شرف قبولیت سے مشرف فرمائے۔ انہٗ قریب مجیب، وبالاجابۃ جدیر ۝

ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست۔

محترما! آنجناب کی پریشانی خاطر نے فقیر کے دل پر بہت کچھ اثر کیا ہے فقیر ہر روز دعائیں کرتا ہے۔ جناب کو چاہیئے کہ مقدمہ کی پیشی کے وقت حضرات خواجگان عالی شان رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جانب متوجہ ہوں اور اُن کا رابطہ

www.maktabah.org

پکڑ کر مولا کریم سے طالب امداد ہوں۔ اللہ پاک خیر کرے گا۔ اپنے معاملہ کو حاکم اصلی اور قادر مطلق کے حوالہ کریں۔ اور اس ذات پاک کی طرف رجوع کریں۔ خصوصاً بوقت پیشی اللہ کریم حضرات کی برکات سے حاسدین اور معاندین کو اپنے آپ پر مبتلا فرمائے گا۔ اور اعداء ظالمان، دشمنان حاسدان کے شر سے آنجناب کو خلاصی عطا فرمائے گا۔ یا لنبی، و اٰلہ الامجاد ہٗ علیہ و علی اٰلہ الصلوات والتسلیمات والسلام ○

(فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

مکتوب شریف ۲

جناب مستطاب مولانا مولوی حسین علی صاحب رح کے نام:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب، محامد نصاب، مستطاب اعزی استاذی جناب مولانا مولوی حسین علی صاحب ادام اللہ بقائہٗ، وفیضانہٗ، بعد از تسلیمات و تعظیمات معروض آنکہ۔

ع از ہر چہ میرود سخن دوست خوشتر است

آپ کا رقیمہ وقت میمون، اور ساعت ہمایوں میں پہنچ کر باعث عز و شرف ہوا اور فرحت دوبالا ہوئی۔ جزاک اللہ تعالیٰ عنا خیر الجزآء۔

الحمد للہ کہ فقیر بمعہ متعلقین قرین عافیت ہے آنجناب کی خیریت بارگاہ الٰہی سے مدام مطلوب ہے۔ الحمد للہ علیٰ کل حال و نعوذ باللہ من اھل النار زندگی کے چند ایام ہیں گزر جائیں گے۔ میدان حشر میں خداوند کریم محروم نہ فرمائے۔

www.maktabah.org

بحرمت النبی و آلہ الامجاد۔ علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات۔

حضرت شاہ صاحب یعنی (حضرت قبلہ شاہ غلام علی شاہ صاحب رح) اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں۔

"جو مشغول ہے وہ مقبول ہے۔ اور جو غافل ہے وہ مقبول کیسے ہو سکتا ہے"

پھر شاہ صاحب موصوف نے یہ شعر زبان مبارک سے پڑھا۔

ے [1] "ہر آنکو غافل از حق یک زمان است دو اندم کافر است اما نہان است"

ے "پس از سی سال این معنیٰ محقق شد بخاقانی
کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی"

دعاء استقامت بر شریعت غرا و سنت بیضا سے شاد فرماتے رہا کریں۔
فی الحال حقیقت احمدی کا مراقبہ کریں۔ اور فقیر کو اپنا دعا گو اور متوجہ تصور فرمائیں۔ فقط

(فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

---

[1] ترجمہ:۔ جو خدا کی ذات پاک سے ایک ثانیہ بھی غافل رہے۔ وہ اگرچہ بظاہر تو مسلمان ہوتا ہے مگر درپردہ وہ کفر کے نزدیک ہو جاتا ہے۔ خاقانی شاعر فرماتے ہیں۔ کہ تیس سال ریاضت اور مجاہدہ کرنے سے خاقانی کو بالآخر یہی کچھ معلوم ہوا کہ ایک ثانیہ بھی خدا کا ہو رہنا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساری بادشاہی اور مملکت سے بہتر ہے۔

www.maktabah.org

مکتوب شریف ۳۱

جناب مولانا مولوی حسین علی صاحب کے نام :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مستطاب، محامد نصاب مکرمی مخدومی جناب مولانا مولوی حسین علی صاحب۔

از طرف فقیر حقیر محمد سراج الدین آپ کا گرامی نامہ مبارک گھڑی میں پہنچا میں موصول ہوا۔ الحمد للہ والمنۃ لہ کہ تا حال تحریر فقیر کو معہ جمیع متعلقین خیریت ہے۔ خیریت اور استقامت آنجناب کی مدام مطلوب ہے۔ خلاصہ آنکہ جنابا! اس علاقہ میں بھی امراض کی کثرت ہے۔ لیکن ابھی تک اموات واقع نہیں ہوئیں۔

حضرت شیخ یحییٰ منیری نے لکھا ہے۔ کہ آدمی جب امراض میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو اُس سے بوجہ شدت درد آہیں اور نعرے ظہور میں آتے ہیں۔ تو اس وقت حق تعالیٰ ملائکہ عظام کو فرماتے ہیں۔ کہ اشدد بلآئہٗ فانی احب بکائہٗ۔

ترجمہ :- اس پر مصائب اور سخت ڈالو کہ مجھے اس کا رونا پسند آتا ہے) بلّیات میں مبتلاء کرنا اور مختلف غموں سے بندہ کو مغموم رکھنا یہ معشوق نازنین کے امتحانات ہیں۔ عاشق جتنا زار وقطار اشکبار ہوتا ہے۔ محبوب نازنین اُتنا شادان و فرحان ہوتا ہے۔ غمگیں جتنا مہجور ہے۔ محبوب اُتنا مسرور ہے۔ عاشق شیدا کی رقیق القلبی معشوق رعنا

www.maktabah.org

کے لیے فرحت ہے۔ کسی نے فارسی میں کیا ہی خوب کہا ہے۔

شعر:۔ چنداں انکہ طپیدِ بسمل ما   خنداں تر گشت قاتلِ ما

ترجمہ:۔ جتنا زیادہ عاشق تڑپتا ہے۔ اتنا ہی معشوق خوش ہوتا ہے۔

ان ایام میں خداوند کریم نے چند کتابیں عنایت فرمائی ہیں۔ رضی شرح شافیہ۔ سراج منیر شرح جامع الصغیر۔ تلخیص الحواشی للسیوطی علی صحاح ستہ۔ کنوز الحقائق۔ مجلۃ الاحکام العدلیہ (تعزیرات دولت ترکیہ عثمانیہ یعنی خلاصہ فتوی عالم گیری) مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر۔ فتاوی تنقیح حامدیہ۔ کشف الغمہ۔ درر الاحکام شرح غرر الاحکام۔ نسمات الاسحار شرح منار لابن عابدین۔ فتاوی خیریہ۔

یہ سب کتابیں مصر کی مطبوعہ ہیں۔ اور وہاں سے طلب کی گئیں ہیں۔ فقیر کو دعائے حسن خاتمہ سے شاد فرمائیں۔

فقط والسلام

(الراقم فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ بقلم خود)

www.maktabah.org

مکتوب شریف ۴

جناب مولانا مولوی حسین علی صاحب کے نام:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فیض مآب محامد نصاب، مستطاب، مخدومی و مکرمی استنادیم صاحب مولانا مولوی حسین علی صاحب ادام اللہ فیضانہٗ۔

از طرف فقیر حقیر لاشیٔ محمد سراج الدین عفی عنہ!

بعد الحمد والصلوٰۃ فجاری الامور مشکورۃ والمسئول من اللہ تعالیٰ صحتکم وسلامتکم علیٰ جادۃ الشریعۃ المصطفویۃ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

آپ کا نوازشنامہ جو مختلف حالات پر مشتمل تھا۔ وقت مبارک میں پہنچ کر باعث عزّ و شرف ہوا۔

الحمد للہ کہ ہمارے حضرات کرام رضؓ کے برکات روز بروز ترقی پذیر ہیں۔ اپنا حال بھی اسی طرح جانیں۔ اور فقیر کو جو محض شر اور نقصان کا نمونہ ہے۔ اپنی عنایات کریمانہ سے نوازا کریں۔ اور مدام اپنی نظر کیمیا اثر میں رکھیں۔ فقیر جو محض نالائق اور تباہ کار بلکہ اسلاف کرام رضؓ کے لیے باعث ننگ و عار ہے۔ تو فقیر سے ایسا کونسا امر ظہور میں آسکتا

www.maktabah.org

ہے۔ جو خوشنودی اور نیک نامی کا موجب ہو۔

بلکہ حقیر کا وجود تو صاحب الطریقہ حضرات خواجگان رضوان اللہ علیہم کیلئے بدنامی کا موجب ہے۔

لیکن بحکم آیۃ کریمہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿﴾ قدرے لکھا جاتا ہے۔ الحمد للہ کہ فقیر حضرات کرام کے دامن گرفتوں میں تو ہے۔ جن کے حق میں اسلاف کرام رض نے فرمایا ہے۔ لَا يَخِيْبُ اَنِيْسُهُمْ وَلَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ۔

ترجمہ: ان کا ساتھی کبھی نقصان میں نہیں رہتا اور نہ اُن کا ہم نشین کبھی کمبخت ہو سکتا ہے۔

قصۃ العشق لا انقصام لہا ÷ قلم اینجا رسید سر بشکست

قلم اینجا رسید سر بشکست

دوسرا عرض یہ ہے۔ کہ اس وقت نسبت حضرات نقشبندیہ رض عنقاء مغرب کی طرح ناپید ہو چکی ہے۔ حضرات خواجگان رض کی برکت سے اس عاجز فقیر کو اس وقت توجہ اور حضور اور ماسوی اللہ کا بھول جانا۔ اور دنیاء ومافیہا سے دل کا سرد ہونا۔ اور بعضے اسرار فناء وبقاء جو حضرت امام ربانی قدس سرہ کا خاصہ ہیں۔ ہر وقت دامنگیر ہیں۔ اور بعضے اُسرار جو کمالات نبوت اور کمالات رسالت اور حقائق الٰہیہ۔ حقائق انبیائیہ نیز دائرہ معبودیت صرفہ۔ حُبّ صرف اور دائرہ لاتعین میں روز بروز ترقی پذیر ہیں۔

اگر بیان کرنے لگوں تو وہ عبارت کہاں سے لاؤں من لم یذاق لم یدر۔ ل

اپنے حضرات کے قربان جاؤں یہ عنایات اُن کے طفیل ہیں۔ زیادہ نیاز۔

فقط ــــــ فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ۔

ل جو پیئے نہیں اُسے اس کے مزے کی کیا خبر۔

www.maktabah.org

مکتوب شریف ۵

جناب مولانا مولوی حسین علی صاحبؒ کے نام :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب محامد نصاب، فیضمآب، مخدومی مکرمی جناب مولانا مولوی حسین علی صاحب اوصلہ اللہ الیٰ غایۃ مایتمناہ از فقیر حقیر لاشئی محمد سراج الدین کان اللہ لہٗ عوضا عن کل شئی۔

بعد از تسلیمات مسنونہ واضح رائے عالی ہو۔ کہ فقیر تادم تحریر ہذا معہ جملہ متعلقین عافیت سے ہے۔

آپ کی عافیت اور استقامت
مدام مطلوب ہے

جناب کا گرامی نامہ مرسولہ بدست ملا یاران مل کر موجب توجہات غائبانہ ہوا۔ اور حالات مافیہا سے آگاہی ہوئی۔

جنابمن!

ع بلائے دردمندان از درو دیوار مے آید

اپنے اصلی کاروبار میں مشغول رہیں۔ اور معاندین کے احوال کو حضرات گرامی قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم السامی کے باطن کے سپرد کریں۔ جو دردمندوں کے ساتھ سختی سے پیش آئے گا۔

وہ اپنی سختگی آپ کرے گا۔ مولانا روم صاحب فرماتے ہیں۔ ؎

www.maktabah.org

شعر؎ ہیچ قومے را خدا رسوا نہ کرد!
تا دلِ مردِ خدا نامد بدرد!

حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اشد البلاء علی الانبیاء ثم الاولیاء ثم الاتقیا ثم الامثل فالامثل۔

ترجمہ:
حضورؐ فرماتے ہیں۔ سب سے زیادہ مصائب حضرات انبیاء کرام کو پیش آتے ہیں۔ پھر اولیائے کو پھر پرہیز گاروں کو۔
پھر جو اُن کی مثل ہو اور جو اُن کی مثل ہو" یہ سب آزمائشیں ہیں۔ وہ کون سا شاہسوار ہے جو ان امتحانات سے گذر کر جس نے توجہ اپنی مقصود اصلی کی طرف پھیری ہو۔ اور وہ کون سا شاہ باز ہے۔ جو اِن جالوں سے آزاد ہو کر اپنے وطن اصلی کی طرف پہنچا ہو۔ اس میدان میں بہت سے شاہسواروں نے اپنے گھوڑوں کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ اور اپنے مقصد کے حصول سے محروم رہے۔ ہر وقت ہر لحظہ توجہ باطنی سے فارغ نہ رہیں۔ اِن تمامی واقعات کو فاعل حقیقی سے جانتے ہوئے اُس پر راضی اور خوش رہیں۔
کسی فارسی شاعر نے اس بابت کیا ہی خوب کہا ہے۔

؎ اُو بدوزد خرقہ درویش را
اُو بدلہا می نماید خویش را

ترجمہ: درویش کی ضمانت و کفالت مولاء کریم نے اپنے ذمہ لی ہے۔ اور وہی ذات پاک ہے۔ درویش کا دل ہی اُس کا گھر ہے۔

؎ خدا کا دوست کسی قوم سے ناراض نہ ہو تو وہ قوم کبھی رسوا نہیں ہوتی۔

www.maktabah.org

قُل کُلٌ من عند اللّٰہ ۵ ؕ اس بارہ میں نصّ صریح ہے۔ کسی سے انتقام لینا۔ اور رنجیدہ خاطر رہنا قلادۂ بندگی سے گردن آزاد کرنی ہے۔ اِس مصرع کے مضمون کو مدنظر رکھتے ہوئے زندگی بسر کریں۔

ع ہر کہ مارا رنج دادہ خنش بسیار باد!

فقیر دعاگوئی اور توجہات غائبانہ سے کبھی بھی غافل نہیں۔

ملا آباران کے جمیع احوال معلوم ہوئے۔ ملا آباران کی تربیت آپ کی سپرد کردی گئی ہے۔ اُن کو زبردست توجہات سے نوازا کریں۔ تاکہ خُداوند کریم ان کو ان مقامات عالیہ اور حالات عظیمہ سے وافر حصہ نصیب فرمائے۔ اور ضروری عرض ہے۔ کہ:۔

مقامات کی بشارت میں بہت سارا غور و حوض درکار ہے۔ بعض اوقات سالک ایک مقام تک نہیں پہنچ پاتا۔ مگر اُس کے واردات اور حالات پیر کے باطن سے بصورت انعکاس سالک کے باطن پر درخشاں ہونے لگتے ہیں اور سالک اُن حالات سے اپنے آپ کو متصف ہونا تصور کرتا ہے۔ کیونکہ ہمارا طریقہ شریفہ انعکاسی ہے۔ مگر ایسا ضروری نہیں غرض یہ کہ جس طرح بھی ہو تامل بسیار ضروری ہے۔

خواجہ شیرازؒ نے کیا خوب فرمایا ہے۔ ؎

شعر ؎ نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند
ہزار نکتہ باریک زمو اینجا است

خداوند کریم و رحیم نے اپنے بزرگان دین قدسنا اللّٰہ تعالیٰ باسرارہم کی برکت اور بزرگوں کی امانت آپ کے سپرد فرمائی ہے۔ بس کمال کوشش عرق ریزی اور جان فشانی سے اُس امانت کو اہل امانت کے سپرد فرمائیں۔ اور سعادت دارین حاصل کریں۔

www.maktabah.org

شعر: بانگ دو کردم اگر در دہ کس است
بس کنم خود، زیرکا نرا این بس است

ترجمہ شعر: میں نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اگر کوئی سمجھے۔

شعر: قصۃ العشق لا انعصام لھا
اند کے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم

ترجمہ: عشق کی باتیں، راز و نیاز کی سرگوشیاں کبھی ختم ہونے میں نہیں آتیں۔

تھوڑا کہہ کر ڈر گیا ہوں کہ کہیں ناراض نہ ہو جائیں۔ اس فقیر دور افتادہ بظاہر کو دعائے حسن خاتمہ سے فراموش نہ فرمادیں اور فقیر کو اپنا دعاگو تصور فرمائیں۔ اور اپنی ذات سامی کی جانب مدام متوجہ جانیں۔ ورنہ فقیر کس کام۔ حضرات والد شان کی خیرات ہے اس فقیر پر اور فقیر کے سب دوستوں پر خدا کرے مدام قائم و دائم رہے۔ آمین۔

ویرحم اللہ عبداً قال آمینا ! فقط

(فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

مکتوب شریف ۶

جناب سید محمد شاہ صاحب سکنہ ڈنڈہ شاہ بلاول ہمدانی رح کے نام:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔

امابعد: بخدمت شریف فیض مآب کمالات اکتساب، شرافت و سیادت پناہ

www.maktabah.org

سیّد محمد شاہ صاحب سلامت رہو۔ از فقیر حقیر لاشئ محمد سراجدین عفی عنہ۔
بعد از دعوات و تسلیمات وافیہ و شافیہ واضح رائے عالی ہوں کہ جناب کا مرسلہ مکتوب گرامی موصول ہو کر باعث افتخار ہوا۔ ما فیہا سے آگاہی ہوئی۔ جناب نے مولوی گل محمد صاحب کی اجازت کے متعلق تحریر فرمایا تھا۔

مخدوما! فقیر کا مشورہ یہ ہے۔ کہ قاضی کلیم اللہ صاحب نے سلطان ابراہیم شاہ صاحب کے ساتھ بہت محنت کی ہے۔ جس سے وہ مستعد طالب علم بن گیا ہے۔ اور استاد و شاگرد کے درمیان مناسبت اور محبت بھی پیدا ہو چکی ہے۔ کہ اس محبت اور اتحاد کے بغیر تعلیم اور تعلّم کا سلسلہ بہت مشکل جاری ہوتا ہے۔ اس قاضی صاحب کو اپنی جگہ پر طلب کریں۔ تاکہ تعلیم دیتا رہے۔ اور بعد از ہفتہ عشرہ گھر خبر گیری کے لیے چلا جایا کرے۔ اور پھر واپس آکر تعلیم دیا کرے۔ ہمیشہ اسی طریقہ پر کاربند رہے گا۔ تو پھر آپ کا اور قاضی صاحب دونوں کا کام سرانجام ہوتا رہے گا۔ اگر میرا مشورہ پسند نہ ہو تو واپسی اطلاع سے سرفراز فرماویں۔ تاکہ پھر مولوی گل محمد صاحب کی طرف خط لکھ دیا جائے۔ لیکن مشکل تو یہ ہے۔ کہ آپ کے خدام کسی کو خانقاہ میں رہنے نہیں دیتے۔ یہی مولوی صاحب، آخر آپ سے قبل ازیں دل تنگ اور ناراض ہو کر چلا گیا تھا خلاصہ یہ ہے جو بھی آنجناب کی مرضی مبارک ہو۔ بواپسی اس سے اطلاع بخشیں۔ فقیر دعاگو ہے۔

والسلام خیر ختام

(فقیر محمد سراجدین عفی عنہ)

www.maktabah.org

مکتوب شریف

جناب سلطان شاہ صاحبؒ سکنہ میرزا متصل چھاؤنی کیمل پور (اٹک) جانب جنوب بفاصلہ ۵ میل کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبی ام جناب سید سلطان شاہ صاحب سلمہٗ بعد از سلام مسنونہ۔

معروض آنکہ۔ الحمدللہ فقیر عافیت سے قرین حمد حق پاک عز اسمہ ہے آں جناب کی عافیت بارگاہ ایزدی سے مدام خواہاں وجویاں ہوں۔ خلاصہ آنکہ۔ سبحان اللہ! جائے تعجب ہے کہ علمائے کرام اور طلبائے اعلام کو ہر وقت فکر معاش دامن گیر رہتا ہے۔ اور یہی فکر ان کے دل کو کھائے جا رہا ہے۔ اللہ پاک نے اپنے فضل وکرم سے آنجناب کو طلب معاشی سے قلب مطمئن عطا فرمایا ہوا ہے۔ شکر ہے۔ اور مدام شکر رب العزت جلشانہ بجالایا کریں۔ آیۃ کریمہ لئن شکرتم لازیدنکم۔ اسباب میں ہے۔ تو جناب جسقدر شکریہ مولائے کریم ادا کریں گے تو اللہ کریم ورحیم آپ کو بیش از بیش عطا فرمائیں گے۔ آئندہ طلب معاش کے خیال سے پریشان نہ رہا کیجئے۔

شعر

ہمت دار کہ نزد خدا و خلق

باشد بقدر ہمت تو، اعتبار تو

ترجمہ: خدا تعالیٰ اور لوگوں کے نزدیک بلند ہمت رہیں۔ تو آپ کا اعتبار بھی زیادہ ہوگا۔

www.maktabah.org

باقی فقیر کو مدام دعاگو اور متوجہ ذات سامی تصور فرمائیں۔

والسلام

(فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

مکتوب شریف ۸

جناب مولانا حسین علی صاحب رح کے نام:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب مستطاب۔ محامد نصاب۔ مخدومی ام استادیم مولانا مولوی حسین علی صاحب ادام اللہ فیضانہ، وبقائہ، فقیر حقیر لاشے محمد سراج الدین عفی عنہ۔

بعد الحمد قمجاری الامور مشکورة والمسئول من اللہ تعالی سلامتکم واستقامتکم علی جادة الشریعتہ العلیة المصطفویة علی ماحیہا الصلوٰة والسلام۔

جنابا! فقیر تو محض ایک نالائق اور تباہ کار ہے۔ اسی لیے تو اسلام کے لیے باعث ننگ و عار ہے۔ لیکن پھر بھی انہیں کی برکت سے دوام توجہ الی اللہ اور حضور اور ماسوا اللہ جو چیزیں بھی ہیں۔ ان سے دل کا سرد ہو جانا اور فنا اور بقاء کے بعض اسرار جو امام ربانی غوث صمدانی مجدد و منور الف ثانی قدس سنا اللہ تعالیٰ باسرا ہم السامی کے خصائص ہیں اور جو دوسرے اولیاء کرام کو حاصل نہ تھے۔ انہی کی برکت سے فقیر دلگیر پر مدام جلوہ ریز ہیں۔ فالحمد للہ والشکر لہ، اور وہ اسرار و کمالات جو دائرہ کمالات نبوت اور دائرہ کمالات رسالت و دوائر حقائق الہیہ اور حقائق انبیائیہ و معبودیت صرفہ۔

www.maktabah.org

حسب صرفہ اور دائرہ لاتعین میں خدا کرے روز بروز ترقی ہو۔ ان مقامات میں وہ چیزیں درمیان میں پیش آتی ہیں۔ جو موجب فتنہ ہیں۔ اگر بیان بھی کیا جائے۔ تو عبارت کہاں سے لائی جائے۔ حضرت قبلہ پیرومرشد دام بزرگوار کے قربان جاؤں۔ کہ یہ سب انہی کی توجہات شریفہ اور نظرات منیفہ کی بادولت ہے۔ آپ کا شکریہ کہ ومن لم یشکر الناس فلم یشکر اللہ کے مطابق کس زبان سے ادا کیا جائے۔

شعر ؎ گر بر تن من زباں شود ہر موئے
یک شکر تو ہزار نتوانم کرد

ترجمہ:۔ اگر میرے وجود کے ہر بال کو زبان بھی مل جائے تو ہزاروں میں ایک شکر بھی ادا نہیں کر سکتا۔

فقیر نے یہ چند کلمات لکھے ہیں۔ خفا نہ ہوں۔ اور فقیر کو حسن خاتمہ کی دعاؤں سے شاد فرماتے ہیں۔ فقیر کو دعاگو تصور فرمائیں۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا۔

نیز جناب والا کو معلوم رہے۔ کہ فقیر کے پاس یہ اسباق تصوف شروع ہیں۔ مکتوبات امام ربانی قدسنا اللہ بسرہ السامی، مکتوبات معصومی جلد اوّل اور مکتوبات معصومی جلد ثالث اور معمولات مظہری و ہدایۃ الطالبین خانقاہ شریف کے جملہ درویشان کرام اور خلفاء عظام کی جانب سے علیحدہ علیحدہ تسلیمات اور نیاز قبول ہوں۔

فقط

(فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

www.maktabah.org

مکتوب شریف ۹

جناب مولانا احمد خان صاحب کے نام:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ ؕ

امابعد۔ اعزی اکبری مولوی احمد خان صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، جناب کا رقیمہ محبت شمیمہ موصول ہوا جناب کی سلامتی کی خبر سن کر خوشی حاصل ہوئی۔ آپ نے لکھا تھا۔ کہ فلاں ڈاکٹر نے ذکر کیا ہے۔ کہ مقابر پر تختی لگانی اور نام تحریر کرنا بدعت ہے اور مخالف سنت مشائخ سرہند رحہم اللہ تعالیٰ ہے اس سلسلہ میں آپ نے طول طویل تحریر لکھ کر بھیجی ہے۔

عزیزم! آپ کی تحریر سے یہ جھلکتا ہے۔ کہ اُس قائل (یعنی فلاں ڈاکٹر) کا کلام کورانہ تقلید اور رعونت پر مبنی ہے۔ اور مسئلہ کی حقیقت سے قطعاً آگاہ نہیں۔ پس اس وقت بباعث ضرورت اصل مسئلہ کے متعلق کچھ تحریر کیا جاتا ہے۔

سو عرض ہے۔ کہ بدعت اصطلاح میں اُس کام کو کہتے ہیں کہ اُس کا اصل قرون ثلاثہ (مشہود لہا بالخیر) موجود نہ ہو، اس کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ حرام ۲۔ مکروہ ۳۔ واجب ۴۔ مستحب ۵۔ مباح۔

تو اس کی تعریفیں بھی عرض کی جاتی ہیں۔ پس حرام ایسی بدعت ہے جو ان عبادات میں کی جائیں جو غیر مشروع ہوں۔ جیسے جمعۃ الوداع کی مختلف بدعات اور

www.maktabah.org

امثال آں۔

۲ دوسرا مکروہ ایسی بدعت ہے جو اعتبار کے لحاظ سے ناشائستہ ہو۔ مثلاً پیٹ بھر جانے کے بعد کھانا کھانا۔

۳ تیسرا واجب وہ بدعت ہے۔ جیسے فرقِ باطلہ کی تردید اور ابطال کے لیے دلائل ترتیب دیئے جائیں۔ اور صداقت اسلام پر حجت قائم کی جائے۔

۴ چوتھا مستحب وہ بدعت ہے۔ جیسے مدارس۔ خانقاہوں اور گھروں کی تعمیرات۔

۵ پانچواں مباح ایسی بدعت ہے۔ جیسے مختلف کھانے پکانے یا مختلف لباس بنانے۔ ہر بدعت کا انکار علی الاطلاق کرنا۔ اور موردِ طعن جاننا، آئمہ اربعہ کے مذاہب اور معتبر علماء کے مسلک کے خلاف ہے۔ حضرات علماء کرام نے اقسام مذکورہ کی تصریح فرمائی ہے۔ ان کا انکار کرنا عقائدِ وہابیہ (وہابیہ) کی طرف میلان کرنا ہے۔ علامہ شامیؒ نے ردالمحتار میں صورت مسئلہ کی حقیقت کو مندرجہ ذیل عبارت میں واضح فرمایا ہے۔ لا بأس بالکتابته احتیج الیها لکی لا یذهب الاثر، قال الشامی لانا النهی عنها وان صح فقد وجد الاجماع العملی بها. فقد صرح به الحاکم النهی عنها. ثم قال هذه الاسانید صحیحة ولیس العمل علیها۔ فان ائمة المسلمین من المشرق الی المغرب مکتوبٌ علی قبورهم وهو عمل اخذ الخلف عن السلف. ویتقوی بما اخرج ابوداؤد باسناد جیّد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم حمل حجرًا فوضعها عند

www.maktabah.org

قبر عثمان بن مظعون وقال أتعلم بها قبر اخیه وادفن الیه من مات من اهلی ۔ او قال صلی الله علیه وسلم فان الکتابة طریق الی تعریف القبر بها ۔ نعم یظهر بها ان محل هذه الاجماع العملی علی الرخصة فیما اذا کانت الحاجة داعیة الیه فی الجملة کما اُشیر الیه فی المحیط لقوله احتیج الی الکتابة حتی لا یذهب الاثر فلا بأس به ۔ فاما الکتابة بغیر عذر فلا ۔ ومثله فی القاضی خان وغیره ۔

(شامی کتاب الجنائز جلد ۱)

ترجمہ :

درمختار کی اس عبارت لاباس بالکتابتہ الخ کی شرح کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ منع اگر صحیح بھی ہو۔ تو پھر بھی اجماع عملی متقدمین اور متاخرین کا کتاب علی القبور میں پایا جاتا ہے ۔ امام حاکم رض نے منع کی احادیث کوئی طریقوں سے روایت کیا ہے۔ اور منع کتابت کے حق میں بہت سی اسانید صحیحہ کا ہونا بھی ذکر فرمایا ہے ۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے ۔ کہ مشرق اور مغرب کے ائمہ مسلمین کے نام ان کی قبور پر لکھے ہوئے ہیں ۔ اور یہ ایک ایسا عمل ہے کہ پچھلوں نے اگلوں سے لیا ہے ۔ اور چھوٹوں نے بڑوں سے ،، علاوہ ازیں سنن ابی داؤد کی اس حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے جو عمدہ سند ہے ۔ مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پتھر لیا اور حضرت عثمان بن مظعون رض کی قبر کے متصل رکھدیا ۔ اور فرمایا کہ اس پتھر کی وجہ سے آپ کے بھائی عثمان بن

www.maktabah.org

مظعون کی پہنچان ہو سکے گی۔ اور جو کوئی میرے اہل میں سے فوت ہوگا۔ میں اس کو عثمان بن مظعون کے نزدیک دفن کروں گا۔ ہاں اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ کتابت کی ضرورت کی وقت اجماع عملی منعقد ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اجماع عملی کا عمل اُس وقت ہو سکتا ہے۔ کہ کتابت کی احتیاج پیش آئے۔ محیط سرخسی میں اسی قول کتابت کے پیش آنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ قبور کے آثار بوسیدہ ہو جانے پر قبروں کے مٹ جانے کا خطرہ ہو۔ یا قبور کی پہنچان نہ ہو سکے۔ یا ایسا ہی کوئی دوسرا عذر ہو۔ تو کتابت علی القبور ممنوع نہ ہوگا۔ اور اگر کوئی ایسا عذر یا خطرہ نہ ہو تو نہ لکھا جائے۔ اور قاضی خاں میں بھی اسی طرح لکھا ہے ترجمہ ختم۔ پس اس ساری عبارت کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ فعل کتابت علی القبور کو، اور پتھروں کا قبروں پر لگانا جس کو عرف عام میں "سر لوح" کہتے ہیں۔ بدعت قرار دینا باطل ہوا۔ جیسا کہ مذکورہ عبارات اور روایات سے صراحۃً ثابت ہوتا ہے۔ یہ طریقہ ایک تو روایت سے ثابت ہے دوسرا عمل اجماع سے۔ جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے اور اخلاف اسلاف سے روایت کرتے چلے آرہے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ عمل حد تواتر کو پہنچ گیا ہے۔ اور حکم میں دلیل قطعی کا مقام حاصل کر چکا ہے دیگر جو وہ ڈاکٹر کہتا ہے۔ کہ مشائخ سرہند کے مخالف ہے۔ اگرچہ یہ بات بھی مطابق واقع ہے۔ لیکن گزشتہ بالا عبارات کی روشنی سے ثابت ہوا ہے۔ بس یہ ہماری بحث سے خارج ہے۔ کیونکہ وہاں کی اراضی اور بناؤں کی پختگی کے باعث وہاں پر کتابت کی حاجت نہیں ہوتی۔ اور باقی جگہوں میں جہاں کتابت کی طرف احتیاج ہے۔ وہاں پر مشرق اور مغرب کے آئمہ مسلمین کے قبور پر قیاس کیا جائے گا۔ جیسا کہ استنبول میں جو کہ پیروں فقیروں کا ملک ہے۔ اور ایران میں منقابر قدیمہ جو کہ فقیر کے

www.maktabah.org

مشاہدے میں آئے ہیں۔

موسیٰ زئی شریف کی اراضی میں بسبب غلبہ شور پلستر پختہ اینٹوں پر بمشکل چند سال رہ سکتا ہے۔ جیساکہ آں عزیز کو بخوبی معلوم ہے۔ پس اس صورت میں قبر کے آثار باقی رکھنے کے لیے کتابت مذکورہ اور پتھر وغیرہ سرہانے قبر کے لگانا محتاج الیہ ہیں۔ اور قبور کو پختہ کرنے کا مسئلہ بھی بعینہٖ اس گزشتہ تحقیق کتابت اور وضع الاحجار کے مثل ہے۔ باقی وہ احادیث متعددہ بھی صحیح ہیں۔ جو نہی میں وارد ہوئی ہیں ائمہ مسلمین نے ان کو عدم احتیاج کی صورت پر محمول کیا ہے۔ اور جہاں قبور کے آثار مٹ جانے کا خطرہ درپیش ہو۔ تو ائمہ مسلمین نے تخصیص قبور، اور کتابت علی القبور تجویز کیا ہے، اور اس پر عمل بھی متوارث ہے۔ جیساکہ آپ نے سرہند شریف کے مزارات شریفہ کا مشاہدہ بھی کیا ہے۔ حالانکہ احادیث جو کہ نہی تخصیص کے متعلق آئی ہیں۔ اور اس نہی کو مؤکد بھی کیا گیا ہے۔ فی الجملہ فلاں ڈاکٹر کے لیے جو خانقاہوں کے اوضاع و اطوار سے بالکل ناواقف ہے۔ اور سنی سنائی باتوں کی تقلید کرتے ہوئے درویشان خدا کے اطوار کو مکروہ اور بنظر انکار دیکھتا ہے۔ حالانکہ اس کے لیے تو بوصف جہالت اس قسم کی لب کشائی بھی نامناسب تھی۔ ساتھ ہی آں عزیز پر تعجب ہے۔ کہ آپ خانقاہ شریف کے اوضاع سے واقف تھے۔ اور آپ یہاں رہ کر سالہا سال سے خانقاہ شریف میں اہل علم کا مجمع دیکھتے چلے آرہے ہیں۔ اور طریقہ سنت سنیہ سے ایک قدم بھی پس وپیش آپ نے نہ دیکھا ہوگا۔ اور ساتھ ہی آں جناب کو یہ بھی علم ہے۔ کہ حضرات کرام موسیٰ زئی شریف جملہ مسائل حلال و حرام کی پابندی کو اپنا نصب العین سمجھتے ہیں۔ تو وہ مسلک جمہور سے کیونکر بلا تامل

www.maktabah.org

انکار کر سکتے ہیں۔ پس آپ پر واجب ہے۔ کہ ایسے لوگوں کی باتیں بلکہ اُن کی مجلس میں ہرگز نہ بیٹھیں اور نہ اُن کو اپنی مجلس میں بیٹھنے دیں۔ اور فقیر کو مدام اپنا دعاگو تصور کریں۔

والسلام

(فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

مکتوب شریف ۱۰۱

مکتوب جناب سید محمد شاہ صاحب سکنہ دندہ شاہ بلاول کے نام:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مستطاب محامد نصاب سیادت مآب سید محمد شاہ صاحب

اوصلہ اللہ تعالیٰ الی اقصی للسراتب از فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ بعد از تسلیمات معروض آنکہ۔ مدت دراز کے بعد جناب والا نے محبت نامہ ارسال فرمایا ہے۔ حالات مافیہا سے آگاہی ہوئی۔ خلاصہ یہ ہے۔ جناب نے جو اپنے حالات لکھے ہیں۔ سب اصل ہیں۔ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے آنجناب کے حالات اور کمالات باطنیہ کو اور بھی زیادہ فرمائے۔ آمین۔

بحرمت النبی و آلہ الامجاد علیہ و آلہ الصلوات والتسلیمات شکر کیجیے۔ لئن شکرتم لازیدنکم۔ خداوند کریم نے جناب کو ایسے حالات کا مالک بنا دیا ہے۔ ورنہ خداوند قدوس کی ذات ورآء الوراء ثم ورآء الوراء ہے۔

مخدوما! جناب نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ فقیر کے لطیفہ اخفیٰ میں سبز نور ظاہر ہوا ہے اور پھر یکایک کیا دیکھتا ہوا کہ فقیر کے لطیفہ اخفیٰ میں بجز ذات پاک کے اور کوئی چیز نظر

لہ شکر کرنے والے کو خدا زیادہ دیتا ہے ۱۲

www.maktabah.org

نہیں آتی تھی۔

جنابا! ہمارے حضرات کرام رح نے لطیفہ اخفٰی کے لیے سبز نور مقرر فرمایا ہے۔ اور یہ انوار لطائف میں ظہور کرنا اُس لطیفے کی فنائیت کی جانب اشارہ کرتا ہے۔

محبا جاننا چاہیئے۔ کہ خداوند کریم نے جب چاہا۔ کہ انسان کو پیدا کرے تو اسی وقت آپ نے عالم امر کے پانچوں لطائف کو عالم خلق کے پانچوں لطائف کے ساتھ ترکیب دیتے ہوئے سب کو ایک ساتھ ظاہر فرمایا۔ اور انہی لطائف کے ساتھ آدم خاکی تخلیق ہوئی۔ اور یاد رکھیں۔ کہ عالم امر کے لطائف نہایت صاف اور مُصفّٰی تھے۔ عالم خلق کے لطائف ظلماتی تھے۔ جب عالم امر کے لطائف نے عالم خلق کے لطائف کے ساتھ ہم نشینی اختیار کی۔ تو عالم خلق کے ظلماتی لطائف کے سبب عالم امر کے لطائف مکدر (گدلے) ہو گئے۔ قبل ازیں عالم امر کے لطائف کو جو حق تعالیٰ کا حضور حاصل تھا۔ اپنے ہم نشین عالم خلق کے لطائف کی ظلمت کے سبب اپنا نور گم کر بیٹھے۔ تو عالم امر کے لطائف کے تصفیہ کے لیے سالک اپنے مریدین کو ذکر اور مراقبہ کی تلقین فرماتا ہے۔ تاکہ ذکر اور مراقبہ کے مشق سے عالم امر کے لطائف کو پھر سے جلاء اور صفائی حاصل ہو جائے۔ اور ان کو اپنے اصل کی طرف راستہ بھی مل جائے۔ تاکہ اُس راستے کو عروج کرتے ہوئے اصل تک جا پہنچیں۔

عارف رومی قدس سرہٗ نے خوب بیان فرمایا ہے۔

شعر ؎

ہر کسے کو دور ماند از اصل خویش
باز جوید روزگار وصل خویش

www.maktabah.org

ترجمہ :۔ اپنے اصل سے جس گھڑی وہ دور ہوں۔ پھر ملے گا وصل انہیں اصل سے۔

عزیز! شکر کیجئے کہ خداوند کریم نے آپ کے لطیفہ اخفیٰ کو منور کر دیا ہے جو جملہ لطائف سے اعلیٰ اور الطف ہے۔ اور جو حضرت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کے نیچے ہے۔ امید ہے کہ خداوند کریم آپ کے باقی لطائف کو بھی منور کرے گا۔ باقی جو جناب نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ پھر کیا دیکھتا ہوں کہ بجز ذات بحت کے اور کوئی چیز موجود نہ تھی۔ سیادت مآبا! اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند کریم نے آپکے لطیفہ اخفیٰ کو منور کر دیا ہے اور اُس کے نور میں آپ کو بفضل خدا آپ کو فنائیت حاصل ہو گئی ہے اور اُس کے نور میں آنجناب کو استہلاک اور اضمحلال حاصل ہو گیا ہے۔ اور اسی لیے بجز ذات پاک آپ کو اور کوئی چیز نظر نہ آئی۔ اور جو آنجناب نے لکھا ہے۔ کہ ایک سبز پرندہ ظاہر ہوا۔ جو اپنے قفس (پنجرہ) میں گھومتا ہوا ذکر لاالہ الا اللہ کلمہ طیبہ کا ورد کر رہا تھا۔ اور اُس کے پروں کے ہر بن مو سے قطرے گر رہے تھے۔ اور ہر ایک قطرہ سے نہر جاری ہو گئی۔ نیز نہر کے کنارے پر ایک بہت بڑا درخت ہے جو شکل سرو کے ہے اور اُس کا میوہ انار ہے۔

عزیزا :۔

سبز پرندہ حضرت سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک ہے۔ جو قفس دائرہ امکان میں سیر کر رہی ہے۔ اور کلمہ طیبہ کے ساتھ ذاکر ہے۔ اُس کے پروں کے ہر بن مو سے جو قطرات گر رہے ہیں۔ اس سے مراد فیض ہے۔ اور ہر ایک قطرہ سے ایک نہر جاری ہے۔ اسی سے مراد وہ راستے ہیں جو موصل الے المطلوب ہیں۔ اور ہر ایک نالے کے کنارے ایک درخت پیدا ہے۔ درخت سے

www.maktabah.org

مراد اُس طریقے کے شجرے شریفہ ہیں۔ پھر وہ پرندہ شاخ سے اڑ کر درخت کی چوٹی سے ایک دانہ اپنی چونچ میں لے کر دار الارشاد سرہند شریف میں جا پہنچتا ہے۔ اور اُس دانے کو وہاں گرا دیتا ہے۔ پھر اُس دانے سے ایک دفتر پیدا ہو جاتا ہے جس پر ہمارے حضرات کے متوسلین کے اسمائے گرامیہ منقوش ہوتے ہیں۔

عزیزا! سرد کے شکل کے بڑے درخت سے مراد طریقہ نقشبندیہ ہے۔ یہ طریقہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ جو بالاتفاق جمیع امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ اعلیٰ اور افضل ہیں۔ جناب کو حضرت صدیق اکبرؓ کے مناقب بخوبی معلوم ہیں۔ لکھنے کی حاجت نہیں۔ اسی واسطے حضرت خاتم الرسل ہادی سبل، شافع کل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طریقہ پر بہت شفقت ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرت تلطف سے وہ پرندہ شاخ سے اڑ کر ایک میوہ دار الارشاد سرہند شریف میں ڈال دیتا ہے جس سے نام جمیع متوسلین کے منقوش ہوتے ہیں۔

عزیزا! میوہ فیض سے عبارت ہے۔ دفتر سے مراد متوسلین طریقہ نقشبندیہ مجددیہ ہیں۔ پھر جو جناب نے لکھا تھا۔ کہ پرندہ اُس شاخ سے اڑ کر درخت کی چوٹی پر میوہ کو اپنی چونچ سے کاٹ کر دار الارشاد میں ڈال دیتا ہے۔ جنابا! چونکہ طریقہ مجددیہ نقشبندیہ کی نسبت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے ذریعہ اعلیٰ و اولیٰ اس واسطے اس درخت کے سرے پر پہنچکر اس کے میوہ (فیض) کو جو کہ اعلیٰ و عمدہ تھا۔ دار الارشاد سرہند شریف میں ڈالا جس سے ایک بڑا دفتر پیدا ہُوا۔ دفتر کے اوپر سرے پر نام نامی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی لکھا ہوا تھا

www.maktabah.org

عزیزا! ذوالجلال کا شکر ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو بھی اس زمرہ میں پایا۔ جناب حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے حالات و مقامات میں کچھ لکھا جاتا ہے۔ "حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے وجود مسعود کی بشارت اولیاء متقدمین نے دی تھی۔ چنانچہ شیخ احمد جامؒ اور شیخ خلیلؒ بدخشی نے آپ کی بشارت دی تھی۔ اور ساتھ ہی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے بشارت دی ہے۔ جس کو علامہ حافظ جلال الدین سیوطیؒ جمع الجوامع (احادیث کا انسائیکلوپیڈیا) میں یوں لایا ہے۔ [1] يَكُوْنُ فِي اُمَّتِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الصِّلَةُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهٖ كَذَا وَكَذَا) طبقات ابن سعد میں عبدالرحمٰنؒ بن یزید سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ایک شخص پیدا ہوگا۔ جس کو صلہ یعنی ملانے والا کہا جائے گا۔ اس کی شفاعت سے بہت سارے لوگوں کی تعداد جنت میں جائے گی۔ حضرت مجدد الف ثانی نے اپنے مکتوبات شریف میں چھٹے مکتوب شریف میں فرمایا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنِيْ صِلَةَ الْبَحْرَيْنِ" اور حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ جو آپ کے پیر و مرشد ہیں آپ کے حق میں فرماتے ہیں۔ کہ شیخ احمد ہم میں مثل آفتاب ہیں کہ ہم جیسے ہزاروں ستارے اُن کی روشنی میں گم ہیں۔ اس میں تین شخصوں کو ان کی مانند جانتا ہوں فی الحال آسمان کے نیچے ان کی مانند کوئی نہیں۔ اپنے آپ کو ان کا طفیلی جانتا ہوں آپ کے معارف سب صحیح ہیں۔ انبیاء کرام کے مطالعہ کے قابل ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک روز اپنے

---

[1] حضور فرماتے ہیں کہ میری اُمت میں ایک شخص ہوگا جس کی شفاعت سے اتنے اتنے یعنی بیحد و بیحساب بندے جنت میں داخل ہوں۔

www.maktabah.org

اعمال کا قصور سراسر میری نظر میں آیا۔ تو اس وقت بحکم من تواضع للہ رفعہ اللہ قدرہ۔ مجھے غیبی ندا آئی۔ غفرت لك ولمن توسل بك۔ ترجمہ: یعنی میں نے آپ کو اور آپ کے متوسلین کو بخش دیا۔ دوسرا واقعہ جو آپ نے تحریر فرمایا ہے اصل ہے۔ اس میں کیا شک ہے۔ اور جو حضرت مجدد قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ

ع خاک شو خاک تا بروید گل۔

عزیزا! مٹی بننے سے مراد عجز وانکساری ہے۔ اور اپنے اعمال پر ہر وقت محزون رہنا ہے۔ اور توبہ کرنا ہے۔ عزیزم فی الجلال اس مراقبہ کی نیت کریں جو اس سے آگے ہے۔ اور کوشش کریں کہ حضور دائمی اور ذاتی حاصل ہو۔ باقی فقیر کو ہر وقت اپنا دعا گو اور متوجہ تصور فرمائیں۔

یہ جمیع بشارات ہیں۔

ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا واللہ اعلم بحقائق الامور وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین ۰

فقط ——— (فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

مکتوب شریف ۱۱ع

جناب مولوی محمد سراج دین کے نام۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبت واخلاص نشان جناب مولانا مولوی سراج الدین ثبتہ اللہ بالصدق والیقین۔ از جانب فقیر حقیر لاشے محمد سراج دین رکان اللہ عوضنا من کل شئی بعد از تسلیمات وافیات مسنونہ اور دعوات مزید درجات

www.maktabah.org

مقرر ونہ واضح ہوں کہ احوال فقیر تا دم تحریر مکتوب ہذا قرین عافیت ہو کر مستوجب حمد ہوا۔ اور بارگاہ ایزد جلشانہ سے آنجناب کی صحت و عافیت، شریعت غرا اور سنت بیضا پر مدام استقامت کا خواہاں ہوں۔ المرام آنکہ آپ کا مکتوب محبت اسلوب موصول ہوا اور جناب کے لیے دعائیں کی گئیں۔ اللہ کریم قبول و منظور فرمائیں۔ آنجناب کے مکتوب مافیہا سے فقیر آگاہ ہوا۔ چند سوالات جو جناب نے تحریر فرمائے ہیں اور ان کے جوابات طلب فرمائے ہیں۔ مخلصم! ان شبہات کا منشا حضرات صوفیائے کرام کے کتب سے ناواقفیت ہے دوسرا فتن جدیدہ جو اسلام میں پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کے سننے سے لوگ خصوصاً علماء کرام کو چارہ نہیں۔ اور اکثر اہل بدعت جو اصل حق میں رل مل گئے ہیں۔ ان شبہات کا پیدا ہونا لا محالہ امر ہے۔ اگر علماء کرام صوفیائے متقدمین کی کتابیں مثلاً قوت القلوب مصنفہ ابی طالب مکی رح اور احیائے علوم مصنفہ امام غزالی رح کا مطالعہ کرتے تو ہرگز اسی قسم کے شبہات کی گنجائش نہ رہتی۔ لیکن چونکہ آں عزیز نے جوابات طلب فرمائے ہیں تو حسب فرمودہ جواب دیئے جاتے ہیں۔

سوال ۱۔ مرید ہونے کا اصل مقصد کیا ہے۔

جواب :۔ مرید ہونے کا اصل مقصد طلب طریقت ہے۔ اور طلب طریقت واجب ہے قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ نے ارشاد الطالبین میں فرمایا ہے۔ "واضح ہوں کہ طلب طریقہ اور کمالات باطنیہ کے حصول کے لیے سعی کرنا واجب ہے۔ دلائل مندرجہ ذیل سے دلیل اول یہ ہے۔ کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اتقوا اللہ حق تقاتہ (الایۃ) ترجمہ کہ مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا پورا پورا تقویٰ اختیار

www.maktabah.org

کرو یعنی اللہ سے پورا پورا ڈرو۔ پس یہ آیت وافی ہدایت دلیل ہے اس پر کہ کمال تقویٰ کا حصول ضروری ہے۔ کیونکہ صیغہ امر کا ہے۔ اور معلوم ہونا چاہیئے کہ کمال تقویٰ بجز ولایت کے حاصل نہیں ہوتا۔

دلیل دوئم :

تقویٰ کے حصول کا حکم صیغہ امر سے ہے۔ یعنی اِتَّقُوْا" اور مطلق امر وجوب کے لیے ہوتا ہے۔ پس تحصیل تقویٰ واجب ٹھہرا۔ اور تقویٰ کا حصول بجز ولائیت کے ہو نہیں سکتا۔ اور حصول ولائیت اختیار اور وسعت بشری میں نہیں بلکہ یہ امر وہبی ہے۔ اور تکلیف مالایطاق غیر واقع ہے۔ جیسا کہ خداوند کریم فرماتے ہیں۔ آیتہ کریمہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ ترجمہ: اللہ تعالےٰ نے ہر کسی کو توفیق مکلف ٹھہرایا ہے نیز فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ○ ترجمہ: اللہ پاک سے اپنی طاقت کے مطابق ڈرو۔ بس معلوم ہوا کہ تحصیل ولائیت تو واجب نہیں۔ بلکہ طلب ولائیت واجب ہے۔

دلیل سوئم :

یہ کہ ولائیت کے بہت سے مراتب ہیں۔ جو شمار میں نہیں آسکتے۔ جب ایک مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ تو گویا ولائیت سے نسبت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور جب اس سے اوپر والا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے تو گویا تقویٰ کامل حاصل ہو جاتی ہے اور جب تیسرا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ تو وہ اکمل ولی ہو جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تم سے اعلم باللہ اور اتقی من اللہ ہوں۔ پس کمال تقویٰ کی کوئی محصور حد نہیں یہاں تک کہ کہا جائے وہ واجب ہے۔

www.maktabah.org

کیونکہ خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ حق تقاتہٖ۔ یعنی حق تقویٰ کا حاصل کرو۔
اور ہم اسی ہی واسطے طلب ولائیت کے درپے ہوئے۔ تاکہ نص قطعی پر بقدر
امکان عمل ہو جائے۔

سوال ۲: اگر ایسا ہی ہو، تو پھر سارے نوافل فرائض کا درجہ اختیار کر لیں۔ کیونکہ کمال تقویٰ
کا حصول بغیر ادائے سنن اور واجبات ہو نہیں سکتا۔

جواب: تقویٰ وقایہ سے مشتق ہے۔ اور وقایہ اُسے کہتے ہیں۔ کہ ترک واجبات
نہ ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے منہیات سے پرہیز حاصل ہو۔ پس نوافل کی ادائیگی
فرائض میں داخل نہیں بلکہ وہ تو محض ایک فضیلت ہے اور یہ بھی نہیں کہ جو
باقی لوگوں سے زیادہ مقلد ہو وہ ان سے زیادہ متقی ہو جیساکہ ہم نے بیان کیا
ہے اور یہ کیوں کر نہ ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کے منہیات مثلاً کبر، حسد، بغض
ریا سمعہ اظہار منت وغیرہ نفس کے رذائل جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے
یہ نہیں حاصل ہو سکتے مگر ولایت کے ساتھ پس نوافل کے پڑھنے سے ولایت
حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ ولائیت کے بغیر تو حصول ثواب کی صلاحیت بھی نہیں
رکھ سکتا۔ پس نماز۔ زکواۃ۔ روزہ، حج۔ جہاد، اور طلب علم ثواب کی صلاحیت
نہیں رکھ سکتے۔ جب تک محارم اللہ ریاء، سمعہ اور اظہار منت۔ جیسے قبیح
اخلاق سے خلاصی نہ ہو۔ حضرت امام مسلم حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت کرتے
ہیں۔ کہ سب سے پہلے شخص جس کا بروز قیامت فیصلہ ہوگا۔ وہ مرد ہوگا۔
جو اللہ کی راہ میں شہید ہوا تھا۔ اس کو رب العزت کے روبرو لائیں گے تو
خداوند تعالیٰ اُس پر اپنے احسانات کا اظہار فرمائے گا۔ اور وہ کہے گا اے میرے

www.maktabah.org

مالک ! میں تیرے راستے میں اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لیے شہید ہوا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ کہ تو جھوٹ کہتا ہے تو میرے واسطے شہید نہیں ہوا تھا۔ بلکہ اس واسطے شہید ہوا تھا۔ کہ لوگ تجھے بہادر اور جرأت مند کہیں۔ تو جھوٹ بولتا ہے (فائدہ منترتبہ) تو اس سے ثابت ہوا۔ ... کہ سعی کرنی واجب ہے۔ اور قرب کسی مرتبہ پر جا کر ختم نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہر قرب کے بعد دوسرا قرب ہے۔ جو پہلے سے اعلیٰ ہے۔ اور ناقص کو اعلیٰ کے حصول کرنی ضروری ہے۔ اسی واسطے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یہ دعا مانگتے تھے۔ رب زدنی علما۔ اور اسی واسطے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا واجب فرمایا ہے۔ اور یہ تا قیام قیامت امت پر واجب ہے۔ پس مراتب قرب کا حصول ناقص اور کامل دونوں پر واجب ہے۔ اور اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے اصحاب کرام رضہ کو کمال تقویٰ حاصل کرنے کا حکم دیا ہے۔ حالانکہ وہ تو تقویٰ میں کامل اور اکمل تھے۔

جناب ! حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ نے اس بارہ میں اور بھی دلائل بیان فرمائے ہیں۔ اگر آپ کو مذکورہ دلائل سے زیادتی کی طلب ہے تو کتاب ارشاد الطالبین مصنفہ قاضی صاحب موصوف ملاحظہ فرمائیں۔ نیز جناب قاضی صاحب موصوف نے کتاب بھجۃ السنیہ میں امام عبدالوہاب شعرانیؒ سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اہل طریقت کا اس بات پر اجماع ہے کہ انسان پر ایک ایسے شیخ کا بیعت ہونا واجب ہے۔ جس کی صحبت میں رہ

www.maktabah.org

اُس کے صفات رذیلہ زائل ہو جائیں اور بارگاہ الٰہی میں حاضر ہونے کے قابل ہو جائے۔ اور اُس کی نماز تندرست ہو جائے۔ کیونکہ دین کے اصول میں ہے۔ کہ ما لا یتم الواجب فھو واجب۔ یعنی جس کام کے بغیر واجب (فرض) ادا نہ ہو۔ اُس کا کم کرنا حصول واجب ہے۔ بلکہ حضرت شیخ شعرانی تو یہاں تک فرماتے ہیں۔

اِیَّاکَ اَنْ تَقُوْلَ طَرِیْقَ الصُّوْفِیَّۃِ لَمْ یَأْتِھَا کِتَابٌ وَّلَا سُنَّۃٌ فَاِنَّہٗ کُفْرٌ لِاَنَّھَا کُلَّھَا اَخْلَاقُ مُحَمَّدِیَّۃٌ ۝

ترجمہ :

یعنی خبردار کبھی بھولے سے یہ نہ کہنا کہ طریقہ صوفیاء کرام نہ کتاب اللہ سے اور نہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور یہ صوفیائے کرام کا گھڑا ہوا طریقہ ہے۔ اگر تم نے بھولے سے بھی یہ کہا تو کافر ہو جاؤ گے۔ بغیر توبہ کے تمہارا ایمان درست نہ رہے گا۔ یہ طریقہ سب کا سب اخلاق محمدیہ کا نمونہ ہے۔ علی صاحبہا صلوٰۃ وسلام و تحیۃ۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ امراض باطنیہ مثلاً دنیا کی محبت، کبر، غرور، عجب، ریاء، بغض، حقد، حسد، دھوکہ نفاق وغیرہ کا علاج ہر بندے پر واجب ہے۔ کیونکہ از روئے احادیث یہ سب اخلاق حرام ہیں۔ اور ان کے ازالہ نہ کرنے پر عذاب کے مستحق ہونے سے ڈرایا گیا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جس نے شیخ نہ پکڑا۔ جو اس کو ایسی صفات رذیلہ سے پاک صاف کرے تو وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے کیونکہ شیخ (پیر) کے بغیر ان صفات رذیلہ کا علاج نہیں ہو سکتا اگرچہ

www.maktabah.org

وہ علم کی ہزاروں کتابیں بھی پڑھ لے ۔اس کی مثال ایسی ہے ۔کہ مثلاً کسی نے طب میں کوئی کتاب حفظ کرلی ۔اور باوجود کتاب کے یاد کرنے کے اسے بیماری کے موافق ادویہ کے انتخابات اور طریقہ تجویز معلوم نہ ہو۔ تو جو شخص اس کتاب کو پڑھتے ہوئے دیکھے گا وہ اس کو طبیب تصوّر کرے گا۔ اور جب اُس سے مرض کا نام پوچھا جائے گا اور مرض کے ازالے کی کیفیت اور تدبیر دریافت کی جائے گی۔ تو وہ نہ بتا سکے گا۔ تو سائل اُس کو بہت بڑا جاہل کہے گا۔ پھر آگے امام شعرانی فرماتے ہیں۔ بھائی جان! آپ شیخ ضرور پکڑیں ۔اور میری نصیحت قبول فرمائیں۔ اور کبھی بھولے سے بھی نہ کہیں۔ کہ اہل اللہ کا طریقہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں فرمایا۔ کہ ایسا کہنا کفر ہے۔ کیونکہ اہل اللہ صوفیائے کرام کا طریقہ سارا کا سارا اخلاق محمدیہ کا سچا نمونہ ہے۔

سوال ۱۳: کیا مرید ہونے کا یہ طریقہ جو لوگوں میں رواج پا گیا ہے۔ منصوص ہے یا اجتہادی اور کیا یہ طریقہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ یا کچھ تغیر و تبدل اس میں واقع ہوا ہے۔

جواب: بیعت کا طریقہ منصوص ہے۔ جیسا کہ شاہ ولی اللہ دہلوی صاحب نے قول جمیل میں فرمایا ہے۔ کہ حق تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتے ہیں "کہ بلاشبہ جو لوگ آپ (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) سے بیعت کرتے ہیں۔ حقیقت میں اللہ پاک کا دست قدرت ان کے ہاتھ پر ہے۔ سو جو لوگ عہد شکنی کرتے ہیں وہ اپنی ذات کا نقصان کرتے ہیں۔ آلایۃ اور احادیث مشہورہ میں منقول ہے۔ کہ لوگ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے۔ کبھی ہجرت پر، کبھی جہاد پر، کبھی اسلام

www.maktabah.org

لانے پر، کبھی اقامت ارکان اسلام پر کبھی جہاد میں استقامت اور اثبات پر، کبھی سنت نبوی کے تمسک پر، کبھی بدعات سے اجتناب پر، اور کبھی کسی کے آگے دست سوال دراز نہ کرنے پر اور کبھی عورتوں سے بیعت لیتے تھے کہ کسی پر بہتان نہ باندھیں، اور میت پر نوحہ نہ کریں۔ جیسا کہ سنن ابن ماجہ میں مروی ہے کہ آپ نے چند محتاج مفلوک الحال مہاجرین سے اس پر بیعت لی۔ کہ کسی کے آگے دست سوال دراز نہ کریں گے، بعض اس پر یوں پابند تھی کہ جب کبھی گھوڑے سوار سے کوڑا تک گر جاتا تو ساتھی پیدل کو کوڑا اٹھا دینے کا سوال بھی نہ کرتے۔ بلکہ خود گھوڑے سے اتر کر اٹھا لیتے۔ تو ہم کو چاہیئے کہ بیعت کی گفتگو کریں کہ وہ کون سی قسم ہے۔ پس بعض نے گمان کیا۔ کہ بیعت صرف بیعت خلافت اور سلطنت پر منحصر ہے۔ اور صوفیوں کی بیعت صرف عادت ہے اور شرع شریف میں اس کا کوئی وجود نہیں فیاللعجب یہ گمان فاسد اور باطل ہے۔ اس خیال کے باطل ہونے کے دلائل بھی ہم نے ظاہر کئے ہیں۔ صحیح بخاری اور حدیث شریف کی ساری کتابیں ان دلائل سے بھری پڑی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو بیعت کرتے وقت اُس پر لازم کی تھی کہ ہر مسلمان کی خیر خواہی کرو گے۔ انصار سے بیعت لیتے وقت شرط رکھی کہ خدائے تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈرو گے اور حق بات زبان سے بولو گے۔ اسی بنا پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم امراء اور سلاطین پر بلا خوف رد و انکار تنقید کرتے تھے۔ ان کے سوا اور بھی بہت سے امور میں احادیث شریفہ سے بیعت کا ثبوت ملتا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب۔ (فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

www.maktabah.org

مکتوب شریف ۱۲

جناب رب نواز خان صاحب :

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ صداقت و اختصاص نشان محبت و اخلاص عنوان مکرمی خان صاحب رب نواز خان صاحب مسلمہ ربہ از طرف فقیر حقیر لاشے محمد سراجدین عفی عنہ ۔ بعد از سلام مسنونہ و دعوات مشحونہ معروض آنکہ الحمد للہ کہ بفضل رب العالمین، اس جگہ خیریت ہے ۔ عافیت و سلامتی آنجناب کی ۔ بارگاہ ایزدی سے مطلوب ۔ خلاصہ احوال آنکہ آں جناب کا مکتوب محبت اسلوب جو مفصلہ احوال پر مشتمل تھا ۔ موجب مزید دعاگوئی ہوا، خداوند کریم آں جناب کو حضرات گرامی قدسنا اللہ بسرہ الاقدس کے طفیل مصائب زمانہ سے محفوظ رکھے ۔ اور اپنے جملہ مقاصد میں کامیابی نصیب ہو ۔ اِنَّہٗ قَرِیۡبٌ مُّجِیۡبٌ ۔ فقیر کو ہر حال میں دعاگو اور متوجہ تصور فرمائیں ۔ باقی عرض یہ ہے ۔ کہ خطرات و وساوس شیطانیہ کے دفعیہ کے واسطے لا الہ الا اللہ کا ورد بہت کیا کریں ۔ جمیع وساوس کو کلمہ لا کے نیچے لاویں یہ اپنے تصور سے کیا کریں خداوند کریم کی مہربانی اور عنایات آنمخلص پر بہت ہیں ۔ خیالات فاسدہ کو اپنے اندر جگہ نہ دیں ۔ خداوند کریم ملک کو آباد کرے گا اور قرض کو دفع فرمائے گا۔ پریشانی کے اسباب کو نظر میں نہ لایا کریں ۔ بے حد پریشانی کے وقت قبلہ رو بیٹھ کر اپنے دل کی طرف متوجہ ہوں ۔ اور جملہ خیالات ماسوا اللہ دل سے نکال کر

www.maktabah.org

کر آنکھوں کو بند کر کے سانس کو ناف کے تلے بند کریں۔ کلمہ لا، کو ناف سے لے کر اوپر کی طرف کھینچ کر دماغ تک پہنچا دیں اور کلمہ الہ، کو دائیں ہاتھ پر کندھے کے برابر نیچے لاویں۔ اور "الا اللہ" کو اپنے دل پر اس طرح کی سخت ضرب لگاویں کہ اس کی حرارت جمیع اعضاء کو پہنچے اور عدد طاق ملحوظ رہے۔

فقط

(فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

مکتوب شریف ۱۳

جناب ملک مبارز خاں صاحب کے نام:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

اما بعد: بعد از دعوات وافیات و تسلیمات بے غایات محبی مکرمی جناب ملک مبارز خاں کو معلوم ہو کہ فقیر نے آں جناب کو دعائے خاصہ میں کبھی نہیں بھلایا۔ خداوند کریم قبول فرمائے۔ اور نیکی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور سیات و بدعات نامرضیہ سے اجتناب نصیب فرمائے۔ انسان کے پاس یہ عمر عزیز چند روزہ امانت ہے۔ تو اس گوھر بے بہا کو کہ جس کی قیمت دینا و مافیہا سے بھی بالاتر ہے۔ ناشائستہ کاموں میں برباد نہ کرے اور نہ ہی اُسے حرص و ہوس کے غبار سے ملوث کرے۔ ہر حال میں اس کی صفائی اور پاکی کو ملحوظ رکھے تاکہ جب مالک حقیقی کے حضور میں حاضر ہو تو انعام و تکریم کا مستحق

www.maktabah.org

ٹھہرے نہ کہ بربادی اور تباہی کی عوض میں رسوائی اور میدان حشر میں ذلت اور شرمندگی اٹھانی پڑے۔ اعاذنا اللہ من الخسران والخذلان وافاضنا بالدرجات والترقیات فی اعمال یوم المیزان۔

فقیر کو ہر حال میں اپنا دعاگو تصور کریں۔ فقط

(فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ

مکتوب شریف ۱۴۷

جناب مولوی عیسٰی خاں صاحب کے نام:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تنت نباز طبیبان نیازمند مباد
وجود نازکت آزردہ گزند مباد

بمحبی ومکرمی ومخلصی ام جناب مولوی عیسٰے خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

از فقیر حقیر لاشئی محمد سراج الدین عفی عنہ۔ بعد از تسلیمات ودعوات معروض آنکہ جناب کا مرسولہ نوازش نامہ جو آپ نے عنایت فرمائی تھی۔ پہنچا۔ مشرف ہو کر مافیہا سے آگاہی ہوئی۔ خداوند کریم آں مکرم کو اس زمانہ کے آفات وبلیات سے نجات عطا فرمائے اور محفوظ رکھے بالنبی وآلہ الامجاد وعلی آلہ من الصلوٰۃ اتمہا واکملہا۔ باقی جو جناب نے قحط سالی کے متعلق لکھا تھا۔ اس کے دفعیہ کے لیے دعائیں کی گئیں۔ اللہ کریم قبول ومنظور فرمائے گا فقیر کل سے انشاء اللہ ختم کلام اللہ شریف نزول باراں رحمت کے لیے شروع

www.maktabah.org

کررہا ہے۔آپ آئندہ زمانہ کے فتنوں سے بچنے کے لیے روزانہ ہر نماز کے بعد پڑھ کر دم کریں یا پھر بعداز نماز فجر اور بعداز نماز مغرب اپنے اوپر دم کریں ۔اور ساتھ ہی تین دن ختم کلام اللہ شریف نزول باراں رحمت کیلئے پڑھیں ۔خداوند کریم باراں رحمت سے سرفراز فرمائے گا۔ خداوند کریم ظاہری باطنی دونوں شفائیں عطا فرمائے ۔زیادہ کیا لکھا جائے۔ فقیر کو ہمیشہ دعا گو تصور کریں۔

والسلام خیر الختام

فقیر حقیر محمد سراجدین عفی عنہ

مکتوب شریف ۱۵

جناب مولوی عطا محمد صاحب قریشی سکنہ گھنڈی متصل کندیاں ضلع میانوالی کے نام:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ ط

محبت واخلاص نشان صداقت اختصاص عنوان مخلصی ام جناب مولوی عطا محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

از طرف فقیر حقیر لاشی محمد سراجدین صاحب کان اللہ لہ، عوضا عن کلشیٔ۔

بعداز سلام مسنونہ ودعوات مشحونہ معروض آنکہ فقیر مع جمیع متعلقین ولواحقین سمیت بعافیت ہے والمسئول من اللہ تعالیٰ سبحانہ، سلامتکم واستقامتکم۔

جناب نے جو خط فقیر کے نام ارسال کیا تھا، صادر ہوا۔ حالات مافیہا سے آگاہی

www.maktabah.org

ہوئی بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آنجناب کو بلیات دارین سے محفوظ رکھتے ہوئے مطالب دارین سے سرفراز فرمائے۔ مخلصا! متعلقین کی خواہش پر نورچشمی بہاء الدین مرحوم کو تبدیلی آب و ہوا کے لیے خوشاب لے گئے اور وہاں تقریباً دس روز قیام کیا اور چھاونی والے سول سرجن سے علاج بھی کرایا لیکن کوئی فائدہ ظاہر نہ ہوا۔ مزید براں اسہال کا عارضہ بھی لاحق ہو گیا اور نہایت ضعف کی کیفیت ہو گئی۔ اس لیئے سینچر کی رات کو بتاریخ ۹ رجمادی الاخریٰ رفقاء سمیت واپس موسیٰ زی شریف روانہ ہوئے اتوار کو صبح سویرے ڈیرہ اسمٰعیل خان پہنچے۔ اعزی جناب حقدار خان کی رہائش گاہ ٹھہرے۔ ڈیرہ اسماعیل خان کے ڈاکٹر سے بھی علاج کر دیا لیکن کوئی اثر ظاہر نہ ہوا۔

آخر الامر ۱۲ رجمادی الثانی بروز منگل وار عزیزی محمد بہاؤالدین مرحوم کے انتقال کا حادثہ جانکاہ بوقت چاشت رونما ہوا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ہ

نماز ظہر کے بعد نماز جنازہ ادا کر کے خانقاہ شریف موسیٰ زئی روانہ ہوئے۔ عزیزم مرحوم کو حضرات کرام کے جوار میں عزیزی محمد سیف الدین کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ چند روز وہاں رہ کر فقیر بمعہ جمیع رفقاء خانقاہ شریف سون کو روانہ ہوا۔ مخلصی ام مولوی سید رسول صاحب دریا خان سے کوٹلے رخصت ہوئے۔

صاحبا! مکرمی مولوی سید رسول صاحب نے اس اثنا میں بہت سی خدمات سرانجام دیئے۔ جس سے فقیر بے حد خوش ہوا۔ خداوند کریم عزیز کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ اور اپنے اقران میں ممتاز درجہ مرحمت فرمائے۔

www.maktabah.org

بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد۔

(فقیر محمد سراج دین عفی عنہ)

مکتوب شریف ۱۶

جناب اخوندزادہ مولوی نور الحق[1] صاحب کے نام :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد از تسلیمات اور تبلیغ دعوات محبی و مخلصی ام جناب اخوندزادہ صاحب مولوی نور الحق صاحب کو معلوم ہو۔ بفضلہ تعالیٰ حالات فقیر ہر طرح سے قرین عافیت ہیں ۔اور آنجناب کی عافیت بارگاہ ایزدی سے مطلوب ہے۔ اور حالات مافیہا سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آنجناب کو اس مرض سے شفائے کاملہ اور صحت عاجلہ عطا فرمائے۔ اور جمیع امراض وآلام واوجاع حارہ و باردہ سے محفوظ رکھے۔ اور جناب نے مرض کی دفعیہ کے واسطے حضرات کرام کا معمول دریافت فرمایا ہے۔ جنابا! عجب نہیں شاید اسہال کا باعث بواسیر ہو۔ جو معمول پہلے لکھ کر بھیجا تھا۔ اُس کے علاوہ دعائے ختم حضرت خواجہ محمد سعید صاحب قبلہ بعد از ہر نماز کے سات بار پڑھ کر حضرت شاہ صاحب کی روح پرفتوح کو بخش کر بارگاہ الٰہی سے شفا کی دعا مانگیں اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرکے اولاً زیر ناف آگے پیچھے ہاتھ پھیریں۔ اور پھر سارے وجود پر اپنے دونوں ہاتھ پھیریں

---

[1] اخوند مولوی نور الحق صاحب قوم کے استرانہ تھے۔ چودھواں میں ان کا گھر تھا۔ اور صاحب جائیداد کثیر تھے،

www.maktabah.org

شافی مطلق شفائے کاملہ عطا فرمائے گا۔

ختم شریف یہ ہے۔ یَا رَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّمَکْرُوْبٍ وَّغِیَاثَہٗ وَمَعَاذَہٗ یَا رَحِیْمُ ۝ فقیر ہر وقت متوجہ اور دعاگو ہے والسلام

فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ۔

مکتوب شریف ۱۷

جناب مولوی عبداللہ خان صاحب کے نام۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۝

امابعد: صداقت اقتران، محبت واخلاص عنوان مکرمی جناب مولوی عبداللہ خان صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ عن الحوادث والمصائب۔ از طرف فقیر حقیر لاشئ محمد سراج الدین عفی عنہ بعد ترسیل تسلیمات و تبلیغ دعوات معروض آنکہ جناب کا مکتوب محبت اسلوب پہنچ کر کاشف مضامین مندرجہ ہوا۔ جو کچھ قلت اختلاط وملاقات اور ضبط اوقات ۔ کو طاعات واذکار سے معمور رکھنے کے متعلق تحریر فرمایا تھا پڑھ کر مسرت پر مسرت اور بہجت بر بہجت آئی۔ خداوند کریم آنجناب کو سنت سنیہ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰت والسلام پر استقامت عطا فرمائے اور اپنی محبت میں روز بروز افزوں ترقی نصیب فرماوے۔ بحرمت النون والصاد وآلہ الامجاد۔

مَنِ اسْتَوٰی یَوْمَاہُ فَھُوَ مَغْبُوْنٌ ۝

ترجمہ "جس کے دو دن طاعت میں برابر ہوں وہ گھاٹے میں ہے" تو جناب نے سنا ہو گا۔

www.maktabah.org

عزیزم! زندگی چند روزہ ہے۔ اس کو اذکار و افکار و عبادات سے معمور رکھیں۔ اور تاریک راتوں کو عبادات سے منور رکھیں۔ اور مفروضہ نمازوں کو اوقات مستحبہ پر ادا کریں۔ خلوت کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور واردین کے ساتھ اگرچہ وہ مغبوضین سے ہوں۔ خوش خلقی سے پیش آویں۔ جیسا کہ ہمارے حضرات کرام قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ السامی کا معمول ہے۔ خداوند کریم نے ارشاد فرمایا ہے۔

وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ۝

دادیم ترا از گنج مقصود نشاں
گر ما نرسیدم تو شاید برسی

عزیزم امسال شادی کا خیال دل میں نہ لاویں۔ خانقاہ سون سے مراجعت کے وقت اگر ملاقات میسر ہوئی تو انشاء اللہ اس بارے میں مفصل گفتگو کی جائے گی۔ اب اس معاملہ میں کسی قسم کی گفتگو نہ کریں۔ اپنے اور بیگانوں سے یکسو ہو کر یاد مولیٰ حقیقی میں ہمہ تن شاغل رہیں۔ ادھر ادھر کے دنیاوی تعلقات و معاملات کی طرف التفات نہ کریں۔ اپنے دینی و دنیاوی مقاصد کی تکمیل کے لیے حضرات کبار کے وسیلے جلیلے سے بارگاہ رب العزت سے خواہاں و جویاں رہیں۔ خداوند کریم آپ کو ہرگز ضائع اور خوار نہ کرے گا۔ آپ پر مطالب کے دروازے کشادہ کرے گا۔ امام صاحب مرحوم کے اسباب اور املاک پر کسی قسم کی غرض نہ رکھیں۔ امام صاحب کو چھوڑ بیٹے۔ جو کچھ ہو۔ سو ہو۔ مگر امام صاحب مرحوم کی کتابوں میں ان کی تعویذات

www.maktabah.org

کی کتاب اس میں ہمارے حضرات کرام کا نسب نامہ درج ہے۔ اگر دستیاب ہو۔ تو قیمت دے کر لے لیں۔ اگر ملا فیض اللہ صاحب اور ملا حبیب اللہ صاحب سابقہ طریقے پر جیسا کہ وہ امام صاحب مرحوم کی خدمت کرتے تھے۔ خانقاہ شریف میں خدمت کے لیے اقامت کریں۔ تو آجائیں۔ کوئی مضائقہ نہیں۔

والسلام

(فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

مکتوب شریف ۱۸

جناب مولوی حسین علی صاحب کے نام:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی و معظمی جناب مولوی حسین علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از جناب فقیر حقیر لاشئ محمد سراج الدین عفی عنہ بعد از تسلیمات و دعوات وافیات واضح ہو۔ رائے عالی ہو۔ کہ آپ کا ملال آمیز خط اور پریشان کنندہ نوازشنامہ ملا۔ موجب توجہ اور دعاگوئی ہوا۔

ع او بدوزد خرقہ درویش را۔ اگر مخالف قوی ہے۔ تو ہمارا خدا اس سے بھی زیادہ قوی ہے۔ صبر کا شیلوہ رکھیں۔ جمیع امور خالق حقیقی کے سپرد کریں۔ اور جو امر پیش ہو۔ وہ خداوند کریم ہی سے جانیں۔ امید ہے خداوند کریم غیب سے کوئی کام ظاہر فرمائے گا۔ جو مخالفین کیلئے باعث ذلت اور شرمندگی ہو گا۔

یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہٖ

www.maktabah.org

ولو کرہ الکافرون ۔ جناب درویشوں کے راہ صبر اور تفویض الی اللہ سے باہر نہ نکلیں۔ اگر خداوند کریم کو یہ امر منظور ہوگا۔ تو ظاہر فرمادے گا۔ اگر منظور نہ ہوا۔ تو فہو المراد۔ فقیر کو اپنا دعاگو اور متوجہ تصوّر کریں۔ وہاں کے احباب کو تسلیمات و دعوات قبول ہوں۔

والسلام

(فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

مکتوب شریف ۱۹

جناب قاضی صاحب[۱]:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب مستطاب محامد نصاب ذو العز و الاحترام قاضی صاحب ادام اللہ بقاء۔ از طرف فقیر لاشی محمد سراج الدین عفی عنہ بعد از تسلیمات معروض آنکہ آپ کا وہ رقعہ جو لڑکی کی وفات اور تنگ دستی پر مشتمل تھا۔ سابقہ غم کو اور بھی تازہ کیا۔ لیکن خداوند کریم کے اس فرمودہ پر دل کو تسکین ہوئی۔ کہ خداوند کریم فرماتے ہیں۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ۝

---

[۱]: قاضی صاحب سے مراد قاضی عبد الغفار کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان والے ہیں۔

www.maktabah.org

خواجہ محمد معصوم صاحب قدس سرہ فرماتے ہیں۔ تمتعات دُنیویہ کی قلت حساب اُخرویہ کے سہولت کا سبب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اثنان یکرھھما ابن آدم یکرہ الموت وھو خیر لہ من الفتنۃ ویکرہ قلت المال وقلت المال اقل الحساب ۵

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلوۃ الدنیا مرۃ الاخرۃ ومرۃ الدنیا حلوۃ الاخرۃ ۵

پس معلوم ہوا کہ دنیا کی تلخیاں مدارج اُخرویہ میں ترقی کے وسائل ہیں۔ اور دنیاوی تنعمات موجب نقصان ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

لَسْنَا لِلذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ فَمَا تَدَّخِرُ قال لسانا ذاکراً وقلبا شاکراً وزوجت تُعِیْنُ علی الاٰخرۃ ۵

بسبب تنگی معاش تنگ نہ ہوں۔ اللہ رزق کو فراخ کرنے والا ہے۔ آپ کو خوش خرم رہنا چاہیئے اور اس تکلیف سے لذت حاصل کرنی چاہیئے۔ جو محبوب حقیقی سے پیش آئے۔ وہی محبوب ہے کلفتیں ہوں یا نعمتیں ہوں۔

۲۔ ترجمہ حدیث شریف۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سونا چاندی کا ذخیرہ جوڑنے کے لیے پیدا نہیں کیئے گئے۔ صحابہ نے عرض کیا پھر ہم کس چیز کا ذخیرہ بنائیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا دل شاکر اور زبان ذاکر اور وہ بیوی جو اس کی آخرت کی مدد گار ثابت ہو۔

www.maktabah.org

می تلخ است جور گلعزاران
کہ ہر چند تلخ شی خوری باشد گواران

بات طوالت پکڑ گئی ہے۔ مہربانی فرما کر ناراض نہ ہوں

والسلام علی من اتبع الھدی وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ٥

فقط والسلام

(فقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

مکتوب شریف ۲۰

جناب ملا فیض محمد و شیر محمد صاحبان:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محبت واخلاص نشان صداقت واختصاص عنوان محبیّ ام جناب ملا فیض محمد و ملا شیر محمد صاحبان حفظھما اللہ الصمد۔ از فقیر حقیر لاشیٔ محمد سراج الدین عفی عنہ بعد از تسلیمات و دعوات وافیات واضح باد کہ الحمد للہ اس جگہ تا حال تحریر منکل الوجوہ عافیت ہے۔ اور عافیت آں جناب مدام مطلوب ہے۔ آپ کا مکتوب شریف پہنچا۔ بہت خوشی حاصل ہوئی۔ موجب دعوات وتوجہات ہوا۔ حالات ما فیہا سے آگاہی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ صاحبان کو ہمیشہ عافیت سے رکھے اور دینی و دنیاوی ظاہری و باطنی ترقی مرحمت فرمادے۔ آپ کے لڑکے کے تعلیمی ذوق وشوق اور تیزی ذہن حافظہ کے لیے مندرجہ ذیل دعا تعلیم ودر مطالعہ شروع کرنے سے قبل سات بار پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرے۔

www.maktabah.org

دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِعِلْمِكَ وَاسْتَعْمِلْ بَدَنِیْ بِطَاعَتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ ۵

والسلام

(فقیر حقیر محمد سراج الدین عفی عنہ)

اسماء گرامی خلفاء کرام جو خلعت خلافت سے مشرف ہوئے اور آگے فیاض جہاں بنے

(۱) جناب قاضی قمر الدین صاحب رح سکنہ چکڑالہ۔

(۲) جناب سید برکت علی شاہ صاحب کلکتہ۔

(۳) جناب مولانا غلام حسین صاحب کانپوری۔

(۴) جناب مولانا احمد خان صاحب کھولہ کندیاں۔

(۵) جناب ملا محمد نور اخوندزادہ قریشی پوندہ۔

(۶) جناب مولانا عبدالرحمٰن صاحب بگھاروی (راولپنڈی)

(۷) جناب مولانا غلام حسن صاحب سواگ شریف۔

(۸) مولانا عبدالرحمٰن صاحب سکنہ ارغسانی۔

(۹) جناب مولانا عبدالرحمٰن صاحب پشاوری۔

(۱۰) جناب مولانا محمد یٰسین صاحب خروٹی۔ خراسانی۔

(۱۱) جناب مولانا محمد اعظم صاحب قوم وفتانی سکنہ افغانستان۔

www.maktabah.org

(۱۲) جناب مولانا میر محمد یحییٰ صاحب خراسانی۔

(۱۳) جناب مولانا محمد سعید صاحب ہراتی۔

(۱۴) جناب مولانا فیض اللہ صاحب ہراتی۔

(۱۵) جناب مولانا عطا محمد قریشی صاحب سکنہ گھنڈی متصل کندیاں۔

(۱۶) جناب ملا صاحبزادہ صاحب قندہاری اسم نامعلوم۔

(۱۷) جناب مولانا عبدالقدوس شاہ۔ (پنجاب)

(۱۸) جناب مولانا عبداللہ خان صاحب نائب مناب خانقاہ خراسانی عرف مسافر شاہ

(۱۹) جناب مولانا شمس الدین صاحب لائل پوری۔

(۲۰) جناب پیر سید امیر شاہ صاحب گنجیال۔

(۲۱) جناب سائیں فتح علی صاحب سکنہ ڈھاکہ وادی سون تحصیل و ضلع خوشاب۔

(۲۲) مولوی فقیر چراغ دین المعروف بہ چن چراغ لکی مروت۔

(۲۳) جناب مولانا نور الحق شاہ پور۔

(۲۴) جناب سید ولائیت شاہ صاحب ہمدانی سکنہ دندہ شاہ بلاول۔

(۲۵) جناب سید قمر الدین شاہ صاحب شجاع آباد۔ ملتان۔

(۲۶) جناب مولانا غلام محی الدین صاحب چند ھڑوالہ۔

(۲۷) جناب حاجی محمد اسماعیل صاحب۔

(۲۸) جناب حاجی محمد رفیق صاحب ہری پال سکنہ کوہ کسیغراز جز کوہ سلیمان۔

www.maktabah.org

(۲۹) جناب حافظ محمد عمر صاحب میاں والی۔

(۳۰) جناب قاضی دوست محمّد صاحب سکنہ ٹالی نگینی تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ۔

(۳۱) مولانا اخوندزادہ عبدالاحد صاحب کڑی شموزئی والا سکنہ حیدرآباد دکن۔

(۳۲) جناب مولانا احمد دین صاحب جھنڈمیروی۔

(۳۳) جناب حاجی جمال الدین صاحب کڑی شموزئی۔

(۳۴) جناب مولانا فضل علی صاحب قریشی مسکین پور شریف۔ تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ۔

تیسری فصل تمام ہوئی

www.maktabah.org

تیسری فصل کا ضمیمہ جو بعض بعض مکتوبات شریفہ کے آخر میں اپنی قلم مبارک سے لکھے تھے

قاضی قمرالدین صاحب چکڑالوی کے نام :

خداوند کریم نے اپنے فضل وکرم سے آپ کو استغراق قوی عطا فرمایا ہے، اور انشاءاللہ اسی استغراق کے سبب آپ کو جناب اقدس کی جانب کشش عطا فرمائے گا۔ یہاں سے جب فقیر آپ کی جانب متوجہ ہوتا ہے۔ تو پہلے کی نسبت آپ کے باطن میں وسعت زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ ایک قسم بے رنگی آپ کے باطن میں پائی جاتی ہے۔ یہ وسعت اور بےرنگی لطیفہ نفس میں معلوم ہوتی ہے۔ امید ہے آپ کو اس کا مشاہدہ ہوتا ہو گا۔ بفضلہ تعالیٰ یہاں متعلقین خیریت سے ہیں وہاں کے حالات سے مطلع فرمائیں۔

ایضاً جناب قاضی صاحب موصوف کے نام :

الحمدللہ کہ ۲۹ ماہ رمضان المبارک خیریت سے گزر گئی۔ اس مہینے کی تاثیرات کے متعلق کیا لکھا جائے۔ وہاں کے احباب بہت یاد آتے ہیں۔ ہاں! یہ کشش مقناطیسی اصل سے جلوہ ریز ہے۔ عادت اللہ بھی کچھ ایسے جاری ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کنت کنزاً مخفیاً فاجبت ان

www.maktabah.org

اعرف فخلقت الخلق ؐ

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے فرمایا۔ میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا۔ جب مجھے اپنے آپ کو ظاہر کرنے کا ارادہ ہُوا۔ تو میں نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا، اس حدیث میں بھی سبقت (یعنی پہل) خدائے پاک کی جانب سے ہے۔ اس مہینے میں کمالات انبیاءؑ خصوصاً آں سید الکائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات بہت جلوہ ریز ہوتے ہیں بات طوالت پکڑ گئی۔ خلاصہ یہ کہ اس مہینے میں خدائے پاک سے خاص اور خصوصی راز وابستہ ہوتے ہیں۔ جو دوسرے مہینوں میں ہاتھ نہیں آتے۔ فقیر کو ہمیشہ اپنا دعاگو اور متوجہ جانیں۔ فقط ۱۲۔

حافظ محمد خاں ترین آڑی لعل خاں والے کے نام:

اے عزیز! اپنے اوقات عزیزہ کو مولائے حقیقی جلشانہٗ کی یاد میں خرچ کریں۔ آخرت میں جو وقت مولائے پاک کی یاد میں نہ گزارا ہوگا۔ موجب ندامت و ارمان ہوگا۔ حضور فرماتے ہیں۔ الحدیث: لیس یتحسر اھل الجنۃ الا علی ساعتہ مرت لھم ولم یذکر اللہ تعالیٰ فیھا۔

ترجمہ: جنتیوں کو بجز ایک گھڑی کی جس میں انہوں نے خداوند کریم کا ذکر نہ کیا ہوگا اور کسی چیز کا ارمان نہیں ہوگا۔ اور خطرات ماسوی اللہ سے بچے رہیں۔ خداوند کریم سارے کام بوجہ احسن سرانجام فرمائے گا۔ فقیر کو مدام اپنا دعاگو اور متوجہ جانیں۔

فقط ۱۲۔

www.maktabah.org

مولوی جناب عطا محمد صاحب سکنہ گھنڈی ضلع میاں والی کے نام

"جناب من ! جو آپ نے نماز کی حالت میں قبض اور خطرات ماسوی اللہ کے بہت ظاہر ہونے کی بابت فرمایا ہے اِس کا احسن علاج یہ ہے کہ آپ نفی اثبات کا ورد کثرت سے کیا کریں خداوند کریم خلاصی عطا فرمائے گا" فقط ۱۲

فضل حسین شاہ صاحب کے نام

شاید آپ نے اذکار ترک کر دیئے ہیں۔ بواپسی اپنے اذکار سے اطلاع دیویں۔ یہ کہ آپ نے سلوک کہاں تک پہنچایا ہے۔ اور فقیر کی یہ نصیحت ہے۔ کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے۔

شعر۔ ذکر کن ذکر تا ترا جانست
پاکئی دل ز ذکر رحمٰن است

ترجمہ : جب تک سانس میں سانس ہو۔ ذکر کرنا نہ چھوڑ۔

دل کی پاکیزگی ذکر ہی سے حاصل ہوتی ہے۔ فقیر کو ہمیشہ اپنا دُعا گو اور متوجہ تصور کریں۔ باطنی معاملہ میں خلل واقع ہو جانے کے بارے میں آپ نے لکھا ہے۔ عزیز من! باطنی معاملہ میں خلل کیوں نہ واقع ہو۔ باطن کا سارا کا سارا معاملہ دولت حضور اور جمعیت پر موقوف ہے۔ اور مذکورہ صورت میں دونوں معدوم ہیں۔ دفع خطرات اور وساوس ماسوی اللہ سے خلاصی کے لیے تہلیل لسانی (ذکر لا الہ الا اللہ) بہت کیا کریں۔ جتنا ذکر مذکور کریں گے دل کو ماسوی اللہ سے خلاصی نصیب ہو گی۔ بس تھوڑے لکھے ہوئے کو بہت جانیں۔ مریضہ کے لیے دعائیں

www.maktabah.org

کی گئیں۔ خداوند کریم قبول و منظور فرماوے۔ آمین۔

مولوی برہان الدین صاحب:

عزیز من! دن رات میں پانچ ہزار اسم ذات (ذکر اسم ذات "اللہ") کا ذکر کیا کریں۔ (مگر پابندی سے) پھر جو بھی ثمرہ مرتب ہو۔ بذریعہ خط اطلاع کریں۔ جو مناسب ہوگا لکھا جائے گا۔ ۷۔ بار بسم اللہ شریف۔ ۷۔ بار الحمد شریف اور ۷ بار قل شریف (چاروں) حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب کی روح مبارک کو بخش کر مریض پر دم کریں۔ اس کی تفصیل قاضی صاحب کو معلوم ہے۔ ان سے دریافت کیجئے۔ نیز معلوم رہے۔ ہمارے قبلہ وکعبہ اسرار العارفین، قطب الواصلین وسیلتنا الی اللہ الغفران خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس کا ختم شریف پڑھ کر ان کی روح کو بخش کر دعا مانگیں۔ بفضلہ تعالیٰ قبول و منظور ہوگی۔ یہ ختم ہر امر کے لیے بفضلہ تعالیٰ کافی ہوگا۔ ختم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا تعویذ دونوں قاضی صاحب سے پوچھ لیویں۔ بہت بیماریوں کے لیے اور مشکل کاموں کیلئے لکھ کر دیا کریں۔ مجرّب ہے، اور خداوند کریم شافی مطلق ہے۔

www.maktabah.org

حضرت مولانا سیّد لعل شاہ صاحب ہمدانی بلاولی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی سکونت دندہ شاہ بلاول کے قصبے میں تھی۔ آپ کا تعلق خاندانِ سادات سے تھا۔ قدیم زمانے میں آپ کے بزرگ ہمدان میں سکونت پذیر تھے۔ اس خاندان کے حضرت شاہ بلاول ہمدان سے ہجرت کر کے دندہ میں مقیم ہو گئے۔ ان کا مزار بھی دندہ شریف کے ہی قریب ہے اسی نسبت سے اس مقام کو دندہ شاہ بلاول کے نام سے پکارا جاتا ہے حضرت سید لعل شاہ صاحب ایک عالم، فاضل، صالح، متقی اور دائم الذکر و الفکر بزرگ تھے۔ علم و خُلق اور سخاوت و توکل جیسی اہم اخلاقی خوبیاں ان کی فطرت کا جزو لاینفک تھیں۔ سیّد صاحب نے عرصہ دس سال میں مولوی احمد دین انگوی سے جو حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری کے خلیفہ مجاز تھے۔ ظاہری علوم کی تکمیل کی اور پھر پندرہ سال تک اپنے استاد محترم کے ساتھ درس و تدریس کے کام میں مشغول رہے۔

مولوی احمد دین صاحب کی وفات کے بعد سیّد صاحب حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری کی خدمت میں خانقاہِ داماں پہنچے۔ اس وقت گرمی کا موسم شروع ہو چکا تھا اور حضرت قبلہ حاجی صاحب خراسان کی خانقاہ کی طرف جانے کی

www.maktabah.org

تیاریاں کر رہے تھے سید صاحب نے طریقہ عالیہ میں حاجی صاحب کے دستِ مبارک پر بیعت کی اور ان کے خراسان کی طرف روانہ ہونے کے بعد اپنے گھر واپس آ گئے۔ اور جونہی حاجی صاحب سردیوں کے آتے ہی دامان کی خانقاہ میں تشریف لائے آپ پھر ان کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اور پورے ایک ماہ مرشد کی صحبت میں رہ کر ذکر و افکار میں مشغول رہے۔ اور ولایت صغریٰ میں اجازت حاصل کی اس کے بعد دس سال تک آنے جانے کا یہی سلسلہ رہا۔ قبلہ حاجیؒ صاحب کی زندگی کے آخری دنوں میں جب کہ آپ کی بیماری نہایت تشویشناک صورت اختیار کر چکی تھی سید لعل شاہؒ صاحب اپنے مرشد کی خدمت میں موجود تھے۔ مرشدِ مشفق نے اپنی شدید علالت کے باوجود سید صاحب کو اپنے قریب بلایا اور ان کے سینے پر اپنا دستِ شفقت پھیرا جس سے کچھ دیر کے لیے آپ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو بتایا کہ حضرت صاحبؒ کے ہاتھ پھیرنے کی برکت سے میرا سینہ ہر قسم کی کدورت اور آلائش سے پاک ہو گیا ہے اور اب میرا دل شیشے کی طرح بالکل صاف و شفاف ہے۔

حضرت حاجی صاحبؒ کی وفات کے بعد سیّد صاحب نے ان کے خلیفہ اعظم حضرت عثمان دامانی کے ساتھ اپنا روحانی رابطہ قائم کیا۔ بیعت کی تجدید کی اور برسوں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ اور آپ کی صحبت کے فیوض سے مستفید ہو کر باطنی انوار کے مشاہدے کے استعداد سے بہرہ ور ہوتے اور سلوک کی بلند اور ارفع منزلیں طے کیں۔ اور اجازت و خلافت سے مشرف ہو کر مسندِ ارشاد پر جلوہ افروز ہوتے اور اس طرح مسلسل تیئس ۲۳ سال تک خلقِ خدا کی ہدایت کے اہم کام

www.maktabah.org

میں مصروف رہ کر ۲۷ر شعبان ۱۳۱۳ھ کو اس دار فانی سے رحلت فرماکر اپنے معبود حقیقی کے جوارِ رحمت میں پناہ گزین ہو گئے۔ آپ کا مزار دندہ شریف کی خانقاہ میں مرجع خاص وعام ہے۔

اعوان قوم کے سینکڑوں افراد آپ کی تعلیم وتربیت کے فیوض وبرکات سے فیض یاب ہوکر شاد کام وکامران ہوتے۔

www.maktabah.org

حضرت مولانا محمود شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

مولوی محمود شیرازی صاحب، حضرت خواجہ محمد عثمان دامانیؒ کے اجل خلفاء میں سے تھے۔ آپ بڑے خوش الحان قاری اور جیّد عالم فاضل تھے۔ پہلے اپنے ملک ایران میں پھر استنبول میں علم کی تحصیل کی۔ علم کے ہر شعبے میں ماہر تھے۔ علم حدیث اور فقہ و تفسیر میں گویا اس علاقے میں ان کا ہم پلہ نہ تھا۔ منطق و فلسفہ اور ہیئت میں درجہ اختصاص پر فائز تھے۔ ادب و انشاء اور شعر و نعت کے فنون پر ماہرانہ دسترس رکھتے تھے۔ فارسی اور عربی پر یکساں قدرت حاصل تھی۔

روحانی سلسلے میں ان کا مقام بلند اور استعداد بڑی مستحکم تھی۔

ایک دفعہ رات کے وقت حضرت دامانی صاحب خانقاہ کی مسجد میں تشریف فرما تھے اور ارد گرد کافی لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ مرشد کی توجّہ کے اثرات کا انحصار مرید کی استعداد پر موقوف ہے۔ کسی کی استعداد کم ہوتی ہے اور کسی کی زیادہ۔ بعض دفعہ مرشد اپنے مرید کو روحانیت کے ایک مقام کے لیے توجہ دیتا ہے لیکن مرید اس مقام سے بھی بلند مقام کے احوال و کیفیات کو حاصل کر لیتا ہے جیسا کہ مولوی محمود شیرازی کا معاملہ ہے۔

ایک دفعہ مولوی صاحب موصوف ہندوستان کے سفر پر روانہ ہونے کے لیے تیار ہوئے حضرت دامانی صاحب انہیں رخصت کرنے کے لیے خانقاہ کے بڑے

www.maktabah.org

دروازے تک ان کے ساتھ آئے اور دعاؤں کے ساتھ روانہ کیا۔ واپس آکر جب حضرت صاحب دالان میں تشریف فرما ہوئے تو فرمایا کہ مولوی صاحب نے رخصت ہوتے وقت مجھے بتایا ہے کہ ولایت صغریٰ، ولایتِ کبریٰ اور ولایتِ علیا، میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حالات منکشف کئے ہیں جن کا ذکر متقدمین نے بھی نہیں کیا ہے۔ اس پر میں نے ان سے کہا کہ اس نعمت پہ خدا کا شکر بجالاؤ اور مزید کے طلبگار رہو۔

مولوی صاحب ممدوح نے خود ایک دن بیان کیا کہ قبلہ والد صاحب فرماتے تھے کہ بیٹا میں نے تمہاری تعلیم پر اتنا خرچ کیا ہے کہ رقم کے اس ڈھیر کو تمہارے ساتھ وزن کیا جائے تو رقم کے ڈھیر کا وزن ہی زیادہ ہوگا۔

مولوی صاحب بڑے خوش بیان اور خوش کلام تھے۔ تحریر و تقریر میں کوئی ان کا ثانی نہ تھا۔ خوش خلقی کا یہ عالم تھا کہ دوست ہو یا دشمن پہلی ملاقات میں ہی ان کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔

آپ نے حضرت صاحب کے صاحبزادگان کے اتالیق اور خانقاہ کی مسجد کے امام کی حیثیت سے اپنے فرائض بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔ خانقاہ میں لکھائی پڑھائی سے متعلق تمام امور آپ کی تحویل میں تھے۔

سات سال مرشد کی صحبت میں رہ کر سلوک و طریقت کے بلند مدارج طے کئے اور پھر خلعتِ خلافت سے مشرف ہو کر ارشاد و ہدایت کے کام میں مشغول ہو گئے۔

www.maktabah.org

مولانا قاضی عبدالرسول صاحب انگوی رحمۃ اللہ علیہ

قاضی صاحب کا تعلق کھچی قوم سے تھا۔ آپ حضرت دامانی صاحب کے سربرآوردہ اصحاب اور برگزیدہ خلفائے عظام میں سے تھے۔ آپ حافظ قرآن، صالح سحر خیز، ذاکر اور صاحبِ ذوق و شوق تھے۔ حضرت صاحب کے حلقۂ بیعت میں داخل ہونے کے بعد ہر سال حاضر خدمت ہو کر صحبت اور توجہات باطنی سے فیض یاب ہو کر پھر اپنے وطن واپس تشریف لے جاتے۔ دس سال کی مدت کے بعد شرفِ اجازت سے مشرف ہوئے۔ اس کے بعد بھی مزید دس سال حسبِ سابق حاضری دیتے رہے اور خدمت میں رہ کر سلوک کی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ یہاں تک اس راہ کی آخری منزل تک رسائی حاصل کی۔ خانقاہ سون شریف کی تعمیر میں بڑی محنت و مشقت برداشت کی اور اس کام میں دن رات ایک کر دیا۔ انگہ شریف (ضلع خوشاب) میں ہر سال ان کا عرس مبارک ۱۲ ر شوال کو ہوتا ہے

www.maktabah.org

مولانا حسین علی رحمۃ اللہ واں بھچراں ضلع میانوالی

مولوی صاحب میانہ قوم کے ایک فرد تھے۔ اور سکونت ضلع میانوالی کے ایک قصبے واں بھچراں میں تھی۔

مولوی صاحب کا شمار حضرت دامانیؒ کے عظیم خلفاء میں ہوتا ہے۔ آپ عالم فاضل اور ظاہری و باطنی استعداد سے کامل طور پر بہرہ ور تھے۔ آپ کو صاحبزادگان کے استاد ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

مولوی صاحب نے صرف و نحو اور منطق کی کتابیں اپنے ملک میں ہی پڑھیں اور باقی علم حدیث، علم فقہ، اصول فقہ، منطق و فلسفہ اور اقلیدس کی انتہائی کتابیں ہندوستان میں پڑھیں۔

بتیس سال کی عمر میں جب تحصیلِ علم سے فارغ ہوئے تو مرشدِ کامل کی تلاش کا جذبہ دل میں پیدا ہوا۔ حصولِ مقصد کے لیے استخارے شروع کیے تاکہ خواب میں اس مقام اور اس ہستی کی نشاندہی ہو جائے جس سے روحانی فیض حاصل کیا جا سکے آخر کار ایک رات خواب میں حدیث کے ایک طالب علم نے خانقاہ سوہن شریف کی نشاندہی کی اور حضرت دامانی صاحب کی شکل و صورت اور ان کے

www.maktabah.org

احوال وکمالات کا تعارف کرایا۔ مولوی صاحب یہ بشارت ملتے ہی سون شریف کی طرف روانہ ہو گئے جس وقت خانقاہ میں پہنچے تو وہاں پوری طرح وہی منظر پایا جو خواب میں دیکھا تھا۔ حضرت صاحب نے دریافت کیا کہ کہاں سے آئے ہو ؟ مولوی صاحب نے جواب دیا " واں بھچراں سے " پھر پوچھا کیا تمہاری مولوی حسین علی سے کچھ واقفیت ہے ؟ اگر ہے تو وہ کس حالت میں تھے ؟ جواب میں عرض کیا وہ بخریت ہیں۔ پھر فرمایا کہ تم ان کے رشتہ داروں میں سے ہو یا نہیں ؟ اس پر عرض کی کہ حضور میں خود حسین علی ہوں۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے مولوی صاحب کو عزت کی جگہ پر بٹھا دیا اور ایک لمحہ بعد اپنے حلقۂ بیعت میں داخل کر کے فرمایا کہ ہمارے سلسلہ عالیہ میں کشف و کرامت کا حصول مقصد نہیں۔ یہاں تو جلنا اصل مقصد ہے۔ آپ نے علم حاصل کرنے کی تگ و دو میں اتنی عمر گزار دی اب کس لیے جلتے ہو ؟ نہایت ادب سے گزارش کی کہ حضور صرف دین کی خاطر آیا ہوں۔ آخر کار حضرت صاحبؒ نے مولوی صاحب کو اپنی بیعت میں لے کر سلسلہ عالیہ میں داخل کر لیا۔ اور ان پر خصوصی عنایات فرمائیں۔ جب ان کا سبق کمالاتِ نبوّت مقام پر پہنچا تو ایک تحریر کی صورت میں انہیں اجازت نامہ عطا فرمایا اور ساتھ ہی دلائل الخیرات اور حزب البحر کی اجازت بھی عنایت کی۔

صاحبزادگان کے ساتھ مولوی صاحب کی محبت اپنے کمال پر تھی۔ چنانچہ حضرت دامانی صاحب کے وصال کے بعد ایک دن مولوی صاحب نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں حضرت صاحبزادہ مولانا مولوی سراج الدین صاحب کے حلقے میں بیٹھا تھا اور فیوض باطنی کے حصول کی خاطر ان کی طرف متوجہ تھا اور دو شخص حضرت قبلہ دامانی صاحب

www.maktabah.org

کی طرف متوجہ تھے کہ غیب سے ندا آئی کہ ان دونوں کو خانقاہ سے باہر نکال دو۔ اس کے بعد میں حضرت قبلہ صاحب متوجہ نہیں بلکہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی طرف ہی متوجہ ہوتا ہوں کیونکہ وہ بعینہٖ حضرت صاحب کی طرح ہیں۔

مولوی صاحب حال اور صاحب کشف تھے۔ اور اپنی باطنی لطافت کی بناء پر اکثر اچھے خواب دیکھتے تھے۔

www.maktabah.org

مولانا سیّد محمد شاہ ہمدانی بلاولی رحمۃ اللہ علیہ

شاہ صاحب حضرت سیّد لعل شاہ ساکن دندہ شریف کے بھتیجے تھے آپ حافظ قرآن اور مسکین طبع نوجوان تھے۔ اپنے چچا کے ہاتھ پر بیعت کی لیکن ان کی وفات کے بعد جلد ہی اپنے عزیزوں اور رفیقوں کے ہمراہ حضرت قبلہ دامانی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب نے دعا اور تعزیت کے بعد ان کے سر پر دستارِ خلافت باندھی اور مولوی محمود شیرازی سے اجازت نامہ لکھوا کر ان کے حوالہ کیا۔ اس کے بعد حکم ہوا کہ اب تم اپنے گھر واپس جاؤ کیونکہ ابھی بہت سے لوگ تمہارے مرشد اور چچا سیّد لعل شاہ کی تعزیت اور فاتحہ خوانی کے لیے آئیں گے۔ ان سے فارغ ہو کر پھر آنا کیونکہ سلوک کے راہ کی واقفیت تمہارے لیے نہایت ضروری ہے۔

حضرت صاحب کے ارشاد کے مطابق سیّد صاحب تھوڑے عرصے بعد ہی پھر حاضر خدمت ہوئے۔ کتاب دُرّ المعارف اور کتاب اربع انہار حضرت صاحب سے سبقاً پڑھیں اور تین ماہ قیام کر کے صحبتِ شیخ اور ان کی توجہات سے روحانی اور باطنی فیض حاصل کیا۔ روانگی کے وقت حضرت صاحب نے فرمایا کہ باطنی تعلیم کے مدارج میں تم ولایتِ علیا کے سبق پر پہنچ چکے ہو ابھی تم اسی پر قائم رہو۔ اگر زندگی رہی تو باقی پھر دیکھا جائے گا۔

www.maktabah.org

مولانا قاضی قمر الدین محدّث رحمۃ اللہ علیہ
چکڑالہ ضلع میانوالی

آپ کی ولادت باسعادت ۲۳ رمضان المبارک ۱۲۷۴ھ چکڑالہ کے قاضی خاندان میں ہوئی والد صاحب کا نام قاضی محمد سلیمان تھا ابتدائی دینی کتابیں اپنے والد صاحب سے پڑھیں پھر موضع انگہ ۔ وادی سون سکیسر ضلع خوشاب میں کئی سال پڑھتے رہے ۔ حضرت مولانا سیّد پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی انگہ میں آپ کے ہم درس تھے ۔ ۱۲۹۳ھ میں سہارنپور تشریف لے گئے حضرت مولانا احمد علی شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم اور حضرت مولانا احمد حسن کانپوری سے تفسیر وحدیث اور فنونِ بقیہ کی کتابیں پڑھیں ذوالحجہ ۱۲۹۶ھ میں سندِ فضیلت حاصل کر کے وطن واپس تشریف لائے ۔

علوم ظاہری سے فارغ ہو کر حضرت مولانا خواجہ حاجی محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت فرمائی ۔

حضرت کی صحبت میں رہ کر سلوک نقشبندیہ مجددیہ مکمّل فرمایا اور شرفِ خلافت سے مشرف ہوئے ۔ اور سلسلہ عالیہ کو رونق دینے میں مصروف ہو گئے ۔

www.maktabah.org

مولانا سیّد برکت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کلکتہ والے

آپ کی ولادت علاولپور (ضلع جالندھر) میں ہوئی۔ علوم ظاہرہ سے فارغ ہو کر آپ کو کسی پیر و مرشد کی بیعت کرنے کا شوق دامن گیر ہُوا۔ ہندوستان اور پنجاب کی مختلف خانقاہوں کے سجادہ نشینوں کی مجالس و محافل میں سکونِ قلب اور بیعت کے حصول میں بیٹھتے رہے لیکن اُنہیں نہ سکونِ قلب حاصل ہُوا اور نہ ہی بیعت کرنے کا شوق۔ آخر کانپور تشریف لائے وہاں پر مولانا غلام حسین کانپوری رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت قطب الواصلین خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی اور اسمِ گرامی سُنا اور اُن کے مشورے سے بالآخر موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان پہنچے اور وہیں حضرت خواجہؒ سے بیعت ہو گئے۔ جملہ سلوک حضرات نقشبندیہ مجدّدیہ آپ سے طے کر کے خلعتِ خلافت سے مشرّف ہوئے۔ حضور نے اشارہ فرمایا کہ آپ ہندوستان تشریف لے جائیں اور کلکتہ تشریف لے گئے وہاں مریدین و معتقدین کا اِس قدر ہجوم ہوا کہ آپ کو وہاں خانقاہ بنانی پڑی۔ کئی سال بعد بعض مریدین کی التجا پر صُوبہ بمبئی تشریف لے گئے ضلع ناسک میں

www.maktabah.org

مالی گاؤں اور سٹانہ میں بہت سے احباب نے بیعت کی ۔ آپ مسلسل مالی گاؤں میں رہنے لگے ۔ وہاں مریدین کا اس قدر ہجوم ہوا کہ خانقاہ بنانی پڑیں ۔ کلکتہ اور مالی گاؤں میں ہزاروں لاکھوں نے آپ سے روحانی فیض حاصل کیا مالی گاؤں میں اپنی خانقاہ میں ایک عالی شان مسجد سنگ سُرخ کی تعمیر کروائی بالآخر وہیں آپ اللہ کو پیارے ہوئے اور وہیں آپ کا مزارِ مقدس ہے ۔

نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَہٗ

www.maktabah.org

مولانا غلام حسین کانپوری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا غلام حسین کانپوریؒ حضرت خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے تھے اور ساتوں قرأت سے قرآن کریم پڑھتے تھے۔ باوجود علم وفضل کے سبع قرأت کے قاری تھے۔ حضرت مولانا خواجہ حاجی محمد سراج الدین صاحب قبلہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی سات سال سفر و حضر میں امامت فرمائی۔

بالآخر حضرتؒ نے اُن کو خلافت سے مشرّف فرماکر کانپور (بھارت) بیٹھنے کا امر فرمایا وہاں پر پانچ سات سال میں لوگوں کا اتنا ہجوم ہوا کہ علیحدہ مسجد بنانی پڑی۔ نماز کی امامت خود فرماتے تھے۔ ہجوم نے ایسی صورت اختیار کی کہ گویا تانتا بندھ گیا، ساری مسجد نمازیوں سے بھر جاتی تھی۔

سُنا ہے اتنے خوش الحان قاری تھے کہ طوائف بھی تائب ہوکر صبح کی نماز میں حضرت کی اقتداء میں مردوں سے جُدا آخر میں صف بناکر نماز میں شریک ہوتی تھیں۔

اور بہتوں نے تائب ہوکر نکاح بھی پڑھوایا۔

www.maktabah.org

مولانا ابو السعد احمد خان رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی

آپ نے پہلے پہلے بیعت حضرت مولانا خواجہ محمد عثمان دامانی[۱] رحمۃ اللہ علیہ سے کی اسی سال حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا جب حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسندِ ارشاد پر رونق افروز ہوئے تو پھر اُن سے تجدید بیعت کی اور پھر اُن کی زندگی میں اُن ہی سے کسبِ سلوک کرتے رہے اور آپ کو مقاماتِ سلوکِ مجددیہ کے طے کرنا کا بے حد شوق تھا چنانچہ ایک دفعہ حضرت خواجہ سراج الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو فرمایا کہ "مولوی احمد خان تُم اگر مکتوبات امام ربّانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اختتام تک یہاں فقیر کے پاس رہو گے تو انشاء اللہ آپ کو مکتوبات شریف پڑھاتے وقت فقیر مکتوب پر آپ کو توجہ دیتا رہے گا" خلاصہ کلام یہ ہے کہ آپ نے سلوک سلاسلِ اربعہ نقشبندیہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ آپ ہی سے مکمل طے کیا اور آنحضرت نے مولوی صاحب کو آخر میں خلافت عظمےٰ سے مشرف فرمایا آپ

---

[۱] جہاں بھی حضرت خواجہؒ دامانی کا ذکر آئے اِس سے مراد حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

www.maktabah.org

کو کتابوں سے بے حد شوق تھا اپنے پیر و مرشد خواجہ سراج الاولیاء کی نقل کرتے ہوئے آپ ایک کتب خانہ خانقاہ سراجیہ واقع کندیاں (ضلع میانوالی) میں چھوڑ گئے جس میں تقریباً دس بارہ الماریاں کتابوں کی بھری ہوئی ہیں آپ نے سلسلہ کو بہت رواج بخشا آپ کے مریدین کا سلسلہ پنجاب اور ہندوستان اور گرد و نواح میں پھیلا ہوا ہے۔

بروز دو شنبہ ۱۲ ر صفر ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۷ ر مارچ سنہ ۱۹۴۱ء آپ نے انتقال فرمایا۔

www.maktabah.org

مولانا عبدالرحمٰن بگھاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت مولانا محمد ہاشم بگھاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے تھے۔ جو کہ اعظم و اکمل خلفاء حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔ انہوں نے بڑے جاہل پہاڑی طبقہ میں جو تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی میں واقع ہے بڑی محنت سے وہاں کے لوگوں کو دیندار اور پرہیزگار بنایا ابھی تک آپ کی خانقاہ مشہور معروف ہے مرجع خلائق ہے انہوں نے اپنے صاحبزادے عبدالرحمٰن صاحب رح کو حضرت کی خدمت میں پیش فرمایا اور عرض کیا یہ میرا نہیں، حضرت آپ کا فرزند ہے جناب مولانا عبدالرحمٰن صاحب رح نے سفر و حضر میں حضرت کی خصوصی خدمات انجام دیں جو کسی اور کو نصیب نہ ہوئیں مغرب و عشاء کے درمیان جو خصوصی مجلس منعقد ہوتی تھی چائے نوشی کی خدمت ان کے سپرد تھی۔ علاوہ ازیں بھی چائے نوشی کی خدمت ان ہی کے سپرد رہتی بے حد ذہین اور زکی تھی۔ فرماتے تھے مغرب و عشاء کے درمیان جو صحبت ہوتی تھی خاص علماء اور خلفاء جمع ہوتے تھے۔ عوام میں سے بھی افراد اگر بیٹھ جاتے تھے چونکہ ان کو اُٹھانا حضرت کو نامناسب معلوم ہوتا تھا مگر حضرت کی دید کے اشارہ سے ہم سمجھ جاتے کسی کسی کو چائے دینی ہے اُس کے آگے پیالہ رکھتے اتنے حضرت کی طبیعت مبارک سے واقف ہو گئے تھے۔

www.maktabah.org

اِس وقفہ میں حضرت کبھی کسی مسئلہ پر بحث فرماتے کبھی مکتوبات شریف کا درس دیتے کبھی مثنوی شریف کا درس دیتے یہ مجلس اتنی طویل ہو جاتی تھی کہ عشاء کی نماز سردیوں میں دس بجے کے قریب پڑھتے تھے بالآخر حضورؒ کی کمال شفقت سے مقاماتِ سلوک طے کر کے شرفِ خلافت سے مشرّف ہوئے مری اور آزاد کشمیر کے پہاڑوں میں سلسلہ شریفہ کو بڑا رواج دیا۔

رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ رَحْمَةً وَّاسِعًا

www.maktabah.org

مولانا غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ

آپ قومی اعتبار سے سواگ تھے۔ جو بڑے زمیندار تھے تھل میں ان کا موضع ڈگر سواگ علاقہ کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ مشہور ہے علوم ظاہرہ کے حصول کے لیے مختلف علماءِ کرام کے درسوں میں پڑھتے رہے۔ اُن دنوں میانوالی میں مولوی علی محمد صاحبؒ کا سکنہ بیلوان (جو کہ کچے میں ایک مشہور بستی ہے) میں بہت بڑا درس تھا آپ کے تینوں صاحبزادے عالم و فاضل تھے اور مولانا غلام حسن صاحبؒ بھی اُس درس میں پڑھتے رہے جب معتدبہ علم حاصل کیا تو آپ کو پیرو مرشد سے بیعت کا شوق دامن گیر ہوا اُس وقت حضرت مولانا خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض و فیضان کا بے حد شہرہ تھا آپ حضرت غریب نوازؒ کی زندگی کے آخری سال میں موسیٰ زئی شریف پہنچے اور حضرت خواجہ صاحبؒ سے بیعت ہو گئے آپ نے بیعت فرما کر فرمایا کہ مولوی غلام حسن اگر آئندہ سال زندگی رہی تو فقیر آپ کو بے حد توجہات دے گا اور فیضان کے حصول کی آپ پوری پوری کوشش کرتا تقدیر الٰہی سے ۱۳۱۴ھ میں حضرت خواجہ دامانیؒ دنیا سے رحلت فرما گئے اور آپ کی بیعت اسی سال میں ہوئی جب آپ کا وصال ہوا اور حضرت سراج الاولیاء محمد سراج الدین صاحب قبلہؒ جب مسند پر

www.maktabah.org

رونق افروز ہوئے تو اُن سے تجدید بیعت کی اور ذکرِ اسم ذات و ذکر نفی اثبات ولایتِ صغریٰ کے مقامات مولوی صاحب نے خواجہ صاحبؒ سے حاصل کئے تو خواجہ صاحبؒ نے آپ کو خلعتِ خلافت سے مشرف فرمایا اور خلافت دیتے ہوئے فرمانے لگے کہ "جتا! فقیر نے آپ کو ایسا رنگا کہ بزرگوں سے تو مسلمان مرید ہوتے ہیں مگر آپ سے مسلمان اور ہندو سب فیض پائیں گے۔

خواجہ سراج الدین صاحبؒ کی زندگی میں مسلسل اُن کی خدمات انجام دیتے رہے اور جب خواجہ سراج الاولیاءؒ کا وصال ہوا تو آپ سلسلہ عالیہ کو رونق دینے میں مصروف ہو گئے۔ اور جو طلب بیعت کرتے اُسے بیعت کرتے اسی طرح ہوتے ہوتے حضرت خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحبؒ خلف الرشید سجادہ نشین موسیٰ زئی شریف کے فرمانے پر اس قدر سلسلہ عالیہ کے فروغ دینے اور سلسلہ کو ترقی دینے کی طرف متوجہ ہوئے کہ ایک خلق اللہ آپ کی مرید ہو گئی گرد لعل عیسن اور کچا اور اطراف واکناف میں آپ کے بے حد مریدین ہو گئے تو آپ نے ڈھی مکوڑی علاقہ کچا میں خانقاہِ عالیہ سراجیہ حسن آباد متھل تعمیر کی اور وہیں مسلسل تیس ۳۰ سال خلق اللہ کو فیض پہنچاتے رہے۔ ۱۲ جمادی الاوّل ۱۳۵۸ھ آپ نے وصال فرمایا۔

آٹھ سو کے قریب ہندوؤں کو آپ نے مشرف بہ اسلام کیا۔

www.maktabah.org

مولانا عبدالرحمٰن پشاوری رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت کے اجل خلفاء میں سے تھے والیٔ چترال بھی مولانا عبدالرحمٰن پشاوری رحمۃ اللہ علیہ کے خدام میں شامل تھا۔ تخمیناً ۱۳۲۶ھ میں حضرت غریب نوازؒ حج کے لیے تشریف لے گئے مولانا مذکور جب موسیٰ زئی شریف پہنچے تو حضرتؒ خانقاہ شریف موسیٰ زئی سے حج کو روانہ ہو چکے تھے۔ یہ آپ کے پیچھے تشریف لے گئے حضرت کے قافلہ میں شریک ہو کر حج ادا فرمایا بعد میں حضرت کی صحبت میں رہ کر سلوک مکمل فرمایا اور شرفِ خلافت سے مشرف ہوئے پشاور اور پشاور کے اطراف واکناف چترال تک آپ کا سلسلہ مریدین و معتقدین کا بے حد پھیلا ہوا ہے۔

غفر اللہ لہٗ

www.maktabah.org

مولانا سید امیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ گیلانی گیلوی (المعروف گنجیال شریف)

آپ حضرت پیر مُراد وند شاہ صاحبؒ گیلانی کے گوتے صاحبزادے تھے حضرتؒ کی بیعت سے مشرف ہو کر حضور کی خدمت سے بہرہ ور رہے اور حضرت کے حلقۂ ذکر و فکر میں بیٹھ کر سارا سلوک طے کیا۔ حضرتؒ جب خانقاہ سوان شریف سے واپس تشریف لے جاتے تھے تو آپ کے وُنٹوں کو جو قریبًا اسّی (۸۰) کے الگ بھگ تھے اُن سب کی کفالت پیر صاحب کے سپرد تھی۔ بہت مدت گھر سے غائب حضرتؒ کی صُحبت میں رہتے تھے اور مراد وند شاہ صاحبؒ اُن کے فراق میں بہت اُداس ہو جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ میرا ایک ہی بیٹا تھا وہ بھی پیر پٹھانؒ نے قابو کر لیا اُن کے پیچھے پیر صاحب کا سارا خاندان سلسلہ عالیہ میں داخل ہو گیا اور آج تک وہ عقیدت اور محبت اُن کے شامل حال ہے۔

www.maktabah.org

مولانا محمد فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ مسکین پور شریف ضلع مظفر گڑھ

قریشی صاحبؒ پہلے حضرت سید لعل شاہ صاحب ہمدانی بلاویؒ سے بیعت ہوئے اُن کے درویشوں میں رہنے لگے آپ بڑے خوش نویس تھے شجرہ نقشبندیہ عربی رسم الخط میں آپ نے لکھ کر اپنے شیخؒ کے پیش کیا وہ اِس قدر خوش ہوئے کہ آپ کے منہ مبارک سے نکلا واہ قریشی! واہ قریشی! ان الفاظ مبارکہ کا حضرت شاہ صاحبؒ کی زبان سے نکلنا تھا کہ آپ پر جذب طاری ہو گیا اور جذب بھی بصورتِ خندہ و قہقہہ۔ وُہ اپنی اِس جذباتی کیفیت سے اس قدر بے اختیار ہوئے کہ اپنے شیخ کی مجلس سے نکل کر ایک نالہ بہتا ہے جس کا نام گھبیر ہے وہاں جا کر ریت میں کبھی لیٹتے کبھی سوتے کبھی اُٹھتے اور آپ کی زبان پر بے اختیار قہقہہ جاری رہتا آخر حضرت شاہ صاحبؒ نے آپ کا پُوچھا کہ قریشی کہاں گیا قریشی کو ڈھونڈو۔ شاہ صاحبؒ کے درویش جب آپ کو تلاش کرنے گئے تو گھبیر میں لوٹ پوٹ ہو رہے تھے اور زبان پر خندہ اور قہقہہ جاری تھا درویشوں نے کہا کہ او قریشی! آپ کو شاہ صاحب یاد فرمائے ہیں آپ اُن کی طرف دیکھتے اور قہقہہ لگا لیتے آخر اِس حالت میں درویش اُن کو اُٹھا لائے

www.maktabah.org

اور شاہ صاحب کی خدمت میں پیش کیا آپ نے توجہ فرمائی تو وہ حالتِ جذبائی
فرو ہوئی اسی اثناء میں جب ۱۳۱۳ھ میں حضرت قبلہ سید لعل شاہؒ صاحب کا
وصال ہوا تو قریشی صاحب حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب دامانیؒ کی خدمت میں
آ کر بیعت ہوئے ۱۳۱۴ھ جب میں جب حضرت خواجہ دامانیؒ کا وصال ہوا تو آپ
نے حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحبؒ کی بیعت کی اور آپ کی زندگی مبارک
میں بحالت درویشی سترہ سال گزارے اور تکمیل سلوک، مجددیہ کرتے رہے اور
جب حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحبؒ کا وصال ہوا تو آپ کے ولدِ ارشد
والدی ماجدی حضرت خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحبؒ مسندِ ارشاد پر رونق افروز ہوئے
تو اُن سے بیعت تجدید کی اب آپ کا سلوک تکمیل تک پہنچ چکا تھا تو قبلہ حافظ صاحب
رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو خلعت خلافت سے مشرف فرمایا اس کے بعد آپ ترویج
سلسلۂ عالیہ میں مصروف ہو گئے ریاست بہاولپور سندھ اور پنجاب میں آپ
کے ہزاروں مرید اور سینکڑوں خلفاء گزرے ہیں۔ چوراسی سال کی عمر میں جمعرات
کے دِن ۲ج بتاریخ یکم رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۳۵ء انتقال فرمایا۔

www.maktabah.org

الفصل الرابع

(چوتھی فصل)

آنجناب کے کرامات اور مکشوفات اور آپ کے مناقب شریفہ و واقعات منیفہ اور معمولات کے بیان میں اور ضمیمہ مسائل متفرقہ تصوف جو بڑی اہمیت کے حامل ہیں

جملہ احباب طریقت پر مخفی نہ رہے۔ کہ حقیقتاً کشف اور کرامات کی مثال ایسی ہے۔ کہ جیسے بھرے ہوئے برتن سے بے اختیار پانی گر جاتا ہے۔ اور اس میں پانی نہ سما سکنے کے سبب، اور دوسرا علامت بے حد پر ہونے پر، برتن کی بھی ہو جاتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح ایک ولی کامل سے کشف و کرامات مولی کریم ظاہر فرماتا ہے۔ تاکہ احباب طریقت کا اپنے شیخ پر یقین کامل ہو جائے۔ اور وہ زیادہ سے زیادہ مقامات طریقت کے حصول کی کوشش کریں اور اپنے شیخ کے ساتھ ان کی محبت اور بھی بڑھے کیونکہ اپنے شیخ سے مقامات طریقت کے حصول کا دارومدار ہی محبت پر ہے اور شیخ سے بیحد ربط اور کمال محبت ہی سے

www.maktabah.org

مشکل مقامات طے ہوتے ہیں اس ساری تقریر سے یہ معلوم ہوا۔ کہ حضرات اولیائے کرام کا ان کشف و کرامات کے ظہور میں ذرہ بھر بھی دخل نہیں۔ جس وقت اللہ چاہے اور جو بات ظاہر کرنی چاہے۔ یہ اس ذات پاک کی ارادت اور مشیت پر مبنی ہے۔ بلکہ جس طرح سورج کی شعاعیں سورج کے ارادہ اور اختیار کے بغیر ضو فگن ہوتی ہیں۔ ٹھیک اسی طرح ایک مقبول بارگاہ صمدیت سے کشف و کرامات ان کے ارادہ کے بغیر ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ فلہٰذا کرامات اور مکشوفات حضرت قبلہ کے بیان کئے جاتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو کہ بفضل خدا آپ ولی کامل اور اپنے زمانے کے قطب ارشاد تھے۔ جن سے لاکھوں خلق خدا نے فیض حاصل کیا۔ اور گناہوں سے توبہ تائب ہو کر نیک صالح بنے اور ہزاروں نے خلعت خلافت حاصل کی۔ اور فیاض جہاں بنے۔ چنانچہ ہر خطے میں آپ کے خلفاء تھے۔ سندھ۔ ہند۔ پاک و عرب ترکستان جہاں بھی نظر مارو آپ کے خلفاء موجود تھے۔ اور آگے فیض پہنچا رہے تھے۔

کرامت ۱

قاضی مولوی عبدالغفار صاحب کلاچی مرحوم:

بیان کرتے تھے۔ کہ ایک سال یہ عاجز سخت بیمار ہوا۔ اور بیماری طول پکڑ گئی تو بندہ نے اپنے پیر دستگیر حضرت قبلہ کی خدمت میں عریضہ ارسال کیا۔ کہ راہ خدا اس عاجز کو ایسی توجہ عنایت فرمائیں۔ کہ اب موت کے کنارے ہوں۔ میرے لطائف تو ذاکر ہو جائیں۔ چنانچہ میرے عریضہ پہنچنے پر حضرت قبلہ نے

www.maktabah.org

غائبانہ توجہ سے نوازا۔ اور میرے لطائف خمسہ یعنی عالم امر کے پانچوں لطائف اچانک ذاکر ہو گئے۔ ایک رات کیا دیکھتا ہوں۔ کہ لحاف میں پلیٹے ہوئے میری آنکھوں کے سامنے روشنائی ظاہر ہوئی۔ جب لحاف منہ سے دور کیا۔ تو روشنائی کو نہ پایا کمرہ ویسے کے ویسے تاریک تھا۔ بعد میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ میرے کمرہ سے خانقاہ شریف موسیٰ زئی شریف تک ایک سرخ لکیر جارہی ہے۔ چنانچہ مجھ پر جذبہ طاری ہوگیا۔ اور میرا جذبہ دیوانگی کی حد تک جا پہنچا۔ کہ دیوانہ وار اور بیقرار چیختا چلاتا تھا اور کپڑے پھاڑنے لگا۔ میرے سب عزیزوں اور خویش واقارب کو میرے اس جنون کا علاج بجز باندھنے کے اور کوئی نظر نہ آیا۔ اور بیحد لاچاری کی حالت میں مجھے حضرت قبلہ کی خدمت خانقاہ شریف رسے سے باندھ کر اونٹ کے کجاوہ میں ڈال کر لے آئے۔ حضور اس عاجز کو تین دن تک صبح شام اپنے سامنے بٹھا کر توجہ دیتے رہے۔ چوتھے دن فرمایا اسے واپس گھر لے جاؤ اور چار دن اسے باندھے رکھنا۔ پانچویں دن اسے کھول دینا۔ حسب الحکم میرے اقرباء مجھے واپس گھر لے آئے۔ اور مجھے چار دن رسیوں سے باندھے رکھا اور پانچویں دن کھول دیا۔ تو میرا مرض بفضل خدا ایسے دفع ہوا۔ جیسے میں کبھی بیمار بھی نہ تھا۔ فقط ۱۲۔

کرامت ۲

مولوی عبدالرحمان صاحب پنڈی والے :

بیان فرماتے تھے۔ کہ ایک سال حضور قبلہ بمعہ جملہ اہل بیت اور صاحبزادگان و

www.maktabah.org

درویشان، اور خلفار ذیشان گرمیاں گزارنے ایبٹ آباد میں مقیم تھے ۔ کہ موضع دم توڑ کے رہنے والے مولوی محمد جی کے ہمراہ ایک شخص مسمی خانجی حضور میں حاضر ہو کر شرف قدمبوسی سے مشرف ہوئے ۔ تو مولوی محمد جی مذکور نے ایک روز حضور میں عرض کیا ۔ کہ حضرت میرے رفیق خانجی غیر مقلد ہیں ۔ حضور براہ خدا اس خانجی کو ایسی قاہرانہ توجہ عنایت فرمائیں ۔ کہ یہ غیر مقلدی سے تائب ہو کر مسلک اہل سنت والجماعت اختیار کر لیں ۔ اور پکے حنفی بن جائیں ۔ حضور نے بندہ کی گزارش پر غور فرما کر مسمی مذکور کو اپنے سامنے بٹھایا ۔ اور توجہ دیتے ہوئے حَقّ حِقّ حُقّ کے ورد کہنے کا امر فرمایا ۔ دوسرے دن یہ دونوں رخصت ہو کر گھر روانہ ہوئے ۔ اثناء راہ میں خانجی نے اپنے رفیق مولوی محمد جی کو بتایا کہ مولوی صاحب! حضور کی زوردار توجہ سے میرے لطائف گرمی کی شدت سے پارہ پارہ ہو رہے ہیں ۔ بیشک یہ بزرگ (حضرت قبلہ) ولی کامل ہیں اور میں آئندہ کے لیے اس گمراہ عقیدہ اور مسلک سے تائب ہوں ۔ خداوند کریم مجھے سنی اور پکا حنفی بنائے آپ میرے گواہ رہیں ۔ کہ میں نے غیر مقلدی والے عقیدے سے توبہ کر لی ہے ۔

سبحان اللہ! حضور کی توجہ شریف کے قربان ہوں کہ ایک ہی توجہ سے سالہا سال کے غیر مقلد کو پکا سنی اور سچا حنفی بنا دیا ۔ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۔

جس کو اللہ پاک ہدایت فرمائیں ۔ اُس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا ۔ اور جس کے نصیب میں ہدایت ہی نہ ہو اُسے کوئی ہدایت نہیں کر سکتا ۔ بیشک اللہ پاک کا فرمان سچا ہے اور حق ہے ۔ خداوند کریم ہر کسی کو ہدایت نصیب فرمائے ۔ آمین

www.maktabah.org

کرامت ۳

چشم دید مولوی صاحب موصوف:

مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت قبلہ جن دنوں میں حج بیت اللہ شریف مقیم تھے۔ تو حج سے فراغت کے بعد مراجعت سے ایک دن پہلے حضور نے اپنے ایک خادم دیرینہ حاجی محمد مقبول کو چند بار فرمایا۔ کہ جسقدر رقم آپ کے پاس موجود ہے۔ وہ لے آؤ۔ تاکہ فقیر ان کو مساکین حرم پر تقسیم کرے کیونکہ میرا بہت جی چاہتا ہے۔ اور دوبارہ اس مبارک گھر کی زیارت کو آنا ہماری قسمت میں لکھا ہوگا یا نہ؟ یہ خدا ہی جانے" حاجی صاحب نے واپسی جواب دیتے ہوئے عرض کی! کہ حضور حرم شریف کے مساکین بہت ہیں۔ اور ان سب پر حضور کا ایثار فرمانا حد امکان سے باہر ہے۔ اور حضور کی رقم جو تھوڑی سی میرے پاس موجود ہے۔ بمشکل کراچی تک پہنچ سکیں گے۔ کرایہ ریل تو بجائے خود ماندہ"۔ حضور نے واپسی جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ حاجی صاحب راستے کے کرایہ وغیرہ کی بات چھوڑو۔ اگر ہمارا آب ودانہ ہندوستان کا لکھا ہے۔ تو خداوند کریم غیب سے راستے کا خرچہ مہیا فرمائے گا۔ اور اگر ہمارا رہنا یہاں کا لکھا ہوا ہے۔ تو اس سے بہتر دوسری جگہ کون سی ہوسکتی ہے۔ ہم تو ہر حال میں اللہ پاک کی رضا پر راضی ہیں۔ فلہٰذا جس قدر مبلغان تمہارے پاس ہیں۔ دیدو تاکہ فقیر سب کا سب مساکین حرم کو دیدے۔ چنانچہ حاجی صاحب نے ساری رقم حضور کی خدمت میں پیش کردی حضور نے وہ ساری رقم مساکین حرم پر تقسیم کردی۔

www.maktabah.org

مگر حاجی صاحب موصوف دل سے بہت مغموم تھے۔ کیونکہ سارا کاروبار اور کل مختیار حضرت صاحب کے وہی تھے۔ اور سارا کام بھی انہیں کے ذمہ تھا۔ اللہ کے کرنے ایسے ہیں۔ کہ اس میں عقل وفکر کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔

اس واقعہ کے دو تین دن بعد حاجی اسماعیل قوم اُسترانہ اور اُس کے ہمراہ اس کے چچازاد بھائی جو کہ بخارا میں تجارت کرتے تھے۔ اور حاجی اسماعیل کا چچا حاجی عبداللہ کا سارا کُنبہ بخارا میں سکونت پذیر تھے۔ انہوں نے جونہی حضرت کی حرمین شریفین کی تشریف آوری سنی۔ تو حاجی عبداللہ نے اپنے بھتیجے کو اور ایک اپنے فرزند دونو کو مبلغ ۲، ہزار روپے کے علیحدہ علیحدہ چیک اشرفیوں کے بنوا کر دیئے اور کہا کہ حرمین شریفین جاؤ اور حضور کی خدمت میں یہ نذرانہ پیش کرو۔ چنانچہ ان دونو نے حرمین شریفین پہنچ کر وہ رقم حضور کی خدمت میں پیش کی۔ حضور نے حاجی صاحب موصوف کو بلایا۔ اور وہ رقم دے کر فرمایا! حاجی صاحب یہ رقم لو اور راستے کے خرچے پر لگاؤ۔ تم بیحد دل آزردہ ہو رہے تھے۔ النصیب یصیب ولو کان تحت الجبلین۔" اور یہ شعر بھی پڑھا۔ مولانا روم رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

شعر: بر توکّل گر بود فیروزیت
حق دہد مانند مرغان روزیت

ترجمہ:
اگر توکل کا شیوہ تم نے اختیار کیا۔ تو اللہ تعالیٰ تم کو پرندوں جیسے روزی عطا فرمائے گا۔

www.maktabah.org

کرامت ۴

ایک مرتبہ حضرت قبلہ عالم گرمیوں کے موسم میں کوئٹہ سے ریل گاڑی پر سوار ہوئے۔ اور خانقاہ شریف سون جارہے تھے۔ اُس گاڑی کے ڈرائیور اور گارڈ دونوں نے حد سے زیادہ شراب پی ہوئی تھی۔ جس سے ان کو نیک و بد کی تمیز نہ رہی تھی۔ چنانچہ ریل بے ترتیب دو اسٹیشنوں پر سے گزر گئی۔ آخر اسٹیشنوں کے افسروں نے اگلے سٹیشن ماسٹر کو مطلع کیا۔ کہ ڈرائیور اور گارڈ دونوں بیہوش ہیں۔ اس لیے تم گاڑی کو ٹکر والی لائن پر ڈالو۔ تاکہ گاڑی ٹھہر جائے۔ مگر قدرت الٰہی سے گاڑی ٹکر والی لائن پر نہیں ٹھہری۔ اور جائے اقامت سے آگے گزر گئی۔ آگے اسٹیشن کے قریب رود کوہی (برساتی نالہ) بہہ رہی تھی۔ جس میں گاڑی کا انجن بمعہ چند ڈبوں کے گر گیا۔ جب حضرت کی سواری والا ڈبہ رود کوہی کے کنارے پر پہنچا۔ تو اچانک رک گیا۔ اور اُس کے پیچھے آنے والے ڈبے بھی سب کے سب رک گئے۔ گاڑی کے مسافروں نے شور برپا کر دیا۔ کہ اس ریل میں کوئی ولی اللہ بیٹھا ہوا ہے۔ جس کی برکت سے گاڑی ٹھہر گئی اور ہم سب محفوظ رہ گئے ہیں۔ اس وقت گاڑی کے سب لوگ جوق در جوق آپ کی خدمت اقدس میں آتے گئے اور زیارت و شرف بیعت سے مشرف ہوتے گئے ان سب لوگوں نے حضرت قبلہ کی اس کرامت کا اقرار کیا۔ سبحان اللہ!

www.maktabah.org

کرامت ۵

چشمد بد مولوی عبدالرحمٰن صاحب راولپنڈی والوں نے بیان کیا۔ کہ میرے پاؤں میں سیاہ پھوڑا نکلا۔ جس کی وجہ سے بندہ کو سخت بخار لاحق ہوا۔ جس کی وجہ سے فقیر نے دو دن غذا نہ کھائی۔ دوسرے دن بندہ جب حضور کی کچہری میں تسبیح خانہ کو حاضر ہوا۔ تو حاضرین مجلس نے حضور کو بتایا کہ اس مولوی صاحب کو ایک سخت پھوڑا نکلا ہے۔ جس کی وجہ سے مولوی صاحب کو دو دن بخار بھی لاحق ہوا ہے۔ اور غذا وغیرہ بھی اس نے کچھ نہیں کھائی۔ حضور براہ کرم اس مولوی صاحب کی جانب توجہ فرمائیں تاکہ اس پھوڑے والی زحمت سے اسے نجات ملے۔ چنانچہ حضور نے بندہ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا۔ کہ مولوی صاحب! یہ تپ تو عارضی ہے آپ غذا کیوں نہیں کھاتے۔ غذا وغیرہ کھانے میں کچھ نقصان نہیں۔ اور پھوڑا کہاں ہے۔ بندہ نے پھوڑا حضور کے سامنے کیا۔ حضور نے کچھ پڑھ کر پھوڑے پر دم رکھا۔ حضور کا لعاب پھوڑے کو لگنا ہی تھا۔ کہ برف کی طرح پھوڑا یخ ہو گیا۔ اور حضور کی برکت سے بندہ کو فوراً آرام آگیا۔ حضور کا اس قدر تصرف تھا کہ جب بھی حضور کسی کو ریت، مٹی یا ڈھیلے دم کر کے دیتے۔ تو محض اس دم شدہ ڈھیلوں اور ریت وغیرہ کا اُس شخص کو پہنچنا ہوتا۔ اُسے آرام آجاتا۔ اور شفا حاصل ہوتی۔ حضور کا ڈھیلوں اور نمک والا دم آج بھی اکناف واطراف میں مشہور ہے ڈھیلوں سے دردوں پھوڑوں وغیرہ کو آرام آجاتا ہے۔ اور سون سکیسر میں باوجودیکہ سانپ

www.maktabah.org

بہت ہوتے ہیں۔ جب کسی کو سانپ کاٹ لیتا ہے تو حضور کے دم کئے ہوئے نمک لگانے سے آرام آجاتا ہے۔ آنجناب کی نمک دم کی ہوئی سانپ اور دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے کو شفاء ہو جاتی ہے۔ اور ساری تکلیفوں سے بفضل تعالیٰ آرام آجاتا ہے۔ سبحان اللہ! حضور کے تصرف پر قربان!

کرامت ۱۶

چشمدید مولوی صالح محمد مندوخیل (ضلع ژوب) کے رہنے والوں نے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ بندہ حضور کی خدمت کو آیا۔ اور کئی دن خانقاہ شریف میں حضور کی خدمت میں گزار دیئے۔ جب رخصت لے کر واپس گھر کو جانے لگا۔ تو بندہ نے حضور کی خدمت عرض کی۔ حضور! قربان جاؤں! نہ میرے پاس سفر خرچ ہے۔ اور نہ گھوڑی کی خوراک۔ میں گھر سفر کی منزلیں طے کر کے کیسے پہنچوں گا۔ آپ نے اپنی زبان دُر افشاں سے فرمایا۔ کہ مولوی صاحب! تم کل اپنے گھر پہنچو گے"۔ آپ کے اس فرمان مبارک سے میں بے حد حیران ہوا۔ اور خیال کیا۔ کہ شاید آپ نے میرے خوش کرنے کو فرمایا ہے۔ ورنہ تو میرے گھر تک خانقاہ شریف موسیٰ زئی سے تین دن کا راستہ ہے۔ یہ کیسے یہ تین منزلیں پہلی[۱] منزل مغل کوٹ۔ دوسری[۲] منزل دہانہ سر۔ تیسری[۳] منزل مانی خواہ۔ اور چوتھی[۴] منزل ژوب۔ ایک ہی دن طے کر کے گھر پہنچوں گا۔ چنانچہ میں اسی فکر میں تھا۔ اور حضور سے رخصت لے کر اپنی لاغر اور ضعیف گھوڑی پر منزلیں طے کرنے لگا۔ سبحان اللہ! میرے حضرت کے تصرفات اور برکتوں کے قربان جاؤں

www.maktabah.org

کہ آپ کے فرمان کے مطابق میں ایک ہی دن میں غروب اپنے گھر پہنچ گیا۔ اور بھی بہت سی کرامات حضور کے حج کے سفر میں مشاہدہ کیں۔ جن کے بیان سے زبان عاجز ہے۔

کرامت

چشمدید مولوی منندوخیل مذکور۔

مولوی صاحب مذکور فرماتے تھے۔ کہ ایک طالب علم مسمّی غلام احمد منندوخیل جو کہ علماء اور فقراء کے خاندان سے تھا۔ ہندوستان گیا۔ تو پنجاب میں فرقہ قادیانیہ میں داخل ہو گیا۔ اور مذہب قادیانی اختیار کر لیا۔ اس کے خویش اقرباء نے اُس کی یہ حالت دیکھی تو مولوی احمد صاحب ڈیروی کو اپنے ساتھ کر کے اُس کے پاس گئے اُس کے ساتھ بحث و مباحثہ کیا۔ اور واپس دین اسلام پر لانے کی کوشش کی۔ مگر ان کی سب کوششیں بے سود گئیں۔ آخر اُس کے خویش اقرباء نے آکر حضور کی خدمت میں عرض کی۔ کہ حضور! حضور کی اب بغیر قوّۃ باطنیّہ کے سلطان احمد کفر و ارتداد کی اس چکی میں پستا رہے گا۔ اور قادیانیت کو نہ چھوڑے گا۔ کیونکہ ان ظالموں نے اس کو اب مطیع کیا ہے۔ کہ بغیر توجہ کامل ولی کے وہ اسلام ہرگز قبول نہ کرے گا۔ اور حضور بھی بفضل خدا کامل ولائیت کے مالک ہیں۔ ایسی توجہ سلطان احمد کو کریں۔ کہ وہ از خود آکر قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام میں داخل ہو جائے۔ چنانچہ اُن کے نہایت عرض معروض کرنے سے حضور نے سلطان احمد کے واپس اسلام قبول کرنے کے واسطے دعا فرمائی

www.maktabah.org

اور اُس کو غائبانہ توجہ بھی کی ۔حضور کی دعا کے بعد سلطان احمد کے خویش و اقارب واپس رخصت لے کر اپنے گھروں کو چلے گئے ۔کئی روز گزرے ہی تھے۔ کہ حضور کی دعا کی برکت سے سلطان احمد واپس گھر آیا ۔اور اپنے سب خویش و اقارب کو اکٹھا کر کے ان کے سامنے مذہب قادیانیت سے تائب ہو کر مذہب اسلام میں داخل ہو گیا ۔ سبحان اللہ! یہ سب حضور کی توجہ کی برکت سے ہوا جیسا کہ مولانا روم صاحب فرماتے ہیں ۔

شعر :- اولیاء راہست قدرت از الٰہ

تیر جستہ باز گرداند زراہ

ترجمہ :- اولیاء اللہ کو اللہ پاک کی جانب سے وہ طاقت عطا ہوتی ہے کہ کمان سے نکلے ہوئے تیر کو واپس لا سکتے ہیں ۔

کرامت ۸

چشمدید مولوی عبدالرحمٰن صاحب پنڈی والے ۔

مولوی عبدالرحمٰن صاحب فرماتے ہیں ۔کہ حضرت قبلہ وکعبہ نے حج بیت اللہ شریف پانی والے جہاز کے ذریعہ ادا فرمایا تھا ۔ حج واپسی پر جہاز کا کپتان حضرت قبلہ کا بہت عقیدت مند ہوا ۔اور اُس نے حضرت صاحب کی خدمت عرض کی ۔کہ حضور اللہ پاک نے جناب کو کریم النفس اور برگزیدہ بنایا ہے ۔اور ہم بے سہاروں کا سہارا بنایا ہے ۔جناب کو معلوم ہے ۔کہ جہاز میں بہت سارے مسکین ہیں جو بھوک کے مارے جاں بلب ہیں حضور براہ کرم ان کی دستگیری

www.maktabah.org

فرمائیں۔ کپتان کے عرض معروض کو حضرت قبلہ نے سن کر فرمایا کہ کپتان صاحب! فقیر اس بارہ میں دو کام آپ کے ذمہ لگاتا ہے۔ ایک تو یہ ہے۔ کہ آپ سب مسکینوں کے ناموں کی فہرست تیار کر کے فقیر کے پیش کریں۔ اور دوسرا کام یہ کہ جسقدر چاول لنگر کے لیے ضرورت پڑیں۔ آپ سرکاری مال خانہ سے ہمیں قیمت پر دیتے رہیں"

کپتان نے دونو کام اپنے ذمہ لے لیے۔ اس کے بعد حضور کے درویش کرام مال خانہ سرکاری سے چاولوں کی بوریاں قیمت پر لنگر کے لیے آئے۔ اور اسی طرح رسُلّہ فااللہ کا یہ لنگر جہاز میں جاری ہوا ایک ایک مسکین کو لنگر شریف سے ایک ایک کاسہ چاولوں کا دیا جاتا رہا۔ یہاں تک کہ جہاز بمبئی کے ساحل پر خیریت سے آ پہنچا۔ سارے مساکین آپ سے راضی اور خوش تھے۔ کہ دو وقت کا کھانا حضور کے لنگر شریف سے ملتا رہا۔ اور حضور کے سر بخت کو دعائیں دیتے رہے۔ اور ہر ایک کی زبان پر یہ جاری تھا۔ کہ سبحان اللہ! ایسے شاہانہ اخراجات والا فقیر اور درویش نہ ہم نے آج تک سنا ہے اور نہ دیکھا ہے۔ کہ باوجود فقر اور درویشی کے آنحضور کے شاہانہ خرچ و اخراجات تھے۔ مطابق اَلسَّخِیُّ حَبِیْبُ اللّٰہ! کے کہ سخی اللہ پاک کا دوست ہوا کرتا ہے۔ حضور کے سب اخراجات توکّل پر چلتے رہتے تھے۔ اللہ کریم آپ کو غیب الغیب سے اسباب بنا دیا کرتے۔ سُبحان اللہ کسی شاعر کا عجیب مصرعہ ہے۔ وہ شاعر فرماتے ہیں۔

ع خدا خود میر سامانست ارباب توکّل را۔

کہ بزرگ صاحب توکّل کا ذمہ دار خود خدا کریم ہوتا ہے۔ فقط

www.maktabah.org

کرامت ۹

چشم دید مولوی غلام حسن صاحب سکنہ خانقاہ سواگ شریف (کروڑ)

مولوی صاحبؒ مذکور نے فرمایا۔ کہ احقر بڑی مدت سے سنگ ریزہ (پتھری گردہ) والی بیماری میں مبتلا تھا۔ ان دنوں میں جب کہ خانقاہ شریف موسیٰ زئی شریف کو بندہ حضور کی زیارت کے لیے حاضر ہوا۔ تو وہاں پر پتھری کے درد کا نہایت دورہ ہوا، جس کی وجہ سے شدت کے درد کے باعث حضور کی مجلس میں قدم بوسی کے لیے حاضر بھی نہیں ہو سکا۔ حضور نے خلفاء عظام اور درویشوں سے پوچھا۔ کہ مولوی غلام حسنؒ آئے تھے وہ واپس چلے گئے ہیں۔ یا یہاں مقیم ہیں۔ سب نے عرض کی حضور! وہ تو گردہ میں شدت درد کے باعث حجرہ میں پڑے کراہ رہے ہیں۔ اور حضور کی مجلس شریف میں حاضری کے قابل نہیں۔ یہ سن کر حضور نے فرمایا جاؤ! انہیں بلا لاؤ۔ مولوی غلام حسن صاحبؒ فرماتے ہیں۔ جب میں حضور حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو حضور نے بندہ سے درد اور بیماری کی تکلیف پوچھی۔ بندہ نے سنگ ریزہ یعنی گردے میں پتھری کے شدت درد کے متعلق عرض کی۔ حضور نے فرمایا۔ کہ ڈیرہ اسماعیل خاں میں حکیم عبدالرحمٰن پونگر اس درد کے واسطے ایک بوٹی استعمال کرواتے ہیں اس کا نام قُلتی ہے۔ جس سے درد ختم ہو جاتا ہے، حضور زبان سے یہ فرما رہے تھے اور در پردہ شدت درد اور بیماری کو اپنی توجہ شریف سے سلب فرما رہے تھے۔ سُبحَانَ اللہ! حضور نے جب اپنی بات ختم کی۔ تو درد کلیتہً ختم ہو چکا تھا۔ اور آج سالہا سال گزر گئے ہیں۔ بندہ کو وہ بیماری

www.maktabah.org

پھر نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی درد۔ بیشک اللہ کریم نے اپنے بندوں کو قوت خاص سے نوازا ہے۔

کرامت نمبر ۱

بیان کردہ مولوی وکیل احمد صاحب بھوپالی:

مولوی صاحب مذکور نے بیان کیا۔ کہ نواب سید مصطفٰے خان نواب صدیق حسن خاں صاحب کے نواسے تھے۔ نواب مصطفٰے خاں بھوپال چھوڑنے کے بعد شراب خور ہو گئے تھے۔ ہزاروں روپیہ بے جا مصارف میں خرچ کر ڈالا۔ اور اٹھارہ ہزار کے مقروض ہو گئے۔ قرض خواہوں کا تقاضہ شروع ہوا۔ جاں آفت میں آگئی۔ بیٹھنا مشکل ہو گیا۔ عدالت سے ڈگریاں شروع ہو گئیں۔ بہت گھبرائے۔ مجھ سے مشورہ لیا ——— تو میں نے کہا میری رائے میں ہمارے حضرت صاحب کی خدمت میں چلیں۔ اور اس بارہ میں عرض کریں جو کچھ خدا کو منظور وہ معلوم ہو جائے گا۔ چنانچہ میں اور مصطفٰے خان دریا خان آئے۔ یہاں پہنچ کر معلوم ہوا۔ کہ حضور لاہور میں مقیم ہیں۔ لاہور واپس گئے۔ نیاز حاصل کیا۔ نواب مصطفٰے خاں نے بیعت کر لی۔ اور ادائے قرضہ کے واسطے دعا کی درخواست کی حضرت نے فرمایا کہ تمہارا قرضہ ایک سال کے بعد ادا ہو جائے گا۔ چنانچہ مصطفٰے خان کی شراب اس وقت چھوٹ گئی۔ جب حضرت صاحب دہلی تشریف لائے۔ تو میں نے مصطفٰے خان کو بذریعہ تار اطلاع دی۔ مصطفٰے خان حاضر ہوئے۔ اور عرض گزار ہوئے کہ حضرت میرے لیے دعا فرمائیں کہ نماز کا پابند ہو جاؤں اور ارشاد ہوا کہ سید صاحب تعجب ہے۔

www.maktabah.org

ہم نے نماز آپ سے سیکھی ہے اور آپ ہم سے نماز کی دعا چاہتے ہیں۔ ظہر کا وقت تھا کہ مصطفےٰ خاں نے حضور کے ساتھ با جماعت نماز ادا کی اور اب تو ان کا یہ عالم ہے کہ غیر ذاکر بے نماز کے پاس دو گھڑی بھی نہیں بیٹھ سکتے جن جن کاموں کے لیے مصطفےٰ خاں نے حضور سے دعاؤں کی درخواست کی تھی وہ کام سب ایک ایک کر کے پورے ہوئے۔ مصطفےٰ خاں نماز کے ایسے پابند اور ذاکر بنے ہیں۔ کہ جو بھی مصطفےٰ خاں کے پاس بیٹھتا ہے۔ اُس کا ذکر جاری ہو جاتا ہے۔ اور اٹھنے کے واسطے اس کا جی بھی نہیں چاہتا۔ دوسرا جو ادائے قرض کی دعا کی تھی۔ وہ ایسی منظور ہوئی۔ کہ ایک سال کے اندر نواب مصطفےٰ خاں کو چھتیس ہزار (۳۶۰۰۰) روپے مل گئے۔ اٹھارہ ہزار روپے قرضہ میں دیئے اور اٹھارہ ہزار کی کوٹھی خریدی۔

کرامت ۱۱

بیان کردہ وکیل احمد موصوف:

سال گزشتہ میں نواب مصطفےٰ خاں کے ایک لاکھ روپے کے زیور چوری ہو گئے۔ بہت پریشان ہوئے حضرت قبلہ سے دعاء کرائی گئی۔ دعاء فرما کر فرمانے لگے۔ جاؤ خان صاحب گھر۔ اور ہرگز پریشان نہ ہوں، گھر پہنچتے ہی آپ کو زیورات خود بخود مل جائیں گے۔ مصطفےٰ خاں صاحب جب گھر پہنچے۔ تو تیسرے دن ایک جگہ بھنگن کوٹھی سے متصل کچرہ ڈالنے لگی۔ تو اُسے ایک گٹھڑی ملی۔ جس میں زیور تھا۔ بھنگن نے وہ گٹھڑی مصطفےٰ خاں کی بیوی کو لا کر دی۔

www.maktabah.org

اُس نے جوں ہی گٹھڑی کھولی۔ تو سب کا سب زیور اس میں امن امان پایا۔ ایک کوڑی کا نقصان بھی مصطفےٰ خاں کا نہیں ہوا۔ سبحان اللہ!

کرامت ۱۲

بیان کردہ مولوی صاحب مذکور:

مولانا وکیل احمد صاحب بیان فرماتے ہیں۔ کہ سون سکیسر سے واپسی پر سکیسر پہاڑ کے نیچے ایک میدان میں قیام ہوا۔ شامیانے اور چھولداریاں سب نصب کی گئیں۔ ایک چھولداری میں میرا قیام اور بستر تھا۔ اچانک حضرت صاحب قبلہ تشریف لائے۔ اور میرے بستر پر استراحت فرمائی۔ میں حضور کے پاؤں دبا رہا تھا۔ کہ چند لوگ دعاء کروانے آئے۔ حضور نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ اُس وقت بندہ نے حضور کی طبیعت مبارک کو آزاد دیکھا۔ تو عرض کی۔ کہ حضرت! میں نے آج تک کسی بزرگ سے دنیاوی معاملات میں عرض نہیں کی۔ اور میں چاہتا ہوں۔ حضور میرے حق میں دعاء فرمائیں۔ ارشاد ہُوا۔ کہو۔ میں نے کہا حضور میرے والد صاحب کا انتقال ہو گیا ہے۔ اور میں وراثت سے محروم ہو گیا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ۔ حضور میرے دادا مجھے حصّہ دے دیں (یہ ۱۶ سولہ شوال کی رات تھی) حضور نے دعاء فرمائی۔ چند روز کے بعد میرے دادا جی کا انتقال ہو گیا۔ اور اُن کے کاغذات سے ایک وصیت نامہ مورخہ ۱۶ سولہ شوال کا لکھا ہوا برآمد ہوا۔ اس میں انہوں نے میرے والد صاحب کا پورا حصّہ مجھے دینا منظور فرمایا تھا۔ اُس وصیت کے مطابق داخل خارج ہو کر مجھے قبضہ مل گیا۔ سبحان اللہ! ایک دن پہلے

www.maktabah.org

حضور نے دعا فرمائی تھی۔ حضور کے دعاء کے قربان جاؤں۔ کہ اُس کے دوسرے دن میرے دادا نے میرے حق میں وصیت فرمائی تھی۔

کرامت ۱۴

حضور حضرت قبلہ عالم گرمیوں میں جب ایک سال سون خانقاہ شریف سراجیہ ڈیپ میں مقیم تھے۔ تو آنجناب کا معمول مبارک تھا۔ کہ روزانہ خلفاء کرام اور علماء عظام آپ کو خانقاہ ڈیپ شریف کے جنوب میں جہاں پانی کے بڑے ڈھنڈ (تالاب) ہیں، چارپائی پر بٹھا کر نہلایا کرتے تھے۔ لوگوں نے آنحضرت سے شکایت کی تھی۔ کہ یہاں پر ایک بہت بڑا اژدہا رہتا ہے۔ جو ہمارے بہت سے مویشیوں (یعنی بیل اور گائیاں) کو کھا جاتا ہے۔ اور ہم کو اُس سے بہت ڈر لگتا ہے۔ کوئی دعاء یا توجہ فرمائیں۔ کہ وہ اژدہا یہاں سے چلا جائے۔ اور مال مویشی ہمارے بچ جائیں۔ تو جب بعد نماز ظہر حضرت اُن ڈھنڈوں میں چارپائی پر بیٹھ کر نہا رہے تھے۔ عین اس وقت اژدہا پہاڑ پر سے اُترا اور ڈھنڈ میں جا گرا اور خوب نہایا۔ لوگوں نے عرض کی یہ ہے اژدہا۔ اور اب موقعہ ہے توجہ فرمائیں۔ کہ آئندہ وہ یہاں ظاہر نہ ہووے۔ اور یہ سب پہاڑ چھوڑ کر کہیں اور چلا جائے۔ چنانچہ ڈھنڈ میں حضور نے اژدہا کو بُلایا۔ تو اژدہا حضور کے حکم پر آیا۔ اور حضور کے پاؤں پر گرا، اور بار بار حضور کے قدموں میں لیٹتا رہا۔ حضور نے فرمایا۔ اُو اژدھا! جب تم حاضر ہوئے ہو۔ تو اب فقیر کا حکم ہے۔ کہ یہاں سے چھوڑ کر چلے جاؤ۔ اور خدا کے بندوں کو تکلیف مت پہنچاؤ اور

www.maktabah.org

دوسرا تم بھی پہاڑ پر رہتے ہو۔ اور فقیر بھی یہاں رہتا ہے۔ فقیر کے ہوتے ہوئے تم مخلوق خدا کو نقصان پہنچاؤ فقیر سے یہ برداشت نہیں ہو سکتا۔ تمہیں سب پہاڑ اور اطراف چھوڑنا پڑے گا۔ جوں ہی اژدہا نے آپ کی یہ بات سنی فوراً روانہ ہوا۔ اور تھوڑی دیر بعد پھر واپس آگیا۔ اور حضور کے پاؤں میں لیٹنے لگا۔ حضور نے فرمایا کہ میرا بس یہی حکم ہے۔ کہ تم یہ جگہ چھوڑ کر چلے جاؤ۔ بس پھر وہ اژدہا روانہ ہوا۔ اور خدا کے فضل وکرم سے پھر کسی نے اژدہا کو نہ دیکھا۔ اور نہ کوئی نقصان ہوا۔

مکاشفات کا بیان

مکشوف ۲

ازمولوی جناب عطا محمد صاحب قریشی گھنڈی والے۔

ان دنوں جب حضرت قبلہ ایبٹ آباد سے خانقاہ موسیٰ زئی شریف واپس پہنچے تھے۔ اور مسجد کے پیچھے والی سرائے کی تعمیر میں مصروف تھے۔ بندہ بھی اُن دنوں قدم بوسی کے لیے گھر سے آکر خانقاہ شریف ٹھہرا ہوا تھا۔ ایک دن میرے دل میں خیال آیا۔ کہ حضور کی خدمت میں عرض کرو۔ کہ حضور! میرے دل میں محبت کا مادہ نہیں۔ نہ تو خدا تعالیٰ کی محبت ہے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل وعیال کی محبت۔

www.maktabah.org

لنگر شریف تقسیم ہونے کے بعد کھانا کھا لینے کے بعد جب حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو بیٹھتے ہی جھٹ حضور نے بندہ کو مخاطب ہو کر فرمایا "مولوی صاحب! ایک محبت اضطراری ہوتی ہے۔ اور دوسری اختیاری۔ محبت اختیاری محبوب کے احوال کے مطالعہ سے میسر ہوتی ہے۔ شفاء قاضی عیاض اور دیوان برعی کو زیر مطالعہ رکھیں" سُبحان اللہ! گویا احباب کے دلوں کے دفتر کے دفتر آپ کے دل کے سامنے کھلے رہتے ہیں۔ حضور جس وقت بھی چاہتے ہیں۔ دفتر میں دیکھ لیتے ہیں۔

مکشوف ۲

از مولوی صاحب مذکور: ایک دن جب بندہ حضور کی خدمت میں گھنڈی (واقع اسٹیشن کندیاں) سے روانہ ہوا۔ تو بندہ کو راستے میں بے حد فکر اور ملال دامن گیر ہوا۔ اور یہ خیال کیا۔ کہ جب بندہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہو گا۔ تو عرض کرے گا۔ کہ حضور! بندہ تو مدت سے حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا رہتا ہے۔ مگر سلوک نقشبندیہ فقیر کو حاصل نہیں ہوتا کیا وجہ ہے۔ حضور بندہ پر شفقت نہیں فرماتے۔ کہ بندہ کو سلوک نقشبندیہ کی کچھ بھی خبر نہیں۔ جب حضرت قبلہ کی خدمت میں موسیٰ زئی شریف پہنچا۔ تو چار پانچ دن حضور کی خدمت میں گزارے اور رخصت لینے کے لیے حضور کی خدمت عالی میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ مولوی صاحب! نجات کے لیے صرف اولیاء اللہ کی محبت رکھنی بھی کافی ہے۔ اور سلوک کی کارروائی ترقی درجات کا

www.maktabah.org

موجب بنتی ہے۔ اور یہ حدیث بھی پڑھی کہ وھم قوم لا یشقی جلیسھم ؕ
یعنی اولیاء اللہ کا ہم نشین بدبخت نہیں ہو سکتا۔ اور ساتھ ہی جو یاس اور
ناامیدی آپ کو گھیرے ہوئے ہے۔
خبردار! اولیاء کرام کے محبّین ناامید نہیں ہوا کرتے۔ حضور انور کا یہ
فرمانا تھا۔ کہ الحمد للہ فقیر کے خطرات پر پانی پھر گیا۔ اور دل راحت و سرور
سے بھر گیا۔

مکشوفۂ ۳

ازمولوی صاحب ممدوح: مولوی صاحب ممدوح بیان فرماتے
ہیں۔ کہ ایک دن یہ بندہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف میں مقیم تھا۔ تو اس عاجز کو یہ خیال آیا۔
یہ دل میں پڑا۔ کہ جب اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں۔ اور خدائے تعالیٰ
مومنوں کا دوست ہے۔ تو پھر فرقہ وہابیہ اولیاء اللہ کے ساتھ محبت کیوں
نہیں رکھتے ان وہابیوں کا عقل تو مجنوں سے کم ہے۔ کہ مجنوں نے تو لیلےٰ کے
کُتّے کے پاؤں چومے تھے۔ جب لیلیٰ کے کُتّے کی مجنوں کے دل میں اسقدر
وقعت تھی۔ اور اولیاء کرام تو خداوند کریم کے دوست اور برگزیدہ بندے
ہیں۔ اولیاء اللہ کے ساتھ محبت رکھنی اور ان کا وسیلہ پکڑنا تو ہر مسلمان پر لازم
ہے۔ اس خیال میں مستغرق اور متحیّر تھا۔ کہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔
تو جھٹ حضور نے بلا مخاطب احدے فارسی کا یہ شعر پڑھا۔

www.maktabah.org

خَلق گفتا اِین چہ بود!
پائے سگ بوسید مجنوں
گفت گاہے ایں سگے،
در کوئے لیلیٰ رفتہ بود

حضور نے یہ شعر میرے اُس خطرہ کے دفعیہ کے لیے پڑھا۔ اور مجھے معلوم کرایا۔ کہ یہ شعر محض میرے اُس خطرہ کا جواب ہے۔ سبحان اللہ!

مکشوف ۴

از مولوی صاحب موصوف: ایک بار عاجز حضرت قبلہ کی قدم بوسی کیلئے گھر سے روانہ ہُوا۔ اور جب خانقاہ شریف موسیٰ زئی شریف پہنچا تو گھوڑی کو اصطبل میں باندھ کر قدم بوس ہوا۔ بندہ کو حضور کی مجلس شریف میں بیٹھتے ہی دل میں یہ خیال آیا۔ کہ میں نے گھوڑی عاریتاً لی تھی۔ معلوم نہیں میری گھوڑی کے گھاس پوس کا کیا انتظام ہوگا۔ یہ خیال آتے ہی جھٹ حضور نے ایک خادم کو ارشاد فرمایا۔ جاؤ! اور اس کی گھوڑی کا دانہ اور گھاس کا انتظام کرو۔

سبحان اللہ!

حضور کا یہ ارشاد محض تسکین خاطر کے لیے تھا۔ ورنہ حضور اسی قسم کے معاملات میں کچھ بھی دخل نہیں دیتے تھے۔ مہمانوں کی سواریوں کے گھاس اور دانہ وغیرہ کا انتظام آپ کے چند خدام کے سپرد تھا۔ ہاں! بسا اوقات حاضرین مجلس کی دفعیہ خواطر کے لیے زبان مبارک سے ایسا کرم فرمایا کرتے۔ حضور اکثر فرمایا کرتے اِجْلِسُوا الاولیاء بالادب ؕ یعنی اولیاء اللہ کی خدمت میں ادب سے بیٹھا کرو۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔

www.maktabah.org

شعر:

بندہ گان خاص علام الغیوب
در جہاں دانش جواسیس القلوب

ترجمہ:

بندگان خاص مولائے کریم
دل کے ہیں جاسوس جانو بالیقین

مکشوف ۵

از مولوی عطا محمد صاحب ممدوح: ۔ ایک دن حقیر گھر سے حضور کی خدمت میں حاضری کے لیے روانہ ہوا ۔ تو جب موضع دراہن سے جو موسیٰ زئی شریف سے بجانب شمال ۴ میل کے فاصلہ پر ہے، خانقاہ شریف کو روانہ ہوا ۔ تو راستے میں بندہ کو یہ خطرہ دل میں پڑا ۔ کہ جب بندہ سے سلوک کا کوئی ہو نہیں سکتا تو ایسے اس بزرگ کی خدمت میں حاضری کیا فائدہ دے گی ۔ اور اس خیال کے آتے ہی بندہ بے حد مغموم ہوا۔ اور ناامیدی نے فقیر کو آگھیرا ۔ خانقاہ شریف پہنچ کر ۴ ۔ ۵ ۔ دن گزار نے کے بعد جب حضور کی خدمت میں رخصت کے لیے حاضر ہوا ۔ مجلس شریف میں بیٹھا ہی تھا ۔ کہ حضور نے احقر کو فرمایا "مولوی صاحب" صرف اولیاء اللہ کی محبت ہی نجات کے لیے کافی ہے ۔ سلوک کی کارروائی جاری رکھنی ترقی درجات کا موجب بنتی ہے ۔ اور یہ حدیث بھی پڑھی ۔

www.maktabah.org

اِجْلِسُوا اَوْلِیَآءَ بِالْاَدَبِ ۵ یعنی اولیاء اللہ کی محبت میں ہرگز ناامید ہوکر مت بیٹھو۔

سُبحان اللہ! آں جناب کے اس فرمان سے بندہ کے غموں اور ناامیدوں پر پانی پھر گیا۔ اور فقیر کا دل فیضان اور خوشی سے بھر گیا۔ (قربان ایسے مہربان پر)۔ وھم قوم لا یشقیٰ جلیسھم یعنی اولیاء اللہ وہ لوگ ہیں جن کے ہم نشین ہرگز محروم نہیں ہوتے۔ خبردار! اولیاء اللہ کی صحبت میں ہرگز نا اُمید ہوکر مت بیٹھ۔

www.maktabah.org

وہ مناقبات اور واقعات جو خلفائے عظام نے مراقبات میں دیکھے جو آنجناب کی مناقب عالیہ اور رفعت شان پر دلالت کرتے ہیں درج ذیل کئے جاتے ہیں

واقعات بیان کردہ حضرت مولانا حسین علی صاحب قبلہ رح

واقعہ اول[۱]:

مولانا حسین علی صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ خمیس کی رات ۷۔ جمادی الاول ۱۳۲۲ھ کو صبح کے قریب خاکسار پر یہ انکشاف ہوا۔ کہ حضرت محمد سراج الدین صاحب نے بندہ کے واسطے اجازت نامہ تحریر فرمایا ہے۔ اس میں جمیع مقامات سلوک کی اجازت تھی۔ اور ساتھ ہی اس عاجز کو فرمایا جاتا ہے۔ کہ جس قسم کا اجازت نامہ تمہارے لیے لکھا گیا ہے۔ اور کسی کے لیے نہیں لکھا گیا۔

دوسرا واقعہ[۲]:

بندہ نے حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب رح کی خدمت اقدس میں بدیں

www.maktabah.org

مضمون ایک عریضہ تحریر کیا۔ کہ ایک واقعہ میں دیکھتا ہوں کہ خاکسار حضور کے ضمن میں ہے۔ حضور نے عریضہ کے جواب میں فرمایا "تمہاری ضمنیت کا خیال مجھے مدت سے ہے۔ لیکن ابھی تک اس میں کچھ دیر معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ اس میں کیا حکمت ہے!" حضرت صاحب کے وصال شریف کے بعد پھر دیکھتا ہوں۔ کہ بندہ حضرت سیّدی خواجہ حاجی محمد سراج الدین صاحب کے ضمن میں ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق بندہ نے حضرت موصوف کی خدمت عریضہ تحریر کیا۔ حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا۔ کہ مولوی صاحب! آپ کو مبارک ہو آپ کا رُڈیا (جو کچھ آپ نے مراقبہ میں دیکھا ہے) بالکل صحیح اور درست ہے۔

واقعہ تیسرا[۳]۔

بندہ نے ایک واقعہ میں دیکھا کہ "الٰہی بحرمت حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری" پڑھنا طاعون کے دفعیہ کے لیے از حد مفید ہے۔ اور "الٰہی بحرمت حضرت محمد سراج الدین" دفعیہ شیاطین اور وساوس کے لیے مفید ہے۔

واقعہ چوتھا[۴]:

ایک واقعہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ خانقاہ شریف نور سے پر ہو گئی اور نور فرش سے عرش تک پہنچ گیا۔ اور اُس نور پر حضرت سیّدی محمد سراج الدین صاحب سوار ہیں۔ سبحان اللہ!

www.maktabah.org

واقعہ پانچواں :

ایک واقعہ میں دیکھتا ہوں ۔ کہ حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان صاحب قبلہ مجھے فرماتے ہیں ۔ کہ جاؤ اور میرے فرزند محمد سراجدین صاحب سے دائرہ لاتعین کا سبق لو ۔ جب خانقاہ شریف پہنچا ۔ تو حضرت خواجہ محمد سراج دین صاحب قبلہ نے مجھے دائرہ قیومیت کا سبق عنایت فرمایا ۔ جب واپس گھر پہنچا ۔ تو حضرت خواجہ محمد سراجدین صاحب قبلہ کی خدمت میں عریضہ بدیں مضمون بھیجا " کہ بندہ نے اپنے آپ کو جناب والا کی ضمن میں دیکھا ہے ۔ کیا یہ صحیح ہے ۔ تو آنجناب نے جواب دیا کہ صحیح ہے " (دائرہ قیومیت کے بعد ضمنیت کا مقام آتا ہے ۔ ضمنیت کا حقیقی معنیٰ اور مطلب یہ ہے کہ :۔

(جس میں شیخ کی توجہ شریف سے سالک پیر کے رنگ میں رنگا جاتا ہے اور وہ مقامات عالیہ جو اللہ کریم نے اُس کے پیر کو عطا کئے ہوتے ہیں ۔ وہ اس سالک (مرید) کو خداوند کریم عطا فرما دیتے ہیں)

واقعہ چھٹا :

ایک واقعہ میں دیکھتا ہوں ۔ کہ حضرت سیدی محمد سراجدین صاحب قبلہ رضی اللہ عنہ کا رابطہ دین و دنیا میں مفید ہے ۔

واقعہ ساتواں ۔

ایک واقعہ میں دیکھتا ہوں ۔ کہ بندہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد

www.maktabah.org

سرہندی رضی اللہ عنہ کی زیارت کو گیا اور وہاں مراقب ہوا۔ تو مراقبہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ حضرت خواجہ محمد سعید صاحب خازن الرحمت بندہ کو ایک کاغذ عطا فرما دیتے ہیں۔ جس میں لکھا ہوا ہوتا ہے۔ کہ حضرت محمد سراجدین قبلہ فی زمانہ قیوم ہیں۔

واقعہ اٹھواں

ایک واقعہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ حضرت قبلہ خواجہ محمد سراجدین صاحب بندہ کو فرماتے ہیں ”دائرہ قیومیت کے فیض کا مورد یعنی جائے ورود فیض اور نسبت خاصہ عالیہ مضغۂ قلبیہ ہے“

واقعہ نواں

ایک واقعہ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب بندہ کو فرماتے ہیں ”مولوی صاحب میرے فرزند خواجہ محمد سراجدین کو راضی رکھنا میری رضا ان کی رضا میں ہے۔

واقعہ دسواں

حرم بیت اللہ شریف میں بندہ نے ارادہ کیا۔ کہ فلاں عمل حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب قبلہ کی روح مبارک کو ثواب پہنچانے کے لیے کروں گا اور فلاں عمل حضرت خواجہ محمد سراجدین صاحب قبلہ کی روح مبارک کو ثواب پہنچانے

www.maktabah.org

کے لیے کروں گا۔ تو مراقبہ میں دیکھتا ہوں کہ کوئی کہتا ہے کہ کامل نہیں ہو سکتے۔ جب تک ان دونوں کے درمیان فرق کرو گے ؎

ہم چنیں تا صد چراغ از نقل شُد
دیدنِ آخر لقائے اصل شُد

واقعات بیان کردہ حضرت مولانا عطا محمد صاحب مرحوم قریشی سکنہ گھنڈی قریشیاں

واقعہ

ایک روز مراقبہ بیٹھا تھا۔ اثنائے مراقبہ میں کوئی مجھ کو کہتا ہے "کہ جناب حضرت خواجہ محمد سراج دین صاحب قبلہ اپنے وقت کے قطب الاقطاب ہیں۔ پھر ایک وسیع میدان دیکھتا ہوں جس میں ایک بلند پایہ تخت لگا ہوا ہے۔ جناب حضرت صاحب قبلہ اس پر تشریف فرما ہیں۔ کہ ناگاہ ایک سیاہ فام گھنگر یالے بالوں والا کشادہ چشم مجذوب حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس مجذوب کے آتے ہی دل میں خیال پیدا ہُوا کہ چونکہ میرے پیر و مرشد قبلہ اپنے وقت کے قطب لاقطاب ہیں۔ یہ مجذوب بھی فیض لینے کے لیے حاضر ہوا ہو گا۔ اچانک وہ مجذوب مجھ کو کہتا ہے۔ کہ حزب البحر پڑھ حزب البحر" تو مراقبہ سے جوں ہی بیدار ہوا، خاکسار نے یہ واقعہ جناب حضرت صاحب موصوف قبلہ کی خدمت پیش کیا۔ چنانچہ یہ واقعہ سن کر حضرت قبلہ نے حزب البحر کا قمی

www.maktabah.org

نسخہ ناچیز کو عطا فرمایا۔ اور فرمایا "اسے یاد کرو"۔ حسب الحکم خاکسار نے حزب البحر یاد کی اور ہمیشہ اُس کا ورد کرتا ہوں۔

واقعہ:

حافظ محمد اسد خاں صاحب افغان ساکن چک بھوگان ریاست بہاولپور بیمار تھے۔ بغرض علاج لاہور گئے۔ یہ خاکسار بھی لاہور گیا۔ انہوں نے خاکسار کو حضرت داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ (جو متقدمین اولیاء میں سے کامل ولی تھے) کے مزار پر دعا کے واسطے بھیجا۔ دعا مانگ کر مزار مذکور پر مراقب ہو کر بیٹھا۔ اسی اثناء میں داتا صاحب قدس سرہٗ فرماتے ہیں "یہ شخص میری طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ "ہمارے تصرف میں نہیں ہے"۔ بلکہ حضرت صاحب قبلہ روحی و قلبی فداہ کے تصرف میں ہے"۔ پھر ناگاہ دیکھتا ہوں۔ کہ جناب داتا صاحب ہمارے حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے پہلو میں مثل طفل مکتب بیٹھے ہیں۔

واقعات بیان کردہ مولانا محمد حسین صاحب مرحوم سکنہ تھے والی علاقہ پکھڑ نزد چکڑالہ تحصیل و ضلع میانوالی!

واقعہ:

کمترین کا مصمم ارادہ تھا۔ کہ کسی اہل اللہ سے بیعت کروں۔ اور حضرات نقشبندیہ کا سلوک عبور کروں۔ دو سال اسی خیال میں متردد تھا۔ آخر ایک صالح کے حسب فرمودہ ۱۸ رمضان المبارک کی رات کو استخارہ کیا۔ اور سو گیا۔ نیند

www.maktabah.org

میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ایک زرد رنگ کا پرچہ ظاہر ہوا۔ اُس پر لفظ "ہندو" لکھا ہوا تھا۔ پھر دوسرا زرد رنگ کا پرچہ ظاہر ہوا۔ جس پر فقط "مسلمان" لکھا ہوا تھا۔ بعدہٗ مذہب ہنود کے ہر ایک فرقے کا نام کا علیحدہ علیحدہ پرچہ نمودار ہوا۔ اُن میں سے ایک پرچے میں ۲، ۳۔ نام ان ہندوؤں کے لکھے ہوئے تھے۔ جو میرے قرب وجوار میں رہائش پذیر تھے۔ بعدہٗ جمیع فرقے مذہب اسلام اور ہر ایک فرقے کے نام کا علیحدہ علیحدہ پرچہ ظاہر ہوا۔ پھر اس کے بعد طریقہ نقشبندیہ کے نام کا لکھا ہوا۔ پرچہ ظاہر ہوا۔ بہت خوش خط لکھا ہوا تھا۔ اس پرچے سے بعد میں "نقشبند" کا لفظ غائب ہوگیا۔ تھوڑی دیر بعد دیکھتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کے پانچ چھ گروہ بیٹھے ہوئے ہیں ایک شخص دراز قامت ظاہر ہوا۔ اور کہنے لگا۔ کہ تم تمام لوگوں کو یہ حکم ہوا ہے۔ کہ تم سب قطب الاقطاب حضرت مولانا خواجہ محمد سراج الدین صاحب قبلہ کے ہاتھ پر بیعت ہو جاؤ۔ مگر تم سے ایک مرد کو بیعت ہونے کا حکم نہیں۔ وہ مرد کمترین کو معلوم تھا۔

واقعہ:

ابتداء میں جب یہ کمترین قطب الاقطاب حضرت خواجہ محمد سراجدین صاحب قدس سرہٗ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ اوراد واذکار کی تعلیم حضرت قبلہ نے خاکسار کو عطا فرمائی۔ تقریباً تین روز گزرے تھے۔ کہ آپ نے ذکر کے احوال کا استفسار نہ فرمایا۔ دل میں یہ خیال گزرا کہ حضرت قبلہ کے چونکہ لاکھوں مرید ہیں۔ اکثر علماء۔ خلفاء اور صلحاء ہیں۔ بسبب لوگوں کی کثرت کے آپ سے

www.maktabah.org

خاکسار بھول گیا ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز صبح رخصت ہو جاؤں گا دوسرے دن علی الصبح رخصت لینے کیلئے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا سردیوں کا موسم ہے۔ تم اب گھر چلے جاؤ چیت کے مہینہ میں یہاں آجانا چند روز قیام کرنا تمہیں فائدہ ہوگا خاکسار گھر چلا گیا۔ چیت کے مہینہ میں خاکسار حاضر ہوا۔ دو تین گزر گئے۔ حضور نے خاکسار کا پوچھا تک نہیں۔ متفکر ہوا۔ ملا چھاپھی صاحب کو یہ واقعہ سُنایا ملا موصوف نے فرمایا تم اپنے کام میں لگے رہو۔ فکر نہ کرو۔ مجھے ملا چھاپھی صاحب کی یہ بات پسند آئی۔ اور چارپائی بننے بیٹھ گیا۔ اتفاقاً حضرت قبلہ تشریف لائے۔ بڑی شفقت سے فرمانے لگے۔ کہ مولوی! تو بھی چارپائی بُن رہا ہے۔ عرض کی۔ جی حضور! پھر فرمایا۔ "بعد ازاں ہمیشہ فرائض مغرب کے بعد مغرب کی سنن بنگلہ میں پڑھا کرو۔" حضور کے اس فرمان کو جان و دل سے قبول کیا۔ اسی رات خواب میں دیکھتا ہوں۔ کہ حویلی میں میرا تمام خویش قبیلہ موجود ہے۔ اور حضرت قبلہ ہمارے درمیان طعام وغیرہ تقسیم کر رہے ہیں۔ جس کو میں نے ساری عمر نہ دیکھا اور نہ سُنا۔ دوسری رات خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں اور میرے دس دوست اژدہا کو مار رہے ہیں۔ اور اژدہا سخت وحشتناک آوازیں مار رہا ہے۔ تیسری رات دیکھتا ہوں۔ کہ حضرت قبلہ ہمارے شہر میں میرے ماں باپ کی قبر پر کھڑے دعا مانگ رہے ہیں۔ پھر حضور واپس آئے۔ اور ناچیز کو ہمراہ کر کے دو محلوں کی مسجدوں میں تشریف لائے۔ جواب میرے سپرد ہیں اور پھر ہر ایک گھر میں جا کر چارپائی پر بیٹھے ہوئے حلوہ کی ایک ایک دیگ پکا کر ہر ایک گھر کے مالک کو علیحدہ علیحدہ دیتے جا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ

www.maktabah.org

دونو محلوں میں پھرے جب خواب سے بیدار ہوئے۔ تو سحری کا وقت تھا مجھے یہ معلوم ہوا۔ کہ میرے پاؤں کی انگلی سے لے کر چوٹی کے بالوں تک سارے بدن اور ایک ایک بال سے کستوری کی خوشبو مہک رہی ہے اسی حالت میں صبح تک روتا رہا۔

"واقعہ دخولی روضہ مبارک"

(یعنی وہ احوال مختصرہ جو حضرت قبلہ وکعبہ قدس سرّہ العزیز سے حضرت سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر میں داخل ہونے کے لیے وقت صدور پائے تھے۔)

حاجی ملا صدرو صاحب نے بیان فرمایا کہ حج بیت اللہ شریف کے سفر میں خاکسار بھی حضرت قبلہ عالم قدس سرہ العزیز کے ہم رکاب تھا جن دنوں

لے حاجی ملا صاحب بہت نیک بخت خاص درویش تھے۔ افغان قوم سے تعلق رکھتے تھے خانقاہ موسیٰ زئی شریف کے موذّن تھے۔ حضرات کے مخلص خادم تھے۔ جب حضرت مولانا محمد سراج دین قدس سرہٗ موسم گرما میں خانقاہ ڈیپ شریف وادی سون سکیسر تشریف لے جاتے تھے۔ تو خادم حاجی ملا صدور صاحب غفر اللہ غفران عظیم کے ذمہ خانقاہ شریف موسیٰ زئی کے جمیع اسباب ومتاع کی سپردگی اور حفاظت ہوتی تھی۔

www.maktabah.org

میں حضرت قبلہ عالم مدینہ منورہ میں اقامت پذیر تھے۔ تو ایک دن آپ نے غُسل فرمایا اور حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی جانب تشریف لے گئے۔ ہم دو تین اشخاص بھی حضور کے ساتھ تھے۔ جب حضرت قبلہ وکعبہ روضہ شریف کے مجاوروں سے ملاقی ہوئے۔ تو انہوں نے تھوڑی دیر گفتگو کے بعد حضرت قبلہ کے کپڑے لے لیے اور عربی لباس پہنادیا۔ دائیں ہاتھ کی آستین کو آپ کے بازو پر رکھا۔ اور ایک جلتی ہوئی موم بتی آپ کے ہاتھ میں دے دی۔ پھر آپ روضہ مطہرہ سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوئے۔ داخل ہونے سے پہلے اُسی موم بتی سے آپ نے دو قندیلیں اور روشنی فرمائیں۔ اور دیر تک جناب باری تعالیٰ جلشانہٗ عظیم اور حضرت محبوب رب العالمین شفیع المذنبین، رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی بارگاہ میں دعا اور زاری فرمائی۔ پھر پورے ادب سے وہاں سے رخصت ہو کر باہر تشریف لائے۔ اور نئے کپڑے مجاوروں کو واپس دے کر اپنے کپڑوں کو زیب تن فرمایا۔ اور حتی الوسع وہاں کے مجاوروں کو شکرانہ عطا فرمایا۔ اور پھر ایک جگہ گوشے میں بیٹھ کر قاضی قمر الدین صاحب کو شرف بیعت سے نوازا۔ اور پھر اس ناچیز کو بھی بیعت تجدید سے مشرف فرمایا۔ اور پھر اپنی جگہ پر تشریف لائے۔ عاجز نے حضور کی روانگی کے بعد مبلغ ۲ روپے کی کھجور (خرما) خرید کر برائے شکر گزاری فی سبیل اللہ مساکین میں تقسیم کیے۔ کہ خداوند کریم نے ہمارے آقا و مولیٰ کو اس نعمت عظمیٰ سے مشرف فرمایا

موم بتی جلانے کی وجہ یہ تھی۔ کہ گویا ہمارے حضرت قبلہ خادموں کی مانند

www.maktabah.org

حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزاری کے لیے داخل ہو رہے ہیں۔ جیساکہ پہلے زمانہ کے امراء اور سلاطین میں سے ایک شخص بلا لحاظ بندگی اپنی شان و شوکت کے ساتھ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر مطہرہ میں۔ داخل ہوا ہی تھا۔ کہ اُس کو اُس جائے شریف کے انوار اور تجلیات نے بلکل جلا کر کھ دیا تھا۔ اور وہ وہاں سے زندہ باہر نہیں آیا۔ کسی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

ع بے ادب محروم ۔ از لطف ربّ۔

ادب تا جیست از لطف الٰہی
بنہ بر سَر برو ہر جاکہ خواہی

ترجمہ: ادب لطف الٰہی کا تاج ہے۔ جب بھی سر پر رکھو گے تو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی بارش آپ پر ہو گی۔

ادب گاہ ہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

ترجمہ: ادب آسمان کے نیچے رہنے والی کائنات میں سب سے زیادہ نازک تر ہے۔ جنید اور بایزید بھی بارگاہ الٰہی میں دم بخود ہیں۔

www.maktabah.org

ضمیمہ الفصل الثالث

(تیسری فصل)

معمولات حضرات خواجگان عالیشانان علیہم الرضوان

یہ معمولات کتب مقاماتِ احمدیہؒ سعیدیہؒ اور فوائدِ عثمانیہؒ سے لئے گئے ہیں

(۱) سورۃ فاتحہ الکتاب آیۃ الکرسی اور چاروں قل (قل یا ایہا الکافرون۔ قل ہو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق۔ قل اعوذ برب الناس) پڑھ کر دم کریں۔ تمام ارضی و سماوی آفات و بلیات کے لیے بے حد مفید ہے۔ خاص کر سحر و جادو کے دفعیہ اور سانپ کے ڈسنے اور اُس کے زہر کے دفعیہ کے لیے بہت مجرب ہے۔ سحر و جادو کے لیے دو۲ تین۳ دن ۳۔ بار پڑھ کر تمام وجود پر دم کریں۔ اور سانپ کے زہر کو دفع کے لیے نمک پر دم کریں۔ اور جس کو سانپ نے ڈسا ہو اُسے کھلائیں اور جہاں سانپ نے ڈسا ہو اُس جگہ پر نمک لگائیں جیسے دیوانے کتے نے کاٹا ہو۔ اُسے مذکورہ بالا دم کریں۔ مگر اس میں آیۃ الکرسی شامل نہ کریں۔ مجرب ہے۔ دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے شخص کو نمک دم شدہ چالیس دن تک ایک ایک چٹکی کھلاتے رہیں۔ بلا ناغہ صبح شام انشاءاللہ اُسے صحت کاملہ نصیب ہو گی۔

www.maktabah.org

(۲) سورہ فاتحہ الکتاب اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ شریف۔ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ٥ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ٥ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٥ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ٥

الٰہی بحرمت حضرت حاجی قبلہ دوست محمد قندہاری قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس اَللّٰهُمَّ اشْفِ بِصَاحِبِ هٰذَا الْمَرَضِ بِحَوْلِكَ وَقُدْرَتِكَ وَجَبَرُوْتِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ٥

یہ مجموعہ پڑھ کر مریض پر دم کریں اور اُسے پلائیں۔ تمام امراض و اسقام و آلام، جن و بھوت کے دفعیہ اور نظر بد کے لیے از حد مفید ہے۔

(۳) معمول برائے سخت امراض:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الْهَامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ

www.maktabah.org

وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ٥ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمُ ٥ یَا شَافِیْ یَا شَافِیْ یَا شَافِیْ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ٥

اس مجموعہ شریف کا تعویذ بنوا کر بازو یا گلے میں ڈالیں۔ اور اگر تمام بدن میں یا جسم کے کسی عضو میں درد ہو۔ تو یہ تعویذ کاغذ پر لکھ کر پانی میں ڈالدیں اور اکثر وہ پانی استعمال کریں یعنی پیویں۔ اور اس میں سے کچھ پانی لے کر کڑوے تیل میں ڈال کر درد والی جگہ پر مالش کریں۔ بفضلہ تعالیٰ بالکل خیر ہو گی۔

(۴) تعویذ برائے حفاظت طفل :

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱ اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطٰنٍ وَّھَامَّۃٍ وَتَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ٥ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ٥

لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں۔

www.maktabah.org

(۵) برائے حفاظت زراعت :

یہ تعویذ مبارک زراعت کو نقصان پہنچانے والی ہر چیز کے لیئے مجرب ہے۔ یہ تعویذ مبارک لکھ کر مٹی کی کوری ڈولی (جس کو پانی نہ لگا ہو) میں بند کردیں۔ اوپر مٹی کا ڈھکنا دیویں۔ اُس جگہ جہاں بیماری کا حملہ ہو۔ دفن کردیں۔ سارے کھیت کی حفاظت کے لیے کھیت کے چاروں کونوں میں دفن کردیں۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يَا رَزَّاقَ الۡعِبَادِ يَا خَلَّاقَ الۡخَلَآئِقِ يَا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَيَا مُنۡبِتَ الزَّرۡعِ فِي الۡاَرۡضِ وَالنَّبَاتِ وَيَا مُجِيۡبَ الدَّعَوَاتِ اِدۡفَعۡ مِنۡ هٰذَا الزَّرۡعِ شَرَّ الۡهَوَامِ وَالۡوُحُوۡشِ وَشَرَّ الۡفَارَةِ وَالۡخَنَازِيۡرِ الۡمُفۡسِدَةِ وَرَزُقۡنَا رِزۡقًا حَسَنًا ۞ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيۡرِ خَلۡقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ ۝

(۶) تعویذ اسماء اصحاب کہف رضی اللہ عنہم : برائے برکت[۱]۔ غرق[۲] حرق[۳]۔ چوری وغیرہ اور امراض ہر قسمی سے امان میں رہنے کیلئے اسمائے اصحاب کہف لکھ کر ان کو مکان، کشتی یا دولت میں رکھیں۔ اور اپنے پاس رکھیں تو اللہ کی امان میں رہے گا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِلٰهِي بِحُرۡمَتِ يَمۡلِيۡخَا مَكۡسَلۡمِيۡنَا مِيۡلِسۡنَا مَرۡتُوۡش دَبَرۡنُوۡش شَاذَنُوۡش مَرۡطُوۡنُس وَاسۡمُ كَلۡبِهِمۡ قِطۡمِيۡر ۞

www.maktabah.org

(٧) تعویذ برائے شفادرد ہر قسم :

مندرجہ ذیل آیتہ کریمہ ۳ روز تک کاغذ پر لکھ کر پانی میں گھول کر پیویں۔ اور درد والی جگہ پر مالش کریں۔ تھوڑا سا پانی تعویذ والا لے کر تیل میں حل کر کے درد کی جگہ مالش کریں۔ بفضلہ تعالیٰ فائدہ دے گا۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝

يَا شَافِيْ يَا شَافِيْ يَا شَافِيْ ۝

٨ تعویذ برائے استقرار حمل و اولاد نرینہ۔

جب عورت حیض سے فارغ ہو۔ تو اسم "یَا مُبْدِئُ" ۸۶ کے نو تعویذات لکھ کر ان میں تین تعویذ ہر ماہ ایک ایک روزانہ خاوند اور بیوی دونوں رات کو سوتے وقت ۳ روز تک پیویں۔ اور دونو اکٹھے بھی سوویں۔ اسی طرح ۳ ماہ یہ عمل کریں۔ اور مندرجہ ذیل آیتہ شریفہ لکھ کر عورت اپنے گلے یا اپنی کمر میں باندھے دھاگہ اس قدر لمبا ہو کہ تعویذ ناف سے ۲ انگل نیچے تک ہو۔ لیکن ایام حیض میں اتار لیا جاوے۔ اور بعد میں پھر متواتر بندھا رہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عورت حاملہ ہوگی اور اولاد بھی نرینہ پیدا ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝

www.maktabah.org

يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ ۝

(۹) تعویذ برائے حمل خشک شدہ۔

جس عورت کا حمل خشک ہوگیا ہو۔ اُس کے لیے یہ تعویذ چینی کے برتن میں لکھے چالیس روز بلا ناغہ تعویذ پلائیں۔ بفضلہ تعالیٰ حمل نمو حاصل کر کے ظاہر ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

(۱۰) تعویذ برائے دفع تپ ہر قسم۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

www.maktabah.org

اَجْمَعِیْنَ ۔

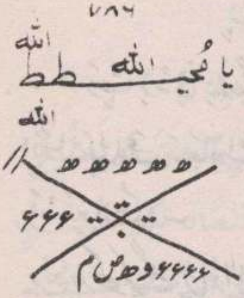

لکھ کر گردن میں باندھیں اور مندرجہ ذیل تعویذ
کاغذ پر لکھ کر تین روز ایک ایک کر کے پلا دیں۔
انشاء اللہ تپ رفع ہو گا

(۱۱) تعویذ واسطے دفع درد باری ہر قسم :

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْبَاعِثُ وَاَنَا الْمَبْعُوْثُ وَمَنْ یَّدَّعِ الْمَبْعُوْثُ
اِلَّا الْبَاعِثُ یَارَبِّ ہ

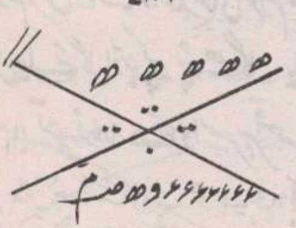

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ
خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
اَجْمَعِیْنَ ہ

لکھ کر درد کی جگہ پر باندھیں۔

(۱۲) تعوید برائے نفع تجارت اور زود فروشی مال :

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۔ وَصَلَّی
اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ

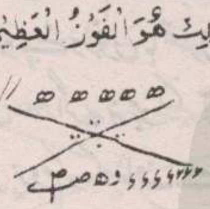

وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

یہ تعویذ لکھ کر مال واسباب تجارت
میں رکھیں ۔

www.maktabah.org

(۱۳) تعویذ واسطے تیزی ذہن اور حافظہ قوی کے لیے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ه اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قَلْبِيْ بِعِلْمِكَ وَاسْتَعْمِلْ بَدَنِيْ بِطَاعَتِكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ ه يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ ه۔

یہ تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ اور اگر کوئی پڑھا لکھا ہو تو وہ اس کلام شریف کو یاد کر لے۔ اور سات بار یا تین بار پڑھائی شروع کرنے سے پہلے پڑھ کر سینہ پر دم کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کلام شریف کی برکت سے ذہن حافظہ اور مطالعہ کھل جائے گا، اور جو کچھ پڑھے گا یاد رہے گا۔

(۱۴) تعویذ برائے بواسیر ہر قسم: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ه يَا رَحِيْمُ كُلِّ صَرِيْخٍ وَّمَكْرُوْبٍ وَّغِيَاثَهٗ وَمَعَاذَهٗ يَا رَحِيْمُ ه

یہ تعویذ لکھ کر ناف پر باندھیں۔

(۱۵) یہ دوسرا تعویذ برائے بواسیر ہر قسمی اور عمل برائے دفعیہ بواسیر:

صبح و شام الحمد شریف بسم اللہ شریف کے ساتھ سات سات بار پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے ناف سے زانو تک آگے پیچھے پھیریں۔ اور اگر یہ نہ ہو سکے تو صرف بسم اللہ شریف سات بار پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے ناف سے زانو تک آگے پیچھے پھیریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ نصیب ہو گی اور مرض بواسیر ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔

www.maktabah.org

(١٦) یہ تعویذ بچوں کے رونے اور شر کرنے کے واسطے مجرب ہے۔ بفضلہ تعالیٰ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ہ وَلَبِثُوْا فِیْ کَھْفِھِمْ ثَلٰثَ مِائَۃٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ہ یَوْمَئِذٍ یَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِیَ لَاعِوَجَ لَہٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا ھَمْسًا ہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ط ط ط ط ط ط ھ ھ ھ ھ ھ ع ع قدوس قدوس قدوس قدوس

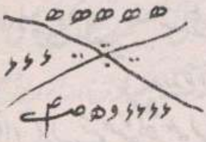

قدوس قدوس قدوس قدوس وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ہ

یہ سارا تعویذ لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں۔

(١٧) برائے دفع نارو: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ طیما طیما طیما طیما طیما طیما طیما طیما طیما اللہ اکبر اللہ اکبر انت یا نارو لا تکبر باذن اللہ بحق محمد

رسول اللہ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ نارو پر باندھیں۔

www.maktabah.org

(۱۸) برائے نظر مال مویشیاں چہار پایان وغیرہ۔

جو گائے بھینس دودھ نہ دیتی ہو۔ اور بچے کو نزدیک نہ آنے دیتی ہو۔ تو تعویذ لکھ کر ۱ گلے میں ڈالیں۔ اور نمبر ۲۔ دودھ دوہتے سے قبل کھلائیں۔

۱۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝ وَاِنۡ يَّكَادُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَيُزۡلِقُوۡنَكَ بِاَبۡصَارِهِمۡ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكۡرَ وَيَقُوۡلُوۡنَ اِنَّهٗ لَمَجۡنُوۡنٌ ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ۝

۲۸۶

٦	١	٨
٧	٥	٣
٢	٩	۴

۲۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ۔ وَمَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ نَّفَقَةٍ اَوۡ نَذَرۡتُمۡ مِّنۡ نَّذۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُهٗ ۚ وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ۝

٦	١	٨
٧	٥	٣
٢	٩	۴

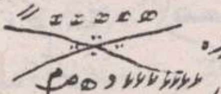

(۱۹) برائے منہ کھر مویشیاں گلے سے باندھیں:

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيۡرِ خَلۡقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ

م طر	۱۳	لو	۸۷
۳	عیسیٰ ۱	بو	۷
د ا	طرد ۷	لہ	ادلا
ھہ	طہم	دم	الالا

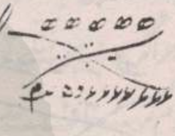

(۲۰) برائے دفعیہ اذیت وجملہ امراض از مویشیاں وچار پایان۔

مجرب بفضلہ تعالیٰ۔ جہاں سے چار پایوں کی آمد ورفت ہو، اس دروازے

www.maktabah.org

پر لٹکائیں، تاکہ تعویذ کے نیچے سے مال مویشی گزریں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّہَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ اللھم یا دافع البلآء والوبآء ادفع البلآء والوباء عنا وعن مواشینا انت الواحد الصمد الذی لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

بحق شیخ معروف کرخی نگہدار از آفتہا تے چرخی
کہ دربانِ علی موسیٰ رضا بود علی موسیٰ رضا از وی رضا بود

(۲۱) بکریوں کی جملہ بیماریوں اور نظر بد و آسیب و جن پری و دیو اور جملہ مصائب کے دفعیہ کے لیے مجرب ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بکریوں کے اسمائے گرامی بطور تعویذ کے بکریوں کے ریوڑ میں سے تین مختلف رنگ کی بکریوں کے گلے سے باندھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

زمزحہ راشتہ ساکتہ برکتہ عانیہ ورتس علوس سوسن یا الٰہی بحرمت ھذہ الاسماء المبارکۃ الثاتۃ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ادفع من ھذہ الشیا کل البلاء والوباء والامراض والجنیات والپری بحرمت سید الابرار وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہٖ واصحابہ اجمعین ٥

(۲۲) برائے دردِ زہ:

سفید چینی کی صاف رکابی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر عورت کو لحظہ

www.maktabah.org

بہ لحظہ پلاتے رہیں۔ انشاء اللہ بچہ آسانی سے پیدا ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ۔ سُبْحَانَ
اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَھَا
لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّۃً اَوْ ضُحٰھَا ۔ کَاَنَّھُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوْعَدُوْنَ لَمْ
یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ ۔

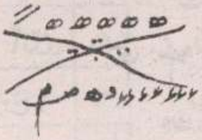

(۲۳) برائے دفع طحال :

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۔ وَلَئِنْ
زَالَتَآ اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ ۔ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا
غَفُوْرًا ۔ یا طِحال ارجع الی مکانک بحق ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ
لکھ کر طحال کی جگہ باندھیں۔

ایضاً ۔ بروز یکشنبہ (اتوار) ایک ٹکیہ مٹی کی طحال برابر بنائے اور طحال کی جگہ پر رکھے۔
اور دائیں ہاتھ میں چاقو پکڑ کر ایک بار سورہ الم نشرح مع تسمیہ پڑھے اور چاقو
سے اس مٹی کی ٹکی کو کاٹے۔ اور اسی طرح سات دفعہ پڑھ کر مٹی والی ٹکیہ کو
کاٹے اور اول آخر درود شریف پڑھے اس عمل کو سہ یکشنبہ کرے تو بہتر ہے۔
ورنہ تین روز متواتر کرے۔

(۲۴) برائے بریدن یرقان :

بروز اتوار چند گھاس کے لمبے پتے لے کر ایک طرف مریض کے ہاتھ میں

www.maktabah.org

پکڑوائیے۔ اور دوسری طرف اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑے۔ اپنے دایاں ہاتھ میں چاقو لے کر ایک بار سورہ القریش با تسمیہ پڑھ کر اس گھاس کو کاٹے اور اسی طرح سات بار عمل کرے۔ یہ عمل بھی اتوار کے دن کرے تو بہتر ہے۔ وگرنہ ۳، روز متواتر کرے۔ درود شریف اول آخر پڑھے۔

(۲۵) ختم حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ:

برائے حصول مقاصد و حل مہمات دینی و دنیاوی کے لیے مجرب ہے۔

اوّل آخر درود شریف ایک ایک سو بار پڑھے اور درمیان میں "حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ" بغیر زیادتی کے پانچسو بار پڑھے اور ہمیشہ مقصد برآری تک پڑھے۔ اس کلام شریف کا ثواب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخش کر ان کے توسّل سے بارگاہ رب العزت میں دُعا مانگے۔ انشاءاللہ تعالیٰ مطلب حل ہوگا۔

(۲۶) برائے خیر و برکت در امور دارین و کشائش معاش و ترقی رزق۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلٰوتِکَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ۔

روزانہ بلاناغہ ایک ہزار بار دن رات میں پورا کرے۔

www.maktabah.org

(۲۷) برائے حُبِّ زوجین :

۷۸٦

یحبونهم کحب الله یا غفار ۱	والذین امنوا اشد حبًا لله یاکبیر ۱۴	والقیت علیك محبة منی یاکریم ۱۱	انه لحب الخیر لشدید یاودود ۸
انه لحب الخیر لشدید یاودود ۱۲	والقیت علیك محبة منی یاکریم ۷	والذین امنوا اشد حبًا لله یارحیم ۲	یحبونهم کحب الله یالطیف ۱۳
والذین امنوا اشد حبا لله یالطیف ٦	یحبونهم کحب الله یارحمن ۹	انه لحب الخیر لشدید یارحیم ۱٦	والقیت علیك محبة منی یارحمن ۳
والقیت علیك محبة منی یارحمن ۱۵	انه لحب الخیر لشدید یارحیم ۴	یحبونهم کحب الله یاکریم ۵	والذین امنوا اشد حبا لله یارحیم ۱۰

یہ تعویذ لکھ کر عطر و خوشبوئی لگاکر بازو پر باندھیں ۔ اس کے نیچے طالب و مطلوب کے نام معہ نام والدین لکھیں ۔ یعنی طالب اور اس کی والدہ کا نام ۔ مطلوب اور اس کی والدہ کا نام ۔

(۲۸) تعویذ لکل شیٔ :

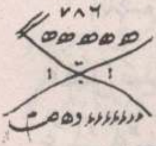

حم حم حم حم حم حم الامر وجاء الله النصر فعلینا لا ینصرون

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ اللہ اللہ حاجی مولانا دوست محمد صاحب قندھاری قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

www.maktabah.org

(۲۹) تعویذ درد چشم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فَكَشَفۡنَا عَنۡكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الۡيَوۡمَ حَدِيۡدٌ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

۷۸۶

یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح

یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح

(۳۰) تعویذ برائے درد سر:

۷۸۶

یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح
یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح	یا بدوح

یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح یا روح۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ؕ

(۳۱) تعویذ بقائے حمل:

۷۸۶

یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض
یا قابض	یا قابض	یا قابض

جبرائیلؑ ۷۸۶ میکائیلؑ

ابوبکرؓ	تعالیٰ	تعالیٰ	عمرؓ
تعالیٰ	تعالیٰ	تعالیٰ	تعالیٰ
تعالیٰ	تعالیٰ	تعالیٰ	تعالیٰ
عثمانؓ	تعالیٰ	تعالیٰ	علی حیدرؓ

عزرائیلؑ سرافیلؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یٰیَحۡیٰی خُذِ الۡكِتٰبَ بِقُوَّةٍ وَاٰتَيۡنٰهُ الۡحُكۡمَ صَبِيًّا ؕ

www.maktabah.org

٦٩	٣٢	٦٧
٦٤	٦٦	٦٨
٦٥	٧٠	٦٣

جبرائیل علیہ السلام	میکائیل علیہ السلام
اسرافیل علیہ السلام	عزرائیل علیہ السلام

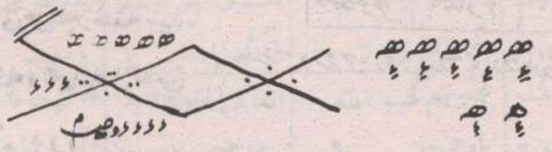

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین ہ

نوٹ : اگر دوران حمل عورت کو پیٹ میں درد واقع ہو۔ ناف کے نیچے ، تو (یا قابض) والا نقش بلا آیت تین لکھ کر ایک ایک نقش تین تین دن پلائیں۔

(۳۲) تعویذ برائے دیمک :

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ہ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ط یا کیکج یا کیکج یا کیکج یا کیکج یا کیکج یا کیکج۔ الٰھی بحرمت یملیخا مکسلمینا کشفعطط آذرفطیونس یفرانس یونس کلبھم قطمیر۔ وَعَلَی اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْھَا جَآئِرٌ۔

www.maktabah.org

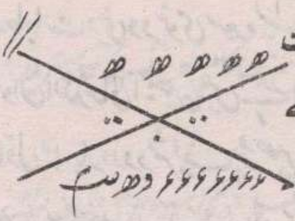

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حاجی مولانا دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری قدسنا اللہ تعالےٰ بسرہ الاقدس ۔ وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۵ ۔

(۳۳) برائے ناف :

نوٹ : اس دائرہ میں پچاس "د" ہیں ۔

(۳۴) تعویذ منقول حضرت امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرم اللہ وجہہ :

یہ تعویذ سحر ۔ بلا ۔ امراض جادو سے خدا تعالیٰ حفاظت فرماتا ہے ۔ عزت وآبرو وفتوحات غیبی اور فیوضات لاریبی حاصل ہوتے ہیں ۔

تعویذ مبارک :۔

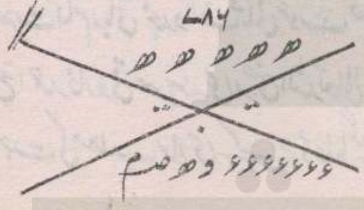

www.maktabah.org

۳۵-برائے حاجات دینی و دنیوی سورہ یٰسٓ شریف کا طریقہ۔ جو معمولات حضرات کبار رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین میں ہے۔

اوّل ۳، بار درود شریف پڑھیں۔ لفظ یٰسٓ کو تین بار تکرار کریں۔ جب ہر "مبین" پر پہنچیں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے نَسْتَعِیْنُ تک پڑھ کر شہادت کی انگلی آسمان کی طرف کھڑی کریں اور تمام کلمات اذان پڑھیں۔ جب سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ پر پہنچیں تو اس کو سات بار تکرار کریں۔ بعدازاں یَا سَلَامُ یَا رَبُّ یَا رَحِیْمُ۔ ہر اسم کو سات سات بار تکرار کریں۔ اور جب ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ تک پہنچیں تو اس آیت کو سات بار تکرار کریں بعدازاں یَا قَدِیْرُ یَا عَزِیْزُ یَا عَلِیْمُ ہر اسم کو سات، سات بار پڑھیں۔ اور جب مِثْلَھُمْ۔ پر پہنچیں اس کلمہ کو تین بار پڑھیں۔ اور جب آخری مبین پر پہنچیں تو سورۃ فاتحہ مکمل کر کے انگشت شہادت کھڑی کر کے کلمات اذان پڑھیں پھر سورہ یٰسین کو آخر تک مکمل پڑھا کریں۔ اور بعدازاں درود شریف ۳، بار۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۔ سب ایک ایک صد بار پڑھ کر اس کا ثواب اور تمام سورۃ شریف کا ثواب حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی غوث صمدانی محبوب سبحانی حضرت سیدنا شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پُرفتوح کو بخش کر اپنی حاجت کی مطلب براری کے لیے دُعا مانگیں۔ اس سورہ کا وسیلہ رب العزت کی

www.maktabah.org

بارگاہ میں پیش کرکے دعا مانگیں اس عرصہ میں کام ہو جائے تو بہتر ورنہ چالیس روز تک اس طریقہ سے پڑھیں۔

(۳۶) خواندن طریق سورہ مزمل شریف : یعنی سورہ مزمل شریف پڑھنے کا طریقہ۔

فجر کی نماز کے بعد یا عصر و مغرب و عشاء کے درمیان پڑھیں۔ اول ۷۰ بار درود شریف پڑھیں۔ پھر یا ایھا المزمل پڑھ کر بعد ازاں۔ زَمِّلْنِیْ زَمِّلْنِیْ بِقُدْرَۃِ الْخَفِیِّ وَاَدْرِکْنِیْ فِیْ قَضَاءِ حَاجَتِیْ یَا اَحْمَدُ اکتالیس بار پڑھیں۔ اگر تمام سورۃ کا عمل پڑھا ہے تو آگے لکھے ہوئے تمام موکلات کو پڑھے۔ یَا اللّٰہُ یَا اِسْرَافِیْلُ یَا سَمُوْطِیُوْثًا بِحَقِّ یَا اللّٰہُ یَا بُدُّوْحُ یَا جِبْرَئِیْلُ پھر پڑھے قُمِ اللَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا نِصْفَہٗ سے آخر تک۔ جب رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ پہنچے تو ان کلمات کو گیارہ مرتبہ تکرار کرے اور جب کلمہ سَبِیْلًا پر پہنچے تو یَا عَزِیْزُ الْوَھَّابُ پانصد بار پڑھے۔ آخر میں درود شریف ۷۰ بار پڑھے۔ بفضلہ تعالیٰ جس کام کے پڑھی جاتے پورا ہو جائے گا۔

www.maktabah.org

الفصل الخامس

(پانچویں فصل)

آنجناب کے طویل علالت، وصال شریف اور نیابت وخلافت اپنے صاحبزادہ اکبر خواجہ حافظ محمد ابراہیمؒ صاحب کو دے کر اپنے سجادہ پر بٹھانے کے بیان میں

قدوۃ السالکین، امام المتقین، رئیس العلماء العالمین، مولانا حضرت خواجہ غریب نواز محمد سراج الدین قدسنا اللہ تعالیٰ بمعارفہٖ واسرارہٖ جس وقت آپ علوم مروجہ عقلیہ اور نقلیہ یا سانید جیدہ فارغ ہوئے تھے۔ تو اس وقت آپ کی عمر مبارک تقریباً سترہ ۱۷ سال تھی۔ جب دستار خلافت زیب سر فرمائی تو عمر اٹھارہ سال تھی۔ اور جب وصال فرمایا تو کل مدت عمر شریف ۳۶ سال تھی اسطرح رشد وہدایت کی کل مدت ابر ملتی ہے اس قلیل ترین مدت میں جو انوارات وفیوضات کا فیضان اکناف واطراف کے عالم کے خواص وعوام نے حاصل کیا۔ اُس کی مثال کمیاب ہے۔ اس آفتاب عالمتاب کی ضیاء پاشیوں سے ہندوستان۔ کشمیر۔ بخارا و سمرقند و سرزمین پاک

www.maktabah.org

وعرب اور خراسان وغیرہ ممالک مستفیض ہوئے۔ علم وعرفان کا دہ مرکز جو ایک کجکلاہ بوریہ نشین یعنی خواجہ حاجی مولانا دوست محمد صاحب قبلہ قندھاری نے خاک دامان کے دامن کو صد رشک چمن بنایا تھا۔ اس میں یوں بہار آئی۔ کہ ایک عالم حیرت میں رہ گیا۔

زمانہ کے متبحر علماء کا ہجوم اور عوام وخاص کا انبوہ اس کی بین دلیل تھی۔ کہ اس زمانہ کے اس گل سرسبد خانوادۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ قدسنا اللہ باسرارہم العالیہ کا وجود نعمت کبریٰ اور فیوضات کا ایک بے پایاں سمندر ہے۔ جو ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ علم حجاب اکبر ہے۔ شک وتشکیک اور ریب اضطراب کا ذریعہ ہے۔ الا ماشاء اللہ! مگر علم نے بڑھ کر اس در پر جبیں سائی کی۔ اور کفش برداری اپنا شیوہ بنایا۔ قدیم الایام سے جو علم وعرفان کی رقابت اور کشمکش زبان زدِ خاص وعام تھی۔ یکسر ختم ہو گئی۔ یہاں دکھائی دیتا تھا کہ جتنا کوئی علم کا بڑا بحر بیکراں تھا۔ اتنا ہی زیادہ عقیدتمند اور خدمت گزار تھا۔ یہاں تک کہ آنحضرت کے اساتذہ کرام تھے۔ وہ بھی اس ذات گرامی کے دریوزہ گر تھے۔ بلاشبہ علم کو اُس عرفان سے بیزاری ہے۔ جو عرفان علوم الٰہیہ اور سنت سنیّہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ کے خلاف ہے۔ لیکن جس خانوادہ عالیہ نقشبندیہ مجددیّہ کی میراث ان کے حصّے میں آئی تھی۔ اس کی تو بنیاد ہی کتاب وسنت پر تھی۔ احکام شرعیہ کی پابندی اور سنت سنیّہ کا اتباع، بدعات نامرضیہ سے اجتناب جو طریقت کی معیار پر پوری نہ اترتی تھی۔ وہ تمام کیفیات اور واردات مطرد ددمردود تھیں۔ ظاہر شریعت کے فرائض سے مستحبات تک کی پابندی، اور

www.maktabah.org

صریح محرمات سے مکروہ تنزیہہ تک بھی اجتناب ضروری ہو اس کے کمالات سے کیسے انکار کیا جا سکتا ہے۔ بوجہ کمال اتباع شریعت اور طریقت جَعَلَنِیْ صِلَتَہٗ کے من وجہ ریزہ چیں ہو ئے۔

آپ کی ذات والا صفات شریعت اور طریقت کے آفتاب عالمتاب تھے۔ جن کے دم قدم سے خزاں ختم ہوگئی اور طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں تازہ بہار آگئی۔ یہ ابر بہار دامن داماں سے اُٹھا۔ اور اپنے فیضان سے ایک عالم کو سیراب کر گیا۔

عین اس وقت جب زندگی کی چھبیسویں منزل تھی اور شباب و جوانی کا زمانہ ابھی باقی تھا۔ کہ ناگہاں ایک ہی جست سے عالم خلق کو چھوڑ کر عالم امر میں پہنچ گئے۔

کچھ وقت سے حضور انتڑیوں کے مرض کی تکلیف میں مبتلا تھے۔ لیکن بدستور رشد و ہدایت اور معمولات طریقت جاری و ساری تھے۔ اور ان میں یکسر مو بھی فرق نہ آنے دیا۔ سبحان اللہ!

آپ حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب کے ہاں علاج معالجہ کے لیے تشریف لے گئے۔ تو چنداں افاقہ نہ ہوا۔ اور واپس خانقاہ عالیہ تشریف لائے۔ اور پھر اُن دنوں ہی میں اچانک بخار میں مبتلا ہوئے۔ علاج معالجہ چونکہ مسنون تھا۔ اطباء اور حکماء نے تدبیریں کیں۔ اور بصحت ہوئے۔ اطباء نے تسلّی دی اور خدّام مسرور ہوئے۔ اور یہ افاقہ صرف ایک دن ہوا۔ جو جمعرات کا دن تھا۔ اُس دن حضور مائیہ سرور قدس سرہ نے اپنے لخت جگر، نور نظر حضرت

www.maktabah.org

صاحبزادہ اکبر حافظ مولانا محمد ابراہیم صاحب کو ارشاد فرمایا۔ کہ جو ارادتمند جانا چاہتا ہے۔ میری دستار مبارک زیب سر کرکے میری مسند اور سجادہ مبارک پر بیٹھ کر ان کو رخصت کرو۔ مولانا حافظ صاحب قبلہ نے حکم کی تعمیل کی۔ اور زائرین کو رخصت فرمایا۔ ناگاہ پھر بوقت شب بخار اور ذات الریہ کا شدید حملہ ہوا۔ جس سے پھر جانبر نہ ہو سکے۔ اور بروز جمعہ بوقت اشراق ۲۵۔ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ کو بندا ءرب العالمین یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیہ لبیک فرماتے ہوئے وصال جانان حقیقی سے مشرف ہوئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ
وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ وجعل اعلیٰ جنۃ العلی ماواہ ومثواہ وافاضنا اللہ تعالیٰ من فیوضاتہ وبرکاتہ ہ

آنحضور کے وصال بہ بارگاہ ذوالجلال ایک سانحہ عظمیٰ تھا۔ جس سے سارے اہل وعیال، اور خلفاء کرام اور درویشان عظام کیا خاص کیا عام پر درد وغم اور رنج والم کے وہ پہاڑ ٹوٹ پڑے جیسا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصال ذوالجلال پر بی بی فاطمۃ الزہرا سیدہ نساء اہل الجنۃ فرماتی ہیں۔

شعر عربی:۔

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّھَا
صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

اسی طرح حضور سراج منیر رحلت شریف وہ ماہ تاباں اور طلب جاناں

www.maktabah.org

آغوشی خاک پاک اپنے قبلہ گاہ والد ماجد اور پیرو مرشد کے دائیں پہلو میں آغوش عاطفت میں جا سوئے۔ اور اپنے قبلہ حاجی بابا غریب نواز کے پائنتی مبارک میں آسودہ ہوئے۔ کسی نے اسکے متعلق فارسی کا عجب شعر حسب الموقعہ فرمایا ہے

شعر درد ما در ہجر حضرت کمتر از یعقوب نیست
او پسر گم کردہ بود و ما پدر گم کردہ ایم

سبحان اللہ!

اس المناک اور دردناک حادثہ کے بعد جب کہ شرق و غرب کے تمام خلفاء عظام اور علمائے کرام اور عقیدت مندوں کا ایک جم غفیر موجود تھا۔ اور نگاہیں سجادہ نشین کی تلاش میں سرگردان تھیں، عجب سماں تھا۔ کہ غم لحظہ لحظہ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ ہر ایک کے اوسان خطا، محو گریہ و بُکا تھے۔ کہ اللہ تعالے کی عنایت لم یزلی نے دستگیری کی۔ فوراً بروایت تحریری حضرت مولانا قاضی نور محمد موسیٰ خیلی ضلع میانوالی کو، جو حضرت والا کے امر سے ان دنوں المستدرک للحاکم کی کتابت پر مامور تھے۔ القاء ہُوا۔ اور باہمی مشورت و باتفاق رائے جملہ خلفاء عظام اور علماء کرام و دیگر خاص و عام حضرت قبلہ مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب قدس سرہ کو جناب والا مستطاب کا نائب مناب اور قائمقام تجویز کیا۔ اور خلافت نامہ جناب کا قاضی مولانا نور محمد موصوف نے عام مجلس میں تحریر فرمایا۔ پھر تمام خلفاء عظام، علماء کرام اور عوام نے حضرت قبلہ حافظ محمد ابراہیم صاحب قدس سرہ کے دست مبارک پر تجدید بیعت کی۔ سب سے پہلے حضرت مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں والوں نے پھر دوسرے

www.maktabah.org

خلفاء اور علماء نے بیعت کی۔ اور حضرت صاحبزادہ محمد علاؤ الدین صاحب نے آخر میں بیعت کی۔ اور اس خلافت نامہ پر سب نے دستخط ثبت کئے۔ چند اعظم خلفاء گرامی کے اسمائے سامیہ (نامِ نامی) یہ ہیں۔ مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں حضرت صاحبزادہ محمد علاؤ الدین صاحب۔ قاضی نور محمد صاحب موسیٰ خیل کاتب خلافت نامہ۔ مولانا خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب بگھاردی تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی۔ مولانا عبدالرحمان صاحب پشاوری مولانا سید برکت علی شاہ صاحب کلکتوی علاولپوری۔ مولانا محمود شیرازی اور حضرت مولانا احمد خاں صاحب کندیاں والے۔ اسی طرح افغانستان کے خلفاء جن کی تعداد حد شمار سے باہر ہے۔ سب نے دستخط کئے۔

فسبحان الذی من اتفق الامر والخلافۃ علی رجل واحد ذی العلم والحلم والکرم والجود والسخآء ط

تنبیہ ضروری: زلۃ الاقدام اور لغزش لازمۂ فطرت انسانی ہے۔ کسی کو بجز انبیاء علیہم السلام یارائے دعویٰ عصمت نہیں۔ الا من عصمۃ اللہ بکرمہ ولطفہ۔ ممکن ہے کسی وابستہ دامن کرم کو اس نیابت اور خلافت میں شکوک و شبہات ہوں۔ تو ان کو استغفار اور توبہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ سراسر یہ مضلات النفس والشیطان ہیں۔

وجہ شکوک اور اثبات صحت نیابت و خلافت حضرت خلف الرشید جناب مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب قدس سرہٗ از روئے شریعت و عرف دلائل قطعیہ اور خفیہ سے ثابت ہے۔

www.maktabah.org

علت شک اور شبہ :

شک و شبہ کی بنا اس امر پر ہے۔ کہ پیران عظام سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی سنت بھی رہی ہے۔ کہ سن شیخوخت یا مسلسل ایک زمانہ تک امراض مبتلا ہونے کی وجہ سے علالت وصال بسبب عمر و نقاہت اور مرض کے بصورت وصیت بوقت نزول حالتِ خطرہ خلافت نامہ تحریر کر دیا کرتے۔ جو شرعاً قسم مستحبات میں سے ہے۔ تو اسیابت عرض ہے۔ کہ خلافت نامہ جو منجملہ وصیت نامہ سے ہے۔ نہ واجب ہے۔ اور نہ سنت نبویہ سے ہے۔ جب حضرت قبلہ خواجہ سراج الحق والدین قدس سرہٗ کا وصال مبارک ہوا۔ نہ تو طویل عمر تھی۔ اور نہ عمر مبارک دراز۔ بلکہ کاروان حیات ہنوز بھرپور جوانی کی منزل میں تھا۔ یکایک حملہ شدید مرض کا ہوا اور آن کی آن میں رحلت فرما گئے۔ بیماری ذات الجنب تھی۔ جو دونوں جانب تھی۔ صرف ایک ہفتہ علیل رہے۔ آنجناب کا فرمانا۔ کہ میری دستار مبارک زیب سر کرو۔ میرے سجادہ پر بیٹھ کر زائرین اور واردین کو رخصت کرو یہ فرمانا نیابت و خلافت اور مجاز بنانے کی کامل دلیل ہے۔ اور یہ کنایۃ اصرح من التصریح ہے۔ نیابت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جو شجرہ شریفہ نقشبندیہ کے شیخ اوّل ہیں۔ ان کی خلافت کے عین مطابق ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک پر جب انصار مدینہ نے اہل نفاق کی فتنہ انگیزی پر سقیفہ بنی ساعدہ میں اجتماع کیا۔ کہ خلافت کے مستحق ہم زیادہ ہیں۔ ہنوز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین بھی نہیں ہوئی تھی۔ تو اس فتنے کے کھڑے ہو جانے کا انجام بجز ملت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے

www.maktabah.org

انتشار اور پارہ پارہ ہونے کے اور کچھ نہ تھا۔ تو حضرات شیخین (حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر رضی اللہ عنہما) وہاں تشریف لے گئے۔ اور بالآخر حضرت صدیق اکبر کے حق میں سب نے اتفاق کیا۔ اور سب سے اوّل بیعت حضرت امیر عمرؓ نے کی اور پھر سارے اصحاب کرامؓ نے کی۔ اور بفضلہ تعالیٰ امت محمدیہ افتراق اور تشتت سے بچ گیا۔ اور سب کا اتفاق ایک ہی خلیفہ پر ہُوا۔ حالانکہ نہ تو اس بابت کوئی تحریری خلافت نامہ تھا۔ اور نہ ہی آنحضرتؐ نے ان کو صراحتہً نامزد فرمایا تھا۔ بلکہ بتواتر ایسے واقعات ثابت تھے۔ جن کا صاف مطلب بھی تھا۔ کہ آپ نیابت و خلافت کے مستحق ہیں۔ مثلاً ایام مرض میں امامت کے فرائض انجام دینا بحکم نبوی مروا ابا بکر ان یصلی بالناس الحدیث بخاری و مسلم اور امارت حج ۹ھ میں ہیں۔ اور تمام خوخوں کی بندش الاخوخۃ ابی بکر یہ مالاتعداد و مالاتحصیٰ میں دلائل تھے۔ جن کی روشنی میں آپ کی خلافت کا انعقاد ہوا۔ الا من شذ فشذ عفی عنہ۔

دوسری وجہ :

صحت نیابت جناب قبلہ حافظ صاحب قدس سرہٗ کی یہ ہے۔ کہ از روئے شریعت اجماع عملی حجت قاطعہ ہے۔ اور مثبت صحت۔

تیسری وجہ :

صحت نیابت و خلافت متعدد یقینی قرائن ہیں۔ مثلاً تمام متوسلین کا جناب حافظ صاحب قبلہ کو نائب مناب تصور کرتے ہوئے آداب مریدی بجالانا۔ مثلاً مولانا حسین علی صاحب کا "تحفہ ابراہیمیہ" کے نام سے سلسلہ

www.maktabah.org

نقشبندیہ مجددیہ کے سلوک کے بیان میں رسالہ تصنیف کرنا۔

اور بعض اجل خلفاء کا حضرت صاحب قدس سرہٗ کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کرنا۔

چوتھی وجہ :

عرف عام ہے۔ جب کہ عوام کیا خواص بھی اس کو جانتے ہیں۔ کہ پیرومرشد کا خلف الرشید ہی اس قیمتی سرمایہ امانت کو محفوظ رکھ سکتا ہے۔ یہاں تو بحمدللہ سب وجوہات شرعیہ موجود ہیں۔ اجماع عملی حجت ہے۔ اور حجت بھی قطعی۔ کیونکہ سب کا اتفاق ایک غیر شرع عمل پر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ اتفاق اور تعامل نص صریح کے ہوتے ہوئے حجت شرعی ہے جیساکہ علامہ شامی فرماتے ہیں۔ لان النھی عنھا وان صح فقد وجد الاجماع العملی بھا

(باب الجنائز جلد اوّل ص۶۱۲)

مزید تسلی کے لیے چند نقول جو اس ضمن میں وابستگان دربار دُربار نے اپنی عقیدت کا اظہار خلف الرشید خلیفہ ارشد نائب مناب جناب حضرت قبلہ مولانا حافظ صاحب قدس سرہٗ کے ساتھ فرمایا ہے وہ چند ایک یہ ہیں۔

(۱) تحفہ ابراہیمیہ تصنیف خلیفہ اجلّ حضرت الشیخ مولانا حسین علی صاحب کا اسم سامی نام نامی کی طرف انتساب۔

(۲) مولانا محمود شیرازی صاحبؒ کی مکاتیب سراجیہ کی منظوم تاریخ کا ایک شعر:۔

دلدار ارشد او ابراہیم !

کہ صفا کیش و حقیقت بلیں ست

www.maktabah.org

(۱۳) خادم دیرینہ دربار عالیہ جناب حقداد خان صاحب کی نظم کردہ تاریخ کے یہ اشعار :۔

عظیم القدر، بس والا مراتب
عمیم الجود ابراہیم صاحب
ولی ابن ولی ابن ولی است
کہ بر سجادۂ ارشاد بنشست
عجب تاریخ دستارش بجیں شد
فرید سالکیں مسند نشیں شد

(۱۴) مولانا قاضی نور محمد موسیٰ خیلی کی تصریح جو مستدرک للحاکم کی فراغت کے بعد لکھی ہے۔ درج ذیل ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اور خوب سمجھ کر اس سے مدعا و مقصود حاصل کریں۔ کہ انہوں نے کسقدر ذوق و شوق سے آنحضور خواجہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً کی مسند نشینی کو بالاتفاق جملہ احباب خلفاء عظام وصدر نشین حضرات کی فرمائش سے عربی زبان میں کتاب مستدرک مذکور کے آخر میں زیبا الفاظ اور عمدہ عبارت سے تحریر فرمائے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ " وبایعت الخدمۃ والمویدین بحسب التجویز والا تفاق بخلوص القلوب علی ید خلفہ الرشید ٥ وسلموا السجادۃ الرشد الیہ ٥ وختمت الکتابۃ فی زمن خلفہ الکریم ھو مسمی باسمین الکریمین محمد ابراھیم فجعلہ اللہ تعالیٰ مطابقا باسمین الکریمین

www.maktabah.org

الرفيعين ونحن ندعو الله تعالیٰ ان يجعله رشيدا، كريما، وليا كاملا ومكملا بخلافة اسلافه الراشدين ○ انه مجيب قريب ○ وبالاجابة جدير ○ انه على كل شئ قدير ○ هٰذا ما كتب فی الشهر الربيع الآخر ١٣٣٤ هجری المقدس اربعة وثلاثون بعد ثلاثه مائة و الف

(مستدرك الامام الحافظ الحاكم صفحه آخر جلد دوئم)

تمت الفصل الخامس فی الوصال قطب الواصلين سيّدی وسندی ووسيلة يومی وغدی مولانا خواجه محمد سراج الملة والدين قدسنا الله تعالیٰ باسراره وفيوضاته۔

www.maktabah.org

نقشہ حالات تاریخی وتعداد کل عمر شریف جناب حضرت مولانا خواجہ حاجی محمد سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ تاریخ واز سن ولادت تا تاریخ وسن وفات تفصیل وار

خانہ تاریخ	خانہ سنہ	خانہ کیفیت	خانہ تعداد گزشتہ مدت درمیانی	خانہ کیفیت گزشتہ مدت درمیانی
۱	۲	۳	۴	۵
وقت اشراق بروز پیر ۱۵ / محرم الحرام	۱۲۹۷ھ ایک ہزار دو سو ستانوے ہجری۔	ولادت باسعادت قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ	-	-
۳ / ذیقعد	۱۳۱۱ھ ایک ہزار تین سو گیارہ ہجری	حضرت قبلہ کا اجازت نامہ تحریر کیا گیا حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی نے اپنا قائم مقام خلیفہ مطلق اور نائب مناب برحق مقرر فرمایا۔	۱۴ / سال ۹ ماہ ۔ ۱۸ ۔ یوم	تاریخ ولادت باسعادت سے لے کر تاریخ اجازت نامہ تک کا درمیانی عرصہ جو چودہ سال نو ماہ اور اٹھارہ یوم ہوتے ہیں اکثر وقت علوم دینیہ ضروریہ کے حاصل کرنے میں صرف فرمایا۔
وقت نماز چاشت بروز جمعرات ۱۴ / جمادی الاول	۱۳۱۳ھ ایک ہزار تین سو چودہ ہجری	حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی دستار بندی کی فضیلت کی تقریب منعقد ہوئی	۱ / سال ۔ ۶ / ماہ ۱۱ / یوم	اجازت نامہ کی تاریخ سے لے کر دستار بندی کی تقریب کا درمیانی عرصہ جو ایک سال چھ ماہ اور گیارہ یوم ہوتے ہیں علوم دینیہ اور علوم تصوف اور سلوک حاصل کرنے میں گزارے۔

www.maktabah.org

بعد نمازِ فجر بروز پیر ۷، ربیع الاوّل	۱۳۱۴ھ ایک ہزار تین سو چودہ ہجری	حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں آنحضرت کو خلعت حلقہ سے سرفراز فرمایا۔	۹، ماہ ۲۳، یوم	جلسہ دستار بندی فضیلت کی تاریخ سے لے کر حلقہ شروع کرنے کی تاریخ تک درمیانی عرصہ جو نو ماہ اور تیئیس یوم ہوتے ہیں کسب سلوک باطن کے حصول ذکر اذکار اور اکثر وقت قبلہ دامانی رح کی صحبت میں بسر فرمائے
وقت اشراق بروز منگل ۲۲، شعبان المعظم	۱۳۱۴ھ ایک ہزار تین سو چودہ ہجری	مسند ارشاد پر تشریف فرما ہوئے	۵، ماہ ۱۵، یوم	حلقہ شروع کرنے کی تاریخ سے لے کر مسند ارشاد پر تشریف فرما ہونے کی تاریخ تک کا درمیانی عرصہ جو پانچ ماہ اور پندرہ دن ہوتے ہیں ذکر اذکار مراقبہ شب خیزی حضرت قبلہ دامانی رح کی صحبت میں حاضر رہنے اکثر اوقات حضرت قبلہ دامانی رح کی علالت کے دوران لوگوں کے دلوں میں فیض القاء کرنے کیلئے حلقہ فرمانے پر اپنی عمر عزیز خرچ فرمائی
وقت اشراق بروز جمعۃ المبارک ۲۵، ربیع الاوّل	۱۳۳۳ھ ایک ہزار تین سو تینتیس ہجری۔	آپ نے وصال فرمایا		

- مسند ارشاد پر جلوس کے وقت کل عمر = ۱۷، سال سات ماہ سات یوم۔
- تاریخ وفات = ۲۵، ربیع الاوّل ۱۳۳۳ھ
- کل عمر = ۳۶، سال ۲، ماہ، ۱۲، یوم

نتیجہ فکر: مولانا قاضی عبدالغفار صاحب جد امجد مولانا قاضی عبدالکریم صاحب و قاضی عبداللطیف صاحب ایشان - مولانا قاضی نجم الدین صاحب بانی مدرسہ نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان -

قصیدہ در بعضی حالات بابرکات و تواریخ ولادت باسعادت و اجازت بیعت بابرکت و دستار بندی فضیلت و مجاز بودن بحلقہ متبرکہ و وصال بقرب ذوالجلال ازین دار ملال جناب قطب الاقطاب سلطان العارفین و خاقان الواصلین حضرت خواجہ محمد سراج الدین صاحب مرحوم قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزار حمد بدرگاہ خالق سبحان	کہ ذات اوست مبرا ز عیب و از نقصان
بساخت اکرم و بہتر ز عالم انسان را	بفضل خویش نمودہ رہ بعلم و بیان
درود باد بران حضرت رسول عزیز	کہ از رسالت او شد کریم خلق جہان
برآل و عترۃ اصحاب او بود جاوید	ز من نحیف درود و سلام بی پایان
بفضل قادر قیوم خالق رحمان	شگفتہ گشت گل تازہ غیرت بستان
کہ آفرید خدای کریم گلبن فیض	بہ یمن برکت حضرات قدس شد ریان
چراغ انجمن معرفت سراج الدین	فروغ دیدۂ فرخندہ خواجہ عثمان

بیا ہو ہو

بامداد بدوشنبه کز محرم بود
سنین هجره بد یکهزار و دوصد نیز
سپس چو چارده سن ماه نه و هشتده روز
چو سال عمر گرانمایه اش زچارده گذشت
که روز سوم ذلقعده ماه میمون بود
که یکهزار و سه صد نیز یازده بالایش
سپس چو یازده ایام و شش مه و یکسال
بوقت چاشت بروز خمیس ای سرور
که سال سیزده صد نیز سیزده هجری بود
سپس چو بیست و سه یوم تسع ماه گذشت
که یکهزار و سه صد چارده نیز بد هجری
که شد بفیض رسانی و حلقه ساختن او
خلاصهٔ اینکه چو عمرش بهفده سال رسید
بلیغ و ماهر و کشف الدقائق لاحل

بپانزدهم مه مذکور شد چو گل خندان
نود و هفت دگر دان چو هور شد رخشان
گذشت از سن عمرش عزیز و عالیشان
بسال پانزده هم شد مجاز ای جانان
چو باذن مشرف زخواجهٔ عثمان
سنین هجره بد چون باذن شد فرحان
گذشت لبت و عماد فضیلت ایشان
بچاردهم مه پنجم زسال قمری دان
چو شد به بستن دستار علم او شادان
شده بحلقه نمودن مجاز و فیض رسان
بوقت صبح بدوشنبه ماه سوم دان
مجاز از طرف خواجه حضرت عثمان
بگشت عالم و فاضل گزین حق دانان
بگشت زبدهٔ اهل علوم کالانسان

www.maktabah.org

بعلم ظاهری و باطنی مشرف گشت
بفضل قادر شد سینه اش پُر از عرفان

بخواند علم ادب از جناب شیرازی
خجسته خصلت و محمود محضه اش میدان

دگر کتب ز حدیثات نیز تفسیرات
بخواند از شه علماء حسین علی ای جان

چنانچه ترمذی و مسلم و ابو داود
صحیح بخاری و تفسیر از مدارک دان

اصول و فقه چو شرح وقایه نور الانوار
هدایه نیز و تنقیح زین ذوا استادان

بخواند علم تصوف ز والد ماجد
پس از حصول فراغت ز علم ها بپایان

چنانچه دفتر شش گانه های مکتوبات
که ساخت پور و پدر سه جلدهائی از آن

سه جلد هست ز تصنیف امام ربانی
دگر سه جلد ز تصنیف پور راوی دان

که بود روشنی چشم او امام معصوم
که هست سرور سر حلقه شجرهٔ عثمان

چو گشت راوی منقول حاوی المعقول
جناب خواجهٔ ما قبلهٔ تمام جهان

فصیح و چشمهٔ فرهنگ و دانش بس گشت
نجیب و ماجد و عالی نقاوهٔ اقران

بیافت رتبهٔ عظمی درین زمانهٔ قلیل
بمحض فضل خدای کریم و ذوالاحسان

نبود مثل ماه نند او هنر پرور
بعصر خویش سبق برد ز اولیاء جهان

درین

درین زمانهٔ اندک کمال یافت کثیر
سپس چو پانزده (۱۵) ایام پنجماه گذشت
که وقت چاشت رشنبه شاه عالمِ دنیا
بسال چاردهم (۱۴) بعد سیزده (۱۳ھ) هجری
شد خلیفه و نائب مناب والدِ خود
نموده حلقهٔ نیکو دو وقت فجر و عصر
فشاند فیض بر انام کمترین و بهین
بگشت مطلع انوار فیض ربانی
مهی ببرج بلاغت خور سپهر فیوض
چو گشت مهر منور در آسمانِ هدیٰ
عزیز مصر معارف شهی مدینهٔ حلم
شهی اریکهٔ ارشاد گشت ذات پاک
خلیل کعبهٔ عرفان عزیز مصرِ علوم
چو گشت شاهِ ولایت بمسندِ ارشاد

بفضل قادر قیوم برکتِ عثمان
نشست بر سر سجادهٔ حضرتِ ایشان
گرفت مسند اقلیم وصل حق عثمان
بروز بیست و دویم (۲۲) در مهِ نیکو شعبان
مفیض و فیض رسان شد بعام و هم خاصان
گرفت فیض کثیر از توجهش مردان
رساند طالبِ حق را بمرتبهٔ ایقان
ذکاء ببرج فیوضات گشت نور افشان
شهی بتخت افاضت گزین فیاضان
گرفت نور هدایت ازو کهان و مهان
در آسمانِ قناعت بسانِ خور تابان
بتخت راه نمائی بخلق فیض رسان
بقصر معرفت ذوالمنن شهی نازان
نواخت خلق خدا را بسیم و زر عرفان

برفت جانب مکّهٔ مدینهٔ پُر یمن
شتاب شد ز مزارات پاک هر دو مکان

بحج مشرف و معزز گشت خواجهٔ ما
حصول کرد تبرک ز سرور نبیان

ببرد همره خود او گروه درویشان
بداد خرج ایاب و ذهاب کل ایشان

جناب از گره خود بلا دریغ و حساب
دگر بهر کس محتاج داد قرصهٔ نان

نمود خرج وسیع و فراخ در رهِ حق
براه مکه مدینه بسانِ سلطانان

بفضل قادر قیوم چون بخانه رسید
بخیر و عافیت و با سلامتی امان

سپس بقدرة حق ذوالجلال عمّ نوال
رساند فیض بخلق خدائی بی پایان

سنین عمر عزیزش لسبی و ششش چو رسید ۳۶
زمانه گشت دگرگون وزید باد خزان

بریخت برگ وجودش ز گلبن سیراب
سپرد روح مبارک بحضرتِ سبحان

بزیر خاک نهان شد خزانهٔ ذاتش
غریق باد بیم لقاء حق رحمان

ببوستانِ فیوضات بود گلِ تازه
بباغ برکتِ یمنات بود گل ریان

گل وجود عزیزش بباد صرصرِ مرگ
بحکم خالق پژمرده شد بگشتِ خزان

که سن هزار و سه صد و سه ز هجری بعد ۱۳۳۳
به بیست و ششش ماه ربیع الاول آن سلطان ۲۶

بروز جمعه به پیشین همای روحش پاک
پرید از قفس تن بوصل حق رحمان

باوح

www.maktabah.org

باوج عزّ و شرف حق دهد ورا پرواز ... بود بهشت برین جای آنعزیز جهان
غریق بحر مراحم کناد حق او را ... دهاد بهره ز دیدار خود مع الرضوان
چو نور شمس افاضت ز خلق شد مستور ... گرفت ظلمت اندوه کل زمین و زمان
که بود خاور خورشید فیض ربانی ... خور منیر بچرخ طریقت و عرفان
که بود مظهر انوار یمن برکت و فیض ... چو هور بر سر آفاق بود نور افشان
چو شد بعین جوانی از این جهان فنا ... ز هجر او است دلم چاک چاک بس نالان
ز نوک خار فراقش شده دلم مجروح ... فگار شد دل و جانم ز نشتر هجران
دلم ز هجرهٔ او پُر ز خون جگر پاره ... فراق ساخت دلم زار کلبهٔ احزان
ولی چو کرد ولی عهد قرّة العینین ... هزار حمد بدرگاه قادر سبحان
نگاه دار کریما بجاه و برکت شان ... مراز سیحے کونین فتنهٔ شیطان
بحین موت نجاتم ببخش از ابلیس ... بده پیاله ز شهد سعادت ایمان
بوقت نزع امان ده ز ریو دیو لعین ... که زین سرائی بفرحت روم مع الایمان
بگفت خادم این بیتها ز ناقص فکر ... کهین عاجز عبدالغفار پر عصیان

www.maktabah.org

(خاتمه وتتمه)

دربارهٔ احوال صاحبزاده‌گان پس مانده گان خورد وکلان جناب قطب الاقطاب حضرت مرحوم ایشان قدس الله تعالی سره الاقدس.

روحي وقلبي فداهم

للّه الحمد وبه نستعین

ولي چو کرد ولي عهد قرّة العینین — هزار حمد بدرگاه قادر سبحان
که سرِّ والد ماجد بود ولد بیشک — ازان است زیبِ طریقت بمسند عرفان
که هست تخت نشینش محمد ابراهیم — رشید وهادیٔ ذو الفضلُ حافظِ قران
رواج بخش دنا نیر دین آن سرور — که بود مهبط جبریل وخاتِم نبیان
مقیم بر سر سجادهٔ رسول کریم — که بود مهتر وبهتر گُزین عالَمیان
مهی ببرج فضیلت خور سپهرِ کمال — شهي بمسند ارشاد قدوهٔ دوران
بچرخ معرفتِ حق منیر خورشید است — بتختِ عزت وحرمت بهین زکُل شاهان
سریرِ حکمتِ معرفت برو زیبا — دوام باد بفضل خدائی ذوالاحسان

همیشه

www.maktabah.org

همیشه تخت شریعت برو مزین باد / مقیم بر سر سجاده خدا دانان

ذکاء فیض و افادت هدایت ذاتش / بود مدام درخشنده بر جمیع کسان

بود وجود عزیزش مصون ز کل آفات / بعز و جاه رسول کریم و عالیشان

که ساخت است خلیفه و راز جانب خود / نبی محمد و احمد رسول حق سبحان

که این بسمع رسیده است ز اہل کشف کمال / دروغ و کذب نگویم ز خود یقین میدان

که چون جناب فضیلت مآب مولانا / عطا محمد و محمود بے نظیر جهان

بوقت ظهر مراقب شده چو دید انجال / قبیل فرض که مسطور بد بطرز عیان

بسوئے خواجۀ ما از نبی شفیع امم / که شو خلیفۀ ما همچو شاب هر فن دان

اگر بخواهی اطلاع زین خجسته مقال / بپرس حال از آن مرد چونکه دید بیان

دیگر بماند سه فرزند خورد خواجۀ ما / خدا دهاد بایشان نصیب از عرفان

شوند هر یکی عابد[۱] و زاهد[۲] و عارف[۳] / که اسم شان بمسمی خود شوند یکسان

محمد است بسر تاج نام هر فرزند / ازین دو اسم مرکب بدان اسامی شان

بود دمادم هر یک مصون بفضل خدا / ز فتنه‌های شیاطین انس ذی کفران

www.maktabah.org

بوند جملۂ اخوان کہ میشوند چہار
مصون بفضل خدا از تخالف حدثان

بوند جملہ ز نخل مرام برخوردار
بجاہ غوثِ اوان خواجہ حضرۃ عثمان

ونیز باد ہمایں بندہ عاجز و مسکین
بجاہ عزت ایشان مصون ز ہر نقصان

امید ہست کہ روئی ملال در نکشد
جناب خواجۂ ما زین تتمہ خاتم آن

تمت بالخیر المحررہ

مرثیہ

مجھ سے حالِ غم بیان ہو کیا بھلا
وہ سراج دین و ایمان اُٹھ گیا

حامیٔ شرعِ محمد مصطفےٰ
قبلۂ دین وارثِ خیر الورے

کعبۂ ایمان ہمارے بالیقین
جو سبق دیتے تھے ہمکو رُشد کا

خادمون کو چھوڑ کر محزون یہان
جنت الفردوس کا رستہ لیا

قبر انکی نور سے معمور ہو
روضۂ خُلد بریں ہو اُنکی جا

صبر کر دے یا آلہ العٰلمین
جانشین اور سب مریدونکو عطا

قبلۂ عالم کے جو ہین جانشین
اُن پہ تیری معرفت کا در ہو وا

ہو زیارت مجھکو مرشد کی نصیب
بس یہی ہے شوق اب دلمین بھرا

ہون حضوری سے مشرف آپکی
آرزو میری یہ ہے صبح و مسا

بی وطن اِسملک مین عاجز ہو نمیں
میرے حقمین خیر کی کیجیے دعا

لکھہ فقرا سال رحلت اِسطرح
انکو یارب قرب حاصل ہو تیرا

۱۳۳۳ھ

قطعۂ تاریخ وفات شریف

(از حق داد خان صاحب ترین ساکن ڈیرہ اسمٰعیل خان)

آن ماہتاب برجِ فیوضاتِ نقشبند — آن فیض بخش عالم خورشیدِ عارفین

ماہِ ربیع الاول تاریخ بست و شش — در روز جمعہ گشت بفردوس جاگزین

احقر نوشت مصرعِ سالِ وصالِ او — واصل شدہ ز دوست محمد سراج الدین
۱۳۳۳ھ

قطعۂ تاریخ وفات شریف

(از حکیم محمد ابراہیم صاحب، لائل پوری)

چون سراج الدین صوفی ابن عثمان نقشبند — رفت از دنیا بعقبیٰ چون قضا آمد برو

بہر تاریخ وصالش در تفکر شد اثیم — پس بسالش آنچہ از ہاتف بگوش آمد شنو

گفت رضوانش پس از اہلاً و سہلاً مرحبا — ای سراج الدین صوفی زود در فردوس رو
۱۳۳۳ھ

www.maktabah.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ سلوک حضرات خواجگان نقشبندیہ مجددیہ معصومیہ دوستیہ عثمانیہ سراجیہ ابراہیمیہ فتحیہ و بیان مراقبات و مقامات بالتفصیل

(جاننا چاہیے)

امام ربانی، مجدد و منورِ الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کریم نے انسان کو دس لطائف سے مرکب کیا ہے۔ پانچ لطائف عالم امر سے ہیں اور پانچ لطائف عالم خلق سے ہے۔

پانچ لطیفے عالم امر کے :

(۱) قلب۔(۲) روح۔(۳) سِرّ۔(۴) خفی۔(۵) اخفیٰ۔

اور پانچ لطیفے عالم خلق کے (۱) نفس۔ اور اربعہ عناصر (بادِ[۱]۔ آب[۲]۔ آتش[۳]۔ خاک[۴]) ہیں اور اربعہ عناصر کے لطائفِ چار کو اسی ترتیب سے خیال اور لحاظ میں رکھیں۔

(اور جاننا چاہیے کہ) عالم امر اور عالم خلق کے لطائف کے اصول جدا جدا ہیں۔ اور ان لطائف کے اصول عرش مجید کے اوپر بارگاہِ کبریاء ذوالجلال میں مسکن گزین

www.maktabah.org

ہیں۔ اللہ کریم نے ان اصول کے فروع یعنی کو جسم انسانی میں اپنے اپنے مخصوص مواضع پر ودیعت رکھے ہیں۔ اور بسبب علائق اور عوائق دنیائے دُنی کے انسانی وجود میں اگر نفس شیطان کے غلبہ کے باعث لطائف مذکور اندھیری کوٹھڑی میں گر گئے ہیں۔ اور اپنا نور گم کر بیٹھے ہیں۔ اور اصول و فروع کے آپس کا رشتہ ٹوٹ جانے کے باعث لطائف یادِ الٰہی سے غافل ہو گئے ہیں۔ حالانکہ غرض یہ تھی کہ اصول و فروع کے تعلق قائم رہنے سے انسان مدام یادِ الٰہی میں مصروف اور محو رہے گا۔ اور انسان کو معرفت الٰہی نصیب ہو گی۔ تو اس معرفت الٰہی کے حصول کے لیے اللہ والوں (بزرگانِ دین) نے تین طریقے وضع کیے ہیں۔

(پس اوّل طریق ذکر) ذکر ہے اور یہ دو قسم ہے۔ اوّل ذکر اسم ذات اور دوسرا ذکر نفی و اثبات:۔ اور ذکر اسم ذات کا طریقہ یہ ہے کہ زبان تالو سے لگا کر خیال سے اپنے قلب پر "اللہ، اللہ" اور جملہ لطائف پر "اللہ، اللہ" کہے۔

(لطیفہ قلب) کا مکان جسم انسانی میں بائیں پستان کے نیچے بفاصلہ دو انگشت واقع ہے، اور (لطیفہ روح) کا مقام دائیں پستان کے نیچے بفاصلہ دو انگشت واقع ہے۔ اور (لطیفہ خفی) کا مقام برابر بائیں پستان کے دو انگشت جانب سینہ واقع ہے۔ اور (لطیفہ اخفیٰ) کا مقام وسطِ سینہ میں ہے۔

ان سب لطائف میں سے ہر ایک پر علیحدہ علیحدہ ذکر کرے بطریقہ مذکور تاوقتیکہ لطائف ذاکر ہو جائیں اور ان میں اپنے اصول کی جانب شوق اور میل پیدا ہو۔ یہاں تک کہ وہ بے اختیار ہو جائیں اور پرواز کرنے کے لیے ایسے بے تاب ہو جائیں کہ کب وہ گھڑی آئے کہ وہ اڑ کر اپنے اصول سے جا ملیں۔

www.maktabah.org

جب لطائف میں اسقدر ذوق و شوق اور انگیخت اپنے اصول سے جا ملنے کے لیے معلوم ہونے لگے تو اس وقت حضرات غریب نوازان عالیشان رضوان اللہ علیہم نے لطائف کے اپنے اصول کی جانب پرواز کرنے کا دوسرا طریقہ وضع کیا ہے۔ اور وہ مراقبہ ہے۔ (مراقبہ کی تفصیل اور بیان آگے ذکر ہو گا۔

(دوسرا قسم ذکر نفی و اثبات ہے)

اور نفی و اثبات کے شغل کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنے باطن کو ہر قسم خیالاتِ ما سوی اللہ سے پاک اور صاف کرے اور پھر سانس کو زیر ناف بند کر کے کلمہ "لا" کو (ناف) سے کھینچتے ہوئے دماغ تک پہنچائے اور کلمہ "الٰہ" کو اپنے دائیں کندھے تک پہنچائے اور "الا اللہ" کو اپنے دل (قلب) پر اس طرح سے ضرب دے کہ اس کا اثر باقی لطائف کو اور کلمہ محمد رسول اللہ کو سانس چھوڑتے وقت کہے۔ اور یاد رہے کہ ذکر نفی و اثبات میں سے معنیٰ کا لحاظ کرے کہ "نہیں کوئی مقصود بجز ذات پاک" اور نفی کے وقت اپنی ہستی اور جملہ موجودات کی ہستی کی نفی کا خیال کرے اور اثبات کے وقت حق پاک عزّ اسمہ کی ذات کا اثبات ملحوظ رکھے اور جو پہلے گزر چکا ہے کہ معنیٰ کا لحاظ کرے یہ نفی و اثبات کے شرائط میں سے ایک شرط ہے۔ اور نیز ہر ذکر میں چند بار بزبان خیال کمال عجز و انکساری سے بارگاہِ کبریا میں عرض کرے "کہ الٰہی خداوندا مقصودِ من توئی و رضائے تو محبت و معرفت خود بدہ۔ اور حبسِ نفس یعنی ذکر نفی و اثبات کرتے وقت سانس کا بند رکھنا بے حد مفید ہے۔ سانس بند کرنے ہی سے حرارت قلب ذوق و

www.maktabah.org

شوق رقت قلب یعنی خطرات اور محبت کی ترقی پیدا ہوتی ہے۔ اور حصول کشف بھی بروقت ذکر نفی واثبات حبس نفس سے حاصل ہوتا ہے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے) کہ نفی واثبات کے اثنا میں سانس بند کرتے وقت عدد طاق کو ملحوظ رکھے یعنی اگر سانس تنگی کرنے لگے تو بعدد طاق سانس کھولے اور اس کو وقوف عددی کہتے ہیں۔ اور یہ طریقہ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام نے حضرت شیخ عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تعلیم فرمائی تھی۔ اور (یاد رکھنا چاہیئے) کہ کوشش کرے کہ ایک ہی سانس سے اکیس ۲۱ مرتبہ تک نفی واثبات کر سکے اور ایک ہی سانس سے اکیس ۲۱ مرتبہ سے نفی واثبات کم کرنا کوئی فائدہ نہیں۔

(دوسرا طریقہ مراقبہ ہے) اور مراقبہ ہر لطیفہ کا جدا جدا ہے۔ اور ہر لطیفہ کے مراقبہ میں اس کے اصل کا مراقبہ کیا جاتا ہے۔ اس طرح سے مراقبہ میں اپنے اصل سے لطیفہ کے ملنے کا سوال بارگاہ الٰہی سے کیا جاوے۔ (جاننا چاہیئے) کہ اس طریق سے لطیفہ اپنے اصل سے مل کر اپنے اصل میں ایسا منضم ہو جاتا ہے کہ اصل اور فرع میں امتیاز مشکل ہو جاتا ہے۔ اور اس کو فنائے لطیفہ سے تعبیر کہتے ہیں۔ اور جب تک ہر لطیفہ کو فنا حاصل نہ ہو جائے تو بقاباللہ مشکل ہے۔ اور تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس وغیرہ جملہ لطائف کا حاصل ہونا فنائے لطائف ہی ہیں وہ لبعت رکھے گئے ہیں۔ اور بقایا اللہ اور بے خودی اور محویت ذات باری تعالیٰ میں اور جذبہ اور استغراق وغیرہ فنائے لطائف ہی کے علامات ہیں، (اور جاننا چاہیئے) کہ انوار وقت مراقبہ بھی گاھے گاھے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ہر ہر لطیفہ کے انوار جدا جدا ہیں اس طرح سے کہ لطیفہ قلب کا نور زرد اور لطیفہ روح کا نور سرخ اور لطیفہ سر

www.maktabah.org

کا نور سفید اور لطیفہ خفی کا نور سیاہ اور لطیفہ اخفیٰ کا نور سبز ہے۔ اور یہ دیکھنا انوار کا اوقات مراقبہ میں بھی علامت فنائے لطیفہ کی ہے اور ساتھ ہی مراقبہ جو دوسرا طریق ہے حصول فیوضات مقامات میں اس کے ساتھ تیسرا طریقہ رابطہ شیخ بھی ضروری ہے۔ پس (تیسرا طریق رابطہ شیخ مقتداء) ٹھہرا۔ اور رابطہ تصور شیخ کو کہتے ہیں۔ ہر مراقبہ ہر حال اور ہر مکان میں ایسا تصور کرنا صورت شیخ اپنے کا اگر غائب ہو۔ اور یہ سمجھے کہ حضرت حق پاک اسمہٗ کی بارگاہ سے سب فیوضات کا منبع اور مخزن حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک ہے اور حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سینے مبارک سے اس مخصوص لطیفہ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میرے پیران عظام علیہم رضوان کے لطائف کے ذریعے فیض، میرے لطیفہ خاص میں القاء ہو رہا ہے۔ اور میرا لطیفہ منور ہو رہا ہے یہاں تک کہ اپنے شیخ و مرشد کے جاذبہ محبت سے مشاہدہ الٰہی کے انوار اس کے آگے جگمگانے لگیں اور اس کے حضور میں رعایات اور رضائے خاطر اپنے شیخ کی نہایت ضروری ہے تاکہ فیوضات و برکاتِ شیخ سے بہرہ ور ہو۔

تفصیل نیّات مراقبات و مشارب:

(اوّل مراقبہ احدیت) نیت اس کی بر زبان، حال بارگاہ الٰہی میں عرض کرے کہ فیض آ رہا ہے۔ اس ذات پاک سے جو جامع جمیع (جامع جمیع) صفات کمال ہے اور ہر عیب و نقصان سے پاک ہے۔ میرے لطیفہ قلب پر"۔ چند دن یہ مراقبہ کرکے پھر ولایت صغریٰ کے مراقباتِ مشارب میں شروع ہو۔ دائرہ ولایت

www.maktabah.org

صغریٰ جو کہ دائرہِ ممکنات کہلاتا ہے جو ظلال اسماء صفات الٰہیہ کا دائرہ ہے اس کے مراقبات اور مشارب پانچ ہیں۔

(۱) نیّتِ مراقبہ لطیفۂ قلب :

اور اس کی نیّت یوں کرے کہ پہلے اپنے خیال میں اپنے لطیفہ قلبیّہ کو حضور پاک سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ قلبِ مبارک کے مقابل رکھ کر بزبان حال بارگاہ الٰہی میں عرض کرے کہ "الٰہی فیض تجلیات افعالیہ کا جو آپ نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرتِ آدم علیٰ نبینا و علیہ السلام کے قلب میں عطا فرمایا ہے۔ وہ فیض میرے پیران عظام (علیہم الرضوان) کے طفیل میرے قلب میں القاء فرما۔

(۲) نیّت مراقبہ لطیفۂ روح :

اس کی نیت یوں کرے کہ پہلے اپنے خیال میں اپنے لطیفہ روح کو حضور پُر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ روح مبارک کے سامنے رکھ کے بزبان حال بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے کہ "الٰہی فیض صفات ثبوتیہ کا جو آپ نے حضور پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ روح شریف سے حضرت سیدنا نوح اور سیدنا ابراہیم علیہما السلام کے لطیفہ مبارک میں القا فرمایا ہے وہ میرے پیران عظام علیہم الرضوان کے طفیل میرے لطیفہ روح میں القا فرما۔

www.maktabah.org

(۳) نیت مراقبہ لطیفہ سرّ :

اور اس کی نیّت یوں کرے کہ پہلے اپنے خیال میں اپنے لطیفہ سرّ کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ سرّ مبارک کے سامنے رکھ کر بزبان حال بارگاہ الٰہی میں عرض کرے "الٰہی فیض شیونات ذاتیہ کا جو تو نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ سرّ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ سرّ میں القا فرمایا ہے وہ فیض میرے پیران عظام رضوان اللہ علیہم کے طفیل میرے لطیفہ سرّ میں القا فرما۔

(۴) نیّت مراقبہ لطیفہ خفی :

اور اس کی نیت یوں کرے کہ پہلے اپنے لطیفہ خفی کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ خفی مبارک کے مقابل رکھ کر بزبان حال بارگاہ الٰہی میں عرض کرے کہ الٰہی فیض صفات سلبیہ کا جو تو نے حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ خفی مبارک سے حضرت سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام کے لطیفہ خفی مبارک میں القا فرمایا ہے۔ وہ فیض میرے پیران عظام رضوان اللہ علیہم کے طفیل میرے لطیفہ خفی میں القا فرما۔

(۵) نیت مراقبہ لطیفہ اخفیٰ :

اور اس کی نیت یوں کرے کہ پہلے اپنے خیال میں اپنے لطیفہ اخفیٰ کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ اخفیٰ مبارک کے مقابل رکھ کر بزبان حال بارگاہ الٰہی

www.maktabah.org

میں عرض کرے کہ الٰہی فیض شان جامع کا جو تو نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفۂ اخفیٰ مبارک میں عطا فرمایا ہے میرے پیران عظام رضوان اللہ علیہم میرے لطیفۂ اخفیٰ میں القاء فرما۔

(تنبیہ)

یاد رہے: کہ مراقبہ ہر لطیفے کا کرتے وقت رابطہ اپنے پیرومرشد قبلہ کا پکڑنا اور خیال میں مضبوط تصور رکھنا بے حد ضروری ہے اس طرح سے کہ رابطہ پکڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ وقت مراقبہ پہلے سب خیالات و تخلیات و عوارض دنیائے دنی کے کے اپنے قلب سے دور پھینکے اور صرف اور فقط اپنے اللہ پاک محبوب زیبا مولیٰ کریم کی جانب اپنے مخصوص لطیفہ کو متوجہ کرے اور پھر یوں سمجھے کہ حضور سرورِ عالم فخرِ موجودات و مخزنِ فیوضاتِ محبوب رب العلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کچہری قائم ہے۔ اور حضور ذاتِ کریم علیہ الف الف صلوٰۃ و تسلیم کا منوّر سینہ جملہ فیوضات و برکات و انوار و تجلیات کا مخزن اور معدن ہے اور یہ عاجز طالبِ فیض بالکل حضورِ پاک کے سامنے بیٹھا ہوا ہے اور اس وقت اپنے مخصوص لطیفہ کو جس میں وہ فیوضات کا طلب گار ہے بالکل حضور پاک کے اس مخصوص لطیفے کے برابری میں رکھے اور اپنے جملہ پیران و مرشدان عالیشان حتیٰ کہ اپنے پیرومرشد تک سب کے مخصوص لطیفوں کو درمیان میں یکے بعد دیگرے ایسا تصور کرے کہ گویا بلوری شیشے ہیں جو یکے بعد دیگرے نصب کیے ہیں اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص لطیفے سے فیوضات نکل نکل کر ان پیران عظام کے مخصوصہ لطائف میں

www.maktabah.org

سے ہو کر میرے مخصوص لطیفے میں القاء ہو رہا ہے اور میرا لطیفہ فیض سے بھرپور اور منوّر ہو رہا ہے اور یہی خیال یہاں تک پکا ئے کہ انوار اور تجلّیاتِ مخصوصہ اپنے لطیفہ میں جلوہ گر دیکھنے لگے یہاں تک کہ وہ لطیفہ سب انوار اور فیوضات سے بھرپور ہو جائے۔ یہاں تک کہ سارے جسم کو انوار گھیر لیں اور اس کا اپنا وجود ان انوار میں گم ہو جائے اور اس کو سب نور ہی نُور نظر آنے لگے اور جب ایسا مراقبہ میں ظاہر ہونے لگ جائے یا اس پر دو چار گھنٹوں تک کے استغراق اور محویت طاری رہے تو گویا اس کے لطیفے کو یک گونہ فنا حاصل ہو گئی اور تب مراقبہ معیّت شروع کرے اور مراقبہ معیّت کی نیّت یوں ہے۔

(نیت مراقبہ معیّت)

پچھلے مفہوم آیت شریفہ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ ۔ کو خیال میں رکھتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں بزبانِ حال عرض کرے کہ فیض آ رہا ہے اُس ذاتِ پاک سے جو میرے ساتھ ہے اور ہر ذرہ ذرات ممکنات کے ساتھ ہے ایسا فیض. کہ جو منشاء دائرہ ولایت صغریٰ کا ہے۔ میرے لطیفۂ قلب پر فیض آ رہا ہے یہ مراقبہ یہاں تک کرتا رہے کہ اُس کے قلب پر کیفیات گوناگوں اور احوال بوقلمون آوارد ہوں۔ اور توحید وجودی ذوق اور شوق آہ! نالہ استغراق، بے خودی اور دوام حضور مع اللہ سبحانہٗ اور نسیان ما سویٰ اللہ جیسے احوال شریفہ اس کو آ گھیریں۔

بیت ہندی سے

گلہ چولے دا ۔ نقش پکا تو سونہڑے ڈھولے دا ،

سے بیت

دِل کے آئینے میں ہے تصویرِ دوست
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی !

ے شعر فارسی۔

در در دیوار چو آئینہ شد از کثرت شوق
ہر کجا مینگرم ، روئے ترا می بینم !

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا هٰذَا الْمَقَامَ الشَّرِيْفَ بِفَضْلِكَ وَجُوْدِكَ وَبِحُرْمَةِ النَّبِيِّ حَبِيْبِكَ وَسَادَاتِنَا النَّقْشْبَنْدِيَّةِ الْمُجَدِّدِيَّةِ رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ط

نوٹ :

جب ایسے احوال شریفہ اس کے لطائف پر وارد ہوں تو یہ علامت ہے۔ فناءِ اتم اور اکمل کی جو قلب کو حاصل ہوگئی۔ پس ایسے وقت اس کا لطیفہ قلبیہ مُصفّٰی اور مزکّٰی ہو جاتا ہے اور اس کو تصفیہ قلب حاصل ہو جاتا ہے تو اس کو آگے لطیفۂ نفس جو کہ عالمِ خلق سے ہے اس کے تزکیہ میں کوشش کرنا چاہیئے تاکہ اس کو تزکیۂ نفس جیسا اونچا مقام حاصل ہو جائے اور اس کے لطیفۂ نفسی کو فناء حاصل ہو جائے تو ولائیت کبریٰ کے مراقبات میں شروع ہو، اور ولائیت کبریٰ کے مقامات و دوائر یہ ہیں۔

(مراقبات ولایت کبریٰ)

اور یہ تین دائروں اور ایک قوس پر مشتمل ہے۔

(نیّت مراقبہ دائرہ اوّل اقربیّت) اور نیّت اس کی یوں ہے کہ مضمون

اور مفہوم آیت کریمہ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ کو پہلے اپنے خیال میں رکھتے ہوئے بارگاہ کبریا جلّشانہٗ میں عرض کرے کہ فیض آرہا ہے اس ذاتِ پاک سے جو کہ مجھ سے میرے شاہ رگ کے بھی قریب تر ہے وہ فیض جو کہ میرے مولا نے اس مقام کے مناسب بنایا ہے وہ فیض میرے لطیفہ نفس پر اور پر لطائفِ خمسہ عالم امر میرے پر آرہا ہے۔

(نیّت مراقبہ دائرہ دوم محبّت)

اور نیت اس کی یوں کرے کہ پہلے مفہوم آیت کریمہ یُحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ کو اپنے خیال میں محکم رکھتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں عرض کرے کہ فیض آرہا ہے اس ذات پاک سے جو کہ مجھے دوست رکھتے ہیں اور میں انہیں دوست رکھتا ہوں۔ وہ فیض جو کہ دائرہ ثانیہ ولائیت کبریٰ کا منشا ہے جو کہ اصل دائرہ اول کا ہے فیض آرہا ہے۔ میرے لطیفہ نفس پر۔

(نیّت مراقبہ دائرہ سوم محبّت)

اور نیّت اسکی یوں کرے کہ پہلے مفہوم آیت کریمہ یُحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ کو اپنے ذہن میں رکھتے ہوئے بارگاہِ مولیٰ میں عرض کرے کہ فیض آرہا ہے اس ذاتِ پاک سے جو کہ مجھے دوست رکھتے ہیں اور میں انہیں دوست رکھتا ہوں وہ فیض جو کہ منشاء دائرہ سوم ولائیت کبریٰ کا ہے جو اصل دائرہ دوم کا ہے فیض آرہا ہے میرے لطیفہ نفس پر۔

(نیّت دائرہ چہارم قوس)

اور نیّت اس کی یوں کرنی چاہیئے کہ پہلے مضمون آیت کریمہ سابقہ یُحِبُّہُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ

www.maktabah.org

کا اپنے خیال میں محکم رکھتے ہوئے بارگاہِ حق پاک عزّاسمہٗ میں عرض کرے کہ" فیض آ رہا ہے اس ذاتِ پاک سے جو مجھے دوست رکھتے ہیں اور میں اُنہیں دوست رکھتا ہوں۔ وہ فیض جو کہ دائرہ قوس ولائیت کبریٰ کا منشا ہے جو کہ اصل دائرہ سوم کا ہے فیض آرہا ہے میرے لطیفۂ نفس پراور اس دائرے کو قوس کہتے ہیں اس لیے کہ اس کا فیض بہ شکل قوس (کمان) یعنی نصف دائرے باطن کی آنکھوں سے مشاہدہ ہونے لگتا ہے اس لیے اسے دائرہ قوس کہتے ہیں۔

(نیت مراقبہ اسم الظاہر)

یہ مراقبہ بمنزلہ آموختہ پڑھنے کے لیے اسباق گزشتہ کے لیے یہ مراقبہ نہ تو ولایتِ کبریٰ سے ہے اور نہ ہی ولایت صغریٰ سے بلکہ ایک قسم ولایت کبریٰ اور ولایتِ صغریٰ کے مقامات اور اسباق گزشتہ یاد کرنا اور تکرار کرنا اور ان پر نظرِ ثانی کرنا ہے۔ تاکہ آگے اسباق عناصر اربعہ کے شروع ہوں گے تو اس سے قبل مقاماتِ سابقہ خوب پختہ ہو جائیں پس اس کی نیت اس طرح ہے کہ" فیض آرہا ہے اس ذاتِ پاک سے جو کہ مسمّٰی باسم الظاہر ہے مورد فیض کے لطیفۂ نفس اور پانچوں لطائف عالم امر میرے ہیں یعنی ان لطائف پر فیض آرہا ہے۔

(فائدہ وثمرہ ولایت کبریٰ)

جو فیض پہلے ولایت صغریٰ میں لطیفۂ قلب کی طرف متوجہ تھا وہ اس ولایت میں لطیفہ نفس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے، جس کا مقام دماغ ہے یعنی مورد فیض اس ولایت میں دماغ ہوا کرتا ہے اور یہ نسبت ماتحت کے اوپر کو قوت پذیر ہوتا ہے۔

www.maktabah.org

(یادرکھنا چاہیئے)

کہ دوائرِ ولایت کبریٰ میں پہلے دائرہ میں ذات مع الصفات الثمانیہ المتمائزۃ بعضہا عن بعض ظاہر ہوتی ہے اور دوسرے دائرہ میں ان اعتبارات کے اصول ظاہر ہوتے ہیں اور تیسرے دائرے میں اصول غیر متمیزہ اور دائرہ قوس میں ذات خاص تعین علمی میں ظاہر ہوتی ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

(جاننا چاہیئے)

کہ اس ولایت کبریٰ میں جو نتیجہ ظاہر ہوتا ہے اور جو اس ساری ولایت کا ثمرہ ہے۔ وہ استہلاک اور اضمحلال لطیفہ نفسی کا ہے یعنی لطیفہ نفسی اس ولایت میں اس طرح گلنے اور پگھلنے لگتی ہے جیسے آفتاب پر برف پگھلنے لگتی ہے اور گل گل کر اور پگھل پگھل کر برف کا نام و نشان نہیں رہ جاتا۔ اس طرح یہاں پر بھی لطیفہ نفسی پگھل پگھل کر نیست و نابود ہو جاتی ہے اور لطیفہ نفس کو تب جا کر فناء اتم و اکمل حاصل ہو جاتی ہے اور نیز توحید شہودی اور انتفائے انانیّت شرح صدر مقام صبر دوام شکر اور رضاء بر قضا الٰہی اور اطمینان کامل اور وسعتِ باطن (یعنی اپنے باطن کو فراخ دیکھنا) جیسے احوال شریفہ و منیفہ اس ولایت کا ثمرہ ہیں اور جب لطیفہ نفسی کو صفائی اور تزکیہ حاصل ہو گیا تو عالم خلق کے باقی چار لطیفے رہ گئے ہیں اور وہ چار لطیفے اربعہ عناصر ہیں جیسے کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے اور عناصر اربعہ کا سلوک ولایت علیا سے شروع ہوتا ہے۔ پس مراقبات (ولایت عُلیا) وغیرہ یہ ہیں کہ ولایت علیا کا ایک ہی مراقبہ ہے جو کہ مسمّٰی بہ (مراقبہ اسم الباطن) ہے اور نیت اس کی یوں ہے کہ جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے کہ بزبان حال بارگاہِ مولا کریم

www.maktabah.org

جلّشانہ میں عرض کرے کہ "اس ذاتِ پاک سے جوکہ مسمّیٰ باسم الباطن ہے فیض آ رہا ہے جوکہ دائرہ ولایت علیا کا منشا ہے وہ ولایت علیا جوکہ دائرہ ولایت علیا کا منشا ہے وہ ولایت علیا جوکہ ملائکہ ملاء اعلیٰ کی ولایت ہے فیض آرہا ہے میرے عناصر ثلاثہ (ہواؔ۔ آبؔ۔ نارؔ) پر سوائے عنصر خاک کے"۔

(اور اس مقام وولائیت کا ثمرہ)

وسعتِ باطن ہے یعنی سالک پر ایسا حال وارد ہوتا ہے کہ اس کو اپنا باطن فراخ تر ہوتا نظر آتا ہے اور اس مقام میں اس کو ملائکہ ملاءِ اعلیٰ کے ساتھ مناسبت حاصل ہو جاتی ہے اور فرشتوں کے زیارات شریفہ سے مشرف ہوتا ہے اور اس مقام میں اس کو دو پر عالمِ اقدس کی جانب پرواز کرنے کے لیے میسر ہو جاتے ہیں اور طالب سالک بن جاتا ہے اور اس کے عناصر ثلاثہ (ہواؔ۔ آبؔ۔ نارؔ) کو فنا حاصل ہو جاتی ہے اور باقی ایک عنصر خاک رہ جاتا ہے جس کی فناء کے لیے مراقبۂ کمالاتِ نبوّت وضع کیا گیا ہے۔

(۱۴) (مراقبہ کمالاتِ نبوّت)

اور اس کی نیت یوں ہے "کہ ذاتِ خالص (ذات بحت) فیض آرہا ہے وہ جوکہ کمالاتِ نبوت کا منشا ہے میرے عنصر خاک پر" اور اس مقام کا ثمرہ) بھی کمالِ وسعت باطنی ہے اور اس مقام میں کمال اتباع حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہو جاتی ہے یہ مقام مقامِ انبیاء ہے اور اس مقام میں عنصر خاک کو بھی فناء حاصل ہو جاتی ہے سفاً فی اللہ و بقا باللہ کے آخری نقطہ پر پہنچ جاتا ہے کیونکہ لطائف عشرہ کی تکمیل ہو جاتی ہے اور سالک دوام تجلی ذاتی سے مشرف ہو جاتا ہے اور

www.maktabah.org

تجلیؔ ذاتی وہ تجلی ہے جو کہ ذات باری تعالےٰ بے پرواہ اسماء صفات جلوہ گر ہوا اور اسی واسطے تو مراقبہ ذات بحت (ذاتِ خالص) بے پردہ اسماء وصفات کا کرتے ہیں جو کہ منشاء کمالات نبوت کا ہے اور اس کے بعد۔

(مراقبہ کمالاتِ رسالت)

کا کرے اور اس کی نیت یوں ہے کہ اس ذات بحت خالص سے فیض آرہا ہے جو کہ منشاء کمالات رسالت کا ہے میری ہیئت وحدانی پر اور اس مقام کا (ثمرہ) بھی وسعت ہے اور اس مقام میں مورد فیض ہیئت وحدانی ہے (ہئیت وحدانی) اس کو کہتے ہیں کو جو ہیئت وحدانی کی تعریف باطن کی لطائفِ عشرہ کی تکمیل کے بعد حاصل ہوا اور اس مقام میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت کمال جذب حاصل ہوتا ہے اور نماز طول قرأت کے ساتھ لذت دیتی ہے اور اس کے بعد۔

(مراقبہ دائرہ کمالات اولوالعزم)

کا کرے اور اس کی نیت یوں ہے کہ "فیض آرہا ہے ذاتِ بحت سے جو کہ کمالاتِ اولوالعزم کا منشاء ہے میری ہیئت وحدانی پر" اور (ثمرہ) اس مقام کا بلکہ ان تینوں کمالات کا وسعت باطن ہے اس مراقبے کے ختم کرنے کے بعد حقائق کے مراقبات ہیں اور حقائق کے مراقبات سات ہیں۔

(اوّل مراقبہ حقیقت کعبہ ربّانی)

اور اس کی نیّت یوں ہے کہ "فیض آرہا ہے اس ذات بحت سے جو مسجود الیہ جملہ ممکنات کا ہے اور جو منشاء حقیقت کعبۂ ربّانی کا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔" (ثمرہ) اس مقام کا یہ ہے کہ اس مراقبے میں مشغولیت

www.maktabah.org

کے اثنا حق سبحانہٗ کی کبریائی اس قدر جلوہ گر ہوتی ہے کہ سالک کا باطن ہیبت خداوندی سے مغلوب ہو جاتا ہے اور وہ فنا فی اللہ اور بقاء باللہ جیسے مدارج عالیہ پر فائز ہو جاتا ہے اور اس کا باطن اسقدر وسیع اور عریض ہو جاتا ہے کہ حیطہ تحریر سے باہر ہے اس مراقبے کے بعد۔

(دوسرا مراقبہ حقیقت قرآن مجید)

کا کرے اور نیّت اس کی یوں ہے۔ کہ فیض آرہا ہے مبدأ وسعت بیچون حضرت ذات سے جو کہ منشاء حقیقت قرآنی کا ہے۔ اور فیض آرہا ہے میری ہیئت وحدانی پر" اور (ثمرہ) اس مقام کا بھی وہی وسعت ہے اور اس مقام میں کلام اللہ کے باطنی رازوں کا انکشاف ہوتا ہے اور کلام اللہ المجید کا ہر حرف اسے ایک سمندرِ ناپیدا کنار نظر آنے لگتا ہے اور تلاوت کرتے وقت اس کا تمام قالب زبان کی حیثیت پکڑ لیتا ہے اور اس مقامِ مقدس سے اوپر اور مقامِ مقدس ہے۔

(تیسرا ۳ مراقبہ حقیقت صلوٰۃ)

کے نام سے موسوم ہے اور اس کی نیّت یوں ہے کہ "اس ذات سے فیض آرہا ہے کہ جو کمال وسعت بیچون کا مالک ہے اور جو منشاء حقیقت صلوٰۃ کا ہے۔ فیض آرہا ہے میری ہیئت وحدانی پر"۔

(ثمرہ) اس مقام کا یہ ہے کہ سالک کا باطن اس قدر وسیع ہو جاتا ہے کہ بیان میں نہیں آسکتا۔ جو سالک اس مقام کے فیوضات سے بہرہ ور ہو جائے تو اس کی ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ نماز ادا کرتے وقت گویا وہ اس

www.maktabah.org

دارِ فانی سے نکل کر دارِ آخرت میں داخل ہو گیا اور اس وقت وہ صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث شریف کا وہ عین مصداق ہو جاتا ہے جو کہ حضور نے فرمایا ہے کہ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ ۔ اور اسی حالتِ شریفہ کی جانب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان سے اشارہ فرمایا ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی نماز مومن کی معراج ہے نماز ہی تو ہے جو لذت بخش غمزدہ گان ہے اور نماز ہی تو ہے جو راحت دہ بیماراں ہے ۔ نیز حدیث مبارک اَرِحْنِیْ یَا بِلَالُ اسی ماجرا کی جانب اشارہ ہے ۔ اور قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ اسی تمنا کی طرف اعلام ہے اور اسی مراقبے کے بعد :۔

(مراقبہ معبودیت صرفہ)

کا کرے اور نیت اس کی یوں ہے کہ فیض آرہا ہے اُس ذاتِ پاک سے جو منشا معبودیت صرفہ کا ہے ۔ میری ہیئتِ وحدانی پر" اور (ثمرہ) اس مقام کا سیرِ قدمی تمام ہو جاتی ہے اور آگے سیر نظری شروع ہوتی ہے اور اس مقام میں عابد اور معبود کے درمیان کمال امتیاز حاصل ہو جاتا ہے اور ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ حقیقی عبادت کا مستحق فی الحقیقت اللہ پاک ہی کی ذات ہے اور کوئی نہیں ۔

(چوتھا مراقبہ حقیقت ابراہیمی ۔)

کا کرنا چاہیئے اور نیت اس کی یوں ہے ۔ کہ فیض آرہا ہے اس ذات پاک سے جو کہ منشاء حقیقت ابراہیمیؑ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام) کا ہے، میری ہیئتِ وحدانی پر"

اس مقام تک حقائق الٰہیہ کی سیر ختم ہو جاتی ہے اور حقیقت ابراہیمیؑ سے

www.maktabah.org

سیر حقائق انبیاء میں شروع ہو جاتی ہے اور یہ مقام خلّت کا ہے اس مقام میں جملہ انبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے تابع ہیں۔

(ثمرہ) اس مقام میں محبوبیت صفاتی اور اسمائی حاصل ہوتی ہے اسی لیے تو مولا کریم کا ارشاد ہے کہ وَاتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا (یعنی ملّۃ ابراہیمیؑ کے تابع ہو) اور ساتھ ہی صلوٰۃ ابراہیمی یعنی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ تا بہ آخر اور اَللّٰهُمَّ بَارِكْ تا بہ آخر جس کا نماز میں پڑھنے کا حکم حدیث شریف میں آیا ہے پڑھیں غرض یہ کہ یہ مقام موجبِ برکاتِ کثیرہ ہے اور بے حساب فیوضات حاصل ہوتے ہیں اور اس مراقبہ کے بعد۔

(پانچواں مراقبہ حقیقت موسوی)

کا کرے اور اس کی نیت یوں ہے کہ فیض آرہا ہے اس ذاتِ پاک سے جو منشاء حقیقتِ موسویؑ کا ہے اور میری ہیئت وحدانی پر۔ اور (ثمرہ) اس مقام کا یہ ہے کہ ایک عجیب قسم کی کیفیت سالک پر ظاہر ہوتی ہے اور اس مراقبہ میں اللہ کریم کی کمال محبت اپنی ذات کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے اور اس محبّت ذاتی کے ظہور میں کمال شان استغناء بھی جلوہ گر ہوتا ہے اور اس مقام میں صلوٰۃ کلیمی نہایت ترقی بخش ہے اور صلوٰۃ کلیمی یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ خُصُوْصًا عَلٰى كَلِيْمِكَ مُوْسٰى۔

(نیز یاد رکھنا چاہیئے) کہ حقیقت ابراہیمیؑ کے مراقبے میں صلوٰۃ ابراہیمی تین ہزار (۳۰۰۰) بار وظیفہ رکھنا تسلی بخش ہے اور حقیقت موسوی کے مراقبے میں صلوٰۃ کلیمی کا تین ہزار بار یا کم از کم ایک ہزار بار وظیفہ کرنا ترقی بخش ہے۔ اس مراقبے کے بعد

www.maktabah.org

چھٹا مراقبہ حقیقت محمدی علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام کا کرنا چاہیئے اور نیت اس مراقبے کی یوں ہے کہ "فیض آرہا ہے اس ذاتِ پاک سے جو منشاء حقیقت محمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) کا ہے میری ہیئت وحدانی پہ"

اور اس کے بعد ساتواں مراقبہ حقیقت احمدی علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام۔

اور نیت اس کی یوں کرے۔ کہ "فیض آرہا ہے اس ذاتِ پاک سے جو منشاء حقیقت احمدی کا ہے میری ہیئت وحدانی پر"۔ (ثمرہ) ان دونوں مراقبات (حقیقت محمدیؐ اور حقیقت احمدیؐ) کا یہ ہے کہ حقیقت محمدیؐ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسّلام) میں دو میموں کا اجتماع محبیّت اور محبوبیت ممتزجہ کی جانب اشارہ ہے اور اس مقام میں حضور حضرت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے جسد شریف کے ساتھ سالک اپنی کمال مناسبت مشاہدہ کرتا ہے اور (یاد رکھنا چاہیئے) کہ حقیقت محمدیؐ ظہور اوّل اور حقیقۃ الحقائق اور اولیاءِ کرام کے حقائق اور ملائکہ کرام کے حقائق حقیقت محمدیؐ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کے ظِلّ اور بروز ہیں اور حقیقت محمدی میں جمیع حرکات وسکنات اور جملہ امور دینی ودنیوی میں حضور حضرت محبوب رب العالمین (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کمال اتباع کرنی بیحد پسند لگتی ہے اور اس مقام میں درود شریف بکثرت پڑھنا بے حد ترقی بخش ہے اور۔

(یاد رکھنا چاہیئے) کہ حقیقتِ احمدیؐ کا ثمرہ یہ ہے کہ اس مراقبہ میں محبوبیّت ذاتی سالک پر ایسا غلبہ کرتی ہے کہ محبوبیّت صفاتی ختم ہو جاتی ہے۔ اور محبوبیت ذاتی کی تعریف یہ ہے کہ محبوب کی محبت کا محبّ (عاشق) پر من حیث الذات

www.maktabah.org

غلبہ کرنا اس طرح سے کہ اس کی نظر کے آگے محبوب کے خدّ و خال اور صفاتِ جمیلہ سب چھپ جائیں اور صرف ذات ہی ذات محبوب کی نظر میں جلوہ گر ہو کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ۔ ؎

شاہد آں نیست کہ موئے و میانے دارد
بندۂ طلعتِ آں باش کہ آنے دارد

اس کے بعد (مراقبہ حبّ ِ صرفہ) کا کریں اور نیت اس کی یوں ہے کہ "فیض آرہا ہے اس ذاتِ پاک سے جو کہ منشا رحبّ ِ صرفہ کا ہے میری ہیئت وحدانی پر"

(اور ثمرہ) اس مقام میں علوّ اور بیرنگی نسبت ہے اور۔

(یاد رکھنا چاہیئے) کہ اول چیز جس کو مولا کریم نے ظاہر فرمایا اور پیدا کی وہ حبّ ہی ہے اور اس حُبّ کے طفیل رب العزّت جلّشانہ نے ساری کائنات اور مخلوقات پیدا کی جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ ترجمہ، یعنی میں ایک مخفی خزانہ تھا۔ میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں تو میں نے ساری مخلوقات بنائی۔

یہ حدیث شریف دلالت کرتی ہے کہ حبّ ہی منشار ایجاد کائنات ہے اور نیز حدیث شریف لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔ بھی اسی حُبّ ہی کی جانب اشارہ ہے اور اس کے بعد جو آخری مراقبہ بابِ مراقبات میں ہے۔

(مراقبہ دائرہ لاتعیّن)

اور اس کی نیت یوں ہے کہ "فیض آرہا ہے اس ذاتِ بحت سے جو کہ منشار دائرہ لاتعیّن کا ہے میری ہیئت وحدانی پر" (اور ثمرہ) اس مقام کا یہ ہے

www.maktabah.org

کہ اس مقام میں سیر قدمی ختم ہو جاتی ہے اور البتہ سیر نظری ہوتی ہے بلکہ نظر بے چارہ بھی لنگ ہو جاتی ہے اور وسعتِ ذاتِ بے ہمتا دبے انتہا ر کے بیان و تقریر سے زبان گنگ ہو جاتی ہے کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے۔ شعر ؎

دامانِ نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار
گلچینِ بہار تو ز داماں گلہ دارد

فقط ختم شد : بیان سلوک مجددیہ سراجیہ۔ از قلم فیض رقم خادم آستان عالیہ دو ستیہ عثمانیہ فقیر محمد اسماعیل سراجی مجددی المتخلص بذبیح ؎

ہر کہ خواند دعا طمع دارم
زانکہ من بندہ گنہگارم

مسائل ضروری تصوّف

اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّہٖ : وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ ؛ خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

۱) بیعت کیا چیز ہے :۔

شیخ کامل اکمل صاحب ارشاد سے بیعت کرنا عجب چیز ہے کہ بغیر پیر کامل مکمل کے وسیلے کے مرید کا کام انجام پذیر نہیں ہو سکتا بلکہ بالکل محال ہے کہ بغیر پیر و مرشد کے واسطے کے اپنے مقصود اصلی کو پہنچ سکے، پیر و مرشد وہ ہونا چاہیئے جو جذبہ اور سلوک کی نعمتوں سے مالا مال ہو

www.maktabah.org

اور اپنے لطائف کے فناء اور بقاء کے مدارج کو طے کئے ہوتے ہو اگر بفضلِ الٰہی ایسا پیر و مرشد کسی کو مل جاتے تو ایسے مرشد کے قدموں میں اپنا سر رکھ دے اور اپنے آپ کو ہمہ تن اس پیر کے حوالہ کر دے تا کہ اس کے فیض اور برکات سے مالا مال ہو جاتے اور نعمتِ دینی۔ اخروی اور دولت سرمدی پیر کے توسل سے حاصل کر لے ایسے پیر کی ایک نظر شفاء ہوتی ہے اور مردہ دلوں کو اس کی ایک نظر حیاتِ نَو بخشتی ہے اسکی صحبت مرید کو کبریت احمر زرِ خالص کر دیتی ہے اور ان سب سے علاوہ رَبّ العزّت جلّ جلالہٗ تک پہنچاتی ہے بیعت سے مقصودِ اصلی خداوند کریم کی ذات ہے جو کہ بغیر پیرو مرشد کامل مکمل کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ رَزَقَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎ گر تو سنگِ خارا و مرمر شوی

چوں بصاحبدل رسی گوہر شوی

۲) **منکرِ پیرانِ عظام** اُن کے فیض دولت سے محروم ہے اور جس کا پیر نہیں ان کا پیر شیطان ہے کہ مَنْ لَا شَیْخَ لَہٗ، فَالشَّیْخُ لَہُ الشَّیْطَانُ ط کیونکہ انکار اس گروہ شریف کا کرنا۔ زہر قاتل ہے اور اللہ والوں کے اقوال اور افعال پر اعتراض کرنا کالا ناگ ہے جو معترض کو موتِ ابدی اور ہلاک سرمدی تک پہنچاتی ہے ان کا منکر ان کے دولتِ فیض سے محرُوم رہ جاتا ہے اور ہر وقت نقصان و خسران سے ہمکنار ہوتا ہے جس کا پیر و مرشد نہ ہو اس کا پیر شیطان ہوتا ہے جب تک پیر و مرشد کے جملہ کام مرید کو مستحن نظر نہ آنے لگیں، پیر و مُرشد کے کمالات اور فیوضات سے محروم رہ جاتا ہے تو چاہیئے کہ پیر و مرشد کامل کی جستجو کرے اور اس کو پیر پکڑے اور سلسلہ شریف کو اپنے پیر و مرشد تا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم یاد کرنا چاہیئے اور ہمیشہ ان کے وسیلے سے اپنے حاجات دینی و دنیوی کے لئے بارگاہِ کبریا میں دُعا کرنی چاہیئے تا کہ اس کے جملہ مطالب حاصل ہوں اور مقاصد بر آئیں

www.maktabah.org

۳) پیر کو تکلیف اور ایذاء پہنچانے سے مُرید کی آفت آجاتی ہے ہر جرم اور معصیت کا کفارہ ہے اور پیر کی ایذاء اور تکلیف دینے کا کوئی کفارہ نہیں بلکہ باعثِ بدبختی و بیخ کنی مرید ہے اللہ کریم پناہ دیوے۔

۴) سلسلہ شریف کا بعد از نماز پنجگانہ وِرد ضروری ہے اور جملہ حاجات برآری کے لئے وظیفہ کرنا اکسیر ہے، اگر کسی کو کوئی حاجت یا مہم درپیش ہو جائے دینی یا دنیوی دو رکعت نماز نفل پڑھ کے اس کا ثواب ارواح مقدسہ پیرانِ عظام سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہدیہ کرے اور بعد میں سارے سلسلے شریف کا وظیفہ کرے اور اِن کے وسیلے جلیلے سے اپنی خاص مشکل اور حاجات بارگاہِ کبریاء میں پیش کرے، انشاءاللہ مستجاب ہو گی۔

(اعظم اسباب کمال اس طریقہ عالیہ میں حلقہ اور مراقبہ ہے) اس طریقہ شریفہ میں حلقہ اور مراقبہ ہی ایک ایسا سبب ہے جو جلدی اللہ کے ہاں پہنچاتا ہے اور موصِل الی اللہ ہے اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ سب پیر بھائی اکٹھے بیٹھکر حلقہ باندھ کر ہر ایک اپنے قلب کی طرف متوجہ ہو اور بارگاہِ الٰہی سے فیض کی انتظار میں بیٹھے تو ایسا کرنے سے حالت استغراق اور محویت کی طاری ہو جاتی ہے اور فنا فی اللہ اور بقا باللہ جیسے مقامات بلند پہ فائز ہونے لگتا ہے اور حلقہ باندھنے میں نکتہ یہ ہے کہ باہم مِلکر بیٹھنے سے بطریق تعاکس ایک دوسرے کے کدورات قلبی صاف ہوتے ہیں جیسے ایک مکان میں متعدد چراغوں کی روشنائی میں ہر ایک چراغ کا اپنا سایہ گم ہو جاتا ہے ٹھیک اسی طرح سے ہر ایک مراقب کی صفائی قلب سے دوسرے مراقب کی ذاتی ظلمت نیست و نابود ہو جاتی ہے اگر اپنا پیر و مرشد درمیان حلقہ کے تشریف فرما ہو تو نورٌ علیٰ نور ہے۔ پیر و مرشد کے حلقے میں بیٹھنے کی مثال ایسی ہے جیسے سخت روشنائی والی بجلی سب چراغوں اور قمقموں پر سبقت کر کے ہر کہ و مہ و ذرہ ذرہ کو اپنے سایۂ فیاضی میں چھپا لیتی ہے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا بِفَضْلِكَ وَبِطُفَیْلِ حَبِیْبِكَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

www.maktabah.org

اصطلاحات طریقۂ نقشبندیہ

فی سنن المرضیہ

حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے اپنے طریقہ کی بنا گیارہ کلمات پر رکھی ہے کہ وہ اصطلاحی ہیں اور اشغال و اعمال کی طرف اشارہ ہے وہ یہ ہیں۔

(۱) ہوش در دم۔ (۲) نظر بر قدم۔ (۳) سفر در وطن (۴) خلوت در انجمن۔

(۵) یاد کرد۔ (۶) باز گشت۔ (۷) نگہداشت (۸) یادداشت۔

یہ آٹھ کلمات خواجہ عبد الخالق غجدوانی رح سے اور ان کے بعد تین اصطلاحیں خواجہ بہاء الدین محمد نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہما سے مروی ہیں۔ (۱) وقوف زمانی (۲) وقوفِ قلبی (۳) وقوف عددی، اب ان کلمات میں سے ہر ایک کی تشریح کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عنایت فرمادے (آمین)

۱۔ ہوش در دم سے مُراد ہے کہ ہمیشہ ہوشیار رہے، اور تلاش میں رہے کہ کوئی سانس غفلت یا معصیت میں تو نہ گزرا، اگر معلوم ہو جائے تو استغفار کرے،

www.maktabah.org

اور ملتدی کے واسطے بہت ضروری ہے کہ کوئی سانس اس کا غفلت میں نہ گزرے۔ یہاں تک سنبھال رکھے کہ حضور دائمی کو پہنچ جائے، اور وقوفِ زمانی بھی بھی یہی معنی رکھتا ہے اتنا فرق ہے کہ ہوش دردم ملتدی کے واسطے ہر وقت ہر لحظہ ہر لحہ کی سنبھال ہے، اور وقوفِ زمانی متوسط کے واسطے مناسب ہے۔ کہ کچھ کچھ دیر بعد سنبھال کرے، اور وقوفِ زمانی کو صوفیہؒ محاسبہ بھی کہتے ہیں، اور حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ "ہوشیار وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو ڈرایا اور مابعدِ موت کے واسطے عمل کیا" اور امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں فرمایا کہ "اپنی حالتوں کا محاسبہ کرو، قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جائے، اور ان کا وزن کرو قبل اس کے کہ وزن کئے جاؤ اور مستعد ہو جاؤ عرض اکبر کے واسطے یعنی خدا کا سامنا جو قیامت میں ہوگا اس دن تم سامنے کئے جاؤ گے۔ تمہاری کوئی چیز نہ چھپ سکے گی" اور اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں فرمایا ہے،

وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ۝

ترجمہ (اے بندو) اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اس کے لیے اسلام لاؤ اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آئے)۔

اور نیز قول اللہ تعالیٰ کا۔

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۔

ترجمہ:۔ قیامت کے دن ہم ان کے مونہوں پر مُہر کریں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور گواہی دیں گے ان کے پاؤں اس بات کی جو کچھ کہ وہ کیا کرتے

www.maktabah.org

سمجھے) اسی مطلب میں مولانا رومیؒ فرماتے ہیں۔

روز محشر ہر نہاں پیدا شود
خود بخود ہر مجرم رسوا شود

قیامت کے دن ہر چھپی ہوئی بات ظاہر ہو جائے گی۔ اور خود بخود ہر مُجرم اپنی خطاؤں کے اظہار کی وجہ سے ذلیل ہو گا۔

(۲) **نظر بر قدم**: یعنی اپنی نگاہ پیروں کی طرف رکھنا، یہ ایک کلمہ ہے، لیکن بہت سی خوبیوں سے پُر ہے، سب سے افضل بات یہ ہے کہ نیچی نظر رکھنا سُنت ہے، سالک کو چاہیئے کہ اپنی نظر پاؤں کی طرف رکھے تاکہ نامحرم عورتوں پر نظر نہ پڑے، حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ "عورت نامحرم پر نظر پڑنا ایک تیر ہے زہر آلودہ کہ بغیر ہلاکت کے چارہ نہیں"۔ ہلاکت سے مُراد نقصان ایمان اور رُسوائی اور تباہی دارین ہے، دُوسرے یہ فائدہ ہے کہ مکان دکان وغیرہ وغیرہ کے رنگ برنگ اشیاء پر نظر پڑنے سے خیال منتشر ہوتا ہے، اور یکسوئی جو خدا کی طرف طالب کی ہوتی ہے اس میں فرق آتا ہے تیسرے اس سے مُراد یہ ہے، کہ برائی اور نیکی کے قدم کو دیکھے کہ کونسا قدم غالب ہے، اگر بُرائی میں قدم آگے دیکھے تو اس کو پیچھے ہٹائے، اور نیکی کے قدم کو آگے بڑھائے، چوتھی مراد یہ ہے کہ اپنے قُرب کو دیکھے کہ تیری ترقی کا قدم کس جگہ ہے، پانچویں مُراد یہ کہ اپنی ولایت کو دیکھے کہ کس نبیؑ کے قدم کے نیچے ہے، کہ جس کی تشریح فصلِ طریقۂ مجدّدیہ میں درج ہے۔

وقتِ رفتن بر قدم باید نظر — ہست سنّت حضرتِ خیر البشرؐ
چلتے وقت پاؤں پر نظر ہونی چاہیئے — کیونکہ یہ نبی کریم صلعم کی سُنّت ہے

www.maktabah.org

اندریں حکمت بس ست و بے شمار | دیدہ خواہد طالبِ حق آشکار
اس میں بہت سی حکمتیں ہیں | کہ جس کو طالبِ خدا صاف دیکھے گا
اتباعِ حضرت محمدؐ مصطفےٰ | میرساند نزد حق جلّ وعلا
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی پیروی | اللہ تعالیٰ تک پہنچاتی ہے

۳۔ **سفر در وطن**:۔ اس سے مُراد یہ ہے کہ آدمی صفاتِ بشریہ چھوڑ کر صفاتِ ملکیہ کو حاصل کرے، یعنی طلبِ جاہ، مال عُجب، حسد، بغض، کینہ، تکبّر سے دِل کو پاک کرے، جب تک یہ خصائل رذائل دل میں بھری ہوں گی تو نورِ خُدا کا گذر کیونکر ہوسکتا ہے، اسی واسطے حضرت بُوعلی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

صد تمنّا در دلا داری فضول
کے کند نورِ خدا در دل نزول

سینکڑوں آرزوئیں لغو دل میں تو رکھتا ہے (تو پھر) کب خدا کا نُور تیرے دل میں نازل ہوگا اور مولانا رُومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ہم خدا خواہی و ہم دُنیائے دُوں | ایں خیال است و محال است و جنوں
تو خدا کو بھی چاہتا ہے اور ذلیل دنیا کو بھی | یہ محض خیال اور جنون اور محال بات ہے

جس چیز کی محبّت سوائے خدا کے ہے وہی اُس کا بُت ہے، جب تک بُت خانہ کو توڑ کر خانۂ خدا نہ بنائے گا۔ عند اللہ بُت پرست کہلائے گا۔ اسی معنیٰ میں حضرت بوعلی شاہ قلندرؒ فرماتے ہیں۔

بُت پرستی می کنی ہم بت گری
شد دلت رشکِ بُتانِ آزری

www.maktabah.org

تو بُت پرستی کرتا ہے اور بُت بناتا بھی ہے (یہاں تک) کہ تیرا دل آذر کے بتوں کے لیے باعثِ رَشک ہے۔

اور حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سفر در وطن سے مُراد یہ ہے کہ سیرِ آفاقی کو چھوڑ کر سیرِ انفسی کی طرف سفر کرے۔

حضرت غلام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں کہ ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے کہ جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے، لہٰذا جس دل میں خیالِ غیرِ خدا ہے وہ دل بھی مستحقِ نزولِ رحمت نہیں ہوتا، امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں، کہ جس نے اللہ کی محبت کا خالص مزا چکھا تو اُس نے اِس کو طلبِ دُنیا سے باز رکھا، اور سب لوگوں سے وحشی کر دیا۔

کینہ و بُغض و حسد حقد و ریا — خودسری خودبینی و مکر و دغا

کینہ بغض حسد حقد اور ریا — خودسری خودبینی اور مکر و دغا

ایں خصائل ناقصہ را دُور کُن — قلبِ خود از یادِ حق معمور کن

یہ بُری عادتیں چھوڑ دے — اور اپنے دل کو یادِ خُدا سے آباد کر

تا شود قلبِ سیہ نور و ضیا — تا شود خانہ دلت خانہ خدا

تاکہ تیرا سیاہ دل منور و روشن ہو جائے — اور تیرا دل خانۂ خدا بن جائے

(۴) خلوت در انجمن، کا مطلب یہ ہے کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول رہے۔ اپنے تمام حالات میں، یعنی کھاتے پیتے، بات کرتے، پڑھنے، پڑھانے، چلنے پھرنے، بیٹھنے، اور سونے وغیرہ میں، چاہے حالت اس کی پاکی کی ہو یا ناپاکی کی

www.maktabah.org

یہاں تک مشغول رہے کہ توجہ اللہ کی طرف راسخہ یعنی خوب پختہ ہو جائے ، اسی واسطے حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اور اشارہ ہے ، حق تعالیٰ کے اس ارشاد کا رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ ۔

ترجمہ :۔ میرے بندے وہ لوگ ہیں کہ جن کو سوداگری اور لین دین میرے ذکر سے غافل نہیں کرتا) اور دل بیار ، دست بکار اسی آیت شریف کا ترجمہ ہے ، اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں ، کہ سفر در وطن میں خلوت در انجمن کا مطلب حاصل ہو جاتا ہے ، خلوت در انجمن سے یہ مُراد ہے کہ آدمیوں میں اس کا جسم موجود رہے ، اور دل میں سوائے خدا کے کسی کا خیال نہ ہو اور یہ بات ساتھ بے تکلّفی کے ہو ، تو پھر بہ لباس فقراء نشان مند ہونا اور ہمیشہ متعلق بذکر خدا رہنا اس طرح پر کہ لوگوں پر مخفی نہ رہے ، اس میں اکثر دکھانے اور سنانے کا گمان ہوتا ہے ، تو بہتر یہ ہے کہ وضع اور لباس ایسا ہونا چاہیئے کہ جیسے خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں ، کہ نہ میں لباس عالموں کا سا پہنتا ہوں کہ لوگ مجھ کو عالم کہیں اور نہ درویشوں کا سا پہنتا ہوں کہ لوگ مجھ کو درویش کہیں ، اور نہ لباس ملامت کا پہنتا ہوں جس سے عاقبت میں مواخذہ ہو بلکہ عام لوگوں کا سا لباس پہنتا ہوں کہ جس میں ان تمام باتوں سے بچا رہوں ، جس طرح خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ، صحابۂ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا بھی یہی طریقہ تھا ، کہ مثل عام لوگوں کے رہتے تھے ، اور کوئی شانِ درویشی وغیرہ کی ظاہر نہ کرتے تھے ، اور یہی طریق حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا ہے ، اور یہی مضمون حدیث قدسی کا ہے ، جس کو مولانا

www.maktabah.org

رُومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ما بروں را نہ نگریم و قال را ۔۔۔۔۔ ما دروں را بنگریم و حال را

ہم کسی کی ظاہری حالت نہیں دیکھتے (بلکہ) ہم باطنی حالت کو دیکھتے ہیں

یعنی میں تمہاری صُورتوں اور لباس و اعمال کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہوں، اسی واسطے حضرات نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جس چیز کو خدا دیکھتا ہے، اس کی تکمیل میں زیادہ کوشش کرتے ہیں، اور حق یہ ہے کہ جب خدا کی نظر کپڑوں اور صورتوں پر نہیں ہے تو پھر شکل فقیروں کی بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ زمانۂ سابقہ میں درویش بوجہ ناداری ایک نہ بند ایک چادر اور ایک دوپٹہ ہونے کے سبب بعض مٹیا اور سیاہ کپڑے رنگ لیا کرتے تھے، تاکہ جلد میلے نہ ہوں اور دُھلائی کا صرفہ نہ ہو، اور اس کے دھونے میں وقت ضائع نہ جائے، کیونکہ وہ اپنے ہر وقت کو آخری وقت اور ہر سانس کو آخری سانس جانتے تھے، اب لوگ ان کے سیاہ کپڑوں کی نقل تو کرتے ہیں، لیکن ان کی یادِ خدا اور ترکِ دُنیا کی نقل نہیں کرتے، بلکہ اس کے خلاف صُورت فقیروں کی اور گھر امیروں کی طرح رکھتے ہیں، اسی طرح ان کے ظاہر سے باطن کا معاملہ برعکس ہے، بقول حضرت مولانا رُومی رحمۃ اللہ علیہ۔

ہمچو ایں خاماں با طبل و علم ۔۔۔۔۔ کہ الغ خانیم در فقر و عدم

ان ڈھول ڈھکّے والے ناکارہ لوگوں کی طرح کہ جو فقر و فنا میں اپنے آپ کو الغ خاں کہتے ہیں۔

لاف شیخی در جہاں انداختہ ۔۔۔۔۔ خویشتن را بایزیدے ساختہ

www.maktabah.org

اپنی بزرگی کی بڑائیاں، دُنیا کے سامنے کرتے ہیں اور اپنے کو بایزید بسطامی بنا رکھا ہے۔

ہم زخود واصل شد و سالک شدہ　　　محفلے واکردہ در دعوت کدہ

اپنے وجود سے خود ہی واصل ہیں اور خود ہی سالک دعوتیں اور جلسے ہو رہے ہیں

چند دزدی حرف مردانِ خُدا　　　تا فروشی وستانی مرحبا

اے ظاہر پرست ظاہر دار انسان کب تک مردانِ خدا کی نقل کرتا رہے گا تاکہ دنیا میں غلط سودا کرے۔

ایں نہ مردانند ایںہا صورت اند　　　مردہ نانند کشتۂ شہوت اند

یہ حقیقتاً مرد نہیں ہیں بلکہ صورت سے ہی مرد ہیں اور یہ خواہش کے بندے اور مُردے ہیں۔

سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع　　　خود راز عملہائے نکوہیدہ بری دار

تیری گدڑی اور تسبیح و مرقع کس کام آئے گا؟ اپنے آپ کو بُرے کاموں سے بچائے رکھ۔

حاجت بکلاہ برکی داشتن نیست　　　درویش صفت باش کلاہ تتری دار

تجھے فقیروں کی سی ٹوپی اوڑھنے کی ضرورت نہیں (بلکہ) صفت فقیروں کی سی رکھ پھر چاہے عمدہ ٹوپی پہن۔

ہاں اگر کوئی درویشی جتانے اور دُنیا کمانے کے واسطے ایسا کرتا ہے تو اس حدیث شریف کا مصداق بنتا ہے،

www.maktabah.org

اَلدُّنْیَا زُوْرٌ لَا یُحَصِّلُهَا اِلَّا بِزُوْرٍ۔

ترجمہ :۔ دُنیا مکر ہے اور مکر ہی سے حاصل ہوتی ہے)

حضرت فریدالدّین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :۔

فقر خود را پیش کس پیدا مکن

محنتِ امروز را فردا مکن

اپنے فقر کو کسی پر ظاہر مت کر (اور) آج کا کام کل پر مت ڈال۔

حضرت سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں :۔

اے درونت برہنہ از تقوٰے   وز بروں جامۂ ریا داری

اے شخص تیرا باطن پرہیز گاری سے ننگا و خالی ہے) اور تیرا ظاہر لباس ریا سے آراستہ ہے۔

پردۂ ہفت رنگ را بگذار   تو کہ در خانہ بوریا داری

اس پچرنگے پردہ کو چھوڑ دے (اس لیے) کہ تیرے گھر میں چٹائی ہے یعنی تیرا ظاہر اچھا اور باطن خراب ہے اس واسطے اصلاح کی طرف متوجہ رہو۔

ہر شخص اپنی دولت کا پتہ کسی کو نہیں دیتا، ہر شخص اپنے محبوب کی محبّت کا اظہار کسی عمل سے اغیار کو نہیں ہونے دیتا، تو پھر محبتِ الٰہی کا اظہار اپنے لباس سے کرنا یہ ہرگز عقل میں نہیں آسکتا، اسی واسطے خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

از دروں شو آشنا و ز بروں بیگانہ وش   ایں چنیں زیبا روش کم می بود اندر جہاں

اندر یعنی دل میں خدا کی یاد رکھ اور ظاہر میں بیگانہ بنا رہ یہ عمدہ روش دُنیا میں بہت

www.maktabah.org

کم ہے ایک اور بزرگ فرماتے ہیں :۔

از بروں درمیانِ بازارم
وز دروں خلوتے ست بایارم

ظاہر جسم تو میرا بازار میں ہے ۔ اور میرا باطن یعنی دل خدا کے ساتھ ہے :۔

سوال :۔ بعض اولیاء اللہ نے لباس سے اظہارِ ولایت نہیں کیا ہے، تو ان کے کلمات سے اظہار ولایت ہوا ہے، اور اظہار لباس سے ہو یا کلام سے دونوں کی ایک صورت ہے،

جواب :۔ بعض اولیاء اللہ کو ظلّی طور پر کمالاتِ نبوّت میں سے حصّہ دیا جاتا ہے۔ اور بعض کو صرف ولایت میں سے حصّہ دیا جاتا ہے، فیضانِ نبوت قابلِ اظہار ہوتا ہے، اور فیضان ولایت قابلِ استتار، لہٰذا جن اولیاء اللہ کو کمالاتِ نبوّت میں سے حصّہ دیا گیا ہے اُنہوں نے بموجب ارشاد وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۔ اظہار ولایت کیا ہے اور اس اظہار کی دو منشا ہیں، ایک تشکر یہ نعماءِ الٰہی کا، دُوسرے خلقِ ناقص کو خدا کی طرف بُلانے کا اور جن اولیاء کو صرف ولایت میں سے حصّہ دیا گیا ہے اور ان سے اظہارِ کرامات یا اظہار حالاتِ باطنی ہوئے ہیں، وہ صرف خدا نے اس واسطے ظاہر کرائے ہیں کہ کفار فجار راہِ ہدایت پر آئیں، اور طالب خدا کی طرف بڑھیں اور ان بزرگوں کا کلام طلبۂ حق کے واسطے راہِ طریقت کا قانون بنے ۔ اور شیطان کے دھوکہ سے بچیں، ورنہ اولیاء اللہ نے اپنے اظہارِ فقر وغیرہ کے واسطے کوئی بات نہیں کی، جو کچھ الہام ہوا کہہ دیا، جیسے فرماتے ہیں،

www.maktabah.org

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ :-

دو دہاں داریم گویا ہمچو نے
یک دہاں پنہاں است در لبہائے وے

بانسری کی طرح دو منہ رکھتا ہوں (جس میں سے) ایک منہ خدا کے ہونٹوں میں ہے، یعنی جو کچھ الہام خدا تعالیٰ فرماتا ہے میں وہی کہہ دیتا ہوں۔

مؤلف عرض کرتا ہے۔

عبدِ خالق پیشوائے عارفاں
ایں چنیں فرمودہ بہر طالباں

حضرت عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح فرمایا ہے طالبانِ حق کیلئے۔

ایں نصیحت بشنوید از گوشِ دل
کار نے آید دریں جا گوشِ گِل

(چنانچہ) اس نصیحت کو دل لگا کر سنو۔ یہاں مٹی کے کان کام نہیں آئیں گے۔

بندگاں باید کہ در وقتِ سخن
قلب باحق قالِب در انجمن

بندوں کو چاہیئے کہ بات چیت کرتے وقت (یہ حال ہو) کہ دل خدا کے ساتھ ہو اور جسم محفل میں۔

(۵) **یاد کرد :-** یاد کرد سے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اللہ کا ذکر کرے ذکر اسم ذات کا یا نفی اثبات کا یعنی کلمۂ شریف کا کہ جو مرشد سے پہنچا ہو، اور ذکر اس قدر کرے کہ حق تعالیٰ کی حضوری حاصل ہو جائے، حضرت خواجہ نقشبند رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا

www.maktabah.org

ہے کہ "مقصود ذکر سے یہ ہے، کہ دل ہمیشہ حضرتِ حق کے ساتھ حاضر رہے بوصف محبت اور تعظیم کے اس واسطے کہ ذکر یعنی یاد دفع غفلت کا نام ہے"

حضرت علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

باش دائم اے پسر دریادِ حق

گر خبر داری زعدل ودادِ حق

اے عزیز ہمیشہ یادِ حق میں رہا کر۔ اگر تجھے خدا کے عدل اور انعامات کی خبر ہے۔

(۶) **باز گشت:** باز گشت یعنی رجوع کرنا، پھرنا، اس سے مُراد یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے ذکر کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے، کیونکہ یہ دُعا حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی ہے "الٰہی مقصودِ من توئی ورضائے تو، محبت ومعرفتِ خود بدہ"۔ یعنی اے اللہ میرا مقصود تُو ہی ہے، اور تیری خوشنودی، اپنی محبت ومعرفت عطا فرما"۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ ہمارے حضرت والدِ بزرگوار شاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس دُعا کو بار بار پڑھنا شرطِ عظیم فرماتے تھے، اور فرماتے تھے کہ "طالب کو لازم ہے کہ اس سے غافل نہ رہے، اس واسطے کہ جو ہم نے پایا اس کی برکت سے پایا، مقصد اس دُعا کا یہ ہے کہ جو ذکر فکر سے سرور، یا کوئی نُور یا کوئی چیز عالمِ غیب کی نظر آئے تو طالب اس پر مغرور نہ ہو، اور اس کو اپنا مقصد نہ سمجھ لے، کیونکہ ذاتِ خدا تو کجا اسماؤ صفاتِ الٰہی میں سے ایک صفت میں اگر لاکھوں برس سیرِ سالک رہے، جب بھی ختم نہ ہو۔ لہٰذا یہ دُعا سب کو قطع کر کے ذاتِ حق سے قریب کرتی ہے، اسی وجہ سے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے۔

www.maktabah.org

"ہر چہ دیدہ شد و شنیدہ شد و دانستہ شد آں غیر ہمہ است بحقیقت کلمہ لا نفی آں باید کرد"

ترجمہ :- جو کچھ دیکھا جائے سنا جائے اور جانا جائے وہ سب غیر خدا ہے کلمۂ طیبہ کے لا سے سب کی نفی کر دینی چاہیئے!

اسی مطلب میں مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں -

اے برادر بے نہایت درگہیست

ہر چہ بروے می رسی در وے مایست

اے بھائی! خدا کی درگاہ بے انتہا ہے جب تو درگاہ پر پہنچے تو جو تکلیف وہاں سے میسر آئے اپنے لائق جان -

۷.- **نگہداشت** :- نگہداشت سے مراد ہے کہ ذاکر حق سے خطرات اور احادیث نفس کو ہانکے اور دور کرے یعنی جو خیالات اور وسوسے دل میں غیر خدا کے آئیں تو سالک ان کو نہ آنے دے، اسی واسطے خواجہ بزرگوار محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "سالک کو لائق ہے کہ خطرہ کو اس کے ابتدائے ظہور میں روک دے اس واسطے کہ جب ظاہر ہو چکے گا تو نفس اس کی طرف مائل ہو جائے گا، اور وہ نفس میں اثر کرے گا، پھر اس کا دور کرنا مشکل ہو گا، یہ نگہداشت طریقہ ہے حاصل کرنے ملکۂ خلو تختۂ ذہن کا خطرات و وساوس کے خطور کرنے سے - یعنی دنیا کے خیالات دل پر نہ جمیں اور دل مثل آئینہ کے صاف رہے، اور جو فیضان باطن آئے اس کا عکس دل میں پڑے، اور جب آئینہ دل خالی نہیں ہے تو اس میں ظہور انوار و برکات الٰہی کہاں ہو سکتا ہے -

www.maktabah.org

چنانچہ مولانا رُومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

پنبۂ وسواس بیروں کن زگوش
تابگوشت آید از گردوں خروش

وسوسوں کی رُوئی کان سے باہر نکال تاکہ تیرے کان میں آسمان سے آوازیں آئیں۔

تاکنی فہم آں معمّہ ہاش را
تاکنی ادراک امرِ فاش را

تاکہ تو ان اسرار کو سمجھ سکے اور تاکہ تو راز کی باتوں کو جان سکے۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”خطرہ کو دل میں ساعت دو ساعت بھی نہ رکھنا چاہیئے۔ بزرگوں کے نزدیک یہ امر اہم ہے اور اولیائے کاملین کو یہ دولت تازمان حاصل رہتی ہے“۔ یعنی عرصہ تک :۔

عبد خالق پیشوائے اولیاء	برگزیدہ رہنمائے اتقیاء

حضرت عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ جو اولیاء کے پیشوا ہیں (اور) مقبول بندۂ خدا اور متقیوں کے راستہ دکھانے والے ہیں۔

ایں چنیں فرمود بہرِ مومناں	از خدا غافل مشو تو یک زماں

انہوں نے اس طرح فرمایا ہے مومنوں کے لیے کہ خدا سے تھوڑی دیر بھی غافل نہ رہے۔

کوشش تا در دل نیاید فکرِ غیر	نے رود فکرِ دلِ طالب بغیر

اِس بات کی کوشش کر کہ تیرے دل میں خیالِ غیرِ خدا نہ آئے اور نہ طالب کے دل کا

www.maktabah.org

(۸) یاد داشت :۔ یاد داشت سے یہ مطلب ہے کہ توجّہ صرف جو خالی ہے الفاظ اور معنی سے واجب الوجود کی حقیقت کی طرف منتقل ہو جانا اور شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی فرماتے ہیں، اپنے والد بزرگ شاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ سے کہ درحق بات یہ ہے کہ ایسا متوجہ رہنا بالاستقامت حاصل نہیں ہوتا، مگر بعد فنائے تام اور بقائے کامل کے

سوال :۔ یاد کرد، نگہداشت، یاد داشت، ان میں کیا فرق ہے ؟

جواب :۔ یاد کرد، نگہداشت میں طالب اپنی کوشش سے رب کی طرف مخاطب ہوتا ہے، اور یاد داشت میں بلا کوشش خود بخود قلب خدا کی طرف مشغول و مخاطب رہتا ہے۔

یاد داشت حاصل شود بعد از فنا
بلکہ حاصل می شود بعد از بقا

یاد داشت فنائے تام کے بعد حاصل ہوتی ہے بلکہ بعد بقائے کامل کے۔

بعد ازیں غافل نہ باشد یک زماں
خواہ باشد فرح وغم سود وزیاں

اس کے بعد تھوڑی دیر بھی خدا سے غافل نہیں ہوتا خواہ اُسے خوشی ہو یا رنج فائدہ ہو یا نقصان۔

در جماعتِ اولیاء داخل شود نزدِ جملہ طرق او واصل شود

www.maktabah.org

وہ شخص جو فنا و بقا سے مشرف ہو چکا وُہ ولی ہے اور متفقہ طور پر وہ واصل بحق ہے۔

(۹) وقوفِ زمانی :۔ وقوفِ زمانی کی شرح ہوش در دم میں ہو چکی ہے، ہوش در دم اور وقوفِ زمانی یہ قریب قریب ایک ہی مطلب پر ہیں۔

(۱۰) وقوفِ عددی :۔ وقوفِ عددی سے مُراد ہے واقف رہنا سالک کا اثنائے ذکر میں، جب ذکرِ حق کرے تو طاق یعنی وتر کرے، جیسا ۳۔۵۔۷۔۹۔۱۱ وغیرہ اس میں مناسبت ہے ذاتِ حق کے ساتھ کیونکہ ارشاد ہے۔

اللّٰہُ وِتْرٌ وَّ یُحِبُّ الْوِتْرَ ترجمہ خدا ایک ہے اور اکیلے کو دوست رکھتا ہے۔

۱۱۔ وقوفِ قلبی :۔ وقوفِ قلبی سے مُراد ہے کہ سالک ہر وقت ہر آن ہر لحظہ اپنے قلب کی طرف متوجہ رہے اور قلب خدا کی طرف متوجہ رہے، تاکہ سب طرف کی توجہ ٹوٹ کر معبودِ حقیقی کی طرف توجہ رہ جائے، اور خطرات اور وسوسے دل میں داخل نہ ہوں، خصوصاً وقت ذکر کے اس کا پُورا پُورا خیال رکھے، اسی واسطے حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے حبسِ دم اور رعایتِ عدد کو ذکر میں لازم نہیں فرمایا بلکہ فوائد میں داخل فرمایا ہے، اور وقوفِ قلبی تو حضرت خواجہؒ کے نزدیک بہت ضروری ہے اور رُکنِ عظیم ہے، اور دار و مدار طریقۂ نقشبندیہ کا اسی پر ہے، کسی نے خوب کہا ہے :۔

علیٰ بیض قلبک کن کانّکَ طائرٌ فمن ذٰلکَ الاحوال فیکَ تولّدٗ

اپنے دل کے انڈے پر پرندے کی طرح ہو جا ۔ پس اس طریقہ سے

www.maktabah.org

جس طرح انڈے سے بچہ پیدا ہوتا ہے تیرے دل میں نورِ خدا پیدا ہوگا۔

آگاہی :۔ جو کلماتِ نقشبندیہ کی تشریح کی گئی ہے یہ مختصر ہے، لیکن اگر کوئی چاہے کہ میں صرف اس کتاب کو دیکھ کر ذکر فکر کروں اور میری تکمیل ہو جائے تو یہ بات نادرات سے ہے، بلا شیخ کے راستہ طریقت میں پاؤں رکھنا اپنے کو خطرہ میں ڈالنا ہے۔

حضرت مولانا رومیؒ فرماتے ہیں۔

کار بے اُستاد خواہی ساختن
جاہلانہ جاں بخواہی باختن

بغیر اُستاد کے اگر تو کام بنانا چاہے گا تو کامیابی ممکن نہیں بلکہ جاہلوں کی طرح جان پر کھیلنا پڑے گا۔

اشعار

(ازاں حضرت مولانا خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب رضی اللہ عنہٗ)

دارم امید عاطفت از دوستان خود
بعد از نماز ختمہ کنند یاد در دعا

سلسلۂ انوار یزدانی است ایں
منبع اسرار رحمانی است ایں

مظہر شحات لمعات ھُدا
مصدر الطاف سبحانی است ایں

در طریق خواجگانِ نقشبند
رہبر ہادیٔ ایمانی است ایں

حافظ ابراہیم سگ دربان آں
واقف رمز صمیدانی است ایں

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَاغْفِرْ عَنِّیْ کُلَّ ذَنْبٍ بِحُرْمَۃِ النَّبِیِّ وَبِحُرْمَۃِ حَضَرَاتِ خواجگان نقشبندان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ۞

www.maktabah.org

ہشت سلاسل

یہ ہشت سلاسل (آٹھ سلسلے) یعنی حضرات

۱۔ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ، معصومیہ، منظہریہ

۲۔ سلسلہ حضرات قادریہ

۳۔ سلسلہ حضرات چشتیہ

۴۔ سلسلہ حضرات سہروردیہ

۵۔ سلسلہ حضرات کبرویہ

۶۔ سلسلہ حضرات مداریہ

۷۔ سلسلہ حضرات قلندریہ

۸۔ سلسلہ حضرات شطاریہ

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو اپنے حضرت پیر ومرشد (حضرت حاجی دوست محمد قندھاری قدس سرہ العزیز) سے آنجناب حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی قدس سرہ العزیز کو سنداً پہنچے ہیں۔ اور اُن سے حضرت قطب الواصلین خواجہ محمد سراج الدین صاحب قدس سرہ کو اور پھر حضرت خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب قدس سرہ کو اور اُن سے فقیر محمد اسمٰعیل سراجی مجددی عفی عنہ کو سنداً پہنچے ہیں۔ مذکورہ بالا سب سلاسل کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

www.maktabah.org

سلسلہ حضراتِ نقشبندیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحُرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم۔

الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امیر المومنین حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت صاحب سرّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت ابوالقاسم گرگانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ ابوعلی فارمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ ابویوسف ہمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود انجلیر فغنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد باباسماسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت سید السادات حضرت سید امیر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجۂ خواجگان پیر پیران حضرت سید محمد بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاء الدین عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا یعقوب چرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت ناصر الدین حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا درویش محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا خواجگی امکنگی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت خواجہ محمد باقی باللہ بیرنگ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد و منور الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت عروۃ الوثقیٰ حضرت ایشان خواجہ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت سلطان الاولیاء حضرت شیخ سیف الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا حافظ محمد محسن دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت سید السادات حضرت سید نور محمد صاحب بداؤنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت شمس الدین حبیب اللہ مظہر رحمٰن حضرت شہید مرزا جانجاناں رضی اللہ عنہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمت مجدد مائۃ الثالث والعشر نائب خیر البشر خلیفۂ خدا مروّجِ شریعت مصطفٰے حضرت مولانا وسیدنا شاہ عبداللہ المعروف بشاہ غلام علی احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سرہنگ اہل تفرید حضرت مولانا وسیدنا شاہ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت غوث زماں قطبِ دوراں حافظ القرآن المجید حضرت مولانا وسیدنا شاہ احمد سعید صاحب قدسنا اللہ بسرہ الاقدس۔

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء، راس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین، برہان المعرفۃ شمس الحقیقہ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین منظہر فیض الرحمٰن، پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب العارفین غوث الواصلین امام المتقین قبلۃ العلماء المتبحرین کعبۃ الفضلاء والمحدثین صفوۃ المفسرین مظہر اسرار فیض رب العالمین پیر دستگیر خورشید منیر وسیلتنا الی اللہ المعین حضرت خواجہ حاجی محمد سراج الدین صاحب قبلہ دامانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.maktabah.org

سلسلہ حضرات قادریہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٰہی بحرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت سبطِ رسول اللہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سبطِ رسول اللہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمتِ امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمتِ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمتِ سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت سید جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتِ شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز یمنی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ ابوالحسن علی الہنکاری رحمۃ اللہ علیہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمتِ حضرت شیخ ابو سعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتِ پیرِ پیران پیر دستگیر میراں محی الدین محبوبِ سبحانی قطب ربانی
حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت سید عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت سیّد شرف الدین قتال رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت سید عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت سید بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت سید عقیل رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شمس الدین صحرائی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت سید گدائی رحمٰن اوّل رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت سید ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت سید شمس الدین عارف رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت سید گدائی رحمن ثانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شاہ فیصل صاحب رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شاہ سکندر رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خازن الرحمۃ شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد سنّامی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حبیب اللہ مرزا جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمت عبد اللہ شاہ المعروف بشاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ حضرت ابو سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء رأس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت غوث الواصلین قطب العارفین امام المتقین شمس الاولیاء قبلۃ العلماء المتبحرین کعبۃ الفضلاء والمتقین وسیلتنا اے اللہ الصمد المعین حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

www.maktabah.org

سلسلہ حضراتِ چشتیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم
الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
الٰہی بحرمت خیر التابعین شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت سلطان ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ حذیفہ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ امین الدین ابہر البصری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ ابو ابراہیم اسحاق علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ ابو اسحاق چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت امام الطریقۃ خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت خواجہ مخدوم علی صابر رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت جلال الدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ احمد عبدالحق رُدولوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ خازن الرحمۃ شیخ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حبیب اللہ مرزا جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ الشیوخ عبداللہ شاہ المعروف بہ غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شاہ ابوسعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ العقباء رأس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب العارفین غوث الواصلین امام المتقین قبلۃ العلماء المتبحرین کعبۃ الفضلآء والمحدثین صفوۃ المفسرین مظہر اسرار فیض رب العالمین پیر دستگیر خورشید منیر وسیلتنا الی اللہ الصمد المعین حضرت خواجہ قبلہ عالم سیدنا و مولانا حضرت سراج الدین صاحب قبلہ دامانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

www.maktabah.org

سلسلہ حضرات سہروردیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٰہی بحُرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
الٰہی بحرمت امیر المومنین خلیفہ رسول اللہ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
الٰہی بحرمت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ احمد دینوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت سید یار محمد رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت وجیہہ الدین عبد القادر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمت مخدوم جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید اجمل پراچی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید پڈھن پراچی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت درویش محمد بن قاسم اودھی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت محبوب ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت عبد اللہ شاہ معروف بشاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ ابو سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء رأس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ عنہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمت غوث الواصلین قطب العارفین امام المتقین قبلۃ العلماء المتبحرین کعبۃ الفضلاء والمحدثین صفوۃ المفسرین مظہر اسرار فیض رب العالمین پیر دستگیر خورشید منیر وسیلتنا الی اللہ الصمد المعین حضرت مولانا محمد سراج الدین قبلہ دامانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

التجا و عرض حال زار از اں حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب رضی اللہ عنہ

بحضور انور فیاض عالم حضرت مولانا خواجہ حاجی محمد سراج الدین صاحب قدس اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس

اے سراج الدین والحق الغیاث — اے کرم فرمائے مطلق الغیاث
رفتنی و من زار و مضطر ماندہ ام — در جہاں بے یار و یاور ماندہ ام
زانکہ من امید یاری داشتم — تخم امیدش بدل مے کاشتم
غمگساری من نشد یاری نکرد — جز جفا و جز دلازاری نکرد
رو بدرگاہ تو آوردم کنوں — با دلِ پر درد و چشمش پر زخوں
من نمے گویم کہ ابراہیم زار — ہست فرزند تو بر وے رحمت آر
بل می گویم سگ کوئے توام — چشم احساں چوں سگاں سوئے توام
ایں چنیں بگذار زار و مضطرم — بیکس و بے ناصر و بے یاورم
یک نظر بر من کن اے مسکین نواز — تا شوم ز ابنائے عالم بے نیاز
از گناہم در گذر عذرم پذیر — در رہت افتادہ ام دستم بگیر

www.maktabah.org

سلسلہ حضرات کبرویہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٰہی بحُرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

الٰہی بحرمت شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ابو علی رودباری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ابو علی کاتب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ابو القاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ابو بکر نساج رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمت عمار یاسر رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ روزبھان بقلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ نجم الدین کبروی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ مجدد الدین البغدادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ علی اللاھوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ احمد جوریانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبداللہ سفرائی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ علاؤالدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ محمود المردقانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت امیر علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ خواجہ اسحاق جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت امیر عبداللہ بزارش آبادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ رشید الدین بیدواری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ شاہ بیدواری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حاجی محمد جونشانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ کمال الدین حسین خلدی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ یعقوب صرفی کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت عبداللہ شاہ معروف بغلام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حافظ القرآن المجید شاہ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حافظ القرآن المجید حضرت شاہ احمد سعید صاحب قدس سرہ الاقدس۔

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد جناب حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء رأس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب العارفین غوث الواصلین امام المتقین قبلۃ العلماء المتبحرین کعبۃ الفضلاء والمحدثین ـــــ صفوۃ المفسرین مظہر اسرار فیض رب العالمین پیر دستگیر حضرت خواجہ قبلہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

www.maktabah.org

سلسلہ حضرات مداریہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٰہی بحرمتِ شفیع المذنبین وخاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت خلیفۂ رسول اللہ امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت عبداللہ علمبردار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت شیخ یمین الدین شامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ طیفور شامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت امام الطریقۃ حضرت بدیع الدین شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مخدوم جہانیاں جہان گشت رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید اجمل پراچی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید بڈھن پراچی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ درویش محمد بن قاسم اودھی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مخدوم عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمت محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مرزا جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ ابو سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ احمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء رأس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب العارفین غوث الواصلین امام المتقین قبلۃ العلماء المتبحرین کعبۃ الفضلاء والمحدثین صفوۃ المفسرین مظہر اسرار فیض رب العالمین پیر دستگیر خورشید منیر وسیلتنا اسے اللہ الصمد المعین حضرت خواجہ محمد سراج الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

www.maktabah.org

سلسلہ حضراتِ قلندریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

الٰہی بحرمتِ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت عبدالعزیز مکی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت سید خضر رومی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت امام الطریقۃ نجم الدین قلندر بن حضرت نظام غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شاہ قطب الدین سنیاول رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبدالسلام عرف شاہ علی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مخدوم عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

www.maktabah.org

الہٰی بحرمت شاہ ابوسعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الہٰی بحرمت حضرت شاہ احمد سعید صاحب قدسنا اللہ بسرہ الاقدس

الہٰی بحرمت حاجی الحرمین الشریفین مقبول رب المشرقین والمغربین وسیلتنا الی اللہ الصمد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ

الہٰی بحرمت حضرت خواجہ مشکل کشا سید الاولیاء سند الاتقیاء زبدۃ الفقہاء رأس العلماء رئیس الفضلاء، شیخ المحدثین قبلۃ السالکین امام العارفین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان حاجی الحرمین الشریفین مظہر فیض الرحمٰن پیر دستگیر حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الہٰی بحرمت خواجہ قطب العارفین غوث الواصلین امام المتقین قبلۃ العلماء المتبحرین، کعبۃ الفضلاء والمحدثین صفوۃ المفسرین مظہر اسرار فیض رب العالمین پیر دستگیر خورشید منیر وسیلتنا الی اللہ المعین حضرت خواجہ قبلہ عالم محمد سراج الدین دامانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

www.maktabah.org

سلسلہ حضرات شطاریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمتِ حضرت خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین، حبیبِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت حضرت امیر المؤمنین خلیفۂ رسول اللہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت صاحبِ رسول اللہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت امام ہمام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابو یزید عشقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ المظفر ترک طوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ خدا قلی ماوراء النہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد عاشق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد عارف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت صاحب الطریقہ شیخ عبداللہ شطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد قاضی رضی اللہ عنہ

www.maktabah.org

الٰہی بحرمت حضرت شیخ مدینۃ اللہ سرمست رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ظہور الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ لشکر محمد الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ عیسیٰ سندھی برہانپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ سید میر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد النخلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابو طاہر کردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ شاہ ولی اللہ دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت شاہ عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حافظ القرآن المجید حضرت شاہ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حافظ القرآن المجید حضرت شاہ احمد سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت حاجی الحرمین الشریفین وسیلتنا الی اللہ الصمد حاجی دوست محمد قندھاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت امام المتقین برہان المعرفۃ شمس الحقیقۃ فرید العصر وحید الزمان مظہر فیض الرحمٰن حضرت خواجہ محمد عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الٰہی بحرمت خواجہ قطب العارفین غوث الواصلین امام المتقین قبلۃ العلماء المتبحرین، کعبۃ الفضلاء والمحدثین۔ صفوۃ المفسرین مظہر اسرار۔ فیض رب العالمین پیر دستگیر خورشید منیر وسیلتنا الی اللہ المعین حضرت خواجہ قبلہ عالم محمد سراج الدین دامانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

www.maktabah.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جُملہ برادرانِ طریقت پر مخفی نہ رہے کہ سلسلہ شریف روزانہ پانچ بار پڑھنا باعثِ حصول بے شمار فوائد دینی و دنیوی ہے۔ اور اگر بسبب مصروفیت پانچ بار بعد از نمازِ پنجگانہ وظیفہ نہ کر سکے تو پھر روزانہ ایک بار بعد از نمازِ صبح ذکر و مراقبہ سے فراغت کے بعد متصل وقت اشراق دو۲ یا چار رکعات نماز نفل اشراق پڑھ کر سلسلہ شریف کا وظیفہ کریں۔ اس طرح سے کہ اوّل و آخر درود شریف ایک ایک بار اور درمیان میں سورۃ فاتحہ شریف ایک بار، سورۃ اخلاص ۳ بار اور معوذتین یعنی سورۃ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق شریف اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس شریف ایک ایک بار پڑھ کر جُملہ خواجگان عالی شانان، مشائخ کرام سلسلہ عالیہ کی ارواحِ مقدسہ کو بخش کر پھر آگے لکھا ہوا سلسلہ شریف نہایت ادب اور خشوع و خضوع سے وظیفہ کریں۔ اور بعد ازاں حضرات خواجگان سلسلہ عالیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے وسیلۂ جلیلہ سے اور ان کے طفیل بارگاہِ الٰہی میں اپنے جملہ حاجات دینی و دنیوی کی سرانجامی اور فتح و نصرت، عزّت و اقبال و جمعیت ظاہری و باطنی و خاتمہ بالخیر کی درخواست پیش کرے۔ انشاء اللہ مستجاب ہو کر باعثِ برکاتِ کثیرہ ہو گی۔

سلسلہ شریف اگلے صفحہ پر ہے۔

www.maktabah.org

شجرۂ طیبہ

سلسلہ شریفہ (شجرۂ طیبہ منظومہ بزبانِ اُردو) حضرات خواجگان نقشبندیہ۔مجددیہ۔ معصومیہ۔مظہریہ۔ دوستیہ۔عثمانیہ۔سراجیہ۔ابراہیمیہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین۔

از قلم: حضرت قبلہ الحاج مولانا محمد اسمٰعیل صاحب سراجی مجددی ذبیح مدظلہ، سجادہ نشین دربار عالیہ خانقاہِ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان (پاکستان)

رحم کر مجھ پر محمد[1] مصطفےٰ کیواسطے — وہ جو ہیں مختار فخرِ انبیاء کیواسطے

وہ جو ہیں صدیق[2] صاحب باصفا و باوفا — اُن کے صدقے اور سلمان[3] فارسی کیواسطے

وہ جو ہیں[4] قاسم امام زادۂ صدیق کے — اور جعفر[5] صادق امام باصفا کیواسطے

حل ہوں ہماری مشکلیں صدقے امام[6] بایزید — اور بوالحسن[7] خرقانی صاحب ہدیٰ کیواسطے

نور اندر قلب کے میرے عطا کرا نے خدا — پیر[8] گرگانی اور فارمد[9] پیشوا کیواسطے

اور باطن کی صفائی دے مجھے ربِ رحیم — خواجہ بویوسف[10] شہِ مجد و عُلا کیواسطے

سدرۂ اقلیم ولایت کے جو ہیں مختارِ کُل — عبدِ خالق[11] غجدوانی پیشوا کیواسطے

خواجۂ عارف[12] کے لیے عقدے مرے حل کر سبھی — خواجۂ محمود[13] صاحب باخدا کیواسطے

آں علی[14] رامیتنی اور خواجۂ بابا سماس — خواجۂ سید[15] کلال آں مقتدا کیواسطے

خواجگان کے خواجہ مشکلکشا پیروں کے پیر — یعنی خواجہ[16] نقشبند مشکلکشا کیواسطے

دالئ فقرِ بخارا خواجۂ شہ نقشبند — خواجۂ عطار[17] قطب الاصفیاء کیواسطے

www.maktabah.org

کام کر شیریں طفیلِ خواجہ[18] یعقوب چرخ — اور احرارِ[19] ولیِ حق رسا کیواسطے

دِل کو روشن کر طفیلِ خواجہ[20] زاہد ولی — خواجہ[21] درویش و خواجہ[22] امکنہ کیواسطے

دُور کر ظلمت سبھی اُس خواجہ[23] باقی ولی — اور مجدد[24] الف ثانی حق نما کیواسطے

حضرت معصوم[25] صاحب سرورِ دُنیا و دین — اور سیف الدین[26] صاحب باخدا کیواسطے

از طفیل سید[27] نُور محمد غور کُن — اور مظہر[28] جانجاناں مقتداء کیواسطے

فضل کر مجھ پر طفیلِ شاہ عبداللہ ولی[29] — اور شہ بو[30] سعید با صفا و حق رسا کیواسطے

دین دُنیا کا وسیلہ پیر شاہ احمد سعید[31] — اور حاجی دوست[32] محمد حق نما کیواسطے

خواجہ عثمان[33] میرے ہیں دو جہاں کے دستگیر — قبلۂ حاجات وَصل باخدا کیواسطے

بخش دے اپنی محبت، اور قطع ماسوا — حضرت سراج[34] الدین قطب الاصفیا کیواسطے

اور مُعرض ماسوی اللہ شیخِ ما[35] آں ابراہیم — داد میری کو پہنچ آں مقتداء کیواسطے

خواجگانِ نقشبند کا نام لایا ہے ذبیح — حل ہوں ہماری مشکلیں ان باخدا کیواسطے

ذکر قلبی اور مراقبہ اور تصوّر ہو نصیب — وقتِ اجل ہو کلمہ جاری لَا الٰہ الّا اللہ

بھیک کا کاسہ ہے لیکر تیرے دَر پر ھم گدا
گھومتے ہیں روز و شب لینے عطا کیواسطے

www.maktabah.org

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ، معصومیہ

(بزبانِ فارسی)

احمد و صدیق و سلماں قاسم و جعفر دگر
بایزید و بوالحسن بوالقاسم و خورشید فر

بُو علی بحرِ عطا۔ بُو یوسف ۔ ابرِ مکرمت
عبدِ خالق، عارف و محمود شاہ و داد گر

بُو علی بابا سماسی پس کُلال و نقشبند
پس علاؤ الدین یعقوب آں مہِ چرخِ ہنر

پس عبید اللہ و زاہد خواجہ درویشِ اجل
خواجگی و خواجہ باقی وارثِ خیر البشرؐ

پس مجدد عروۃ الوثقیٰ و سیف الدین بُود
پس محمد محسن و نورِ محمد خوان زِبَر

جانجانست عبدُاللہ شاہ بُوسعید
زاں سپس احمد سعید آں رازدانِ خیر و شر

پس جنابِ دوست محمد آں امام الاولیاءؒ
خواجہ عثمان آنکہ وصفش زانچہ گویم بیشتر

پس سراج الدین محمد آفتابِ نقشبند
خواجہ ابراہیم حافظ قبلۂ جن و بشر

عاصیم شرمندہ ام افتادہ ام بر در گہت
رحم کُن بَر ما طفیل ایں عزیزاں خوش سیر

عرض میدارد ذبیحِ ناتوان و رُوسیاہ
مستجابش کُن بجاہِ صاحبِ خیر البشرؐ

www.maktabah.org

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تفصیلِ ختمات شریفہ مروّجہ

خانقاہ شریف احمدیّہ سعیدیّہ دوستیّہ عثمانیّہ سراجیّہ ابراہیمیّہ

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

ختماتِ شریفہ وقت صبح بعد از نماز فجر

(۱) ختم خواجگان : اس کی تفصیل یہ ہے ۔ کہ اوّل سات دفعہ الحمد شریف ۔ پھر یک صد بار درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ ۔ اور اس کے بعد انا سی ۷۹ بار سورہ اَلَمْ نَشْرَح اور پھر ایک ہزار دفعہ سُورت اخلاص پڑھے ۔ اور اس کے بعد پھر سات مرتبہ الحمد شریف اور بعدہٗ یکصد بار درود شریف پڑھ کر یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ ۔ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ ۔ یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ ۔ یَا رَفِیْعَ الدَّرَجَاتِ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ ۔ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

مذکورہ ہر ایک جملہ کو ایک ایک صد بار پڑھ کر اس ختم شریف کا ثواب بطفیل حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام ارواحِ مطہرہ حضرات غریب نوازن سلسلہ نقشبندیہ رضؓ قادریہ رضؓ سہروردیہ رضؓ چشتیہ رضؓ وغیرہم پر بخشے ۔

www.maktabah.org

۲۔ اوّل یکصد بار درود شریف اور پانچ صد بار اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔ پڑھیں بعدہٗ آخر میں یک صد بار پھر درود شریف پڑھ کر اس کلام کا ثواب اَلْفَانِیْ فِی اللّٰہِ وَالْبَاقِیْ بِاللّٰہِ وَسِیْلَتُنَا اِلَی اللّٰہِ الْعَلِیْمِ۔ حضرت مولانا خواجہ حافظ محمد ابراہیم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روحِ مقدّسہ کو پہنچا وے۔

---

(۳) یک صد بار درود شریف اور پانچصد بار۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

پڑھیں اور بعد میں پھر دوبارہ یک صد بار درود شریف پڑھ کر اس کلام کا ثواب قطب الواصلین غوث السالکین محبوب اللہ المبین حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد سراج الملۃ والدین صاحب دامانی رضؓ کی روح مقدسہ کو پہنچاوے۔

(ختمات شریفہ وقت ظہر ۔ بعد از نماز ظہر)

---

(۱) اول درود شریف یکصد بار اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ۔ پنجصد بار اور آخر میں درود شریف یکصد بار پڑھ کر ثواب ان سب کا بروح منور قطب زمان غوثِ اوان قیومِ دوران حضرت خواجہ حاجی مولانا محمد عثمان صاحب قبلہ دامانی رضی اللہ عنہ کو بخشے۔

---

(۲) اول درود شریف یکصد بار اور رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔

www.maktabah.org

پنجصد بار اور آخر میں درود شریف یکصد بار ثواب اس کا بروح مبارک حَاجِی الحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ مَقْبُوْل رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ وَسِیْلَتِنَا اِلَی اللّٰہِ الصَّمَدِ الْہَادِیْ حَضْرَتْ خَوَاجَہْ حَاجِی الحَرَمَیْنِ مَوْلَانَا دوست محمّد صاحب قبلہ قندھاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بخشے

---

(۳) اول درود شریف یکصد بار اور یَا رَحِیْمُ کُلِّ صَرِیْخٍ وَّ مَکْرُوْبٍ وَّ غِیَاثَہٗ وَمَعَاذَہٗ یَا رَحِیْمُ۔ پنجصد بار اور اخیر میں درود شریف یکصد بار پڑھ کر ثواب ان کا بروح مطہر مقبول بارگاہ ربّ مجید حضرت شاہ احمد سعید صاحب احمدی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو بخشے۔

---

(۴) اول درود شریف یکصد بار اور حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۝ پنج صد بار اور آخر میں درود شریف یک صد بار پڑھ کر ثواب ان سب کا قطب ربانی، غوث رحمانی، محبوب سبحانی، غوث الاعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی روح مبارک کو بخشے۔

---

(۵) یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ ۝ پنجصد بار پڑھ کر اس کا ثواب حضرت مجدّد مائۃ الثالث والعشر نائب خیر البشر خلیفہ خدام مروّج شریعت مصطفیٰ حضرت شاہ عبد اللہ المعروف بشاہ غلام علی شاہ صاحب دہلوی رضؓ کی روح مبارک

www.maktabah.org

کو بخشے۔

(۶) اوّل درود شریف ایک سو بار اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ ؕ پنجصد بار آخر میں درود شریف ایک سو بار پڑھ کر ثواب ان سب کا بروح پر فتوح قطب زمان غوث اوان محبوب رحمان حضرت مرزا جان جانان مظہر شہید رحمۃ اللہ علیہ کو بخشے۔

(ختمات شریفہ وقت عصر۔ بعد از نماز عصر)

(۱) اوّل درود شریف یک صد بار اور لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پنجصد بار اور آخر میں درود شریف یک صد بار پڑھ کر ثواب ان سب کا قیوم زماں، غوث اوان عروۃ الوثقیٰ خواجہ حاجی مولانا محمدؐ معصوم صاحب سرہندی قدسنا اللہ بسرہ الاقدس کی روحِ اطہر کو بخشے۔

(۲) اول درود شریف یک صد بار اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ پنج صد بار اخیر میں درود شریف یکصد بار پڑھ کر ان سب کا ثواب امام ربانی، مجدد و منور الف ثانی / حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی رضؓ کی روحِ مقدس کو بخشے۔

www.maktabah.org

(۳) اوّل درود شریف یکصد بار اور يَا خَفِيَّ اللُّطْفِ اَدْرِكْنِيْ بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ پانچصد۵ بار اور پھر درود شریف یک صد بار، پڑھ کر ثواب اس کا روحِ مُبارک حضرت خواجہ شاہ نقشبند خواجہ بزرگ مرہم ناسور دلہائے دردمند کو بخشے۔

---

(۴) اوّل آخر درود شریف یک صدبار اور مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔ پنج صد بار پڑھ کر ثواب اس کا رُوحِ مُبارک حضرت امیرالمومنین سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشے۔

---

(۵) صَلٰوةً تُنْجِيْنَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۳۱۳ بار — پڑھ کر حضرت سرورِ کائنات مفخر موجودات جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی رُوحِ اطہر کو بخشے۔

---

www.maktabah.org

عکس مکتوب شریف از حضرت مولانا
حاجی دوست محمد صاحب قبلۂ قندھاری
رضی اللہ عنہ بنام یوسف خان صاحب
ساکن موسیٰ زئی شریف۔
(تحریر حضرت مولانا حاجی محمد عثمان
دامانی رضی اللہ عنہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی
اما بعد
عالیجاہ رفیع جایگاہ خان عالیشان محمد یوسف خان سلمہ الرحمن
از جانب فقیر حقیر لاشی دوست محمد کہ مشہور بحاجی صاحب ملان
السلام علیکم و علی من لدیکم بعد از سلام مسنون و دعوات
ترقیات [illegible] مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ والمنۃ
کہ احوال اینجانب از جمیع وجوہ بفضل و کرم الٰہی خوش باد
قرین [illegible] منعم حقیقی جل شانہ والمسئول
من اللہ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعۃ
المرضیۃ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام المرام لکنہ رقیمہ
کریمہ مشتمل بر خیریت [illegible] بوصول رسید
[illegible] الی حید اللہ تبارک و تعالیٰ
از جمیع عوارضات [illegible] و آفات زمان در حفظ
و امان [illegible]
[illegible] علیہ و علیہم الصلوۃ والسلام

[illegible]

www.maktabah.org

www.maktabah.org

www.maktabah.org

فہرست مطبوعات

			قیمت
①	مواہب رحمانیہ فی فوائد و فیوضات حضرات ثلاثہ دامانیہ	جلد اول تجلیات دوستیہ	۳۰/- روپے
②	〃 〃 〃 〃 〃 〃	جلد دوم کمالات عثمانیہ	۲۶/- روپے
③	〃 〃 〃 〃 〃 〃	جلد سوم مقامات سراجیہ	۴۰/- روپے
④	سلسلۃ الذہب موسوم بہ سلسلہ سراجیہ مجددیہ		۸/- روپے
⑤	مکتوبات (فارسی) حضرت حاجی دوست محمد قندھاری قدس سرہٗ		[illegible] روپے
⑥	فوائد عثمانی (فارسی)		[illegible] روپے
⑦	سیرت غوث اعظم قدس سرہٗ		۳۰/- روپے
⑧	تذکرہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ		۳۹/- روپے
⑨	حسنات الحرمین و یواقیت الحرمین		۳۹/- روپے
⑩	مقامات مظہری		۸۰/- روپے
⑪	مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہٗ		۲۱/- روپے
⑫	علامہ ابن تیمیہ اور اُن کے ہم عصر علماء		۲۷/- روپے
⑬	رسالہ الشمیہ		۱۸/- روپے

MUHAMMAD (PEACE BE UPON HIM) MERCY FOR THE UNIVERSE.

⑭	(انگریزی ترجمہ کتاب "رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم")		۲۰/- روپے
⑮	اثبات المولد والقیام		۳/- روپے

مکتبہ سراجیہ مجددیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان (پاکستان)

www.maktabah.org